اور حق تعالی نے انکے فضائل اور کمالات کو اور اونکی کتابون کو ایسی شہرت دی کہ کچھ بیان کی حاجت نہین لیکن کچھ مجمل اونکا حال برکت
کے واسطے مذکور ہوتا ہی تا ناواقفون کو بھی آگاہی حاصل ہو فائدہ نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن المغیرہ
ہی ایک سو چورانوے ۱۹۴ ہجری مین پیدا ہوئے طفلی مین اندھے ہوگئے تھے اونکی مان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین
کہ خوش ہو کہ حق تعالی نے تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھون مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سے بخارا مین
حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ ۱۶ برس کے ہوئے تو عبد اللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے پھر حج کے واسطے گئے اور عرب مین
علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوئے فضائل اصحاب اور تابعین مین تصنیف شروع کی آخر اوس سب مجموعے کی مدینے مین حضرت کی
قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمعیل محدث سے روایت ہی کہ مین اور بخاری ایک اوستادون سے ساتھ علم حدیث تحصیل
کرتے تھے ایک روز مینے بخاری سے کہا کہ تمھارے پاس دوات قلم نہین تم احادیث کو نہین لکھتے یاد رہنا مشکل ہی تمکو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا
سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تمنے مجکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور مین اوس مدت تک پندرہ ہزار
حدیث لکھ چکا تھا اپنی سب حدیثون کو بخاری نے مجکو زبانی سُنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ مینے اپنی حدیثون کو اون سے صحیح کر لیا پھر بخاری نے
کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بیفائدہ ہی اوسی روز مین جان چکا تھا کہ یہ شخص ایسا شدنی ہی اسکے برابر کوئی نہو سکے گا اور
صحیح بخاری تصنیف کرنے کا یہ سبب ہی کہ ایک روز اسحق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح صحیح حدیثون کو علحدہ جمع کرے تو خوب
فائدہ ہو کہ بے دغدغہ لوگ اوسپر عمل کرین بخاری کے دل مین یہ بات اثر کر گئی چھ لاکھ حدیثین اونکے پاس تھین اونکا انتخاب شروع کیا
جس حدیث کی صحت کمال تمیز سے ثابت تھی اوسکو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے غسل کرتے
اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا و استخارہ کرتے کہ الٰہی مجسے خطا نہو آخرش کو اسی طرح سولہ برس کی محنت سے مدینے مین حضرت کی مسجد کے
اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح صحیح حدیثون کو ایک کتاب مین جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا
سب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچھتر ہین اور اگر مکرر کو حذف کیجیے تو چار ہزار ہین اونکی خوش نیتی کے سبب سے یہ کتاب
ایسی مقبول ہوئی کہ اونکی حیات مین ستر ہزار آدمیون نے بلا واسطہ اون سے یہ کتاب سند کی امام بخاری سے روایت ہی کہ فرماتے تھے کہ مجکو یہ امید ہی کہ
قیامت مین مجسے غیبت کا سوال نہوگا اس واسطے کہ مینے کبھی کسی کی غیبت نہین کی ہی کلام اونکے تقوا اور پرہیزگاری کو خیال کیا چاہیے
جب بخاری بخارا مین آئے تو وہان کے حاکم نے کہا کہ تم اپنی تصنیفات میرے مکان مین آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث کا
علم ہی اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تجکو غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان مین بھیجا کرے جیسے اور لوگ سیکھتے ہین وہ بھی سیکھا کرے حاکم نے کہا
تو جب میرا بیٹا آوے تو اور کوئی طالب علم تمھارے پاس نرہا کرے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہینگے کسی کو نہ آنے دیوینگے ہم نہین چاہتے
کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ بات نمانی اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی میراث ہی اوسمین تمام امت محمدی شریک ہی
اسمین کسیکی خصوصیت نہین ہوسکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعضے دنیادار خوشآمدی عالمون نے بخاری پر طعن تشنیع شروع کرکے حاکم
کو فساد پر مستعد کیا آخرش کو امام بخاری بخارا سے اتنا تنگ ہوئے کہ نکل اول نیشاپور مین گئے وہان کے حاکم سے بھی ناموافقت ہوئی پھر وہان سے

حال امام صاحب صحیح بخاری

ما شاء الله لا قوة الا بالله
بمفصل بعثت و بانگ پیغمبران برائے ہدایت بندگان معتقد بالله احادیث متین از نسخ قدیمہ مصححہ علمائے کبار
مشارق الانوار
ترجمہ تحفۃ الاخیار
باہتمام راجی غفران الصمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور و تربیت یافتہ خدمت برادر معظم مکرم محمد مصطفی خان سرور
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۱

اور خدا کے درمیان حجت ہی وہی خوب جانتا ہی کہ کس قدر محنت مینے اسمین اوٹھائی ہی اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہین دریافت
کرسکتا اسکو علما جانتے ہین اور علما بھی وے ہی عالم جانتے ہین جنکو علم حدیث مین بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہی دوسرے یہ کہ مصنف نے اس
کتاب کو بارہ باب کیا ہی لیکن بابون اور فصلون مین بطور اور کتابون کے اتحاد مضمون کی رعایت نہین کی کہ مثلاً صلوٰۃ کی احادیث یکجا
ہون اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہی مثلاً جن حدیثون کے سر پر مَن ہی اول باب مین لایا اور لاؔ اور انّ کی حدیثون
کو دوسرے باب مین اور جن پر کاؔ ہی اونکو تیسرے باب مین اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہی جیسے لغت کی کتابون مین
ہوتی ہی خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین ترتیب لفظی ہی عجب محنت اور اوستادی کی ہی کہ احادیث کو رنگارنگ ترتیب سے مرتب کیا ہی
جو اوسکو غور سے دیکھے وہ اسکا لطف پاوے ہرچند معنوی ترتیب مین یہ بڑا فائدہ ہی کہ جس مضمون کی حدیثون کو چاہا اونکے باب اور فصل سے
دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب مین بھی عجب لطف ہی کہ جس حدیث کا سرا معلوم ہوا بے تکلف اوسکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح رنگ
برنگ کے مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال نشاط انگیز ہوتا ہی گویا یہ کتاب گلدستہ ہی جسکے ہر تحریر تو نگ رنگ ہو اور خوشبو ہر قسم کی
تیسرے یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کرکے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر لایا ہی اور یہ کام عالم عارف کو درست ہی بشرطیکہ
معنی مین خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا ہی چوتھے یہ کہ بقول شارح گازرونی کے سب احادیث مشارق الانوار مین دو ہزار دو سو
چھیالیس ٢٢٤٦ ہین **فائدہ** معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے مین چند امور کی رعایت کی ہی اول یہ کہ مصنف نے اختصار کے واسطے
احادیث کے اسناد یعنی راویون کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اوس حدیث کا اول راوی ہی مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث مین
اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے واسطے ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہین کہا
لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے مین کہہ دیا ہی کہ حضرت نے یون فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث مین لکھ دیا ہی تاکہ عوام کو شبہہ نہ پڑے
دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت اللفظ نہین کیا ہی اس واسطے کہ عرب کا محاورہ ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم
رکھا ہی مرادی مطلب جابجا لکھا اور باوجود اسکے حتی المقدور تحت اللفظ ترجمے کی بھی رعایت کی ہی تیسرے یہ کہ اصلی غرض
اس سے یہی کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک کہ حرف شناس اور عوام بھی محروم نہ رہین اس واسطے نہایت مشکل مطالب نہین
لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہین کیا کہ عوام کو اوس سے کچھ فائدہ نتھا خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ
بگڑا اور اہل علم مرگئے اور کم علم نام کے جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا مشہور ہوئے تو مینے اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف
دو کتاب مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کی اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح روایت تھی
وہ بھی اسمین ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا ہو وین صحیح بخاری کی علامت **خ** اور صحیح مسلم کی **م** اور جو دونون مین متفق ہو
اوسکی علامت **ق** مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب مین صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر جابجا اقلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی
لایا ہی چنانچہ وہان اطلاع بھی کردی ہی اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہین پانچوین یہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہہ قصہ حدیث کا
نہین بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اسکا مطلب بخوبی نہین معلوم ہوتا اس واسطے حدیث کے ترجمے کے بعد

٢٢٤٦ احادیث مشارق الانوار

فائدہ حدیث دو قسم ہی متواتر اور آحاد متواتر وہ ہی جسکو ہر زمانے مین اتنا بکثرت لوگون نے روایت کی ہو کہ عقل اونکے
جھوٹھہ ہونے کو محال جانے اور آحاد وہ ہی جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو آحاد کی تین قسمین مین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور وہ ہی جسکو
ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کی ہو اور عزیز وہ ہی جسکو ہر زمانے مین دو راویون سے کم نے روایت کی ہو اور غریب وہ ہی جسکی
روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی سے ہو سو متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہی خواص کو بھی عوام کو بھی اور آحاد روایت سے
علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی صورت مین کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہوجاتا ہی سو آحاد مین بعضی روایت تو مقبول ہی اور اوسپر
عمل واجب ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی ثابت نہو **فائدہ** مقبول آحاد
کی دو قسم صحیح اور حسن **صحیح** اوسکو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانے مین برابر روایت کیا ہو اور اوسمین کوئی
چھپا عیب نہو اور معتبر لوگون کے مخالف نہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اور اوسکو
حدیث متفق علیہ کہتے ہین اسکے بعد دوسری قسم وہ ہی جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہی جو فقط مسلم مین ہو چوتھی جو بخاری اور مسلم کی شرط
اور اونکے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث نے
اوسکو صحیح جانا ہو **حسن** اوس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اوسکے راویون کا حفظ اور یاد صحیح کے راویون کے برابر نہو لیکن حسن بھی
مقبول اور حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم اور افضل ہی حسن صحیح سے رتبے مین کم ہی **فائدہ**
مردود قسم آحاد کی جو لائق حجت کے نہین سو ضعیف ہی **ضعیف** حدیث اوسکو کہتے ہین جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اوسکا کوئی
راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتدائے سند سے راوی ساقط ہو اوسکو معلق کہتے ہین اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی مذکور
نہو تو اوسکو مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہوگئے تو اوسکو معضل کہتے ہین اور نہین تو منقطع اور طعنہ راوی کا یہ کہ وہ جھوٹھا ہو
تو اوسکی حدیث کو موضوع کہتے ہین یا اوسپر جھوٹھہ کی تہمت لگی ہو تو اوسکو متروک کہتے ہین یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم
ہو یا اوسکی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اوسکی حدیث کو منکر کہتے ہین **فائدہ** علم حدیث مین بہت کتابین ہین
لیکن چھہ کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتے ہین اول صحیح بخاری دوسری صحیح مسلم تیسری ابو داود چوتھی ترمذی پانچوین
نسائی چھٹی ابن ماجہ سوائے بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابون مین ہر قسم کی حدیث ہی صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اونکے مصنفون نے
بیان کردیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسیکا کام نہین خدا نے محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہی کہ وہی اونکو خوب پہچان جاتے ہین
جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ اشرفی پرکھہ لیتے ہین بدون اونکے بتلائے ہر شخص نہین جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہی
لیکن عوام کی فہم مین نہین آسکتی اسواسطے اسی قدر اجمال پر کفایت کی کہ اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہی **فصل** صحیح بخاری
اور صحیح مسلم کے ذکر مین ان دونون کتابون کو صحیحین کہتے ہین علم حدیث کی سب کتابون سے صحیحین منتخب ہین انکی صحت پر اتفاق ہی امت کا خصوصًا
صحیح بخاری کہ بعد قرآن کے اصح الکتب ہی ان دونون کتابون مین سوا صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ہی امام بخاری اور
مسلم ایسے استاد کامل ہوئے علم حدیث مین کہ یہ رتبہ کسی کو حاصل نہین فی الحقیقۃ یہ دونون بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہین

اور نماز روزہ سب پر فرض ہی مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہی کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو
مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اس واسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیون کی جڑ ہی بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست نہین

۲ م زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا صحیح مسلم مین زید بن خالد رض سے روایت ہی کہ
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہی جب تک اوسکو نہ پہچنوا دے ف بھولے بھٹکے جانور
کو بدون مشہور کیے اپنے گھر مین باندھ رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر قاف کی علامت ہی یعنی بخاری
اور مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہی حالانکہ یہ صاف خطا ہی اس واسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح کازرونی نے لکھا ہی کہ
یہ حدیث صرف مسلم مین ہی بخاری مین نہین اور ابن حجر نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے اوسمین اس مضمون کی حدیث نہین
پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہی

۳ ق ابْنُ عَبَّاسٍ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ صحیح بخاری و صحیح مسلم مین عبد الله
بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو تول کر قبضے مین لاوے ف چارون
اماموں کا یہی مذہب ہی کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا
زمین اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین و باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین
قبضہ شرط ہی منقول وہ مال ہی جو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ

۴ ق ابْنُ عُمَرَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهَا الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ
إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ صحیح بخاری اور مسلم مین عبد الله بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو بعد
پیوند کرنے کے تو اوسکے پھل کا مالک وہی ہی جسنے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اوسکے
پاس کے مال کا وہی مالک ہی جسنے اوسکو بیچا مگر یہ کہ مول لینے والے نے اوس مال کی بھی شرط کر لی ہو ف کھجور کا درخت نر اور مادہ
ہوتا ہی مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوس مین پیوند کرتے ہین تو بہت پھلتا ہی امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ بعد پیوند
کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہی اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہی اور امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پھل نمود
ہوگیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہین بک جاتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی اکثر نسخون مین
اس حدیث پر میم یعنی صرف مسلم کی علامت ہی سو غلط ہی

۵ ق عَائِشَةُ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ
إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیون سے کسی چیز
مین پھر اون کے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیان قیامت مین اوسکے آڑے آجاوینگی اوسکو دوزخ سے بچاوینگی ف حضرت عائشہ
رضی الله عنہا سے روایت ہی کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے میرے پاس سوال کرتی آئی اوس وقت کچھ موجود نتھا مینے ایک کھجور دی اوسنے اوسکے
دو ٹکڑے کر کے اپنی دونون بیٹیون کو دی اور چلی گئی یہ حال مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی آزمایش ہین
جسنے ان سے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ اونکی بخوبی پرورش کرے اونکو دینداری سکھاوے اونکا برادری مین نیک بخت

اسقدر تنگ ہوگئے اور دعا کی کہ الٰہی میں باوجود کشادگی کے مجھپر تنگ ہوگئی اب مجکو زندگی سے نجات دے پھر دو سو چھپن ہجری میں وفات
پائی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ بہر احوال بخاری چو طلب کردم از ثقات ۞ صدق تاریخ تولد نور تاریخ وفات ۞ عبد الواحد طوسی اوس عہد میں
بزرگ ولی کامل تھے اونھوں نے خواب میں دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ چند اصحاب کے راہ میں منتظر کھڑے ہیں عرض کی یا رسول اللہ آپ کسکے
انتظار میں ہیں فرمایا کہ محمد بن اسمعیل کا میں منتظر ہوں پھر تحقیق ہوا تو اوسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگوں نے خواب میں دیکھا کہ
حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت اللہ کے پاس خواب میں دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ای ابو زید تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کہا کریگا ہماری کتاب کو تو کیوں نہیں پڑھتا میں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی کون کتاب ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل
یعنی صحیح بخاری اور اسی طرح امام الحرمین کا بھی عجب شہرہ ہے شدت اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ مصائب میں صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہے
چنانچہ حرمین شریفین میں یہ معمول ہے کہ جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہے وہاں کے علما بخاری شروع کرتے ہیں حق تعالی فتح نصیب
کرتا ہے **فائدہ** امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار ہجری میں پیدا ہوئے اور دو سو اکسٹھہ ہجری میں انتقال ہوا تمام
اہل حدیث اونکی بزرگی اور کمال کے قائل ہیں اور بڑے عمدہ محدثین اونکے شاگرد ہیں جیسے ابو حاتم رازی اور ترمذی علم حدیث میں بہت کتابیں
اونکے تصنیف ہیں خصوصاً صحیح مسلم میں عجائب رنگارنگ علم حدیث کے دقائق ہیں کہ اہل حدیث اونکو جانتے ہیں تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب
کیا ہے اور اوس میں کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہے سب احادیث اس کتاب کی بارہ ہزار ہیں امام مسلم نے کبھی کسیکی غیبت نہیں کی اور نہ کسیکو مارا اور نہ کسیکو گالی دی ابو حاتم
رازی نے مسلم کو خواب میں دیکھا اونکا حال پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھہ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالی نے بہشت کو میرے واسطے مباح
کردیا ہے جہاں چاہتا ہوں وہاں ٹہلتا ہوں ابو علی ایک بزرگ تھے جب وے مر گئے تو کسی نے اونکو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمھاری کس سبب سے
نجات کی اونھوں نے کہا کہ ان جزوں کی برکت سے اور وے جزو صحیح مسلم کے تھے **فائدہ** کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کے ذکر میں
اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی ہے چغان ماوراء النہر کی ولایت میں ایک شہر کا نام ہے وہاں پیدا ہوئے بغداد اور
مکے میں علم تحصیل کیا اپنے وقت یعنی سات سو ہجری میں تمام علوم دینی خصوصاً علم حدیث اور لغت میں استاد بے نظیر تھے تصنیفات اونکی بہت
ہیں از انجملہ کتاب مصباح الدجی من صحاح احادیث المصطفی اور کتاب الشمس المنیرہ من الصحاح المأثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ
من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عقلۃ العجلان اور کتاب وفیات صحابہ اور کتاب زبدۃ المناسک اور کتاب الفرائض اور کتاب درجات العلم والعلما
اور کتاب التکملہ لغت میں کہ جو صحاح جوہری میں غلطی تھی اوسکی اصلاح کی اور جو لغات کہ اوس میں نہ تھے اونکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین
لغت میں کہ نہایت کلاں کتاب ہے کہ تمام لغت عرب کو شامل ہے اونکے سوا اور تصنیفات بھی ہیں کہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہیں **فائدہ**
مشارق الانوار میں مصنف نے عجیب اور غریب نکات اور لطائف کی رعایت کی ہے اول یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثوں پر
کفایت کی ہے حدیث فعلی اور حدیث تقریری کو مطلق نہیں لایا اور دونوں کتابوں میں جو طرح خوض اور تلاش کی ہے کہ اونکی اصول
حدیث کو لایا شواہد اور متابعات اور روایات بالمعنی کو ترک کیا اور یہ نہیں کیا کہ سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس دریافت اور
تمیز کو کمال فہم اور بڑا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہیں اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ کتاب میں کہا ہے کہ یہ کتاب صحت اور متانت میں میرے

الباب الاول

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مسلم مین ابو موسی رض اور حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہی خدا اوسکے ملنے کو چاہتا ہی اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اوسکے ملنے کو برا جانتا ہی **ف** حضرت عایشہ رض یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سُنکے کہا کہ موت تو سبکو بری معلوم ہوتی ہی حضرت نے فرمایا یہ اسکا مطلب نہین بلکہ جب ایمان دار مرتا ہی تو اوس وقت فرشتے اوسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین تب وہ موت کو بدل چاہتا ہی اور خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا چاہتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو برا جانتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا برا جانتا ہی یعنی زندگی مین جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھہ مضایقہ نہین تحقیق وقت کا اعتبار ہی سوا اوس وقت ایمان دار مشتاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی **خ**

۱۱ ابو هريرة مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِيمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِي مِيزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا روک رکھے خدا کو مان کر اور اوسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اوسکے چارے اور پانی پینے کا اور اوسکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اوسکی ترازو مین ہوگا قیامت کے دن **ف** یعنی جب خدا ہی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شخصیت منظور نہو تو یہ ثواب پاوے **م**

۱۲ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ مسلم مین معمر بن عبد اللہ بن نافع رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قحط مین غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہی **ف** ابن ماجہ مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ جو گرانی مین غلہ بند کریگا خدا اوسکو کوڑھی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اوس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چارو مذہب مین نہایت حرام ہی اس واسطے کہ خلائق کی بدخواہی ہی اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہو تو درست ہی اناج کی سوداگری کرنا منع نہین جیسا کہ عوام مین مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہی سوا اناج اور چارے کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہین

۱۳ **ق** عَايِشَةُ مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین اور شریعت مین جو اوسمین نہین سو وہ نئی بات یا اوسکا نکالنے والا مردود ہی **ف** یعنی جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھہ اصل نہین نہ کھلی نہ چھپی سو وہ نہایت گمراہی ہی اور اسیکا نام بدعت ہی دین مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین ہی سو جو بات ان چارون اصلون مین نہین وہی بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون نے خلاف شرع نکالین ہین اس حدیث سے سب رد ہوگئین تفصیل کی کچھہ حاجت نہین مثلاً قبر پکی کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی منت ماننا جھنڈے نشان کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہین قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی مین انکی کچھہ اصل نہین بلکہ بعضے کام صریح احادیث مین منع ہین اسیطرح اور بدعتون کو خیال کرلے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین تو اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ نخیری حلوا خوردن را روئی باید قیاس کی بہت شرطین ہین سوا مجتہد کے کسیکا قیاس حجت نہین غرض اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتون کی بیخ کنی ہوگئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھہ لیوے سب بدعتون کی برائی

فائدے مین اوسکا پورا قصہ لکھہ دیا اور جہان مطلب مجمل اور مشکل تھا اوسکو مفصل کر دیا اور چارون اماموں کے مذہب جا بجا مناسب مقامون مین بے تعصب لکھے شیعہ اور اہل بدعت کے شبہات جا بجا مجملاً دفع کیے غرض کہ بحمد اللہ یہ کتاب اہل اسلام کے واسطے عجیب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہی جسکے دریافت سے جاہل عالم بنے اور عالم تازہ لطف اوٹھائے حضرت مولانا عبدالقادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہین دیندار کے حق مین یے دونون کتابین گویا دو آنکھین ہین جن سے دونو جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پر ہین جن سے عرش تک اوڑ سکے مثنوی

کیا تجھسے کہون حدیث کیا ہی / دُر دانۂ درجِ مصطفیٰ ہی
صوفی عالم حکیم دینی / کرتے رہے اسکی خوشہ چینی

بابا کے یہان سے کون لایا / جسنے پایا یہین سے پایا
یہ شاہرہِ محمدیؐ ہی / گنجینۂ رازِ احمدی ہی

مشعل افروزِ راہِ سنت / برہم زنِ بیخ و شاخِ بدعت
ہوتے ہوئے مصطفیٰؐ کی گفتار / مت دیکھہ کسیکا قول و کردار

جب اصل ملی تو نقل کیا ہی / یان وہم و خطا کا دخل کیا ہی
اب زیادہ تو مجھسے کر نکل کل / خورشید کے آگے کیا ہی مشعل

بالفرض فلان تھا مردِ کامل / اوسنے تھا کیا کہان سے حاصل
وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا / گو غوث و امام و مقتدا تھا

ملفوظ بہت ہین تونے دیکھے / ملفوظ محمدیؐ کو اب لے
ناحق تجھے اور کچھہ ہوس ہی / قرآن و حدیث تجھکو بس ہی

حق ہوگا حدیث خوان سے خرم / ارشاد رسولِ فخر عالم
تھا علم حدیث سخت مشکل / اور ہند کے لوگ اوس سے غافل

چاہا کہ رہین نہ یہ بھی محروم / ہوا ترجمہ اس سبب سے مرقوم
مقبول ہو یہ کتاب یارب / مشتاق ہون اسکے اہل دین سب

اَلبَابُ الاَوَّلُ

پہلے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ش ہی **خ** عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ مَن اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُولِہٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَن یُّدخِلَہُ الجَنَّۃَ ھَاجَرَ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ اَو جَلَسَ فِی اَرضِہِ الَّتِی وُلِدَ فِیھَا صحیح بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خدا کو اور اوسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہوگیا خدا پر اوسکا بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اوسنے خدا کی راہ مین جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اوسی مین ٹھہر رہا ہو جس مین پیدا ہوا **فائدہ** اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہی کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سنا دیوین کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت مین سو بلند درجے ہین کہ خدا نے غازیون کے واسطے مقرر کیے ہین ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہی اور سب سے اونچی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنی ہر چند جہاد پر بہشت موقوف نہین اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہی لیکن تم ہمت کو پست نکرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتین پست ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتابون کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اس واسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو انکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیث مین اونکا بیان موجود ہی اور نماز روزے کے ساتھہ زکوٰۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اس واسطے کہ زکوٰۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہی محتاج پر نہین

سب نماز پائی **ف** اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اوسنے جماعت کی نماز کا ثواب پایا اور دوسرے یہ کہ جسنے ایک رکعت کی قدر نماز کا وقت پایا تو اوسکی باقی نماز ادا ہی قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے بعد آفتاب طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہو گئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے مذہب مین اس صورت مین عصر کی نماز تو ہو گئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی

۱۹ **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے اپنا ہو بہو مال کسی مفلس مرد پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اوس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہی اور قرضدارونکی بہ نسبت **ف** یعنی جسنے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہو گیا قیمت نہین دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر ہو بہو پاوے تو لیلیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضدارونکا اوسمین حق نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم رح کے نزدیک اوس مال کا بیچنے والا سب قرضدارون کے برابر ہی اوس مال کو بیچ کر سب قرضدار برابر بانٹ لیوین

۲۰ **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعَى اِلَى غَيْرِ اَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کسی اور سے ناطہ رشتہ لگاوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو اوسپر بہشت حرام ہی **ف** یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل آپکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ دوزخ کی تیاری کرتے ہین

۲۱ **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اوسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی **ف** یزید پلید نے بعد قتل امام حسین کے مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزارون لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے بموجب مضمون اس حدیث کے ایسا اوسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اوسکا نام و نشان باقی نرہا

۲۲ **ق** عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ بخاری اور مسلم مین عدی رضہ حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہو سکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اوسکو کیا چاہیے **ف** یعنی خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچاتا ہی تھوڑے بہت کا خیال نچاہیے یہانتک کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی

۲۳ **م** جَابِرٌ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پونہچانا تو کیا چاہیے **ف** جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے منتر منع کیا اور مجکو بچھو کا منتر آتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اوس منتر کو میرے آگے تو پڑھ اوسنے پڑھا حضرت نے اوسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ جس منتر مین شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہی شرک یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اوس سے مدد مانگے جس طرح اکثر منترون مین آتا ہی چنانچہ لونا چماری اور کلوا بیر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہی

۲۴ **م** عَدِيُّ بْنُ عَمِيرَةَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَاْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین عدی بن عمیرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو

آدمی سے نکاح کر دیوے ۶ ھ ابوهريرة من ابطأ به عمله لم يسرع به نسبه مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکے ساتھ اوسکے عمل نے دیر لگائی اوسکے ساتھ اوسکا نسب تا بی کچھ نکر سکیگا ف یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام
نہ آویگی بندگی با پیغمبر زادگی نطور نیست ۷ ھ انس من اثنيتم عليه خيرا وجبت له الجنة ومن اثنيتم عليه شرا
وجبت له النار انتم شهداء الله في الارض انتم شهداء الله في الارض انتم شهداء الله في الارض صحیح مسلم مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اوسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین
تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکی تعریف کی دوسرا جنازہ
نکلا اصحاب نے اوسکو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہی معلوم ہوا
کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اونکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہی اور دنیادار اور فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا کچھ
اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدین کا اجماع اور اتفاق حجت ہی اور کامل سند ہی اور بزار کی کتاب مین عائشہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اوسکی بدی جانتا ہی اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنے فرشتون سے فرماتا ہی کہ مینے اپنے بندون کی
گواہی قبول کی اور اوسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہی کہ زبان خلق نقارہ خدا ق ۸ انس
من احب ان يسئل عن شيء فليسئل فلا تسئلوني عن شيء الا اخبرتكم ما دمت في مقامي هذا صحیح بخاری اور مسلم مین
انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو کچھ پوچھوگے بتلادونگا جب تک مین اپنے اس مقام مین ہون
یعنی منبر پر ف بخاری و مسلم مین پوری روایت یون ہی کہ ایک روز حضرت نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا
اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی باتین ہونے والی ہین اصحاب بے اختیار خوف قیامت سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو
سو پوچھے عبد اللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہی فرمایا کہ حذافہ ہی اور حضرت اوس وقت بہت غصے مین تھے عمر فاروقؓ نے گھٹنون کے بل
کھڑے ہو کر کہا کہ ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرت کا غصہ بجا بعضے علما نے کہا کہ منافقون مین
نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب مین عاجز ہی اس واسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے اونکی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے
عبد اللہ بن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروقؓ کی بات بوجھ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہین منافقون سے ہی تب وہ بات عرض کی جس سے
حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروقؓ کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بے فائدہ سوال عالم سے کرنا
نہایت مکروہ ہی خ ۹ سهل بن سعد من احب ان ينظر الى رجل من اهل النار فلينظر الى هذا يعني رجلا كان
يقاتل المشركين وقتل في الآخر نفسه صحیح بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے
تو اسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخر اوسنے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا
حضرت نے اوسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہی تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اوسکا حال دریافت کرنے کو اوسکے پیچھے
لگا جب زخمون نے اوسکو بہت چور کیا تو علحدہ ہوکر اوسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مرگیا تب سبکو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت و بندگی کا کچھ اعتبار نہین جب تک خاتمہ بخیر نہو روایت ہی کہ یہ شخص جو حرام موت مرا قزمان
اوسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ مین حصہ پاوے اس واسطے اسکا خاتمہ بخیر نہوا ۱۰ ھ ابو موسى وعائشة

الباب الاول

یا کھجور بھی دیوے یعنی دودھ کے بدلے **ف** صاع لکھنؤ کے حساب سے ایک چھٹانک تین سیر کا ہوتا ہے امام شافعیؒ اور احمدؒ اور مالکؒ کا یہی
مذہب ہے کہ جب فریب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے امام اعظمؒ کے نزدیک تھنوں میں دودھ بند کر کے بیچنا ایسا عیب
نہیں جس سے کہ بکری کا پھیر دینا ثابت ہووے بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کر ڈالنا چاہیے حنفی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اور احادیث
اور کلیات شرع کے مخالف ہے تو تاویل کے لائق ہے واللہ اعلم

٣٠ **ع** ابو ہریرۃ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ
فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ مسلم میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی تو مقرر اوسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میرا خلاف کیا اور کہنا نہ مانا اوسنے بیشک
خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اوسنے بیشبہہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اوسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت ممکن نہیں ہے اسواسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم ہوئی
بعضے لوگ جو کہتے ہیں کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات میں راضی ہے تو یہ لوگ یا تو احمق اور جاہل ہیں یا پیغمبر کے منکر ہیں اسواسطے کہ تمام قرآن اور حدیث سے
یہ بات خوب ثابت ہے کہ خدا کی رضامندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدیؐ کے ممکن نہیں سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا
دعوی کرے اور شریعت محمدیؐ پر نہ چلے وہ شیطان ہے بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہیں اسواسطے حاکم عادل کی
اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول فعل میں واجب ہے اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام میں واجب نہیں اسواسطے کہ حضرت خطا سے
معصوم ہیں اور حاکم معصوم نہیں

٣١ **ہم** ابو ہریرۃ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِھِمْ فَقَدْ حَلَّ لَھُمْ اَنْ یَّفْقَؤُا
عَیْنَہٗ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر میں جھانکے بدون اونکی اجازت کے تو البتہ اونکو حلال ہے
کہ اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا حرام ہے اور گھر والے کو اوسکا منع کرنا اور
اینٹ پتھر مارنا درست ہے اگر اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعیؒ کے نزدیک خون بہا نہیں لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک خون بہا ہے اونکے
نزدیک حدیث کا یہ مطلب کہ جھانکنے والا اس لائق ہے کہ اگر نہ مانے تو اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالیے اور یہ نہیں کہ اگر آنکھ پھوڑ دے تو خون بہا نہ دیوے

٣٢ **ق** ابو ہریرۃ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰہُ بِکُلِّ اِرْبٍ مِّنْھَا اِرْبًا مِّنْہُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لونڈی غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالی بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا
دوزخ سے آزاد کریگا **ف** لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے اور اتنا ثواب ہے کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہے
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا نچاہیے صحیح سالم ہو تا کہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا آزاد ہووے

٣٣ **ق** ابو ہریرۃ
مَنْ اَعْتَقَ شَقِیْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ فَعَلَیْہِ خَلَاصُہٗ فِیْ مَالِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِیْمَةَ عَدْلٍ
ثُمَّ اسْتُسْعِیَ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْہِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھے کے
غلام سے آزاد کرے تو اوسپر ضرور ہے اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کروا دینا یعنی اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور
اگر آزاد کرنے والا مالدار نہو تو اوس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکوں کے غلام سے نوکری اور مزدوری کروائے
مگر اوسپر جبر نہ ڈالیے **ف** یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں اونمیں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہے تو غلام
اوسی وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعیؒ اور احمدؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا ہے

خود بوجھ جاوے زیادہ دلیلون کی کچھ حاجت نہین اس واسطے کہ علماے حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہی ہزارون
بدعتین صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہین ظ سنی ہو کر تو بدعتی مت بن کیونکہ بدعت ہی دین کی برہمزن چھوڑ بدعت
محمدی بن جا پشاد ہون تجھسے تا رسول خدا

۱۴ ق ابن مسعود من احسن فی الاسلام فلا یؤاخذ بما عمل فی الجاهلیة ومن اساء فی الاسلام اخذ بالاول والآخر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین کیا اوسپر پکڑا نجاویگا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے پچھلے دونون گناہون پر
اوسکے پکڑ ہو گی ف جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا آخر دم تک اوسپر قائم رہا تو اوسپر کفر کے گناہون کا
مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا اوسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مواخذہ ہی

۱۵ خ ابو ہریرۃ من اخذ اموال الناس یرید اداءها ادی اللہ عنه ومن اخذها یرید اتلافها اتلفه
اللہ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا عاریت ادا کرنیکے ارادے پر تو خدا اوس سے
ادا کروا دیگا یعنی ادا کرنیکا سامان کر دیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اون مالونکو برباد کرنیکے ارادے پر لیوے تو خدا اوسکو
برباد کر ڈالیگا ف یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہوا اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اوسکے ادا کرنے مین کوشش کرے
تو خدا اوسکا مددگار ہی اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض
برابر ہی کافر کا بھی مال دبانا درست نہین اس واسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبد اللہ بن جعفر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھ ہی یہان تک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نکرے اسی واسطے عبد اللہ بن
جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے تا کہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسیطرح حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ قرض لیتی تھین کسی نے
کہا کہ آپکو تو قرض کی کچھ حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنیکی ہوتی ہی خدا کی طرف سے اوسپر ایک حافظ
اور مددگار رہتا ہی اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہی شاید نیت بدل جاوے
تو ثواب کہان پھر عذاب گلے پڑے

۱۶ ق سعید بن زید من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقه الی سبع ارضین
بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اوسکی گردن مین اوسی زمین کا
طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبق تک ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین
کسی کی ظلم سے چھین لیگا خدا اوسی پر بزور حکم کریگا کہ اوس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اوسکے گلے مین قیامت کے دن اوسکا طوق
ڈالا جاویگا یہان تک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھود کر اوسکے گلے مین مثل طوق پڑیگی تا کہ وہ ظالم سب
لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرے طوق ہونیکی یہ صورت ہی کہ ظالم زمین مین دھسایا جائیگا تو زمین مثل طوق ہو جاویگی چنانچہ اگلی
حدیث مین صاف اسکا بیان ہی معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہی

۱۷ خ ابن عمر من اخذ من الارض شبرا بغیر حقه خسف به یوم القیمة الی سبع ارضین بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دھسایا جاویگا

۱۸ ق ابو ہریرۃ من ادرك ركعة من الصلوة فقد ادرك الصلوة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت پائی تو اوسنے البتہ

مسلمانونکو آجاتے ہین مسجد مین خطبے کے وقت اور کون پیچھے اور آیا آگے کون کہ ہین جاتے لکھے پر دروازون کے مسجدون دن کے جمعے فرشتے

٣٩ ش سلمان مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لازم ہی کہ جمعے کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اوتنا بہت ثواب پاوینگے

وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ

ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى بخاری مین سلمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

جو نہایا جمعے کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اوس سے ہو سکی یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر دو پہر ڈھلتے

مسجد مین گیا سو دو بیٹھے ہوؤنکو اوسنے نہ چیرا پھر نماز پڑھی جتنی اوسکی قسمت مین تھی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتین پھر جب امام منبر پر آیا تو وے

چپکا خطبہ سنا کیا تو اوس شخص کی مغفرت ہوگئی اوس وقت سے پچھلے جمعے تک **ف** بعضے لوگونکی عادت ہی کہ جمعے کے دن دیر کر کے آتے ہین اور صفین چیر

لوگونکو تکلیف دیتے اول صف مین جا بیٹھتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہین یا پہلے سے اول صف مین بیٹھ رہے یا پھر جہان

٤٠ جگہ پاوے وہین بیٹھ جاوے **ق** وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ مَنِ اقْتَطَعَ اَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ مسلم مین روایت ہی

٤١ وائل بن حجر رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسیکی زمین ظالم بنکر ملیگا اللہ سے قیامت مین اور خدا اوسپر نہایت غضبناک ہوگا **ق** اَبُو اُمَامَةَ

اِيَاسُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيُّ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ

الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ اَرَاكٍ مسلم مین روایت ہی ایاس

بن ثعلبہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹھی قسم کھا کر سو اللہ نے بیشک اوسکے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی اور بہشت اوسپر

٤٢ حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ تھوڑی سی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو **ق** سُفْيَانُ بْنُ اَبِي زُهَيْرٍ

مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہی سفیان بن ابی زہیر رض سے

کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے نہ اوسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری رکھاوے تو گھٹتے جاوینگے ہر روز اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر **ف**

یعنی کتا پالنا تین کام کے لیے درست ہی ایک تو کھیت کھانے کو دوسرے بھیڑ بکری بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب اور حدیث مین

٤٣ آیا ہی ان تین کامون کے سوا کتا پالنا نہین درست کہ نیک عمل گھٹتے جاتے ہین **ق** جَابِرٌ مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ

فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُو اٰدَمَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

جو پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتون کو اوس چیز سے یعنی بدبو سے تکلیف ہوتی ہی جس سے

٤٤ آدمیون کو تکلیف ہوتی ہی **ق** جَابِرٌ مَنْ اَكَلَ ثُومًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ بخاری اور مسلم

مین روایت ہی جابر رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہمسے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے **ف**

پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہی اور اوسکو کھا کر مسجد مین جانا اور بھی برا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ مولی بھی پیاز لہسن کے

٤٥ برابر ہی کہ اوسکی ڈکار مین بھی بدبو آتی ہی اگر پیاز لہسن کو پکا وے یا سرکے مین ڈال کے بو دور کرے تو کھانا درست ہی **ق** سَعْدُ بْنُ

اَبِي وَقَّاصٍ مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ مسلم مین روایت ہی

سعد بن ابی وقاص رض سے کہ جو سات کھجور صبح کو کھاوے اون درختونکی جو دونون طرف مدینے کے پتھریلی زمین مین ہین تو شام تک اوسکو کوئی زہر

٤٦ ضرر نکرے **ف** یہ حضرت کی دعا کی برکت ہی **ق** اَنَسٌ وَاَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْ مَسْجِدَنَا

ہم عامل کرین اور کچھ کام لین پھر وہ چھپا رکھے ہم سے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری میں داخل ہی قیامت کے دن وہ سکو لے آویگا یعنی قیامت میں اوسکی چوری ظاہر ہوگی اور اوسکو فضیحت کریگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانے کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ میں لانا درست نہیں کہ صاف چوری ہی جسکو قیامت میں خدا اور رسول کے روبرو منہ دکھلانا ہو وہ بگانی چیز سے بچتا رہے اسکو آسان نہ سمجھے

۲۵ **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ اَوْ یَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْهِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان لگا وے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اونکو اوسکا سننا اونکو برا لگتا ہو یا وے اوس سے بھاگتے پھرتے ہوں تو اوسکے دونون کانون میں پگھلا شیشہ پلایا جاویگا قیامت کے دن **ف** یہ عذاب اس واسطے ہی کہ اوسنے کان سے لوگون کو رنج دیا

۲۶ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ اَسْلَمَ فِیْ تَمْرٍ فَلْیُسْلِمْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور میں یعنی قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہوا اور تول ٹھہرائی ہوا ایک مدت معین تک **ف** جب حضرت مکے سے مدینے میں تشریف لائے تو دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت میں جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث میں کھجور کا ذکر ہی اس واسطے کہ مدینے میں بھی بہت پیدا ہوتی ہی لیکن بیع سلم کرنا اکثر چیز میں درست ہی بشرطیکہ تول اور ناپ اور مدت مقرر ہوگئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیہون یا چالیس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد فقہ میں اسکی سب شرطین مذکور ہین امام اعظم کے نزدیک کم ترمدت مہینا بھر ہی اور جو بعضی جگہہ معمول ہی کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہین کہ جو فصل مین زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درست نہین اس واسطے کہ اسمین تول مقرر کر لینا ضرور ہی زیادہ بھاؤ کچھہ معین چیز نہین کبھی مثلا تیس سیر بھاو ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان مین بیع سلم کو بعضے ملک مین بدنی اور کٹوتی کہتے ہین اس کتاب مشارق میں اس حدیث کی روایت حضرت عایشہ رضی سے لکھی ہی سو خطا ہی اس واسطے کہ بخاری اور مسلم میں اس حدیث کی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی حضرت عایشہ سے نہین

۲۷ **خ** اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ اَشَارَ اِلٰی اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تَلْعَنُهٗ وَاِنْ کَانَ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَاُمِّهٖ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی تلوار یا برچھی سے تو مقرر فرشتے اوسکو لعنت کرتے ہین اگرچہ اوسکا سگا بھائی ہو **ف** اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست نہین کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہونچے اور سگے بھائی کے ساتھہ ہر چند ظاہر مین احتمال قتل کی نہین تو بھی اوسکی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہین اور جب کہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے اوسپر لعنت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا

۲۸ **م** اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتّٰی یَکْتَالَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اناج مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو نہ تولے اور قبضہ نکرے **ف** مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کو تنخواہ مین چٹھیان لکھہ دیتا کہ اتنا اناج فلانے گانون سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے لوگون کے ہاتھہ وے چٹھیان بیچ ڈالتے تب ابو ہریرہ نے مروان سے کہا کہ تونے بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین مینے حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج بیچنا درست نہین پھر مروان نے منع کر دیا

۲۹ **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنِ اشْتَرٰی مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْیَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے گایا بکری مول لی جسکا دودھہ اوسکے مالک نے کئی دن نہین دوہا تھا کہ بہت دودھار معلوم ہووے پھر مول لینے والا اسکو پھیر آیا تو اسکے ساتھہ ایک صاع غلہ

کی آگ مین ہمیشہ اوسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے ماریگا تو وہ ہتھیار اوسکے ہاتھ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین سدا اپنے پیٹ مین اوسکو بھونکا کریگا ہمیشہ **ف** یعنی جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین اوسپر اوسی چیز کا عذاب ہوا کریگا اگر جان مارنیکو وہ شخص حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا النبی ؐت کو بھی سد الوالے ہین

٥٥ **ق** بُرَیْدَۃَ بْنِ الْحُصَیْبِ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ بخاری اور مسلم مین بریدہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑی اوسکا کیا اکارت ہوا **ف** قرآن اور حدیث مین نماز عصر کی نہایت تاکید ہی اس واسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہی لوگ اس وقت بازار مین مشغول ہوتے ہین سیر کو نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہوجاتی ہی تو مسلمان کو لازم ہی کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکھے ایسا نہو کہ عمل اکارت ہو اس واسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین

٥٦ **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھاوے تو اوس دن اوسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا **ف** عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہی مدینے مین

٥٧ **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ مِّنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَّلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُھَا بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یُرَبِّیْھَا لِصَاحِبِھَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ قبول بھی نہین کرتا سوا حلال کے سوا اوسکو خدا قبول فرماتا ہی رحمت کے داہنے ہاتھ سے پھر اوسکو پالا کرتا ہی دینے والیکے واسطے جیسے تم اپنے بچھیرے کو پالتے ہو یہانتک کہ اوس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہی کہ وہ پہاڑ کے برابر ہوجاتی ہی **ف** یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا مین دے تو اوسکا ثواب بیحساب ہی اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپے خرچ کرے خدا اوسکو ہرگز قبول نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے برابر ہی بلکہ اوس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان کو خرچ مین حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے بہت کا خیال کرے

٥٨ **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ تَطَھَّرَ فِیْ بَیْتِہٖ ثُمَّ مَشٰی اِلٰی بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ لِیَقْضِیَ فَرِیْضَۃً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰہِ کَانَتْ خَطْوَتَاہُ اِحْدٰھُمَا تَحُطُّ خَطِیْئَۃً وَّالْاُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَۃً مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہوا پھر کسی مسجد مین گیا نماز فرض پڑھنے کو تو دو دو ڈگ کا یہ حال ہوگا کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹے گا دوسرے ڈگ سے درجہ بلند ہوگا

٥٩ **خ** عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ بخاری مین روایت ہی عبادہ بن صامت رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سوتے سے جاگا اور لا الہ الا اللہ سے اللھم اغفر لی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اوس وقت کی نہایت قبول ہوگی لا الہ الا اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہین کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی جسکا کوئی شریک نہین اوسی کا سب ملک ہی اور اوسی کو سب تعریفین ہین اور وہ سب چیز کر سکتا ہی سبحان اللہ کو پاک ہی سب عیبون سے اور سب سے بڑا ہی دن اوسکی مدد نہ گناہ سے بچاؤ ہی نہ بندگی پر طاقت اسکے بعد یون کہے ای میرے اللہ مجکو بخش دے

٦٠ **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ وَزِیَادَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا

اور امام اعظم کے نزدیک اور شریک مختار ہین چاہین اپنے حصے کے موافق اوس غلام سے محنت کروالین اور چاہین آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کرین اور چاہین اپنے حصے کو آزاد کر دین اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہے تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے کہ اوسکے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصون کے قدر غلام ہی اور شریکون کو نہین پہونچتا کہ اوس سے محنت کروالین یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کرین لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہی اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصون کے غلام سے محنت مزدوری کروا کے اپنی قیمت بھر لیوین چنانچہ یہ حدیث انکے مذہب کی صاف دلیل ہی اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکرین یعنی سختی نکرین اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگین

۳۴ ق ابن عمر من اعتق عبدا بينه وبين اخر قوم عليه في ماله قيمة عدل لا وكس ولا شطط ثم عتق عليه ان كان موسرا بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ساجھے کے غلام کو آزاد کرے تو اوسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ وہ مالدار ہو پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنیکے بعد اوسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہے

۳۵ ق جابر من اعمر رجل عمرى له ولعقبه فقد قطع قوله حقه فيها وهي لمن اعمر له ولعقبه بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کسیکو گھر دے ڈالا عمر بھر کو تو وہ شخص اور اوسکے وارث اوس گھر کے مالک ہوگئے سو دینے والے کی اس بات نے اوسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اوسیکا ہوگیا جسکو دیا اور اوسکے وارثونکا ف یعنی جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اوسیکا ہوگیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وارث پاوینگے دینے والا انہین پا سکتا

۳۶ خ ابو عبس عبد الرحمن بن جبر من اغبرت قدماه في سبيل الله حرمه الله على النار بخاری مین روایت ہے عبد الرحمن بن جبر رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین جسکے پیر گرد مین بھر جاوین خدا نے اوسپر دوزخ حرام کی ف راہ خدا مین یعنی جہاد یا حج مین یا سب عبادتون مین لیکن فی سبیل اللہ جہاد مین زیادہ تر مستعمل ہے

۳۷ م ابو هريرة من اغتسل ثم اتى الجمعة فصلى ما قدر له ثم انصت حتى يفرغ من خطبته ثم يصلي معه غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى وفضل ثلثة ايام مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعے کے واسطے مسجد مین آیا پھر اوسنے سنتین پڑھین جتنی اوسکی قسمت مین تھین پھر چپکا بیٹھا رہا یہانتک کہ امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اوسکی مغفرت ہوئی اوس وقت سے دوسرے جمعے تک اور تین دن اور بھی ف یعنی جسنے یہ سب کام کیے اوسکے دس روز کے گناہ معاف ہوئے اس واسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہی جمعے کا غسل سنت ہی اور خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہی

۳۸ ق ابو هريرة من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكانما قرب بدنة ومن راح في الساعة الثانية فكانما قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا اقرن ومن راح في الساعة الرابعة فكانما قرب دجاجة ومن راح في الساعة الخامسة فكانما قرب بيضة فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہین یعنی خوب نہایا اور ہر جگہہ پانی پونہچایا پھر دوپہر ڈھلتے اول وقت مسجد مین آیا تو جیسے اوسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے گابیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اوسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو اوسنے جیسے ایک انڈا اللہ کی راہ مین دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ مسجد مین آجاتے ہین ف

ندولے تب گناہون سے پاک ہو ٦٩ م سمرة بن جندب والمغيرة بن شعبة من حدث عني بحديث وهو يرى انه
كذب فهو احد الكاذبين مسلم مین روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی
روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹھی حدیث ہی تو وہ دو جھوٹھون مین سے ایک جھوٹا ہی ف دو جھوٹھے یعنی مسیلمہ کذاب اور
مختار یا اسود عنسی جنھون نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب ہے کہ ایک جھوٹا وہ جسنے پاک لے حضرت پر جھوٹھ باندھا دوسرا جھوٹا یہ کہ
اوس جھوٹھی حدیث کو روایت کرتا ہی جان بوجھہ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہین واہی تباہی حدیثین نقل کیا کرتے ہین جنکی کچھہ اصل نہین
مسلمان کو لازم ہی کہ حدیث مین بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا نسمجھے جو حدیث کی معتبر کتابون مین ہو اوسکو مانے جیسے
کہ یہ کتاب مشارق الانوار ہی کہ سب علمای اہل سنت اسکو بہت صحیح جانتے ہین ٧٠ خ ن م عثمان من حفر بئر رومة فله الجنة مسلم مین
روایت ہی حضرت عثمان رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رومہ کا کوان کھدا کر درست کرے اوسکے لیئے بہشت ہی ف رومہ ایک کوان تھا
مدینے مین حضرت جب مدینے مین آئے تو وہان میٹھا پانی سوا اوس کوین کے نہ تھا اور وہ کوان بگڑ گیا تھا تو حضرت نے اوسکے درست کرا دینے والے کو
بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمان نے اوسکو بنوا دیا ٧١ م ابو الدرداء من حفظ عشر آيات من اول سورة الكهف عصم
من الدجال مسلم مین ابو درداء رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کرلے دس آیتین سورۂ کہف کے سر کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا
٧٢ ق ثابت بن الضحاك من حلف على ملة غير الاسلام كاذبا فهو كما قال بخاری اور مسلم مین روایت ہی ثابت بن ضحاک
سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی جھوٹھی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اوسنے کہا ف یعنی جو جھوٹھی قسم
اس طرح کھاوے کہ مینے اگر ایسا کیا ہو یا کرون تو وہ شخص نصرانی ہی یا یہودی یا ہندو تو جیسے اوسنے قسم کھائی ویسا ہی ہو گیا ق
٧٣ ابن مسعود من حلف على مال امرئ مسلم بغير حقه لقي الله وهو عليه غضبان ثم قرأ علينا رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم مصداقه من كتاب الله ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم ثمنا
قليلا اولئك لا خلاق لهم في الآخرة ولا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم يوم القيمة ولا يزكيهم
ولهم عذاب اليم بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کھا کر لیلیوے گا خدا سے
ملیگا اور وہ اوس پر نہایت غضبناک ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی بات کا ٹھکانا قرآن شریف سے پڑھکر بتلایا یعنی
جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹھی قسمین کھا کر تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہین اون لوگون کو آخرت مین کچھہ حصہ نہین اور خدا اون سے بات
نکریگا اور رحمت سے اونکی طرف ندیکھے گا دن قیامت کے اور اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو دکھہ کی مار ہی ٧٤ ق ابو هريرة من
حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها فليكفر عن يمينه ثم ليفعل الذي هو خير بخاری اور مسلم
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھا بیٹھا کسی بات پر پھر اوسکو اوس بات کے سوا اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی
قسم کا کفارہ دیکر پھر اوسکو جو بہتر ہی ف حضرت کی بی بی ام سلمہ نے قسم کھائی کہ مین اپنے غلام کو آزاد نکرونگی پھر اس قسم کھانے
سے پچتائین حضرت سے کہا یا رسول اللہ مجھے اس قسم کی بھی تدبیر ہو سکتی ہی تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچتاوے وہ پہلے کفارہ دے پھر اوس
بات کو کرے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہیے ٧٥ ق ابو هريرة من
حلف فقال في حلفه باللات والعزى فليقل لا اله الا الله بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے

در دو نسخہ قدیمہ ١٢

الی آخر الآیۃ در نسخہ قدیمہ ١٢

بخاری اور مسلم مین روایت ہی انس اور ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لسن سے کہاوے وہ ہماری مسجد مین آوے

۴۷ ق ابو ھریرۃ من امسک کلبا فانہ ینقص کل یوم من عملہ قیراط الا کلب حرث او ماشیۃ بخاری
اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے جو رکھیگا کتے کو اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گابکری کے رکھانیکے لیے
کتا رکھنا درست ہی چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث مین ہوچکا

۴۸ م ابو ھریرۃ من انظر معسرا او وضع لہ اظلہ اللہ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دے تنگ نہ پکڑے
یعنی کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض مین سے کچھہ چھوڑ دیوے تو اوسکو خدا اپنے عرش کے سایہ کے نیچے رکھیگا جس دن کہین سایہ نہ ہوگا سواے اوسکے
سایہ کے یعنی قیامت کے دن

۴۹ ق ابو ھریرۃ من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعاہ خزنۃ الجنۃ کل خزنۃ باب
تقول ای فل ھلم فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ذاک الذی لا توی علیہ قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انی لارجو ان تکون منھم بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ
مین بلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازون کے کہینگے او میان فلانے ادھر آئیے تو ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجکو امید ہی کہ تو انہین لوگون مین ہی
جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلاوینگے ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپی یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے
یا دو روٹیان اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا

۵۰ خ ابن عباس
من بدل دینہ فاقتلوہ بخاری مین روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد
ہوجاوے تو اوسکو مار ڈالو ف امام شافعی کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہی اور امام اعظم کے نزدیک
مرتد عورت کو قتل کرنا نہین درست ہی واسطے کہ اور حدیث مین عورت کا قتل منع ہی

۵۱ ق عثمان من بنی للہ مسجدا یبتغی بہ
وجہ اللہ بنی اللہ لہ مثلہ فی الجنۃ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عثمان رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے اور
اوس سے صرف اسکی رضامندی چاہے نام غرض نہو تو اللہ اوسکے لیے ویسا گھر بہشت مین بناویگا

۵۲ م ابو ھریرۃ من تاب قبل
طلوع الشمس من مغربھا تاب اللہ علیہ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے سے پہلے
تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جائیگا پھر توبہ کا دروازہ
بند ہوگا

۵۳ م ابن عباس من تحلم بحلم لم یرہ کلف ان یعقد بین شعیرتین ولن یفعل مسلم مین روایت ہی
عبد اللہ بن عباس رضی سے کہ حضرت نے فرمایا جو دیکھے اپنی طرف سے بناکر خواب بیان کرے اوسپر یہ حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ دیکر جوڑے اور یہ کبھی نہوسکیگا
ف یعنی نہ دو جو مین گرہ پڑسکے گی نہ اوس سے عذاب موقوف ہوگا

۵۴ ق ابو ھریرۃ من تردی من جبل فقتل نفسہ فھو
فی نار جھنم یتردی فیھا خالدا مخلدا فیھا ابدا ومن تحسی سما فقتل نفسہ فسمہ فی یدہ یتحساہ
فی نار جھنم خالدا مخلدا فیھا ابدا ومن قتل نفسہ بحدیدۃ فحدیدتہ فی یدہ یتوجا بھا فی بطنہ فی
نار جھنم خالدا مخلدا فیھا ابدا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے آپکو پہاڑ پر سے گرا کر مار ڈالا وہ
دوزخ کی آگ مین اونچے مکانون سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اوسمین بسدا اور جو زہر پیکر اپنی جان مارےگا تو اوسکے ہاتھہ مین زہر ہوگا دوزخ

الباب الاول

اَجْرِ فَاعِلِهٖ مسلم مین ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسیکو بتلاویگا تو اوسکو کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا **ف** مثلاً ایک شخص نے کسیکو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھے جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اوتنا بتانے والے کو ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کرکے کچھ کہین سے دلادے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اوتنا سفارش کرنیوالے کو اسی طرح سب نیک کام

٨٢ **ق** ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰی مِنْ اَمِیْرِہٖ شَیْئًا یَکْرَھُہٗ فَلْیَصْبِرْ عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ فَمِیْتَتُهٗ جَاهِلِیَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے سردار سے کوئی بری بات دیکھے تو اوسپر صبر کرے سو یہ ثابت بات ہی کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مریگا تو اوسکی موت بطور کفر ہی **ف** یعنی جس سردار کے ساتھ امامت کی بیعت کی ہو تو اوسکے ظلم اور بری باتون پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی اسکے پر موقوف ہے آپس مین پھوٹ ڈالنا کافرون کا کام ہی مسلمانون کو ہرگز درست نہین

٨٣ **ق** ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ رُؤْیَا فَلْیَقُصَّهَا اَعْبُرْهَا لَهٗ كَانَ یَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگون مین جسنے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے مین اوسکی تعبیر کہون

٨٤ **ھ** اَبُوْ سَعِیْدٍ مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین سے بری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے کہ اوسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سے اوسکی برائی لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نکہہ سکے تو اوسکو دل مین برا جانے اور دل مین برا جاننا بہت تھوڑا ایمان ہی یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی برا نجانے تو اوسمین کچھ بھی ایمان نہین **ف** ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اوس سے کہا کہ تو بدعت کرتا ہی خطبے کو نماز سے پہلے پڑھتا ہی اوسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نکرونگا تو ابو سعید صحابی نے کہا کہ اسنے اوس حدیث پر عمل کیا جو مینے حضرت سے سنی تھی جو خلاف شرع بات کو دیکھے تو اوسکو منع کردے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہی کہ خلاف شرع باتون سے لوگون کو منع کرین خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علمانے کہا ہی کہ ہاتھ سے روکنا حاکمون کا کام ہی زبان سے عالمون کا دل سے عوام خلقت کا

٨٥ **خ** اَبُوْ سَعِیْدٍ وَ اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰی الْحَقَّ بخاری مین ابو سعید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اوسنے سچ مچ دیکھا **ف** یعنی اوسکو واہی تباہی خواب سمجھے اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا

٨٦ **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقَظَةِ اَوْ لَكَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقَظَةِ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو وہ مجکو جاگتے دیکھیگا یا اوسنے مجکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا **ف** اس حدیث کے راوی کو اسمین شک ہی کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ مجکو جاگتے مین دیکھے گا یا یہ فرمایا کہ جیسے اوسنے جاگتے دیکھا جاگتے مین دیکھے گا اسکے دو معنی ایک یہ کہ قیامت مین دیکھے گا دوسرے یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی اب نہین

٨٧ **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ **خ** لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو بیشک اوسنے دیکھا اس واسطے کہ شیطان مجسا نہین بن سکتا اور صرف بخاری مین یون ہی کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا **ف** حضرت کو خواب مین دیکھنا اسیطرح اور پیغمبرونکا سچ ہی اسمین کچھ شبہہ نہین

٨٨ **ھ** سَهْلُ بْنُ حُنَیْفٍ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِهٖ مسلم مین روایت ہی سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے

مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت مستحب سب بجالایا پھر مسجد مین آیا
پھر خطبہ کو سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اوسکے گناہ بخشے گئے اوس وقت سے پچھلے جمعے تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت
٦١ کنکریان ہلاکیا تو اوسنے بیہودہ کام کیا ﻫ ابو ہریرۃ من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ
حتی تخرج من تحت اظفارہ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اوسکے
٦٢ تمام بدن سے گناہ نکل جاتے ہین یہان تک کہ ناخونون کے نیچے سے نکل جاتے ہین خ ابو ہریرۃ من توضأ فلیستنثر ومن
استجمر فلیوتر بخاری مین روایت ہی ابو ہریرہ رضؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو
٦٣ ڈھیلے لے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین لے یا پانچ یا سات ق عثمان من توضأ نحو وضوئی ھذا ثم قام فرکع رکعتین
لا یحدث فیہما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال حین توضأ ثلثا بخاری اور مسلم مین روایت ہی
حضرت عثمان سے ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے مینے یہ وضو کیا ہے پھر کھڑے ہوکر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے دل مین
واہی تباہی خیال نکرے تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے یہ حدیث اوس وقت حضرتؐ نے فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ف حضرتؐ نے
ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہین قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دونا
٦٤ ثواب ملتا ہی پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی اور اگلے پیغمبرونکا خ سہل بن سعد من توکل لی
ما بین رجلیہ وما بین لحییہ توکلت لہ بالجنۃ بخاری مین روایت ہی سہل بن سعد رضؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مجھسے ضامن ہو
اوسکا جو اوسکے دونون پیرون مین ہی یعنی حرام کاری نکرے اور جو ضامن ہو اوسکا جو دونون جبڑون مین ہی یعنی زبان سے جھوٹھ
نبولے غیبت نکرے حرام مال نکھاوے تو مین اوسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون ف اکثر گناہ انھین دونون مقاموں سے ہوتے ہین
٦٥ جسنے انکو روکا بہشت کو پایا ق ابن عمر من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن
٦٦ عمر سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جمعہ کو آوے وہ نہاوے خ عثمان من جہز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ بخاری مین روایت ہی حضرت
عثمان سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کردیگا تو اوسکے لیے بہشت ہی ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین
مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرتؐ نے وہان کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نتھا تنگی اور تکلیف بہت تھی حضرتؐ نے
اس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمان رضؓ نے آدھے لشکر کا سامان کردیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان
راہ خدا مین حاضر کین حضرت بہت راضی ہوئے اشرفیونکو اپنے دامن مین اوچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرر نکریگا ق
٦٧ زید بن خالد الجہنی من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہلہ بخیر فقد غزا
بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنے والے کا سامان درست کردے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا
٦٨ اور جو غازی کے پیچھے اوسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنی غازی کے برابر ثواب پاویگا خ ابو ہریرۃ
من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
جسنے اللہ کے واسطے حج کیا پھر نہ عورت سے صحبت کی نہ صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ مین کسی سے جھگڑا تو گناہون سے پاک ہوکر
اپنے گھر ایسا پھر آتا ہی کہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہی کہ حج کی راہ مین گناہون سے بچے ساتھیون کے ساتھ

ف یہ بہشت کی بشارت ہی طالب علم اور جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اسکی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کردیگا

دیندار عالموں کو کہ جو علم دین تفسیر حدیث فقہ ہی اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث مین کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت وہ بھی علم دین مین داخل ہی جو نیت خالص ہو

۹۶ ھ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہوکر ہمپر تلوار کھینچے یعنی مسلمانوں پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہیں

۹۷ ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللهُ اِلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنے کسیکو کہ گم ہوئی چیز مسجد مین تلاش کرتا ہی تو اوس سے یون کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجکو نہ ملے مسجدین اس واسطے نہیں بنین کہ گم گئی چیز کو اوسمین تلاش کیجیے ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین دنیا کے کاموں کے لیے نہیں

۹۸ ھ جَرِيْرٌ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ مسلم مین جریر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو اوسکو اوسکا ثواب ملیگا اور جو اوسکے بعد اوس طریقے کو کیے جاوینگے اونکا ثواب بھی اوسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ اونکا ثواب کچھ گھٹے یعنی دونوں کو علحدہ علحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام مین راہ نکالیگا بُرے طریقے کی تو اوسکو اوسکا گناہ ہوگا اور جو اوسکے بعد اوس بُری راہ پر چلینگے اونکا بھی گناہ اوسکی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ اونکے گناہوں سے گھٹے یعنی دونوں کو علحدہ علحدہ پورا عذاب ہوگا

ف حضرت مسجد مین بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگوں سے کچھ اونکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر اوٹھے یا ایک انصاری صحابی اوٹھے اور مٹھی بھر درم اونکے واسطے لائے جب لوگوں نے اونکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض محتاجوں کا اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اوسکو دوہرا ثواب ہی اپنے کرنیکا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہی اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہی جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمر سے اوس وقت اوسکی راہ نکلی اور یہ مطلب اسکا نہیں کہ جسکی شرع مین کچھ اصل ثابت نہو اوسکو لوگ اپنے دلمین اچھا سمجھکر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل پکڑین

۹۹ ھ عَائِشَةُ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ يَعْنِيْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مسلم مین عائشہ صدیقہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنی محرم کی دسوین تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نرکھے ف اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو عاشورے کا نرہا مستحب ہی حدیث مین آیا ہی کہ اوسکے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہین

۱۰۰ خ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین شراب پیے گا اور بدون توبہ کیے مرجائیگا وہ آخرت مین بہشت کی شراب سے بے نصیب رہیگا

۱۰۱ ھ اَبُوْسَعِيْدٍ مَنْ شَرِبَ النَّبِيْذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيْبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا مسلم مین ابوسعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگوں مین کوئی شیرہ پیے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیے خواہ صرف منقی کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو چور کرکے بھگو رکھتے اوسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہی سو حضرت نے دو دو چیز کے ملانے سے منع کیا اس واسطے کہ دیر تک ملنے سے

فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزی کی قسم کھاوے تو چاہیے کہ اوسکے بعد لا الہ الا اللہ کہہ لے **ف** لات اور عزی عرب مین دو بت تھے
کہ کافر اونکی قسمین کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتون کی قسم کھاتے تو حضرت نے اوسکا علاج یہ بتلایا
۷۶ کہ کلمہ پڑھلیا کرین کہ کفر کا شبہہ دور ہوجائے **ق** ابن عمر و ابو ھریرۃ من حمل علینا السلاح فلیس منا بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اوٹھاوے وہ ہمسے نہین **ف** یعنی جو مسلمانون سے لڑے
۷۷ وہ کامل مسلمان نہین **ص** جابر من خاف ان لا یقوم من اخر اللیل فلیوتر اولہ ومن طمع ان یقوم اخرہ
فلیوتر اخر اللیل فان صلوۃ اخر اللیل مشہودۃ وذلک افضل مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
کہ پچھلی رات کو نہ اوٹھ سکونگا تو اوسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اوٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو
۷۸ پچھلی رات پڑھے اس واسطے کہ پچھلی رات کی نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہے **م** ابو ھریرۃ من خرج
من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات مات میتۃ جاھلیۃ ومن قاتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب لعصبۃ
او یدعو الی عصبۃ او ینصر عصبۃ فقتل فقتلتہ جاھلیۃ ومن خرج علی امتی یضرب برھا وفاجرھا
ولا یتحاشی من مؤمنھا ولا یفی لذی عھد عھدھا فلیس منی ولست منہ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانون کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا تو کفر کی موت موا اور جو لڑا اندھا دھند
جھنڈے کے تلے غصے ہوا تو برادری کے واسطے نہ خدا کے لیے لوگون کو گہار بلایا تو برادری کے واسطے نہ خدا کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کے واسطے
پھر وہ اس حالت مین مارا گیا تو اوسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر کمر باندھ کر نکلا مارنے لگا نیک اور بد کو نہ ایمان دار کو
۷۹ چھوڑا نہ قول والون سے یعنی مطیع الاسلام لوگون سے قول پورا کیا نہ تو وہ میری راہ مین نہ مین اوسکا **ق** ابو ھریرۃ من دخل
دار ابی سفیان فھو امن ومن القی السلاح فھو امن ومن اغلق بابہ فھو امن **ق** لہ یوم
فتح مکۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین گھس رہا وہ پناہ
مین ہے اور جسنے ہتھیار پھینک دیے وہ پناہ مین ہے اور جسنے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ مین ہے **ف** جب حضرت دس
ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنیکو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابو سفیان راہ مین مسلمان ہوگئے
حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہے کچھ ایسا کیجیے کہ مکے مین اسکا نام ہو جاوے
۸۰ تب حضرت نے مکے مین یہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین ہے وہ پناہ مین آیا **م** ابو ھریرۃ من دعا الی الھدی کان لہ
من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورھم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ
من الاثم مثل اثام من تبعہ لا ینقص ذلک من اثامھم شیئا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو خلق کو نیک کام کی طرف بلاویگا تو اوسکو ثواب ملیگا برابر اونکے ثواب کے جو نیک کام مین اوسکے تابع ہونگے اور بتانے والیکا
ثواب کرنے والونکے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنی دونون کو پورا ثواب ملیگا یہ نہوگا کہ کچھ بتانے والے کو ملے کچھ کرنے والونکو اور جو گمراہی
کی طرف لوگونکو بلاوے تو اوسپر اوتنا گناہ ہوگا جتنا اوسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنے والیکا گناہ کرنے والونکے گناہ کو
۸۱ نہین گھٹاویگا یعنی دونونکو برابر پورا گناہ ہوگا **م** ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری من دل علی خیر فلہ مثل

وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا
کی نماز جماعت سے پڑھی تو اوسنے جیسے آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین پڑھی تو اوسنے جیسے تمام رات
تہجد کی نماز پڑھی ف روایت ہی کہ حضرت ایکبار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیان فرماتے تھے اسمین بعضے لوگون نے کہا کہ
یا رسول اللہ ہم محنتی لوگ ہین دن بھر محنت مزدوری کرتے ہین ہمسے نہین ہو سکتا کہ ہم شب بیداری کرین تو حضرت نے اونکے حق مین
یہ حدیث فرمائی ھ جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ ۱۱۰
مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مسلم مین
جندب بن عبد اللہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تمکو ڈھونڈھے
کسی بات مین اپنی امان کے سبب سے یعنی صبح کے نمازیکو کسی طرح نچھیڑو وہ خدا کی امان مین ہی سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب سے
ڈھونڈھتا ہی پکڑ لیتا ہی یعنی اوس کا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پھر اوسکو اوندھا مونہہ کے بھل دوزخ مین ڈال دیتا ہی ف
یعنی صبح نیند اور غفلت کا وقت ہی تو اوس وقت اوٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہی اوسکے سچے ایمان کی اسواسطے خدا نے اوسکو اپنی پناہ
مین لیا اور اوسکے ناحق رنج دینے والے کو دوزخ کا وعدہ کیا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ ۱۱۱
فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جسمین الحمد کی
سورت نہ پڑھے تو وہ نماز ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی ف جب ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث روایت کی تو کسینے کہا کہ اگر ہم امام کے
پیچھے ہون تو الحمد کس طرح پڑھین تو کہا اپنے دل مین پڑھلیا کرو مینے حضرت سے سنا ہی فرماتے تھے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے نماز کو اپنے
اور اپنے بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہی سو جب بندہ کہتا ہی کہ الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری خوبیان بیان کین
اور جب کہتا ہی کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ میرے
بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندے کے واسطے بھی اور میرا
بندہ جو مانگے سو پاوے پھر جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین تو اللہ فرماتا ہی
کہ یہ بات صرف بندے ہی کے واسطے ہی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے ف امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑھنا نماز مین فرض ہی
اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو الحمد کے چھوڑنے سے نماز بالکل باطل ہو جاتی ناقص
نکہلاتی اسکے ترک سے ناقص ہونا یہ دلیل ہی واجب ہونے کی خ اَنَسٌ مَنْ صَلَّى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ۱۱۲
ذَبِيحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ بخاری مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف مونہہ کرے اور ہمارا حلال کیا جانور کھاوے
سو وہ ایسا مسلمان ہی کہ جسکے واسطے اللہ اور اوسکے رسول کی پناہ ہی سو اللہ کا قول و قرار نہ توڑو اوسکی دی امان مین یعنی اوسکو
کچھ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اوسکی پناہ دیے ہوے کو نچھیڑو ف یہود اور نصاری کی نماز مین رکوع نہین قبلہ اونکا اور ہی
اور مجوس مسلمان کا حلال کیا جانور نہین کھاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کھایا تو اوسنے
باطل دین چھوڑے تو وہ مسلمان ہوا اب اوسکو رنج دینا درست نہین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ۱۱۳

شہادت مانگے گا سچے دل سے تو اللہ تعالیٰ اوسکو شہیدون کے مرتبون پر پہونچاویگا اگرچہ اپنے بستر پر مرا ہو **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہے **م** اَبُوْهُرَیْرَۃَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا هِیَ جَمْرٌ فَلْیَسْتَقِلَّ مِنْهُ ٨٩
اَوْلِیَسْتَكْثِرْ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مال زیادہ کرنیکے واسطے تو وہ مال اوسکے
حق مین انگاریان ہین دوزخ کی چاہے انگاریان کم کرے چاہے بہت **ف** فاقے مین سوال کرنا درست ہے جمع کرنے کے واسطے نہین **م**
صَفِیَّۃُ بِنْتُ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَنْ سَاَلَ عَرَّافًا لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوۃٌ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً مسلم مین روایت ہے صفیہ ابی عبید کی بیٹی سے کہ حضرت نے ٩٠
فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ نیک بد پوچھے تو اوسکی نماز چالیس رات تک قبول نہو گی **ف** غیب کی بات خدا کے سوا کوئی نہین جانتا
جسنے نجومی یا رمال یا شگونیے یا فال والے سے کچھ پوچھا اوسکے ایمان مین خلل ہے **م** اَبُوْهُرَیْرَۃَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا ٩١
وَّثَلٰثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ فَتِلْكَ تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَۃِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ لَهٗ خَطَایَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار
اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوئی اور یہ کہکے پورے سو کرے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک و لہ الحمد و ہو علی کل شئ قدیر تو اوسکے
گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھینے برابر ہون **م** اَنَسٌ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّبْسَطَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ وَیُنْسَاَ لَهٗ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ ٩٢
مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اوسکی روزی کشادہ ہو اور زندگی اوسکی بڑھائی جاے تو اپنے قرابتی لوگونکی
خبرگیری کرے **ف** طول عمر کا یہ مطلب ہے کہ وہ نیک نام مدت تک رہے یا اوسکی نیک اولاد ہو کہ اوسکے واسطے دعا مغفرت کرے اوسکی
روح کو ثواب پہونچاوے اور پرورش قرابتی کی فرض ہے اوسکے دو طریقے ہین یعنی اگر محتاج ہین تو اونکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہین تو اور طرح
سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے **م** اَبُوْقَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّنْجِیَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ٩٣
فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ مسلم مین ابوقتادہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اوسکو قیامت کی
سختیون سے نجات دے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے مین جلدی نکرے یا قرض معاف کردے سب یا تھوڑا **ق**
اَبُوْهُرَیْرَۃَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا **ق** **ل** لِرَجُلٍ قَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ ٩٤
اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ الْمَكْتُوْبَۃَ وَتُؤَدِّی الزَّكٰوۃَ
الْمَفْرُوْضَۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا شَیْئًا اَبَدًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اوس مرد کے حق مین
فرمائی جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجکو وہ کام بتلائیے جسکے کرنے سے مین بہشت مین جاؤن حضرت نے فرمایا کہ تو اسکی بندگی کر کسیکو اسکا
شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اوس مرد نے کہا اوس پاک ذات کی قسم جسکے قابو
مین میری جان ہے کہ اپنی طرف سے فرض جانکر نہ اسپر کچھ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا **ف** اس حدیث مین حج کا ذکر نہین فرمایا یا تو اس شخص پر
حج فرض نہو گا یا یہ سبب ہے کہ حج عمر بھر مین ایک بار فرض ہے اور نماز روزہ اور زکوۃ ہمیشہ فرض ہے **خ** اَبُوْذَرٍّ وَّاَبُوْهُرَیْرَۃَ مَنْ سَلَكَ ٩٥
طَرِیْقًا یَّلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ بخاری مین ابوذر اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

الباب الاول فرمایا کہ جو دو لڑکیون کو اپنی ہون یا بیگانی پالیگا یہان تک کہ وے

هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهُ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

جوانی کو پہنچین تو قیامت مین وہ شخص آویگا میرے ساتھ اس طرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی انگلیان ملائین ف یعنی جیسے انگلیان آپس مین ملی

خوب ملین ہین کچھ فرق نہین ویسے ہی لڑکیون کا پالنے والا بھی قیامت مین میرے ساتھ ملا رہیگا زہے قسمت جسنے لڑکیون کو پالا اور حضرت سے

۱۲۳ ھم ابو هريرة مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوشبودار گھاس یا پھول دیا جاوے سو اوسکو نہ پھیر لیلیوے اس واسطے کہ ہلکا احسان ہی اور خوشبودار چیز ہی

ف یعنی خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہین کہ اوسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی

۱۲۴ چیز کیون رد کرے ھم عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکھے پھر اوسکو چھوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہین ف یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہی تو اوسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہی

۱۲۵ خ عَائِشَةُ مَنْ عَمَّرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو

۱۲۶ آباد کرے زمین کو جسکا کوئی مالک نہین تو وہی مالک ہونے کے لائق ہی یعنی پھر اوس مین کوئی دعوی نہین کر سکتا ہی ھم عَائِشَةُ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا

لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہین تو وہ کام

مردود ہی ف اس حدیث سے بدعت اور بیعت کی جڑ کٹ گئی یعنی جس دین کے کام مین حضرت کا حکم نہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہی مسلمان

۱۲۷ محمدی کو اوس سے بچنا چاہیے ق ابو هريرة مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد مین آیا کریگا تو خدا اوسکے واسطے مہمانی طیار کریگا بہشت مین

۱۲۸ ہر صبح شام ھم ابن عمر و ابو هريرة مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنی مسلمانون سے دغابازی کریگا وہ مسلمانون مین نہین ف ایکبار حضرت بازار مین گئے ایک گیہون کے

ڈھیر مین ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اسکا پوچھا اوسنے کہا کہ یا حضرت پانی سے بھیگ گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہون اوپر

۱۲۹ کیون نرکھے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغابازی کرے دھوکہ دے وہ مسلمان نہین ھم ابن عمر مَنْ فَاتَتْهُ

صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز

۱۳۰ جاتی رہے تو جیسے اوسکے جورو لڑکے اور مال چھن گیا ھم ابو هريرة مَنْ فَرَّجَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا

فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی

۱۳۱ مشکل آسان کر دے دنیا کی مشکلون سے تو اللہ اوسکی مشکل آسان کر دیگا قیامت کی مشکلون سے ق ابو موسى الاشعري

مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ بخاری اور مسلم مین ابوموسی اشعری رضہ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہی ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے

واسطے لڑتے ہین نام کے واسطے لڑتے ہین عزت کے واسطے لڑتے ہین سو ان مین سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ جسکی

۱۳۲ یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ مین ہی خ ابو هريرة مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ

بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جھوٹھا ہی ف اس حدیث کے دو مطلب

١٠٢ نشہ جلد ہو جاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام ہے ھم اُمُّ سَلَمَةَ مَنْ
شَرِبَ فِي اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ مسلم میں ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن میں پیا اوسنے اپنے پیٹ میں غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھری ف چاندی سونے کا زیور عورت کو
١٠٣ درست ہی مرد کو نہیں اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا عورت مرد دونوں پر حرام ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ شَهِدَ
الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ
الْعَظِيْمَيْنِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہانتک کہ نماز اوسپر پڑھی تو اوسکو قیراط بھر ثواب ہی
اور جو حاضر رہا یہانتک کہ دفن ہو چکا تو اوسکو دو قیراط بھر ثواب ہی لوگون نے پوچھا یا حضرت دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر
١٠٤ ھم عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ مسلم میں عبادہ بن صامت سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہی اللہ کا تو اللہ نے
١٠٥ اوسپر دوزخ حرام کی ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ
حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ بخاری اور مسلم میں عبادہ بن صامت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے
اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہیں اور گواہی دے کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور
گواہی دے کہ عیسی اسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور اسکی بات سے بنا ہی جو مریم کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم خدا سے بنا اوسکا کوئی باپ
نہیں اور عیسی اسکی بنائی روح ہی اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ سچ ہی خدا اوسکو بہشت میں لیجائیگا کیسے ہی اوسکے
کام ہون ف یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے موافق درست ہونگے وہ مقرر بہشتی ہی نیک کام اوسکے ہون یا بد
خواہ حق تعالی اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اوسکے سب گناہ معاف کردے خواہ بقدر گناہ دوزخ میں پڑکے بہشت میں جاوے مسلمان
١٠٦ سدا دوزخ میں نہ رہیگا آخر اوسکو نجات ہی کلمے کی برکت سے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ اَبُوْ اَيُّوْبَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ
اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ مسلم میں ابو ہریرہ اور ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے
روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روز شوال کے رکھے جسکو شش عید کہتے ہین تو اوسنے گویا برس روز کے روزے رکھے ف سبب اسکا یہ ہی کہ
١٠٧ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین اور شرع میں ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہی تو چھتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہین ق اَبُوْ سَعِيْدٍ
مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی کہ
١٠٨ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج میں ایک روزہ رکھیگا خدا اوسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا ق اَبُوْ مُوْسٰى
مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم میں ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی
نماز پڑھیگا وہ بہشت میں جائیگا ف فجر کو نیند غالب ہوتی ہی عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہین تو
اس واسطے ان نمازوں کا زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ انکے سوا اور نماز کی حاجت نہین اس واسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت
١٠٩ وقت کی نماز پڑھی تو آسان وقتون کی خواہ مخواہ ہی پڑھیگا م عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ

وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِّائَۃَ مَرَّۃٍ کَانَتْ لَہٗ عَدْلَ
عَشْرِ رِقَابٍ وَکُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃُ حَسَنَۃٍ وَمُحِیَتْ عَنْہُ مِائَۃُ سَیِّئَۃٍ وَکَانَتْ لَہٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ
یَوْمَہٗ ذٰلِکَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِہٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْہُ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَبِحَمْدِہٖ فِیْ یَوْمٍ مِّائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ بخاری و مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا جو کلمۂ توحید کو ایکدن سو بار پڑھے تو اوسکو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیان اوسکے لیے
لکھی جاوینگی اور سو برائیان اوسکی مٹائی جاوینگی اور اوس دن شام تک اوسکو شیطان سے پناہ رہیگی اور اوس سے بہتر کوئی نہین مگر
جسنے کہ اوس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایکدن مین سو بار پڑھا کریگا اوسکے گناہ جھیل ڈالے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین
برابر ہون یعنی اگرچہ بہت ہون معاف ہو نگے م طَارِقُ بْنُ اَشْیَمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَفَرَ بِمَا یُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ

۱۳۸

حَرُمَ مَالُہٗ وَدَمُہٗ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ مسلم مین طارق بن اشیم رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور
جو چیز کہ سواے خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اوس سے انکار کرے تو اوسکا مال اور خون حرام ہی اور اوسکا حساب اللہ پر ہی ف
یعنی جو مسلمان ہوا اوسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اوسنے مکر کیا ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اوسکو سمجھ لیگا یعنی دلکا حال دریافت
کرنا ہمارا کام نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی لا الہ الا اللہ بڑا پتا ہی اسلام کا حضرت کے وقت جو لا الہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی
کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور یہ اس حدیث کا مطلب نہین کہ جو صرف لا الہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہی خواہ حضرت کو
اور قیامت کو مانے یا نمانے اس واسطے کہ ایمان اوسکا نام ہی کہ دین کے سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہی

خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی جو ایمان سے

۱۳۹

اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتون مین نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ

۱۴۰

مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَرِوَایَۃُ الْاُقْلِیْشِیِّ مَنْ یَّقُمْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر مین جاگیگا اور نماز پڑھیگا تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے
رمضان کے روزے رکھیگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی نے جسکی کتاب النجم تصنیف ہی اس حدیث مین من قام لیلۃ القدر کی جگہہ من
یقم لیلۃ القدر کو روایت کیا ہی لیکن مطلب دونون کا ایک ہی صرف لفظ کا فرق ہی م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ

۱۴۱

مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے ورے یعنی اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہی ف یہ حدیث
بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن عمرو کی روایت سے ہی صرف مسلم کی علامت سہو ہی اور ابوہریرہ کی طرف اس روایت کی نسبت خطا ہی کاتب کی
مصابیح مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو مین کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ اپنے
مال کو نہ دے پھر اوسنے کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑے حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اوس سے لڑ پھر اوسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے حضرت نے
فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اوسنے کہا کہ اگر مین اوسکو مار ڈالون حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو
اپنے مال بچانے کے سبب سے مارا جائے وہ شہید ہی م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

۱۴۲

عشراً مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھپر ایک بار درود پڑھیگا خدا اوسپر دس بار رحمت کریگا ف
درود پڑھنے کا ثواب بےحساب ہی اور حدیث میں حضرت نے فرمایا ہی کہ قیامت کی مصیبتوں میں جب لوگ گرفتار ہونگے تو میں
اول اونکو بخشاؤنگا جو مجھپر بہت درود پڑھا کیے (۱۱۴) خ ابو ہریرۃ من صلّی فی ثوب واحد فلیخالف بین طرفیہ
بخاری میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اوسکو چاہیے کہ دونوں کھونٹ جدا جدا کرے یعنی
اگر لنبا کپڑا ہی تو ایک کھونٹ سے ستر چھپاوے دوسرے کھونٹ کا مونڈھوں پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اوس سے ستر ہی چھپاوے اور نماز پڑھ لے
(۱۱۵) خ ام حبیبۃ من صلّی فی یوم ثنتی عشرۃ سجدۃ تطوعاً بنی لہ بیت فی الجنۃ بخاری میں حضرت ام حبیبہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اوسکے لیے بہشت میں گھر بنایا جائیگا ف مراد ان رکعتوں سے
رات دن کی معمول سنتیں ہیں دو فجر کی چھہ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی (۱۱۶) خ عمران بن حصین من صلّی قائماً فھو افضل
ومن صلّی قاعداً فلہ نصف اجر القائم ومن صلّی نائماً فلہ نصف اجر القاعد بخاری میں عمران بن حصین رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہی اور جسنے بیٹھے پڑھی اوسکو کھڑے کا آدھا ثواب ہی اور جسنے لیٹے نماز پڑھی اوسکو
بیٹھے کا آدھا ثواب ہی ف یہ حدیث اوس بیمار کے حق میں ہی کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہی لیکن اگر چاہے تو تکلیف اوٹھا کر کھڑے بھی
پڑھ لے اور لیٹے فرض پڑھتا ہی لیکن تکلیف سے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہی اور جس بیمار سے کسی طرح
اوٹھا بیٹھا نجاوے اوسکا ثواب پورا ہی بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضوں کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی (۱۱۷) خ ابن عباس
من صوّر صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیہا الروح ولیس بنافخ فیہا ابداً بخاری میں عبداللہ بن
عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اوسپر عذاب کرتا رہیگا یہاں تک کہ وہ اوسمیں جان ڈالے
اور جان ڈالنا اوس سے کبھی نہو سکیگا یعنی تو عذاب بھی موقوف نہوگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا
بہت بڑا گناہ ہی اس واسطے کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا در پردہ خدائی کا دعوی کرتا ہی دوسرا سبب یہ کہ تصویر سازی سے بت پرستی
کی ہی لیکن درخت و پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہی (۱۱۸) ھ ابن عمر من ضرب غلاماً لہ حداً لم یأتہ او لطمہ فان کفارتہ
ان یعتقہ مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بن کیے حد مارے خواہ حرام کاری کی خواہ شراب پینے کی اوسکو یا طمانچہ
مارے تو اوسکا کفارہ یعنی اوتار یہ ہی کہ اوسکو آزاد کر دے ف غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہی امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک فرض نہیں (۱۱۹) ھ انس و معاذ بن جبل من طلب الشہادۃ صادقاً اعطیہا ولو لم تصبہ مسلم میں انس و معاذ بن
جبل رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے تو اوسکو شہادت کا ثواب دیا جاویگا اگرچہ اوسنے شہادت نپائی ف
معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین میں بڑا دخل ہی (۱۲۰) ق سعید بن زید من ظلم قید شبر من الارض طوّقہ اللہ من
سبع ارضین بخاری میں سعید بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لیگا تو خدا اوسکے گلے میں
سات طبق زمین کا طوق ڈالیگا (۱۲۱) ھ ثوبان من عاد مریضاً لم یزل فی خرفۃ الجنۃ مسلم میں ثوبان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو بیمار کو پوچھے گا وہ ہمیشہ بہشت کے باغیچے سے میوے چنے گا ف بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہی حضرت کی سنت ہی لازم ہی کہ بیمار کے پاس
تھوڑا بیٹھے زیادہ اوسکو نہ ستاوے اور دعا خیر کر کے چلا آوے (۱۲۲) خ انس من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیمۃ انا وھو

۱۴۸ یا بجائے تہجد کفایت کرتا ہی ق الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ وَمَنْ
كَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ بخاری اور مسلم مین ربیع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح سے روزہ رکھا ہو
وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ نکھاوے ف قریش کے مین عاشورے کا
روزہ رکھتے تھے حضرت بھی رکھتے تھے جب مدینے مین حضرت آئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگون کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان کے
روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ فرض نہا بعضے رکھتے تھے سنت جانکے اور بعضے نرکھتے تھے ق

۱۴۹ اَبُوْ سَعِيْدٍ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ
فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو مینے مقرر شب قدر کو خواب مین دیکھا ہی اور مجکو دکھایا ہی
کہ مین سجدہ کرتا ہون پانی اور مٹی مین یعنی شب قدر وہ رات ہی جسمین پانی برسیگا اور مین کیچڑ مین سجدہ کرونگا ف صحیح بخاری مین
اسکا پورا قصہ ابو سعید رضی سے یون روایت ہی کہ ہم ایکسال رمضان مین شب قدر کے واسطے دسوین تاریخ سے اونیسوین تک حضرت کے ساتھ مسجد مین
اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسوین کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجکو معلوم ہوئی تھی سو مین بھول گیا اب پچھلے دھے مین تلاش کرو طاق راتون مین
اور مینے خواب مین شب قدر کو دیکھا ہی کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کرتا ہون سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد مین آکر اعتکاف کرے
ابو سعید کہتے ہین کہ اوس وقت آسمان پر کہین بدلی کا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور یہان تک پانی برسا کہ حضرت کی مسجد کی چھت
ٹپکی پھر حضرت نے اوسی کیچڑ مین نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی خ

۱۵۰ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ
عِنْدَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ
اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ
فَحُمِلَ عَلَيْهِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اوسکی آبرو کا ہو یا کسی
اور چیز کا یعنی جان مال کا تو چاہیے کہ آج اوس سے بخشالیوے اوس دن سے پہلے کہ جس دن نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام
ہونگے تو اوس سے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاوینگے اور اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جاوینگے
یعنی پھر اون گناہون کو لادے سزا کے واسطے دوزخ مین جاویگا ف گناہ دو قسم ہین خدا کے گناہ اور بندون کے گناہ سو خدا کے گناہ توبہ کرنے سے
یا اوسکے فضل سے معاف ہو سکتے ہین اور بندون کے گناہ اونکے بخشے نہین معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اوسکو لازم ہی کہ جنکے قصور
کیے ہون اون سے معاف کرائے خواہ منت عاجزی کرکے خواہ روپیہ پیسا دیکے اگر گھر باغ کسیکا چھین لیا ہو یا کسی کی چوری کی ہو رشوت لی ہو
دغابازی سے کسیکا مال دبا لیا ہو تو اوسکو پھیر دے اور اگر کسیکو مارا کوٹا ہو یا بے عزت کیا ہو تو اوسکو جسطرح ہوسکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے
ابھی اسکا علاج ممکن ہی قیامت مین کچھ تدبیر نہو سکے گی کہ وہان نہ مال پاس ہوگا نہ اسباب ق

۱۵۱ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ
فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی
زمین ہو تو چاہیے اوس مین کھیتی کیا کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دیدے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نلے تو اپنی زمین کو رہنے دے ف بخاری مین
روایت ہی کہ مدینے کے لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو حضرت نے اس بٹائی سے
منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے یا زمین کو نے کھیتی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شعبی کا

رأیتنی فی — دیدم من خود را

ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئین حضرت یونس سے بہتر جانے یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دینے پر نہ صبر کر سکے اور بے حکم خدا کے
وہان سے چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے تو مین اون سے صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جھوٹا ہی اس واسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین
ہو سکتا دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہین مگر اوسکو حضرت نے از راہ انکسار منع کیا یا حضرت
اس بات سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجکو فضل کہتے کہتے کہین یونس کو برا نہ کہنے لگین تو کافر ہو جاوین جیسے یہودیون نے حضرت موسی کی بڑائیان

۱۳۳ کرتے کرتے حضرت عیسی کو برا کہا اور کافر ہو گئے م سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ
دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو موذن سے اذان سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی بتا ہون
کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا رسول مین راضی ہون اللہ کی
۱۳۴ مالکی اور محمد کی پیغمبری اور مسلمانی دین سے تو اوسکے گناہ بخشے جائینگے خ جَابِرٌ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ
الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ
حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللّٰہم سے
وعدتہ تک پڑھے تو اوسکو قیامت مین میری شفاعت پونہچیگی یعنی حضرت اوسکو بخشاوینگے اس دعا کے یہ معنی کہ ای خدا اس پوری پکار
اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب محمد کو وسیلہ اور بڑائی پونہچا اوسکو سراہے مکان پر جسکا تو نے اوس سے وعدہ کیا ہی پوری پکار یعنی
ثواب کی تاثیر مین پوری ہی سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا حکم موقوف نہو گا وسیلہ بہشت مین بہت ایک عمدہ مکان ہی کہ وہ
خاص حضرت کے واسطے ہی مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے
کسیکی سفارش نکر سکینگے اوس وقت ہمارے حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدے مین جائینگے پھر لوگون کو بخشائینگے اسکا نام مقام محمود ہی
۱۳۵ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَّمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ
بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو صبح شام سبحان اللّٰہ وبحمدہ سو بار پڑھا کریگا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نلاویگا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہو اسیکی طرح
یا اسپر کچھ بڑھے یعنی اسکے پڑھنے والیکے برابر وہی شخص ہی جو سبحان اللّٰہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہو گا اسکے سوائے اور کوئی اوسکے
۱۳۶ برابر نہین سبحان اللّٰہ کیا رتبہ ہی سبحان اللّٰہ وبحمدہ کے پڑھنیکا ق اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ
مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بخاری اور مسلم مین ابو ایوب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللّٰہ سے قدیر تک دس بار پڑھیگا تو اسکا ثواب
اوسکے برابر ہو گا جسنے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد آزاد کیے معنی اوسکے یہ کہ نہین کوئی سوائے خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہی
کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کی پادشاہی ہی اور اوسی کو سب خوبی بیان اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی ف غلام کوئی ہو اوسکے آزاد کرنے
مین ثواب ہی لیکن حضرت اسمعیل کی اولاد ذات مین سب سے افضل ہی تو اونکے آزاد کرنے مین زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے کلمہ توحید کی
۱۳۷ فضیلت اور حضرت اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس سواری کی زیادہ اونٹ ہو تو جسکے پاس اونٹ نہین ہی اوسکو سواری کی ناسطے دے اور
جسکے پاس کھانا بہت زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا اپنا نہین ہی اوسکو دے **ف** یہ حضرت نے سفر مین فرمایا تھا **۱۵۹** **اسماء بنت**
ابی بکر مَن کَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْیَقُمْ عَلٰی اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَمْ یَکُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْیَحْلِلْ مسلم مین اسماء رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کو کھول ڈالے
ف حضرت ایکبار سب لوگون کو لیکر حج کو گئے جب مکے مین پہونچے تب یہ حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کرکے
اوتارے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھکے حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ قربانی
تھی تو حضرت عمرہ کرکے احرام باندھے رہے بعد حج کے احرام اوتارا **ق** **۱۶۰** **ابو ہریرۃ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ**
فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِیْبُهٗ وَلَا اُزَکِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُ کَذَا وَکَذَا اِنْ کَانَ یَعْلَمُ ذٰلِكَ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یون کہے کہ مین فلانے کو گمان
کرتا ہون اور خدا ہی اوسکو خوب جانتا ہی مین خدا کے سامنے کسیکو بے عیب نہین کہہ سکتا مجکو یہ گمان ہی کہ فلانا شخص ایسا ہی اور ایسا اگر اوس
بات کو سچ جانتا ہو تو کہے **ف** حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنے یار کی گردن
کاٹی یعنی وہ اپنی تعریف سنکر بھول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھے گا تو خدا اوس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف
کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پھر اگر تعریف کرنا ضرور ہو جائے یعنی اوس مین کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو بھی جو بات
اوس مین سچی سچی ہو اونکو اوس طرح سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہی سچا ہی سخی ہی خوب آدمی ہی دوستی مین پورا ہی آگے اللہ جانے
کہ وہ کیسا ہی اور دوسری حدیث مین بھی آیا ہی کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہی تو خدا غضب مین آتا ہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف
کرنا زیادہ تر گناہ ہی اس زمانے مین اکثر لوگون کی عادت ہی خاندانے تعریفین کرنے کی خصوصاً امیرون کے مصاحب خوشامد سے کیا کیا خرافات بکا کرتے
ہین جو کام امیر کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے خواہ اچھی خواہ بری خوش امدی کہتے ہین ای سبحان اللہ کیا کہنا ہی یہ ارسطو کو بھی سوجھی تھی ان جھوٹی
تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو بگاڑ دیتے ہین **ھ** **۱۶۱** **ابو ہریرۃ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُصَلِّیًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ**
فَلْیُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون سے بعد جمعے کے نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتین سنت
پڑھے اور یہی مذہب ہی امام اعظم رح کا اور بعد جمعے کے چھ رکعتون کی بھی روایت آئی ہی **ھ** **۱۶۲** **ابو ہریرۃ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ**
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا اشْتَهَدَ اَمْرًا فَلْیَتَکَلَّمْ بِخَیْرٍ اَوْ لِیَسْکُتْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان
لایا ہو اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام مین حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قصہ فیصل کرا دے تو اوسکو چاہیے کہ نیک
بات بولے یا چپ رہے **ھ** **۱۶۳** **فضالة بن عبید مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ**
مسلم مین فضالہ بن عبید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر برابر
وزن مین یعنی اگر چاندی کے بدلے چاندی مول لے تو وزن مین دونون برابر چاہیین اور اسی طرح سونے مین دونون برابر ہون اگر وزن مین کوئی بھی
زیادہ ہوگا تو وہ سود ہی **ف** مصابیح مین فضالہ رضی سے روایت ہی کہ مینے خیبر کی فتح مین سونے کی جڑاو ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر
جب اوسکے جواہرات کو اوکھاڑا تو اوسکا سونا وزن مین بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا مینے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ

مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین مارا گیا تو وہ شہید ہی اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد یا حج مین اپنی موت مر گیا وہ شہید ہی اور جو وبا مین مر گیا وہ شہید ہی اور جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہی اور جو ڈوب گیا وہ شہید ہی **ف** مصابیح مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو صحابہ نے عرض کی کہ جو راہ خدا مین معہ نہ سوے اور مارا جاے حضرت نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ جو آگ مین جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونے سے مر جاوے اور جو ذات الجنب یعنی پانجرے کے درد سے مرے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہی ہر چند اعلی رتبے کا وہی شہید ہی جو خدا کی راہ مین مارا جاوے لیکن ان لوگون کو بھی شہیدون کی طرح کچھ ثواب آخرت مین ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہین

۱۴۳ **ق** اَبُو قَتَادَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد مین کسی کافر کو مارے اور اوسکے مارنے کے گواہ بھی ہون تو اوسکے اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہی **ف** امام اعظم کے مذہب مین قاتل اسباب کو اوس وقت پاویگا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہین

۱۴۴ **خ** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ اَرْبَعِينَ عَامًا بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قول قرار والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھے گا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہی **ف** معاہد اور ذمی اوس کافر کو کہتے ہین جو مطیع الاسلام ہوا اور امام نے اوسکو پناہ دی ہو اوسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہی قول کا توڑنا کسی طرح نہین درست

۱۴۵ **م** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْاُولَى وَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مار ڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی اور جو اوسکو دوسری بار مین ماریگا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار مین ماریگا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم **ف** یعنی اول بار گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہی دوسری بار کم تیسری بار اوس سے بھی کم گرگٹ زہر دار جانور اور موذی ہی تو جسنے موذی کو مارا تو اوسنے ایک خلقت کو آرام دیا ثواب پایا چاہیے اور بخاری مین روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بد ذات کے مارنے مین ثواب ہی

۱۴۶ **ف** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيٌّ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام کاری کا بدون دیکھے عیب لگاویگا تو قیامت کے دن اوسکو کوڑے لگینگے اور اگر اوسنے حرام کاری کی ہوگی لگینگے **ف** جو کسیکو حرام کا عیب لگاوے اور چار گواہ نلاسکے تو حاکم اوسکو اسّی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگا دیگا تو دنیا مین نہ مارا جاویگا لیکن قیامت مین کوڑے کھاویگا

۱۴۷ **ق** اَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَرَأَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ بقر کی تمامی کی دو آیتین پڑھیگا یعنی آمن الرسول سے آخر تک تو وے کفایت کرتی ہین **ف** یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہی اور برکت کا سبب ہی تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہی

یہ غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب آپ ہی آپ ہی قول فعل کرتا رہا تو کھانے پینے کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل ہوگی اگرچہ
۱۷۲ فرض گردن سے ادا ہوا لیکن بے لطف ہے خ ابو ذر من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ وان زنی وان
سرق بخاری میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے اس طرح پر مریگا کہ خدا کے ساتھ کسیکو ساجھی نجانتا ہو تو وہ بہشت میں
داخل ہوگا اگرچہ حرامکاری اور چوری کی ہو ف یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نرہیگا یا بعد سزا کے
۱۷۳ بہشت میں جاویگا یا بے سزا خدا کے فضل سے بہشت پاویگا ف بہر صورت نجات ہے خاتمہ بخیر چاہیے ق عایشۃ من مات
وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مر جاوے اور اوسپر روزے ہوں قضا
کر سکا ہو تو اوسکی طرف سے اوسکا وارث روزہ رکھے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور امام اعظم کے مذہب میں ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے
۱۷۴ برابر وارث مردے کی طرف سے ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہے ھ ابو ہریرۃ من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ
بغزو مات علی شعبۃ من نفاق مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اوسنے جہاد کیا اور
نہ کبھی راہ خدا میں لڑنے کی دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کے طریقہ پر مرا ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافروں سے
اللہ کے واسطے لڑیگا اور اگر سامان نہوگا تو دل میں البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نکریگا معلوم ہوا کہ منافقوں
۱۷۵ کی طرح اوسکا ایمان زبانی ہے ایمان کامل نہیں ق ابن مسعود من مات وھو یدعو من دون اللہ ندا دخل النار
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اوسکا شریک
جانکر تو وہ دوزخ میں گیا ف یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اوسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک مقرر دوزخی ہے
۱۷۶ ھ عثمان من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
مر گیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک یہ بات ہے کہ خدا کے سوا کوئی زمین جہان کا مالک لائق بندگی اور پوجنے کے نہیں وہ بہشت میں گیا ف
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں جو اکثر عوام خلقت موہنہ سے لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور بتوں کو پوجتے ہیں اولیاؤں کی قبروں کو سجدہ کرتے
ہر مصیبت میں ان کو نفع ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہیں مشرک ہیں یہ مسلمان نہیں اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں صاف فرما دیا کہ جو
دل سے سوا خدا کے کسیکو مالک پوجنے کے لائق نسمجھے وہ بہشتی مسلمان ہے اور نہیں کہ زبان سے تو کلمہ کہیں اور مسلمانی کا دم ماریں پھر شرک بھی
۱۷۷ کریں تو لازم ہے مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی کیا کرے تب محمدی مسلمان ہے ھ ابو ہریرۃ من منح منحۃ
غدت بصدقۃ وراحت بصدقۃ صبوحھا وغبوقھا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھ والا
۱۷۸ اونٹ یا گاے یا بکری کسیکو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اوسکے صبح شام کے دودھ دوہنے سے دو صدقے کا ثواب دینے والے کو ہوا کریگا ھ عمر من نام
عن حزبہ من اللیل او عن شیء منہ فقرأہ ما بین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظہر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل
مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے رات کے وظیفے سے سو گیا یعنی اسکا وظیفہ نیند کے سبب سے قضا ہو یا تھوڑا پھر اوسنے صبح سے ظہر تک
کسی وقت پڑھ لیا تو اوسکا ثواب ویسا لکھا جائیگا جیسا رات کا ف یعنی اوس وقت میں کرنے سے اوسکا ثواب گھٹیگا پورا ملیگا
۱۷۹ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے کو یہی وقت بہتر ہے خ عایشۃ من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان
یعصی اللہ فلا یعصہ بخاری میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اوسکو

۱۵۲ اور ابی یوسف اور محمدؒ کے نزدیک بٹائی پر زمین دینا درست ہی خ ابن عمر مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ
بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اسکی کھاوے یا چپ رہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا
۱۵۳ خدا کے کسی کی قسم نہیں درست قرآن کی نبی کی اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیث میں صاف منع کیا ہی ق انس مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ
فَلْيُعِدْ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر ذبح کرے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہیں درست اور چھوٹی بستیوں میں جہاں عید کی نماز نہوتی ہو وہاں درست ہی اور
۱۵۴ یہی مذہب امام اعظمؒ کا ھ سَبْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِّنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِي تَمَتَّعَ فَلْيُخَلِّ
سَبِيْلَهَا مسلم میں سبرہ بن معبدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت ہو اون عورتوں میں سے کہ جسنے متعہ کیا ہو تو اوسکو چھوڑ دے
یعنی متعہ کرنا اب حرام ہوا ف متعہ اسکو کہتے ہین کہ کسی عورت سے کہے کہ مین صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپے کے
دو روز یا سال بھر کے لیے سو اہل سنت و جماعت کے چارون مذہب مین متعہ حرام ہی اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالکؒ کی طرف نسبت کیا ہی سو
اوسکو غلطی ہوئی ہی اس واسطے کہ امام مالکؒ کی موطا مین اور اونکی فقہ کی کتابون مین متعہ کو صاف حرام لکھا ہی اور علماء محدثین کی یہ تحقیق ہی کہ متعہ
دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علیؓ سے موطا اور بخاری اور مسلم اور ترمذی
مین اسکی روایت ہی دوسری بار جنگ اوطاس مین تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکے مین قیامت تک حضرتؐ نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین
سلمہ بن اکوعؓ سے اس حدیث کی روایت موجود ہی اور سب حضرتؐ کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہی صرف عبد اللہ بن عباسؓ اول
اوسکو درست کہتے تھے آخر کو جب اونکو حدیثین پہنچین تو وے بھی حرمت کے قائل ہوئے چنانچہ ترمذی مین ثابت ہی اور جب حدیث اور فقہ کی کتابون
۱۵۵ سے متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہی اونکی توجہ مین خلل ہی ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
اَبِيْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ
بِسَادِسٍ اَوْ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم میں عبد الرحمن بن ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو
وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھٹے کو لیجاوے راوی کو شک ہی کہ پانچ چھٹے فرمایا یا کہ اسکے
بدلے کچھ اور ف جب حضرت کافرون کے خوف سے مکہ چھوڑ مدینے مین آئے تو حضرتؐ کے ساتھ اور اصحاب بھی آئے مال اسباب وطن مین چھوٹ گئے
اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرتؐ نے مدینے مین رہنے والون سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے
۱۵۶ پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے خ ابن عمر مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اوسکا کام بنایا کریگا ف یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج
ہی تو جو چاہے کہ خدا میرا مطلب پورا کرے اوسکو لازم ہی کہ اپنے مسلمان بھائی کا مقدور بھر کام بناوے اور اوسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے
۱۵۷ ق جابر مَنْ كَانَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِيْ رَبْعَةٍ اَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ رَضِيَ اَخَذَ
وَاِنْ كَرِهَ تَرَكَ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر مین یا باغ مین تو اوسکو بدون اطلاع شریک
۱۵۸ کے شرکت کی چیز کا بیچنا نہیں درست پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہے گا تو مول لیگا اور اگر نچاہیگا تو نلیگا خ ابو سعید مَنْ كَانَ
مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهٗ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلٌ مِّنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهٗ مسلم مین

ڈالتا ہی **ف** مسلمان کو لازم ہی کہ [illegible] اپنی مصیبت کو خدا کا غضب نہ سمجھے اوسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت مین
گناہ گھٹتے ہین درجے بلند ہوتے ہین [illegible] آدمی خدا کو بھول جاتا ہی اگر مصیبت و بلا آدمی کے حق مین بہتر نہوتی تو
خدا اپنے پیغمبرون پر اور نیک بندون [illegible] جیسے آگ مین سونے چاندی کو جو کھرا کیا چاہتے ہین تو اوسکو آگ سے گلاتے ہین
لیکن اوس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے [illegible] اور اوسکا گلہ کرے **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا
یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہی تو اوسکو دین مین
بوجھ دیتا ہی شریعت کا بھید اوسپر کھولتا ہی **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ یَّسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَّسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ سَتَرَ
مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ وَرِوَایَۃُ الْقُضَاعِیِّ
وَمَنْ سَتَرَ عَلٰی اَخِیْہِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اوسپر دین اور دنیا مین
آسانی کریگا اور جو مسلمان کو کپڑے پہناویگا یا اوسکے عیب چھپا دیگا خدا اوسکے عیب دین اور دنیا مین چھپاویگا اور خدا بندے کی مدد پر ہی
جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہی اور قضاعی کی روایت مین بجای ستر مسلمًا کے ستر علی اخیہ آیا ہی لیکن دونون عبارت کا مطلب ایک ہی

لفظ کا فرق ہی **م** جَابِرٌ مَنْ یَّصْعَدِ الثَّنِیَّۃَ ثَنِیَّۃَ الْمُرَارِ فَاِنَّہٗ یُحَطُّ عَنْہُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مسلم مین جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہی اوسکے گناہ گھٹا جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گھٹائے گئے
ف حضرت ایکبار مدینے سے مکے کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیۃ المرار نام تھا وہان کافر مسلمانون کے مارنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے
تب حضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافرون کے دھمکانے کے واسطے چڑھ جاویگا اوسکے گناہ معاف ہونگے پھر سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے بنی اسرائیل
حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسی کے ساتھ تھی اونکو حکم ہوا تھا کہ کافرون کے شہر کے دروازے مین داخل ہو تو تمھارے گناہ معاف ہون اوسی قصے کو
حضرت نے یہان یاد فرمایا **وَمِنَ الْاِسْتِفْھَامِیَّۃِ** یہان سے وے حدیثین شروع ہوئین جنکے سر پر من استفہامیہ
ہی یعنی پوچھنے کی لفظ **ط** اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَآئِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ
جَنَازَۃً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ
مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِی امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگون مین کون آج روزہ دار ہی ابو بکر صدیق نے کہا کہ مین ہون یا رسول اللہ
پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہی ابو بکر صدیق نے کہا کہ مین پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو کھلایا ہی ابو بکر صدیق نے
کہا کہ مینے پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہی ابو بکر صدیق نے کہا کہ مینے پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جسمین چارون
کام ایک دن مین جمع ہوئے وہ بہشت مین گیا **ف** اس حدیث سے ابو بکر صدیق کا کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا **ق** جَابِرٌ مَنْ
رَجُلٌ یَّتَقَدَّمُنَا فَیَمْدُرُ الْحَوْضَ فَیَشْرَبُ وَیَسْقِیْنَا قَالَہٗ حِیْنَ دَنَا مِنْ مَّآءٍ مِّنْ مِّیَاہِ الْعَرَبِ بخاری اور مسلم
مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہی جو ہمسے آگے بڑھ جاوے سو گرد اگرد ڈھیلے چنکر حوض بناوے پھر آپ پانی پیوے اور ہمکو
پلاوے یہ حضرت نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہنچے تھے **ف** حضرت ایکبار لڑائی کرکے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا اور بہ کر
بہجاتا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ کوئی آگے جاوے اور مینڈھ باندھکر حوض بناوے تو پانی اوسمین جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرت نے

۱۸۷ · ۱۸۸ · ۱۸۹ · ۱۹۰ · ۱۹۱

۱۶۴ خ ابوہریرۃ من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیصل رحمہ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
۱۶۵ فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہونے کا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے ق ابوہریرۃ من کان یؤمن باللہ
والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم جارہ ومن کان یؤمن باللہ
والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور
قیامت کے دن کا تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤبھگت کرے یعنی خندہ پیشانی سے اوسکو ملے مکان مین اوتارے عمدہ کھانا ہو سکے
تو کھلاوے اوسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمانداری تین دن تک حق ہے آگے اگر کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور
قیامت کا تو اپنے ہمسائے یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اوسکا کام کاج کر دے اوسکو ناحق آزردہ نکرے اگر وہ اسکی دیوار پر کڑیان
یا چھپر رکھا چاہے تو منع نکرے غرض مقدور بھر اوسکو رنج نہ دے آرام پہونچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے
یا چپکا رہے یعنی بے فائدہ باتون مین اپنی اوقات ضائع نکرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمین نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا
۱۶۶ کا اوسکا کہنا اور سننا دونون منع ہین ق ابوہریرۃ من لا یرحم لا یرحم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اوس پر خدا رحم نکریگا ف ایکبار حضرت نے امام حسن کو پیار سے چوما تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہین
مین کسیکو اس طرح پیار نہین کرتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین ان فرمایا ہے کہ جو لڑکون پر رحم نکرے اور بڈھون کا ادب نکرے
۱۶۷ وہ ہمارے گروہ مین نہین ق عمر من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو دنیا مین ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت مین نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس و کمخواب
اور تافتہ سو عورتون کو درست ہے اور مردون پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہے اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردون کو
۱۶۸ بھی حرام نہین جیسے مشروع اور عکس اسکا حرام ہے م بریدۃ بن الحصیب من لعب بالنردشیر فکأنما غمس یدہ
فی لحم الخنزیر ودمہ مسلم مین بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو ویسا ہے جسنے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت
اور خون مین ف نردشیر ایک کھیل ہے چوسر کی طرح سو حرام ہے خواہ کچھ بدے یا نہ بدے اسی طرح سب کھیل منع ہین کہ اونمین ناحق مال
۱۶۹ ضائع ہوتا ہے یا اوقات م جابر من لقی اللہ لا یشرک بہ شیئا دخل الجنۃ ومن لقیہ یشرک بہ دخل النار مسلم مین
جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشت مین جاویگا اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو
خدا کا شریک جانا کیا تو وہ دوزخ مین پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ بہشتی ہے اور جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا کیا
۱۷۰ وہ مشرک دوزخی ہے حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ مین جانے کے کیا کیا سبب ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م جابر من لم
یجد نعلین فلیلبس خفین ومن لم یجد ازارا فلیلبس سراویل مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو جوتے
میسر نہون تو دو موزے پہنے اور جسکو تہ بند میسر نہو پائجامہ پہنے ف یہ حاجیون کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزہ اور پائجامہ نہ پہنے اور جسکو نہ میسر ہو
۱۷۱ تو لاچاری مین درست ہے لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پشت پا کھل جائے خ ابوہریرۃ من لم یدع قول الزور والعمل بہ
فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزے مین بہتان کرنا اور
جھوٹ واہی تباہی باتین نچھوڑے اور اوسکے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اوسکے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہین ف یعنی روزہ رکھنے سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی کہ رومہ کے کوین کو مول لیوے پھر اوسکا ڈول اوس کوین مین ایسا ہو جیسے اور مسلمانون کے ڈول یعنی مول لیکر اوسکو خدا کی راہ مین وقف کر دے اپنی ملکیت مین نہ رکھے **ف** حضرت جب مکے سے مدینے مین آئے تو وہان سوا ایک کوین کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کوان بگڑ گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اوس کوین کو صاف کرا دے اوسکو بہشت ملیگی حضرت عثمان نے اپنا مال لگا کر اوسکو صاف کروایا پھر جب طیار ہوا تو کافرون نے مسلمانون کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اوسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمان نے آٹھ ہزار اور ایک روایت مین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین اوسکو وقف کر دیا **ق** اَنَسٌ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُو جَهْلٍ

١٩٧ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی جو دیکھ آوے ابوجہل کو کہ اوسنے کیا کیا یعنی جیتا ہی یا مر گیا یہ فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبد اللہ بن مسعود گئے **ف** بدر ایک کوین کا نام تھا مدینے سے تین منزل ہو دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہان ہوئی مشرکین مکہ سات سے نوسی تھے اور حضرت کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے جب کافرون کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لاوے تو عبد اللہ بن مسعود اس واسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہی مرنے کے قریب ہی پھر عبد اللہ نے اوسکی داڑھی پکڑ کے ہلائی اور اوس سے پوچھا کہ کسکی فتح ہوئی انھون نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول کی پھر اوسکا سر کاٹ کے حضرت کے سامنے لاڈالا حضرت شکر الٰہی بجالائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا

اَلْبَابُ الثَّانِي فِي اِنَّ

١٩٨ دوسرے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّ آیا ہی **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ كَانَ يَقُوْلُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ كَانَ يُعَوِّذُهُمَا بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت جب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمھارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین بوسیلے اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہی ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے

١٩٩ **م** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ الْاَبُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہتر نیکوکاری اور نہایت سعادت مندی یہ ہی کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا دوستون کے ساتھ سلوک کرے باپ کے مرجانے کے بعد یا اوسکی غیبت مین

٢٠٠ **م** اَنَسٌ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہی شیر خوارگی مین مر گیا اور اوسکے واسطے دو دائیان ہین بہشت مین دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین **ف** حضرت ابراہیم آٹھوین سال ہجری حضرت کی حرم سے جنکا ماریہ قبطیہ نام تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہوکر مر گئے شاید کوئی شبہہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا کیسا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہی اللہ کے نزدیک اوسکا ایسا رتبہ ہی کہ بہشت مین اوسکو دائیان دودھ پلاتی ہین

٢٠١ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ يَرٰى اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اوس پر خاک دھول پڑی ہی سیاہی اوسکو لپٹی ہی **ف** بخاری مین اسکا پورا قصہ یون ہی کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام مشہور ہی عذاب مین گرفتار دیکھینگے تو کہینگے

ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی سو نا اوسکو کرے **ف** یعنی [illegible] شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اوسکا
ادا کرنا واجب ہی اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے [illegible] قبرون پر جھنڈے نشان چڑھانا و
چراغان کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم میں لڑکون کو فقیر بنانا تعزیے کے ساتھ رات بھر ایک پانو کھڑے رہنا ڈھول بجا کر
رتجگا کرنا اسی طرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہیں اول تو ان کا موت کی سنت نمانے اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے

۱۸۰ **م** خولة بنت حکیم من نزل منزلا ثم قال اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق لم یضره شیء حتی یرتحل من منزله ذلك مسلم مین خولہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اوترے کسی منزل پر یہ دعا پڑھے اعوذ سے خلق تک تو اوس منزل مین کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پونہچا سکے گی اس دعا کے یہ معنی کہ مین پناہ مانگتا ہون پورے خدا کے کلام کی جسکی نہایت تاثیر ہی ہر بدی سے جو اوسنے بنائی **ف** ایک منزل مین ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجکو بچھونے کاٹا تب حضرت نے یہ فرمایا

۱۸۱ **ق** ابو هريرة من نسي وهو صائم فاكل او شرب فليتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے یعنی روزہ نہین گیا خدا نے اوسکو کھلایا پلایا **ف** یعنی خدا نے اوسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کریم ہی بھولے چوکے کو نہین پکڑتا

۱۸۲ **ق** عايشة من نوقش الحساب عذب بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے حساب مین جھگڑا پڑا اوسپر عذاب ہوا **ف** حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا نے جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب مین گرفتار ہوا تو حضرت عایشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ جن نیک لوگون کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے اون سے بھی آسان حساب ہوگا اور آپ فرماتے ہین کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب مین پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکون کو اونکے نامۂ اعمال فقط دکھلا دیے جاوینگے اون سے کچھ پوچھا نجاویگا مگر جسکے حساب مین جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیون کیا تھا اور فلانا کام کیون نکیا تو وہ مقرر عذاب مین پڑا یعنی بندے کا بال بال گنہگار ہی کیا طاقت ہی کہ جواب دہی کرسکیگا الٰہی بحق حضرت مصطفیٰ ہمکو حساب مین نہ پکڑ تو محض اپنے کرم سے پار لگائیو آمین

۱۸۳ **خ** عمر من نيح عليه يعذب بما نيح عليه بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس مردے پر نوحہ ہوا تو اوسپر عذاب ہوتا ہی نوحے کے سبب سے **ف** کفار عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیان بیان کرنا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ نوحے سے عذاب ہوتا ہی یعنی جس نے نوحے کی بابت وصیت کرجاوے اور دوسرا مطلب یہ کہ جسکے خاندان مین نوحہ کرنے کی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو اوسکے مرنے کے بعد جو اوسپر نوحہ ہوگا تو اوسپر اسکا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیون نہ منع کرگیا اور اگر بعد اوسکے منع کرنے کے لوگ نمانین تو اوسکا کچھ قصور نہین اس واسطے کہ خدا عادل ہی ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر نہین ڈالتا

۱۸۴ **م** جرير من يحرم الرفق يحرم الخير مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بے نصیب ہوا **ف** یعنی مسلمان کو لازم ہی کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہین تو کچھ بھی نہین جو ہر بات مین سختی کرے وہ آدمی نہین کتا ہی

۱۸۵ **م** ابو هريرة من يدخل الجنة ينعم لا يبأس ولا تبلى ثيابه ولا يفنى شبابه مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت مین جاویگا چین کریگا نے غم رہیگا نہ کبھی اوسکے کپڑے گلین گے نہ جوانی اوسکی مٹے گی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بڈھا کبھی نہوگا

۱۸۶ **خ** ابو هريرة من يرد الله به خيرا يصب منه بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہی تو اوسپر کچھ مصیبت

کلام بندیکا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی یعنی پاکی ہی خدا کو خوبیون کے ساتھ **ف** کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہی ایک تو
سب عیبون سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیون کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اوسکو سب عیبون سے پاک جانا یعنی کبھی اوسکو موت اور زوال
نہین کھاتا نہین پیتا نہین سوتا نہین تھکتا نہین کسی سے ڈرتا نہین کسیکا محتاج نہین کوئی اوسکا مددگار نہین اور جب الحمد للہ کہا تو اوسکو سب خوبیون سے سراہا
یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہی سب چیز جانتا ہی ہر چیز کر سکتا ہی جہان کا تھامنے والا ہی جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرے تو جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو وہ
خدا کو سمجھا اس واسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہی اور اوسکے واسطے پڑھنے کا بڑا ثواب ہی چنانچہ پہلے باب مین گذرا کہ جو اسکو سو بار صبح شام
پڑھیگا قیامت مین اوس سے کوئی افضل نہوگا **ق** ٢٠٨ ابو ہریرۃ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّی جَاءَ الشَّیْطَانُ فَلَبَسَ
عَلَیْہِ حَتّٰی لَا یَدْرِی کَمْ صَلّٰی فَاِنْ وَجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِکَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ بخاری ومسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم مین سے کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہی تو شیطان اوسکے پاس آتا ہی پھر اوسپر دھوکا ڈال دیتا ہی یہان تک کہ
اوسکو نہین یاد رہتا کہ کی رکعتین پڑھین تو جسکو ایسا دھوکا پڑے وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے **ق** ٢٠٩ ابن مسعود اِنَّ اَحَدَکُمْ
یُجْمَعُ خَلْقُہٗ فِی بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ
ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ اِلَیْہِ الْمَلَکَ فَیَنْفُخُ فِیْہِ الرُّوْحَ وَیُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ یَکْتُبُ رِزْقَہٗ وَاَجَلَہٗ وَعَمَلَہٗ وَشَقِیٌّ
اَوْ سَعِیْدٌ فَوَالَّذِی لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا
ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُھَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ
حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُھَا
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکی ماکے پیٹ مین چالیس دن جمع
رہتا ہی پھر چالیس دن مین لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہی پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہی پھر خدا اوسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہی وہ اوسمین
روح پھونکتا ہی اور چار باتون کا اوسکو حکم ہوتا ہی کہ اوسکی روزی لکھتا ہی یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکھتا ہی کہ کتنا جئیگا اور
اوسکے عمل لکھتا ہی کہ کیا کیا کریگا اور یہ لکھتا ہی کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوا
کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ اوسمین اور بہشت مین ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہی
یعنی بہت قریب ہو جاتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہو جاتا ہی سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر دوزخ مین جاتا ہی اور مقرر کوئی
آدمی عمر بھر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ دوزخ مین اور اوسمین سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہین رہتا ہی پھر تقدیر کا لکھا
اوسپر غالب ہوتا ہی سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر بہشت مین جاتا ہی **ف** اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا
بیان ہی عوام لوگ اسکا مطلب خصوصاً تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتے اسکے بوجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت
کیا چاہیے کہ جب خاتمے پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نکرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہی کہ کیسا ہوگا
اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نجانا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اوسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہین کہ جب خاتمے پر بات ہی تو جوانی
مین عیش کر لیا چاہیے ضعیفی مین توبہ کر لینگے سو یہ شیطان نے اونکو دھوکا دیا ہی اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہوا شاید
جوانی مین موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہی عاقل آدمی اگر غور کرے تو اوسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہین ہی اس واسطے کہ

۱۹۲ اوسمین تھوکیا اوسکی برکت سے پانی بہت ہوگیا تبارک لشکر کا کام نکلا ص سلمۃ بن الاکوع من قتل الرجل یعنی عینا من المشرکین قالوا ابن الاکوع قال لہ سلبہ اجمع م سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے پوچھا کہ کسنے اس آدمی کو مار ڈالا یعنی کافرون کے جاسوس کو لوگون نے کہا سلمہ نے تب فرمایا حضرت نے کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہی ف سلمہ سے روایت ہی کہ ہوازن ایک کافرون کی قوم تھی حضرت وغا کی تھی اور اپنے پیچھے ایک ہوازن کا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے لشکر مین آیا لوگون کے ساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کر کے اپنے اونٹ پر سوار ہو بھاگا مینے اوسکو دوڑ کر پکڑا اور تلوار سے اوسکو مار کر اونٹ کو مع اسباب لے آیا تب حضرت نے اوسکا اسباب سب مجکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانون کے ملک مین بے امان آجاوے تو اوسکا قتل کرنا درست ہی

۱۹۳ ق جابر من لکعب بن الاشرف فانہ قد اذی اللہ ورسولہ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہی کہ جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے بیشک اوسنے بہت رنج دیا ہی اللہ اور اوسکے رسول کو ف کعب بن اشرف یہودیون کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافرون کو حضرت کے ساتھ لڑنے کے واسطے جوش دلاتا تھا اس واسطے حضرت نے اوسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن مسلمہ اور چند اصحاب اوسکے قلعے مین جو مدینے کے پاس تھا گئے اور اوسکو دم دیکر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہ نے اوسکا سر کاٹ کر حضرت کے پاس لا ڈالا حضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اوسکا قتل کرنا واجب ہی

۱۹۴ ھ انس من یاخذ منی ھذا فمن یاخذ بحقہ یعنی سیفا فاخذہ ابو دجانۃ قالہ یوم احد مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھسے یہ تلوار لیگا سو اوسکو وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اوس تلوار کو ابودجانہ نے لیا یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا تھا ف جب احد مین لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ مین لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگون نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو وہ لیوے جو خوب گھس کر لڑے تب ابودجانہ نے حضرت سے لیکر دونون صفون کے اندر پیتر سے بدلے اور اکڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس چال کو خدا سوا جہاد کے اور کہین دوست نہین رکھتا پھر ابودجانہ نے خوب تلوار کی یہان تک کہ لڑائی آخر ہوئی

۱۹۵ م انس من یردھم عنا ولہ الجنۃ قالہ سبع مرات یوم احد مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہی جو کافرون کو ہمارے اوپر سے ہٹاوے یہ حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احد مین ف احد ایک پہاڑ ہی مدینے سے تین کوس وہان حضرت سے لڑائی ہوئی مشرکین مکہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیر اندازون کا عبداللہ بن جبیر کو سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر اونکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہان سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافرون کا اسباب لوٹنے لگے تیراندازون نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو یہان سے ہلنے کا حکم نہین لوگون نے نمانا لوٹ مین پڑے ناکا خالی ہوگیا خالد بن ولید اوس وقت تک مسلمان نہوئے تھے اوسی ناکے سے لشکر اسلام پر گھس پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافرون کا ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا اگلے دانتون پر پتھر لگا گر گئے اوس وقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافرون کو ہٹاوے وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافرون سے لڑکر شہید ہوئے پھر کافرون کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو انکو ہٹاوے وہ بہشت پاوے دوسرے صحابی نکلے اور لڑکر شہید ہوئے اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہوگئی رہے قسمت اونکی جو حضرت پر فدا ہوئے

۱۹۶ خ عثمان من یشتری بئر رومۃ فیکون دلوہ فیھا کدلاء المسلمین بخاری مین حضرت عثمان رضی سے

مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمترین سب دوزخیون سے وہ شخص ہوگا کہ دو آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے بھیجا اوسکا ہانڈی کی طرح جوتیون کی گرمی کے سبب ف الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہی سخت عذاب کو اسی پر قیاس کیا چاہیے

۲۱۶ ه ابو ہریرۃ ان ادنی مقعد احدکم من الجنۃ ان یقول لہ تمن فیتمنی ویتمنی فیقول لہ ہل تمنیت فیقول نعم فیقول لہ فان لک ما تمنیت ومثلہ معہ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم لوگون مین کم سے کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اوس سے خدا کہیگا کہ لے مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگے گا پھر دوبارہ مانگے گا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا مجکو مانگنا تھا پھر خدا اوس سے فرمائیگا کہ لے ہمنے تجکو دیا جتنا تو نے مانگا بلکہ اوسکے ساتھ اوتنا اور بھی ف ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ جتنا مانگیگا اوسکا دونا پاویگا تو بڑے بڑے مرتبے والون کو خدا ہی جانے کہ کیا کیا کچھ ملیگا

۲۱۷ ه ابن مسعود ان ارواح المؤمنین طیر خضر تعلق فی شجر الجنۃ ہکذا ذکرہ الثعلبی واختصرہ والروایۃ ان ارواحہم فی جوف طیر خضر لہا قنادیل معلقۃ بالعرش تسرح من الجنۃ حیث شاءت ثم تأوی الی تلک القنادیل فاطلع الیہم ربہم اطلاعۃ فقال ہل تشتہون شیئا قالوا ای شیء نشتہی ونحن نسرح من الجنۃ حیث شئنا ففعل ذلک بہم ثلث مرات فلما راوا انہم لن یترکوا من ان یسئلوا قالوا یا رب نرید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلک مرۃ اخری فلما رای ان لیس لہم حاجۃ ترکوا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدون کی روحین سبز چڑیان ہین بہشت کے درختون کے میوے کھاتی ہین ثعلبی نے اتنی ہی روایت کی ہی کم کرکے اور پوری روایت یہ ہی کہ مقرر شہیدون کی روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین اونکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہین کھاتی پھرتی ہین بہشت مین جہان اونکا جی چاہتا ہی اور رات کو وہ انہین قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو اونکے رب نے اونکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز کو تمہارا جی بھی چاہتا ہی شہیدون نے کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہا ہم تو اس چین مین ہین کہ بہشت مین کھاتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدون نے دیکھا کہ بدون کچھ مانگے نہین چھٹتی تو کہا ای رب ہم چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالی جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ مین مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہوون پھر جب خدا نے دیکھا کہ اونکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہین ہی تو پھر اونسے پوچھنا چھوڑ دیا ف عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالی فرماتا ہی کہ شہیدون کو مردہ مت سمجھو وے زندہ ہین روزی پاتے ہین خوشیان کرتے ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہی اور شہیدون کا مفصل حال کیونکر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہین ان کے مرنے سے روح نہین مرتی دوسرے یہ کہ شہید مرتے ہی بہشت مین داخل ہوتے ہین اور زندون کی طرح کھاتے پیتے اور اونکو یہ رتبہ حاصل نہین کہ وے قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت بالفعل موجود ہی اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا چوتھے یہ کہ بعد پیغمبرون کے شہیدون کے نہایت بڑے رتبے ہین

۲۱۸ ه ثوبان ان اسمی محمد و انا الذی سمانی بہ اہلی مسلم مین ثوبان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہی جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا ہی ف ثوبان سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اوسنے کہا السلام علیک یا محمد مینے اوسکو ڈھکیل دیا کہ نے ادبی نام کیون لیتا ہی یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہی سب حضرت نے یہ فرمایا کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہی یعنی کیا ہوا جو اوسنے میرا نام لیا

کیون مینے نہ کہا تھا کہ بت پرستی نکر میرا کہنا مان تونے نہ مانا آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمہارا کہنا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ ای میرے رب تونے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ مین تجھکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون سوائی ہی کہ میرے باپ کا یہ حال ہی خدا فرمایگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کرچکا یعنی یہ ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر حضرت ابراہیم کو حکم ہوگا کہ اپنے پانون کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک لودہ جانور ہوگیا پھر فرشتے اوسکے پانون کو پکڑ گھسیٹ کر دوزخ مین ڈال دینگے یعنی تبدیل صورت سے جلد دور ہوئی کہ کوئی اوسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچھ کام نہ آویگا سبحان اللہ جسکا ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے **ق** عَائِشَةَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون مین سے زیادہ تر دشمن لڑاکا جھگڑالو ہی **ھ** جَابِرٍ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ فَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہی پھر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہی سو اوس سے مرتبے مین زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہی جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اونمین سے آکر کہتا ہی کہ مینے فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہی کہ تونے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکے کہتا ہی کہ مینے فلانے کو نچھوڑا یہان تک کہ جدائی کرادی اوسمین اور اوسکی جورو مین تو اوسکو اپنے پاس کرلیتا ہی اور کہتا ہی کہ ہان تونے بڑا کام کیا ہی تو میرا بہت پیارا ہی **ف** جورو خاوند کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تونے برکتی پھیلی اس واسطے شیطان کو یہ کام بہت پسند ہی مسلمانون کو آپمین احتیاط لازم ہی ایسا نہو کہ غصے مین طلاق یا اوسکے مانند کوئی اور بات مونہہ سے نکل جاوے اور پھر اولاد حرام سے پیدا ہو **ق** اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيُّ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت کے دروازے تلوارون کی چھانون تلے ہین **ف** یہ راہ خدا مین لڑنے والون کو اور شہیدون کو بشارت ہی کہ غلبۂ دین کے واسطے راہ خدا مین اپنی جان قربان کرتے ہین کیون نہ بہشت پاوین **ھ** اَنَسٌ اِنَّ اَبِيْ وَاَبَاكَ فِي النَّارِ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ سَاَلَهٗ اَيْنَ اَبِيْ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ مین ہی ایک آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ کہان ہی تب حضرت نے یہ فرمایا **ف** اوس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ مین ہی جب وہ غمگین ہوکر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونون دوزخ مین ہین تاکہ اوسکے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یون سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو مین کیا چیز ہون سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کو مغفرت نہین بعضے احادیث مین آیا ہی کہ حضرت کی خاطر سے حضرت کے والدین کو حق تعالی نے قبر مین زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وے احادیث معتمد نہین واللہ اعلم **م** ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَی اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے نامون مین بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمن ہی **ف** یہ نام مقبول اس واسطے ہوئے کہ انمین اپنی بندگی اور خالق کی خدائی کا اقرار ہی اور عبدالنبی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہین خدا کی بندگی چھوڑ کے بندون کا بندہ ہونا ایمان کا ارکولا نہین **م** اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت پیارا

۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷

بخاری مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہین وہی قیامت مین ثواب سے مفلس ہین پر جسنے مال کو خرچ کیا طرح
اور طرح اِس طرح یعنی داہنے اور بائین اور آگے سب طرف خرچ دیا **ف** یعنی جس مالدار نے راہ خدا مین خرچ دیا وہ البتہ بہت ثواب پاویگا
اور جسنے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت مین مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا نہ ثواب **خ** ابو ہریرۃ ان الایمان لیأرز الی

٢٢٦ المدینۃ کما تأرز الحیۃ الی جحرہا بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹ جاویگا مدینے کی طرف جیسے
سانپ سمٹتا ہی اپنے بل کی طرف **ف** مدینہ ایمان کا گھر ہی ہر وقت مین ایماندارون کو وہان جانے کی حاجت ہی جب تک حضرت جیتے
تو مسلمان ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت مین اسی طرح لوگ جایا کیے اور وہان بڑے بڑے عالم ہوے ہر زمانے کے لوگ علم سیکھنے کو
جایا کیے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہی اور قیامت کے قریب کفر کا
ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایمان دار لوگ ہر طرف سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدیؑ کے پاس جمع ہونگے تو جہان سے ایمان نکلا تھا وہین سمٹ کر

٢٢٧ جاویگا **ق** جابر و عائشۃ ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملائکۃ بخاری اور مسلم مین جابر اور
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جس گھر مین تصویرین ہوتی ہین وہان فرشتے رحمت کے نہین جاتے **ف** جب رحمت کے فرشتے
نہ آئے تو مقرر اوس گھر مین برکتین نہ پھیلیگی **ق** ابن عمر و عائشۃ ان التلبینۃ مجمۃ لفؤاد المریض و تذہب

٢٢٨ ببعض الحزن بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت
پہنچاتا ہی اور کچھ غم بھی کھوتا ہی **ف** تلبینہ بے چھنے جو کے آٹے کے حریرہ کا نام ہی دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی اور معدے کو سودے سے
صاف کرتا ہی تو ناتوان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادۃ مین روایت ہی کہ حضرت عائشہؓ کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو
جو کا حریرہ کھلاتی تھین تاکہ ٹھنڈھک پڑے اور غم دور ہو **ق** النعمان بن بشیر ان الحلال بین و ان الحرام بین

٢٢٩ و بینہما مشتبہات لا یعلمہن کثیر من الناس فمن اتقی الشبہات استبرأ لدینہ و عرضہ
و من وقع فی الشبہات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان یرتع فیہ الا و ان لکل
ملک حمی الا و ان حمی اللہ محارمہ الا و ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ و اذا فسدت
فسد الجسد کلہ الا و ہی القلب بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہی اور حرام
بھی کھلا ہی لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرف ملتی ہوئین شبہے کی چیزین ہین انکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے
دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس
چراتا ہی قریب ہی کہ کبھی رمنے کو بھی چرین گے جانو کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہی جان لو کہ خدا کا رمنہ اوسکی حرام کی ہوئی چیزین
ہین جان رکھو کہ بیشک تن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہی جب وہ سنورا تو سب تن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا
دل ہی **ف** یہ حدیث بڑے کام کی ہی اسمین شریعت اور طریقت سب موجود ہی اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح
پر ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو چیزین حلال ہین وہ قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی
سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہین وہ بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب سور جوا حرام کاری
چوری دغابازی جھوٹ اسی طرح اور چیزین انکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور شبہہ دار چیز یہ ہی یعنی کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہی

ع شاید ہمین نفس بد اور شیطان سے ہو۔ الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین ح
۲۱۰ ابن عباس اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
جن کامون پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا اون سے زیادہ تر لائق ہی ف حضرت کے اصحاب ایک گانون مین گئے
گانونوالون نے انکی ضیافت نکی اونکے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا تو وے لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم مین کسیکو منتر
آتا ہو تو اوسکو جھاڑ دے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہان ہمکو منتر آتا ہی لیکن بغیر کچھ لیے ہم نہ پڑھینگے تمنے ہماری ضیافت نکی تیس بکریونکا
وعدہ ٹھہرا ابو سعید نے الحمد اوسپر پڑھی وہ فورا اچھا ہو گیا تیس بکریان لے آئے بعضے اصحاب نے اونکے کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا
درست نجانا حضرت کے روبرو یہ سب قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہی ان بکریون مین ہمارا بھی
حصہ لگاؤ پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہو گیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہی اور
۲۱۱ یہی مذہب ہی امام مالک اور شافعی کا اور پچھلے حنفی مذہبونکا ھ عمران بن حصین و جابر اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا
فَصَلُّوْا عَلَيْهِ مسلم مین عمران بن حصین اور جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مر گیا اٹھو اوسکے جنازے کی
نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب اور انجیل کا عالم تھا مسلمانون سے حضرت کا حال دریافت کرکے قرآن
سنکر حضرت کا نشان دیکھے ایمان لایا مسلمانون کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جس دن وہ حبش مین مر گیا اوسی دن حضرت نے مدینے مین خبر دی
اور یہ حدیث فرمائی پھر عیدگاہ مین صف باندھکر اوسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا حنفی مذہب کہتے ہین کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی شاید زمین طی ہو گئی
۲۱۲ ہو اور دور نزدیک ہو گیا ہو اور کوئی غائب پر نماز پڑھنا درست نہین م ابو ہریرہ اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى
مَلِكَ الْاَمْلَاكِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت بڑا کمبخت نام خدا کے نزدیک اوس مرد کا نام ہی جسنے شاہنشاہ
۲۱۳ اور مہاراج نام رکھا ف سب بادشاہون کا بادشاہ خدا ہی بندے بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہی کہ شاہنشاہ کہلاوے ق انس
اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوْا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْتَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْكَ
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے کہ تمہارے بھائی مارے گئے شہید ہوئے اور ان لوگون نے وہان خدا سے عرض کی
کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہمسے راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوئے ف کافرون کا ایک
گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹھا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھلاوین حضرت نے ستر قاری قرآن کے
جو رات بھر نماز پڑھا کرتے اور دن کو لکڑیان لاکر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجون کو کھلاتے تھے اونکے ساتھ کیے اون کافرون نے راہ مین دغا سے
اونکو شہید کیا شہیدون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہنچا دے تو جبرئیل نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ بات
۲۱۴ اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز اون کافرون پر بد دعا کی ق جابر اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ
بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجکو اپنی امت پر ڈر لگا ہی قوم لوط کے کام کا یعنی لونڈے بازی کا
امت مین پڑا ڈر ہی ف ابوداود مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اغلام کرتے دیکھو تو دونون کو
۲۱۵ مار ڈالو م ابو سعید اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ دِمَاغُهٗ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ

جو ہونا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو بھولا سو بھولا بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان پیچ مین اور دنیا کے پھندے سے نکلین ھ ابو ھریرۃ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ الدِّیْنُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے ۲۳۲

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہوجاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو وے مسافرون کو ف مطلب یہ کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اوسکا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر مین کوئی نہین پوچھتا پھر ہوتے ہوتے اسلام سارے عالم مین پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہوجایگا جیسے پہلے تھا تو اوس وقت کے مسلمان مسافرون کی طرح بے یار و مددگار ہوجاوینگے جیسا اس وقت مین کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہی کوئی اوسکی نہین سنتا ہی کافر تو ایک طرف کلمہ گو اوسکو ہنستے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت مین اسلام پر مضبوط رہا اوسکو خوشی ہو جیو بہشت کی ق عایشۃ

اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ۲۳۳

آدمی جب قرضدار ہوا بات کہتا ہی تو جھوٹھ بولتا ہی اور قرضدارون سے وعدہ کرتا ہی تو پورا نہین کرتا ف حضرت نماز مین قرض سے بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون بہت پناہ مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ ابن مسعود

اِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ کَذَّابًا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ ۲۳۴

حضرت نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور آدمی جھوٹھ بولا کرتا ہی یہان تک کہ بڑا جھوٹھا لکھا جاتا ہی یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اوسمین کامل ہوجاتا ہی ھ ابو ھریرۃ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ ۲۳۵

الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَہٗ عَمَلُہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ

اَھْلِ النَّارِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَہٗ عَمَلُہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت دراز تک بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اوسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہی اور بعضا آدمی مدت دراز تک دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اوسکا خاتمہ بہشتیون کے کام پر ہوتا ہی ف یعنی خاتمے کا اعتبار ہی اول کامون پر کچھ اعتماد نہین نہ علم و عبادت پر گھمنڈ چاہیے

ق ابو ھریرۃ اِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَۃٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰہُ مَنْ وَّصَلَکِ وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَکِ قَطَعْتُہٗ ۲۳۶

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کی لفظ رحمن کی لفظ سے نکلی ہی پھر خدا نے اوس سے کہا کہ جسنے تجھسے میل رکھا اوس سے مینے میل رکھا اور جسنے تجھکو توڑا اوسکو مینے توڑا ف رحم کی معنی برادر پروری ہین سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمن سے نکلی ہی یعنی جو حرف رحم مین ہین وہی رحمن مین ہین پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کریگا اوسپر مین کرم کرونگا اور جو برادر پروری نکریگا خدا اوسپر کرم نکریگا ح عایشۃ اِنَّ الرَّضَاعَۃَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَۃُ بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ ۲۳۷

حضرت نے فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہی جیسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہی ف یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین درست ہان دودھ پینے کی حرمت سے بھی نکاح نہین درست جیسے ماں اور بہن سے نکاح حرام ہی ویسے ہی دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہی اسی طرح اور بھی قیاس کر لیا چاہیے دودھ پلانیکا بڑا حق ہی دایہ اور اوسکے لوگون سے سلوک کرنا سنت ہی ع ام سلمۃ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ ۲۳۸

مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہی تو آنکھ بھی اوسکے پیچھے لگی چلی جاتی ہی ف حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ ابو سلمہ مر گئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہی جیسے مُردون کی ہوتی ہی پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے

۲۱۹ سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین **ق** ابن مسعودؓ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ اللّٰہِ الْمُصَوِّرُوْنَ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت مین تصویر بنانے والون کو ہوگا
۲۲۰ **ق** عائشة اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیُقَالُ لَهُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ بخاری اور مسلم
مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون کے بنانے والون پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جنکو تمنے بنایا
ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ مینے ایک چادر مول لی جسمین تصویرین تھین اوسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرت نے جو اوسکو دیکھا
تو باہر کھڑے رہے گھر مین نہ آئے تو مجکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہی تب مینے کہا کہ یارسول اللہ مین توبہ کرتی ہون جس چیز سے کہ
آپکو ملال ہی تب حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہی مینے کہا کہ مول لی ہی آپکے بیٹھنے کے واسطے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس
مکان مین تصویرین ہین اوس مین جانا مکروہ ہی مسلمانون پر واجب ہی کہ اپنے مکانون مین تصویرین نہ رکھین اور نفیس مباح چیزین کیا کم ہین جو تصویرون سے
۲۲۱ مکان کو بتخانہ بناتے اور اوسپر خدا کی لعنت برساتے **ق** سعد بن ابی وقاص اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ
شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِهٖ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب
مسلمانون مین بڑا گنہگار مسلمان وہ ہی کہ جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اوسکے پوچھنے سے حرام ہوگئی **ف** مسئلہ پوچھنا
دو قسم ہی ایک تو وہ ہی کہ اوسکی حاجت ہے اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہی بلکہ اسکا حکم ہی کہ دریافت کرے
دوسرے یہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہ منع ہی سو اسکو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمہارے
۲۲۲ بیفائدہ سوال سے حرام ہوجاوے اور تم گنہگار ہو **م** عمران بن حصین اِنَّ اَقَلَّ سَاکِنِی الْجَنَّةِ النِّسَاءُ مسلم مین عمران
بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین **ف** یعنی بہشت مین مرد بہت ہین
۲۲۳ عورتین نہایت کم ہین اس واسطے کہ عورتون مین دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہی اور خاوندون کا کہنا کم مانتی ہین **خ** انس اِنَّ اَقْوَامًا
خَلْفَنَا بِالْمَدِیْنَةِ مَا سَلَکْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِیًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہمسے پیچھے مدینے مین رہ گئے تھے پہاڑون کی اونچی نیچی راہ چلنے مین جو ہمکو ثواب ہوا اوسمین بھی ہمارے ساتھ
شریک ہوئے ناچاری نے اونکو روکا تھا **ف** حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانون کے پاس سواری اور سفر کا سامان
نہ تھا وے حضرت کے ساتھ نہ جاسکے ناچار ہوکر مدینے مین رہ گئے جب حضرت وہان سے پھرے تب راہ مین یہ حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی تکلیف مین جتنا
ہمارے ساتھیون کو ثواب ہوا اونکو بھی ہوا اس واسطے کہ وے دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر مین چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت
۲۲۴ کو دین مین بڑا دخل ہی **ق** ابی موسی اِنَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِیَالِهِمْ بِالْمَدِیْنَةِ
جَمَعُوْا مَا کَانَ عِنْدَهُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَیْنَهُمْ فِیْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِیَّةِ فَهُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ
بخاری اور مسلم مین ابو موسیؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہوجاتے ہین یا مدینے مین اونکے جورو لڑکون کا کھانا
کم ہوجاتا ہی تو ایک کپڑے مین جو اونکے پاس ہوتا ہی اکٹھا کرتے ہین پھر ایک برتن آپس مین برابر برابر بانٹتے ہین سو وے میرے ہین اور مین اونھی کا
ف اشعری ایک یمن کی قوم ہی جنمین ابو موسی اشعری اس حدیث کے راوی ہین اونکی یہ حضرت نے عادت بیان کی سو پسند کی تاکہ اور لوگ
۲۲۵ بھی اسی طرح آپس مین اتفاق کرین **خ** ابو ذر اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰکَذَا وَهٰکَذَا

کہا کہ گہن ابراہیم کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہی تمہارا گمان غلط ہے کسیکے مرنے جینے پر گہن نہیں ہوتا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگون مین مشہور ہی کہ جب گہن پڑا تو کوئی سردار مرتا ہی سو غلط بات ہی گہن کے نزدیک دو رکعت سنت ہی بڑی سورتین پڑہے جب تک روشنی نہو ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہی

۲۴۲ ھ جابر اِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہی ف ایکبار حضرت نے قسم کہائی کہ مہینا بہر بیبیون کے پاس نجاوینگے پہر انتیس دن کے بعد ان کے پاس تشریف لیگئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے مہینے بہر کی قسم کہائی تہی حضرت نے فرمایا کہ کیا ہوا مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہی

۲۴۳ ھ جابر اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُونَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہی تو وہان سے بہاگ جاتا ہی جتنی دور روحا ف روحا ایک مکان ہی مدینے سے چھتیس کوس

۲۴۴ ھ جابر اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ نمازی لوگ عرب کے ٹاپو مین اوسکو پوجین لیکن انمین فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہی ف یعنی عرب مین اسلام قائم رہیگا بت پرستی وہان نہوگی شیطان پرستی سے مراد بت پرستی ہی سو سچ ہی کہ عرب مین ابتک خدا کے فضل سے بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوئے اس سے آدمی کافر نہین ہوجاتا اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی

۲۴۵ ق انس اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن مین پہرتا ہی خون کی طرح ف یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہی بدخیال ڈالنے مین

۲۴۶ ھ حذیفۃ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہی اوس کہانے کو جسپر خدا کا نام نلیا جاے اور شیطان اس لڑکی کو لے آیا تہا کہ اسکے سبب کہانا حلال کرے سو مینے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پہر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے کہانے کو حلال کرے سو اوسکا بہی ہاتھ مینے پکڑ لیا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہی اوس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ ف حذیفہ سے روایت ہی کہ ہمارا دستور تہا کہ جب کہانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جب تک حضرت کہاتے سو ایکبار کہانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اوسکو کوئی کہینچے لاتا ہی سو اوسنے چاہا کہ کہانے مین بن بسم اللہ کہے ہاتھ ڈالے حضرت نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پہر ایک گنوار اوسی طرح دوڑتا آیا اوسکا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پہر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان چاہتا تہا کہ اگر یہ لڑکی اور گنوار بے خدا کا نام لیے کہانے لگے تو مین بھی کہاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کہانا کہاتے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہی نہین تو شیطان ساتھ کہاتا ہی

۲۴۷ ق ابن مسعود اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَّاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پہونچاتا ہی اور نیکی بہشت مین پہونچاتی ہی اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکہا جاتا ہی اور جہوٹھ بولنا نافرمانی کو پہونچاتا ہی اور نافرمانی دوزخ مین پہونچاتی ہی اور مرد جہوٹھ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا جہوٹھا لکہا جاتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کو

اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہین جانتے
سوا اوسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہہ پڑے کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالمون کا اوسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور
کوئی حرام تو اوسکو چھوڑ دے ہرگز نکرے اسی مین دین کا بچاؤ ہی اس واسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہہ والی چیزون مین آدمی پڑا
تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار ہو جاتا ہی تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہی کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت نے فرمایا کہ تقوی
فقط ظاہر ہی کی صفائی کا نام نہین تقوے کا مقام دل ہی یعنی جب دل مین ایمان بیٹھا اور اوسکی نارضامندی کا خوف جی مین سمایا تو
آنکھ کان ہاتھ پانون سب خود بخود سنور جاتے ہین اس واسطے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص اور فسق و فجور
اوسمین جما تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیان گھورتی ہی کان غیبت اور باجون کی آواز پر غش ہین زبان لقمہ حرام چٹ کر رہی ہی نہ موت کا
کچھ غم ہی نہ قیامت کا کچھ ڈر الٰہی اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈال اور ان بلاؤن سے ہمکو نکال آمین ۲۳۰ ھ ابن عباس ان الحمد للہ
نحمدہ و نستعینہ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا
اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد قال حین جاءہ ضماد الازدی
فقال یا محمد انی ارقی من ھذہ الریح وان اللہ یشفی علی یدی من شاء فھل لک مسلم عن عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیان اللہ کے واسطے ہین ہم اوسکو سراہتے ہین اور اوسی سے ہر کام مین مدد مانگتے ہین جسکو اوسنے
راہ پر لگایا اوسکو کوئی نہین بہکا سکتا اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ پر نہین لا سکتا اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق پوجنے کے
نہین خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہی کوئی اوسکا ساجھی نہین اور بیشک محمد اوسی کا بندہ ہی اور اوسی کا پیغام پونہچانے والا بعد اسکے یہ خطبہ حضرت نے
اوس وقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اوسنے کہا تھا کہ مجکو آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہی اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو
چاہتا ہی آرام دیتا ہی سو تجکو بھی اگر خواہش ہو تو مین تجھے جھاڑ دون ف ضماد ازدی مین کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک مین اوسکو دخل تھا وہ
مکے مین آیا تو مکے کے کافرون نے اوس سے کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہو گیا ہی کچھ آسیب کا اوسپر خلل ہی تو اوسکو اپنے منتر سے جھاڑ دو وہ حضرت کے پاس آیا اور
حضرت سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نعت کے کچھ اور فرمایا چاہتے تھے اوسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے
حضرت نے اوسکو دوبارہ پڑھا اوسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اوسکو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ مین نجومیون کے اور جادوگرون کے اور شاعرون کے کلام بہت
سن چکا ہون ایسا عمدہ کلام تو مینے کبھی نہین سنا واللہ اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہین ملتی یا حضرت اپنا ہاتھ بڑھایے
مین بیعت اور توبہ کرتا ہون پھر ضماد مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑے گئے ۲۳۱ ھ ابو سعید ان الدنیا
حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیھا فناظر کیف تعملون مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
دنیا میٹھی ہری بھری ہی اور خدا مقرر ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہی پھر تاکا کرتا ہی کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو ف یعنی جیسے
شیرینی دل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہی ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہی اور خدا ایک گروہ دنیا سے اوٹھا کے
دوسرے گروہ کو وہان جماتا ہی جانچنے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام مین پھنسا اوسنے دھوکا کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی
بیوفائی سوچا کر اگلے لوگون پاس کب رہی جو ہمارے پاس رہیگی پھر اسکو لڑکون کا کھلونا جان کر اور بہان ستی کا سوانگ سمجھکر اسکے جال مین
نہ پھنسا اور مرنے مالک کو نہ بھولا وہی دوراندیش ہوشیار ہی اور اوسیکا نام دیندار ہی حضرت نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت

حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت پیغمبر ہوتے آئے ہوں کسیکو حاصل نہیں

۲۵۵ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ مسلم میں واثلہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اولاد سے شرافت میں چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجھکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا ف کنانہ حضرت کی چودھوین پشت مین ہین اون سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہی نضر بن کنانہ کا حضرت کی چودھوین پشت مین ہین اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اولاد سے شرافت مین افضل ہی پھر اونمین سے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین تو گویا حضرت سارے عرب کے عطر ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے عالم سے افضل ہین اس واسطے کہ حضرت کی اولاد سوا حضرت فاطمہ کے اور کسی سے باقی نہین ہی حضرت کا پشت نامہ یہ ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہی آگے اختلاف ہی

۲۵۶ عَنْ اَنَسٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ اُبَيٌّ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے ابی بن کعب رضی سے فرمایا کہ خدا نے مجھکو حکم کیا ہی کہ مین تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھوں سو ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہین قرآن کے بڑے قاری سو حضرت نے اونکی اوستادی اسند کر دی تاکہ اور مسلمان اونکو اوستاد جانکر اون سے قرآن سیکھین اس حدیث سے اونکی بڑی بزرگی ثابت ہوئی

۲۵۷ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ اِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِيْ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ صَاحِبِيْ بخاری مین ابو درداء رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجھکو خدا نے تمھاری طرف پیغمبر کر کے بھیجا سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹھا ہی اور ابو بکر نے کہا کہ سچا ہی اور اونہون نے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی کو میری خاطر سے چھوڑ دوگے یعنی کسی طرح کا اوسکو رنج نہ پہونچاؤ ف بخاری مین ابو درداء سے روایت ہی کہ ایکبار ابو بکر صدیق رضی اور عمر فاروق رضی مین کچھ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفتگو ہوگئی مین اون پر غصے ہوا پھر مین شرمندہ ہوا عمر سے مینے اپنا قصور معاف کرایا سو اونھون نے معاف نکیا سو مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون حضرت نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجکو بخشیگا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچھتائے معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے وہان سنا کہ وے حضرت پاس گئے ہین جب عمر حضرت پاس آئے تو حضرت کے چہرے پر غصہ نمود ہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنون کے بل عاجزی کرتے ہوکے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہین زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوس دن سے صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب بہت خیال رکھنے لگے کسی نے اونکو رنج نہین دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردون مین پہلے وہی ایمان لائے اور اپنی جان مال سے حضرت پر فدا رہے سو جسنے صدیق اکبر سے عداوت رکھی اوسنے مقرر حضرت کو رنج دیا

۲۵۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ بِهِ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ اَوْ تَعْمَلْ بِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ

آنکھ بند کر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کر دینا چاہیے **ف** ابو بکرۃ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِیَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اوس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہی اون مین سے چار مہینے حرام ہین یعنی اونمین لڑنا بھڑنا درست نہین تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہین ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہین اور چوتھا مضر کا رجب جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ مین ہی **ف** ان چار مہینون کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی مکے کے کافرون کا دستور تھا کہ جب اونکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینون کو بدل ڈالتے جیسے محرم مین لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح اون کمبختون نے مہینون کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینون کا اصل حساب ٹھیک نہین رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر مین حج کا لوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونون حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافرون کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم مین عرفے کے دن ہزارون آدمی کے روبرو یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہی اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب مین مضر ایک قوم کا نام تھا وہ رجب کو بہت مانتی تھی اس واسطے رجب کو اونکی طرف نسبت کیا **م** حُذَیْفَةُ بْنُ اَسِیْدِ نِ الْغِفَارِیُّ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَکُوْنُ حَتّٰی تَکُوْنَ عَشْرُ اٰیَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ وَیَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تُرَحِّلُ النَّاسَ لَمْ یَذْکُرْ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ الْعَاشِرَةَ وَهِیَ فِیْ غَیْرِهٖ نُزُوْلُ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ مسلم مین حذیفہ بن اسید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہین ہوگی جب تک دس نشانیان پہلے نہو لیوین گی ایک تو پورب مین زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم مین زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ٹاپو مین زمین کا دھسنا چوتھے دھوان کہ عالم مین پھیلے گا پانچوین دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور نکلنا ساتوین یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھوین سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نوین آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگون کو ہانکتی ہوئی شام کے ملک مین پہنچاویگی مسلم نے اس حدیث مین دسوین نشانی روایت نہین کی لیکن اس حدیث مین دسوین نشانی حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اترنا ہی **ف** حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ قیامت سے پہلے دھوان عالم مین پھیلے گا مسلمانون کو زکام ہو جاویگا اور کافرون کا سر جھلس جاویگا مکے مین زمین سے ایک جانور نکلیگا ساٹھ گز کا لنبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے سینہ جیسے شیر کا اور رنگ جیسے چیتے کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور ہاتھ پانون جیسے اونٹ کے اوسکے پاس حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلاویگا اور کہیگا اسلام کا دین سچا ہی اور سب دین جھوٹے ہین

ق اَلْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰی تَنْجَلِیَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیان ہین خدا کی نشانیون سے کسیکے مرنے جینے سے ان مین گہن نہین پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا کرو اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہو جاوے **ف** جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اوسی دن گہن پڑا لوگون نے

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

بیان علامات قیامت

یعنی اپنا بیت خدا کے روبرو کھڑے ہوکر زبان حال سے کہا کہ یہ مقام اوسکا ہی جو قطع برادری سے فریاد چاہے خدا نے فرمایا کہ ہان کیا تو اس بات سے
راضی نہین کہ مین اوس سے ملون جو تجھے ملے اور اوس سے کاٹون جو تجھے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات
کی سند قرآن سے پڑھلو خدا منافقون سے فرماتا ہی کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین مین فساد کرو اور برادری کا حق نمانو یہ لوگ وے ہین کہ جن پر خدا نے لعنت
کی ہی پھر انکو بہرا کردیا ہی حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہی **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ دارون سے سلوک کرنا فرض ہی جب سے کہ خدا نے
دنیا بنائی

۲۶۴ **ھ** عَائِشَةَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے
واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے اونکو بہشتی ٹھہرایا جب کہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے اونکو دوزخی ٹھہرایا
جب کہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے **ف** یعنی روز ازل مین بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے اوسکے بھید
دنیا مین تلاش نکرے آخرت مین اسکی وجہ معلوم ہوگی دنیا شب تاریک ہی اندھیرے مین کچھ نظر نہین آتا

۲۶۵ **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر خدا نے اختیار دیا ہی ایک بندے کو دنیا اور آخرت مین سو اوس بندے نے آخرت کو اختیار کیا **ف** ابو سعید رض سے پوری روایت بخاری اور مسلم مین یون ہی
کہ ایکبار حضرت نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی تو ابوبکر صدیق رض رونے لگے ہمکو تعجب آیا اونکے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام تھا جب جلد حضرت کا
انتقال ہوا تب ہم اوسکا مطلب سمجھے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی صحابہ مین سوا صدیق اکبر رض کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا ہم سب سے زیادہ وہ
عالم تھے جب صدیق رض روئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای ابوبکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے تیرا مجھ پر احسان ہی اگر خدا کے سوا جانی دوستی
مین کسی اور سے کرتا تو تجھی سے کرتا لیکن ہمارا تیرا اسلام کی برادری اور محبت ہی

۲۶۶ **ھ** عَائِشَةَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
نرمی کا پیار کرنے والا ہی اور نرمی کو بہت پسند رکھتا ہی اور جو نرمی پر عطا کرتا ہی وہ سختی پر نہین دیتا بلکہ جو نرمی پر اوسکی عطا ہی سو اوسکے سوا کسی پر نہین

۲۶۷ **ھ** ثَوْبَانُ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَسَيَبْلُغُ مُلْكُ اُمَّتِيْ مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا
مسلم مین ثوبان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کردیا سو مینے زمین کا
پورب پچھم یعنی جہان آفتاب نکلتا ہی اور ڈوبتا ہی دیکھ لیا تو جہان تک مینے دیکھا ہی وہان تک میری امت کی بادشاہت پہونچے گی **ف**
مدینے مین جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہوگئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب خدا نے وہان تک زمین کو
جہان تک اسلام پہونچنا مقدر تھا دکھلادی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی کہ فتوح اسلام کی آیندہ خبر دی سو
اوسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی

۲۶۸ **ھ** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِنَّ اللّٰهَ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ مسلم مین جابر بن سمرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینے کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہی اوسمین ناپاکی نہین **ف** ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا تو مرتد ہوکر
مدینے سے نکل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہی ناپاک کو رہنے نہین دیتا

۲۶۹ **ق** اَنَسٌ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ بخاری
اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہہ خدا اسکی تکلیف دینے سے بے پروا ہی **ف** حضرت نے ایکبار دیکھا کہ ایک بڈھا اپنے دو
بیٹون کے کندھون پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہی حضرت نے پوچھا کہ یہ اس طرح کیون رنج اوٹھاتا ہی معلوم ہوا کہ اوسنے پیادہ حج کرنے کی

فضیلت صلہ رحم و سلوک برادری
خلقہم لہا یعنی اہل جنت و نار
فضیلت صدیق اکبر رض
فتح مشرق و مغرب

۲۴۸ انجام بہشت ہی اور جھوٹھ بولنے کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور چاہیے جو جھوٹھ بولنے کو سچ جانے خ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَّاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے خدا اوسکے درجے بلند کرتا ہی اور مقرر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کچھ بڑی بات نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے دوزخ مین گر پڑتا ہی

۲۴۹ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو بکا نکرے م اَبُو سَعِيْدٍ وَّاَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مسلم مین ابوسعید اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہی کہ جسکے سبب سے دوزخ مین گر جاتا ہی اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہی

۲۵۰ ق اَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر سچ مچ ہی ف یعنی بعضی نظر لگ جاتی ہی خدا نے اوسمین تاثیر رکھی ہی

۲۵۱ ق اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَّلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدایشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماباپ کو بلا مین ڈالتا کفر اور نافرمانی سے ف حضرت موسیٰ اور خضر کا قصہ قرآن مین مذکور ہی اوسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنی خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نتھا

۲۵۲ ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَ الصَّغَانِيُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ هٰذَا الْحَدِيْثُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ قَالَهُ وَهُوَ يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد ادھر ہی جہان سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہ مینے خواب مین یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف ف اور حدیث مین آیا ہی کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دو سینگ اوسمین لگا دیتا ہی تاکہ کافرون کا سجدہ اوسی کی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی جو ملک مدینے سے پورب کی طرف ہین وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اوسی طرف سے نکلینگے خارجی اور رافضی بھی پورب کی طرف سے نکلینگے یعنی عراق کے ملک سے

۲۵۳ م اَنَسٌ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہی تو اوسکے سبب سے دنیا مین کچھ اوسکی روزی کی کشایش ہو جاتی ہی اور ایماندار کی نیکیون کو خدا اوسکی آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہی اور اوسکے بعد دنیا مین بھی روزی دیتا ہی اوسکی بندگی پر ف یعنی خدا کسیکی نیکی برباد نہین کرتا وہ عادل ہی لیکن کافر کو تو آخرت مین کچھ ثواب نہین ملتا اس واسطے اوسکا بدلا دنیا مین کر دیتا ہی اور ایماندار کا بدلا دونون جہان مین

۲۵۴ خ اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اور اوسکا باپ بھی کریم دادا بھی کریم ہو پردادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسف ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحٰق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پرپوتے ف یعنی سوا اونکے

بیان فرضیت احسان

شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ مسلم مین شداد بن اوس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کے بدلے خون کرو تو جلدی فراغت کرو ترسا ترسا مت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہونچاؤ حلال کرنے کے جانور کو **ف** یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہے یہان تک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیوے تاکہ زیادہ تکلیف نہو

۲۷۴ **ق** ابو هريرة إن الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا أدرك ذلك لا محالة فزنا العينين النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنى وتشتهي والفرج يصدق ذلك أو يكذبه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہے ضرور اوسکو پاویگا سو آنکھ کی حرام کاری بیگانی عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرام کاری اوس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہے اور چاہا کرتا ہے اور شرمگاہ کبھی اوسکو سچا کر دیتی ہے اگر اوسنے بھی حرام کاری کی یا کبھی اوسکو جھوٹا کرتی ہے جو اوسنے حرام کاری نکی **ف** شہوت سے دیکھنے اور بات کرنے کو اس واسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہین

۲۷۵ **ه** عايشة إن الله لا يحب الفحش والتفحش مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بہاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کر کے دینا **ف** حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان دبا کے السّام علیک کہا یعنی تجہپر مری پڑے حضرت عایشہ رضی نے غصے ہو کر اونسے کہا کہ السام علیکم واللعنة یعنی تم پر خدا کی مار اور لعنت پڑے سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمنے گالی کے بدلے کیون گالی دی اور بڑھ کے لعنت کیون کی خدا کو یہ پسند نہین آتا

۲۷۶ **ق** عبد الله بن عمرو إن الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى إذا لم يترك عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا وأضلوا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا علم کو اس طرح نہ اوٹھالیگا کہ لوگون سے علم نکال لے کھینچ کر لیکن علم اوٹھاویگا عالمون کو اوٹھا کر یہان تک کہ جب کسی عالم دیندار کو نچھوڑیگا تو لوگ جاہلون کو عالم اور پیر مرشد ٹھہراوینگے پھر وہی لوگ پوچھے جاوینگے یعنی اونھین جاہلون سے لوگ مسئلہ پوچھین گے سو وے فتوی دینگے مسئلہ بتاوین گے بے علمی اور نادانی سے سو آپ وے گمراہ ہوئے اورون کو گمراہ کیا

۲۷۷ **ه** ابو موسى الأشعري إن الله لا ينام ولا ينبغي له أن ينام يخفض القسط ويرفعه ويرفع إليه عمل الليل قبل عمل النهار وعمل النهار قبل عمل الليل حجابه النور لو كشفه لأحرقت سبحات وجهه ما انتهى إليه بصره من خلقه مسلم مین ابو موسی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہہ خدا نہین سوتا ہے اور اوسکی شان کے مناسب بھی نہین سونا جھکاتا ہے ترازو کو اور اوٹھاتا ہے یعنی بندون کے عمل تولتا ہے بعضے قبول کرتا ہے بعضے رد کرتا ہے یا روزی کم زیادہ کرتا ہے اور اوٹھہ جاتے ہین اوسکی طرف رات کے کام دن کے کامون سے پہلے اور دن کے کام رات کے کامون سے پہلے خدا کا پردہ نور ہے اگر اوسکو دور کرے تو اوسکی ذات پاک کی روشنیان جلا دیوین ساری خلق کو جہان تک خدا کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو **ف** اس حدیث مین خدا کے علم اور اوسکی عظمت اور جلال کا بیان ہے

۲۷۸ **ه** ابو هريرة إن الله لا ينظر إلى صوركم وأموالكم ولكن ينظر إلى قلوبكم وأعمالكم مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہاری صورتون اور تمہارے مالون کو نہین دیکھتا ہے لیکن تمہارے دلون کو اور کامون کو

کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو جو خطرے اور خیال دل میں آتے ہیں سو خدا نے اوسکے گناہ میری امت سے معاف کر دیے جب تک اوسکو نہ بولے یا اوسپر
عمل نہ کرے **ف** یعنی جس بری کام کا خطرہ دل میں آوے سو معاف ہی اور اگر اوسکو مونہہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا

٢٥٩ **ھ** اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللّٰهَ جَزَّأَ الْقُرْاٰنَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ جُزْءًا مِّنْ اَجْزَاءِ الْقُرْاٰنِ مسلم میں
ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن کو تین ٹکڑے کیا ہی سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصوں سے ایک حصہ ٹھہرایا **ف**
تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہی ایک قسم میں خدا کی وحدانیت اور اوسکی صفات ہیں دوسری قسم میں قصے ہیں تیسری قسم میں حلال اور حرام کے
حکم ہیں اس حساب سے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اوسمیں توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہی

٢٦٠ **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ
مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ
نَهَارٍ وَّاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ
وَّمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّفْدٰى وَاِمَّا اَنْ يُّقِيْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِيْ قُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ
اُكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اُكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ خدا نے مکے سے
ہاتھی والوں کو روکا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانوں کو اوسپر غالب کیا اور مقرر مجھسے پہلے کسیکو مکے میں لڑنا حلال نہیں ہوا صرف میرے واسطے
ایکساعت بھر حلال ہوا اور بیشک میرے بعد قیامت تک کسی پر ہرگز حلال نہوگا سو اسکا شکاری جانور نہ ہانکا جاوے اور اوسکا درخت نہ کاٹا جاوے
اور اوسکی گری پڑی چیز کسیکو لینا درست نہیں مگر اوسکو جو ڈھونڈھ کے مالک کو پہنچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتوں میں سے
ایک بات جو بہتر جانے سو اختیار کرے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباسؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی
گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اس واسطے کہ ہم مکے والے لوگ اوس گھاس کو قبروں میں اور اپنی چھتوں پر ڈالتے ہیں سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کاٹنا
درست ہی سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اوسنے کہا کہ یہ سب کلام مجکو لکھوا دیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھ دو ابو شاہ
کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثوں کا کتاب میں لکھنا درست ہی بلکہ سنت ہی

٢٦١ **ھ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَكَتْهُ
هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَعِنْدَهٗ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب کو
حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہونچ گئی ہو اور اوسکی کچھ شراب باقی ہو سو اوسکو نہ پیے اور نہ بیچے **ف** جب شراب کی حرمت میں آیت
اوتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

٢٦٢ **ھ** عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ اَهْلًا وَّلِهٰذِهٖ اَهْلًا
مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اوسکے واسطے بھی
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکیں ہیں اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا

٢٦٣ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ
الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ
اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا اِنْ
شِئْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى
اَبْصَارَهُمْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا پھر جب اونکے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیوں کی قرابت

مین عجب ربنا فی یضحک الله الی رجلین یقتل احدهما صاحبه ثم یدخلان الجنة بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہی دو مردون سے کہ ان مین سے ایک اپنے ساتھی کو مار ڈالے پھر وے دونون بہشت مین جاوین اور ایک روایت مین
بجای عجب ربنا من رجلین کے یضحک الله الی رجلین آیا ہی مطلب دونون عبارت کا ایک ہی **ف** اصحاب نے پوچھا یا حضرت یہ کیونکر ہوگا کہ قاتل اور مقتول
دونون بہشتی ہون حضرت نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرے مسلمان ہووے پھر خدا کی راہ مین مارا جاوے تو وہ دونون بہشتی ہونگے

۲۸۷ **ق** ابو موسی ان الله لیملی للظالم فاذا اخذه لم یفلته ثم قرأ وکذلك اخذ ربك اذا اخذ القری
وهی ظالمة ان اخذه الیم شدید بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ظالم کو فرصت اور ڈھیل دیا کرتا ہی
پھر جب اوسکو پکڑتا ہی تو نہین چھوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا فرماتا ہی کہ اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہی جب ظالم بستیون کے
لوگون کو پکڑا بیشک اوسکی پکڑ سخت دردناک ہی **ف** یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہی تاکہ اور بھی ظلم ثابت ہو یا کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب اوسنے
پکڑا پھر نہین چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ہوتا ہی پر دنیا مین بھی خاک سیاہ ہو جاتا ہی **ق** جابر ان الله ورسوله حرم بیع الخمر

۲۸۸ والمیتة والخنزیر والاصنام **قاله** عام الفتح وهو بمکة بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر خدا اور اوسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتونکا بیچنا یہ حدیث مکے مین فرمائی جس سال مکہ فتح ہوا یعنی آٹھوین سال
ہجری کے **ق** ابو هریرة ان الله ورسوله یصدقانکم ویعذرانکم **قاله** للانصار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے

۲۸۹ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری اصحاب سے کہ مقرر خدا اور اوسکا رسول تمکو سچا جانتے ہین اور تمھارا عذر قبول کرتے ہین **ف**
جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر گیا اوسکو پناہ ہی تو بعضے انصاریون نے کہا کہ حضرت کو اپنے وطنی برادرون کی محبت
غالب ہوئی خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرت نے انصاریون کو بلایا اور فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجکو برادرون کی محبت غالب ہوئی ہی
مین خدا کا بندہ ہون اور اوسکا رسول اپنا وطن چھوڑ کر مین تمھاری بستی مین گیا میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہی میری موت تمھاری
موت کے ساتھ ہی انصاریون نے عرض کی یا رسول الله قسم ہی خدا کی کہ ہماری تو بات طعنے کی راہ سے نتھی فقط ہمکو یہی خوف ہوا کہ کہین حضرت ہماری
بستی مدینہ چھوڑ کر مکے مین نہ رہ جاوین اب ہماری خاطر جمع ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمھاری بات مین بناوٹ نہین

۲۹۰ **م** ابو موسی ان الله یبسط یده باللیل لیتوب مسیء النهار ویبسط یده بالنهار لیتوب مسیء اللیل حتی تطلع
الشمس من مغربها مسلم مین ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہی تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے
اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہی تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہان تک کہ سورج پچھم سے نکلے **ف** یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے

۲۹۱ نہین نکلتا تو دروازہ توبہ کا کھلا ہی رات دن جس وقت چاہے توبہ کرے **م** ابو هریرة ان الله یبعث ریحا من الیمن الین من
الحریر فلا تدع احدا فی قلبه مثقال حبة وفی روایة ذرة من الایمان الا قبضته مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چلاویگا ہوا کو یمن کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو جسکے دل مین دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور ایک روایت مین
ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اوسکو نچھوڑیگی بے مارے یعنی سب ایماندار مر جاوینگے **ف** یہ قیامت کے قریب ہوگا چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی

۲۹۲ کہ قیامت بدکار کافرون پر قائم ہوگی اوس وقت ایماندار کوئی نہوگا **ق** عایشة ان الله یحب الرفق فی الامر کله بخاری
اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہی ہر کام مین **ف** اس حدیث کا قصہ اگلی حدیث مین

ندر مانی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسنے جو اپنی ذات کو تکلیف مین ڈالا خدا کو اسکی حاجت نہین یعنی جو پیادہ نہ چل سکے اگر چہ نذر
٢٧٠ مانی ہو تو سوار ہو لیوے خ ابو قتادۃ الحارث بن ربعی اِنَّ اللّٰہَ قَبَضَ اَرْوَاحَکُمْ حِیْنَ شَآءَ وَرَدَّھَا عَلَیْکُمْ
حِیْنَ شَآءَ یَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلٰوۃِ بخاری مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بند کر رکھا
تمہاری جانون کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا اے بلال اوٹھ اور لوگون کو خبر کر دے نماز کی یعنی اذان کہہ ف ایکبار حضرت نے رات کو
سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو صحابہ نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہرین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرت نے فرمایا کہ کہین نماز قضا نہو جاوے تب بلال نے
کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال پہلے جاگا کیے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیک
دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سب کی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے پھر فرمایا کہ اے بلال کدھر گیا جو تو نے کہا تھا بلال نے عرض کی
یا رسول اللہ ایسی نیند مجکو کبھی نہین آئی مین ناچار ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ یہان سے اٹھو یہ شیطان کا مقام ہے کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑھ کے قضا
٢٧١ نماز جماعت سے پڑھی اس رات کو لیلۃ التعریس کہتے ہین م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَرَّأَھَا مِنْ ذٰلِکَ یعنی اَسْمَاءَ
بِنْتَ عُمَیْسٍ اِمْرَأَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اوسکو پاک
کیا ہے اوس سے یہ حدیث اسماء کے حق مین فرمائی جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھین ف ایکبار صدیق اکبر رض اپنے گھر مین گئے دیکھا کہ چند
بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹھے ہین صدیق رض کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسماء کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہے یہ حدیث
اوس وقت کی ہے جب عورتون کو پردے کا حکم نہوا تھا اسماء پہلے جعفر طیار کے نکاح مین تھین جب وے شہید ہوئے تو صدیق رض کے نکاح مین آئین
٢٧٢ پھر اونکے بعد علی مرتضی رض کے نکاح مین آئین ف زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَدَّقَکَ قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ نَزَلَتْ سُوْرَۃُ
الْمُنَافِقِیْنَ وَقَدْ کَانَ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا وَقَوْلِہٖ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ بخاری اور مسلم مین زید بن
ارقم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجکو سچا کیا یہ حضرت نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورہ منافقین اوتری اور زید بن ارقم
نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبد اللہ بن ابی منافق ہے لوگون سے کہتا تھا کہ حضرت کے ساتھیون کو خرچ نہ دو تاکہ پھوٹ پھٹک جاوین اور کہتا تھا
کہ ہم جب مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا عزت والا اپنے تئین کہا اور ذلیل حضرت کو ف زید بن ارقم سے روایت ہے
کہ بنی مصطلق ایک کافرون کا قوم تھا حضرت اون سے لڑنے کو گئے وہان پانی پر ملے اور مدینے والے لوگون سے جھگڑا ہوا عبد اللہ بن ابی
منافق تھا مدینے کا سردار وہ مکے والون پر بہت غصے ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمہاری وہی مثل ہے کہ کتے کو پال تو تجکو کاٹ کھاوے
اور اپنے لوگون سے کہا کہ محمد کے ساتھیون کو کھانا پانی ندو تاکہ وے بھاگ جاوین اور کہا کہ اگر اب ہم مدینے کو پھر جاوینگے تو حضرت کو
نکال دوینگے زید بن ارقم کہتے ہین کہ مینے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق رض نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اوس منافق کی گردن اڑا دون
حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ لوگ کہین کہ محمد اپنے ساتھیون کو مار ڈالتے ہین پھر عبد اللہ بن ابی اور اوسکے یارون نے حضرت کے پاس آ کے
قسم کھائی کہ ہمنے یہ نہین کہا حضرت نے اونکو سچا جانا مجکو جھوٹا ٹھہرایا اس بات کا مجکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینے مین پہنچے تو خدا نے سورہ منافقین
٢٧٣ اوتاری اور وہ سب حال اوسمین مفصل بیان کیا پھر حضرت نے مجکو بلایا اور یہ حدیث فرمائی م شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ
الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ

اور بعضون کو اسی سے گرا دیتا ہی **ف** یعنی جن لوگون نے قرآن کو پڑھا اور اوسپر عمل کیا اونکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگون نے اوسپر عمل نکیا وے بے قدر ہوئے

۲۹۸ **ھ** ہشام بن حکیم بن حزام اِنَّ اللّٰہَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا مسلم مین ہشام بن حکیم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا اون پر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین

۲۹۹ **ق** ابو سعید اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون کو کہ ای بہشتیو سو وے کہینگے ای رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے قابو مین ہی پھر خدا فرماویگا کہ کیا تم راضی ہوئے سو وے کہینگے کیون نہ ہم راضی ہون ای رب اور تو نے ہمکو اتنا کچھہ دیا ہی کہ کسیکو نہین دیا پھر خدا فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوین سو وے کہینگے ای رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہی پھر خدا فرماویگا اب مینے اوتاری تمپر اپنی رضامندی سو اسکے بعد اب مین تم پر کبھی غصہ نکرونگا **ف** معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی ہی جو سب نعمتون کے بعد ملیگی

۳۰۰ **ھ** ابن عباس اِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ شُرْبَہَا حَرَّمَ بَیْعَہَا یعنی الخمر مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جسنے اوسکا پینا حرام کیا اوسی نے اوسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا **ف** ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ شراب حرام ہی اوسنے کہا کہ مین اس واسطے لایا ہون کہ آپ اسکو بیچ لیوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۳۰۱ **ق** ام سلمۃ اِنَّ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَہَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو پیتا ہی چاندی کے برتن مین وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہی

۳۰۲ **ھ** ابو الدرداء اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُہَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین ابو درداء رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہون مین ہونگے نہ سفارش کرنے والون مین **ف** مسلمان پر لعنت کرنا نام لیکر کسیطرح درست نہین سو جن لوگون کی عادت پڑگئی لعنت کرنے کی اونکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہوگی اس واسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنے کو رحمت درکار ہی سو ان مین رحمت کہان انکو لعنت کی عادت پڑی ہی

۳۰۳ **ق** انس اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّہٗ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِہٖ تَحْتَ قَدَمِہٖ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہی تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہی سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائین طرف پیر کے نیچے تھوک لے **ف** اول تو نماز مین تھوکنا مناسب نہین اور اگر تھوک آجاوے تو آگے نہ تھوکے اس واسطے کہ قبلہ ہی اور داہنے فرشتہ ہی تو بائین قدم کے نیچے تھوکے اگر جنگل مین ہی اور اگر مسجد مین ہی یا بائین طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوک لے

۳۰۴ **ق** ابو ھریرۃ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہین ہوتا **ف** ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ مجکو ایکبار نہانے کی حاجت ہوئی راہ مین حضرت ملے مین اونسے پلٹ کر نہا کے حضرت پاس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تو کہان تھا مینے عرض کی کہ مجکو غسل کی حاجت تھی بے غسل

دیکھتا ہی ف یعنی بدون صفائی دل اور خلوص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث مین تقوی کا اور روشنی کے
۲۷۹ مضمون بھرے ہین آدمی غور کرے تو بوجھے ھ ابو ھریرۃ ان اللہ لا ینظر الی من یجر ازارہ بطرا مسلم مین ابو ھریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر رحمت سے نہین دیکھتا اوسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکا کے کھینچتا جاتا ہی ف یعنی جسنے
غرور سے پائجامہ یا ازار یعنی تہبند ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا پائجامہ بچاکر نا خواہ غرور سے ہو خواہ نے غرور حرام ہی چنانچہ
۲۸۰ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی خ ابو ھریرۃ ان اللہ لما قضی الخلق کتب عندہ فوق عرشہ ان رحمتی
سبقت غضبی بخاری مین ابو ھریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھہ رکھا کہ مقرر
میری رحمت آگے بڑھ گئی میرے غصے پر ف یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہی اسی سبب سے کافرون اور گنہگارون کو جلد نہین پکڑتا او
۲۸۱ عذاب مین شتابی نہین کرتا گناہ دیکھتا ہی اور پردہ ڈالتا ہی روزی بند نہین کرتا ق عایشۃ ان اللہ لم یامرنا ان نکسو
۲۸۲ الحجارۃ والطین بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہین کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو
کپڑا پہناوین ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لیگئے اور مینے دروازے کو کپڑے سے ڈھانکا جب
حضرت تشریف لائے تو اوسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبرون پر چادر ڈالنا اور اوسکے گرد فرش کرنا
۲۸۳ شریعت محمدی مین بہتر نہین م عایشۃ ان اللہ لم یبعثنی معنتا ولکن بعثنی معلما میسرا مسلم مین حضرت عایشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو نہین بھیجا ہی سختی کرنے والا ولیکن مجکو بھیجا ہی سکھانے والا آسانی کرنے والا ف ایکبار حضرت کے ازواج طاہرات نے
نان نفقہ فراغت کے ساتھ مانگا تب آیت اوتری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کرین یا آخرت اور اللہ اور اوسکے رسول کو تو پہلے حضرت
عایشہ صدیقہ رض سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب مین جلدی نکرو اپنے ماباپ سے صلاح لیلو عایشہ صدیقہ رض نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے
مقدمے مین ماباپ کے پوچھنے کی کیا حاجت ہی مینے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن غرض یہ ہی کہ اور ازواج
اسکی خبر نکیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہی کہ مین آسانی سے سکھلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھہ سے پوچھے گی کہ
۲۸۳ عایشہ نے قبول کیا مین بتلا دونگا تاکہ وہ بھی قبول کرے م ابن مسعود ان اللہ لم یہلک قوما او یعذب قوما
فیجعل لہم نسلا وان القردۃ والخنازیر کانت قبل ذلک مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا نے جس قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر اونکی نسل کو باقی نہین رکھا اور البتہ بندر اور سور اس سے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے
۲۸۴ پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے بندر اور سور کر ڈالا انھین بندر اور سور کیا اونھین کی اولاد ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ ابو ھریرۃ
والنعمان بن مقرن ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر بخاری مین ابو ھریرہ رض اور نعمان بن مقرن رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے ایکبار فرمایا کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہی ف حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا پھر جب اوسکے
زخمون مین بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مار کے مر گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہین
۲۸۵ یا فقیر اور عالم جو اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہین اونکے حق مین بھی اس حدیث کو سمجھا چاہیے م انس ان اللہ لیرضی عن العبد
ان یاکل الاکلۃ فیحمدہ علیہا او یشرب الشربۃ فیحمدہ علیہا مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
۲۸۶ خدا بہت راضی ہوتا ہی اوس بندے سے کہ جب کچھہ کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے اور جب کچھہ پیے تو الحمد للہ کہے ق ابو ھریرۃ ان اللہ لیضحک

نہین کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو جلانا ہرگز نہین درست یہ خدا کو خاص ہی **ف** حضرت نے ایکبار کہین لشکر بھیجا اور فرمایا کہ اگر فلانا شخص ملے تو اوسکو جلا دیجیو پھر جب وے روانہ ہوئے تو اونکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اوسکے قتل کا حکم کیا

٣١٣ **ھ** اَنَسٌ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَلَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور ہمیشہ تم نماز ہی مین ہو جب تک تم نماز کے منتظر رہو گے **ف** ایکبار حضرت نے عشا کی نماز دیر کرکے پڑھی تہائی یا آدھی رات گذری تب اصحاب سے یہ حدیث فرمائی

٣١٤ **ق** مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الْھِجْرَۃَ قَدْ مَضَتْ لِاَھْلِھَا وَلٰکِنْ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالْجِھَادِ وَالْخَیْرِ بخاری اور مسلم مین مجاشع بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کامونکی **ف** مجاشع سے روایت ہی کہ جب مکہ فتح ہوا تو مینے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اوس طرح کی ہجرت اب فرض نہین ہی

٣١٥ **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْھُمْ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری خضاب نہین کرتے ہین تم اونکا خلاف کرو **ف** یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب نبی کی سنت ہی اور وسمہ بھی درست ہی لیکن اور خضاب جو سیاہ بال کردیوین سو درست نہین

٣١٦ **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَمَامَکُمْ حَوْضًا کَمَا بَیْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے آگے یعنی قیامت مین ایک حوض ہی یعنی حوض کوثر اتنا بڑا جتنا فرق ہی درمیان جربا اور اذرح کے **ف** جربا اور اذرح دو گانوٴن ہین شام مین تین رات دن کی راہ اونکے درمیان مین ہی مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لمبا چوڑا ہی

٣١٧ **ق** اَنَسٌ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزون سے تم دوا کرتے ہو اونمین بہتر دوا پچھنے لینا اور دریائی کوٹ ہی **ف** کوٹ ہندوستان مین پیدا ہوتا ہی اس واسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے ہین ہندوستان سے جہاز پر عرب مین جاتا تھا اسو اسطے حضرت نے اسکو دریائی فرمایا اسکا مزاج گرم خشک ہی معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہی اور سردی کی بیماریون کو دور کرتا ہی اور پچھنون سے خون فاسد نکل جاتا ہی اسواسطے حضرت نے انکی تعریف کی اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکے درد سر ہوتا تھا اوسکو حضرت پچھنے فرماتے تھے اور تیرہوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ اور منگل اور بدھ اور ہفتے مین خون نکالنا حدیث مین منع ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہی توکل کے خلاف نہین

٣١٨ **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ امْرَاَۃً بَغِیًّا رَاَتْ کَلْبًا فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ یُطِیْفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهٗ بِمُوْقِھَا فَغُفِرَ لَھَا وَقَالَ الْبُخَارِیُّ فَنَزَعَتْ خُفَّھَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِھَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَھَا بِذٰلِکَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرام کار عورت نے گرمی کے دن مین ایک کتے کو دیکھا کہ کوئین کے آس پاس گھومتا ہی اپنی زبان نکالے ہی پیاس کے مارے سو اوسنے اپنا موزہ اوسکے واسطے اوتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اوسکے گناہ معاف ہو گئے اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ اوس عورت نے اپنا موزہ اوتارا پھر اوسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کے اوسکو پلایا سو اوسکے گناہ معاف ہو گئے اس کام کے سبب سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت مین جاندار کے ساتھ احسان کرنا خدا کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہی خواہ دل بدست آور کہ حج اکبر است

٣١٩ **ق** فَاطِمَۃُ بِنْتُ قَیْسٍ اِنَّ اُمَّ شَرِیْکٍ یَاْتِیْھَا الْمُھَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَانْطَلِقِیْ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ الْاَعْمٰی فَاِنَّکِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَکِ لَمْ یَرَکِ **قَالَہٗ**

ہو چکا یعنی یہودیون کا سخت کہنا اور حضرت عایشہ کا جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ۲۹۳
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہی پرہیزگار
مالدار چھپے گمنام بندے کو ف یعنی مالداری کے ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری کل چیزین ہین واسطے خدا کو پسند ہین جب اسلام مین فتنہ فساد پھیلا
تو سعد بن ابی وقاص صحابی نے شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریان لیکر جنگل مین جا بسے اونکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیون ہوے تب انھون نے یہ حدیث پڑھی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ ۲۹۴
فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يُّشَمِّتَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہی اور جمہائی کو برا جانتا ہی سو جو چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اوسکو سنے اوسپر واجب ہی کہ اوسکے حق مین
دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہی تو آدمی بندگی کر سکتا ہی اس واسطے خدا کو پسند ہی اور جمہائی گرانی سے
آتی ہی اور غفلت اور سستی لاتی ہی اس واسطے خدا کو بری معلوم ہوتی ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ ۲۹۵
كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ وَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهِ
وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهِ اَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ
حَسَنَاتِهِ وَاَمَّا الْكَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کریگا یعنی
قیامت مین پھر اوسکو اپنی رحمت کے سایہ سے چھپا لیگا اور فرمادیگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہی فلانی تقصیر یاد ہی سو مسلمان
کہیگا کہ ای میرے رب ہان یاد ہی یہان تک کہ اوس سے اوسکے گناہ قبول کرادیگا اور وہ اپنے جی مین جانیگا کہ اب مین برباد ہوا خدا فرمادیگا کہ تیرے
گناہ ہمنے دنیا مین چھپائے ہم آج بھی اونکو بخشتے ہین پھر نیکیون کا نامۂ اعمال اوسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی مسلمان تھے سو اونکے
گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا اونکے ہاتھ پاؤن اونکو کہینگے کہ یہ لوگ ہین جو خدا پر جھوٹھ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہی ظالمون
پر یعنی جو بڑھ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلٰثًا وَّيَكْرَهُ لَكُمْ وَيَرْضٰى وَيَسْخَطُ لَكُمْ ۲۹۶
ثَلٰثًا فَيَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تُنَاصِحُوْا
مَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ
آنحضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھارے واسطے تین کام پسند رکھتا ہی اور مکروہ جانتا ہی تمھارے واسطے اور ایک روایت مین یون ہی کہ غصے ہوتا ہی
پر سو جو تین چیزین تمھارے واسطے پسند کین ہین اونمین سے اول یہ ہی کہ تم اوسکی بندگی کرو اور کسیکو اوسکا ساجھی نہ سمجھو اور دوسری
خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو یعنی قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو اور تیسری
یہ کہ خیر خواہی کرو اوسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمھارے واسطے مکروہ کہین ہین
سو اونمین سے اول قیل و قال ہی یعنی بیفائدہ باتین کرنا اور دوسرے بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچھنا تیسری بیموقع مال کو
ضائع کرنا جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا ناچ رنگ آتشبازی مین مال کا برباد کرنا م عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ ۲۹۷
اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہی اس قرآن سے بعضے لوگونکا

٣٢٤ اندر کی صاف جھلائی دیتا ہی پھر جب پنڈلیون کا یہ حال ہی تو اونکے باقی بدن کا حسن اسی پر قیاس کیا چاہیے ق اَبُوْ سَعِیْدٍ
اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ
مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا
غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہین اونچے محل والون کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن تارے کو آسمان کے
کنارے پر خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق اونمین بباعث مراتب کے سبب سے ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ
تو یہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے اونکے سوا کوئی وہان نہ پہونچ سکے گا حضرت نے فرمایا کیون نہین قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان
ہی کہ اون مکانون مین وہ مرد پہونچینگے جو ایمان لائے ہین اللہ کا اور سچا جانا ہی پیغمبرون کو

٣٢٥ ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِنَّ اَهْوَنَ
اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِيْ الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ
اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر دوزخیون مین سب سے ہلکا عذاب والا وہ ہی جسکے پیرون مین آگ کی دو جوتیان ہین جنسے اوسکا دماغ ابلتا ہی جیسے دیگچی ابلتی ہی
اور وہ جانتا ہی کہ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہین اور حال انکہ اور ون سے اوسپر بہت ہلکا عذاب ہی

٣٢٦ ھ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ
جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ
شَيْطَانٌ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینے مین جن ہین کہ مسلمان ہوئے ہین پھر جب تم دیکھو اون سے کوئی چیز
یعنی کوئی سانپ اگر بن جاوے تو اوسکو تین دن اطلاع کرو پھر بھی اگر ظاہر ہو اسکے بعد تو اوسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہی یعنی وہ کافر
جن ہی ف مدینے مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازے پر کھڑی ہی سبب پوچھا اوسنے کہا
گھر مین سانپ نکلا ہی اوس صحابی نے اوسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرت نے یہ قصہ سنا تو حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون
آیا ہی کہ جب سانپ کو اپنے گھر مین دیکھو تو تین بار یون کہو کہ ہم بوسیلہ قول قرار نوح اور سلیمان بن داؤد کے تم سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو رنج نہ دو پھر اسکے
بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو

٣٢٧ ق عَائِشَةُ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ
اُمِّ مَكْتُوْمٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہی سو تم کھایا پیا کرو جب تک
عبد اللہ ابن ام مکتوم اذان دیوے ف بلال کچھ رات رہے سے اذان دیتے تھے تا کہ لوگ تہجد کی نماز کو اوٹھ کر پڑھین اور جو جاگ کیے ہین
وے سو رہین اور عبد اللہ صبح کو اذان کہتے تھے وے اندھے تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی وے اذان نہ کہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار سحری
کھایا کرین بلال کی اذان کا خیال نکرین

٣٢٨ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ
وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے کہ اونمین جہالت اوترے گی یعنی پھیلے گی اور علم اوٹھیگا اور قتل بہت ہوگا ف یعنی دنیا
کی حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگون کو علم دین سیکھنے کی پرواہ نرہیگی رات دن سوا طلب دنیا کے اور کچھ مطلب اونکا نہوگا بلکہ قیامت
یہ ہی کہ اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو درحقیقت وہ علم نہین ہی وہ جہالت ہی اس واسطے کہ علم وہی ہی جس سے دنیا سرد ہو

خدمت مین حاضر ہونا مجکو برا معلوم ہوا تب حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایماندار ناپاک نہین ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد مین جانا البتہ بے غسل درست نہین لیکن ملاقات درست ہی ٣٠٥ م جابرٍ اِنَّ المَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُوْرَةِ شَيْطَانٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہی ف پوری حدیث یون ہی کہ عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہی اور شیطان کی صورت مین پھرتی ہی تو جو کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرلے تاکہ دل سے اوسکا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اس واسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہی ویسے عورت بھی ف

٣٠٦ ق ابو مسعود عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الاَنْصَارِيِّ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَّهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً بخاری اور مسلم مین ابو مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہی ثواب کی نیت سے تو وہ مال صدقے کے برابر ہی ثواب مین ف یعنی اپنے گھر کے خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجپر یہ فرض کیا ہی اوسی کے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو اوسمین بھی خیرات کے برابر ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب

٣٠٧ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کے نزدیک نور کے منبرون پر ہونگے رحمن کے داہنی طرف اور خدا کے دونون ہاتھ داہنے ہین یعنی خدا کے کرم مین نقصان نہین منصف وے لوگ ہین جو انصاف کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون مین اور جسپر حاکم ہوئے ہین ف یعنی منصف وے ہین جو اپنے لڑکون کی رو رعایت نہین کرتے اپنے بیگانے مین برابر انصاف کرتے ہین

فضیلت حاکمان عادل

٣٠٨ خ عَائِشَةُ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهٗ فَتُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اُترتے ہین بدلی مین آپس مین بات چیت کرتے ہین اوس کام کی جسکا آسمان مین خدا کی طرف سے حکم ہوا ہی سو شیطان وہان جا کر چپکے سُن آتے ہین پھر اوسکو کاہنون یعنی جو غیب کی بات بتلاتے ہین اونکے دل مین ڈال دیتے ہین سو اپنے دل سے سو جھوٹھی باتین جوڑ کے اوسکے ساتھ کہتے ہین ف عرب مین ایک قوم تھی جن اور شیطانون سے راہ رکھتے تھے کچھہ اون سے حال دریافت کرکے لوگون سے کہتے تھے لوگ اون سے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے حضرت سے اونکا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اونکی کچھہ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ اونکی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

٣٠٩ خ جابرٌ اِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موت ڈرنے کی چیز ہی سو جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھہ کھڑے ہو ف اول جنازہ دیکھہ کر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھہ اوٹھنا سنت نہین

٣١٠ م انسٌ اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہی تو جوتون کی چپ چپ سنتا ہی جسوقت لوگ اوسکو دفن کرکے پھرتے ہین

٣١١ خ ابن عمرَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مُردے پر عذاب ہوتا ہی زندے کے رونے سے ف یہ اوس صورت مین ہی کہ مردہ اپنے رونے پیٹنے کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ اسکا بیان گذرا

٣١٢ خ ابن عباسٍ اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب

کون مال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا اونٹ یا گا اسحق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑگئی کہ اوسنے اونٹ مانگا یا گا
لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے انمین سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گاے سو اوسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے واسطے اسمین برکت
دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجکو بہت پسند آتی ہی اوسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب سے لوگ
مجسے گھناتے ہین پھر اوسنے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکی بیماری دور ہوگئی اور اوسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجکو بہت بھاتا ہی
اوسنے کہا کہ گاے سو اوسکو گابھن گا ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجکو کون چیز
بہت پسند ہی اوسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ مین روشنی دے تو مین اوسکے سبب لوگون کو دیکھون حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکو
خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا بھیڑ بکری تو اوسکو گابھن بکری ملی سو اونٹنی اور گا بھی بیائی اور بکری
بھی جنی پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گا بیل ہوگئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریان ہوگئین حضرت نے فرمایا بعد
مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اوسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب سبب کٹ گئے سو آج منزل تک
پہونچنا مجکو ممکن نہین بدون خدا کی مدد پھر بدون تیرے کرم کے مین تجسے مانگتا ہون اوسکے نام پر جسنے تجکو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال
اونٹ دیے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اوسنے کہا لوگون کے حق مجپر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا گھر بار کے خرچ سے
مال زیادہ نہین جو تجکو دون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجکو کچھ پہچانتا سا ہون بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نتھا کہ تجسے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے
اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اوسنے جواب دیا کہ مینے یہ مال پایا ہی اپنے باپ دادے سے جو پشت بہ پشت کے نامی سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹھا ہو تو
خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل مین پھر اوس سے کہا جیسا سفید داغ والے
سے کہا اوسنے بھی جواب دیا جیسا اوسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹھا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے
فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اوسی صورت اور شکل مین پھر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب وسیلے
اور تدبیرین کٹ گئین سو مجکو آج پہونچنا بغیر مدد الٰہی اور اوسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہی سو مین تجسے اوس خدا کے نام پر جسنے تجکو
آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اوسنے کہا کہ مقرر مین اندھا تھا سو خدا نے مجکو آنکھ دی سو لیجا ان بکریون سے
جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیویگا مین تجکو مشکل مین نڈالونگا یعنی تیرا ہاتھ نپکڑونگا
اور دوسری روایت مین یون ہی کہ نہ لینے مین اگر کچھ تو چھوڑیگا تو مین تیری تعریف کرونگا یعنی مین نہ لینے سے کچھ خوش نہونگا
اور تیری نہ لینے ہی کی تعریف بھی نکرونگا سو فرشتے نے کہا لے اپنا مال رکھ تم تینو آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجسے تو البتہ خدا راضی ہوا
اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث مین بندے شکر گزار اور ناحق شناس کا بیان ہی بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث
سارے عالم کے حال مین ہی یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نتھے جان مال صحت علم حکومت محض اوسکے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار
ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم بوجھ کر شکر گزار ہی اور جو احمق ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر
اور خاندانی ریاست پر مغرور ہی تو خدا سے دور ہی

۱۳۳ **ه** مَيْمُونَةُ اِنَّ جِبْرَئِيلَ كَانَ وَعَدَنِي اَنْ يَّلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ مسلم مین حضرت میمونہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجسے ملاقات کا آج کی
رات وعدہ کیا تھا سو مجسے ملاقات نہین کی جیسا جانو کہ قسم خدا کی کہ اوسنے مجسے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا **ف** حضرت میمونہ رضی سے

لها حين ارادت ان تعتد وقد طلقها زوجها ابو عمرو بن حفص البتة بخاری اور مسلم مین فاطمہ
قیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس بہت مہاجرین آتے جاتے ہین سو تو جا عبد اللہ بن ام مکتوم اندھے کے گھر مین سو تو اپنی
اوڑھنی جب اوتار رکھے گی وہ تجکو نہ دیکھے گا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اوسنے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اوسکے خاوند ابو عمرو
بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی **ف** فاطمہ بنت قیس کو اونکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے
گھر مین عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکے گھر مین لوگ آتے جاتے ہین وہان نہین عبد اللہ اندھا ہی اوسکے گھر مین جا یعنی اوسکو کچھ
٣٢٠ سوجھتا نہین تو آرام سے وہان رہیگی **ق** ابو سعيد ان امة من بني اسرائيل مسخت فلا ادري اي الدواب
مسخت بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی
ہی سو مین نہین جانتا کہ وے کون جانور کی صورت پر ہو گئے **ف** بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہی کہ ایک گنوار حضرت کے
پاس آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین ایسے جنگل مین رہتا ہون کہ وہان کے لوگون کی خوراک سوسمار ہی سوسمار وہ جانور ہی جسکو ہندی
مین گوہ کہتے ہین حضرت نے اسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اوسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار مین حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر
خدا نے لعنت کی اور اونکی صورت بدل ڈالی مجکو نہین معلوم کہ وے گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہو گئے سو مین نہ اوسکو کھاتا اور
٣٢١ منع بھی نہین کرتا امام اعظم رح کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہین اسی دلیل سے امام شافعی رح کے مذہب مین درست ہی **ق** عائشة ان
اولئك اذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور
اولئك شرار الخلق عند الله يوم القيمة يعني كنيسة بالحبشة كان يقال لها مارية بخاری اور مسلم
مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وے لوگ جب اونمین کوئی نیک بخت آدمی مرتا تھا تو اوسکی قبر پر مسجد بناتے تھے
اور اوس مسجد مین یہ تصویرین بناتے تھے وے خدا کے نزدیک قیامت مین بدترین خلق ہین یہ ملک حبش کے نصاری کو فرمایا اون لوگون نے
وہان ماریہ نام عبادت خانہ بنایا تھا **ف** حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے
عبادت خانے کی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بناوے تب حضرت نے تکیے سے سر اوٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی وے برا
٣٢٢ کرتے ہین تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا **ه** عبد الله بن عمرو ان اول الايات خروجا طلوع الشمس من
مغربها وخروج الدابة على الناس ضحى وايهما ما كانت قبل صاحبتها فالاخرى على اثرها
قريبا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہی
مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگون کے روبرو زمین کے جانور کا نکلنا اور ان دو سے جو پہلے ہو گی تو دوسری بھی اوسکے پیچھے جلد ظاہر ہو گی **ف**
٣٢٣ دس نشانیان قیامت کی آگے بیان ہو چکین **ه** ابو هريرة ان اول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر
والتي تليها على اضوء كوكب دري في السماء لكل امرئ منهم زوجتان اثنتان يرى مخ سوقهما
من وراء اللحم وما في الجنة اعزب مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین جاویگا وہ چودھوین
رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اوسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا اونمین سے ہر مرد کے واسطے دو دو جورو
ہین جنکی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آتا ہی اور بہشت مین کوئی بے جورو نہین **ف** یعنی اونکی پنڈلیان مثل بلور کے شفاف ہین

الباب الثانی

اوسکی نزرہ بنائے اور حج کرتے تھے جابر اِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ
هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعَةٌ
وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ کَانَ مُسْتَرْضَعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَیْلٌ
وَرِبَا الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ کُلُّهٗ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِکَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَکُمْ عَلَیْهِنَّ اَنْ
لَا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ اَحَدًا تَکْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَیْکُمْ رِزْقُهُنَّ
وَکِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَّا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ کِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ
عَنِّیْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّیْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ یَرْفَعُهَا
اِلَی السَّمَاءِ وَیَنْکُبُهَا اِلَی النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حج مین
عرفے کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے خون اور تمہارے مال تمپر حرام ہین جیسے ہی تمہارے دن کو حرمت ہی اس تمہارے مہینے مین
اس تمہاری بستی مین یعنی جیسے مکے مین اور ذی الحجہ کے مہینے مین عرفے کا دن حرام ہی اسمین زیادتی کسی طرح درست نہین ہی طرح اپنی
جانون اور مالون کو حرام جانو کسیکو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہین جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے
دونون قدمون کے نیچے دب گئی یعنی کفر کی باطل رسمین جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب مین طعنہ کرنا موقوف ہو گئین اور جو کفر کی حالت مین
خون ہوے دبا ڈالے گئے یعنی اب اوسکا دعوی کرنا درست نہین اور البتہ اپنی برادری کے خونون سے پہلا خون جسکو مین دبائے ڈالتا ہون ربیعہ
بن حارث کے بیٹے کا خون ہی جو دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم مین اور اوسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبا دیا گیا
اور اپنے خاندان کے بیاجون سے جو اول بیاج کو مین دباتا ہون سو چچا عباس بن عبد المطلب کا بیاج ہی سو وہ سب دبا ڈالا گیا یعنی بیاج کا
اب لینا دینا حرام ہو گیا صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے سو ڈرو اللہ سے عورتون کے مقدمے مین یعنی اونکو ناحق رنج نہ دو اسواسطے
کہ تمنے اونکو اپنے قابو مین کیا ہی خدا کی امان سے اور اونکی شرمگاہ کو تمنے حلال کیا ہی خدا کے حکم سے اور تمہارا حق اون پر یہہ ہی کہ جسکو تم
نہ چاہو اوسکو تمہارے گھر مین نہ آنے دیوین سو اگر وے ایسا کرین سو اونکو ایسی مار مارو جس سے ہلاک نہو جاوین اور عورتون کا تم پر
دستور کے موافق کھانا کپڑا دینے کا حق ہی اور مقرر مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑے جاتا ہون کہ اوسکے بعد تم کبھی گمراہ نہو گے اگر اوسکو خوب
پکڑے رہو گے اور اوسپر عمل کرو گے وہ چیز خدا کی کتاب ہی یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت مین مجھسے پوچھے جاؤ گے سو تم کیا کہتے ہو
لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپنے خدا کا پیغام ہمکو پہنچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی سو حضرت نے کلمے کی اونگلی آسمان
کی طرف اوٹھا کر اور لوگون کی طرف جھکا کر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو ف ہجرت کے
دسوین سال حضرت نے حج کیا عرب کے ہزارون آدمی جمع تھے اوس وقت حضرت نے خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا
اور کفر کی رسمون سے منع کیا اور پچھلے خونکے دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے انکو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے
حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلو گے تو گمراہ نہو گے پھر لوگون سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور
خدا کو اوسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت دو مہینے اور بیس دن صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر مین بیمار ہوے بارہوین ربیع الاول کی

۳۲۹

اور آخرت یاد پڑے ۵ جابر بن سمرۃ ان بین یدي الساعۃ کذابین فاحذروھم مسلم میں جابر بن سمرۃ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اون سے بچیو ف مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح اور طلیحہ اور مختار ہین جنھون نے جھوٹے پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے اونکو برباد کیا یا وے لوگ ہین جنھون نے وضعی حدیثین بنائین اور حضرت کی طرف نسبت کین اور علماے حدیث نے اونکو بین بین کر نکال ڈالا

۳۳۰

ق ابو ھریرۃ ان ثلثۃ في بني اسرآئیل ابرص واقرع واعمی فاراد اللہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص فقال اي شيء احب الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذھب عني الذي قد قذرني الناس قال فمسحہ فذھب عنہ قذرہ واُعطي لونا حسنا وجلدا حسنا قال فاي المال احب الیک قال الابل او قال البقر شک اسحق بن عبد اللہ احد رواۃ ھذا الحدیث الا ان الابرص او الاقرع قال احدھما الابل وقال الآخر البقر فاُعطي ناقۃ عشرآء فقال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاقرع فقال اي شيء احب الیک فقال شعر حسن ویذھب عني ھذا الذي قد قذرني الناس فمسحہ فذھب عنہ واُعطي شعرا حسنا قال فاي المال احب الیک قال البقر فاُعطي بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاعمی فقال اي شيء احب الیک قال ان یرد اللہ الي بصري فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فاي المال احب الیک قال الغنم فاُعطي شاۃ والدا فانتج ھذان وولد ھذا فکان لھذا واد من الابل ولھذا واد من البقر ولھذا واد من الغنم قال ثم انہ اتی الابرص في صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین قد انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي الیوم الا باللہ ثم بک اسئلک بالذي اعطاک اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ علیہ في سفري فقال الحقوق کثیرۃ فقال انہ کاني اعرفک الم تکن ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ھذا المال کابرا عن کابر فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع في صورتہ وھیئتہ فقال لہ مثل ما قال لھذا ورد علیہ مثل ما رد علی ھذا فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاعمی في صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي الیوم الا باللہ ثم بک اسئلک بالذي رد علیک بصرک شاۃ اتبلغ بھا في سفري فقال قد کنت اعمی فرد اللہ الي بصري فخذ ما شئت ودع ما شئت فو اللہ لا اجھدک الیوم شیئا اخذتہ للہ وفي روایۃ لا احمدک الیوم لشيء اخذتہ للہ فقال امسک مالک فانما ابتلیتم فقد رضي عنک وسخط علی صاحبیک بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اونکو آزماوے تو اونکے پاس فرشتہ بھیجا سو دہ سفید داغ والے پاس آیا پھر اوس نے کہا کہ تجکو کون چیز بہت پیاری ہی اوس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھسے یہ بیماری دور ہو جاوے جیسکے سبب لوگ مجھسے گھناتے ہین حضرت نے فرمایا کہ فرشتہ نے اوس پر ہاتھ ملا سو اوسکی گھن دور ہوئی اور اوسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا

صاحب کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا

لہ فلم اقدر وانی استودعتکھا فرمی بھا فی البحر حتی ولجت فیہ ثم انصرف وھو فی ذلک یلتمس مرکبا یخرج الی بلدہ فخرج الرجل الذی کان اسلفہ ینظر لعل مرکبا قد جاء بمالہ فاذا بالخشبة التی فیھا المال فاخذھا لاھلہ حطبا فلما نشرھا وجد المال والصحیفة ثم قدم الذی کان اسلفہ فاتی بالالف دینار ثم قال واللہ مازلت جاھدا فی طلب مرکب لاتیک بمالک فما وجدت مرکبا قبل الذی اتیت فیہ قال ھل کنت بعثت الی بشیء قال اخبرک انی لم اجد مرکبا قبل الذی جئت فیہ قال فان اللہ قد ادی عنک المال الذی بعثت والخشبة فانصرف بالالف دینار راشدا

بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین سو اوسنے کہا گواہون کو لا کہ اونکو قرض کا گواہ کرون تو اوسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہی قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی کو لاؤ سنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی اوسنے کہا تو نے سچ کہا پھر اوسکو ہزار اشرفیان کچھہ مدت ٹھہرا کر دین سو وہ سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر مین گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اوسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس آوے سو اوسنے کوئی جہاز نپایا تو ایک لکڑی کو لیکر کریدا پھر اوسمین ہزار اشرفیون کو بھرا اور ایک اپنا خط قرض دینے والے کے نام کا اوسمین ڈالا پھر اوسکے مُہرے کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہی کہ مینے فلانے سے ہزار اشرفیان قرض لین تھین سو اوسنے مجھسے ضامن مانگا تھا مینے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی وہ تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تھا پھر اوسنے گواہ مانگا مینے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہی سو وہ تیری گواہی سے راضی ہو گیا تھا اور مینے بہت دوڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤن تا اوسکا قرض بھیجون سو مینے نپایا اب تجکو مین اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہون پھر اوسکو سمندر مین اوسنے ڈالدیا یہانتک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہان سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی جہاز کی تلاش مین رہتا تھا تا اوسکے شہر کو جاوے سو دیکھنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز اوسکا قرض مال لایا ہو سو اوسنے یکایک اوس لکڑی کو دیکھا جسمین مال تھا سو اوسکو اپنے گھروالون کے جلانے کے واسطے لیا پھر جب اوسکو چیرا مال اور خط کو پایا پھر بعد مدت کے جسپر قرض تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین دوڑا دھوپا کیا کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاؤن سو اس وقت کے آنے سے پہلے مینے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا کہ کیا تو نے میرے پاس کچھہ بھیجا تھا اوسنے کہا مین تجکو خبر دیتا ہون کہ مینے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتھہ بھیجا تھا سو پونہچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر خیریت سے پھر جا **ف** اس حدیث مین راست معاملگی اور امانتداری کی خوبی کا بیان ہی معلوم ہوا کہ جسنے سچا بھروسا خدا پر کیا اوسکو ٹوٹا نہین پڑتا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرض مین وعدہ مقرر کرنا درست ہی لیکن امام اعظم اور شافعی کا یہ مذہب ہی کہ قرض کی مدت لازم نہین مالک اگر چاہی تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالک کے نزدیک مدت کے قبل تقاضا درست نہین **ق** عائشة ان روح القدس لا یزال یؤیدک ما نافحت عن اللہ ورسولہ **قالہ** لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہی جبسے کہ تو نے خدا اور اوسکے رسول کی طرف سے جوابدہی کی ہی یہ حضرت نے حسان بن ثابت رض سے فرمایا **ف** کافرون نے حضرت کی ایکبار ہجو کی تھی حضرت نے حسان صحابی سے جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم اونکو جواب دو حسان نے چند بیتون مین اونکی

فصل قرض دادن بعض مسلم را و جواز اجل در قرض

۳۴۴

روایت ہی کہ حضرت ایک روز غمگین اور ملول اوٹھے مینے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سووہ
دن اوسی طرح گذرا پھر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہی پھر حضرت نے اوسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہان پانی چھڑکا
جورات ہوئی جبرئیل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اونکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ ہمکو حکم نہین اوس گھر مین جانے کا جہان تصویر
اور کتا ہووے پھر حضرت نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا ھ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ حَمْزَةَ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے [۳۳۲]
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہی ف امیر حمزہ رض حضرت کے چچا تھے لوگون نے حضرت سے کہا کہ آپ حمزہ کی
بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہین ھ حُذَيْفَةُ [۳۳۳]
بْنُ الْيَمَانِ اِنَّ حَوْضِيْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُوْدُ
الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ مسلم مین حذیفہ بن یمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کافرون سے
بہت دور ہوگا جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہی قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مین مقرر کافر لوگون کو اوس حوض سے
ہانکونگا جیسے مرد اپنے حوض سے بیگانے اونٹ کو ہانکتا ہی ف ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہی اور عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہی
یعنی جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہی ویسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے اوسکا پانی اونکے نصیب مین نہین یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لمبا
چوڑا ہی جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اوس سے بے نصیب ہین ھ عَائِشَةُ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ [۳۳۴]
يَدِكِ قَالَهٗ لَهَا مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھ مین نہین لگا ہی یہ حضرت نے
عایشہ رض سے فرمایا ف ایکبار حضرت نے حضرت عایشہ رض سے فرمایا کہ مجکو چٹائی کی جانماز لادے مسجد سے حضرت عایشہ رض نے کہا کہ مجکو
حیض کی حالت ہی یعنی اس حالت مین مسجد کے اندر کیونکر جاؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکھ ہاتھ بڑھا کر جانماز
اوٹھا لے خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً فَخُذُوْا [۳۳۵]
ذَاتَ الْيَمِيْنِ قَالَهٗ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری مین مسور رض اور مروان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ
ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لیے غمیم مین آگا رو بڑا ہی سو تم کترا چلو داہنی طرف کی راہ لو ف غمیم اور حدیبیہ دو مقام
ہین مکے کے پاس حضرت نے فتح مکے سے پہلے عمرے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے مکے مین اچانک داخل ہووین سو راہ مین حضرت کو
خالد کا حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی پھر اوس سال کافرون نے حضرت کو مکے جانے سے روکا صلح کرکے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے
معلوم ہوگا خالد بن ولید اوس وقت تک ایمان نہ لائے تھے ہر چند مروان ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری مین اوسکی
روایت ضمناً آئی ہی یعنی مسور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہی کچھ مقام تہمت نہین
خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ دَاوٗدَ النَّبِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ كَانَ لَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین [۳۳۶]
ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داؤد پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نہین کہاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کام سے ف روایت ہی
کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم
ہوتی اوسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڈھی عورت سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی اوسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی آدمی تو خوب ہی
اگر اپنے ہاتھ کی محنت سے کھایا کرے پھر اوس وقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے اونکے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھ سے

عدو اللہ ابلیس جاء بشہاب من نار لیجعلہ فی وجہی فقلت اعوذ باللہ منک ثلث مرات
ثم قلت العنک بلعنۃ اللہ التامۃ فلم یستأخر ثلث مرات ثم اردت اخذہ واللہ لولا
دعوۃ اخینا سلیمان لاصبح موثقا یلعب بہ ولدان اہل المدینۃ مسلم مین ابو درداء رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے موںہہ مین لگا دے سو مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون
تجھسے پھر مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پوری لعنت تجھپر بھیجتا ہون پھر بھی نہ ہٹا پھر مینے اوسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے سلیمان
بھائی دعا نکر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اوس سے کھیلتے **ف** حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب اگلی حدیث

۳۵۱ مین آتا ہی **ق** ابو ہریرۃ ان عفریتا من الجن تفلت علی البارحۃ لیقطع علی صلوتی فامکننی
اللہ منہ فاخذتہ فاردت ان اربطہ علی ساریۃ من سواری المسجد حتی تنظروا الیہ کلکم
فذکرت دعوۃ اخی سلیمان رب اغفرلی وہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فرددتہ
خاسئا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنون مین سے ایک راکس رات کو میرے آگے گھس پڑا میری نماز
توڑ دینے کو سو خدا نے اوسکو میرے قابو مین کر دیا پھر مینے اوسکو پکڑ لیا سو مینے چاہا کہ مسجد کے کھنبون سے کسی کھنبے مین باندھدون
تاکہ تم سب لوگ اوسکو دیکھو پھر مجھکو یاد پڑ گئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ ای میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجھکو ایسی
بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسیکو ویسی نملے حضرت نے فرمایا پھر مینے اوسکو دھکیل دیا دُتکار کے **ف** جن اور دیو حضرت سلیمان کے قابو
مین تھے اور اونھون نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نملے اسواسطے حضرت نے اوس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے صاف
معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اس مردود کی اتنی جرأت ہی کہ حضرت کے ساتھہ
۳۵۲ بے ادبی کو تیار ہوا تھا اللہ بچاوے تو اوس سے بچے آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہی **خ** عایشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی
بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونون آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا **ف** حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہی کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھکے سو گئے جب بلال رضہ نے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے نماز پڑھی اور وضو نکیا تب مینے
عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیون نکیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہم سونے مین بھی اپنے بدن کے حال سے غافل نہین ہوتے اسواسطے ہمارا
۳۵۳ سونا وضو توڑتا ہی مگر حضرت اسمین خاص ہین **ق** المسور بن مخرمۃ ان فاطمۃ منی وانی اتخوف ان تفتن
فی دینہا وانی لست احرم حلالا ولا احل حراما ولکن واللہ لا تجتمع بنت رسول اللہ وبنت عدو
اللہ مکانا واحدا ابدا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہی اور البتہ مجکو خوف
آتا ہی کہ کہین اوسکے دین مین فتنہ نہ ڈالا جاوے اور مقرر مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کر دون اور حرام کو حلال بتلاؤن لیکن خدا کی
قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہونگی **ف** ابوجہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علی مرتضی
رضہ نے اوسکے ساتھہ نکاح کا ارادہ کیا تھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند دوسرا نکاح حلال ہی لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہ سوت کے رنج سے
کہین حضرت علی رضہ کی اطاعت مین توقف نکرین تو دین مین خلل پڑ جاوے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض ہی اسواسطے حضرت نے منع کیا
۳۵۴ عمرو بن العاص ان فصل ما بین صیامنا وصیام اہل الکتاب اکلۃ السحر مسلم مین عمرو بن عاص رضہ سے

۳۳۸ انتقال کیا اللهم صل وسلم علیه خ خولة بنت ثامر ان رجالا يتخوضون في مال الله بغير حق فلهم النار يوم القيامة بخاری مین خولہ بنت ثامر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ گھسے پڑتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنی ناحق لوٹ کہاتے ہین اونکے لیے قیامت مین آگ ہی **ف** یعنی بیت المال سے سوا مستحقون کے اوسکو لینا درست نہین خ

۳۳۹ ابو هريرة ان رجلا راى كلبا ياكل الثرى من العطش فاخذ الرجل خفه فجعل يغرف له به حتى ارواه فشكر الله له فادخله الجنة بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ کھاتا تھا سو اوس مرد نے اپنا موزہ لیکر اوسمین پانی بھر کر اوسکو پلایا یہان تک کہ اوسکو چھکا دیا سو خدا نے اوسکی محنت ٹھکانے لگائی پھر اوسکو بہشت مین داخل کیا

۳۴۰ ھ ابو هريرة ان رجلا زار اخا له في قرية اخرى فارصد الله على مدرجته ملكا فلما اتى عليه قال اين تريد قال اريد اخا لي في هذه القرية قال هل لك عليه من نعمة تربها قال لا غير اني احببته في الله قال فاني رسول الله اليك بان الله قد احبك كما احببته فيه مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اوسنے اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اوسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب اوسکے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر جایا چاہتا ہی اوسنے کہا اس بستی مین اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچھ تیرا اوسپر احسان ہی جسکو بڑھایا چاہتا ہی اوسنے کہا نہین صرف مین اوس سے خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہی کہ خدا نے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اوسکو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاؤ کسی دیندار سے لله محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہی خ

۳۴۱ ابو هريرة ان رجلا من اهل الجنة استاذن ربه في الزرع فقال له اولست فيما شئت قال بلى ولكني احب ان ازرع فاسرع وبذر فبادر الطرف نباته واستواؤه واستحصاده وتكويره امثال الجبال فيقول الله دونك يا ابن ادم فانه لا يشبعك شيء بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہی اوسنے کہا کہ کیون نہین جو کچھ موجود ہی لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہی پھر اوسنے جلدی کی اور بیج بویا سو اوسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر ڈھیر لگ جانے نے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک نہ جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہو گئے پھر خدا فرماویگا اسکو لے اے آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہ بھر سکے گی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا خ

۳۴۲ ابو هريرة ان رجلا من بني اسرائيل سال بعض بني اسرائيل ان يسلفه الف دينار فقال ائتني بالشهداء اشهدهم فقال كفى بالله شهيدا قال فاتني بالكفيل قال كفى بالله كفيلا قال صدقت فدفعها اليه الى اجل مسمى فخرج في البحر فقضى حاجته ثم التمس مركبا يركبه يقدم عليه للاجل الذي اجله فلم يجد مركبا فاخذ خشبة فنقرها فادخل فيها الف دينار وصحيفة منه الى صاحبه ثم زجج موضعها ثم اتى بها الى البحر فقال اللهم انك تعلم اني تسلفت من فلان الف دينار فسالني كفيلا فقلت كفى بالله كفيلا فرضي بك وسالني شهيدا فقلت كفى بالله شهيدا فرضي بك واني جهدت ان اجد مركبا ابعث اليه الذي

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین سو درجے ہین کہ خدا نے اپنی راہ مین لڑنے والون کے واسطے تیار کر رکھین ہین ہر دو درجون مین اتنا
فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اس واسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی بہشت ہی
اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی نہرین پھوٹ نکلتی ہین **ف** فردوس اوس باغ کو کہتے ہین جسمین ہر رنگ کے
پھول اور طرح طرح کے میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی عمدہ شراب کی یہ حدیث

۳۶۰ اول باب کے اول حدیث کا ٹکڑا ہی **ق** ابن مسعود ان في الصلوة لشغلا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک دھن ہی یعنی نماز مین سوا نماز کے اور کسیطرف توجہ نچاہیے **ف** عبد اللہ بن
مسعود رض سے روایت ہی کہ ہم پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت
نماز مین تھے ہمنے سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہوگیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام

۳۶۱ کرنا جواب دینا نے سب کھانسنا ادھر اودھر دیکھنا نماز مین درست نہین **هـ** عمار او حذيفة شك شعبة ان في امتي
اثنا عشر منافقا لا يدخلون الجنة ولا يجدون ريحها حتى يلج الجمل في سم الخياط ثمانية منهم
تكفيكهم الدبيلة سراج من النار يظهر في اكتافهم حتى ينجم من صدورهم مسلم مین عمار سے یا حذیفہ رض سے
روایت ہی شک ہی اسمین شعبہ کو جو راوی ہی اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میری امت مین بارہ منافق ہین یعنی دل کے کافر
زبان کے مسلمان وے بہشت مین نجاوینگے اور اوسکی بو بھی نہ سونگھنے پاوینگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین گھسے یعنی اونکو کبھی
بہشت نصیب نہوگی اونمین سے آٹھ کو بڑا پھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنی ایک آگ کا چراغ اونکے مونڈھونمین پیدا ہوگا اونکی چھاتیان

۳۶۲ توڑکے نکل آویگا یعنی اونمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھدیا چنانچہ ایسا ہی ہوا **هـ** اسماء بنت ابي بكر ان في
ثقيف مبيرا و كذابا مسلم مین اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم
خونریز ہوگا اور ایک بہت جھوٹھا **ف** ثقیف ایک قوم ہی جو مکے کے پاس طائف مین رہتی تھی اوس قوم سے حجاج بن یوسف
خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہی روایت ہی کہ اوسنے سوا لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹھا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت
امام حسین علیہ السلام کے کوفے مین محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول جھوٹھا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اسکے
پیغمبری کا دعوی کیا آخر کو خدا نے اوسکو فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہی جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اوس قوم سے

۳۶۳ دو آدمی پیدا ہوئے **ق** انس ان في حوضي من الاباريق بعدد نجوم السماء بخاری اور مسلم مین انس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین اتنے ٹونٹی دار آبخورے ہین جتنے آسمان مین تارے **ف** یہ حوض کوثر کی

۳۶۴ وسعت کا بیان ہی کہ حضرت کو قیامت مین ملیگا **هـ** عائشة ان في عجوة العالية شفاء او انها ترياق اول
البكرة مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر مدینہ اور اوسکے آس پاس کے عجوے مین شفا ہی
یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہی یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہی **ف** مدینے مین عجوہ ایک عمدہ قسم ہی کھجور کی

۳۶۵ بڑی ہوتی ہی سیاہی مارتی اوسکی یہ تاثیر ہی حضرت کی دعا سے **ق** ابو سعيد ان فيك لخصلتين يحبهما الله
الحلم والاناة قاله لاشج عبد القيس بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تجھ مین

خوب ہجو کی ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہی بشرطیکہ اوسکا مضمون شرع کے مخالف نہو

۳۴۴ ق ابو ذر ان شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوة بخاری اور مسلم مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش اور ابال سے ہی سو جب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو ف یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہی اور جوش غضب کا وقت ہی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہین ٹھنڈے وقت پڑھے یہی مذہب ہی امام اعظم کا

۳۴۵ ق عائشة ان شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة عبد اذهب اخرته بدنيا غيره بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون سے بدتر قیامت مین خدا کے نزدیک وہ بندہ ہی کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے ف جیسے جھوٹی گواہی دیکر کسیکو مال دلادیوے تو اوسکو دنیا ملی اسکی آخرت ناحق برباد ہوئی

۳۴۶ ق عائشة ان شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة من فرقه الناس اتقاء فحشه ويروى من تركه بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن وہ آدمی ہی جسکا لوگ ملنا چھوڑ دین اوسکی زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت مین من فرقه کی جگہہ من تركه آیا ہی مطلب دونون کا ایک ہی

۳۴۷ م عمار ان طول صلوة الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطيلوا الصلوة واقصروا الخطبة مسلم مین عمار رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مرد کا اور خطبے کو گھٹانا پتا ہی اوسکی دانائی اور عقلمندی کا سو تم نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کر کے پڑھا کرو ف خطبہ مسلمانون کی نصیحت کے واسطے ہی کہ عبادت پر مستعد ہون اور نماز خود عبادت ہی تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہی کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے کو بہت لنبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے مین اکثر ناواقف امام کرتے ہین وہ نادان ہی کہ لوگون کو تو خطبے مین اطاعت شرع اور عبادت کی نصیحت کرتا ہی اور آپ عمل نہین کرتا کہ نماز سی عمدہ عبادت مین جلدی کرجاتا ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لنبا چوڑا پڑھنا اور نماز مین جلدی کرنا نہایت مکروہ ہی اور صاف حماقت ہی

۳۴۸ ق ابن عمر ان عاشوراء يوم من ايام الله فمن شاء صامه بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ محرم کی دسوین تاریخ خدا کے دنون سے ایک وہ بھی دن ہی سو جو چاہے اوسکا روزہ رکھے ف یعنی اس دن کا روزہ فرض نہین سنت ہی

۳۴۹ م عثمان وعائشة ان عثمان رجل حيي وانى خشيت ان اذنت له على تلك الحال ان لا يبلغ الي في حاجته مسلم مین حضرت عثمان اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت مرد شرم والا ہی اور مین اس حالت مین ڈرا کہ اوسکو بلاؤن شاید وہ اپنے مطلب کو مجھہ تک نہ پہونچا سکے ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر مین دونون پنڈلیان کھولے لیٹے تھے اتنے مین صدیق اکبر رض دروازے پر آئے حضرت نے اونکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر عمر فاروق رض آئے اونکو بھی اوسی حال مین بلایا پھر حضرت عثمان رض آئے تو حضرت نے اوٹھکر اپنے کپڑے پہن کے اونکو بلایا جب وے سب باہر گئے تو مینے پوچھا یا حضرت صدیق اکبر آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروق آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان کے آتے ہی آپنے کپڑے پہنے اسکا کیا سبب ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عثمان حیا کے سبب اتنا بدن نہین کھولتا ہی مبادا میرا کھلا بدن دیکھکر اپنا مطلب حیا سے نہ کہہ سکے

۳۵۰ م ابو الدرداء ان الله

یقین کامل حاصل ہوا پچاس سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اوسکو روایت کیا ہی ہرچند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہی لیکن حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہی اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اوسکا دوزخ ہی اس واسطے علما حدیث نے حدیثون کے پرکھنے مین بڑی محنتین و جان فشانیان کین موضوع حدیثون کو جانچکر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھرے اور کھوٹے کو پہچان جاتا ہی ویسے علما حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہی کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے اوس حدیث کو سچا نجانے جبتک کہ اوسکو حدیث کی مشہور کتابون مین نہ دیکھے یا علما حدیث سے اوسکی صحت نسنے **ق** عائشۃ ان لصاحب الحق مقالا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والے کو کہنا پہونچتا ہی **ف** حضرت پر کسیکا قرض تھا وہ آ کر تقاضا کیا اصحاب نے اوسکے مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا حق دار ہی کہنا چاہئے اوسکی بات کا برا ماننا نچاہیے خ ابن عمر ان لک اجر رجل ممن شہد بدرا و سہمہ **قالہ** لعثمان بن عفان بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے عثمان بن عفان رض سے فرمایا کہ مقرر تجکو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ہی غنیمت کے مال کا اون لوگون سے جو جنگ بدر مین تھے **ف** حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان کی بی بی حضرت کی بیٹی بیمار تھین تب حضرت نے حضرت عثمان رض سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو اونکی بیمارداری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہین اونمین سے ایک مرد کے برابر تمکو ثواب آخرت مین اور حصہ مال کا دنیا مین ملیگا **ق** انس ان لکل امۃ امینا وان امیننا ایتہا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہی اور ہمارا معتمد امانت دار ای امت میری ابو عبیدہ ہی جراح کا بیٹا **ف** ابو عبیدہ بہشتی ہیں حضرت کے دس یارون مین ہین اونکو اس امت کا امانت دار فرمایا ہرچند سب اصحاب امانت دار تھے لیکن جسمین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اوسی صفت سے اوسکی تعریف کرتے تھے جیسے صدیق کو رحم دل اور فاروق کو خدا کی راہ مین کڑا اور حضرت عثمان کو حیا مند اور علی مرتضی کو قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا **ق** جابر ان لکل نبی حواریا وحواری الزبیر بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہی اور میرا خالص مددگار اور فدائی جان نثار زبیر ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ جب مدینے مین جنگ خندق ہوئی اور کافرون کے گروہ چھوٹ چھنک گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے زبیر نے کہا یا حضرت مین جاتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اونکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی بڑے بہادر سپاہی حضرت پر فدا ہوتے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا **ق** انس ان لکل نبی دعوۃ دعاہا وانی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہی اور مینے اپنی دعا چھپا رکھی ہی اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن **ف** اس حدیث مین بشارت ہی امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا اور معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اس نبی رحیم اور کریم کے **م** ابی بن کعب ان لک ما احتسبت **قالہ** لرجل کان یمشی الی المسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا یرکب ویرجو فی اثرہ الاجر مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو ملیگا جسکا تو ثواب چاہتا ہی یہ حضرت نے اوس مرد کو فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد مین آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم مین ثواب کی امید

(حاشیہ:) ف یعنی جبان قرض مالی ثروت کی حیثیت ... مزید کی وضع الذي کا ...

۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب والون کے روزون مین سحری کے لقمے کا فرق ہی **ف** کتاب والے یعنی یہود
اور نصاری کے نزدیک روزے مین سحر کا کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہی بلکہ سنت ہی

٣٥٥ **م** عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُھَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے **ف**
حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وہ ہین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑ کر اللہ کے واسطے مدینے مین
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وہ ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل ہین اور مہاجرین مین محتاج افضل ہین
مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائین اسواسطے وے چالیس برس بہشت مین
مالدارون سے آگے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہی کہ پانسو برس آگے بہشت مین جاوینگے اوسکا مطلب یہ کہ مہاجرین کے سوا اور مالدار مسلمانون
سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچھ خلاف نرہا

٣٥٦ **ق** سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْہُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ یُقَالُ اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ
فَیَقُوْمُوْنَ لَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْہُ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین سہل
بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہی جسکو ریان کہتے ہین یعنی چھکا دینے والا پیاس بجھانے
والا اوسمین روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اوس سے نجاویگا اونکے سوا کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو وے اوٹھ کھڑے ہونگے
نجاویگا کوئی اوس سے اونکے سوا جب وے جاچکینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اوس سے نجاویگا

٣٥٧ **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِیْعَ مِائَۃَ عَامٍ مَّا یَقْطَعُھَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہی کہ اچھے گھوڑے پلے ہوئے[یعنی پالے ہوئے ١٢] تیز قدم کا سوار سو برس چلے اوسکو تمام نکرسکے **ف**
مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہی ہی جسکے بیر مٹکے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہین اور بعضے اوسکو طوبی کہتے ہین

٣٥٨ **م** اَنَسٌ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا یَاْتُوْنَھَا کُلَّ جُمُعَۃٍ فَتَھُبُّ رِیْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ وَثِیَابِھِمْ فَیَزْدَادُوْنَ
حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَھْلِیْھِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُ لَھُمْ اَھْلُوْھُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ
ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا مسلم مین
انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہی جسمین بہشتی لوگ ہر جمعے کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اوتر کی ہوا
چلے گی سو وہان کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہی اونکے چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو اونکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا
پھر پلٹ آوینگے اپنے گھر والون کی طرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اون سے اونکے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمھارا
حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہی پھر وے جواب دینگے کہ خدا کی قسم تمھارا بھی حسن و جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہشتیون کا حسن ہمیشہ بڑھا کریگا

٣٥٩ **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ اَعَدَّھَا اللّٰہُ لِلْمُجَاھِدِیْنَ
فِیْ سَبِیْلِہٖ کُلُّ دَرَجَتَیْنِ مَا بَیْنَھُمَا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَسْئَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ
فَاِنَّہٗ اَوْسَطُ الْجَنَّۃِ وَاَعْلَی الْجَنَّۃِ وَفَوْقَہٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْہُ تَفَجَّرُ اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے

کی حاجت نہین الجلیل بڑی شان والا الکریم صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہین الرقیب ہر شی کا
نگہبان المجیب حاجت و سوال دعا کا قبول کرنے والا الواسع کشادہ رحمت کشادہ عطا الحکیم حاکم باحکمت
استوارکار الودود نیکون کا محبوب اہل معرفت کا محب المجید بزرگ ذات نیکوکار الباعث قیامت مین
قبرون سے مردون کا اوٹھانے والا الشہید ہر چیز اوسکے سامنے حاضر الحق سچ صحیح جسکی ذات اور صفات مین
کچھ بھی دھوکا نہین الوکیل سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن القوی زبردست المتین استوارکار
جسکو تھکاوٹ اور ماندگی نہین الولی مددگار عالم کا کارساز الحمید ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود المحصی
ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اوسکے علم سے باہر نہین المبدی بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا المعید نیا مین
زندون کا مارنے والا آخرت مین مُردون کو زندگی بخشنے والا المحیی جلانے والا الممیت مارنے والا الحی بذات خود زندہ
القیوم بذات خود قائم جہان کا تھامنے والا الواجد غنی جسکو کچھ احتیاج نہین الماجد بزرگی والا
الواحد اکیلا جسکا کوئی دوسرا نہین الصمد سردار دائمی جو کھاوے نہ پیوے سب اوسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز
القادر صاحب قدرت المقتدر بڑا اقتدار والا المقدم تقدیم بخشنے والا المؤخر پیچھے ڈالنے والا
الاول پہلا کوئی اوسکے قبل نہین الآخر پچھلا جسکے بعد کچھ نہین الظاہر قدرت کی راہ سے کھلا جسمین کچھ
شک نہین الباطن خلق کی نظر اور وہم سے چھپا الوالی مالک صاحب حکومت المتعالی بلند شان جسکا وصف نہو سکے
البر اپنے بندون پر مہربان نیکوکار التواب توبہ قبول کرنے والا المنتقم بدکارون کا سزا دینے والا العفو
گناہون کا مٹانے والا گنہگارون کا بخشنے والا الرؤف نہایت مہربانی والا مالک الملک سب جہان کا مالک
جو چاہے سو کرے ذوالجلال والاکرام جلال والا صاحب تعظیم و تکریم المقسط عادل با انصاف الجامع
قیامت مین خلائق کا جمع کرنے والا الغنی سب سے بے نیاز المغنی جسکو چاہے بے پروا بناوے المانع روکنے والا
الضار ضرر پہونچانے والا النافع نفع رسان النور بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور سے ایمان
کا ظہور ہے الہادی نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہونچانے والا البدیع خود بے نظیر اور نئی اوپج نکالنے والا بے نمونہ اختراع
کرنے والا الباقی موجود دائمی ہمیشہ قائم الوارث فنا عالم کے بعد قائم رہنے والا الرشید راہ نما
الصبور بڑا سہارنے والا جو بدکارون کو جلد نہین پکڑتا ق اسامة بن زید ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل ٣٧٧
شیء عندہ باجل مسمی بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا جو اوسنے لیا اور
اوسی کا ہے جو اوسنے دیا اور ہر چیز کی اوسکے نزدیک مدت مقرر ہے ف اسامہ رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے حضرت کی کسی
بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہے آپ تشریف لائیے حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت تھا خدا نے لیا تو صبر کیا چاہیے
بگانی چیز پر کچھ دعوی نہین اور اس لڑکے پر کیا موقوف ہے ہر چیز کی ایک مدت ہے آخر اوسکو فنا ہے م سلمان ان للہ مائة ٣٧٨
رحمة فمنہا رحمة یتراحم بہا الخلق بینہم وتسع وتسعون لیوم القیمة مسلم مین سلمان رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپسمین الفت اور محبت کرتی ہے اور

دو خوبیان ہین جنکو خدا دوست رکھتا ہی ایک تو غصے کا بچاو دوسرے گرداو یہ حضرت نے اوس آدمی سے کہا جسکا قوم عبد القیس مین اشج لقب تھا **ف** عبد القیس ایک قوم کا نام ہی وہ قوم حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اوسکے سب آدمی اپنی سواریان چھوڑ جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلدبازی نکی اپنے اونٹ کو پہلے باندہا پھر کپڑے پہنکے حضرت پاس خاطر جمعی سے حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکی تعریف کی ذری خلاف مرضی بات مین غصے سے لال ہو جانا اور ہر کام مین ونجیدگی نہ رکھنا اور جلدبازی کرنا جانور ونکی خو ہی اس واسطے خدا کو غصے کا بچاو اور گرداو پسند ہی

۳۶۶ **ق** اَنَسٌ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيْبَةٍ وَّاِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ اُجِيْزَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاریوں سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی ہی تازہ کفر کو چھوڑا ہی سو مینے چاہا کہ انکو انعام دون اور اونسے الگاوٹ کرون تم کیا اس بات سے راضی نہین کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھرین اور تم اپنے گھرون کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلین اور انصاری اصحاب اور راہ چلین تو مین انصاریون ہی کی راہ چلون **ف** مصابیح مین انس رض سے روایت ہی کہ جب فتح مکہ کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھہ آیا حضرت نے قریش یعنی مکہ کے رہنے والون کو سو سو اونٹ دئے تب بعضے نوجوان انصاریون نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ دیتے ہین ہمکو چھوڑتے ہین حالانکہ اونکے خون ہماری تلوارون سے ٹپک رہے ہین یعنی ہماری تلوارون کے زور سے وے مسلمان ہوئے ہین جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب صرف انصاریون کو حضرت نے ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریون کے رئیسون اور عقلمندون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگون نے یہ ہرگز نہین کہا لیکن ہمارے نوجوانون نے البتہ کہا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش نو مسلم ہین اونکو تازہ مصیبت پڑی ہی بھائی بند اونکے لڑائیون مین مارے گئے ہین اسلام کی خوبی اونکے دل مین اچھی نہین جمی اگاوٹ کے واسطے دنیا کا مال دینا اونکو مناسب تھا اور تم ایمان دار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب نہین قریش نے دنیا پائی تمنے مجکو پایا تمہاری قسمت اوسکی جسکے حصے مین حضرت آوین اس حدیث سے انصاریون کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

۳۶۷ **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ يُّصَرِّفُهٗ حَيْثُ يَشَاءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیون کے سب دل خدا کی مہربانی کے دو انگلیون مین ہین جیسے ایک دل اوسکو پھیرتا ہی جدھر چاہتا ہی **ف** انس رض سے روایت ہی کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ ای دلون کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھہ سو مینے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہین اسلام کے دین کو ہم سچ جانتے ہین کچھہ ہمارے بچنے کا بھی آپکو ڈر ہی جو آپ یہ دعا مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر ہونا نچاہیے خدا سے ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرے کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچھہ دور نہین

۳۶۸ **ق** اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ مَّنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اور ون پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہین جو مجھہ پر جھوٹ باندھیگا جان بوجھہ کر سو اپنی بیٹھک ٹھہرالیوے دوزخ مین **ف** یہ حدیث متواتر ہی یعنی اتنے لوگون نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونیکا

بڑائی بیان کرین اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو وے کیا مجھسے مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وے بہشت مانگتے
ہین حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے بہشت کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی ای رب نہین اوسکو دیکھا ہی حضرت نے
فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو اونکا کیا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہا اگر وے اوسکو دیکھپاوین تو اوسکے بڑے لالچی
ہن جاوین اور بہت اوسکو مانگین اور نہایت اوسکی خواہش کرین خدا فرماتا ہی پھر کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے
پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے دوزخ کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم ای رب نہین اونھون نے
اوسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی سو کیا اونکا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وے دوزخ کو دیکھین تو بہت اوس سے
بھاگین اور بہت اوس سے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجھسے وے گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو تمکو مین گواہ
کرتا ہون کہ مینے اونکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ اون فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب اونمین تو فلانا آدمی بھی تھا وہ اونمین سے نہین
صرف اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالی نے فرمایا کہ وے ایسے لوگ ہین کہ اونکے ساتھ کا بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی اونکے پاس بیٹھنے کی برکت
سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا ف اس حدیث سے ذکر آلہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو رات دن ذکر خدا
مین رہتے ہین اونکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکون کی صحبت آخرت مین کام آوے گی ق ابو موسی ان

۳۸۰ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ وَيُرْوَى عَرْضُهَا سِتُّونَ
مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو موسی
رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان دار کے واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہی ایک موتی کا لنبا اوسکا آسمان مین اور
روایت ہی کہ چوڑا اوسکا ساٹھ کوس کا ایمان دار کی اومین بیبیان ہونگی کہ اونمین گھوما کریگا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھے گا یعنی کشادگی کے

۳۸۱ سبب سے ھ انس اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا قَالَهُ عِنْدَ خُرُوجِهِ إِلَى
بَدْرٍ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہی یعنی ہم کسی تاک مین جاتے ہین سو جسکے پاس سواری موجود ہو
وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرت نے جب جنگ بدر کو چلے تھے تب فرمایا تھا ف قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پھرا تو حضرت نے
وہان جاسوس لگا رکھے تھے جب جاسوس نے حضرت کو اونکے آنے کی خبر دی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نکہا تا کہ خبر مشہور

۳۸۲ نہو جاوے ق ابن عباس اِنَّ لَهُ دَسَمًا قَالَهُ حِينَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اسمین چکنئی ہی حضرت نے فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی ف

۳۸۳ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کھاوے تو کلی کرنا سنت ہی ق رافع بن خدیج اِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ
الْوَحْشِ بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چوپایون مین بھی بھڑکنے والے ہوتے ہین جیسے جنگلی
بھڑکنے والے ہوتے ہین ف روایت ہی کہ کسیکا اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسی نے اوسکو تیر سے مارا پھر اوسکا مسئلہ
حضرت سے پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب پلاؤ جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اوسکو ذبح کیجیے تو بسم اللہ کہکر جہان
زخم لگا وے تو وہ حلال ہو جاتا ہی جیسا کہ جنگلی جانورون ہی حکم ہی اور اسی طرح جو جانور کنوے مین اوندھا گر پڑے تو جہان قابو پڑے

۳۸۴ حلال ہو ھ انس اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ

رکھتا تھا **ف** ایک شخص تھا اوسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اوس سے کہا اندھیرے اور گرمی مین سوار ہوکر آیا کر واوسنے کہا مین پیادہ آنے مین ثواب کی امید رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو اس نیت اور اس محنت کا ثواب ملیگا **ح** جابر ان لکم بکل خطوۃ درجۃ **ف** لما رأی حطِ جابر قد ارادوا ان یبیعوا بیوتھم فیقربوا من المسجد مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے واسطے ہر ڈگ پر درجہ ہی یہ حضرت نے جابر کی قوم سے فرمایا اور اون لوگون نے اپنے گھرون کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کی مسجد کے قریب آرہین **ف** یعنی جتنا تم دور رہوگے اور مسجد مین آیا کروگے اوتنا ثواب زیادہ پاؤگے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا **ح** ابو ھریرۃ ان للہ تسعۃ و تسعین اسما مائۃ الا واحدۃ من احصاھا دخل الجنۃ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے ننانوے ۹۹ نام ہین ایک کم سو جو اونکو یاد کر لیوے یا اعتقاد سے شمار کر رکھے یا اونکے معنی بوجھے اور اوسپر عمل کرے وہ بہشت مین جاویگا **ف** حق تعالی کے نام بیشمار ہین اس واسطے کہ صفات الٰہی کی حد نہین چنانچہ سوا ان ننانوے نام کے قرآن اور حدیث مین بہت اسمائے الٰہی ثابت ہین جیسے وتر فاطر محیط علام ملیک قدیم رفیع ذی الطول ذی المعارج مولی نصیر رب ناصر شدید العقاب قابل التوب غافر الذنب حنان منان وغیر ذلک تو مطلب اس حدیث کا یہ نہین کہ اسماء حسنی ننانوے نام مین منحصر ہین بلکہ یہ مطلب ہی کہ اس قدر ناموں کی یہ تاثیر ہی کہ انکے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہی وہ ننانوے نام موجب روایت حصن حصین کے یہ ہین مع الترجمہ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ یعنی اللہ پاک ایسا ہی کہ اوسکے سوا کوئی معبود برحق نہین **الرَّحْمٰنُ** بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھا گئی **الرَّحِيْمُ** نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمانداروں پر مخصوص ہی **الْمَلِكُ** سبکا بادشاہ **الْقُدُّوْسُ** ہر عیب و نقصان سے پاک **السَّلَامُ** خود سلامت عالم کا سلامت رکھنے والا **الْمُؤْمِنُ** اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے امن مین رکھنے والا **الْمُهَيْمِنُ** شاہد امانت دار محافظ **الْعَزِيْزُ** غالب باعزت **الْجَبَّارُ** زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا **الْمُتَكَبِّرُ** عظیم الشان گھمنڈ والا **الْخَالِقُ** عدم سے پیدا کرنے والا **الْبَارِئُ** بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا **الْمُصَوِّرُ** صورت گر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنے والا **الْغَفَّارُ** اپنے بندون کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا **الْقَهَّارُ** سب پر غالب **الْوَهَّابُ** بے عوض کثرت سے دینے والا **الرَّزَّاقُ** روزی بخش **الْفَتَّاحُ** رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا **الْعَلِيْمُ** ہر چیز کا دانا **الْقَابِضُ** بند کرنے والا ارواح اور روزی کا **الْبَاسِطُ** کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا ارواح کا ابدان مین **الْخَافِضُ** پست کرنے والا مغروروں کا **الرَّافِعُ** بلند کرنے والا مومنین منکسرین کا **الْمُعِزُّ** عزت دینے والا **الْمُذِلُّ** ذلیل کرنے والا **السَّمِيْعُ** ہر آواز کو سنتا **الْبَصِيْرُ** ہر چیز کو دیکھتا **الْحَكَمُ** فیصلہ کرنے والا **الْعَدْلُ** منصف حاکم **اللَّطِيْفُ** مہربان باریک دان **الْخَبِيْرُ** اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار **الْحَلِيْمُ** بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلد نہین پکڑتا **الْعَظِيْمُ** بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر **الْغَفُوْرُ** پردہ پوش **الشَّكُوْرُ** شکر گزارون کا قدردان **الْعَلِيُّ** سب سے اونچا **الْكَبِيْرُ** سب سے بڑا **الْحَفِيْظُ** اپنی مخلوقات کا نگہدار اور محافظ **الْمُقِيْتُ** محافظ با قدرت خلائق کا قوت دینے والا **الْحَسِيْبُ** تمام عالم کو کافی اوسکے سوا نہ دوسرا

بعد کوئی پیغمبر نہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین نہ جاری کرینگے حضرت کے دین کے تابع ہونگے تو جیسے
حضرت کے اور خلیفہ ہوگئے ہین ویسے ہی وہ بھی ہوئے ق ٣٨٧ اَبُو مُوسیٰ اِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى
قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّي رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّي اَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهٖ
فَاَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلٰى مَهْلِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَاَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ
وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ
بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل ہی جو ایک قوم کے
پاس آیا پھر اوسنے کہا ای قوم مین بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونون آنکھون سے دیکھہ آیا ہون اور مین ننگا ڈرانے والا ہون سو جلدی بھاگو
سو اوسکی قوم سے کچھہ لوگون نے اوسکا کہنا مانا سو وے شام ہوتے ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور کچھہ لوگون نے جھوٹا جانا وے فجر تک اپنے مکانون
مین ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اونپر لشکر ٹوٹ پڑا تو اونکو ہلاک کیا اور اونکو جڑ سے اوکھاڑا سو یہی مثل ہی اوسکی جسنے میرا کہنا مانا اور میرے
دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا سچے دین کو ف عرب مین دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت
کرنے کو آتا ہی تو وہ ننگا ہوکر اپنے کپڑے لکڑی پر اوٹھاکر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اوسکو لوگ
بڑی آفت سمجھین اور اوسکو سچا جانکر جلد بھاگین ق ٣٨٨ حُذَيْفَةُ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ وَمَاؤُهٗ نَارٌ بخاری
اور مسلم مین حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھہ پانی اور آگ ہوگی سو اوسکی آگ تو پانی ہی اور پانی آگ ہی ف
قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلے گا اور خدائی کا دعوی کریگا اوسکا نام دجال ہی اوسکے ساتھہ آگ اور پانی ہوگا دھوکہ دینے کیواسطے آگ پانی
معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھے گا اور پانی کا نام بہشت رکھے گا جو اوسکا تابع ہوگا اوسکو بہشت مین ڈالیگا
اور منکر کو دوزخ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اوسوقت کے مسلمان اوسکی آگ سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اوسکی آگ حقیقت مین پانی ہی اور اوسکا
پانی آگ ہی ق ٣٨٩ اَبُو شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ فَقُولُوا اِنَّ
اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُولِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا
بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ بخاری اور مسلم مین ابو شریح رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مکہ خدا نے حرام کیا ہی
آدمیون نے اوسکو نہین حرام کیا سو جو مرد کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اوسمین خون کو نہ بہاوے یعنی کسیکو نہ مارے اور مکے کا درخت
نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے مین خون کرنا درست جانے پیغمبر خدا کے قتل کرنے کی دلیل سے سو اوس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو
حکم نہین دیا اور مجکو بھی دن کی ایک ہی ساعت مین اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اس وقت حاضر ہین
وے غائب لوگون کو یہ حکم پہنچا دیوین ق ٣٩٠ اَنَسٌ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنٰى
وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَتَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ بخاری اور مسلم
مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہی کہ علم اوٹھا لیا جاویگا یعنی علما مر جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور
حرام کاری پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتین باقی رہینگی یہان تک کہ پچاس عورتون کا ایک خبر لینے والا

ننانوے ۹۹ رحمتین خدا کی قیامت کے دن کے واسطے هین **ف** یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے ایک حصه تمام خلق کو دیا اوسی کا یه
اثر هی که جانور اپنے بچون کو پالتے هین آپ بھوکے رهتے هین اونکو کھلاتے هین اوسی کا اثر هی که ماں باپ اپنی اولاد کو پالتے هین اور اونکی
مصیبتین اوٹھاتے هین اور ننانوے ۹۹ حصے خدا کی رحمت قیامت مین ظاهر هوگی حضرت کی شفاعت اور گنهگارون کی بخشش اور بهشت
کی بے حساب نعمتین اونهین رحمتونکا اثر هی اس حدیث سے ثابت هوا که خدا کی رحمت کی کچھ حد نهین **ق** ابو هريرة ان لله ملائكة
يطوفون في الطرق يلتمسون اهل الذكر فاذا وجدوا قوما يذكرون الله تنادوا هلموا الى
حاجتكم قال فيحفونهم باجنحتهم الى السماء الدنيا فاذا تفرقوا عرجوا الى السماء قال
فيسألهم ربهم وهو اعلم بهم منهم من اين جئتم فيقولون جئنا من عند عباد لك في الارض
قال فيسألهم ربهم وهو اعلم بهم منهم ما يقول عبادي قالوا يسبحونك ويكبرونك
ويحمدونك ويهللونك ويمجدونك قال فيقول هل رأوني قال فيقولون لا والله
ما رأوك قال فيقول كيف لو رأوني قال فيقولون لو رأوك كانوا اشد لك عبادة
واشد لك تحميدا واكثر لك تسبيحا قال فيقول فما يسألوني قالوا يسألونك الجنة
قال فيقول وهل رأوها قال يقولون لا والله يا رب ما رأوها قال فيقول فكيف لو رأوها
قال يقولون لو انهم رأوها كانوا اشد عليها حرصا واشد لها طلبا واعظم فيها رغبة
قال فمم يتعوذون قال يقولون من النار قال يقول وهل رأوها قال يقولون لا والله
يا رب ما رأوها قال يقول فكيف لو رأوها قال يقولون لو انهم رأوها كانوا اشد منها
فرارا واشد لها مخافة قالوا يستغفرونك قال فيقول فاشهدكم اني قد غفرت لهم
قال يقول ملك من الملائكة رب فيهم فلان ليس منهم انما جاء لحاجة قال هم القوم
لا يشقى جليسهم بخاری اور مسلم مین ابو هریره رضی سے روایت هی که حضرت نے فرمایا که مقرر خدا کے فرشتے هین که گھومتے پھرتے هین
راهون مین ڈھونڈھتے هین خدا کے یاد کرنے والون کو پھر جب پاتے هین اوس گروه کو جو خدا کو یاد کرتے هین تو آپسمین پکارتے هین چلے آؤ
اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا سو اونکو وے چھا لیتے هین اپنے پرون سے پهلے آسمان تک جب لوگ ذکر کرکے جدا هو جاتے هین تو فرشتے آسمان پر
چڑھ جاتے هین حضرت نے فرمایا پھر اون سے اونکا رب پوچھتا هی حالانکه وه اونکا حال اون سے زیاده جانتا هی که تم کدھر سے آئے تو وے کهتے هین
هم تیرے بندون کے پاس سے آئے هین جو زمین پر هین حضرت نے فرمایا پھر اونکا رب اون سے پوچھتا هی حالانکه وه اونکا حال اون سے زیاده جانتا هی
که کیا کهتے هین میرے بندے فرشتے کهتے هین که سبحان الله کهتے هین یعنی هر عیب اور نقصان سے تجھکو پاک بتلاتے هین اور الله اکبر کهتے هین یعنی
تجھکو سب سے بڑا جانتے هین اور الحمد لله کهتے هین یعنی تیری خوبی بیان کرتے هین اور لا اله الا الله کهتے هین یعنی تیرے سوا کسیکو لائق
بندگی کے نهین جانتے اور لاحول ولا قوة الا بالله کهتے هین یعنی بدون تیری مدد کے اپنا کسی بات مین اختیار نهین جانتے تیری بڑائی بیان
کرتے هین حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا هی که کیا اونھون نے مجھکو دیکھا هی حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کهتے هین خدا کی قسم نهین دیکھا هی حضرت نے فرمایا
پھر خدا فرماتا هی کیا اونکا حال هو جو مجھکو دیکھین حضرت نے فرمایا سو وے کهتے هین اگر وے تجھکو دیکھین تو بهت تیری بندگی کرین اور نهایت تیری

۳۷۹

عند الله يوم القيمة الرجل يفضي الى امرأته وتفضي اليه ثم ينشر سرها مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیوں سے بہت برا آدمی خدا کے نزدیک مرتبے میں قیامت کے دن اور ایک روایت میں ہی کہ امانت کا برا خیانت کرنے والا خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہی کہ جو اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور جورو اوس سے صحبت داری کرے پھر اوسکے بھید کو مشہور کرے **ف** یعنی لوگوں سے بیان کرے کہ ہمنے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہی اور نہایت گناہ

۲۹۸ **ق** ابو سعيد ان من ضئضئ هذا قوما يقرؤن القران لا يجاوز حناجرهم يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لئن ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد **قاله** للذي اتى لخويصرة حين قال اتق الله يا محمد حين قسم ذهيبة في تربتها كان بعث بها علي من اليمن بين الاقرع وعيينة وعلقمة وزيد الخيل بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھینگے کہ اونکے گلوں سے نیچے نہ اتریگا یعنی دل میں قرآن کی تاثیر نہوگی زبان پر سے پڑھینگے اوسپر عمل نکرینگے مسلمانوں کو قتل کرینگے بت پرستوں کو چھوڑینگے وے لوگ نکل جاوینگے اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہی نشانے سے اگر میں نے اونکو پایا تو مقرر اونکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث اوسکے حق میں فرمائی کہ جسکا نام ذی الخویصرہ تھا جب اوسنے کہا تھا خدا سے ڈر اے محمد جب حضرتؐ کچا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علیؓ نے یمن سے بھیجا تھا بانٹتے تھے چار آدمیوں کے درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید خیل **ف** یہ چاروں عرب میں سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے اسواسطے وہ کچا سونا حضرتؐ نے اونھیں کو دیا دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم میں ایک شخص منافق تھا ذوالخویصرہ اوسکا نام اوسنے کہا اے پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر برابر بانٹ ہمکو بھی دے تب حضرتؐ نے فرمایا کہ اے کمبخت اگر میں عدل نکرونگا تو پھر دنیا میں کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو میں گردن اوسکی کاٹ ڈالوں یہ منافق ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ مت مار لوگ بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو مارتا ہی جب وہ وہاں سے اوٹھ گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی نسل سے بیدین لوگ پیدا ہونگے ابو سعیدؓ اس حدیث کے راوی سے بخاری میں روایت ہی کہ وے قوم خارجی پیدا ہوئی جنھوں نے حضرت علیؓ کی امامت نمانی اور حضرت علیؓ نے اونکو قتل کیا اور میں بھی اوس لڑائی میں موجود تھا جو حضرتؐ نے نشانی فرمائی تھی وہ اون میں موجود تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں کہ قرآن پڑھتے ہیں ظاہر کی عبادت کرتے ہیں اور دل میں اونکے ایمان نہیں یعنی دل میں شرک اور بدعت بھرا ہی تو اونکی عبادت کا کچھ اعتبار نہیں دانا مسلمان کو چاہیے کہ اونکی ظاہری عبادت پر دھوکا نکھاوے

۲۹۹ **خ** انس ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابره بخاری میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بعضے بندے خدا کے ایسے ہیں کہ اگر قسم کھا بیٹھیں خدا کے بھروسے پر تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کھاویں کہ فلانی بات ایسی ہی ہوگی تو ویسی ہی خدا کر دیتا ہی **ف** بخاری میں انسؓ سے روایت ہی کہ ہماری پھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوس سے معاف کروایا اوسنے معاف نکیا پھر خون بہا دینے کا اقرار کیا اوسکو بھی نمانا پھر اونہوں نے حضرتؐ سے فریاد کی حضرتؐ نے اوسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس بن نضر ہمارے چچا نے حضرتؐ سے کہا کہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجکو سچا نبی کیا ہی کہ میری بہن کا دانت نٹوٹا جاویگا حضرتؐ نے فرمایا اے انس خدا کا حکم تو بدلا لینا ہی آخر اوس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسنے خدا کے بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے اسکی قسم سچی کی

۳۰۰ **خ** ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري ان مما ادرك الناس من كلام النبوة الاولى

يكون منه الشبه مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑھی سفید ہی اور عورت کی منی پتلی زرد ہی
سو ان دونوں میں سے جو غالب آ گئی یا جو پہلے نکلی تو اوسی سبب سے مشابہت ہوتی ہی **ف** یہودیوں نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی
کہ لڑکا کبھی ماں کی صورت پر ہوتا ہی کبھی باپ کی سو حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب آ پڑی یا جسکی پہلے نکلی اوسی کی رنگت پر لڑکا
ہوتا ہی **ق** ابو موسى ان مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل غيث اصاب ارضا
فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء وانبتت الكلأ والعشب الكثير وكانت منها اجادب
امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا منها وسقوا وزرعوا واصاب طائفة منها اخرى
انما هي قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلأ فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه الله
بما بعثني به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل هدى الله الذي ارسلت
به بخاری اور مسلم میں ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اوسکی جس واسطے خدا نے مجکو اوٹھایا ہی ہدایت اور علم
سکھانے کو جیسے کہاوت مینہہ کی جو پہونچا زمین پر سو اوس میں سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوکھ گئی اور چارا اور بہت
سبزہ جمایا اور اوس میں سے جو کڑی سخت تھی اوسنے پانی کو سمیٹ رکھا یعنی جیسے تالاب اور جھیل سو خدا نے اوس سے آدمیوں کو نفع پہونچایا
پھر آدمیوں نے اوس سے پانی پیا اور جانوروں کو پلایا اور کھیتوں کو سینچا اور کچھ دوسرے ٹکڑے زمین کا پانی پہونچا سو وہ تو چٹیل میدان ہی
کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے سو یہ کہاوت ہی اوسکی جو خدا کے دین کو بوجھا اور خدا نے اوسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اوسنے علم سیکھا اور غیر کو
سکھایا اور کہاوت ہی اوسکی جسنے ادھر کو سر نہ اوٹھایا یعنی علم دین پر کچھ دھیان نکیا اور خدا کی ہدایت کو نلیا جسکے واسطے میں
بھیجا گیا **ف** یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مینہہ کا ایک حال ہی اسواسطے کہ زمین کی طرح پر ہی آدمی بھی تین قسم کے ہیں ایک قسم
زمین کی وہ ہی کہ اوس میں پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہی اسی طرح جو دانا لوگ ہیں وے قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہیں اور اسپر
کام کرتے ہیں دوسری قسم زمین کی وہ جسمیں سبزہ نہیں جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہی تو ہر چند اوسکو خود نفع نہیں لیکن اوروں کو فائدہ ہی
اسی طرح بعضے آدمی وے ہیں کہ علم دین اونکو یاد ہی لیکن تیز فہم نہیں جو اوس میں سے مطالب نکالیں تو اون سے اوروں کو فائدہ ہی خود کو اوتنا نہیں
تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہی کہ اوس میں نہ پانی ٹھہرے نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہیں جنھوں نے دین کی طرف کچھ دھیان نکیا نہ خود
کو نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینہہ اپنی تاثیر میں جب پورے ہیں اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اوسکی استعداد
اور لیاقت کا قصور ہی شعر باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست * در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس **ق** ابو هريرة
ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية من
زواياه فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة
وانا خاتم النبيين بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھسے اگلے پیغمبروں کی مثل جیسے اوس مرد
کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اوسکو بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اوسکے کونوں میں سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر ناتمام رکھا سو
آدمی اوسمیں دیکھنے کو گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں جمائی گئی سو وہ اینٹ میں ہوں اور میں ہوں پیغمبروں کا
تمام پورا کرنے والا **ف** یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر ناتمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے اسمیں اشارہ ہی کہ حضرت سے

نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهٖ أَشَدُّ
مِنَ الْأُولَى قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْرًا فَانطَلَقَا
حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ
قَالَ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ فَأَقَامَهُ فَقَالَ مُوسَىٰ قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا
لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع عَّلَيْهِ
صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَىٰ كَانَ صَبَرَ حَتَّىٰ يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ
خَبَرِهِمَا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم مین کھڑے خطبہ پڑھتے تھے
سو کسی نے پوچھا کہ آدمیون مین کون بڑا عالم ہی موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مین ہون سو خدا نے اون پر غصہ کیا اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پھیرا
یعنی یون نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ مقرر میرا ایک بندہ ہی دو دریاون کے سنگم پاس وہ تجھسے زیادہ عالم ہی سو
موسیٰ علیہ السلام نے کہا ای رب میرا اور اوسکا کیونکر ملاپ ہو خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک بھنی مچھلی کو لے پھر اوسکو ایک زنبیل یعنی ٹوکری
مین رکھ سو جہان وہ مچھلی تجھسے چھوٹ رہے تو وہ اوسی مکان مین ہوگا سو موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اوسکو زنبیل مین رکھا پھر روانہ
ہوئے اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہان تک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونون صاحب وہان سر ٹیک کر سو گئے اور
مچھلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل مین پھڑکی اور اوس سے نکل آئی پھر گر پڑی دریا مین اور اوسنے دریا مین اپنی راہ لی سرنگ بنا کر اور خدا نے جہان سے
مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا ہو گیا پھر جب موسیٰ علیہ السلام جاگے تو اونکے ساتھی یعنی حضرت یوشع مچھلی کا
قصہ کہنا اون سے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگتے تھے پھر دونون چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تھا جب دوسرا دن ہوا
موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہمکو کھانا دو البتہ ہمنے اس سفر مین تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ جب تک اوس مکان سے
جسکو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے نہ تھکے تھے کہا اونکے خادم نے یہ تو بتلائیے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس سو مین بھول گیا مچھلی کا آپسے قصہ کہنا اور
نہین بھلایا مجکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجکو تعجب ہی یعنی بھنی مچھلی کا زندہ ہو کر چلا جانا عجب کی بات ہی حضرت نے
فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ اور اونکے خادم کو تعجب سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہی ہم چاہتے تھے پھر اولٹے قدمون پلٹے حضرت نے
فرمایا سو دونون پھر قدم پر قدم ڈالتے یہان تک کہ پتھر پاس پہنچے تو اچانک وہان دیکھا کہ ایک مرد ہی کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا اوسکو
موسیٰ علیہ السلام نے سو خضر ع نے کہا کہ تیرے ملک مین سلام کہان یعنی اس ملک مین سلام کی رسم نہین تو نے سلام کیونکر کیا موسیٰ نے کہا کہ مین
موسیٰ ہون خضر نے کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسیٰ ہی موسیٰ نے کہا کہ ہان مین تیرے پاس آیا ہون تو مجکو سکھلا دے جو خدا نے تجکو علم سکھایا ہی
خضر نے کہا کہ میرے ساتھ تو مقرر نہ ٹھہر سکے گا ای موسیٰ خدا کے بیشمار علم سے مجکو ایک علم ہی خدا نے مجکو سکھایا ہی کہ تو اوس علم کو نہین جانتا
اور تجکو خدا کے علم سے ایک علم ہی خدا نے تجکو سکھایا ہی کہ مین اوسکو نہین جانتا پھر موسیٰ نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجکو تو ثابت پاویگا مین تیرے
حکم کے خلاف نکرونگا پھر خضر ع نے اون سے کہا اگر میری پیروی کرتا ہی تو مجھسے کوئی بات نپوچھیو جب تک مین اوسکا ذکر نکرون پھر دونون ہو لیے
کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو اودھر ایک ناؤ گذری تو ناؤ والون سے تینون آدمی کے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو وے پہچان گئے خضر کو
تو بے بدون کرایہ لیے چڑھا لے گئے پھر جب موسیٰ اور خضر ناؤ پر سوار ہوئے تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضر ع نے بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ ع نے

قصہ حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام

رہ جاویگا خ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرَیٰ اَنْ یَّدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوْ یُرِیَ عَیْنَیْهِ ۳۹۱
مَالَمْ تَرَیَا اَوْ یَقُوْلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ مَالَمْ یَقُلْ بخاری مین واثلہ بن اسقع رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانون
مین سے بڑا بہتان ہی کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑ کے اور سے رشتہ ناتا لگاوے اور اپنی آنکھون کو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنی جھوٹا خواب
بناکر کہے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرت کی طرف سے جھوٹی حدیث بناکر کہے خ عَلِیٌّ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ ۳۹۲
لَسِحْرًا بخاری مین حضرت علی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہی یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ
ہوجاتا ہی ویسی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ مشرق سے دو آدمی آئے اونھون نے حضرت کے روبرو خطبہ
پڑھا لوگون کو اونکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علما حدیث نے کہا ہی کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے تو
حرام ہی اور حق بات مین پسند ہی خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا یَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ بخاری مین ۳۹۳
عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختون سے ایک ایسا درخت ہی جسکے پتے نہین جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہی
ف عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہی کہ جسکے پتے نہین جھڑتے اصحاب کا دھیان جنگلی درختون مین
گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی اور مراد اوس سے مسلمان ہی کہ اوسکا
نقصان کسی طرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہی اور رنج مین صبر کرتا ہی تو اوسکو دونون طرح ثواب ہوتا ہی م جَابِرٌ اِنَّ مِنَ اللَّیْلِ ۳۹۴
سَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْئَلُ اللّٰهَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَیُرْوٰی خَیْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَذٰلِكَ کُلَّ لَیْلَةٍ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہی کہ مسلمان
بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اوس ساعت کے موافق پڑجاوے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اوسکو
ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہی ف یعنی وہ ساعت جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہی وہ ہر رات مین ہوتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ وہ ساعت
پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہی بعضون نے کہا جب تہائی رات رہتی ہی تب ہوتی ہی حضرت نے اسواسطے صاف نفرمایا تاکہ لوگ اوسکے شوق مین
رات بھر عبادت کرین ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ ۳۹۵
مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا یَبْقَیَنَّ
فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِیْ بَکْرٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون
مین سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھ دینے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابو بکر ہی اور اگر مین اپنے رب کے سوا کسی اور کو جانی دوست
ٹھہراتا تو ابو بکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اوسکے درمیان ہی مسجد کی طرف سے سب دروازے بند
کردیے جاوین مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہے ف مسجد کے صحن سے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب سب دروازے
بند کروادیے صرف حضرت ابی بکر رضہ کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمین صاف اشارہ
کیا اونکی خلافت کا م عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ مِنْ شَرِّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةَ مسلم مین عائذ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ۳۹۶
فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانے والا وہ ہی جو بھیڑ بکری کو مارمار ہانکتا ہو یا تھر یا لون توڑے ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہی جو رعیت پر رحم نکرے
م اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیُرْوٰی مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ ۳۹۷

فضیلت صدیق اکبر

اوستاد شاگرد کی تین خطائین تک معاف کرے بعد اوسکے اختیار رکھتا ہے چاہے اوسکو ساتھ رکھے چاہے جدا کرے پانچوین یہ ہی عمدہ بات ہے کہ
یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہین اگرچہ اوسکی حکمت ہماری سمجھ مین نہ آوے جیسے ناؤ کو توڑنا اور لڑکے کا مار ڈالنا اور گرتی
دیوار کو اوٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو لازم ہے کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو واسطے کہ
اوسکا کوئی کام بے حکمت نہین

۴۰۲ ق ابن عمر ان ناسا منکم قد اروا لیلة القدر فی السبع الاول اری
ناس منکم انها فی السبع الغوابر فالتمسوها فی العشر الغوابر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ تم مین سے بعضے آدمیون کو گمان ہے کہ شب قدر پچھلے رمضان کی پہلی سات راتون مین ہے اور بعضون کو گمان ہے کہ پچھلی سات راتون مین ہے سو تم اوسکو
پچھلی دسون راتون مین تلاش کرو ف یعنی وہ کام کرو جسمین شبہہ نہ رہے اگر دس رات تلاش کروگے تو سات راتین بھی اوسمین جو
ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی

۴۰۳ ق عدی بن حاتم ان وسادک لعریض انما هو سواد اللیل وبیاض النهار قاله له
بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہے یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب سیاہ سفید دوروں سے
رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یہ حضرت نے عدیؓ سے فرمایا ف بخاری مین عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت
اوتری کہ رمضان مین کھایا پیا کرو جب تک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مینے اونٹ باندھنے کی رسی ایک سیاہ ڈوری سفید اپنے
تکیے کے نیچے رکھی پھر آخر رات مین مینے اوسکو دیکھا مجکو کچھ صاف نظر نہ آئی صبح کو مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
تو نادان ہے خدا کا یہ مطلب نہین جو تو سمجھا ہے سفید سیاہ دورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یعنی جب تک رات کی سیاہی سے
صبح کی سفیدی نمودار ہووے اوس وقت تک سحر کھانا درست ہے

۴۰۴ ق ابن مسعود ان هاتین الصلوتین حولتا عن
وقتهما فی هذا المکان یعنی صلوة المغرب وصلوة الفجر بمزدلفة بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے اس مکان مین یعنی مزدلفہ مین ف مزدلفہ نام ہے ایک مکان کا
مکے سے چند کوس حضرت نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی اور فجر کی نماز نہایت اندھیرے مین اول وقت فجر ہوتے ہی
پڑھی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف ہوا ہر چند صبح کی نماز اپنے
وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی نہوتی تھی تو اسواسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہے کہ
حج مین ایسے وقت پڑھے تاکہ اور کام حج کے کر سکے

۴۰۵ ق ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاری ان هذا اتبعنا فان
شئت ان تاذن له وان شئت رجع قال بل اذن له یا رسول الله قاله لابی شعیب الانصاری
لما دعاه خامس خمسة فاتبعه رجل بخاری اور مسلم مین ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ ابو شعیب انصاریؓ نے جب پانچ
آدمیون کی دعوت کی چار صحابی پانچوین حضرت تو ایک آدمی حضرت کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاریؓ سے فرمایا کہ یہ شخص
ہمارے ساتھ لگا چلا آیا ہے تو اگر چاہے تو اوسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اوسکو بھی اجازت
کھانے کی دیتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جتنے آدمیون کی دعوت ہو اوتنے ہی جاوین زیادہ اوس سے نجاوین اگر کوئی
ساتھ چلا جاوے تو دعوت کرنے والے سے اوسکی اطلاع کر دیجے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے

۴۰۶ ق جابر ان هذا اخترط علی
سیفی وانا نائم فاستیقظت وهو فی یده صلتا فقال من یمنعک منی فقلت الله ثلثا بخاری اور مسلم

إذا لم تستحي فاصنع ما شئت بخاری میں ابو مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلی پیغمبری کے کلام سے جو لوگوں نے باتیں پائی ہین اونمیں سے ایک بات یہ ہی کہ جب تجکو شرم نرہے جیسے چاہے خلق سے تو جو جی چاہے سو کر **ف** یعنی حیا اور شرم سنت پیغمبرونکی ہین میں پسندیدہ ہی اسکا حکم کبھی موقوف نہیں ہوا طبیعت آدمی کی بدکاموں کو چاہتی ہی شرم کے سبب کاموں سے رکتا ہے آدمی ہیں اگر شرم نہیں تو جانور ہی **ق** أبي بن كعب إن موسى قام خطيبا في بني إسرائيل فسئل أي الناس أعلم فقال أنا فعتب الله عليه إذ لم يرد العلم إليه فأوحى الله إليه أن لي عبدا بمجمع البحرين هو أعلم منك فقال موسى يا رب وكيف لي به قال تأخذ معك حوتا فتجعله في مكتل فحيثما فقدت الحوت فهو ثم فأخذ حوتا فجعله في مكتل ثم انطلق وانطلق معه بفتاه يوشع بن نون حتى إذا أتيا الصخرة وضعا رؤوسهما فناما واضطرب الحوت في المكتل فخرج منه فسقط في البحر واتخذ سبيله في البحر سربا وأمسك الله عن الحوت جرية الماء فصار عليه مثل الطاق فلما استيقظ نسي صاحبه أن يخبره بالحوت فانطلقا بقية يومهما وليلتهما حتى إذا كان من الغد قال موسى لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا قال ولم يجد موسى النصب حتى جاوز المكان الذي أمره الله به قال له فتاه أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت وما أنسانيه إلا الشيطان أن أذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا قال فكان للحوت سربا ولموسى ولفتاه عجبا فقال موسى ذلك ما كنا نبغي فارتدا على آثارهما قصصا قال فرجعا يقصان آثارهما حتى انتهيا إلى الصخرة فإذا رجل مسجى ثوبا فسلم عليه موسى فقال الخضر وأنى بأرضك السلام قال أنا موسى قال موسى بني إسرائيل قال نعم أتيتك لتعلمني مما علمت رشدا قال إنك لن تستطيع معي صبرا يا موسى إني على علم من علم الله علمنيه لا تعلمه وأنت على علم من علم الله علمكه الله لا أعلمه فقال موسى ستجدني إن شاء الله صابرا ولا أعصي لك أمرا فقال له الخضر فإن اتبعتني فلا تسألني عن شيء حتى أحدث لك منه ذكرا فانطلقا يمشيان على ساحل البحر فمرت سفينة فكلموهم أن يحملوهم فعرفوا الخضر فحملوه بغير نول فلما ركبا في السفينة ولم يفجأ إلا والخضر قد قلع لوحا من ألواح السفينة بالقدوم فقال له موسى قوم حملونا بغير نول عمدت إلى سفينتهم فخرقتها لتغرق أهلها لقد جئت شيئا إمرا قال ألم أقل إنك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا قال وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فكانت الأولى من موسى نسيانا قال وجاء عصفور فوقع على حرف السفينة فنقر في البحر نقرة فقال له الخضر ما علمي وعلمك من علم الله إلا مثل ما نقص هذا العصفور من هذا البحر ثم خرجا من السفينة فبينما هما يمشيان على الساحل إذ أبصر الخضر غلاما يلعب مع الغلمان فأخذ الخضر برأسه بيده فاقتلعه بيده فقتله فقال له موسى أقتلت نفسا زكية بغير

۴۰۱

ف ابوموسی رض سے یہ بات حضرت نے ابوموسی اور بلال رض سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ یہی مجھ سے بہت کہتے ہو کہ بشارت لے
روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کرو حضرت نے فرمایا کہ تو بہشت کی بشارت لے اوسنے کہا کہ بشارت
بہت دیا کرتے ہو کچھ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابوموسی اور بلال رض سے فرمائی دونوں نے کہا کہ یا حضرت ہمنے بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک پانی کا
پیالہ منگوایا اور ہاتھ مونہہ اوسمین دھویا کلّی اوسمین ڈالی پھر ان دونوں سے فرمایا پی جاؤ سو وے پی گئے حضرت ام سلمہ رض نے پردے کے اندر سے کہا
کہ اسمین کچھ تبرک اپنی ان کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو اونکو دیا

4/11 ھ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰی فِیْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّسْمِعَکُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِیْ اَسْمَعُ مِنْهُ **قَالَهٗ** لَمَّا مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ مسلم مین زید بن ثابت رض سے روایت ہے کہ حضرت جب مشرکون کی قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلا مین گرفتار
ہین اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مُردون کا دفن کرنا ہمین نچھوڑ دو تو مین خدا سے دعا کرتا کے تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا
جیسا مین سنتا ہون **ف** حضرت مدینے کے ایک باغ مین خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبرون کے پاس عذاب قبر دیکھکر خچر بھڑکا حضرت نے
فرمایا کسکی قبرین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافرون کی قبرین ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

4/12 ھ اَبُوْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیُّ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَضَیَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا کَانَ اَجْرُهٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاهِدُ یَعْنِیْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ مسلم مین ابوبصرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ عصر کی نماز
اون سبھی فرض ہو چکی ہے جو لوگ تم سے آگے ہو چکے ہین سو اونھون نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاروبار مین رہے اوسکو نہ پڑھا سو جو اسکی
محافظت کریگا اور اوسکو تاکے رہیگا اوسکو اور نمازون سے اسکا دوہرا ثواب ملے گا اور ہے عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہین جب تک
تارا نکلے

4/13 ھ مُعٰوِیَةُ بْنُ الْحَکَمِ السُّلَمِیُّ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا یَصْلُحُ فِیْهَا شَیْءٌ مِّنْ کَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِیَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ مسلم مین معٰویہ بن حکم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ نماز ہے اسمین مناسب نہین کچھ آدمیون
کی سی بات کرنا نماز تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہے **ف** مصابیح مین معٰویہ بن حکم رض سے روایت ہے کہ ہم
حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اتنے مین ایک آدمی نے چھینکا مینے کہا یرحمک اللہ لوگون نے مجھے گھورا مینے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہے جو مجکو دیکھتے ہو
تو وے لوگ اپنی رانین کوٹنے لگے تب مین سمجھا کہ مجکو چپکا تے ہین تو مین چپ رہا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرت کے قربان مینے ایسا
نرمی سے بتانے والا نہین دیکھا قسم خدا کی نہ مجکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا نرمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا بات کرنا ہے
نماز مین درست نہین

4/14 ھ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوَّةٌ ظُلْمَةً عَلٰی اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ یُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِیْ عَلَیْهِمْ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ قبرین اندھیرے سے بھرین ہین مُردون کے حق مین اور البتہ خدا اونکو
روشن کردیتا ہے میری دعا سے اونپر **ف** ایک آدمی رات کو مر گیا اصحاب نے اوسکی حضرت کو خبر نکی صبح کو جب آپنے اوسکی قبر کو
دیکھا تو پوچھا یہ کسکی قبر ہے لوگون نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی ہے حضرت نے فرمایا ہمکو کیون نخبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مُردے کی نماز کے واسطے بلانا لوگونکو مستحب ہے

4/15 ق اَنَسٌ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِیَ لِذِکْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ یہ مسجدین اس لائق نہین کہ اسمین کچھ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجدین تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہین

اونسے کہا ان لوگون نے ہمکو بے کرایہ چڑھا لیا تونے انکی ناؤ کو قصد کرکے پھاڑ ڈالا تا کہ لوگون کو تو ڈبو دیوے البتہ عجب بات تجھسے ہوئی خضرؑ نے
کہا مینے تجھسے نکہا تھا کہ مقرر تجکو میرے ساتھ رہا نجاویگا موسیٰؑ نے کہا مجکو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجپر مشکل نہ ڈال یعنی مینے بھولکے
کہا معاف کیجیے تنگ نہ پکڑیے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰؑ سے بھولے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا سو ناو کے
کنارے پر بیٹھا پھر اوسنے چونچ ڈبائی دریا مین ایکبار سو خضر نے موسیٰؑ سے کہا نہین ہے میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اسکے برابر جتنا اس
چڑے نے دریا سے پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہے اور ہمارا تمھارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑے نے اپنی چونچ مین اوٹھایا پھر دونون ناؤ سے
نکلے سو جس حال مین کہ وے دریا کنارے پر چلے جاتے تھے کہ یکایک خضرؑ نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہے لڑکون کے ساتھ سو خضرؑ نے اوسکے سر کو اپنے
ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اوسکا سر اپنے ہاتھ سے اوکھاڑ ڈالا سو اوسکو مار ڈالا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تونے مار ڈالا معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی اسنے کسیکا
خون نکیا تھا جسکے بدلے تو اوسکو مارتا البتہ برا کام تجھسے ہوا خضرؑ نے کہا بھلا مینے تجھسے نہ کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیگا حضرت نے
فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہے موسیٰؑ نے کہا کہ اگر اب مین تجھسے کوئی بات پوچھون اسکے بعد تو مجکو اپنے ساتھ نرکھیو تو نے میرا عذر بہت
مانا پھر دونون چلے یہان تک کہ ایک بستی والون پاس پہونچے اون لوگون سے کھانا مانگا اون لوگون نے اونکی مہمانی نکی سو دونون نے ایک دیوار کو پایا
کہ گرا چاہتی تھی راوی نے کہا کہ وہ جھک رہی تھی سو خضرؑ نے اپنے ہاتھ سے اوسکی طرف اشارہ کیا سو اوسکو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰؑ نے کہا کہ
یہ قوم ہین کہ ہم اونکے پاس آئے سو ہمکو نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری لیتا خضرؑ نے کہا
اسی وقت میرے تیرے درمیان جدائی ہے سو اب مین بتلاؤنگا پھیر اون تینون باتون کا جسپر تو صبر نکر سکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسی علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ پوچھتے تو بہت قصہ اونکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے کامون کی
حکمتین بہت لوگون کو معلوم ہوتین **ف** پورا قصہ قرآن شریف مین بیان ہے کہ حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہے کہ
وہ ناؤ محتاج لوگون کی تھی کہ دریا مین محنت کرکے اوسکے کرایے سے اوقات بسر کرتے تھے سو مینے چاہا کہ اوسمین عیب لگا دون اسواسطے کہ
وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناؤ کو زبردستی چھینے لیتا تھا تو اوسکو ناقص جانکر نہ لیوے اور لڑکے کے مارنے کا سبب یہ ہے کہ وہ لڑکا
پیدایشی کافر تھا اور اوسکے ماباپ ایماندار تھے سو ہم ڈرے کہ کہین اون بیچارون کو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلا مین نہ ڈالے سو ہمنے چاہا کہ خدا
اوسکے بدلے اوس سے اچھا نیک بیٹا اونکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہ ہے کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکون کی تھی اور اوسکے نیچے بہت مال تھا
اور اونکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب پہونچین تو اوس مال کو نکالکے خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ
اوس مال کو لیجاتے اور یہ کام مینے اپنی طرف سے نہین کیا یعنی بحکم خدا کیا مجکو اسمین کچھہ دخل نتھا **ف** خواجہ خضر کا نام ایلیا بن ملکان ہے
اور خضر اونکا لقب ہے کہ خشک زمین اونکے قدم کی برکت سے سبز ہو جاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت مین تھے اور سکندر کے ساتھ بھی رہے ہین
بعضے کہتے ہین بنی اسرائیل کی قوم مین تھے بعضے کہتے ہین کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑکر فقیری اختیار کی اونکی پیغمبری مین اختلاف ہے ولی
کامل ہونے مین کچھہ شبہہ نہین اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰ کے عمدہ شاگرد تھے ہمیشہ
اونکے ساتھ رہے اونکے مرنے کے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے **ف** حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصے مین بہت فائدے ہین اول یہ ہے کہ
علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہے دوسرے یہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات اوٹھانا شرط ہے بدون اسکے علم نہین آتا
جلد باز سے آدمی علم سے محروم رہتا ہے تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو گھمنڈ نچاہیے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ موجود ہے چوتھے یہ کہ

۴۲۱ اُونکے ذہب کی اور لیلین ہن ھ اَنسٍ اِنّی اَرحَمُھَا قُتِلَ اَخُوھَا مَعِی یَعنِی اُمَّ سُلَیمٍ اُمَّ اَنَسٍ بنِ مَالِکٍ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر ام سلیم پر رحم کرتا ہون اوسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا یہی ام سلیم انس بن مالک کی ماں کا نام تھا ف حضرت مدینے مین سوا ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نجاتے تھے کسی نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان تھا

۴۲۲ ق اَبُو سَعِیدٍ اِنِّی اعتَکَفتُ العَشرَ الاُولٰی اَلتَمِسُ ھٰذِہِ اللَّیلَۃَ ثُمَّ اعتَکَفتُ العَشرَ الاَوسَطَ ثُمَّ اُتِیتُ فَقِیلَ لِی اِنَّھَا فِی العَشرِ الاَوَاخِرِ فَمَن اَحَبَّ مِنکُم اَن یَعتَکِفَ فَلیَعتَکِف بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین رمضان کی پہلی دس راتون مین اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو پھر مین درمیان کی دس راتین اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجکو کہ شب قدر پچھلی دس راتون مین ہی تم لوگون مین جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے ف شب قدر کا بیان پہلے باب مین ہو چکا

۴۲۳ ق عَائِشَۃُ اِنِّی ذَاکِرٌ لَکِ اَمرًا فَلَا عَلَیکِ اَن لَّا تَستَعجِلِی حَتّٰی تَستَأمِرِی اَبَوَیکِ قالہ لہا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تجھسے ایک بات کہتا ہون سو تجکو اوسکے جواب مین جلدی مناسب نہین بدون اپنے ماں باپ کی صلاح لیے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی سے فرمائی ف حضرت کی بیبیون نے کھانا کپڑا معمول سے ایک بار زیادہ مانگا حضرت کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اوتری کہ بیبیان یا دنیا اختیار کرین یا دین کو تب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عائشہ رضی سے کہی حضرت عائشہ رضی نے کہا کہ یا رسول اللہ مین ماں باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہی مینے دنیا کو چھوڑا اللہ رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے نہایت خوش ہوئے پھر اور بیبیون نے بھی اسی طرح کہا

۴۲۴ ھ عَائِشَۃُ اِنِّی عَلَی الحَوضِ اَنظُرُ مَن یَّرِدُ عَلَیَّ مِنکُم وَاللّٰہِ لَیُقتَطَعَنَّ دُونِی رِجَالٌ فَلَاَقُولَنَّ اَی رَبِّ مِنِّی وَمِن اُمَّتِی فَیَقُولُ اِنَّکَ لَا تَدرِی مَا عَمِلُوا بَعدَکَ مَا زَالُوا یَرجِعُونَ عَلٰی اَعقَابِھِم مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اپنے حوض کوثر پر دیکھونگا یا دیکھتا ہون اونکو جو تم لوگون سے میرے پاس آوینگے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو مین کہونگا ای رب لوگ میرے ہین میری امت سے ہین سو خدا فرماویگا تو نہین جانتا ہی کہ انھون نے تیرے بعد کیا چیز نئی نکالی ہی سدا پھرتے رہے اپنی ایڑیون کے بل یعنی دین سے پھر گئے ف اس حدیث سے وے لوگ مراد ہین جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو ابی بکر صدیق رضی نے قتل کیا یا وے لوگ مراد ہین جنھون نے دین مین نئی باتین نکالین اور بدعتین عالم مین پھیلائین

۴۲۵ ق عُقبَۃُ بنُ عَامِرٍ اِنِّی فَرَطٌ لَّکُم وَاَنَا شَھِیدٌ عَلَیکُم وَاِنِّی وَاللّٰہِ لَاَنظُرُ اِلٰی حَوضِی الاٰنَ وَاِنِّی اُعطِیتُ مَفَاتِیحَ خَزَائِنِ الاَرضِ اَو مَفَاتِیحَ الاَرضِ وَاِنِّی وَاللّٰہِ مَا اَخَافُ عَلَیکُم اَن تُشرِکُوا بَعدِی وَلٰکِن اَخَافُ عَلَیکُم اَن تَنَافَسُوا فِیھَا بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین تمھارے واسطے ہر اول اور پیشوا ہون یعنی مجکو سفر آخرت کا قریب ہی تمھاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہون اور تمھارا گواہ ہون قیامت مین اور مین خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہون اور مجکو زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئی ہین اور ایک روایت مین ہی کہ زمین کی کنجیان یعنی میری امت کا سب ملکون مین عمل ہوگا اور مین واللہ تم پر اس سے نہین ڈرتا کہ تم مشرک ہو جاؤگے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا کی لالچ مین کہین بڑھو اور آپسمین حسد کرنے لگو ف وفات کے قریب حضرت نے یہ حدیث منبر پر فرمائی

۴۲۶ ق اِبنُ عُمَرَ اِنِّی قَد خُیِّرتُ فَاختَرتُ فَلَو اَعلَمُ اَنِّی اِن زِدتُ عَلَی السَّبعِینَ یُغفَرُ لَہٗ زِدتُ عَلَیھَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو منافقون کی مغفرت مانگنے کا اختیار دیا گیا تھا سو مینے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجکو معلوم ہوتا کہ اگر مین ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگون تو اوسکی مغفرت ہو تو مین

ف [illegible]

جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجپر میری تلوار کھینچی سو مین جاگ پڑا اور اوسکے ہاتھہ مین ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا کہ تجکو اب کون بچاویگا میرے ہاتھہ سے مینے تین بار کہا اللہ بچاویگا **ف** عرب مین نجد ایک ملک ہی حضرت وہان جہاد کو گئے تھے جب اودھر سے پھرے تو ایک جنگل مین جسکے علیحدہ علیحدہ درخت تھے اوترے حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اوسمین لٹکا کر سو گئے حضرت کے اصحاب اور درختون کے نیچے جاکر سو رہے اتنے مین ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچ کر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجکو بچاویگا سو جبرئیل نے مارے اوسکے ہاتھہ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اوٹھالی اور اوس سے کہا کہ بھلا تجکو اب کون بچاویگا اوسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف کردیا پھر اصحاب کو بلا کر یہ حدیث فرمائی

۴۰۷ **خ** مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ بخاری مین معٰویہ بن ابی سفیان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت اور سرداری قریش کی قوم مین رہیگی جبتک یہ لوگ دین کو قائم رکھینگے جو انسے دشمنی کریگا خدا اوسکو منھہ کے بھل دھکیل دیگا **ف** یعنی سرداری قریش کا حق ہی دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہین سو حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جبتک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی اون پر غالب نہوا ہجری چھہ سو برس تک سلطنت خلفاء عباسیہ کی قائم رہی جب وے دین مین سست ہوئے تو ہلاکو خان کے ہاتھہ سے برباد گئے

۴۰۸ **ق** عُمَرُ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اوتارا گیا عرب کی سات بولیون مین اوسمین سے پڑھو جو تمکو سہج معلوم ہو **ف** عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ مینے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑھتے سنا اور مجکو اور طرح سے یاد تھا سو مین اوسکو حضرت کے پاس لایا کہ مجکو آپنے جس طرح سورۂ فرقان سکھایا ہی اوسکے خلاف ہشام پڑھتا ہی حضرت نے کہا اے ہشام پڑھہ اوسنے پڑھا جس طرح اوسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن اوترا ہی پھر مجسے فرمایا کہ تو پڑھ مجکو جس طرح معلوم تھا مینے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن اوترا ہی بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان عمدہ جن مین قرآن اوترا ہی وہ یہ ہین پہلی قریش کی بولی دوسری ہذیل کی بولی تیسری ہوازن کی بولی چوتھی یمن کی بولی پانچوین طی کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ سات قراتین مراد ہین بعضے کچھہ اور کہتے ہین لیکن ٹھیک بات یہی ہی کہ سات بولیان مراد ہین

۴۰۹ **ق** عَائِشَةُ اِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰی تَغْتَسِلِيْ **قَالَہٗ** لَهَا حِيْنَ حَاضَتْ بِسَرِفَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض ہونا وہ چیز ہی کہ خدا نے آدم کی بیٹیون پر ٹھہرادیا ہی یعنی اسمین کچھہ اختیار نہین پیدایشی بات ہی سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہین مگر اتنا ہی کہ بغیر غسل کے خانۂ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنی اوسکے گرد نہ گھومیو یہ بات حضرت نے حضرت عایشہ رضہ سے فرمائی جب انکو حیض آیا سرف کی منزل مین حجة الوداع کے سال **ف** حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ حج کو چلے جو سرف کی منزل مین پہونچے تو مجکو حیض ہوا تو مین رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت مین حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجسے پوچھا کہ کیون روتی ہو مینے حال کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت مین حج کے سب کام درست ہین سوا طواف کے سو اوسکو بعد غسل کے کرلینا

۴۱۰ **ق** اَبُوْ مُوْسٰی اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا **قَالَہٗ** لِاَبِيْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ حِيْنَ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ اَبْشِرْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نلیا تم دونو بشارت کو قبول کرو

برابر ہمین یا رسول اللہ خدا نے آپکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگرچہ خدا نے میری بخشش کی لیکن میں تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہون عبادت مین مجھسے زیادتی کا ارادہ نکرو شعر یورع و تقی کوشش و سنت صفا بلکہ مین غیر اسکی ہر مستقی بدا ور انکا علم محدود اوکی روایت مسلم مین ہی امام مالک کے موطا مین ہی

۲۳۱ ق انس اني لادخل في الصلوة وانا اريد اطالتها فاسمع بكاء الصبي فاتجوز في صلوتي مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نماز مین داخل ہوتا ہون اور چاہتا ہون کہ لمبی نماز پڑھون پھر سنتا ہون لڑکے کا رونا تو اپنی نماز مین تخفیف کر دیتا ہون اوس سبب سے کہ مین جانتا ہون اوسکی ماکے شدت رنج اور قلق کو اوسکے رونے کے سبب سے ف حضرت کے وقت مین عورتین بھی جماعت کی نماز مین حاضر ہوتی تھین اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہی اور بچکا رونا ان پر نہایت شاق ہی تو اسواسطے حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتین طول نماز سے اپنے لڑکون کا رونا سنکر بیقرار ہو کے کہین نماز نہ توڑ دیوین یا جماعت کا آنا چھوڑ دین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہی جیسے اور لڑکے اور بیمارون کا ضرور خیال رکھے اتنی لمبی نماز نہ پڑھے کہ اونکو تکلیف ہو

۲۳۲ ص ابن مسعود اني لاعرف اسماءهم واسماء ابائهم والوان خيولهم هم خير فوارس على ظهر الارض يومئذ او من خير فوارس على ظهر الارض يومئذ يعني عشرة فوارس يبعثون طليعة بعد فتح قسطنطينية حين يقال ان الدجال قد خلفهم في ذراريهم مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین پہچانتا ہون اونکے نام اور اونکے باپون کے نام اور اونکے گھوڑون کے رنگ کو جانتا ہون وے زمین پر بہتر سوار ہونگے اوس دن یا زمین پر اوس دن وے بہترین سوار ہونگے ہین مراد ان سوارون سے وے سوار ہین جو طلایہ کے واسطے بھیجے جاوینگے قسطنطینیہ کے فتح ہونے کے بعد جب اونکو خبر ہوگی کہ دجال اونکے پیچھے لڑکے بالون پر آپڑا ف مصابیح وغیرہ مین روایت ہی کہ ایک بار کوفے مین سرخ آندھی آئی کسینے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ قیامت آئی عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قیامت اوس وقت آویگی کہ جب لوگون مین بہت مال بٹے گا اور اونکو کچھ خوشی نہوگی اوسکا قصہ یہ ہی کہ کافرون کا لشکر یعنی فرنگیون کا شام کے ملک مین جمع ہوگا اور مسلمانونکا بھی لشکر وہان جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہوگا اسی طرح تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے چوتھے دن مسلمان بہت تھوڑے ہونگے موت پر کمر باندھکر خوب لڑینگے خدا اونکو فتح نصیب کریگا مال بہت ہاتھ لگے گا ایک جدی برادری سے سو آدمیون مین ایک باقی رہیگا مال ملنے کی کچھ خوشی نہوگی قسطنطینیہ بڑا شہر ہی روم کی تخت گاہ جب وہ فتح ہو چکے گا تو دجال کے آنے کی خبر پہنچے گی تو دس سوار اوسکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہونگے اونکی حضرت نے اس حدیث مین تعریف فرمائی اور فرمایا کہ مین اونکو خوب پہچانتا ہون

۲۳۳ ق ابو موسى اني لاعرف اصوات رفقة الاشعريين بالقران حين يدخلون بالليل واعرف منازلهم من اصواتهم بالقران بالليل وان كنت لم ار منازلهم حين نزلوا بالنهار ومنهم حكيم اذا لقي الخيل او قال العدو قال لهم ان اصحابي يامرونكم ان تنظروهم بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین البتہ آواز پہچان جاتا ہون اشعری لوگون کے قرآن پڑھنے کی جب وے رات کو مدینے مین داخل ہوتے ہین اور مین اونکے مکان پہچانتا ہون رات کو اونکی قرآنی آواز سے اگرچہ دن کو جینے اوترتے وقت اونکے مکان نہین دیکھے اور اوسی قوم سے ایک شخص حکیم ہی کہ جب کافرون کے سوارون سے یا دشمنون سے ملتا ہی تو اون سے کہتا ہی کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہین کہ ذری ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہین لڑنے کو

ف ایک گنوار مسجد مین آیا نماز کے بعد مسجد کے کونے مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا حضرت نے اصحاب کو منع کیا یعنی ڈانٹا
اسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو سختی کے واسطے نہین پھر پانی سے اوس مکان کو دھلا ڈالا پھر اوس گنوار کو بلا کر
یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد مین سوا عبادت کے
اور کچھ مناسب نہین اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نجانتا ہو اوسپر غصہ نچاہیے

۴۱۶ **ق** اَبُوْ مُوْسٰی اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ آگ تو تمھاری دشمن ہی یعنی جلا دیتی ہی تو تم جب
سونے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اوسکو بجھا دیا کرو **ف** ایکبار مدینے مین ایک گھر مع گھر والون جل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہی لیکن جو چراغ قندیل مین ہو اور آگ نکلنے کا اوس سے خوف نہو تو بجھانا
کچھ ضرور نہین

۴۱۷ **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ لِبَاسِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا **قَالَهٗ** لَهٗ حِيْنَ رَاٰى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَاُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا مسلم مین عبد اللہ بن
عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافرون کا ہی سو تو اوسکو نہ پہن حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا جب اونپر دو کپڑے
کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا تیری مان نے تجھکو کسم کا رنگا کپڑا پہننا بتلایا ہی
عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے کہا کہ مین اونکو دھو ڈالون حضرت نے فرمایا بلکہ انکو جلا دے **ف** جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا
تا اوسکی برائی خوب دل مین ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور نہین چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہی کہ تو نے اوسکو
کیون جلا دیا اپنی عورتون کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہی عورت کو درست ہے

۴۱۸ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر اِنِّیْ کی لفظ ہی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبرون سے پچھلا پیغمبر ہون اور مقرر میری مسجد
پیغمبرون کی مسجدون سے پچھلی مسجد ہی **ف** یعنی مین سب پیغمبرون کے بعد آیا ہون میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین نجاری ہوگا تو میرا
دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک بنی رہیگی

۴۱۹ **م** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا مسلم مین جندب بن عبد اللہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کے روبرو کہ تم لوگون مین سے کوئی میرا جانی پیارا نہین اس واسطے کہ خدا نے مجکو اپنا دوست بنا لیا ہی جیسا
ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا **ف** خلیل اوس دوست کو کہتے ہین جسکی محبت بالکل دل کے اندر جم گئی ہو سو اس طرح کی
محبت پیغمبر کے دل مین سوا خدا کے کسیکی نتھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت بیحد و حساب تھی بعضی روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت
کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو بہت چاہتا ہون آپ بھی مجکو کچھ چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی

۴۲۰ **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا
مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مدینے کے دونون طرف پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا اور اوسمین
شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنی جیسے مکے مین درخت کاٹنا اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینے مین بھی درست نہین بعضے
عالمون کا یہی مذہب ہی امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہی وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام نہین

فرمایا کہ مقرر تیرے لیے دنیا کی دس گنی جگہ موجود ہی سو وہ کہیگا ای رب کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہی یا تو مجھسے ہنستا ہی بادشاہ ہو کر کہا
عبد اللہ بن مسعود اس حدیث کے راوی نے کہ البتہ مینے دیکھا حضرت کو کہ حدیث فرما کر ہنسنے لگے یہان تک کہ آپکے دانت حضرت کے کھل گئے
سو حضرت کی زمانے مین چال تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص رتبے مین ادنی بہشتی ہی یعنی جو ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ اس جہان کا دس گنا اوسکا
مکان ہوگا تو عمدہ مرتبے والون کے مکان خدا جانے کتنے بڑے اور کیسے ہونگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہون کے
سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اوسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بیحد و بیحساب ہی آدمی کے
٤٣٨ خیال مین نہین آسکتی ق عَائِشَةُ اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ
وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ
غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی اور جب تو مجھسے ناخوش ہوتی ہی کہا حضرت عایشہ رض نے کہ مینے کہا
بھلا کس طرح آپ اسکو پہچانتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی تو بات چیت مین یون قسم کھاتی ہی کہ مین قسم کھاتی ہون محمد کے
رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہی تو کہتی ہی کہ قسم کھاتی ہون ابراہیم کے رب کی مینے کہا کہ ہان سچ ہی مین ناخوشی مین آپکا نام لینا زبان سے
چھوڑ دیتی ہون یعنی دل سے نہین چھوٹتی ف مراد دنیاوی ناخوشی ہی گھر بار کے معاملات مین معاذ اللہ دینی ناخوشی نہین جو
ایمان مین خلل ڈالے سوتون کے سبب سے کبھی رنج آتا تھا سوتون کی غیرت یعنی جلن اور جلن عورتون مین پیدایشی بات ہی شرع مین اسپر
٤٣٩ کچھ نہین سواے اسکے میان بی بی کے راز و نیاز مین کسیکو کیا دخل ہی خصوصا وہ بی بی جو میان کی بہت پیاری تھی ھ عَائِشَةُ اِنِّي لَاَفْعَلُ
ذٰلِكَ اَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اور یہ یعنی عایشہ ایسا
کرتا ہون پھر نہاتے ہین ف کسی نے حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال نہو تو غسل واجب ہی یا نہین
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہی صحبت سے انزال ہو یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے کے بیان مین حیا نکرے شعر
٤٤٠ در طلب کردن حقیقت کار را ✽ از خدا شرم دار و شرم مدار ✽ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّي لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِي فَاَجِدُ التَّمْرَةَ
سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِي اَوْ فِي بَيْتِي فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے گھر والون پاس پلٹ جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر مین پڑے
پاتا ہون تو اوسکو اوٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوۃ کی نہو تو اوسکو پھینک دیتا ہون ف زکوۃ کا مال حضرت
پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہر چند یقینی ثابت نہ تھا کہ وہ کھجور زکوۃ کی ہی لیکن احتیاط سے حضرت اوسکو نہ کھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقوی
٤٤١ اور پرہیزگاری شبہہ والی چیز چھوڑ دینے کا نام ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّي لَاَوَّلُ مَنْ يَّرْفَعُ رَاْسَهٗ بَعْدَ النَّفْخَةِ فَاِذَا مُوْسٰى
مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر پہلے سر اوٹھاؤنگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد پھر
یکایک دیکھونگا کہ موسی عرش کو لپٹے ہین ف قیامت مین صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار مین سب لوگ مرجاوینگے دوسری بار
مین سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرت ہوش مین آوینگے اور حضرت موسی کو عرش مین لپٹا پاوینگے بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایک
یہودی اور مسلمان مین لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عالم سے بہتر یہودی نے کہا کہ موسی علیہ السلام سب سے بہتر

ستر بار سے زیادہ مانگتا **ف** عبد اللہ بن ابی مدینے مین ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا تھا جب وہ مر گیا اوسکے بیٹے حضرت کا کرتہ اوسکے کفن کے واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اوسنے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اوٹھے تب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہین حالانکہ خدا قرآن مین فرماتا ہے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنی منافقون کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگیگا خدا اونکو کبھی نہ بخشیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا نے مجکو اس آیت مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہے صاف منع نہین کیا آیت مین تو خدا نے یہی فرمایا ہے کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت نہوگی مین ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اوسکی مغفرت جانون پھر حضرت نے اوس منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت اوتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنی نماز مت پڑھ کبھی اونمین سے کسی پر جو مرے معلوم ہوا کہ کافر کے حق مین پیغمبر کی بھی دعا کچھ فائدہ نہین کرتی **ھ** اَبُوْذَرٍّ اِنِّیْ قَدْ وُجِّهَتْ لِیْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اُرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّیْ قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَاْجُرَكَ فِيْهِمْ **قَالَهٗ** لَهٗ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مسلم مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرے خواب مین کھجورون والی زمین نمودار ہوئی ہے یعنی اوسی مین مین ہم جاکر رہینگے سوا مدینے کے ویسی کوئی اور زمین میرے گمان مین نہین آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پونہچا دیگا کہ وے ایمان لاوین شاید خدا اونکو تیرے سبب سے فائدہ پونہچاوے اور تجکو اونمین ثواب دے یہ حدیث حضرت نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمائی جب وے اپنے گھر کو چلے تھے **ف** ابوذر کی قوم کا نام غفار ہے اونکا ملک مکے مدینے کے درمیان ہے جب ابوذر نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تب حضرت پاس مکے مین آئے اور ایمان لائے جب گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہے کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سنا دیوے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّیْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَاۤ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَّجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا قَالَ الصَّغَانِیُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْاٰخَرُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوا خدا کے کسیکو نہ چاہیے سو تم اگر اون دونون کو پاؤ تو قتل کرنا کہا صغانی اس کتاب کے بنانے والے نے کہ اون دونون آدمیون سے ایک تو ہبار بن اسود بن عبد المطلب تھا اور دوسرا عبد القیس تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہے لیکن بیماری مین داغنا جب کوئی اور علاج نہو سکے تو نا چار ہے درست ہے **م** جَابِرٌ اِنِّیْ لَاۤ اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین گواہ نہین ہوتا مگر حق پر **ف** ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہیے کہ مینے اپنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت نے فرمایا تیرا اسکے سوا کوئی اور بیٹا بھی ہے اوسنے کہا کہ ہان ہے حضرت نے فرمایا تونے اوسکو بھی کوئی غلام دیا ہے اوسنے کہا نہین حضرت نے فرمایا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے **ق** عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ اِنِّیْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ لَهٗ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهٖ بخاری اور مسلم مین عمرو بن ابی سلمہ اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمسے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اوس سے اور ایک روایت یون ہے اور خدا کے حکمون کو تمسے زیادہ جانتا ہون **ف** حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجکو غسل کی حاجت ہوتی ہے اور نماز کا وقت آجاتا ہے اور اسی طرح روزے کا حال ہے حضرت نے فرمایا کہ مجکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہے اوسنے کہا کہ مین اور آپ

٧٢٧

٧٢٨

٧٢٩

٧٣٠

راہ سے علیحدہ کر دے یعنی تا کہ خلقت کو آرام پہونچے یا نیک بات سکھلاوے یا برے کام سے روکے ان تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیون کی گنتی برابر تو وہ
آدمی اوس دن شام کریگا اس حال پر کہ اوسنے اپنی جان دور ڈالی دوزخ سے اور ایک روایت میں بجای شام کریگا کے چلیگا آیا ہے دونون روایت کا
مطلب ایک ہے **ف** یعنی آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہین جسنے اتنی بار خدا کا نام لیا اور ذکر کی تو اوسنے شکرگذاری کی خالق کا حق
ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سب کو ملا کر تین سو ساٹھ بار پڑھا

۴۵۶ **ه** عن عرفجة بن شريح انه ستكون هنات وهنات فمن اراد ان يفرق امر هذه الامة وهي جميع فاضربوه بالسيف كائنا من كان
مسلم میں عرفجہ بن شریح رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یون ہے کہ عنقریب نامناسب کام ہونگے یعنی فتنے اور فساد ہونگے سو جو چاہے
کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمی جمائی میں پھوٹ ڈالے تو مارو اوسکو تلوار سے کوئی کیون نہو **ف** یعنی جب مسلمانون نے ایک اپنا امام
اور سردار بنایا پھر جو کوئی اوس سے باغی ہو تو اوسکا قتل کرنا حلال ہے جماعت میں پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اگر مسلمانون میں پھوٹ پڑتی
تو کافر کبھی غالب ہوتے

۴۵۷ **ق** عائشة انه قد اذن لكن ان تخرجن لحاجتكن بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا اپنی بیبیون سے کہ البتہ تمکو حکم ہوا ہے کہ جا ضرور کے واسطے نکلا کرو **ف** حضرت کی بیبیان جا ضرور کو رات کے وقت باہر جاتی تھین
جب پردہ کرنے کا حکم ہوا تو شبہ ہوا کہ شاید جا ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۵۸ **خ** علي انه قد شهد بدرا وما يدريك لعل الله ان يكون قد اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم يعني حاطب بن ابي بلتعة بخاری میں علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حاطب بدر کی لڑائی میں موجود تھا سنا
کہ خدا بدر والون کے ایمان کو خوب جانچ چکا ہے سو کہا خدا نے اون سے کہ کرو جو تمہارا جی چاہے مین نے تمکو بخش دیا یہ حدیث حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے
حق میں فرمائی **ف** بخاری میں پورا قصہ یون ہے کہ ایکبار حضرت نے ارادہ کیا کہ مکے میں اچانک جا پہونچین اور کافرون کو غافل پا کر مار لین
حاطب نے مکے والون کو خط میں لکھ بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضی اور زبیر کو بھیجا وے دونون راہ سے خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے
پوچھا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہے حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی میں مسلمان ہون کافر نہین میرے لڑکے بالے مکے میں ہین میرا وہان کوئی بھائی بند نہین
جو اونکی خبرگیری کرے مینے اس خط سے چاہا کہ اون کافرون سے راہ و رسم پیدا کرون تا کہ وہ میرے لڑکے بالون کو نہ ستاوین عمر فاروق رض نے کہا یا رسول اللہ
منافق ہے اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیون کے جو تین سو تیرہ تھے بڑے درجے ہین اگر اون سے کوئی گناہ
بھی ہوا تو بالکل معاف ہے حضرت کے چارون خلیفہ بھی بدری ہین جسنے اون پر طعنہ کیا اوسنے اپنے ایمان میں خلل ڈالا

فضیلت اصحاب بدر رض

۴۵۹ **خ** ابو هريرة انه كان فيما مضى قبلكم من الامم محدثون وانه ان كان في امتي هذه فانه عمر بن الخطاب
بخاری میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے اگلے جو لوگ ہو چکے ہین اون میں ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت میں
اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہے **ف** محدث اوسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہوا اور اوسکی اٹکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے
کوئی ولی کا رتبہ محدث کے برابر نہین اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت سب امتون سے بیشک افضل ہے تو جس صورت میں
اگلی امتون میں محدث ہوئے ہین تو حضرت کی امت میں بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا

۴۶۰ **ق** عبد الله بن مغفل انه لا يصاد به الصيد ولا ينكى به العدو ولكنه يكسر السن ويفقأ العين يعني الخذف
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہے نہ دشمن زخمی ہوتا ہے پر ناحق

آئے ہین **ف** اشعری یمن کی ایک قوم ہو جسکے ابو موسی اشعری اس حدیث کے راوی ہین وے قوم خوش آواز تھی قرآن خوب پڑھتی تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن پکار کے پڑھنا درست ہی بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو تکلیف بھی نہو قول حکیم کے دو مطلب ایک تو یہ کہ ہماری قوم بہادر ہی لڑنے کو تیار ہم جلدی نکرو دوسرا مطلب یہ کہ حکمت سے آپکو بچا لیتا ہی یعنی ہماری قوم تجھے آتی ہی تمسے لڑیگی تم تھوڑا انتظار کرو غرض یہ کہ وے قوم سے ڈرکر اوسکو نمازین

۴۳۴ **ھ** جابر بن سمرۃ اِنِّي لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مکے مین اوس پتھر کو پہچانتا ہون جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اوسکو مین پہچانتا ہون **ف** علی مرتضی سے روایت ہی کہ مین حضرت کے ساتھ مکے مین کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا

۴۳۵ **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اِنِّي لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهِ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین بعضے آدمی کو دیتا ہون اور میرے نزدیک اوسکے سوائے اور شخص بہت پیارا ہوتا ہی اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ مین اوندھا ڈالا جاوے **ف** یعنی اگر اوسکو مین نہ دون تو وہ کافر ہو جاوے تو دوزخی ہو مراد اس سے وے لوگ ہین جو نو مسلم تھے اور ایمان انکے دلون مین خوب نہین جما تھا

۴۳۶ **ق** سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ بخاری اور مسلم مین سلیمان بن صرد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر اوسکو کہے تو اوسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے تو اوسکا غصہ جاتا رہے **ف** دو شخص آپسمین لڑتے تھے اونمین سے ایک کا چہرہ غصے کے سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھول گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ناحق غصہ شیطان سے ہی پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہی

۴۳۷ **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّي لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِيْ اَوْ تَضْحَكُ بِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون کہ دوزخ والون مین جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلیگا اور بہشتیون مین جو سب کے بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلیگا گھٹنون کے بل گھسلتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہی سو خدا اوس سے کہیگا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ بہشت مین آویگا اوسکے خیال مین ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہی یعنی کہین اوسمین جگہہ نہین سو پھر آویگا پھر کہیگا یا رب مینے تو اوسکو بھرا پایا تو خدا فرماویگا اوس سے کہ جا بہشت مین داخل ہو پھر وہ بہشت مین آویگا تو اوسکے خیال مین بھری معلوم ہوگی تو پلٹ آویگا پھر کہیگا اے میرے رب مینے اوسکو بھرا پایا سو خدا اوس سے فرماویگا جا بہشت مین البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہہ ہی اور دس گنی دنیا کی یا یون

کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا سوائے اپنے پیٹ کے اور مجکو کچھ فکر نتھا اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید فروخت مین
مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی مین رہتے تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پھیلاوے جب تک مین کلام
کرچکون تو وہ میری کسی حدیث کو کبھی نبھولے چنانچہ مینے اپنا کپڑا پھیلایا پھر جب حضرت کلام کرچکے تو مینے اوس کپڑے کو اپنے بدن مین لگا لیا پھر
اوس روز سے مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بھولا ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ ۴۶۴
عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اِقْرَؤُا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ حال یون ہی کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین اویگا خدا کے نزدیک اوسکی مچھر کے پر برابر قدر نہوگی اسکی سند قرآن سے پڑھلو کہ خدا فرماتا ہی کہ
نا اوٹھاوینگے ہم اونکے واسطے ترازو ف یعنی اونکے کچھ نیک کام نہین جنکو ترازو سے تولیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان
اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین ق عَايِشَةُ اِنَّهٗ لَيُبْكٰى عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا يَعْنِيْ ۴۶۵
يَهُوْدِيَّةً بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہی کہ لوگ وس یہودی عورت پر روتے ہین اور اوسکی
قبر مین اوسپر عذاب ہو رہا ہی ف ایک یہودی عورت مرگئی تھی لوگ اوسکے روتے تھے حضرت اودھر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی
ھ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰكِنَّهٗ دَاءٌ يَعْنِي الْخَمْرَ مسلم مین وائل بن حجر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ۴۶۶
مقرر شراب تو دوا نہین ہی ولیکن وہ تو خود روگ ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت نے
اوسکو منع کیا پھر اوسنے کہا کہ مین تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہون سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب دوا نہین ہی بلکہ یہ تو خود روگ ہی کہ
آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا ڈالتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی درست نہین ھ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ لَيْسَ ۴۶۷
بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس ہون اور اگر تیرے
پاس سات دن رہونگا تو سات سات دن اور اپنی بیبیون پاس بھی رہونگا ف حضرت نے ام سلمہ رضہ سے نکاح کیا اور ایک رات اونکے پاس
رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ مین پہلے خاوند کے گھر مین بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بیقدر نہین ہی لیکن خدا کا حکم یون ہی کہ اگر مین تیرے پاس سات دن ہون تو اور بیبیون پاس بھی
رہونگا یعنی جسکی کئی بیبیان ہون وہ سبکی باری برابر رکھے نہین تو گنہگار ہوگا ھ اَلْاَغَرُّ الْمُزَنِيُّ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ ۴۶۸
لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین اغر مزنی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہوجاتا ہی
اور مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون ف بعضے عالمون نے یون کہا ہی کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن امت کے
سمجھانے بجھانے سے اوس حالت مین کچھ فرق ہوجاتا تھا سو اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار
کرنے کی حاجت تھی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ تر ضرور ہی استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا خ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ يُسْتَعْمَلُ ۴۶۹
عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ
بخاری مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے پھر تم اونکو بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے
مین برا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع سو جو دل سے برا جانیگا اونکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے

مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرت پاس اوسکی فریاد آئی حضرت نے فرمایا کہ مجکو موسی سے افضل نکہو بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی
ہر چند مین سب پیغمبرون سے افضل ہون لیکن ہر بات مین نہین چنانچہ مین قیامت مین پہلے اوٹھونگا اور موسی کو ہوشیار پاؤنگا مین
معلوم کہ موسی بیہوش ہوکر مجسے پہلے ہوشیار ہو گئے یا اونکے طور کی بیہوشی یہان مجرا ہو گئی **ق** حفصة اني لبدت

۴۴۲

راسي وقلدت هدي فلا احل حتى انحر بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے
سر کے بالون کو گوند سے چپکایا ہی اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن مین پٹا ڈالا ہی سو مین احرام کو نہ توڑونگا جب تک کہ قربانی نکرونگا
ف حجۃ الوداع مین لوگون نے عرض کیا کہ آپ نے اور ون سے فرمایا کہ عمرہ کرکے احرام توڑین حضرت نے احرام کیون نہین توڑا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھ ہی اور قربانی والا محرم بدون قربانی کیے کیونکر حلال ہو اور قربانی کرنا دسوین تاریخ سے
پہلے جائز نہین اسواسطے مین احرام کو نہین توڑ سکتا احرام مین سر کے بالون کو گوند سے اسواسطے حضرت نے چپکایا کہ بال گرد غبار سے خراب نہون
ق ابن عمر اني لست كهيئتكم اني اظل اطعم واسقى بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ

۴۴۳

حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمھاری طرح نہین ہون مجکو دن مین کھانا پینا ملتا ہی یعنی جس طرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہی
مجکو بدون اسکے خدا طاقت دیتا ہی یا سچ مچ کھانا خدا حضرت کو کھلاتا ہو **ف** حضرت نے صحابہ کو طی کے روزے سے منع کیا
یعنی دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو بھی نکھانا کسیکو درست نہین صحابہ نے پوچھا کہ آپ جو طی کا روزہ رکھتے ہین سکا کیا سبب ہی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہی تمکو درست نہین **ق** ابو سعيد اني لم اومر ان انقب

۴۴۴

عن قلوب الناس ولا اشق بطونهم بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو اسکا حکم نہین
ہوا ہی کہ مین لوگون کے دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہی کہ اونکے پیٹون کو چیرون یعنی مجکو ظاہر کا حکم ہی دل اور پیٹ کی بات دریافت
کرنا میرا کام نہین **ف** اسکا قصہ ہو چکا ہی کہ حضرت کچھ مال بانٹتے تھے ذو الخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے کہا
یا حضرت حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرت نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہی خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہین اور اونکے دل مین کچھ ہی
اور زبان مین کچھ اور ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی معلوم ہوا کہ نمازی پر بناہ ہی اور لوگون
کے دلون کا حال دریافت کرنا ضرور نہین **م** ابو هريرة اني لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمة مسلم مین ابو ہریرہ رض سے

۴۴۵

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین لوگون کو لعنت اور بد دعا کیا کرون مین تو صرف رحمت کے واسطے
بھیجا گیا ہون **ف** جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت انکے واسطے بد دعا کیجیے کہ یہ غارت ہون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہی مسلمانون کے تو دین دنیا دونون حضرت کے سبب سے درست ہوئے اور کافرون کو ہر چند
آخرت مین عذاب ہی لیکن دنیا مین ایسا عذاب نہین کہ تمام سب تباہ ہون اگلی امتون پر جو عذاب ہوا تھا تو سب ہوا تھا **ق** انس اني لم ابعث بها

۴۴۶ م

اليك لتلبسها وانما بعثت بها اليك لتنتفع بثمنها بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے
ریشمی کرتہ تیرے پاس اس واسطے نہین بھیجا کہ تو اوسکو پہنے مین نے تو صرف اس واسطے بھیجا تھا کہ تو اوسکو بیچ کر اوسکی قیمت سے فائدہ پاوے
ف حضرت نے ریشمی کرتہ عمر فاروق رض کو بھیجا عمر فاروق رض نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہین مجکو کیون بھیجا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہی بیچنا درست ہی لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہی **ق**

ٹھیکری دانت توڑتی ہی اور آنکھ پھوڑتی ہی **ف** بعضے لوگون کی عادت ہوتی ہی کہ ٹھیکری اور کنکری انگوٹھے اور اونگلی سے
پھینکتے ہین حضرت نے اوسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہی بلکہ اوس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہی **ق** عَائِشَةُ اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ ٤٦١
قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بات یون ہی
کہ کوئی نبی ہرگز نہین مرتا جب تک کہ اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھہ لیتا پھر مرنے جینے مین اوسکو اختیار دیا جاتا ہی **ف** حضرت
عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت یہ حدیث حالت صحت مین فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوگئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو غش آیا اور حضرت کا سر
میری ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون تو مجکو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے
موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى
یعنی الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ ٤٦٢
اَنْ يَدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلَى الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا
وَسَيُصِيْبُ اٰخِرَهَا بَلَاءٌ وَاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ
الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ
يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ
الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ
فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہی
کہ کوئی نبی مجسے پہلے نہوا مگر اوسپر ضرور تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو اونکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے اونکو اوس سے جو اونکے حق مین برا جانے
اور تمہاری اس امت کے شروع مین عافیت خدا نے نزدیک ٹھہر چکی اور پچھلی امت کو بلا لگے گی اور وے کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد
آویگا تو ہلکا کر دیگا بعضا بعضے کا یعنی پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایماندار
کہ اسمین میری بربادی ہی پھر وہ مشکل کھل جاویگی اوسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایماندار کہیگا یہی میری موت ہی یہی میری موت ہی سو جو چاہی
کہ آپ کو دور ڈالے دوزخ سے اور بہشت مین جاوے تو چاہیے کہ اوسکی موت اوس حالت مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایماندار
مرے اور چاہیے کہ لوگون کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہی یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہی ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہے اور جسنے
کسی امام سے بیعت کی ہو سوا اوسکے قول قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اوسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اوسکی تابعداری کرے اگر اوسکو
طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو **ف** حضرت کو اپنی امت پر بہت
کرم تھا اسواسطے جو امت مین فتنے اور فساد ہونے والے تھے اونکی خبر دی پھر اوسکے علاج بتائے اور پہلے سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیون کا
قتل فرمایا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ ثُمَّ يَجْمَعُ اِلَيْهِ ثَوْبَهٗ اِلَّا وَعٰى ٤٦٣
مَا اَقُوْلُ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو کوئی پھیلائے رہیگا اپنا کپڑا جب تک کہ مین اپنی بات تمام کر چکون پھر اپنے
کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولیگا **ف** ابو ہریرہ کو حضرت کی ہزارون
حدیثین یاد تھین لوگونکو اونکے یاد پر تعجب ہوا تب انہون نے لوگون سے اسکا سبب بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہی کہ مین ہر وقت ہمیشہ تھا حضرت کی خدمت

خیرات کے واسطے بہت ہی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہی فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہین اور جو رو کے منہ مین کھانا دینے اور ثواب ہی اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعد کو مکے مین مرنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکے کا رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اوسمین پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین پھر اونکی بڑی عمر کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد جیتے رہے کہ عمر فاروق کی خلافت مین ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہین لیکن اوسکے سعد بن خولہ پر حجۃ الوداع مین مر گئے تھے افسوس کیا **ق** ابن عباس

۴۸۰ اِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کر کے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اوس قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہین یعنی یہود اور نصاری تو جب تو اونکے پاس جاتا تو اونکو بلا اسطرف کہ گواہی دیوین اسکی کہ کوئی خدا کے سوائے لائق پوجنے کے نہین اور مقرر محمد خدا کا رسول ہی سو اگر وے اس بات مین تیرا کہنا مانین تو اونکو خبر دار کر اس سے کہ خدا نے اون پر ہر ایک دن رات مین پانچ نمازین فرض کین ہین سو اگر وے اسمین بھی تیرا کہنا مانین تو اونکو خبر دار کر اس سے کہ خدا نے اونپر زکوۃ فرض کی ہی کہ اونکے مالدارون سے لی جاوے سو اونکے محتاجون پر پھیر کر دی جاوے سو اگر وے اسکو بھی مانین تو الگ رہنا اونکے عمدہ مال سے یعنی زکوۃ مین جانور چن چن کر عمدہ مت لینا اور ڈر اپنے تئین مظلوم کی بددعا سے سو بات یون ہی کہ مظلوم کی دعا مین اور خدا مین کچھ آڑ نہین یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہی کسی پر ظلم نکرنا شعر بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ؛؛ اجابت از در حق بہر استقبال می آید **ھ** سلمۃ بن الاکوع

۴۸۱ اِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْأَوَّلُ اَللّٰهُمَّ ابْغِنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي **قالہ** لہ مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مقرر تو ویسا ہی جیسا اگلے زمانے مین کوئی مثل کہہ گیا ہی کہ ای خدا مجکو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے پیارا ہو یہ حضرت نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا **ف** حضرت نے کسی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہ نے کسی اور اپنے دوست کو دیدی حضرت نے پوچھا کہ تیری ڈھال کہان ہی سلمہ نے کہا کہ مینے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا عمدہ بات ہی **ھ** عمرو بن عبسۃ

۴۸۲ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَلٰكِنِ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي **قالہ** لہ حین قال إِنِّي مُتَّبِعُكَ مسلم مین عمرو بن عبسہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا تجھسے نہو سکیگا اس وقت مین کیا تو نہین میرے حال اور لوگون کے حال کو دیکھتا ہی یعنی ابھی کفر غالب ہی اور اسلام مغلوب لیکن پھر جا اپنے لوگون مین پھر جب تو میرا حال سنیو کہ مین کافرون پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو یہ حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اونہون نے کہا کہ مین تیرا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا **ف** پورا قصہ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ رض سے یون روایت ہی کہ مین کفر کے وقت مین بھی کافرون کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر مینے سنا کہ ایک شخص مکے مین غیب کی خبرین دیتا ہی مین اسکی اشتیاق سے مکے گیا کہ دیکھا حضرت کافرون کے غلبے سے اپنے مکان سے نہین نکل سکتے مین حضرت کے پاس گیا پھر مینے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ

اونکی برائیان بھلکر بیان کین وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہی جو اونکے خلاف شرع کامون پر راضی ہوا اور اونکا تابعدار رہا **ف** پور اقتصرن ہی
کہ لوگون نے کہا کہ یا حضرت ہم اون ظالم حاکمون کو مار ڈالین یا کہ نہ مارین حضرت نے فرمایا کہ نہ مارنا جب تک وے نماز پڑھا کرین یعنی خلاف شرع کام مین حاکم کی
اطاعت حرام ہی اور جب تک اوس سے صریح کفر نہو تو اوس سے لڑنا بھی درست نہین آئی حدیث معجزہ ہی کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوے جیسا یزید اور مروان کی اولاد

۴۷۰ **فصل** اس فصل مین وہ حدیث ہی کہ جسکے سرے پر انہم ہی **م** عُمَرُ اِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِيْ بَيْنَ اَنْ يَّسْئَلُوْنِيْ بِالْفُحْشِ اَوْ
يُبَخِّلُوْنِيْ وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ **قاله** حِيْنَ قَسَمَ قَسْمًا فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاۗءِ كَانَ اَحَقَّ بِهٖ مِنْهُمْ
مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اون نومسلمون نے مجکو اختیار دیا آئین کہ مجسے نہایت بری طرح سوال کرین یا مجکو بخیل
مشہور کرین اگر نہ دوین اور مین تو بخیل نہین یہ حدیث اوس وقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے نومسلمون کو دیا تھا تو عمر فاروق نے کہا
یا رسول اللہ ان مال کے سزاوار انکے سوے اور لوگ محتاج ایماندار تھے خلاصہ مطلب حضرت کے جواب کا یہ ہی کہ اگر نومسلم مال کو نپاتے تو مجکو
بخیل مشہور کرتے اس واسطے مینے اونکو دیا اور محتاجون کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجڈ جاہل کو دینا اپنی آبرو بچانے کے واسطے درست ہی

۴۷۱ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انہا ہی **ق** عَائِشَةُ اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِيْ بَكْرٍ
قاله عِنْدَ انْتِصَارِ عَائِشَةَ مِنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عایشہ ابی بکر کی بیٹی ہی یہ حدیث حضرت نے فرمائی عایشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کے وقت حضرت
زینب کی گفتگو سے **ف** بخاری مین روایت ہی کہ اصحاب حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے
حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب سے کہدیوین کہ حضرت جس بی بی کے پاس ہون وہین لوگ تحفہ بھیجا کرین
عایشہ کی کون خصوصیت ہی ام سلمہ نے حضرت سے یہ کہا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عایشہ کے مقدمے مین رنج نہ دے سوا عایشہ کے کسی بی بی پاس
مجکو وحی نہین آتی ام سلمہ رض نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپ کے رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی بیبیون نے حضرت فاطمہ رض کو حضرت کے پاس اوسی واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا
ای بیٹی تو کیا نچاہیگی جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہ رض نے کہا کہ البتہ مین اوسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو عایشہ سے
محبت رکھ پھر حضرت فاطمہ رض گھر چلی گئین پھر بیبیون نے حضرت زینب رض کو جو حضرت کی پھپھی کی بیٹی اور بی بی بھی تھین حضرت پاس بھیجا تو حضرت زینب رض نے
حضرت کے سامنے بہت سخت باتین کین اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی بیبیان عایشہ رض کے مقدمے مین عدل اور انصاف چاہتی ہین اور حضرت عایشہ رض نے
ابتک کچھ جواب نہین دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تھین کہ شاید حضرت کچھ جواب دین جب حضرت عایشہ رض نے دیکھا کہ حضرت چپ ہین تو حضرت زینب رض کے
جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب رض کو جواب مین بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ رض ابی بکر کی بیٹی ہی ایسی ہی ہی جو زینب کے جواب دہی
نکر سکے یعنی جیسا اوسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہی ویسے ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیون سے حضرت عایشہ کو
۴۷۲ حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت عایشہ رض کو برا کہا اور اون سے عداوت کی اوسنے بیشک حضرت کو رنج دیا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّهَا
سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ
عَلَيْكُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللهَ الَّذِيْ لَكُمْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیون سے
کہ میرے بعد تم پر غیرون کو تقدیم ہوگی اور وے کام ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا
کہ جو تمپر حاکم کی اطاعت کا حق ہی اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف** یعنی اگر حاکم تمپر ظلم کرے اور تمہارا حق بیت المال سے

۴۸۷ اور ایک روایت میں ہے کہ اِنَّکُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَی الْاِمَارَۃِ وَاِنَّہَا سَتَکُوْنُ نَدَامَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَۃُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَۃُ بخاری میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت پر اور حال اوس حکومت کا قیامت میں پچتاوا ہوگا یعنی کیوں ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب کے عذاب میں گرفتار ہوئے سو دودھ پلانے والی تو اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی بری ہے

ف یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہے کہ آدمی عیش اور آرام میں رہتا ہے جیسا عورت جب تک دودھ پلائے جاتی ہے لڑکا خوش رہتا ہے اور انجام حکومت کا برا ہے اوسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس میں گرفتار رہتا ہے جیسے عورت دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے

۴۸۸ ق جریر انکم سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِہَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ بخاری اور مسلم میں جریر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت میں دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اسکو دیکھتے ہو یعنی چاند کو ہجوم نکرسکوگے اوسکے دیکھنے میں یعنی ہجوم اوسکے دیدار میں کچھ حجاب اور آزار نہوگی جیسے چاند دیکھنے میں ہجوم خلل نہیں ڈالتا سو اگر تمسے ہوسکے کہ غافل نہو نماز سورج نکلنے سے پہلا اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن سے اسکی دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے

ف مصابیح میں جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا کا دیدار قیامت میں ایمانداروں کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہیں دولت اونکے نصیب ہی میں نہیں انکار ہی کیا چاہیں معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا حاصل ہونے میں دخل ہے

۴۸۹ ھ ابوذر انکم سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا یُذْکَرُ فِیْہَا الْقِیْرَاطُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْہَا الْقِیْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَھْلِہَا خَیْرًا فَاِنَّ لَہُمْ ذِمَّۃً وَّرَحِمًا مسلم میں ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے اوس زمین کو جسمیں قیراط کا چرچا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جسمیں قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت تو وہاں کے لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کی سو البتہ اونکے لیے امان ہے اور اون سے برادری ہے

ف قیراط نصف دانگ ہے سولہ ہوتی ہے ودن میں پانچ جو برابر ملک مصر میں اوسکی بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا اون سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اسواسطے مصریوں کو امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل کی ماں مصر کی تھیں اور حضرت اسمعیل عرب کے جد ہیں تو مصریوں سے عرب کو ننہالی رشتہ ہوا اسواسطے اونکے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا

۴۹۰ متفق علیہ انس انکم سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ بخاری میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم پاؤگے اپنے سوا اوروں کو مقدم یعنی تمہارے سوا اور لوگوں کو حکومت ملے گی تو تم صبر کرتے رہیو تا وقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت تک

ف حضرت نے ایکبار انصاریوں کو بلایا تاکہ بحرین میں جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو بھی اتنی جاگیر دیجیے کہ وہ اگلے مسلمان ہیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہیں لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلہ نکرنا

۴۹۱ ھ ابو سعید انکم قَدْ دَنَوْتُمْ مِّنْ عَدُوِّکُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَکُمْ ق اَصْبَحْنَا دَنَا مِنْ مَّکَّۃَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا اٰخَرَ فَقَالَ اِنَّکُمْ مُّصَبِّحُوْ عَدُوِّکُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَکُمْ فَاَفْطِرُوْا وَکَانَتْ عَزْمَۃً فَاَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَاَیْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی السَّفَرِ مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوئے ہو روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کر دیگا پھر حضرت نے جب فرمایا کہ مکہ سے قریب ہو

جو ابوذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے میں آئے کافروں کے غلبے سے حضرت کا حال پوچھ نہ سکتے تھے ایک مدت بعد حضرت سے ملاقات ہوئی تو
حضرت نے پوچھا کتنے دنوں سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہوئے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سوا زمزم پانی کے اور کچھ کھانا نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جن پر اتفاق ہے **ق** أَبُو ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ
جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا
يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ **قَالَهُ** لَهُ حِينَ عَيَّرَ رَجُلًا
بِأُمِّهِ بخاری اور مسلم میں ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد ہے کہ تجھمیں جہالت کی خو ہے تمہارے
غلام تمہارے بھائی ہیں یعنی آدم کی اولاد ہیں اور تمہارے خدمتگار ہیں خدا نے اونکو تمہارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہے یعنی اونکا مالک کیا ہے سو جسکا
بھائی جسکی ملک میں ہے سو اوسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اوسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور اون پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو اونکو دبا ڈالے سو
اون پر اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اونکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابوذر سے فرمائی جب ابوذر نے اپنے غلام کو ماں کی گالی دی **ف**
ابوذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی اونکا غلام پہنے تھا کسی نے اون سے سبب پوچھا تب حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا
کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہے اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہے فرض نہیں اور گالی دینا درست نہیں اگر کام بگاڑے
جھڑکنا درست ہے اور بھاری کام کو نکہے اگر کہے تو آپ بھی اوس کام میں شریک ہووے **ق** سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ إِنَّكَ أَنْ
تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً
تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا
ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ
آخَرُونَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ
قَالَهُ لَهُ لَمَّا عَادَهُ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثوں کو
مالدار چھوڑے تو بہتر ہے اوس سے کہ اونکو محتاج چھوڑے کہ مانگیں لوگوں سے ہتھیلی پھیلا کر اور جواب دیں دیکھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اوسکا
ضرور ثواب پاویگا یہاں تک کہ جو اپنی جورو کے مونہہ میں ڈالیگا یعنی جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تب کہا سعد نے پھر میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں چھوڑ دیا جاؤنگا
ساتھیوں کے چلے جانے کے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو پیچھے رہیگا وہ بھی اچھا اور خوش تقدیر کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو مقرر تیرا مرتبہ
حضرت بہت بڑھیگا اور شاید کہ تو بعد حضرت کے جیتا رہیگا تو برا کہا اور اون سے عداوت کی اوسنے بہت نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوینگے اور
سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا يا قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر اونکو ایڑیوں کے
عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ سے کیا یہ حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب اونکی بیماری کو تشریف لیگئے
کہ میرے بعد تم پر غیروں کو تقدیم ہوگی اور کام ہونگے جو تمکو برے لگینگے میں بیمار ہوا حضرت میرے دیکھنے کو آئے میں نے کہا کہ میں بہت مالدار ہوں
کہ جو تمپر حاکم کی اطاعت کا حق ہے اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو کوئی میرا وارث نہیں مگر ایک بیٹی ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دوں دو حصے خیرات کروں
نہیں پھر میں نے کہا کہ تہائی مال خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ ہاں تہائی

۴۷۸
3.9.67
۴۷۹

الباب الثانی

عُمّالاً فقالَ مَن یَّعمَلُ لِی اِلٰی نِصفِ النَّہارِ علٰی قیراطٍ قیراطٍ فعَمِلَت الیہُودُ اِلٰی نِصفِ النَّہارِ علٰی قیراطٍ قیراطٍ ثُمَّ قالَ مَن یَّعمَلُ لِی مِن نِصفِ النَّہارِ اِلٰی صَلٰوۃِ العَصرِ علٰی قیراطٍ قیراطٍ فعَمِلَت النَّصارٰی مِن نِصفِ النَّہارِ اِلٰی صَلٰوۃِ العَصرِ علٰی قیراطٍ قیراطٍ ثُمَّ قالَ مَن یَّعمَلُ لِی مِن صَلٰوۃِ العَصرِ اِلٰی مَغرِبِ الشَّمسِ علٰی قیراطَینِ قیراطَینِ اَلا فاَنتُمُ الَّذینَ تَعمَلُونَ مِن صَلٰوۃِ العَصرِ اِلٰی مَغرِبِ الشَّمسِ علٰی قیراطَینِ قیراطَینِ اَلا لَکُمُ الاَجرُ مَرَّتَینِ فغَضِبَتِ الیہُودُ وَالنَّصارٰی فقالُوا نَحنُ اَکثَرُ عَمَلاً وَّاَقَلُّ عَطاءً قالَ اللہُ تعالٰی وَہَل ظَلَمتُکُم مِّن حَقِّکُم شَیئاً قالُوا لا قالَ فاِنَّہٗ فَضلِی اُعطِیہِ مَن شِئتُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سوا ے اسکے کوئی مثل نہین ہو سکتی کہ عمر اور مدت تمھاری ای مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلے مین ایسی ہی جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہی مثل تمھاری ای مسلمانو اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے مثل اوس مرد کی جسنے کام کروایا کارندون سے سو اوسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک اوسیکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملیگی جانو ای مسلمانو تمھین وے لوگ ہو جنھون نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمھاری مزدوری دونی ہی سو غصے ہونگے یہود اور نصاری قیامت مین پھر کہینگے کہ ہم کام مین زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنی یہ عجب بات ہی کہ کام بہت محنت کم خدا فرماویگا کیا مینے تمپر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اوس سے کچھ کم دیا کہینگے کہ جو ٹھہرا تھا اوس سے کم نہین ملا خدا فرماویگا سو یہ یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہی جسکو چاہون اوسکو دون **ف** یعنی یہود اور نصاری کی ہرچند عمرین زیادہ تھین اور عبادت بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے اون سے ثواب دونا ہی یہ خدا کا فضل ہی اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور اسی حدیث کے مطابق مضمون انجیل مین بھی موجود ہی چنانچہ متّے کی انجیل باب ۲۰ آیت ۱ مین عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر مزدور مقرر کیے اور اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پہر اور دوپہر کے بعد اور مزدور اوتنی مزدوری پر باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر محنتی اور یے تھوڑی دیر کے محنتی برابر ہو گئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مینے تمپر کچھ ظلم کیا جو تمھاری مزدوری مقرر ہوئی تھی سو تمنے پائی مجکو اپنے مال مین اختیار ہی جتنا جسکو چاہون دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاوینگے اور مقدم موخر بلائے گئے تو بہت لوگ ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب مین افضل ہی اور باوجود یکہ سب سے پچھلی امت ہی یہ خدا کا کرم ہی یہود اور نصاری کے شور اور غل سے کیا ہوتا ہی الٰہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو کیا

۴۹۷ **ق** سَہلُ بنُ سَعدٍ اِنَّمَا الاَعمالُ بِالخَواتِیمِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اعتبار کامون کا مگر خاتمے پر **ف** ایک شخص جہاد مین کافرون سے خوب لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہی لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اوس شخص نے اپنے تئین آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدا کا کچھ اعتبار نہین جب تک انجام بخیر نہو

۴۹۸ **ھ** اَبُوہُرَیرَۃَ اِنَّمَا الاِمامُ جُنَّۃٌ یُقاتَلُ مِن وَّرائِہٖ وَیُتَّقٰی بِہٖ فَاِن اَمَرَ بِتَقوَی اللہِ وَعَدَلَ کانَ لَہٗ بِذٰلِکَ اَجرٌ وَّاِن یَّأمُرْ بِغَیرِہٖ کانَ عَلَیہِ مِنہُ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین ہی سردار مگر جیسے ڈھال کہ اوسکی آڑ مین لڑے اور اپنے تئین بچاوے

میں پیغمبر ہوں میں نے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندوں کو میری زبانی پیغام بھیجا ہے میں نے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادروں سے سلوک کرنا اور بتوں کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اوسکا شریک نجاننا پھر میں نے کہا کہ حضرت کا ساتھ کسنے دیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ایک میاں اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر اور بلال پھر میں نے کہا کہ میں بھی حضرت کا ساتھ دیتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر میں رخصت ہو کر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینہ میں آئے تب میں خدمت میں حاضر ہوا

۴۸۳ ح ابن عمر انک لست تصنع ذلک خیلاء قاله لابی بکر رضی الله عنه یعنی استرخاء الازار بخاری میں ابن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے نہیں کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سے نہیں ف حضرت نے ایک بار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ میں ہی صدیق اکبر نے عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک طرف سے بے اختیار لٹک جاتی ہی میں کیا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پائجامہ کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرایش کی راہ سے ہی تو سخت حرام ہی اور نہیں تو مکروہ ہی لیکن اگر بدون قصد و اختیار کے لٹک جاوے تو معاف ہی

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن کے سرے پر انکم ہی

۴۸۴ ق ام سلمۃ انکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجته من بعض فاقضی له بنحو ما اسمع منه فمن قطعت له من حق اخیه شیئا فلا یاخذه فانما اقطع له قطعة من النار بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کرانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگوں میں بعضا آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہوتا ہی اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان میں نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہوں میں جیسا کہ اوس سے سنتا ہوں سو جس شخص کو میں اوسکے بھائی کے حق سے کچھہ کاٹ کے دلا دوں تو وہ شخص نہ لیوے پرائے حق کو سوا اسکے کچھہ نہیں کہ اوسکو میں دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہوں ف یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہی سو اگر کوئی خوش تقریری سے دھوکا دیکر حاکم سے حکم لیوے اور پرایا حق چھینے تو وہ مال اوسکے حق میں خدا کے نزدیک حرام ہی اور اوسکا انجام دوزخ ہی اگرچہ ظاہر میں فریب سے بچے

۴۸۵ م ابو قتادة انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتاتون الماء ان شاء الله غدا ق له قبل لیلة التعریس بیوم مسلم میں ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاوگے جو خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلے اوس رات کے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سو گئے تھے ف یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا تبوک میں فرمائی گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اوس رات کو چلتے چلتے آخر شب سو گئے تھے نماز فجر فوت ہو گئی پھر قضا جماعت سے پڑھی

۴۸۶ م معاذ بن جبل انکم ستاتون غدا ان شاء الله عین تبوک وانکم لن تاتوها حتی یضحی النهار فمن جاءها منکم فلا یمس من مائها شیئا حتی اتی مسلم میں معاذ بن جبل رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمے پر پہونچوگے اور تم اوس چشمے پر نہیں پہونچنے کے جب تک کہ دن نچڑھیگا سو تم لوگوں میں جو اوسپر جاوے تو اوسکے پانی کو کچھہ بھی ہاتھہ نلگاوے جب تک میں نہ آؤں ف معاذ بن جبل رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ جنگ تبوک کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اوسی وقت ہم اوس چشمے پر پہونچے دو آدمیوں نے لشکر سے نکل کر اوس پانی میں ہاتھہ لگایا حضرت نے پوچھا کس نے ہاتھہ لگایا ہی معلوم ہوا دو آدمی تھے حضرت اون پر ناخوش ہوئے پانی چشمے میں نہایت کم تھا پھر ہاتھوں سے لوگوں نے پانی جمع کیا اتنا مشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھہ اور مونہہ دھو کر اوس پانی کو چشمے میں ڈالا پھر تو چشمے نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اوس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے

پانچ رکعت پڑھیں تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کیے پھر حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضائے بشریت ہے پیغمبروں کو بھی ہوتا ہے لیکن
پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہیں چنانچہ سہو کا مسئلہ بھی معلوم ہو گیا

۵۰۶ ق اُمُّ سَلَمَةَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَذَرْهَا بخاری اور مسلم میں ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہی ہوں
اور البتہ آتا ہے میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہے تو میں جانتا ہوں کہ وہ سچا ہے تو
فیصلہ کر دیتا ہوں اوسکے موافق سو جسکے تئیں جسکو میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ تو اوسکے حق میں دوزخ کا ٹکڑا ہے چاہے اوسکو اٹھا لیوے
یا چاہے چھوڑ دیوے

۵۰۷ ق عَائِشَةُ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی نے تو کھپا ڈالا اونکو جو تم سے پہلے تھے کہ جب اون میں کوئی شریف اور
رئیس چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے نے سزا دیتے اور جب اون میں کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہے خدا کی کہ اگر فاطمہ بنت
محمد کی بیٹی چوری کرے تو مقرر اوسکا ہاتھ کاٹوں ف فاطمہ قیس کی بیٹی قریش میں شریف زادی تھی اوسنے چوری کی لوگونے اوسکی سفارش
کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی میں سفارش کرتے ہو پس کسیکی سفارش حضرت نے نمانی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی پھر اوسکے ہاتھ کو کٹوا ڈالا
معلوم ہوا کہ حکم شرع میں کسیکی رو رعایت نچاہیے اگلی امتیں اسی کے سبب سے ہلاک ہوئیں تو پچھلے زمانے میں اسلام کی بھی سلطنت شرع میں سستی کرنے
سے سست ہو گئی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہیں کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن سبط مصطفیٰ اور جگر گوشۂ فاطمہ زہرا یعنی
حسین ع کے غم میں درست ہے سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اسواسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہے جو چیز حرام ہے سب کے واسطے
برابر ہے شریف اور رذیل کا اسمیں کچھ فرق نہیں

۵۰۸ خ ابْنُ عُمَرَ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ بخاری میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری زندگی کی تو مدت جو تم سے
آگے امتیں ہو چکیں ہیں اتنی ہے جتنی مدت عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتوں کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمہاری کم یعنی اس تھوڑی
زندگی میں جس قدر عبادت ہو سکے سو کرلو دنیا کی ہوس میں زیادہ نہ پھنسو

۵۰۹ خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ بخاری میں جبیر بن مطعم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہے ف
عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہیں سو حضرت نے خیبر کا
پانچواں حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان رض نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ
بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہیں لیکن اسکا کیا سبب ہے کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہیں
اگر برادری کی جہت سے دیا ہے تو ہم اور وے حضرت کے ساتھ برابر ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہیں ہوئی
کفر اور اسلام میں رنج اور غم میں ہمیشہ شریک رہی یہ سبب ہے اونکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی بنی مطلب کو بھی آل میں داخل جانتے ہیں

۵۱۰ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ آنے کی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے سبب سے ٹھہرائی گئی ہے ف مصابیح میں روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت نے

کہا ابو سعید نے پھر اوترے ہم دوسری منزل پر پس حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑوگے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کردیگا
سو توڑو روزے کو سفر میں توڑنا مباح تھا حضرت کے حکم سے فرض ہوگیا تو ہمنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئیں دیکھا کہ ہم
سفر میں روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ **ف** جس سال مکہ فتح ہوا حضرت مدینے سے رمضان میں روزہ رکھے جہاد کو چلے جب مکے کے قریب پہنچے
تب یہ حدیث فرمائی خلاصہ مطلب یہ کہ سفر میں روزہ رکھنا اور توڑنا دونوں درست ہے لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہے مگر جہاد میں توڑنا
۴۹۲ افضل ہے کہ وہاں طاقت کا کام ہے بلکہ اوس سال جن لوگوں نے روزہ نہ توڑا حضرت نے اونکو گنہگار فرمایا **ق** حُذَیْفَةُ اِنَّكُمْ
لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّكُمْ اَنْ تُبْتَلُوْا بخاری اور مسلم میں حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہیں جانتے ہو شاید کہ تم بلا میں
ڈالے جاؤ **ف** حذیفہ رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہیں ہمنے کہا کہ یا حضرت کیا ہمارے
واسطے کچھ آپ کو خوف ہے ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو تک ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلا میں پڑے کافروں کے غلبے سے
۴۹۳ نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپ کر اور ابتدائے اسلام میں بہت اصحاب حبش وغیرہ کی طرف مکہ چھوڑ کر نکل گئے تھے **ق** اَنَسٌ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ
اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ تَمَادٰى لِیَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک کہ تم لوگ میرے برابر نہیں جان لو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجکو زیادہ ہوجاتا تو برابر اتنے طی کے روزے رکھتا جاتا کہ
چھوڑ دیتے شدت سے محنت کرنے والے اپنی شدت کو **ف** ایکبار حضرت نے آخر رمضان میں طی کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی حضرت کے
ساتھ طی کے روزے رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہوگیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو میں اتنا طی کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہوکر طی کرنا
۴۹۴ چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی طی کا روزہ حضرت کو درست تھا اورونکو نہیں **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللّٰهِ
مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا مسلم میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت میں خدا کو ملوگے پیدل چلتے
ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے **ف** یعنی دنیا کے سامان میں شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو
قیامت میں یہ کچھ بھی نہ رہیگا کپڑا تک بدن پر نہ ہوگا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبروں سے اوٹھوگے

۴۹۵ **فصل** اس فصل میں وہ حدیث ہے جسمیں لٰکِنَّ کی لفظ ہے **ق** عَائِشَةُ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ
بِالنَّاسِ قَالَهُ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے ساتھ والی
عورتوں کی طرح ہو یعنی کیوں خلاف نکائی کرتے ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگوں کو خود امام ہوکر نماز پڑھاوے یہ حضرت نے اون بیماری میں فرمایا جسمیں انتقال ہوا
ف بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں فرمایا کہ کہو ابی بکر رض سے لوگوں کو نماز پڑھاوے میںنے کہا کہ
ابو بکر رض نرم دل مرد ہے اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہوگا رونے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نہ سنینگے عمر کو فرمائیے کہ نماز پڑھاوے حضرت نے
فرمایا کہ ابو بکر رض سے کہو کہ نماز لوگوں کو پڑھاوے پھر میںنے حفصہ رض سے کہا کہ تم حضرت سے کہو حفصہ نے حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ
حضرت کی حیات میں پانچ دن صدیق اکبر رض نے امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر رض کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی نماز کی
امامت کا سو اپنی زندگی میں صدیق اکبر رض کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی میں کسیکو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہے کہ بادشاہ نے اوسکو ولیعہد کیا

۴۹۶ **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اِنَّمَا ہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ
كَمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ

رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم کہا کرو اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ف حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہے جب امام تکبیر اور رکوع اور سجدہ پہلے کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہیں درست

۵۲۸ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَۃُ الْمَرْأَۃَ فَتَنْعَتَھَا لِزَوْجِھَا کَاَنَّہٗ یَنْظُرُ اِلَیْھَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان کرے اوسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا اوسکو دیکھتا ہے ف جب عورت دوسری عورت کی نک سک اپنے خاوند سے کہیگی تو اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہوں اس واسطے حضرت نے اسکو منع فرمایا غور کیا چاہئے کہ شریعت نے کیا کیا دور اندیشی کی ہے چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع میں منع ہے

۵۲۹ م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُہٗ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ بیچو نہ مول لو میوہ کو جب تک اوسکی صلاحیت ظاہر ہو یعنی جب تک گدر نہ ہو اور نہ مول لو نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کرکے یا ایک میوہ درخت پر لگا ہوا اور دوسرا ٹوٹا ہو ف امام شافعی کے نزدیک جب تک کہ پھل گدر نہ ہو بیچنا نہیں درست ہے بموجب اس حدیث کے اور الکل سے پھل کو پھل سے بیچنا اس واسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہو گیا

۵۳۰ م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا تَبْدَؤُا الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَھُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْہُ اِلٰٓی اَضْیَقِہٖ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو اور جب تم اون سے ملاقات کرو کسی راہ میں تو اوسکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو ف یہود اور نصاری کو آپ سلام کرنا تو حرام ہے اور اگر وے سلام کریں تو جواب میں وعلیکم یعنی تم پر وہی ہے جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ میں دبانا اس واسطے فرمایا کہ جب ان لوگوں نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لائق ہوئے

۵۳۱ ق اَبُوْ بَشِیْرِ الْاَنْصَارِیُّ لَا تَبْقَیَنَّ فِیْ رَقَبَۃِ بَعِیْرٍ قِلَادَۃٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَۃٌ اِلَّا قُطِعَتْ بخاری اور مسلم میں ابو بشیر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کاٹ ڈالا جاوے ف گنڈا کاٹنا اس واسطے فرمایا کہ اوس میں گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہے یا اس واسطے کہ دوڑنے میں یا چرنے میں کہیں اٹک نجاوے یا وے لوگ نظر لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان میں عوام لوگ نیلا گنڈا جانور اسی خیال سے باندھتے ہیں

۵۳۲ م اِبْنُ عُمَرَ لَا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُہٗ مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو جب تک اوسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہو اور زرد و سرخ ہو اور جھڑنے سے بچے

۵۳۳ م عُثْمَانُ لَا تَبِیْعُوا الدِّیْنَارَ بِالدِّیْنَارَیْنِ وَلَا الدِّرْھَمَ بِالدِّرْھَمَیْنِ مسلم میں حضرت عثمان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے دیناروں سے اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے دو درموں سے ف یعنی چاندی سونے میں زیادہ لینا اور دینا بیاج ہے

۵۳۴ ق اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا تَبِیْعُوا الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ وَّلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ وَّلَا تَبِیْعُوْا مِنْھَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کو سونے کے ساتھ مگر برابر کو برابر سے اور زیادہ نکرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر کو برابر سے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے ف حاصل یہ کہ تول ماپ کی چیزوں میں جب کہ ایک ہی جنس ہو تو اوسکا برابر برابر بیچنا دست بدست لازم ہے اور زیادہ دینا لینا اور مدت ٹھہرانا بیاج ہے اور جب دو جنس ہوں جیسے سونے کو چاندی سے بیچے تو زیادہ کمی درست ہے بشرطیکہ دست بدست ہو یعنی وعدہ نہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اس طرح پر کہ ایک تو اوس وقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اوسکے دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہے نہیں درست چاندی سونے میں گھٹا کر برابر لیکن اگر بہت میل ہو تو اوسکو حساب کر لیوے

۵۳۵ م اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا تَتَّخِذُوْا شَیْئًا فِیْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا

اوسکے سبب سے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر سے بنتی ہی اوسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہی سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے
اور انصاف کرے تو اوسکے سبب سے اوسکو ثواب ملیگا اور اگر اسکے سوا حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اوسکے سبب اوسپر عذاب ہوگا ق البراء بن

۴۹۹ عازبؓ اِنّما الخالۃُ اُمٌّ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ماہی یعنی ماکے برابر ہی ف
علی مرتضیٰ اور جعفر طیار رضا اور زید رضا مین گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش مین کہ اوسکے ماباپ مر گئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اوسکو ہم
پالین حضرت نے پوچھا کہ اسکی خالہ کسکے نکاح مین ہی معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح مین ہی حضرت نے جعفر کو دلائی پھر یہ حدیث فرمائی علما نے اسی حدیث سے
نکالا ہی کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ما مرجاوے تو اوسکی ما کی رشتہ دار عورتین اوسکو پالین جیسے خالہ اور نانی ق اُسامۃُ بنُ زیدٍ اِنّما الرّبوا

۵۰۰ فی النَّسیئۃِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدہ مین ہی ف بیاج نام ہی ایک
جنس و زنی مین زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہی زیادتی سود نہین اور اس حدیث سے ظاہر
معلوم ہوا کہ دست بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا
بیاج نہین ہی وعدہ بیاج ہی اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم خ عائشۃُ اِنّما الرَّضاعۃُ مِنَ المَجاعۃِ بخاری مین

۵۰۱ حضرت عائشہ رضا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیرخوارگی تو صرف بھوکھ سے ہی ف یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی
تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہی کہ چھوٹے لڑکے کی بھوکھ دودھ سے جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین وہ
نکاح کو نہین کھوتا ع ابو سعیدٍ اِنّما الماءُ مِنَ الماءِ ھٰذا الحدیثُ منسوخٌ مسلم مین ابو سعید رضا سے روایت ہی کہ حضرت نے

۵۰۲ فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہی یہ حدیث منسوخ ہی ف یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہی اس حدیث کا حکم منسوخ ہی
چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہی منی نکلے یا نہ نکلے ق جابرؓ اِنّما المدینۃُ کالکیرِ تنفی خَبَثَھا

۵۰۳ وتنصعُ طیّبَھا بخاری اور مسلم مین جابر رضا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہی لوہار کی چھانٹتا ہی میل کچیل کو اور
نکھارتا ہی ستھرے کو ف ایک گنوار مدینے مین آیا مسلمان ہوا اوسکو تپ چڑھی تو مرتد ہوکر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی منافق اور بے ایمان مدینے مین نہین رہ سکتا ایمان دار اوسمین ٹھہرتا ہی ھ رافعُ بنُ خدیجٍ اِنّما اَنا بشرٌ اِذا اَمرتُکم بشیءٍ

۵۰۴ مِن دینِکم فخذوا بہ واِذا اَمرتُکم بشیءٍ مِن رأیی فاِنّما اَنا بشرٌ مسلم مین رافع بن خدیج رضا سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین بھی آخر آدمی ہون جب مین تمکو تمہارے دین کی بات کچھ بتلاؤن تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی اوسپر عمل کیا کرو اور جب تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح
بتلاؤن تو مین بھی تو آخر آدمی ہی ہون ف جب حضرت مدینے مین آئے تو وہان کے لوگون کا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور مین پیوند کیا کرتے تھے
حضرت نے اوسکو بیفائدہ جانکر منع کیا اوس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے کامون مین واجب ہی
دنیا کے کام مین واجب نہین ہی اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری عقل مین کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہی دین وہ ہی جسمین عذاب ثواب کا ذکر ہو اور

۵۰۵ آخرت کے نفع نقصان کا جسمین بیان ہو ق ابنُ مسعودٍ اِنّما اَنا بشرٌ اَنسیٰ کما تنسونَ فاِذا نسیتُ فذکّروني
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب مین بھی
بھولا کرون تو مجکو یاد دلا دیا کرو ف مصابیح مین عبداللہ بن مسعود رضا سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑھین
اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز خدا کے حکم سے بڑھائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجای چار رکعت کے

تنصعُ طیّبَھا

ف امام شافعی کے مذہب مین پانچ بار دودھ پینے سے نکاح منع ہی ایک دو بار سے نہین موجب اس حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک ایکبار

۵۴۳ دوبار سے بھی نکاح منع ہی اس واسطے کہ قرآن مین مطلق ہی ایکبار دوبار کی قید نہین واللہ اعلم ﴿ عَائِشَةَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

۵۴۴ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایکبار دوبار دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہین کرتا ﴿ اَبُو جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ لَا

تُحَقِّرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَا تُوَاعِدْ اَخَاكَ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ مسلم مین ابو جری رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تھوڑا نہ سمجھہ یعنی ثواب سے خالی نہین اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نکر کہ پھر اوسکے خلاف

۵۴۵ کرے ﴿ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِاٰبَائِكُمْ مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ

۵۴۶ حضرت نے فرمایا کہ قسم نکھایا کرو بتون کی اور نہ اپنے اباؤن کی ف سوا خدا کے کسیکی قسم نہین درست ﴿ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ

لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ مسلم مین عبد المطلب بن ربیعہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

حلال نہین زکوۃ کا مال الیتا بنی ہاشم کو زکوۃ کا مال تو آدمیون کا میل ہی ف بعضے بنی ہاشم نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل

زکوۃ کا حاکم کر کے بھیجیے تا کہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اورون کو ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو تمھارے لائق نہین

کہ لوگون کا میل تحصیل اور صدقہ لو یہ اونکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ اگر حضرت زکوۃ اپنی آل اور اولاد کے واسطے

۵۴۷ حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہی ﴿ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ

مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُ

اَحَدُكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعے کی رات کو شب بیداری اور نماز کے واسطے خاص نکرو اور سب

دنون مین سے جمعے کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر اس طرح مضایقہ نہین کہ اور روزے جو تم رکھتے ہو اونمین جمعہ بھی آپڑے

ف جمعے مین غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد مین جانا اور نماز جمعے کی پڑھنا ضرور ہی سو اسواسطے اوسکی شب بیداری اور

روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہین ان کامون مین خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہی کہ عبادت کے واسطے سب دن برابر ہین اور

۵۴۸ بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت دینی ہمکو درست نہین کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت لگاوے ﴿ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ

لَا تَخْتَلِفُوا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ اختلاف نکیا کرو اسواسطے کہ جو لوگ تمسے آگے تھے اونھون نے اختلاف کیا پھر برباد ہو گئے ف عبد اللہ بن مسعود رض

مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجکو اور طرح سے معلوم ہوا مین اوسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون

۵۴۹ خوب پڑھتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قرات جس طرح ثابت ہو اوسکا انکار نکرو ﴿ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ

الْاَنْبِيَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو ف یعنی اصل پیغمبری

مین سب برابر ہین یہ نجانو کہ کوئی کمتر ہی کوئی بہتر اسواسطے کہ سب پیغمبرون کا ایمان لانا فرض ہی باقی جس قدر جسکی تفصیل دلیل سے ثابت ہی اوسکے

۵۵۰ بیان اور اعتقاد مین مضایقہ نہین ﴿ اَبُو سَعِيْدٍ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِي

اَفَاقَ قَبْلِي اَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون مین مجکو بہتر نکہو

فرمایا کہ اگر میں تجکو جہانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شرع میں جو حکم ہی گھر میں داخل ہونیکی اجازت مانگنے کا تو صرف اسی واسطے ہی کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تونے جہانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ بیگانے گھر میں جہانکنا سخت حرام ہی

٥١١ **ق** ابو ہریرۃ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہی کہ اوسکی پیروی کیجیے سو امام کے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کرین **ف** اسمین اختلاف ہی کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کرین امام احمد کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھین اور امام مالک کے نزدیک بیٹھ کر نماز میں امامت کرنا درست نہین اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہوکر نماز پڑھین چنانچہ حضرت نے آخر عمر میں بیٹھ کر امامت کی اور صحابہ نے پیچھے کھڑے ہوکر اقتدا کی تو حضرت کے پچھلے فعل سے حدیث قولی منسوخ ہوئی

٥١٢ **ق** ابن عباس اِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ اَكْلُهَا بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے کا تو صرف کھانا ہی حرام ہی **ف** حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہی فرمایا کہ اسکی کھال کیون نہ کھینچ لی اور مسالے سے کیون نہ پاک کر لی کہ تمہارے کام آتی لوگون نے کہا کہ یہ تو مردہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہی کھال لینا تو منع نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور روئین اور پر اور پٹھا لینا درست ہی

٥١٣ **خ** ابو ہریرۃ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهٗ خَضْرَاءَ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹی زمین اونکے بیٹھنے سے نیچے سبز سبز ہو گئی **ف** خضر کا نام ایلیا ہی خضر کہتے ہین سبز کو جیسے اونکی برکت سے زمین سبز ہو گئی تو وے خضر مشہور ہو گئے یعنی ہرے بھرے

٥١٤ **ق** عمار بن یاسر اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهٗ وَيُرْوٰى ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ فَنَفَضَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ **فالہ** لہ بخاری اور مسلم مین عمار بن یاسر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونون ہاتھون سے اس طرح پھر حضرت نے اپنے دونون ہاتھ زمین پر ایک بار مارے پھر ملا بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونون اپنی ہتھیلیون پر اور اپنے مونھہ پر اور دوسری روایت یون ہی کہ پھر زمین سے دونون ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جہاڑے پھر اوس سے ملا اپنے مونھہ اور دونون ہتھیلیون کو **ف** روایت ہی عمار رضی سے کہ حضرت نے مجکو کسی کام کو بھیجا تو مجکو نہانے کی حاجت ہوئی اور مینے پانی نپایا تو مٹی مین پڑ لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہی یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل مین پانی سب جگہہ پونہچانا ضرور ہی ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہو گی عمار کہتے ہین کہ یہ قصہ مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونون کا بدلا ہی جب پانی نہو یا بیماری ہو اور امام احمد کے مذہب مین تیمم ایک ضربہ ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل مضبوط ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کے مذہب مین تیمم مین دو ضربے ہین اونکی دلیل اور حدیثین ہین چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابر رضی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیمم دو ضربے ہین ایک ضربہ مونہہ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھون کو کہنیون تک اور سنن ابی داؤد مین عمار سے اسی طرح کی روایت ہی حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی لیکن بخاری اور مسلم مین نہین باقی اسکی تفصیل سفر السعادت کی شرح مین مذکور ہی

٥١٥ **م** ابن عباس اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ يَعْنِي الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالون کا جوڑا باندھکر نماز پڑھے جیسے مثل اوس آدمی کی جو مشکین بندھا نماز پڑھے

اوسکا پیٹ بھرگیا اور جس میں مجھے خدا نے کہ وہ قدم کیا ہے اور کیسا ہی یہان قدم عقل و خرد کا سمانا نہین جیسا روایت میں آیا ہی کیسا یا

٥٥٨ ماتا ہے اور کیسا یا ہے واللہ اعلم ﴿جابر﴾ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت میں ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر غالب رہکر قیامت تک پھر اوترےگا عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدی کہ آئیے امام بنکر ہمکو نماز پڑھائیے تو عیسی کہینگے کہ نہین تمہین آپس مین ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دی ہی اس امت کو ﴿ف﴾ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہی تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسے روم اور توران اور مغرب الحمد للہ کہ اسلام غالب ہی اور جہاد جاری ہی

٥٥٩ ﴿ق﴾ أَنَسٌ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ يَعْنِي الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي بَالَ فِي الْمَسْجِدِ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مت روکو اوسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اوسکو تاکہ پیشاب کرلے مراد اس سے وہ گنوار ہی جسنے مسجد مین پیشاب کیا ﴿ف﴾ ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا صحابے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اوسنے نادانی سے پیشاب کیا اب کرلینے دو پھر حضرت نے اوسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان نجاست نچاہیے پھر اوس مکان کو دھلوا ڈالا

٥٦٠ ﴿م﴾ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ مسلم میں زینب بنت ابو سلمہ کی یعنی حضرت کی پالی ہوئی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاک نٹھہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ کون نیک ہی تم میں ﴿ف﴾ مصابیح مین زینب رضی سے روایت ہی کہ میرا نام پہلے برہ تھا اوسکے معنی تھی پاک پھر حضرت نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرت نے بہت نام بدلے خصوصا جنمین بی پاکی یا شرک تھا جیسے عبد الشمس

٥٦١ ﴿ق﴾ ابْنُ عُمَرَ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قرآن کو لیکر مین نہین ڈرتا ہون کہ کہین دشمن اوسکو پاجاوے ﴿ف﴾ یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قرآن نیجاوے کہ کافر اوس سے بے ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو قرآن لیجانا مضایقہ نہین

٥٦٢ ﴿ق﴾ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجکو بدون مانگے ملے تو تیری غیب سے اوسپر مدد ہوگی اور اگر تجکو حکومت مانگنے سے ملی تو تجہی پر سونپی جاویگی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہوگی

٥٦٣ ﴿ق﴾ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ مَا فِي صَحْفَتِهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نمانگے عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کو تاکہ اوندیل لیوے جو اوسکے تغار اور پیالے مین ہی یعنی جو اوسکو خاوند سے ملتا تھا سو آپ لیوے اور چاہیے کہ بدون شرط طلاق اوسکے خاوند سے نکاح کرلیوے سو اوسکو وہی ملیگا جو اوسکی قسمت مین ہی ﴿ف﴾ یعنی جو عورت کہ جورو والے مرد سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلی جورو کو طلاق نچاہے کہ اوسکا مال سب مجکو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے

٥٦٤ ﴿ق﴾ عَائِشَةُ لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا يَعْنِي بِاخْتِيَارِ عَائِشَةَ إِيَّايَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اون مین سے جو عورت پوچھیگی اوسکو بتا دونگا یعنی یہ بات کہ عائشہ رضی نے مجکو اختیار کیا ﴿ف﴾ جب قرآن مین آیت تخییر اوتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیان یا اللہ اور رسول کو اختیار کرین یا دنیا کو

مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار چیز کو نشانہ **ف** عبد اللہ بن عباس رضی نے چند جوانونکو دیکھا کہ مرغی کو ایک جگہہ کھڑی کر کے تیرون سے اوسکو نشانہ مارتی ہین تب حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرت نے اینپر لعنت کی ہی معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو چونگ سے بناتے ہین نہایت حرام ہی اور بکمال بیدرد اور سخت دل ہین کہ ناحق عذاب کرتے ہین اور شکار پر نشانہ لگانا البتہ درست ہی

۵۳۶ **ق** ابن عمر لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھرونمین جب سویا کرو **ف** اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ جاتی ہی بلکہ مدینے مین ایکبار یون ہی آدمی اور گھر جل گئے تھے **خ**

۵۳۷ ابو ہریرۃ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنگ مین دشمن سے ملنے کی آرزو نکیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نکرو **ف** بعضے نوجوان صحاب کہتے کہ اگر ہم کافرون سے ملین تو خوب اونکو مارین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوی کرنا بہتر نہین اگر شاید بھاگے تو گنہگار ہوگئے **خ**

۵۳۸ ابو ہریرۃ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے گھرونکو قبرین نہ بنایا کرو مقرر شیطان اوس گھر سے بھاگتا ہی جسمین سورہ بقر پڑھی جاوے **ف** یعنی گھرون مین مُردون کی طرح بے عمل نہ پڑے رہا کرو بلکہ گھر مین قرآن پڑھا کرو تاکہ شیطان بھاگے

۵۳۹ **ه** ابو مرثد الغنوی لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا مسلم مین ابو مرثد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو اور اونکی طرف نماز نہ پڑھا کرو **ف** یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نکرو کہ اوسپر بیٹھو اور جا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نکرو کہ اونکو قبلہ بناکر اودھر نماز پڑھو یا اون سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین **خ**

۵۴۰ ابو ہریرۃ لَا تَحَاسَدُوا اور مروی ہی لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد اور ڈاہ نکیا کرو اور ایک روایت یون ہی کہ حسد کرنا لائق نہین مگر دو آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہی سو وہ اوسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑھا کرتا ہی تو دوسرا کہے کہ اگر مجکو بھی قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اسکو ہی تو مین بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہی دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہی سو وہ اوسکو بجا خرچ کیا کرتا ہی تو یون کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا اسکے پاس ہی تو مین بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہی **ف** حسد یہ ہی کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہی اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین گرفتار ہی گویا حسد کرنے والا خدا سے غصے ہوتا ہی کہ کیون اوسکو دیا مجکو نہ دیا لیکن کسی دیندار کو دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے تو درست ہی یہ حسد نہین اسکو غبطہ کہتے ہین

۵۴۱ **ق** ابو ہریرۃ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو اور دم دیکر قیمت نہ بڑھاؤ یعنی اٹریا بن نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت نرکھو اور ایک دوسرے کی جگر کاٹو آپسمین پشت دیکر نہ بیٹھو اور بھائی بن جاؤ اے خدا کے بندو **ف** یعنی جیسے سگے بھائیون مین محبت اور پاسداری ہوتی ہی ویسی سب مسلمانون سے کرو اور کفر کی بری عادتین چھوڑو

۵۴۲ **ه** ام الفضل لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ مسلم مین ام الفضل رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دودھ کا ایکبار یا دوبار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا

داؤد اور سلیمان کی بنائی **ف** اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگرچہ منزل ہو
یا زیادہ درست نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدونکا ذکر ہی یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سوائے
ان تین مسجدونکے اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کرکے جانا درست نہین ہی سوائے مسجدون کے اور مکانات کو متبرک جانکر جانا اس حدیث مین منع
نہین واللہ اعلم اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدون سے ہزار بار افضل ہی اور کعبے مین نماز
٥٧٠ میری مسجد سے سو بار افضل ہی تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدون سے لاکھ بار افضل ہی **م** ابی برزۃ لا تصاحبنا ناقۃ
علیہا لعنۃ مسلم مین ابو برزہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نرہے جسپر لعنت ہی **ف** حضرت سفر مین تھے
ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جھڑکی کے واسطے فرمایا کہ تا لعنت کہنے کی عادت چھوڑے معلوم ہوا کہ جانور پر
٥٧١ بھی لعنت کرنا نہین درست **م** ابو ہریرۃ لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا کلب ولا جرس مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
٥٧٢ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ساتھ نہین دیتے رحمت کے فرشتے اون لوگون کا جن مین کتا اور گھنٹا ہوتا ہی **خ** ابی ہریرۃ لا تصدقوا
اہل الکتاب ولا تکذبوہم وقولوا آمنا باللہ وما انزل الینا الآیۃ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کتاب والون یعنی یہود اور نصاریٰ کو نہ سچا جانو اونکو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اسکو مانا جو ہمپر اوترا یعنی قرآن اور جو
اگلے پیغمبرون پر اوترا **ف** حضرت کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین پڑھتے تھے اور مسلمانون کے واسطے عربی مین اوسکا ترجمہ
کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونکو سچا نجانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جھوٹھا بھی نجانو شاید کہ سچی بات ہو اور مجمل یعنی کہو کہ ہم
٥٧٣ قرآن اور توریت اور انجیل کو مانتے ہین مگر ہمکو تمھارا اعتماد نہین خدا جانے کہ تمنے کیا رکھا ہی اور کیا بگاڑا **خ** ابی ہریرۃ لا تصروا
الابل والغنم فمن ابتاعہا فانہ بخیر النظرین بعد ان یحلبہا ان شاء امسک وان شاء ردہا وصاعا
من تمر بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیڑ کے تھنون مین جو اونکو
مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہی خواہ رکھے خواہ اونکو پھیر دیوے تین سیر کھجور بدلا دیکر **ف** دستور ہی دغا بازونکا کئی دن کا دودھ
گائے بکری کا بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دھوکھے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اوسکو اختیار ہی خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلا دیکر اور
یہی مذہب ہی امام شافعی رح کا امام اعظم رح کے مذہب مین بدلا دینا نہین اس واسطے کہ جانور کا دانہ اور چارا دودھ کا عوض ہو گیا چنانچہ باب اول مین
٥٧٤ یہ مضمون گذر چکا **م** ابو ہریرۃ لا تصم المرأۃ وبعلہا شاہد الا باذنہ ولا تاذن فی بیتہ وہو شاہد
الا باذنہ وما انفقت من کسبہ من غیر امرہ فان نصف اجرہ لہ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نفل روزہ عورت نرکھے خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گھر مین آنے دیوے
اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اوسکے حکم خدا کی راہ مین دیویگی تو اوسکا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا **ف** اس حدیث مین خاوند کے حق
عورت پر فرض روزے مین خاوند کی اجازت کی حاجت نہین نفل روزہ بغیر اوسکی مرضی درست نہین کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہو
اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا مین دینا جب درست ہی کہ اوسکی اجازت ہو صریح یا اوسکو رنج نہو جب سنے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو
٥٧٥ عورت کو کسی طرح دینا درست نہین **ق** عمر لا تطرونی کما اطرت عیسی بن مریم وقولوا عبد اللہ ورسولہ
بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت بیحد میری تعریف نکیا کرو جیسے بیحد عیسیٰ مریم کے بیٹے کی تعریف ہوئی

سوا البتہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت مین بیہوش ہو جاوینگے تو اول مین ہوش مین آونگا تو مین موسی کو اوس طرح پر دیکھونگا کہ
عرش کا پایا پکڑے ہین سو مین نہین جانتا کہ موسی مجھسے پہلے ہوش مین آئے یا کوہ طور کی بیہوشی اونکی مجرا ہو گئی **ف** اس حدیث کا قصہ
آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرت کو سب پیغمبرون سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسی علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی اصل نبوت مین سب پیغمبر برابر ہین اگر حضرت کو فضیلت ہے تو اور راہ سے ہے خلاصہ یہ کہ اس طرح سے فضیلت بیان کرو کہ اور پیغمبرون کی
حقارت نکلے

۵۵۱ **خ** ابو طلحة لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة تماثيل بخاری مین ابو طلحہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین جاتے اوس گھر مین جسمین کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو

۵۵۲ **ق** ابن عمر لا تدخلوا مساكن
الذين ظلموا انفسهم ان يصيبكم ما اصابهم الا ان تكونوا باكين بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاؤ اونکے مکانون مین جن لوگون نے اپنی جان پر ظلم کیا کہین تمپر نہ عذاب پڑے جیسا اونپر پڑا اگر وہان خوف سے روتے جاؤ تو
مضایقہ نہین **ف** بخاری اور مسلم مین ابو طلحہ رض سے روایت ہے کہ ہم ایکبار حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک مین جسکا نام حجر ہے گذرے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور وہان سے جلد نکل گئے اور وہان کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اوس پانی سے آٹا گوندھا تھا اوسکو پھکوا دیا معلوم ہوا
کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہان قیامت تک خدا کی ملامت اور بےبرکتی رہتی ہے قوم ثمود مین حضرت صالح پیغمبر تھے جب اون لوگون نے پیغمبر کو نمانا تو اونپر عذاب آیا سب مر گئے
اونکا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہے

۵۵۳ **م** ام سلمة لا تدعوا على انفسكم الا بخير فان الملائكة يؤمنون على ما
تقولون مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بد دعا کیا کرو اپنی جانون کے واسطے سوا نیک دعا اس واسطے کہ فرشتے آمین کہتے
ہین تمہارے کہنے پر **ف** حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اوسکے غم مین اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوس وقت فرشتے موجود ہین بد دعا کرو نہین تو اونکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا

۵۵۴ **م** جابر لا تذبحوا
الا مسنة الا ان تعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضأن مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال
کرو قربانی مین مگر ایکسال کی بکری مگر یہکہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو **ف** بکری اور بھیڑ ایک برس سے
کم درست نہین لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے

۵۵۵ **م** ابو هريرة لا تذهب الليالي والايام حتى يملك
رجل يقال له جهجاه مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن نہ آخر ہونگے جب تک بادشاہ نہوگا وہ مرد جسکا
نام جہجاہ ہوگا **ف** یعنی بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہین کہ کب ہوگا
اور کہان ہوگا

۵۵۶ **ق** ابو بكرة وجرير وابن عمر لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض
بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ اور جریر اور عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جائیو کہ تم لوگون سے بعضے
بعضون کی گردنین مارین **ف** حضرت نے آخر عمر مین حجة الوداع مین یہ حدیث فرمائی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو قتل کرنا کافرون کی
عادت ہے تم ایسا نکرنا

۵۵۷ **ق** انس لا تزال جهنم تقول هل من مزيد حتى يضع فيها رب العزة قدمه
فتقول قط قط وعزتك ويزوى بعضها الى بعض بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ
کہتی ہے کچھ اور بھی زیادہ ہے یہان تک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس تیری عزت کی قسم پھر سمٹ جاویگی
ف یعنی باوجودیکہ لاکھون کافر اوسمین پڑینگے اوسکی بھوک نہ مٹے گی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب خدا قدم قدرت اوسمین رکھیگا

انصاری سے لڑائی ہوئی لشکر نصاری لاکھ تھا تینوں سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانون کی صلاح سے سردار بنے آٹھ تلوارین اوس دن اونکے
ہاتھ مین ٹوٹ گئین جب بڑے خدا نے فتح نصیب کی اوسی لڑائی مین قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اوس کافر کا اسباب مانگا خالد نے کہ
اوس وقت حاکم تھے نہ دیا عوف بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہین دیتے ہو تو مین تمھارا گلہ حضرت سے کرونگا جب
مدینے مین لشکر آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تونے اسباب کیون نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا
حضرت نے فرمایا کہ اب اوسکا اسباب دیدے پھر خالد جو عوف کے پاس ہوکر نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑکر کہا کہ کیون جو ہمنے تم سے کہا تھا سو کر دکھلایا خالد
کو بہت غصہ آیا جب یہ حال حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطرداری کی کہ اب اسباب مت دو اور حاکمون کی قدردانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ
کو سردارونکی خاطرداری ضرور ہی تا لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی سردار پر جرأت نکرے ح ٥٧٩ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَغْضَبْ قَالَهُ لِرَجُلٍ
قَالَ لَهُ أَوْصِنِي بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت سے ایک مرد نے کہا کہ مجکو کچھ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر ف
اوس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تھا اس واسطے ہر بار حضرت نے یہی نصیحت کی غصہ دو قسم ہی بہتر اور برا سو جو غصہ
خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے وہ برا حضرت نے اسی غصے کو منع کیا خ ٥٨٠ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ
الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُولُ الْأَعْرَابُ الْعِشَاءُ وَأَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَلَى اسْمِ
صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ وَيُرْوَى صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ
وَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ بخاری مین عبد اللہ بن مغفل رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر غلبہ نکرنے پاوین عرب کے جنگلی لوگ
تمھاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہین اور روایت کی مسلم نے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ غالب نہووین جنگلی لوگ
تمھاری نماز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اوسکا نام عشا ہی اور جنگلی لوگ دیر کرکے اندھیرے مین اونٹ کا دودھ دوہتے ہین اور دوسری روایت یون ہی کہ
تمھاری نماز کا نام عشا ہی سو البتہ اوس نماز کا نام خدا کی کتاب مین عشا ہی اور جنگلی لوگ اندھیرے مین اونٹون کا دودھ دوہتے ہین ف
عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیرے کی دودھ والی نماز اس واسطے کہ عشا کے وقت وے
لوگ اپنے اونٹونکا دودھ دوہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہین نہو کہ نماز دونون کے شرعی نام بدل جاوین اور جنگلی لوگون کی بولی مشہور ہوجاوے
اس واسطے منع کیا ق ٥٨١ أَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا
قَالَهُ لِأَخِي بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ قَدِ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید اور ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نکمی ناقص کھجور کو چاندی کے درمون سے بیچ ڈالا کر پھر مول لیا کر درمون سے عمدہ قسم کی کھجور یہ حضرت نے قوم بنی عدی
انصاری کے بھائی کو کہا اور حضرت نے اوسکو خیبر کا عامل کرکے بھیجا تھا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کرکے بھیجا وہان سے وہ عمدہ قسم کھجور
جسکو جنیب کہتے ہین حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمام خیبر کی کھجور ایسی عمدہ ہوتی ہی اوسنے کہا کہ نہین بلکہ ہم ناقص کھجور دو سیر دیکر ایک
سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس مین زیادہ دینا لینا بیاج ہی ایسا نکیا کر بلکہ اوسکی تدبیر یہ ہی کہ ناقص کو
بیچ ڈالا پھر اوسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسی طرح سب تول ماپ کی چیزون جیسے گیہون اور جو اور نمک اور چنے مین کرنا چاہیے م ٥٨٢ ابن عمر
لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت
اور پاکی کے نماز نہین قبول ہوتی اور صدقہ قبول نہین ہوتا غنیمت کی چوری سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز

تُعتِم نسخہ اردو

صبر کرین یا دنیا اختیار کرین اور جدا ہوون تو پہلے عایشہؓ نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرت میں اللہ اور رسول کا اختیار کرنا اپنی اور بیبیون سے نفرماینگا یعنی وہ میری حرص کرینگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گذرا ہی

٥٦٥ عایشۃؓ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردونکو گالی مت دو اور برا مت کہو سو وے تو ہو چکے اپنے کیے کو **ف** یعنی مردون نے جو نیک یا بدکام کیے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب اونکو پہونچ گیا اب اونکو برا کہنا بیفایدہ ہی بلکہ ناحق اونکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہی

٥٦٦ **ھ** ابو ھریرہؓ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ برا کہو میرے اصحاب کو نہ برا کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم اُحُد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا مین خرچ کرو تو اونکے تین پاؤ کے برابر بھی ثواب نہ ملے اور نہ اوسکے آدھے کے برابر **ف** یعنی اصحاب نے اوس وقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اونھین کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم مین اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قرآن مین مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہی تو معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت تاقیامت نہین ہو سکتی پھر ایسے دین کے سرداروں کو برا کہنا کیونکر درست ہوگا خدا سمجھے اون بے ادبون سے جو حضرت کے اصحاب کو برا کہتے ہین دیدہ اور دانستہ اونکے کمالات کو مٹاتے ہین

٥٦٧ **ھ** سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَّلَا رَبَاحًا وَّلَا نَجِيْحًا وَّلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ فَيَقُوْلُ لَا اِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِيْدَنَّ عَلَيَّ مسلم مین سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھ یسار یعنی آسانی والا اور نہ رباح رکھ یعنی نفع والا اور نہ نجیح رکھ یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکھ یعنی نجات والا سو تو یون کہیگا کہ یہان فلانا غلام ہی پھر وہان نہو تو جواب دینے والا کہیگا کہ یہان نہین ہی یہی نام تو چار ہین سو اس سے زیادہ مجھپر نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھائیو **ف** دستور یون ہی لوگون کا کہ غلامون کے اکثر نام بہتر رکھتے ہین مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک اور وفادار اور حال انکہ کبھی اسکا مطلب اولٹا ہو جاتا ہی تو اوسکو بدفالی جانکر غمگین ہوتے ہین جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہی کسینے جواب مین کہا کہ نہین یعنی نجات اور مبارک نہین تو مطلب اولٹا ہوا اس واسطے حضرت نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور جسمین رنج ہوا اور بعضے کہتے ہین یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہو گیا

٥٦٨ **ق** عُمَرُ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ **ق** لَهٗ حِيْنَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَهٗ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مول لے اوسکو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو اگرچہ تجکو وہ ایک درم کو دیوے سو مقرر اپنے صدقے کا پھیر لینے والا ایسا ہی جیسا اپنی قے کو کوئی پیٹ مین ڈال لیوے یہ حضرت نے عمر فاروقؓ سے کہا جب اونھون نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہ خدا مین کسیکو دیا تھا پھر اوسنے اوسکو ضائع کیا دُبلا کر ڈالا پھر عمر فاروقؓ نے اوسکو مول لینا چاہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ مین دیوے اوسکو پھر مول بھی نہ لیوے

٥٦٩ **ق** ابو ھریرہؓ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاوین یعنی سفر کرنا سوائے تین مسجد کے نہین درست ایک تو ادب والی مسجد یعنی کعبہ دوسرے مدینے مین حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی مسجد

عفراءَ لا تقولي هٰذِهٖ وقولي ما كنتِ تقولين۔ بخاری میں ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو مت کہ
اور وہ بات کہہ جو آگے کہتی تھی ف بخاری میں ربیع سے پوری روایت یون ہے کہ میری شادی کی صبح حضرت میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیان
جنگ بدر کے کشتون کے گاتی تھین دف بجا کر اسمین ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہے جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا مجکو بھی نہین معلوم بعضے علما کے نزدیک خوشی کے دنون مین راگ
دف کے ساتھ بشرطیکہ اور باجے نہون اور مضمون اوسکا خلاف شرع نہو اور گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہے م

۵۸۹ انس لا تقوم الساعة الا على شرار الناس۔ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر نہایت
برے لوگون پر ف یعنی جس وقت قیامت آویگی کوئی ایمان دار نرہیگا سب کافر ہونگے خ

۵۹۰ ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تأخذ امتي مأخذ القرون شبرا بشبر وذراعا بذراع فقيل يا رسول الله كفارس والروم قال
ومن الناس الا اولئك۔ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جب تک نہ کرنے لگے میری امت
اگلے زمانون کے طریقون کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافرون کی رسمین تھین میری امت بھی کریگی
لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی اور نصاری کی طرح لوگ ہو جاوینگے حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہین سوائے اونکے یعنی انہین کے قدم بقدم چلینگے
ف مجوس اور نصاری کی رسمین تھین کہ ریشمین کپڑا پہننا چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا نجومی سے پوچھکر کام کرنا داڑھی
منڈانا گناہون پر اڑ جانا توبہ نکرنا شریعت کے حکمون پر خیال نکرنا شراب پینا سو افسوس کہ یہ سب رسمین مسلمانون مین جاری ہو گئین خصوصا ہندوستان
مین حضرت نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا ق

۵۹۱ ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من ارض الحجاز تضيء
اعناق الابل ببصرى۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلے آگ حجاز کی
زمین سے روشن کر دیوے گی بصرے کے اونٹون کی گردنون کو یعنی ایسی اوسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی ف حجاز عرب مین
اوس زمین کا نام ہے جسمین مکہ اور مدینہ ہے اور بصری ایک شہر کا نام ہے تاریخ مدینہ مین مذکور ہے کہ اول چند روز تک مدینے مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے
جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اوسمین سے بلند آگ نکلی پچاس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اوس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس
نجلتی تھی سیکڑون کوس تک اوسکی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گذرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی
ہوا یہ معجزہ ہو حضرت کا ق

۵۹۲ ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تضطرب اليات نساء دوس على ذي الخلصة
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ چوتڑ مٹکاتی پھرینگی قوم دوس کی عورتین بت کے گرد
جسکا ذی الخلصہ نام ہے ف دوس ایک قوم کا نام ہے یمن مین ابوہریرہ بھی اوسی قوم سے ہین ذی الخلصہ اوس قوم کے بت کا نام تھا اوسکو
کافر کعبہ ثانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے اوس بت کو تڑوا ڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہو جاویگی اور
بت کو پھر نیا بناوینگے اور اونکی عورتین اوسکے گرد طواف کرینگی ق

۵۹۳ ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس
من مغربها فاذا راها الناس امن من عليها فذاك حين لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے کے مکان سے پھر جب اوسکو دیکھینگے
لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین پر اوس وقت فائدہ نہ کریگا کسی جان کو اوسکا ایمان جسکو پہلے سے ایمان نہ تھا ف یعنی بن دیکھے کا

اور مجکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول **ف** یعنی جیسا نصاریٰ نے عیسیٰ کی بیحد تعریف بہت بڑھا کر کی بعضون نے اونکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم ای مسلمانون ویسی تعریف مجکو کافر ہو جاؤگے میری تعریف تو اتنی کفایت کرتی ہی کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سوا خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آگئے پیغمبر سب عالم سے بہتر خدا کا امانت دار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہی یعنی سوا پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہی جو مجکو کہوگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو جاہلون مین مشہور ہی کہ نبی ہر کام کے مختار ہین جو چاہین کر ڈالین سو یہ شرک ہی اسمین تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات سے حضرت نے منع کیا تھا وہی بات ادب جاہلون نے کہی

۵۷۶ **ق** عَائِشَةُ لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي **قَالَهُ** لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر سوا البتہ ابو بکر قریش کا نسب سب سے زیادہ تر جانتا ہی اور البتہ میرا اونمین رشتہ ہی تو ہجو نکر جب تک ابو بکر میرا نسب اونکے نسب سے تجکو الگ نکر دیوے یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا **ف** روایت ہی کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی حضرت نے حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار ہین اس طرح اونکی ہجو مکرنا کہ میرے باپ دادے بھی اوسمین آجاوین ابی بکر سے اسکو تحقیق کر لے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہی

۵۷۷ **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نجلاؤ **ف** علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے زندیق یعنی بے دین لوگون کو جلوا ڈالا جب عبد اللہ بن عباس نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر مین اوس وقت ہوتا نہ جلاتا بلکہ اونکو قتل کرتا اس واسطے کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین بدلے اوسکو مار ڈالو

۵۷۸ **م** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا وَغَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدِرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدِرُهُ عَلَيْهِمْ **قَالَهُ** لَمَّا أَخْبَرَهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِّنْ حِمْيَرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ وَمَنْعِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِيَّاهُ سَلَبَهُ لَمَّا اسْتَكْثَرَهُ بَعْدَ قَوْلِهِ لِخَالِدٍ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَأَغْضَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيثَ مسلم مین عوف بن مالک رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اوسکو ای خالد نہ دے اوسکو ای خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے بنائے حاکمون کو تمہاری مثل اور اون حاکمون کی مثل تو ایسی ہی جیسے مثل اوس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو لین سو اونکو چرایا پھر اونکے پیاس کا وقت تاکتا رہا سو لے گیا اونکو حوض پر سو اوسمین وے گھسین پھر اونھون نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو تمکو ہی اور تلچھٹ اونپر یعنی غنیمت کا مال لشکر کو ہی اور سب لشکر کی فکر او قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکمون پر یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو خبر کی قوم حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کافر کو جنگ موتہ مین اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب نہ دینے کی اوسکو جبکہ خالد نے اوس اسباب کو بہت مال جانا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف پاس نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرت نے اسکو سنا تو یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ یون ہی کہ ہجری آٹھوین سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کر کے ملک شام مین بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ موتہ کے مکان

يفتتحون قسطنطينية فبينما هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون اذ صاح فيهم الشيطان ان المسيح قد خلفكم في اهليكم فيخرجون وذلك باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبينما هم يعدون للقتال يسوون الصفوف اذ اقيمت الصلوة فينزل عيسى بن مريم فامهم فاذا راٰه عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء فلو تركه لانذاب حتى يهلك ولكن يقتله الله بيده فيريهم دمه في حربته مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ روم کے نصاری کا لشکر اعماق مین یا دابق مین اوتریگا پھر اونکی طرف مدینے سے لشکر اسلام نکلیگا وے لوگ اوس دن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدی کا لشکر ہی پھر جب صف باندھینگے دونون لشکر تو نصاری کہینگے کہ چھوڑ دو ہمارا درمیان اور اون مسلمان لوگون کا جنھون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑکے لونڈی غلام بنائے ہین تاکہ ہم اون سے لڑلیوین تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمھارا اور اپنے بھائی مسلمانون کا درمیان نچھوڑینگے یعنی تم اس فریب سے مسلمانون مین پھوٹ ڈالا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہین پھر اون کافرون سے لڑنے لگینگے تو تہائی مسلمانونکا لشکر بھاگ جاویگا اونکی توبہ خدا کبھی قبول نکریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وے سب شہید وہین افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وے عمر بھر کبھی فتنے اور بلا مین نپڑینگے پھر وے قسطنطینیہ کو جو روم کا تختگاہ شہر ہی فتح کرینگے سو جس وقت وے لوٹ کا مال بانٹتے ہونگے اپنی تلوارونکو زیتون کے درخت مین لٹکا کر کہ اچانک اونمین شیطان پکاریگا کہ دجال تو تمھارے پیچھے تمھارے لڑکون بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلینگے اور حال انکہ یہ خبر جھوٹھ ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک مین آویگا تب دجال نکلیگا سو جس وقت مسلمان لڑنے کی تیاری کرکے صفین باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوئی کی پھر عیسیٰ مریم عم کے بیٹے اترینگے پھر اونکو نماز پڑھا دینگے پھر جب عیسیٰ کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھیگا تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی سو اگر اوسکو خدا چھوڑدے تو وہ خود بخود گل جاوے یہان تک کہ مر مٹ جاوے لیکن اوسکو خدا قتل کرواویگا عیسیٰ عم کے ہاتھ سے پھر عیسیٰ عم دجال کے تابعدارونکو یا سب لوگونکو اوسکا خون دکھلاوینگے اپنی برچھی مین لگا ہوا **ف** اعماق اور دابق دو مکان ہین شام کے ملک مین اور قسطنطینیہ بہت مدت سے ابتک مسلمانون کے عمل مین ہی چنانچہ اب روم کا بادشاہ مسلمان وہین رہتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قیامت کے قریب نصاری کا اوسمین عمل ہوجاویگا پھر امام مہدی کے وقت مین فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث مین اوسکا ذکر ہی

۶۰۳ — ه انس لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الارض الله الله مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکہا جاویگا الله الله **ف** اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ قیامت اوس وقت آویگی کہ زمین پر کوئی الله الله کہیگا یعنی سب کافر ہو جاوینگے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اوس وقت ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نہ کریگا یعنی اوس وقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر

۶۰۴ — ه ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب يقتتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون ويقول كل رجل منهم لعلي اكون انا الذي انجو مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دریاے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھول دیگا یعنی اوسمین نمود ہوگا اوسپر لوگ لڑمرینگے سو قتل ہونگے ہر ایک سیکڑے سے ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی اونمین سے کہ شاید مین قتل سے بچ رہون یعنی تو سب سونا مین بلا شرکت پاؤن **ف** فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا نام ہی

۶۰۵ — خ ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکیگا لوگون کو اپنی لاٹھی سے

قبول نہین اور حرام مال کو خدا کی راہ مین دینے سے کچھ ثواب نہین **ف** ابو ہریرۃ لا تقبل صلوٰۃ من احدث حتی ۵۸۳
یتوضأ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹا اوسکی نماز قبول نہین جب تک وضو نکرے **ف**
وضو ٹوٹتا ہی اوس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے سے اور خون پیپ بدن پر بہنے سے اور بیہوشی اور دیوانگی سے **ف**
ابو ہریرۃ لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ ۵۸۴
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین بعد میری
بیبیون کے خرچ کے اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین **ف** حضرت کے پاس کچھ زمین مدینہ مین تھی اور کچھ فدک اور خیبر مین
سو حضرت کا معمول تھا کہ اوسکے حاصلات سے اپنی بیبیون کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کیا کرتے
تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹین گے باقی رہی زمین سو بعد بیبیون کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی راہ خدا مین صدقہ ہی
کارندے سے مراد یا خلیفہ ہی یا اوس زمین کا عامل پیغمبر کے مال مین جو وراثت نہین ہی سو اوسکی حکمت ہی کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبرون کی محنت
اور جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہین یہان تک کہ اولاد اور وارثون کو بھی کچھ اونکا حصہ نہین ملتا اور حضرت فاطمہ
کو اول خیال معلوم تھا اسی واسطے صدیق اکبر رضی سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین تو خاموش ہو رہین اصل
تقریر تو اتنی ہی باقی جھگڑے ہین بیفائدہ **ف** المقداد بن الاسود لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل ۵۸۵
ان تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال **قالہ** حین سألہ المقداد عن قتل
من اسلم من الکفار بعد ان قطع یدہ فی الحرب بخاری اور مسلم مین مقداد بن اسود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مت مار اوس کافر کو جو اب مسلمان ہو گیا سو اگر تو اوسکو ماریگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہو گیا ہی اور تو واجب القتل اوسکے
برابر ہو جاویگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے حضرت نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اوس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی مین مقداد کا
ہاتھ کاٹ کر مسلمان ہو گیا **ف** یعنی اگر تو اوسکو حالت کفر مین مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہی اوسکا خون
بچ گیا اگر تو اوسکو اب ماریگا تو اوسکے بدلے تو مارا جاویگا **ف** عایشۃ لا تقطع ید السارق الا فی ربع دینار ۵۸۶
فصاعدا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ مین **ف**
دینار ساڑھے چار ماشے سونے کی ہوتی ہی تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے
زیادہ مال چورا وے تب اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور اگر اس سے کم چورا وے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب
تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے
تو ہاتھ کاٹا جاوے اس سے کم مین نہین اونکی دلیل دوسری حدیث ہی جسمین دس درم کی حد ہی **خ** ابو ہریرۃ لا تقولوا ھکذا ۵۸۷
لا تعینوا علیہ الشیطان **قالہ** حین قال رجل اخزاک اللہ لسکران ضرب الحد بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہو شیطان کی اوسکے اوپر مدد نکرو حضرت نے اوس وقت فرمایا کہ جب کسی نے اوس شرابی کو جو حد مارا گیا تھا
یون کہا کہ خدا تجکو فضیحت اور رسوا کرے **ف** یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اوسکو برا نکہو اس واسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہی
مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تمنے شیطان کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے **خ** الربیع بنت معوذ بن ۵۸۸

اور اطلس اور گلبدن اور ریشمی زیبا مردوں کو حرام ہی اور چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا پینا یا عطردان پاندان بنانا حرام ہی اگر تکلف منظور ہو تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور اور شیشے کے برتن کیا کم ہیں جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنوں کو استعمال کرکے خدا اور رسول کو ناخوش کیجیے

٦١١ معاویة بن ابی سفیان لا تلحفوا فی المسئلة فواللہ لا یسئلنی احد منکم شیئا فتخرج له مسئلته منی شیئا وانا له کارہ فیبارک له فیما اعطیته مسلم میں معاویہ بن ابی سفیان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم میں کوئی مجھسے کچھ مانگیگا اور مجھکو ناخوش کرکے پاویگا تو جو میں اسکو دونگا اوس میں برکت نہوگی

ف یعنی جو چمٹ کر سوال کرکے کچھ مجھسے پاویگا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہی خصوصا چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہی

٦١٢ ابو هریرة لا تلقوا الجلب فمن تلقی فاشتری منه فاذا اتی سیدہ السوق فهو بالخیار مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر ناج کی کھیپ مول لیا کرو سو جس بیپاری کی کھیپ آگے بڑھکر مول لیجاوے تو جب بیپاری کھیپ کا مالک بازار میں آوے تو اوسکو اختیار ہی یعنی اگلے بیچے کو چاہے درست رکھے اور چاہے تو نہ درست رکھے بلکہ اپنا وہی ناج بازار میں بیچ لیوے ف شہر سے کوس دو کوس آگے بڑھکے ناج کی کھیپ مول لینا حرام ہی اسواسطے کہ اسمیں دو نقصان ہیں ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار میں زیادہ بکتا دوسرا تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار میں کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرت نے اسمیں بیپاری کو اختیار دیا

٦١٣ جابر لا تمش فی نعل واحدة ولا تحتب فی ازار واحد ولا تاکل بشمالک ولا تشتمل الصماء ولا تضع احدی رجلیک علی الاخری اذا استلقیت مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک تہ بند میں گوٹ مارکر نہ بیٹھ یعنی ران کھلجاویگا اور نکھا بائیں ہاتھ سے اور اسی طرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کہ نماز یا اور کسی کام میں ہاتھ نہ نکل سکیں اور نہ رکھ ایک پانون کو دوسرے پانون پر جب چت لیٹے یعنی اگر تہ بند ہوگا تو بدن کھلیگا یہ حضرت نے مسلمانوں کو ادب سکھائے

٦١٤ ابن عمر لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منع کرو خدا کی باندیوں کو خدا کی مسجدوں سے ف یعنی اگر عورتیں مسجدوں میں نماز کے واسطے جاویں تو منع نکرو حضرت عایشہ رض نے فرمایا کہ اگر حضرت دیکھتے جو عورتوں نے خلاف شرع وضع نکالی ہی تو مسجدوں میں اونکا جانا منع کرتے اسیواسطے مجتہدوں نے کہا ہی کہ حضرت کے زمانے میں عورت کا مسجد میں جانا درست تھا اور اب زمانے میں فساد بہت ہی اب درست نہیں

٦١٥ ابو هریرة لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا به فضل الکلاء بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اوسکے حیلے سے زیادہ چارا روکو ف یعنی اگر تمہارا کنوان یا حوض یا تالاب ہو اور تم اوس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگوں کو اوسکے باقی پانی پینے یا کھیت سینچنے سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکوگے تو جانور کو زمین کا چارا بھی جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہی اس حیلے سے نہ چرنے دوگے یہ اور بھی زیادہ بد کام ہی یعنی پانی روکنے سے غرض تمہاری یہ ہی کہ اس تدبیر سے چارا بچے کہ نہ آدمی اور جانور وہاں آویگا نہ چارا چریگا

٦١٦ ابو قتادة الحارث بن ربعی لا تنتبذوا الزهو والرطب جمیعا ولا تنتبذوا الرطب والزبیب جمیعا ولکن انتبذوا کل واحد علی حدته مسلم میں ابو قتادہ حارث رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی میں تر رکھا کرو گدرا اور پکی کھجور کو ملاکر اور نہ تر رکھو کھجور اور منقے کو ملاکر لیکن تر کیا کرو ہر ایک کو علحدہ علحدہ ف عرب کھجور اور منقی تر کرکے اوسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملاکر نہ تر کیا کرو کہ اسمیں جلد نشا ہو جاتا ہی

٦١٧ انس لا تنتبذوا فی الدباء ولا فی المزفت بخاری

ایمان معتبر ہی اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ اسی واسطے اگر کافر دم ایمان لاوے تو معتبر نہین کہ اوس وقت بھی عذاب آخرت سامنے آجاتا ہی

۵۹۴ ق عايشة لا تقوم الساعة حتى تعبد اللات والعزى بخاری او مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لات اور عزی پوجے جاوین ف لات اور عزی عرب مین دو بت تھے حضرت کے وقت مین توڑے گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہو جاوینگے اور اونکو پوجینگے

۵۹۵ ھ ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تعود ارض العرب مروجا وانهارا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ ہوجاوے عرب کی زمین چراگاہ سبزہ زار نہرون والی ف عرب کی زمین مین سبزہ ہی نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے مین اوسمین سبزہ اور نہرین نکلینگی اور بعضے کہتے ہین کہ زمین عرب سے مدینہ مراد ہی یعنی آخر زمانے مین لوگ عمارت اور آبادی پر زیادہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی

۵۹۶ خ ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا اليهود حتى يقول الحجر وراءه اليهودي يا مسلم هذا يهودي ورائي فاقتله بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم اے مسلمانو یہودیون کو قتل کروگے یہان تک کہ کہیگا پتھر جسکے پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی ہی میری آڑ مین ہی تو اسکو مار ڈال ف قیامت کے قریب دجال نکلیگا اوسکے لشکر مین اکثر یہودی ہونگے جب عیسی علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اوس وقت یہودیون کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے قتل کرینگے

۵۹۷ خ ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا خوزا وكرمان من الاعاجم حمر الوجوه فطس الانوف صغار الاعين كان وجوههم المجان المطرقة نعالهم الشعر بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ اے مسلمانو تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ ہین عجم کے سرخ مونہہ والے چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے مونہہ اونکے جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ اونپر چمڑا چڑھا یعنی اونکے گول مونہہ مین گٹھی ہوئی جوتیان اونکی بال کی ف خوزستان اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین اونکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرت نے فرمایا اوسی طرح صحابہ حضرت کے بعد اون سے لڑے اور فتحیاب ہوئے

۵۹۸ ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما كان وجوههم المجان المطرقة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکے مونہہ جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ جمی ہوئین یعنی موٹے مونہہ گول گول

۵۹۹ ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین ف قوم ترک مراد ہین جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہوچکا

۶۰۰ ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان دعواهما واحدة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ آپس مین لڑینگے دو گروہ دعوی دونون کا ایک ہی ہوگا ف علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مراد ہی دونون کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھے

۶۰۱ ھ ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تنزل الروم بالاعماق او بدابق فيخرج اليهم جيش من المدينة من خيار اهل الارض يومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين اخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث لا يتوب الله عليهم ابدا ويقتل ثلثهم افضل الشهداء عند الله ويفتتح الثلث لا يفتنون ابدا

لَا تُوكِي فَيُوكِي اللّٰهُ عَلَيْكِ لَا تُحْصِي فَيُحْصِي اللّٰهُ عَلَيْكِ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے مجھسے فرمایا نہ بند کر رکھ تو خدا بھی بند کریگا تجھپر راہ خدا مین یا کر جتنا تجھسے ہو سکے نہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن کے مال کو نہ رکھ
تو خدا بھی تجھکو گن کے دیگا ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا مین دیا کر خدا بھی تجھکو دیے جاویگا اور اگر تو روکیگی تو خدا
٦٢٥ بھی روکیگا ھ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ
الْإِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً مسلم مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد پیمان کا اسلام مین کچھ اعتبار
نہین اور جو عہد پیمان نیک کام مین تھا کفر کے وقت تو اسلام اوسکی زیادہ تر مضبوطی کیگا ف کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری
قوم سے ہمقسم ہوتا اور ایک دوسرے کے حق اور ناحق مین مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد پیمان کا کچھہ اعتبار نہین مگر لیکن
٦٢٦ مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اسکی زیادہ تر تاکید ہی ھ ابْنُ عُمَرَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین ف شغار یہ ہی کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح کرتا اس شرط
سے کہ وہ بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ نے مہر کر دے گویا بدلا کر تے تھے اور اسی کو مہر بنا تے تھے سو دین اسلام مین یہ حرام ہوا
٦٢٧ ق اَبُو سَعِيدٍ لَا صَاعَيْنِ تَمْرًا بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْنِ حِنْطَةً بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ بخاری اور مسلم مین
ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہوں کو ایک صاع سے اور نہ ایک
٦٢٨ درم کو دو درم سے ف صاع تین سیر کا ہوتا ہی یعنی ایک ہی جنس مین زیادہ دینا اور لینا نہین درست کہ بیاج ہی ھ اَبُو هُرَيْرَةَ
لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز نہین ہوتی بدون قرآن پڑھے ف اس حدیث سے معلوم
٦٢٩ ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز مین فرض ہی ھ عَائِشَةُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ مسلم مین
حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہین کھانا موجود ہوتے اور نہ اوس وقت کہ جب جا ضرور اور پیشاب غالب ہو ف
یعنی جب کھانا طیار ہو تو پہلے کھانا کھالے تب نماز پڑھے تاکہ نماز مین کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے اور اسی طرح جب جا ضرور یا پیشاب زیادہ لگے
٦٣٠ تو اوس سے فراغت کرکے نماز پڑھے تا نماز مین خلل باقی نرہے ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین نماز اوسکی جسنے الحمد کی سورت نہ پڑھی ف
امام شافعی کے مذہب مین بدون الحمد پڑھے نماز نہین ہوتی یہ حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی ق
٦٣١ عَلِيٌّ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کسیکا اطاعت نچاہیے خدا کے گناہ مین اطاعت تو صرف نیک کام مین ہی ف یعنی بادشاہ یا باپ یا اوستاد کی نیک کام مین
٦٣٢ اطاعت کیجیے اور خلاف شرع کام مین اطاعت نچاہیے خ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ شگون لینا بے حقیقت بات ہی اور بہتر ہی نیک فال لینا ف عرب کا دستور تھا چڑیان اور جانورون کی آواز و ن
شگون لیتے تھے سو اوسکو حضرت نے منع کیا کہ نرا وہم اور خیال ہی بیحکم خدا کے کچھ نہین ہو سکتا اور فال اوسکو کہتے ہین کہ کسی سے لفظ سنکے
نیک گمان کرنا خدا کی طرف سے جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یون گمان کرے کہ مین خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور یہ جو فال نامے مشہور
٦٣٣ مین مشہور مین انمین فال دیکھنا ہرگز درست نہین انکی توقع خوف کفر ہی غیب کی بات سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ق جابر لَا عَدْوٰى

ف قحطان ایک شخص تھا یمن کے اہل عرب اوسکی اولاد مین سے فرمایا کہ اوس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اوسکے ایسے قابو مین ہونگے جیسے بکریان چرانیوالے کے قابو مین کہ جدھر چاہے ادھر ہانک لیجاوے شاید کہ اوس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اول حدیث مین گذرا

۶۰۵ **ق** ابو ہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُھِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُ مِنْہُ صَدَقَتَہٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ تم مین مال بہت ہو جاویگا تو اہل زر یہانتک کہ مالدار فکر مین بجید ہوگا کہ کون اوسکی زکوۃ کا مال لیوے **ف** یہ قیامت کے قریب امام مہدی ع کے وقت مین ہوگا کہ سب مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکوۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیان دیکھکے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہ ہوگی

۶۰۶ **ق** ابو ہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ مَکَانَہٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کسی طرح مین اسکی جگہہ پر ہوتا **ف** یعنی قیامت کے قریب ایسے فتنے اور فساد عالم مین پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبرون کو دیکھکر یہ حدیث اور اسکے پہلے کی حدیثون مین حضرت نے قیامت سے جو پہلے ہونیوالی چیزین ہین اونکی خبرین دین ہین اب تک بعضی چیزین ہوچکین ہین اور بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہے حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے ہوگا

۶۰۷ **ق** ابو سعید لَا تَکْتُبُوْا عَنِّیْ وَمَنْ کَتَبَ عَنِّیْ غَیْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْیَمْحُہٗ وَحَدِّثُوْا عَنِّیْ وَلَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مَنْسُوْخٌ صَدَقَ نَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھے سنکر سواے قرآن کے جو لکھا ہو سو اوسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور مجھ پر جھوٹھ نہ باندھو کہا صغانی نے اس کتاب والے نے کہ اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہے **ف** اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین لکھتے تھے حضرت کو ڈر ہوا کہ کہین قرآن اور حدیث ناواقفون کے نزدیک نہ ملجاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہے اور حدیث کی کون اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہو گیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابو ہریرہ رض کی حدیث اس کتاب مین ہو چکی کہ حضرت نے ابو شاہ یمنی کو حدیث لکھوا دی یہ بندوبست جو دین محمدی مین ہے کسی دین مین نہین کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ اونکی کتابون مین سب گھال میل ہے چنانچہ اونکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اونکے اصحاب اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہے کہ عاقل متحیر ہوتا ہے گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین

بیان نزاکت دین محمدی و تخلیط کتب یہود و نصاریٰ

۶۰۸ **ق** علی رض لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّکْذِبْ عَلَیَّ یَلِجِ النَّارَ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ پر جھوٹھ نہ باندھیو سو مقرر یہ بات ہے کہ جو مجھ پر جھوٹھ باندھیگا وہ دوزخ مین جاویگا

۶۰۹ **ق** عمر لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ فَاِنَّہٗ مَنْ لَّبِسَہٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنے گا دنیا مین وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنیگا

۶۱۰ **ق** حذیفۃ بن الیمان لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ وَلَا الدِّیْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِیْ اٰنِیَۃِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَلَا تَاْکُلُوْا فِیْ صِحَافِھَا فَاِنَّھَا لَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے برتنون مین اور نہ کھاؤ اونکے پیالون مین سو اسواسطے کہ یے چیزین کافرون کے واسطے دنیا مین ہین اور تمہارے واسطے اے مسلمانو آخرت مین ملینگی **ف** دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب اور تافتہ اور دیبائی

آپ کو زیادہ چاہتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب تک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی
جان سے زیادہ تر دوست نہ رکھیگا اوسکا ایمان پکا نہیں کچا ہی اور حضرت کی محبت کا بیان یہ ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے
عداوت رکھے اور شریعت محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نہ مانے اور جو شادی یا غمی مین برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمین کرے یا نوکری
چاکری مین آقا کی خاطر کو خلاف شرع کامون مین مقدم رکھے اوسکا ایمان پکا نہین وہ حضرت کی محبت مین کچا ہی الٰہی اپنے کرم سے ہمکو اپنے
حبیب کی محبت مین پکا کرے آمین یارب العالمین خ انس لا واللّٰہ لا تذرن منہ درھما یعنی من فداء العباس

۶۳۸ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اوسمین سے یعنی عباس کی خلاصی کے بدلے سے نہ چھوڑنا ف جب جنگ بدر
مین فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہوئے اونمین عباس رض حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال دیوین
تو چھوٹین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ہم عباس کو بدون مال لیے چھوڑین غرض اونکی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے خوش ہونگے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب کا مال لیا ایک درم بھی نہ چھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات مین خویش و بیگانہ برابر ہی برادری کی رعایت نہ چاہیے

۶۳۹ ھ بریدۃ بن الحصیب لا وجدت انما بنیت المساجد لما بنیت لہ ق قالہ لرجل نشد
فی المسجد فقال من دعا الی الجمل الاحمر مسلم مین بریدہ بن حصیب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نہ پاوے
مسجدین تو بنائی گئین ہین جس واسطے بنائی گئین حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین تلاش کرتا تھا سو اونٹ یعنی کہا کہ کوئی سرخ اونٹ
بتلادے کہ کہان ہی ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اوسمین تلاش کرنا یا دنیا کی اوسمین بات کرنا درست نہین
اسی واسطے حضرت نے اوس تلاش کرنے والے کو بددعا دی مسجد مین سوال کرنا درست نہین بلکہ دینا بھی مسجد مین درست نہین ق

۶۴۰ ابن عباس لا ھجرۃ بعد الفتح بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ
فتح ہونے کے نرہا ف جب تک مکہ فتح نہوا تھا تو مکے کے رہنے والون کو بلکہ اور گرد نواح کے لوگونپر وطن چھوڑنا اور مدینے مین حضرت
پاس آنا کافرون سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اوس ہجرت خاص کا حکم باقی نرہا لیکن کافرون کے ملک سے ہجرت
کرنا قیامت تک باقی ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہی

۶۴۱ ھ ابو قتادۃ لا ھلک علیکم
اطلقوا لی غمری ق قالہ ظہیرۃ لیلۃ التعریس مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری تباہی کی
نہوگی کھول لاؤ میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ یہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اوترا تھا اوس دن دوپہر ڈھلتے فرمایا ف جنگ تبوک
سے جب حضرت پھرے تو موسم گرمی کا تھا پانی کہین نتھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس کے مارے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی تم ہلاک نہوگے پھر پیالا منگوایا جو کجاوے مین بندھا تھا اور وضو کے برتن سے تھوڑا پانی اوسمین ڈالا پھر اوسکو اپنے مونہہ سے لگایا خواہ پیا یا کچھ اوسمین
پھونکا پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا

۶۴۲ ھ ابن عمر لا یاکل
احد من الاضحیۃ فوق ثلثۃ ایام ھذا احدیث منسوخ نسخہ الحدیث الذی رواہ ابو سعید
الخدری رضی اللّٰہ عنہ وقد ذکرناہ فی الباب الخامس مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
نکھاوے کوئی اپنی قربانی تین دن سے زیادہ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے
منسوخ کیا اور ہمنے اوسکا پانچوین باب مین ذکر کیا ہی

۶۴۳ ق انس لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ

اور مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میوہ نہ ترکیا کرو تونبے میں اور نہ مرتبان میں ف یہ شراب کے برتن تھے اس واسطے انکے
استعمال اول منع ہوئے ه ابو ہریرۃ لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج به (٦١٨)
من البخیل مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر نمانا کرو سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھہ نہیں ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البخیل کا
مال خرچ ہوتا ہی ف یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتی ہی نذر کرنا بیفائدہ ہی اور درست نہیں اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہی
ق جابر لا تنزلن برمتکم ولا تخبزن عجینکم حتی اجیء قاله له بخاری اور مسلم میں جابر رض سے (٦١٩)
روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ تم اوتاریو اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکائیو اپنے آٹے کی جب تک میں آؤن ف مصابیح میں جابر رض سے
روایت ہی کہ جنگ خندق میں کسی نے تین دن سے کھانا نکھایا تھا اور حضرت نے بھوکھہ سے اپنے پیٹ میں پتھر باندھے میں نے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت
بہت بھوکھے ہین سو اوسنے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اوسکو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ تھا اوسکو ذبح کرکے ہانڈی میں کہانا پکانے کو پھر میں نے حضرت
کو چپکے خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی اور چلیں حضرت نے سب سے پکار کے کہا کہ ای خندق کھودنے والو اس مرد نے تمھاری دعوت کی ہی چلو پھر حضرت
نے حدیث فرمائی یعنی جب تک میں نہ آؤن ہانڈی نہ اوتارنا اور آٹے کو نہ پکانا پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن مبارک ڈالا
اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیان پکاؤ سو قسم کھاتا ہون خدا کی کہ ہزار آدمی نے اوس تین سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اوسی طرح گوشت سے
بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اتنا ہی موجود تھا اور پکتا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہی اسکی سند بہت معتبر ہی ق ابو ہریرۃ (٦٢٠)
لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنها قال ان
تسکت بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اوس سے اجازت نلی جاوے اور
نہ نکاح کیا جاوے کواری عورت کا جب تک اوسکا اذن نلیا جاوے لوگون نے کہا کہ کواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم سے کا ہیکو بتلاویگی حضرت
نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہی ف یعنی کواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہی
نہین تو اوسکا چپ رہنا ہی اجازت ہی امام اعظم رح کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہی جہان چاہے وہان کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور
جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور امام شافعی رح کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان اور کواری کا والی مختار ہی
چھوٹی ہو یا جوان ه ابو ہریرۃ لا تنکح العمة علی ابنة الاخ ولا ابنة الاخت علی الخالة مسلم میں ابو ہریرہ رض سے (٦٢١)
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر ف یعنی جسکے نکاح میں ایک عورت ہو تو اوسکی
زندگی میں اوس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھہ نکاح نہیں درست اگر وہ مرجاوے تو درست ہی اسی حدیث سے مجتہدون نے قاعدہ نکالا ہی
کہ جو ایسی دو عورتین ہین کہ اگر اونمین کوئی مرد ہوتی تو اونمین باہم نکاح درست نہوتا تو اونکا جمع کرنا نہین درست ه ابو ہریرۃ (٦٢٢)
لا تنکح المرأة علی عمتها ولا علی خالتها مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا
اوسکی پھوپھی پر اور نہ اوسکی خالہ پر ق ابو سعید لا تواصلوا فایکم اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر (٦٢٣)
بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طی کا روزہ نرکھو سو جو طی کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک
ملاوے ف یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نکھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہی اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے رکھے
اور رات کو کچھہ نکھاوے یہ نہیں درست ق اسماء بنت ابی بکر لا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت (٦٢٤)

نماز نفل وقت پڑھنا چاہیے یہ نہیں کہ قصد کیا کرے کہ اب پڑھتا ہوں اب پڑھتا ہوں پھر دیر کرکے مکروہ وقت یعنی طلوع اور غروب میں

٦٥١ نماز پڑھے **ق** ابو ھریرۃ لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل

کان یصوم صوما فلیصمہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایک دن

یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے کوئی روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اوسکا **ف** یعنی جیسے کسو کی سنت ہیکہ

دوشنبے یا پنجشنبے کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اوسکو روزہ رکھنا درست ہی لیکن صرف رمضان کی پیشوائی

٦٥٢ کا ایک دو روزے رکھنا درست نہیں **ق** انس لا یتمنین احدکم الموت لضر نزل بہ بخاری اور مسلم مین انس رض سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نکیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اوسپر آئی ہو **ف** اس حدیث مین اتنا مطلب

اور باقی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یون کہے کہ الٰہی زندہ رکھ مجکو جب تک زندگی میرے حق مین بہتر ہو اور موت مجکو دے جب

میرے حق مین بہتر ہو **ف** موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اس واسطے منع فرمائی کہ دلیل ہی بے صبری کی اور ناامیدی کی اور اگر فساد زمانے

٦٥٣ سے دین مین خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہی **ق** عثمان لا یتوضأ رجل فیحسن الوضوء فیصلی

صلوۃ الا غفر اللہ لہ ما بینہ وبین الصلوۃ التی تلیہا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہ خوب پانی پہونچا دے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اوسکے گناہون کو

٦٥٤ معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک **ف** یہ بشارت ہی تحیۃ الوضو کے نماز کی **م** ابو ھریرۃ لا یجتمع کافر

وقاتلہ فی النار ابدا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ مین ہمیشہ

٦٥٥ **ف** یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ خلود دوزخ سے بچا **م** ابو ھریرۃ لا یجزی ولد والدہ الا ان

یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہین آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو

کسیکا غلام پاوے تو اوسکو مول لیوے پھر آزاد کرے **ف** امام اعظم کے نزدیک اسی طرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو مول

٦٥٦ لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہی **ق** ابو بردۃ بن نیار لا یجلد احد فوق عشر جلدات

الا فی حد من حدود اللہ بخاری اور مسلم مین ابو بردہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی کوڑا مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی

حد مین خدا کی حدون سے **ف** حد وہ ہی جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی قصور پر حاکم مارے

مصلحت جان کر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہین درست اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے

نزدیک اونتالیس کوڑے تک تعزیر مین مارنا درست ہی اسواسطے کہ تعزیر خوف کے واسطے مقرر ہوئی ہی سو حضرت کے زمانے مین ایمان اور حیا

٦٥٧ غالب تھی تو اوس وقت مین دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اس وقت مین کہ شرم کم ہی تو زیادہ تعزیر مناسب ہی **ق** ابو ھریرۃ

لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا ولا بین المرأۃ وخالتہا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

٦٥٨ کہ نکاح مین ایک عورت کو اور اوسکی پھوپھی کو ساتھ جمع کرنا نچاہیے اور نہ بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے **خ** ابو بکر لا یجمع

بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ بخاری مین ابوبکر صدیق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ نہ ملائیے جدا جانورون کو اور نہ جدا کرئے ملے جانورونکو زکوۃ کے ڈر سے **ف** یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو بیس تک

وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا غُوْلَ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اور شگون لینا
کچھ حقیقت نہین اور دیو بھوت بھی ضرر دینے کا مالک نہین **ف** کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہی
سو فرمایا کہ غلط بات ہی اور یہ گمان تھا کہ جنگل مین دیو بھوت رنگ برنگ شکلین بناتے ہین اور لوگون کو راہ سے بھٹکاتے ہین اور ضرر رسانی کے مالک ہین فرمایا
حضرت نے کہ یہ بھی غلط بات ہی بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ نہین کر سکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیون بھولتے ہو اور ادھر ادھر جی بھٹکاتے ہو
دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب جنگل مین تمکو دیو بھوت نظر پڑین تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہو گا **ق** ابُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ ۶۳۴
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتون کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے مین دسوین
تاریخ تک قربانی کرنا **ف** کفار عرب مین دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اوسکو ذبح کرکے اوسکا خون بتون پر چھڑکتے اور ماہ رجب
کی تعظیم کے واسطے اول دس روز کے اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونون کو حرام کیا **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ ۶۳۵
صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا **ق** لَهُ
لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لَاعَنَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِي بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تجکو مال نہ ملیگا اگر تو نے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعوی کیا تھا تو جو تو نے اوس عورت سے صحبت داری کی اوسکے بدلے مین مال گیا
اور اگر تو نے اوسپر جھوٹھ باندھا تھا تو تجکو اوس سے مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہی یہ حضرت نے اوس انصاری مرد سے کہا جسنے بگواہ اپنی جورو کو عیب لگایا
جھوٹے سپر بد دعا کر کے چھوڑا پھر حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جورو سے دلوا دیجیے **ق** اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ لَا نُوْرَثُ ۶۳۶
مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق رضہ اور عمر فاروق رضہ اور علی مرتضی رضہ اور حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین ہا جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہی **ف** بخاری مین حضرت
عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیق پاس کسیکو بھیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینے اور خیبر مین تھی
تب صدیق رضہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مال مین میراث نہین جو ہم چھوڑین سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین اور البتہ محمد کی آل یعنی بیبیان اور اولاد
اس مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیق رضہ نے کہا کہ جو حضرت اس مال مین کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی
اسمین نہو گی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب مین غور کر رہے ہو چکا ہی خلاصہ مطلب یہی ہی کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نتھا
کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ ہین اور اس حدیث کو صرف صدیق رضہ ہی نے روایت نہین کی
جو کوئی بد اعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضی رضہ بھی اسکے راوی ہین غرض ایماندار کو اتنا کفایت کرتا ہی اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی نہین دوا
خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ **قَالَهُ** ۶۳۷
لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّهُ الْاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ الْاٰنَ يَا عُمَرُ بخاری مین عبد اللہ بن ہشام
رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہون اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ پکا ایمان نہین ہونے کا یہان تک
کہ مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤن یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے فرمایا پھر عمر فاروق رضہ نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو
آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہو گئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا **ف** عبد اللہ بن ہشام رضہ سے
روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے اور حضرت عمر فاروق رضہ کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروق رضہ نے کہا یا رسول سوا اپنی جان کے مین ہر چیز سے

يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اَلثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِکُ
لِدِیْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال ہے خون اوس مسلمان کا جو گواہی
دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی پوجنے کے لائق سواے خدا کے اور اسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو نکاح کیا ہوا عورت جو
زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان کے بدلے جان تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑا مسلمان کے گروہ سے علیحدہ ہوا ف یعنی مسلمان کا
٦٦٥ قتل تین صورت سے ہے ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا ق جابر لَا یَحِلُّ لِاَحَدِکُمْ
اَنْ یَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَکَّةَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین حلال ہے تم مین کسیکو کہ ہتیار اوٹھاوے مکے مین قتل
کے واسطے ف عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت بڑے غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار مکہ سے حضرت نے بڑی
بڑی تکلیفین اوٹھائین لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اون کافرون سے پوچھا کہ اب تم ہمارے حق مین کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اون
لوگون نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہین اور بہتر کہتے ہین تم سردار بھائی کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا قابو ہے جو چاہ سو کر تب حضرت نے فرمایا کہ مین بھی
وہی کہتا ہون جو میرے یوسف بھائی نے اپنے بھائیون سے کہا تھا کہ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یعنی آج تم پر کچھ اولاہنا اور گلہ شکوہ نہین
٦٦٦ اونکے خون معاف کیے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی ق ابو ہریرۃ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
اَنْ تُسَافِرَ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ وَّلَیْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ وَّیُرْوٰی اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ عَلَیْهَا بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی
منزل اور اوسکے ساتھ اوسکا کوئی محرم نہووے اور ایک روایت مین آن ہے کہ عورت کو سفر نہین درست مگر محرم کے ساتھ ف
عورت کا محرم وہ مرد ہے جسکے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست نہووے جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا عورت کو
٦٦٧ سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہے درست نہین اسواسطے کہ اسمین بڑے بڑے فساد ہین ق ام سلمۃ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا بخاری اور مسلم مین
ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسیکے غم مین سوگ کرے
اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہے ف یعنی کسی عزیز کے
غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہے نہ کم کرے اس سے
نہ زیادہ اور برس دن خاوند کے غم مین بیٹھی رہنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہے یا محرم مین غم امام ع سے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا
٦٦٨ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہے ق سعد بن ابی وقاص لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ
فَوْقَ ثَلٰثٍ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات
چھوڑنا تین رات سے زیادہ ف یعنی اگر معاملہ دنیاوی مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہے تین
دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہین اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہے تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہے
چنانچہ حضرت پچاس دن جہاد کے بچانے والون سے نہ بولتے تھے اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے
٦٦٩ زیادہ بھی درست ہے ق ابو ہریرۃ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ

وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پورا ایمان دار ہوتا کوئی تم مین سے جب تک مین
اوسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤن اوسکے باپ اور بیٹے اور سب آدمیون سے **ف** یعنی جب مجکو سب سے زیادہ چاہے اور سبکی رضامندی
پر میری رضامندی مقدم رکھے تب پورا ایمان دار ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا و ہوس مٹائی اور شریعت محمدی کی تعظیم اطاعت
کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہوگیا وہی پورا ایماندار ہی اور اوسی کا نام ولی ہی اور وہی فقیر کامل ہی اور سچا مسلمان ہی اور جسکو
یہ بات حاصل نہین وہ شغال رنگین ہی مولوی ہو یا فقیر الٰہی ہمکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کرلے آمین **ق** اَنَسٌ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی ٦٤٤
یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا یہانتک کہ
اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہتا ہی **ف** اس حدیث مین حق اسلام کا بیان ہی یعنی جیسے اپنی جان کو
بلا اور مصیبت سے بچاتا ہی ویسے ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہی ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے چاہے
اس حدیث پر عمل اوس صاف دل سے ہو جسکے دل مین کینہ اور حسد نہین **ق** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَا یَبِیْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ بخاری ٦٤٥
اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچتے ہوئے پر نہ بیچے **ف** یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو
اور قیمت چکتی ہو تو اوسکی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز نہ بیچے اسمین دوسرے کی حق تلفی ہی اور اگر اوسکی چیز کو لینے والا ناپسند کرے تو اوس وقت دوسرے
کو بیچنا درست ہی **م** جَابِرٌ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقِ اللّٰہُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ٦٤٦
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑ دو لوگون کو آپسمین خرید فروخت کرین خدا روزی دیتا ہی ایک کو دوسرے سے **ف**
یعنی اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اوس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے
پاس رکھ جا مین تجکو مہنگا بیچ دونگا اوسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہی اگر قحط ہو تو یہ سبکے نزدیک درست نہین ہی اور اگر ارزانی
ہو اور کسیکو ضرر نہو تو بعضون کے نزدیک درست ہی **خ** اَبُوْ سَعِیْدٍ **م** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ ٦٤٧
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری مین ابو سعید رضؓ سے اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نرکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو
مانتا ہی **ف** انصار مدینے کے لوگ ہین جنھون نے حضرت کو اپنے شہر مین رکھا اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی ہو اسواسطے
اونکی محبت حضرت نے ایمان مین داخل کی **خ** عَائِشَۃُ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ فِی الْبَیْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّہٗ ٦٤٨
لَمْ یَشْهَدْكُمْ بخاری مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نباقی رہے گھر مین بے دوا لگائے حلق مین اور مین دیکھتا جاؤن
عباس کے سوا کہ وے تمھارے ساتھ موجود نتھے **ف** حضرت کو بیماری مین غش آیا حضرت کی بیبیون نے حضرت کے حلق مین بے اجازت دوا لگا دیا
تھا جب حضرت غش مین سے ہوش مین آئے دوا کا مزہ معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب سے کہین انپر عذاب نکرے
اور نہین تو حضرت کا یہ کرم تھا کہ کافرون سے بھی عوض نلیتے تھے **م** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ ٦٤٩
یَغْتَسِلُ مِنْہُ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندھے پانی مین پھر اوس سے نہاوے **ف**
یعنی جو پانی بندھا ہو بہتا نہو جیسے حوض اوسمین پیشاب کرنا نہین درست کہ نجس ہو جاویگا وضو اور غسل کے لائق نرہیگا **ق** اِبْنُ عُمَرَ ٦٥٠
لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُكُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قصد کیا کرے تم مین کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے **ف** یعنی صبح اور عصر کی

٦٧٧ م اُمّ مُبَشِّر لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ مسلم مین ام مبشر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ
مین نجاویگا کوئی جسنے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری جنگ حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو
اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مر جاوینگے حضرت کے ساتھ سے نہ پھرینگے خدا اون سے راضی ہوا قرآن مین اونکا ذکر کیا ہی سو
٦٧٨ اونکو حضرت نے فرمایا کہ اونمین سے کوئی دوزخی نہین وے سب بہشتی ہین م اُمّ مُبَشِّر لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مِنْ اَصْحَابِ
الشَّجَرَۃِ اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَهَا فَقَالَتْ حَفْصَۃُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَۃُ
وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ
اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا مسلم مین ام مبشر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ
مین درخت والے اصحاب سے کوئی جنھون نے اوسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیون نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ سو حضرت نے اونکو جھڑکا پھر
حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن مین اوسکے آگے فرماتا ہی کہ پھر ہم بچا لیونگے
پرہیزگارون کو اور دوزخ مین ڈالینگے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتے ہین کہ اون لوگون سے
کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہی کہ سبکا گذار دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر سبکا گذر ہوگا
٦٧٩ لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے کافر اوسمین گرینگے تو دوزخ مین داخل ہونا نہ ثابت ہوا م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لَا یَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ
یَوْمِیْ هٰذَا عَلٰی مُغِیْبَۃٍ اِلَّا وَمَعَهٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کرے کوئی مرد میرے
اس دن کے بعد اوس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مر گیا ہو مگر کہ اوسکے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی جس عورت کا
خاوند غائب ہو اوسکے پاس کوئی مرد اکیلا نجایا کرے اور اگر دو تین مرد ہون تو مضایقہ نہین مرد اور عورت کی تنہائی مین بڑے بڑے فساد ہین اسواسطے
٦٨٠ حضرت نے خلوت منع فرمائی ق اُمّ سَلَمَۃَ لَا یَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ یَعْنِی الْمُخَنَّثِیْنَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمھارے پاس یعنی یہ مخنث زنانے مرد ف حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ مرد آیا
حضرت نے اوسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے مرد سے پردہ کرنا ضرور ہی مخنث اوسکو کہتے ہین جو مہرا اور زنانہ مرد ہو
٦٨١ خ اَبُو اُمَامَۃَ لَا یَدْخُلُ هٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰہُ الذُّلَّ قَالَه لَمَّا رَاٰی شَیْئًا مِّنْ اٰلَۃِ الْحَرْثِ
بخاری مین ابو امامہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہی یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر مین مگر اوس قوم مین ذلت اور خواری
داخل کرتا ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور
بیقدر ہوئی کہ حاکم اونکو محصول کے واسطے پکڑتا ہی اور مارتا ہی اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہی حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جہاد چھوڑ کے زمین
٦٨٢ اور دنیا کمانے مین مشغول ہون نہین تو ذلیل اور خوار ہونگے اور کافر غالب ہو جاوینگے چنانچہ اس زمانے مین ویسا ہی ہوا ق اُسَامَۃُ
بْنُ زَیْدٍ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ میراث نپاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان مین وراثت نہین ہی اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان
٦٨٣ بیٹا اوسکا حصہ نلیوے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہی چارون اماموں کا خ جَرِیْرٌ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ
لَا یَرْحَمُ النَّاسَ بخاری مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رحم کریگا خدا اوسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف

زکوٰۃ ایک بکری ہی تو مثلاً دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان علیحدہ علیحدہ ہین تو زکوٰۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ اون سب اسّی بکریون کو ملا کر ایک شخص کی بتلا دین تا ایک بکری زکوٰۃ مین جاوے اور اگر علیحدہ علیحدہ رہین تو دو بکریان زکوٰۃ مین جائین یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تھا اوسنے زکوٰۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہہ کر دین تا کہ زکوٰۃ دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس بکری سے کم مین زکوٰۃ نہین تو فرمایا کہ زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوٰۃ لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ کرے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ بچانے کا حیلہ کرنا درست نہین جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوٰۃ کے مال کو ایک برتن مین رکھا اوسکو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہین معلوم کہ اسمین کیا ہی پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر اوس فقیر سے وہ برتن اور اناج مول لیوے یے لوگ خدا کو دم دیتے ہین بازی بازی بریش بابا بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدانے غضب اور عذاب کیا

٦٥٩ م عَائِشَةَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین بھوکھے رہینگے وے گھر والے جنکے پاس کھجورین ہین ف یہ اونکے حق مین فرمایا جنکی غذا کھجورین ہین جیسے مدینے کے لوگ

٦٦٠ ق الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ يَعْنِي الْأَنْصَارَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار کے حق مین فرمایا کہ نہ اونکو دوست رکھیگا سوائے ایمان دار کے اور نہ اون سے عداوت رکھیگا سوائے منافق کے جو اونکو دوست رکھیگا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور جو اون سے عداوت رکھیگا خدا اوس سے عداوت رکھیگا ف مدینے والون نے حضرت کی مدد کی اس واسطے اونکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسی واسطے اونکی محبت مسلمانون پر فرض ہوئی

٦٦١ ق أَبُو بَكْرٍ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے کعبے کے گرد ننگا آدمی ف نوین سال ہجری حضرت نے صدیق اکبر کو حاجیون کا سردار کر کے مکے مین حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی کہ سب کو یہ حکم پہونچا دو کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے کافرون کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے اونکا گمان یہ تھا کہ کپڑون مین ہمنے گناہ کیے ہین اون سے کیا طواف کرین شرع مین برہنہ ہونا حرام ہی خصوصاً کعبے اور مسجد مین

٦٦٢ ق أَبُو بَكْرَةَ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے کی حالت مین ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اوس وقت فیصل نکرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش چاہیے کہ سچ اور جھوٹھ کو پہچانے اسی طرح جب بہت بھوکھا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین

٦٦٣ م ابْنُ عُمَرَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی دودھ دوہے کسیکے جانور کو بے اوسکی اجازت بھلا کوئی تم مین سے چاہتا ہی کہ کوئی اوسکی کوٹھری مین آکے اوسکا خزانہ توڑے اور اوسکے کھانے کا غلہ نکال لیجاوے سو اونکے جانورون کے تھن تو اونکے کھانے کے دودھ کو حفاظت مین رکھتے ہین یعنی تھن کوٹھری کی طرح مین حفاظت کے واسطے سو ہرگز نہ دوہے کوئی کسیکے جانور کو بدون اوسکی اجازت کے

٦٦٤ ق ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ

ابوہریرہ [illegible]
فیلیتشل
[illegible]

جب ایسا وہم کسیکو خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے **خ** ابن عمر لا یزال ھذا الامر فی قریش ۵۹۰

ما بقی منھم اثنان بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے

واسطے ہے جبتک اوس قوم میں دو آدمی بھی باقی رہینگے **ف** یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہیں یہ

مراد ہے کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک میں جیسا کہ اب بھی یمن کا اور مغرب کا حاکم سید ہے **ھ** ابو ھریرۃ ۵۹۱

لا یستر عبد عبدا فی الدنیا الا ستر ہ اللہ یوم القیمۃ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

نہ عیب چھپاویگا کوئی بندہ کسی بندہ کا دنیا میں مگر خدا اوسکے عیب قیامت میں چھپاویگا **ف** اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ

جو کپڑے سے کسیکا بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے خدا اوسکے گناہ آخرت میں چھپاویگا **ھ** سلمان لا یستنج احدکم ۵۹۲

بدون ثلثۃ احجار مسلم میں سلمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نکیا کرے

ف جاننا چاہئے کہ بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی

حاصل ہو تو کفایت کرتا ہے اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہے فرض نہیں **ق** ابو ھریرۃ لا یسم المسلم علی سوم اخیہ المسلم ۵۹۳

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر **ف** یعنی اگر

چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اوسکو مول نہ لیوے کہ اسمین دوسرے مسلمان کی

حق تلفی ہے **خ** ابو سعید لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیء الا شھد لہ ۵۹۴

یوم القیمۃ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جہان تک موذن کی آواز پہونچتی ہے وہان تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز

سنیگا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت میں گواہی دیگا **ف** یعنی اوسکے ایمان کی اور اس بات کی کہ وہ لوگون کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا

گواہی دینگے سب سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہے کہ خوب زور سے اذان کہے

ق ابو ھریرۃ لا یشیر احدکم الی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری احدکم لعل الشیطان ۵۹۵

ینزع من یدہ فیقع فی حفرۃ من النار بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے

بھائی مسلمان کی طرف ہتیار سے اسواسطے کہ نہیں معلوم کسیکو شاید شیطان اوسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے میں

ف یعنی ہتیار سے اشارہ کرنے مین یہ خوف ہے کہ شاید ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان مرجاوے تو قاتل دوزخ مین پڑے معلوم ہوا کہ

ہتیار سے اشارہ کرنا حرام ہے **ھ** ابو ھریرۃ لا یشربن احد منکم قائما فمن نسی فلیستقیٔ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے ۵۹۶

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیے کوئی تم میں سے کھڑے ہوکر سو جو بھول کر پیجاوے وہ قی کر ڈالے **ف** کھڑے ہوکر پینا بعضون کے نزدیک

حرام ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کھڑے اچھی طرح آرام سے پیا نہیں جاتا اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہے

اور طب مین بھی منع ہے کہ بیماری پیدا کرتا ہے اسی واسطے شاید قی کرنے کو فرمایا عبداللہ بن عمر اگر کھڑے ہوکر بھولے سے پیتے تو قی کر ڈالتے

اور اکثر علما کے نزدیک قی کرنا واجب نہیں **ھ** ابو ھریرۃ لا یصبر علی لاواء المدینۃ وشدتھا احد من ۵۹۷

امتی الا کنت لہ شفیعا یوم القیمۃ او شھیدا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری امت سے

مدینے کے قحط اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہیگا میں اوسکو قیامت کے دن بخشوا دونگا یا اوسکا گواہ ہونگا **ف** فضیلت

حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر **ف** یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت
ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں اپنا پیغام دینا حلال نہیں کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی اور اگر ابھی بات ٹھہری نہو تو پیغام دینا مضائقہ نہین
۶۷۰ **خ** ابو هریرة لَا یَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِیَزْدَادَ شُکْرًا وَلَا یَدْخُلُ
النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِیَکُوْنَ عَلَیْهِ حَسْرَةً بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین کوئی مگر اوسکو دکھایا جاویگا اوسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تا کہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی
دوزخ مین مگر دکھایا جاویگا اوسکو اوسکا بہشت والا مکان اگر وہ نیکی کرتا تا کہ اوسکو افسوس ہو **ف** یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلاوینگے کہ اگر
تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام مین رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلاوینگے
۶۷۱ کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام مین رہتا تو اوسکو افسوس پر افسوس ہوگا **ھ** جابر لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِنْکُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا یُجِیْرُهٗ
مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسیکو اوسکا عمل بہشت مین نہ لیجاویگا
اور نہ اوسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل کسیکو بہشت مین لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے **ف**
اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نیک کام کچھ کام نہ آویگا جیسا بعضے بے دین کہتے ہین اس واسطے کہ قرآن مین ہی کہ خدا نیکون کے ثواب اور محنت کو
ضائع نکریگا بلکہ یہ مطلب ہی کہ آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نکرے اس واسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق کے نہین ہوتا تو نیک کام
مین بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی اصل سبب بہشت مین جانے کا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہی اور نیک عمل اوسکی نشانی ہی **م**
۶۷۲ انس لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا یَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین وہ
بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پڑوسی اوسکی بدی اور ظلمون سے امن نپاوے **ف** ہمسائے کو رنج دینا ایسا حرام ہی کہ بہشت سے
۶۷۳ محروم رکھتا ہی **ق** جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
۶۷۴ فرمایا کہ بہشت مین نجاویگا برادری کا توڑنے والا یعنی جو برادری سے احسان اور سلوک نکرے **خم** حُذَیْفَةُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ
قَتَّاتٌ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چغل خور بہشت مین نجاویگا **ف** یعنی جو فساد کرانے کے
۶۷۵ واسطے ادھر کی بات اودھر کہے وہ بہشت سے محروم ہی کہ شیطان کی خو اوسنے اختیار کی **ھ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ
مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ کِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَکُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ
حَسَنَةً قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہی
یہ کہ اوسکا کپڑا اچھا ہووے اور اوسکا جوتا اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہی یعنی نیک صفت ہی جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہی یعنی
۶۷۶ اچھی پوشاک خدا کو پسند ہی یہ غرور نہین بلکہ گھمنڈ اور غرور ہی حق کو باطل کرنا واجبی بات کی انکار کرنا لوگون کو ذلیل اور حقیر جاننا **خ**
ابو بکرة لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ
بخاری مین ابو بکرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اوس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے
ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے **ف** یعنی تمام عالم مین دجال کا ڈر ہوگا سوائے مدینے کے یہ حضرت کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہوئی

دہ در دہ حوض یعنی چاروں طرف دس دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہے کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک اوسکا رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے اور شافعی مذہب میں قلتین پانی مانند دریا کے ہے جب تک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قلتین دو بڑے مٹکے جسمیں پانسو رطل بغدادی پانی سماوے

٧٠٣ م ابو ھریرۃ لا یفرک مؤمن مؤمنۃ ان کرہ منھا خلقا رضی اخر مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان عورت سے دشمنی نرکھے اگر برا جانتا ہے اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے **ف** یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہاں ہے تو چاہیے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اوسمیں نیک بھی ہوگی اوسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے جورو خاوند کی دشمنی اور ناموافقت میں بڑے فساد ہیں اسواسطے حضرت نے موافقت رکھنے کو فرمایا

٧٠٤ خ ابو بکرۃ لا یفلح قوم تملکھم امرأۃ بخاری میں ابوبکرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بھلا ہوگا اوس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو **ف** جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مرگیا اوسکی بہن جسکا نام توران تھا ایران کی بادشاہ ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہیں تو رعیت برباد ہو جاتی اسی واسطے شرع میں عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہیں اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جو مرد جورو کے قابو میں ہوا خراب گیا

٧٠٥ م مطیع بن الاسود لا یقتل قرشی صبرا بعد ھذا الیوم قالہ یوم فتح مکۃ مسلم میں مطیع بن اسود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی اختیاری اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکے کے دن فرمایا **ف** ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکے کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے میں چھپا ہے حضرت نے فرمایا اوسکو پکڑ لاؤ لوگ اوسکی مشکیں باندھکر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہوجاوینگے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہوگا جو اس طرح قید ہوکر مارا جاوے اور یہ مطلب نہیں کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اس واسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہے اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح میں امام حافظ اسمٰعیل کی کتاب السیر سے یوں نقل کیا ہے کہ یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم

٧٠٦ م ابو ھریرۃ لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہیں خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو اونکو فرشتے چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت اونکو چھپا لیتی ہے اور اونپر آرام اور چین اترتا ہے اور خدا اونکا ذکر کرتا ہے اونمیں جو خدا کے پاس ہیں یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کی روحوں میں **ف** یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذکر کرنے والوں کو چاروں طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہیں تا کہ ذکر کی برکت میں شریک ہوویں اور خدا کی بیشمار رحمت اونپر نازل ہوتی ہے اور دل میں لذت اور چین حاصل ہوتا ہے اور عرش پر انکا ذکر خدا کرتا ہے کہ فلانے میرے بندے ایسے ہیں جو مجکو یاد کرتے ہیں بڑے قسمت ذکر کرنے والوں کی اور بڑے قدردانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگوں کو وعظ اور نصیحت کرنا درود اور کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا یہ سب ذکر میں داخل ہے

فضیلت ذکر

٧٠٧ خ ابو ھریرۃ لا یقل احدکم اطعم ربک وضی ربک اسق ربک ولا یقل احدکم ربی ولیقل سیدی ومولای بخاری میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں نکہا کرے یعنی غلام سے کہ کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یوں کہے کہ فلانا میرا رب ہے اور چاہیے کہ یوں کہے کہ فلانا میرا سید ہے اور مولی ہے یعنی میرا میاں ہے **ف** عرب کی زبان میں غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اوسکو

یعنی ظالم پر جو آدمیون کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھہ سے خدا کی رحمت نہوگی

۶۸۴ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَادَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر کوئی نماز ہی مین ہی جب تک اوسکو نماز ہی روکے رہے نہین کوئی چیز اوسکو اپنے گھر والون کی طرف آنے سے روکے ہی سوا نماز کے ف یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کے انتظار مین گذرتی ہی وہ سب نماز مین داخل ہی نماز کے برابر وقت انتظار کا بھی ثواب ملیگا بشرطیکہ سوا انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد مین ٹھہرا ہو

۶۸۵ خ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزَالُ الْمَرْءُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ سے کشایش اور امن امان مین ہی جب تک ناحق خون نکیا ہو ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہی جسکے سبب سے دین مین تنگی ہوجاتی ہی مسلمان اور گناہون سے اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت مین خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کریگا اور قرآن مین خونی کو دوزخ کا وعدہ ہی

۶۸۶ خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ بخاری مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جب تک روزہ جلد کھولا کرینگے ف سورج ڈوبتے اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہی اور سبب خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہی دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعون کی صحبت سے کرتے ہین مکروہ ہی

۶۸۷ م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک ف بعضے کہتے ہین شام کے لوگ مراد ہین یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اونکے ملک مین دریا نہین کھیتون کو وہ لوگ ڈول اور چرسون سے سینچتے ہین واللہ اعلم

۶۸۸ ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم اور غالب رہینگے جب تک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہین اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ علماے حدیث مراد ہین اسواسطے کہ سب علماے دین کو حدیث کی حاجت ہی علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہین اور بدعتی لوگون پر اہل حدیث غالب رہتے ہین جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے اوسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہین

۶۸۹ م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَزَالُوْنَ يَسْئَلُوْنَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ تجہسے پوچھتے ہین اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان دل مین خیال ڈالتا ہی کہ زمین آسمان کسنے بنایا لوگ کہتا ہی خدا نے تو شیطان پوچھتا ہی کہ خدا کو کسنے بنایا تو اوس وقت قل ہو اللہ احد پڑھا کہ یعنی شیطان قرآن سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابو ہریرہ رضی سے ہی کہ چند گنوار لوگ مسجد مین آکے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا مین ہان سے اوٹھا اور مینے کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے احمق بھی ہوتے ہین ف ہر انسان صاف طبیعت کی یہ پیدایشی بات ہی کہ وہ جانتا ہی کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہی اوسکے پہلے کوئی چیز ہی نہین جو اوسکو بناوے اور ہزارون دلیل عقلی سے بھی یہی بات ثابت ہی ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدایش مین خلل ہی اور عقل مین نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہی کہ جب اوسکو خدا کہا تو پھر اوسکے پیدا کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہی کہ اگر خدا کا پیدا کرنے والا کوئی ہو تو وہ خدا کاہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہوگیا مثل اور مخلوقات کے

اگلی حدیث خاص مسجد کے ذکر مین تھی اور یہ حدیث عام ہی مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسے مین یا خانقاہ مین بیٹھا ہو

۷۱۵ یا کوئی شخص کسی دکان پر بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص وہانکا حقدار ہی اگرچہ وہ ایک روز کہین گیا بھی ہو ھ اَبُوهُرَيْرَةَ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہا کرے کوئی انگور کو کرم سو کرم تو حقیقت مین ایماندار کا دل ہی **ف** کرم کے معنی سخاوت ہین عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اس واسطے کہ اوسکی بنی شراب کے پینے سے آدمی کے مزاج مین سخاوت ہوتی ہی سو حضرت نے منع کیا کہ جس سے حرام ناپاک چیز بنے اوسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز لائق نہین بلکہ کرم مناسب ہی ایماندار کے دل کو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت رہے پھر حضرت نے فرمایا کہ انگور کے باغون کو حَدَائِقُ الْاَعْنَابِ کہا کرو معلوم ہوا کہ بُری چیز کا اچھا نام نرکھے

۷۱۶ **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ کرکے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گل جاتا ہی

۷۱۷ **ق** ابْنُ عُمَرَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتا اور نہ پگڑی اور نہ کنٹوپ اور نہ پاجامہ اور نہ جس کپڑے مین ورس یعنی زرد خوشبودار گھاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر جب چپل جوتا نہ پاوے تو دونون موزون کو وہان تک کاٹ لے کہ پشت پا سے نیچے ہو جاوین **ف** اس حدیث پر سب امامون کا عمل ہی کہ احرام والے کو یہ چیزین درست نہین

۷۱۸ ھ عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مسلم مین عمارہ بن رویبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاویگا دوزخ مین جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی **ف** فجر آرام کا وقت ہی اور عصر کار بار دنیا کا وقت ہی اس واسطے اون وقتون کی نماز کا اتنا اثر اور ثواب ہوا

۷۱۹ **ق** ابْنُ عُمَرَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دو بار **ف** یعنی ایماندار دین کے کام مین ایکبار دھوکھا اور فریب کھا کر دوسری بار فریب نہین کھاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ اوس سے ہو گیا اور پھر پچتا کر اوسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اوس گناہ کے گرد نہین جاتا یہ تعریف ہی کامل ایماندار کی روایت ہی کہ ابو عزہ شاعر جنگ بدر مین پکڑا آیا حضرت سے اوسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار کافرونکا ساتھ ندونگا حضرت نے اوسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ کافرون کے ساتھ جنگ احد مین آیا اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے لگا کہ اوس قصور کو معاف کیجیے اب ہرگز کافرونکا ساتھ ندونگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم دوبار فریب مین نہین آتے پھر وہ قتل ہوا

۷۲۰ **ق** ابْنُ عُمَرَ لَا يُمْسِكَنَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَهُوَ يَبُوْلُ وَلَا يَتَمَسَّحْ فِي الْخَلَاءِ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا نار اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے اور نہ داہنے ہاتھ سے پاخانے مین ڈھیلے پوچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن مین یعنی پانی پینے کے وقت شاید ناک یا موہنہ سے کچھ ٹپک پڑے اور گھن آوے اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کا ہی حاضر در پیشاب کی جگہہ اوسکا لگانا مناسب نہین

۷۲۱ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَمْنَعْ اَحَدُكُمْ جَارَهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نروکے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار مین لکڑی گاڑنے سے **ف** اگر پڑوسی دیوار مین کڑیان رکھا چاہے تو اوسکو نہ روکے

مدینے کی اور بشارت ہی وہانکے رہنےوالون کو اور اشارہ ہی کہ اگر وہان تکلیف بھی ہو تو لوگ وہانکا رہنا نچھوڑین ھ اَبُو سَعِیْدٍ ۶۹۸
لَا یَصْلُحُ الصِّیَامُ فِیْ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہین دو دنون مین ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر مین ف دونون عیدون مین روزہ
رکھنا حرام ہی سب مجتہدون کے نزدیک ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یُصَلِّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِهٖ ۶۹۹
مِنْهُ شَیْءٌ صحیح بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نہ پڑھا کرے ایک کپڑے مین اس طرح کہ کندھے پر اوس
کپڑے سے کچھ بھی نہو ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہی کہ اسمین بے تعظیمی ہی نماز کی اگر لنبا کپڑا ہو تو آدھے کا لنگ باندھے اور آدھے سے
کندھے چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو لاچاری ہی صرف لنگ باندھکے نماز پڑھلے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو صرف پائجامے
نماز پڑھنا کندھے کھول کر مکروہ ہی ق اِبْنُ عُمَرَ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ وَیُرْوٰی الْعَصْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ ۷۰۰
قَالَهٗ مُنْصَرَفَهٗ مِنَ الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نماز نہ پڑھے
ظہر کی اور ایک روایت مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین یہ حضرت نے کفار کے گروہون کے لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہودی لوگ تھے
مدینے کے قریب تین کوس اونکی بستی اور گڑھی تھی حضرت مین اور اونمین صلح تھی جب پانچوین سال ہجری کے بعد جنگ اُحد کے کفار قریش
عرب کی بہت قومون کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول توڑا اور کافرون کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق
اور جنگ احزاب کہتے ہین کافرونکا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدانے نہایت تیز ہوا
چلائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم مین باقی قصہ
حدیث کا یون ہی کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ مین جانے لگا بعضون نے راہ مین نماز پڑھلی اور کہا حضرت کو یہ غرض نتھی کہ
اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سوائے بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے اصحاب نے راہ مین نماز نہ پڑھی
اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جاکر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرت نے ہمسے وہین نماز کو فرمایا ہی پھر یہ حال یعنی بعضون کے نماز پڑھینکا
اور بعضون کے نماز نہ پڑھینکا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہوئے یعنی دونون اچھا سمجھے ف جیسا حضرت کے اصحاب
اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضون نے قیاس کیا اور سبب نکالا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہہ قرآن اور حدیث کے
کئی طرح مطلب سمجھتے ہین اور سب حق پر ہین اسیواسطے اہل سنت و جماعت چارون اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہین اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے
ہین کہ کیون ایک محمدی دین مین اختلاف کیا اور چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے اختلاف مین کچھ حرج نہین
حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب مین ہوا اور حضرت نے درست کہا خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَصُمْ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ۷۰۱
اِلَّا یَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعے کے دن مگر یون
مضایقہ نہین کہ جمعے سے پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد ف یعنی صرف جمعے کے دن روزہ نرکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ
رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی دو ملاکر رکھے تاکہ یہود یون سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہین خ
اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَغْتَسِلْ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ۷۰۲
کہ نہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی مین ناپاک ہوکر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی کے غسل سے ناپاک ہو جاویگا حنفی مذہب مین

لَا يَنفِرُ اَحَدٌ حَتّٰی يَكُونَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ
حج کرکے یہانتک کہ پچھلا کعبے کا طواف کر لے **ف** یعنی جب حج کے سب کام کرچکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کرکے اپنے گھر آوے
اسکا طواف الصدر نام ہی امام اعظم کے نزدیک واجب ہی اور امام شافعی کے نزدیک سنت **ھ** عَائِشَةُ لَا يَنفَعُهُ لِاَنَّهٗ
لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ **قاله** لها حِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهٗ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکے
کچھ کام نہ آویگا اس واسطے کہ اوسنے کسی دن نہین کہا کہ ای رب میرا گناہ بخشیو قیامت کے دن حضرت نے حضرت عایشہ رض سے فرمایا جب حضرت عایشہ
کہا تھا کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے مین برادری سے سلوک کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اوسکے کچھ کام آویگا **ف**
یعنی وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نہ رکھتا تھا اسی واسطے اوسنے کبھی قیامت کی مغفرت نہ مانگی اور کافر کے نیک کام آخرت مین کچھ کام نہ آوینگے
نیکیون کے واسطے ایمان شرط ہی **ھ** ابْنُ عُمَرَ لَا يَنْقُشَنَّ اَحَدُكُمْ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہی **ف** چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ
بادشاہونکو نامے لکھین اور اونکو اسلام کے دین پر بلاوین لوگون نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت
نے مہر کھدائی چاندی کی نگ پر تین سطرین اوسمین تھین ایک سطر مین محمد دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیق رض
پاس رہی اونکے بعد عمر فاروق رض پاس رہی اونکے بعد حضرت عثمان رض پاس رہی پھر اونکے ہاتھ سے کنوے مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرت نے منع کیا
کہ کوئی اپنی مہر مین محمد رسول اللہ کھدا وے تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ یہ حضرت کی مہر ہی یا کسی اور کی **ھ** عُثْمَانُ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ
وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ مسلم مین حضرت عثمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرے کا احرام
باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل ہو کر اوسکا نکاح کر دیوے اور نہ خود منگنی کرے **ف** امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ محرم کا
نکاح نہین ہوتا جب تک حج سے فراغت نپاوے اور امام اعظم کے نزدیک درست ہی لیکن صحبت نکرے اونکے نزدیک اس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح کرے یعنی صحبت
نکرے اسواسطے کہ حضرت نے اپنا نکاح حضرت میمونہ رض سے احرام مین کیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہون وہ اونکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہین پانی پلانے کو نہ لاوے **ف** اسواسطے
حضرت نے منع نہین کیا کہ تندرستون کو اونکی بیماری لگ جاویگی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہی اس واسطے کہ حضرت نے
خود فرمایا ہی کہ بیماری کسیکی کسیکو نہین لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث ہوچکی ہی بلکہ حضرت نے اس واسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور
شاید بیمار جانور والے ملنے کی تقدیر سے بیمار ہوگئے تو عوام کا بد اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاویگا کہ بیماری لگ چلنے کا تو ناحق شرک مین گرفتار ہوینگے اور خدا کو بھول جاوینگے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

چوتھے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اذا اور اذ ہی **ھ** جَابِرٌ اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰی تَسْتَوْفِيَهٗ
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اوسکو مت بیچ جب تک اسکو اپنے قبضے مین
نہ کرلیوے اور تول لیوے **ف** سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کیے اناج بیچنا نہین درست **ھ** جَرِيْرٌ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ
لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میان سے بھاگا اوسکی نماز قبول نہین ہوتی

۷۰۸ منع کیا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی رب سوا خدا کے کسیکو بولنا مناسب نہین خ ابو ہریرہ رض لا یقولن احدکم اللھم اغفر لی ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت لیعزم المسئلۃ فانہ لا مکرہ لہ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی یون کہا کرے کہ یا اللہ مجکو بخش دے اگر تو چاہے اے خدا مجھ پر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا قصد کر کے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو دعا نہ قبول ہو دیوے ف یعنی خدا مالک مختار ہی کہ کوئی اوسکا روکنے والا نہین پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو میری دعا قبول کر اسمین لے پرواہی نکلتی ہی اور تردد اور احتمال بوجھا جاتا ہی تو شرط کرنا اور قید لگانا نچاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کر کے یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہو گی شک اور تردد نکرے اس واسطے کہ خدا کے نزدیک کچھ مشکل نہین اوسکا روکنے والا کون ہی

۷۰۹ خ ابن مسعود رض لا یقولن احدکم انی خیر من یونس بن متی وفی روایۃ ماینبغی لاحد ان یکون خیرا من یونس بن متی بخاری مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نکہے کہ البتہ مین بہتر ہون حضرت یونس پیغمبر متی کے بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ لائق نہین کسیکو کہ یونس بن متی سے بہتر بنے ف سب پیغمبر سارے جہان سے افضل ہین اونپر کوئی افضل نہین ہو سکتا

۷۱۰ ق عایشۃ لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا نفس دین مین کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہی مسلمان اپنے تئین نکہے سست اور کاہل کہنا مضایقہ نہین حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو بھلے سے بدل ڈالتے تھے

۷۱۱ م ابو ہریرہ رض لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین تمھاری خدا کی بندیان ہین ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد اور میری جوان عورت ف یعنی سچی بندگی کے لائق سوا خدا کے اور کوئی نہین اس واسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی اور تاکہ غلامون کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبدالنبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہین

۷۱۲ م ابو ہریرہ رض لا یقولن احدکم یا خیبۃ الدھر فان اللہ ھو الدھر مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نکہے کہ اے کمبختی زمانے کی اس واسطے کہ زمانے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہی ف زمانے کو بد کہنا اس واسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضۂ قدرت مین ہی اوسکا پھیرنے والا خدا ہی تو زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اوسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر بد کہتا ہی تو صاف کافر اور مشرک ہوا معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعرون کی عادت ہی شرع مین ہرگز درست نہین

۷۱۳ م جابر رض لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول تفسحوا مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ اوٹھاوے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعے کے دن پھر پیچھے سے اوسکے بیٹھنے کے مکان پر جا کر بیٹھے ولیکن کہے کہ کھل جاؤ ف مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اوسکو اوٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے نہین درست لیکن یون کہنا درست ہی کہ کھل بیٹھو صاحبو تاکہ سب کو جگہ ہو جاوے

۷۱۴ ق ابن عمر رض لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اوٹھاوے کسی مرد کو اوسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے ف

بیان اسماء خلاف شرع

تو اوسکو آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہی تاکہ فرشتے اوسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اوسکے واسطے نیک دعا کرین اوس سے محبت رکھین اوسکی تعریفین کرین اوسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہی کہ اولیا اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت بھی اچھی نہین جو عوام جاہل کرتے ہین کہ اونکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر اونکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین حقیقت مین اون سے عداوت ہی

۴۴۱ — ھ جابر اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ اِلَى امْرَأَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهٖ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسیکو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل مین اوسکی صورت گھر کر گئی ہو یعنی اوسکا خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اوس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اوسکے جی مین دوسری عورت کا خیال ہی ف بیگانی عورت کی اگر دل مین محبت آجاے تو اوسکا کامل علاج یہی ہی کہ اپنی جورو سے صحبت کرے اگر ایکبار دو بار مین خیال گیا تو بہتر ہی نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اوسکا بالکل خیال دفع ہو عشق کے حکیم لوگ بھی جماع ہی دوا لکھتے ہین اسواسطے کہ شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہی جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرت نے یہ دوا اوسواسطے فرمائی کہ کہین حرام مین نہ گرفتار ہو جاوے

۴۴۲ — ق ابو ھریرۃ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستھرا بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی جاویگی سات سو برابر تک اور جو بدی کریگا تو وہ اوتنی لکھی جاویگی جتنی کی ہی یہانتک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہی ف یعنی جب اسلام سنوارا تو نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہی دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہی جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی اگر کریگا تو اوتنی ہی رہیگی اوسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اوتنا ہی رکھے اور نیکی دس سات سو تک بڑھاوے اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کر لیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہی

۴۴۳ — ھ ابو ھریرۃ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَ اَذْرُعٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور گلی کے مقدمہ مین جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی سات ہاتھ کی ٹھہرائی ف یعنی اگر راہ دراز ہو جسمین شہر والون کی آمد و رفت ہو اور راہ کی زمین کا مالک وہان عمارت بنایا چاہے اگر لوگ منع کرتے ہون تو اوسمین شرع کا حکم یہ ہی کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت بناوے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگونکی آمد و رفت مین حرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہون تو اوسکی اتنی چوڑائی چاہیے کہ جسمین محلے والونکا حرج نہو اور زنانی سواری اور جنازہ چلنے کو تنگی نہو

۴۴۴ — ھ ابو ھریرۃ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کر لیوے یعنی تین رکعتین باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے ف یعنی ہر چند طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہی لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب ہوتے پڑھے اور یہی مذہب ہی سب امامون کا سواے

٧٢٢ کہ ہمسائے کا حق ہی ق ابن مسعود لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن او قال
ینادی بلیل لیرجع قائمکم ویوقظ نائمکم لیس الفجر ان یقول ھکذا وجمع بعض الرواۃ کفیہ حتی
یقول ھکذا ومد اصبعیہ السبابتین بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو
بلال کی اذان اوسکی سحری کھانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہی یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہی رات سے تاکہ تم مین جو نماز تہجد پڑھتا ہو
وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین جو اس طرح اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث کے
راوی نے اپنی دونون ہتھیلیان ملاکر اونچا کرکے دکھلایا یعنی جو لنبی اونچی روشنی اول ہوتی ہی اوسکا نام صبح نہین حضرت نے فرمایا جب تک
اس طرح نہ اشارہ کرے اور حضرت نے اپنے کلمے کی دو انگلیون کو ملاکر پھیلایا داہنے اور بائین یعنی صبح وہ ہی جسکی روشنی چوڑی ہی ف
یعنی صبح دو قسم ہی ایک صبح کاذب جسکی لنبی روشنی ہوتی ہی اوس وقت تک روزہ دار کو کھانا اور پینا حرام نہین اور فجر کی نماز اوس وقت
٧٢٣ درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی پھیلی ہوتی ہی اوس وقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہی ق ابو ھریرۃ لا یموت
لاحد من المسلمین ثلثۃ من الولد فتمسہ النار الا تحلۃ القسم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین لڑکے مرینگے اوسکو دوزخ کی آنچ نہ لگیگی مگر بقدر قسم سچی کرنے کے ف یعنی خدا قرآن مین
بطور قسم فرماتا ہی کہ سبکو مقرر دوزخ پر گذار ہوگا بس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا باقی کچھ عذاب نہین اور حدیث مین آیا ہی
کہ دو یا ایک چھوٹا لڑکا بھی مریگا وہ دوزخ سے بچیگا اس واسطے کہ لڑکے کی موت کا ماباپ پر سخت داغ ہوتا ہی اور پھر اونسے باوجود اس مصیبت کے
٧٢٤ صبر کیا اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا نے اوسکے بدلے اوسکو دوزخ سے بچایا م جابر لا یموتن احدکم الا وھو یحسن
الظن باللہ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر کوئی نہ مرے مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو ف ایمان کے دو پر ہین خوف اور
امید حالت صحت اور زندگی مین خوف خدا غالب رکھے تاکہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کا خیال نکرے کہ وہ وقت گناہ کرنے کا نہین بلکہ اوس وقت خدا کو رحیم
اور کریم اور غفار اور ستار جانکر بخشش کی امید دل مین رکھے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا کی طرف جاوے اور مرنے سے جی نچرا وے اور جو مسلمان
اوس وقت موجود ہون وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تاکہ مرنے والے کا ڈھارس بندھے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہو جاوے
٧٢٥ م ابو ھریرۃ لا ینبغی للصدیق ان یکون لعانا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صدیق کو
لائق نہین کہ بہت لعنت کیا کرے ف ابو بکر صدیق رض نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی صدیق اوس ولی
کامل کو کہتے ہین جسکے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہی کہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ حضرت سے معجزہ
نچاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت کو پیغمبر جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجون مین صدیقی کے برابر
٧٢٦ کوئی مرتبہ نہین ق عقبۃ بن عامر لا ینبغی ھذا للمتقین قالہ عند نزعہ فروج حریر لبسہ
بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکا پہننا لائق نہین پرہیزگار لوگون کو یہ حضرت نے خود ریشمی قبا اوتارتے
جو آگے پہنے تھے فرمایا ف فروج اوس قبا کو کہتے ہین جسکا پیچھے سے دامن چاک ہو سواری کے واسطے خوب ہوتی ہی سو ویسی ریشمی قبا
کسینے حضرت کو بھیجی تھی اوس وقت تک ریشمی کپڑا پہننا حرام نتھا حضرت نے اوسکو پہنکر نماز پڑھی بعد نماز کے اوسکو برا جانکر اوتار ڈالا
٧٢٧ پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور پرہیزگار دنیا کی آرایش اور زینت نہین کرتے اگرچہ حلال اور مباح بھی ہو خ ابن عباس

الباب الرابع

اور ہر بار وہ شکار مار لائے اور خود کھاوے چوتھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہی اگر قصداً بسم اللہ نہ کہا تو شکار مردار ہوا
اور اگر بھولے سے نہ کہا تو حلال ہی یہ مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہیں خدا کا نام اگر مسلمان
کے دل میں ہے لیکن زبان سے کہنا مستحب ہی پانچویں یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی شکار حلال ہی چھٹے یہ کہ اگر شکاری
کتے کے ساتھ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہیں ہوئی شکار مارنے میں شریک ہووے تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز
میں جمع ہوئے تو حرام ہی احتیاط کے سبب سے غالب ہو جاتا ہی ساتویں یہ کہ بے کانسی تیر کے شکار میں زخم ہونا شرط ہی تا کہ خون ناپاک نکل جاوے اور
اگر بے زخم صدمے سے مر جاوے تو شکار حلال نہیں جیسے غلہ غلیل کا یا اینٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہی کہ خون نہ نکلا شکار حلال اوسی چیز سے
ہوتا ہی جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری تیر کانسی وار ق ابو موسیٰ اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ ۷۴۸
لَهٗ فَلْیَرْجِعْ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اوسکے گھر میں جانے کی اجازت مانگے تین بار سو اوسکو
اجازت نملے تو پلٹ آوے ف اجازت مانگنے کا یوں طریق ہی کہ دروازے میں کھڑے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ میں آؤں تین بار کہے
اگر کوئی بلاوے تو اندر جاوے نہیں تو پھر آوے اور کھانسنا اور دستک دینا بجاے اجازت مانگنے کے ہی شرع میں اجازت کا اسواسطے حکم ہوا کہ
نہیں معلوم آدمی اپنے گھر میں کس طرح سے بیٹھا ہی خ ابن عمر اِذَا اسْتَأْذَنَتْ امْرَأَةُ اَحَدِکُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْهَا ۷۴۹
بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی آدمی کی جورو مسجد میں جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اوسکو منع نکرے
خ ابن عمر اِذَا اسْتَأْذَنَکُمْ نِسَاؤُکُمْ بِاللَّیْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ ۷۵۰
حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں نماز کے واسطے جانے کی اجازت مانگیں تو اونکو اجازت دو ف اس مضمون کا بیان مفصل آگے
ہو چکا کہ اب عورتوں کے نکلنے کا فتوی نہیں بزمانہ بگڑ گیا م جابر اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُوتِرْ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ۷۵۱
فرمایا کہ جب کوئی استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لے یعنی تین یا پانچ یا سات ق ابو ہریرۃ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ ۷۵۲
مَنَامِهٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عِنْدَ خَیَاشِیْمِهٖ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ (علے — نسخہ قدیمہ)
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اس واسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ میں رہتا ہی ف سونے میں بلغم اور رطوبت
دماغ سے اوسکے ناک کی جڑ میں جمع ہوتا ہی اوسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہی سو فرمایا کہ تین بار جھنک ڈالے تا کہ سستی دور ہو جاوے
بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اس واسطے کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہی عبادت میں کہ یہ عین آرزو ہی شیطان کی یا سچ مچ وہاں رات کو
شیطان رہتا ہو واللہ اعلم م ابو ہریرۃ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا ۷۵۳
ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ
پانی میں جب تک اوسکو تین بار نہ دھولیوے اس واسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں اوسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہ یا ناپاک جگہ ف
اکثر عرب کا ضرور پھر کے ڈھیلے سے استنجا کر کے سو رہتے تھے اس واسطے حضرت نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہاں ہاتھ لگ گیا ہو اور
یہ بھی ہو سکتا ہی کہ رات کو احتلام ہوا اور ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہی کہ تین بار پہلے ہاتھ دھولیوے تب پانی کے اندر ڈالے ق
ابو ہریرۃ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ یَوْمًا صَائِمًا فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ ۷۵۴
اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال میں کہ روزہ دار ہو تو فحش نکے

۷۳۴ م جریر اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وھو عنکم راض مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
تمھارے پاس زکوۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیے کہ تمسے راضی پھرے ف اسلام کی سلطنت مین امام کی طرف سے بستیون مین بعد سال کے
عامل زکوۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت مین جاتا ہی سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوۃ نقد اور جانورونکی ادا کیا کرو
اس واسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہی اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہی

۷۳۵ م ابو سعید اذا اتبعتم الجنازۃ فلا تجلسوا
حتی توضع مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جب تک کہ دونون سے زمین پر رکھا جاوے ف
سنت یہی ہی کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اوٹھانے والون کی مدد کی حاجت ہوتی ہی بے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہی ف

۷۳۶ ابن عمر اذا اتی احدکم الجمعۃ فلیغتسل بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے
کو آوے تو چاہیے کہ غسل کرے

۷۳۷ م ابو سعید اذا اتی احدکم اھلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ مسلم مین ابو سعید رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے ف
یعنی اول تازا دھوئے پھر وضو کرے کہ اوس وقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہی اور بدن ہلکا ہو جاتا ہی

۷۳۸ خ ابو ھریرۃ اذا اتی
احدکم خادمہ بطعامہ فلیجلسہ معہ فان لم یجلسہ معہ فلیناولہ لقمۃ او لقمتین او اکلۃ
او اکلتین فانہ ولی حرہ و علاجہ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے کسی کے پاس اوسکا خدمتگار
کھانا لاوے تو اوسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے تو اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دے اسواسطے کہ خدمتگار
کھانا پکانے اور اوسکی گرمی سے ہلار ہا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہی اگرچہ اوسکا
کھانا مقرر نہو یعنی مروت سے بعید ہی کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اوٹھاوے اور اوس کھانے سے کچھ بھی نپاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب نہین
اگر کھلاویگا تو بہتر ہی اپنا غرور کھویا

۷۳۹ ق ابو ایوب اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروھا
ببول ولا بغائط ولکن شرقوا او غربوا بخاری اور مسلم مین ابو ایوب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جا ضرور کو جایا کرو
تو قبلے کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اوسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جائے ضرور کے وقت بلکہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو ف جا ضرور اور پیشاب کے وقت قبلے
کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظم کے نزدیک درست نہین نہ جنگل مین نہ آبادی مین اور شافعی کے نزدیک جنگل مین منع ہی اور آبادی
مین درست چنانچہ عبد اللہ بن عمر رض کی اسمین روایت بھی ہی لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب مین ہی اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو یہ مدینے
والون کو فرمایا کہ اونکا قبلہ دکھن کی طرف ہی ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف کو ہی تو یہان اوتر دکھن بیٹھنا چاہیے

۷۴۰ خ ابو ھریرۃ اذا
احب اللہ العبد نادی جبرئیل ان اللہ یحب فلانا فاحببہ فیحبہ جبرئیل فینادی فی اھل السماء
ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض بخاری مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہی کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بھی
اوسکو دوست رکھ تو جبرئیل اوس سے محبت رکھتا ہی پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانے کو
دوست رکھا ہی سو تم بھی اوسکو دوست رکھو تو آسمان والے اوس سے محبت رکھتے ہین پھر اوس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت اوتاری جاتی
ہی یعنی زمین کے نیک لوگ اوسکو مقبول جانتے ہین اور اوس سے محبت رکھتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہی

روایت کیا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو مت کھڑے ہو جب تک مجھکو آتے نہ دیکھ لیا کرو ف حضرت کا گھر مسجد سے ملا تھا سنت آپ گھر مین
پڑھتے تھے جب فرض کی تکبیر ہوتی تھی تب حضرت گھر سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے اوٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بدون دیکھے
نہ اوٹھا کرو امام شافعی کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اوٹھیں اور امام اعظم کے نزدیک حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت امام اور
مقتدی کھڑے ہون اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت نماز شروع کرین

۷۶۱ م ابو ہریرۃ اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ م مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہین سوائے فرض کے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد مین جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے لیکن حنفی مذہب مین سنت فجر کی سنت
جماعت سے علیحدہ مسجد کے دروازے کے قریب پڑھکے جماعت مین ملے اور اگر جانے کہ سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو سنت نہ پڑھے جماعت
مین ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہو اور ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے جماعت مین شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا سجدہ
نہ کیا ہو تو اوس نماز کو توڑ کر جماعت مین ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی

۷۶۲ خ ابو اسید الساعدی اذا اکثبوکم فارموھم واستبقوا نبلکم بخاری مین ابو اسید ساعدی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کافر تمپر جھنڈ باندھکر آوین تو اونکو تیرون سے مارو
اور اپنے تیر باقی رکھو ف یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر مین صف لشکر کی باندھکر فرمائی یعنی قریب جھنڈ مین تیر خطا نکرینگے بہت دور سے
مارنا بیفائدہ ہے اور سب تیرون کو ایک بارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہین

۷۶۳ م ابن عمر اذا اکفر الرجل اخاہ فقد باء بھا احدھما مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونون مین
کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہے ف یعنی اگر وہ کافر ہے حقیقت مین جسکو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہین یقینا اوس وقت کافر کہنے والے
پر پلٹ پڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نکہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے
غضب مین گرفتار ہووے ہان یون کہنا مضایقہ نہین کہ فلانا شخص کافرون کے کام کرتا ہے اگر اوسکے عمل دین کے خلاف ہون اور اگر
کسیکا کفر بدلیل قطعی ثابت ہو گیا ہو اور ضروریات دین سے وہ انکار کرتا ہو تو اوسکو بیشک کافر کہے تا کہ کوئی اوسکی راہ پر نچلے اور
شریعت محمدی مین خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانے مین ملحد نیچری ظاہر ہوئے ہین کہ شریعت محمدی کو ہنستے ہین بیشک وہ کافر ہین

۷۶۴ ق ابن عباس اذا اکل احدکم طعاما فلا یمسح یدہ حتی یلعقھا او یلعقھا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز مین نہ پونچھے جب تک ہاتھ کو نچاٹے یا کسیکو چٹا دے ف
یہ حکم اسواسطے ہوا کہ اونگلیان بعد کھانے کے نچاٹنا مغرور لوگون کی عادت ہے اور چاٹنے مین برکت ہے علما نے لکھا ہے کہ کھانے مین چار باتین فرض
ہین حلال رزق کھانا اوسکو خدا کی عنایت جاننا اوسپر راضی ہونا اوسکو کھا کے گناہ نکرنا اور پانچ باتین سنت ہین اول بسم اللہ کہنا
ہاتھ دھونا الحمد للہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور داہنا زانو اوٹھا کر بائین پیر پر بیٹھنا اور کبھی حضرت نے اکڑو بیٹھ کر بھی کھایا ہے
اور آداب بھی چار ہین اپنے آگے سے کھانا لقمہ چھوٹا بنانا خوب چبا کر نگلنا اور لوگون کو کھاتے ہوئے نہ دیکھنا اور علاج غرور کی یہ
کہ دسترخوان پر سے گرے کھانے کو چنکر اوٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے اونگلیان چاٹنا اور مکروہ دو چیزین ہین کھانے کو سونگھنا اور
پھونکنا

۷۶۵ ھ ابن عمر اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے داہنے ہاتھ سے

امام اعظم رحمہ کے کہ اونکے نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہی اس واسطے کہ وقت ناقص تھا ادا بھی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع
کے وقت درست نہین کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص ہوئی حنفی کہتے ہین کہ یہ حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرت نے وہ حدیث فرمائی
جسمین طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہی واللہ اعلم ھ ابو ھریرۃ اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان ولہ حصاص ۴۴۵
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہی تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہی گوز کرتا ہوا ف یعنی اذان کی
آواز سے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہی کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہی اسی واسطے حضرت نے اور حدیث مین فرمایا ہی کہ جب تمکو جنگل مین شیطان اور
بھوت ستاوین یا نظر پڑین تو اوس وقت اذان پکار کے کہے تاکہ بھاگ جاوین اور یہ مجرب عمل ہی ھ ابو موسی اذا اراد اللہ رحمۃ ۴۴۶
امۃ من عبادہ قبض نبیھا قبلھا فجعلہ لھا فرطا و سلفا بین یدیھا و اذا اراد ھلکۃ امۃ عذبھا
و نبیھا حی فاھلکھا و نبیھا ینظر فاقر عینہ بھلکتھا حین کذبوہ و عصوا امرہ ک مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ کسی امت پر اپنے بندون سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اوس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہی
یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہی پھر اوس پیغمبر کو اپنی امت کا ہراول بناتا ہی اور پیشوا بھیجتا ہی امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی
اور بربادی چاہتا ہی تو امت پر عذاب بھیجتا ہی اوس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر مٹاتا ہی امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈھک اور
روشنی بخشتے امت کو مٹا کر جب کہ اوسکو اون کافرون نے جھوٹا کہا اور اوسکے حکم کو نمانا ف یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت
کیا چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہی تاکہ امت اوسکے غم مین صبر کرے اور ثواب پاوے اور اوسکے بعد اوسکی شریعت پر عمل کرے
تو دونا ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اوس عالم مین اور گواہ بنے امت کے ایمان کا گویا حضرت نے اس حدیث سے اپنی
امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل نہون میری وفات کو غضب الٰہی نجانین خدا کی رحمت سمجھین یہی واسطے اس امت کو
امت مرحومہ کہتے ہین اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہی تا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوٹین اس واسطے
کہ اوس امت کمبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نجانی اوسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح
علیہم السلام کی امتون کا حال ہوا کہ پیغمبر لوگ اونکے زندہ رہے اور وہ عذاب الٰہی سے ہلاک ہوئے ق عدی بن حاتم اذا ارسلت ۴۴۷
کلبک المعلم و ذکرت اسم اللہ علیہ فکل قال عدی بن حاتم قلت و ان قتلن قال و ان قتلن ما لم
یشرکھا کلب لیس معھا قال قلت فانی ارمی بالمعراض الصید فاصیب قال اذا رمیت بالمعراض
فخزق فکلہ و ان اصابہ بعرضہ فلا تاکلہ بخاری اور مسلم مین عدی ابن حاتم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
تو اپنے سکھائے شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا نام اوسپر لیوے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نے کہا کہ مینے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین
تو بھی کھیا شکار حلال ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالین تو بھی حلال ہی جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اوسکے ساتھ مارنے مین شریک ہوا ہو عدی
بن حاتم نے کہا مینے کہا کہ مین بے پر اور بے گانسی کے تیر سے شکار کرتا ہون اور شکار کو حاصل کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ جب بے پر بے گانسی کے تیر کو
مارے پھر وہ تیر شکار کے جسم مین گھس کر چیر پھاڑ دیوے تو اوسکو کھا اور اگر تیر شکار کے بینڈا ہو کر لگے تو اوسکو مت کھا ف اس حدیث
سے بہت مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہی دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہی اور اگر کتا
خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہی اور تعلیم کی یہ علامت ہی کہ اوسکو تین بار شکار پر چھوڑنے

هوا
در نسخه [illegible]

[illegible]

تو اونکا ساتھ کیون رہے ق عائشة اذا انفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة فلها اجرها ۷۷۳
بما انفقت وللزوج بما اكتسب وللخازن مثل ذلك لا ينقص بعضهم من اجر بعض بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بدون لٹائے تو اوسکو
ثواب دینے کا ہے اور اوسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اوتنا ثواب ہے نگھٹاویگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب ملیگا
ف بدون لٹائے یعنی اتنا نہ دے کہ اوسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہے کہ خاوند نے دینے کو منع نکیا ہو ق عائشة اذا انفقت ۷۷۴
المرأة من كسب زوجها من غير امره فلها نصف اجره مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اوسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا ف خرچ کرے
بدون کہے یعنی اوسکے خاوند نے منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی ق ابو هريرة اذا انقطع شسع نعل احدكم
فلا يمش في الاخرى حتى يصلحها بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسیکی جوتی کا تسمہ
تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جب تک اوسکو درست نہ کرے ف عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاؤن
ایک جوتا پہننا اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنے کا خوف ہے اور موجب تکلیف ہے اور معیوب بھی ہے ق ابو هريرة اذا اوى ۷۷۵
احدكم الى فراشه فلينفض فراشه بداخلة ازاره فانه لا يدري ما خلفه عليه ثم يقول
باسمك ربي وضعت جنبي وبك ارفعه ان امسكت نفسي فارحمها وان ارسلتها فاحفظها
بما تحفظ به الصالحين بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی اپنے بچھونے پر آوے
یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اس واسطے کہ اوسکو معلوم نہین کہ اوسکے پیچھے اوسپر کیا پڑا ہے
پھر یہ دعا پڑھے یعنی باسمک ربی آخر تک دعا یہ معنی کہ الٰہی میرے رب تیرے نام پر مینے اپنا پانجر رکھا اور تیرے ہی سے پھر اوسکو اوٹھاؤنگا اگر تو نے
میری جان کو بند کیا یعنی نیند مین اگر مر گیا تو اوسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اوسکو بچائیو گناہون سے اور بلاؤن سے
جس سے تو نیکون کو بچاتا ہے ف سنت یہ ہے کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑے تا کہ کیڑا اور گرد و غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلے کی طرف
مونھ کرکے سو رہے بستر جھاڑ لینا خصوصاً اندھیرے مین نہایت حکمت کی بات ہے ق ابو هريرة اذا باتت المرأة هاجرة ۷۷۶
فراش زوجها لعنتها الملائكة حتى تصبح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کو علیحدہ
سوتی ہے عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھ کے تو فرشتے اوسکو صبح تک لعنت کیا کرتے ہین ف اسواسطے لعنت کرتے
ہین کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہے ق ابن عمر اذا بايعت فقل لا خلابة بخاری اور مسلم مین ۷۷۷
عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کرے تو کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا دغابازی نکرنا ف لوگون نے عرض
کی حضرت سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہے مول لینے مین فریب بہت کھاتا ہے نقصان اوسکا ہوتا ہے حضرت نے اوسکو منع کیا کہ تو مول نلیا کر
اوسنے کہا کہ یہ تو مجھسے نہ چھوٹیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اوس سے کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا دیگا
تو پھر پھر جاویگی گویا مول لینا بشرط پسند ہوا ق ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلاة حتى تبرز ۷۷۸
واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلاة حتى تغيب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اوسکو گالی دیوے یا اوسکو کوسے اوسپر لعنت کرے تو چاہیئے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار ہون روزہ دار ہون **ف** یہ بات یا زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ رہے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دیکر جاہل ہون اور اپنے روزے کا لطف کہوؤن

٧٥٥ **ق** جَابِرٌ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ لَيْلًا بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر مین آوے **ف** دن کے آنے مین بہت فائدے ہین کہ عورت اوسکی بال لے ڈالے غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہا دھو کر صفائی حاصل کرے کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہی رات کے آنے مین کچھ نہین ہو سکتا نقل ہی کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑ کر سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت حرام کاری اپنے یار کو لیئے بیٹھی ہی اوس کمبخت نے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو آتا تو یہ حال نہوتا اس واسطے حضرت نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر مین نہ آوے اسی طرح کے شریعت کے حکمون مین ہزارون فائدے دینی اور دنیوی ہین وقت پر اونکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین

٧٥٦ **ھ** اَبُو سَعِيْدٍ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ قَالَهُ لِعِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرنے مین تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھپر نہین اور وضو تجکو لازم ہی یہ حضرت نے عتبان بن مالک رض سے فرمایا اور یہ حدیث منسوخ ہی **ف** حضرت ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرت کی خبر سنکے جلدی سے بدون فراغت ہوئے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی اول اسلام مین یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نتھا پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت لے انزال سے بھی غسل واجب ہی

٧٥٧ **ق** عُمَرُ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ بخاری اور مسلم مین حضرت عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تجکو بدون مانگے کچھ ملے تو اوسکو کھا اور خدا کی راہ مین دے **ف** عمر فاروق رض کو حضرت کچھ دینے لگے عمر فاروق رض نے کہا جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہوا وسکو دیجیے مجکو کچھ حاجت نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بن مانگے کچھ ملے تو اوسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجھے نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو اپنے کام مین لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دے لیکن سوال کرنا دو طرح ہی ایک تو زبان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہی دوسرے دل مین کسی چیز کی شئی نفس سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہی تقوے کی راہ سے یہ بھی حرام ہی

٧٥٨ **ق** عُمَرُ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سامنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے

٧٥٩ **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب آنے لگے تو نہین لگتا ہی کہ ایماندار کا خواب جھوٹھا ہووے **ف** اس حدیث کے تین مطلب آیک تو یہ کہ جب قیامت قریب آویگی تو مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اسواسطے کہ قیامت مین سب چھپی چیزین ظاہر ہونگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہی تو خواب بھی سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہی اور آخر عمر مین اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہی اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہی تیسرے یہ کہ بہار کے موسم مین جب رات دن برابر ہوتے ہین تو خواب سچا ہوتا ہی اس واسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہی نہ سرد حواس صاف رہتے ہین

٧٦٠ **ق** اَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی

یا بہت دولت جو خدا کو بھلا دے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیاں خاتمہ خراب ہونا سنت ہی کہ بعد التحیات اور درود کے دعا پڑھے

۶۸۲ ق ابو ہریرۃ وابو سعید اذا تنخم احدکم فلا تنخمن قبل وجہہ ولا عن یمینہ ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ الیسری بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے اور ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھنکھار کے تھوکے تو اپنے موںہہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے کہ اپنے بائین طرف بائین پانون کے تلے تھوکے ف ایک بار حضرت نے مسجد مین قبلے کی دیوار طرف تھوک لگا دیکھا ٹھیکری سے اوسکو چھڑا ڈالا تب یہ حدیث فرمائی نماز مین قبلے کی طرف تھوکنا اس واسطے منع ہوا کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہی اور داہنی طرف فرشتہ ہی حضرت کے وقت مسجد مین فرش نہ ہوتا تھا اس واسطے قدم کے نیچے تھوکنے کو فرمایا اس وقت مین اگر نماز پڑھے تھوک آوے تو کپڑے مین لے لیوے چنانچہ اور روایت مین کپڑے کا ذکر بھی آیا

۶۸۳ ھ ابو ہریرۃ اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجہہ خرج من وجہہ کل خطیئۃ نظر الیہا بعینیہ مع الماء او مع اخر قطر الماء واذا غسل یدیہ خرج من یدیہ کل خطیئۃ کان بطشتہا یداہ مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل رجلیہ خرجت کل خطیئۃ مشتہا رجلاہ مع الماء او مع اخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وضو کرتا ہی بندہ مسلمان یا ایماندار یہ شک ہی راوی کی کہ حضرت نے مسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کی سو دھوتا ہی اپنے موںہہ کو تو نکل جاتے ہین اوسکے موںہہ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی گرنے کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونون ہاتھ دھوئے تو اوسکے ہاتھون سے سب گناہ نکل جاتے ہین جنکو ہاتھ سے پکڑکے کیا پانی گرنے کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر جب اپنے دونون پانون دھوئے تو نکل جاتے ہین سب گناہ جنکو پیرون سے چل کر کیا پانی کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ یہان تک کہ گناہون سے پاک صاف ہو جاتا ہی ف اس حدیث مین فضیلت ہی وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور ہوتے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے

۶۸۴ ق جابر اذا جاء احدکم یوم الجمعۃ وقد خرج الامام فلیرکع رکعتین بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعے کے دن اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑھ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضروری ہی اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو امام اعظم کے مذہب مین خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہین خطبے کا سننا فرض ہی سنت کرنے مین فرض فوت ہوتا ہی اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہین

۶۸۵ ق ابو ہریرۃ اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہی تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون مین باندھے جاتے ہین ف اس حدیث مین رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہی اس واسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے سو اسواسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے مین ہوتا ہی اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور نماز شروع کرتے ہین یہ بھی دلیل ہی شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت مین کچھ شبہہ نہین

۶۸۶ ھ ابو ہریرۃ اذا جلس احدکم علی حاجتہ فلا یستقبل القبلۃ ولا یستدبرہا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی حاجت ضروری کے واسطے بیٹھے تو قبلے کا سامنا کرے

کھاوے اور جب پیوے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پیوے اسواسطے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائین ہاتھ سے پیتا ہے ۷۶۶ ھ اَبُو ھُرَیْرَۃَ
اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیَّتِھِنَّ الْبَرَکَۃُ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی انگلیان چاٹے اسواسطے کہ اوسکو نہین معلوم کہ کس انگلی مین برکت ہے ۷۶۷ ق اَبُو بَکْرَۃَ اِذَا الْتَقَی
الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دو
مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین ف پوری حدیث یون ہے کہ ابوبکرہ اس
حدیث کے راوی نے حضرت سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اس واسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اوسکا کیا قصور تھا حضرت نے
فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اوسکا قابو نہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل و مقتول
مسلمان دوزخی اوس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا قصد کرین اور عداوت سے لڑین جس طرح خانہ جنگی ہوتی ہے تو اگر
ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہوسکے بچاوے
اور اگر یقین جانے کہ بدون اوسکے مارے مین کسی طرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اس واسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہے اس طرح کا قاتل
دوزخی نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہون اونکا قتل بھی درست ہے ۷۶۸ ھ عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیُّ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا
فَاَخِفَّ بِھِمُ الصَّلٰوۃَ مسلم مین عثمان بن ابی العاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز
اونکے ساتھ پڑھ ف سب اماموں کا یہی مذہب ہے کہ امام کو لازم ہے کہ نماز کو بہت لمبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اس واسطے کہ مقتدی
بیمار اور ضعیف بھی ہوتے ہین اونکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہو جاویگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون
اور رکوع سجدہ پورا نہو اور اگر قوم چند گنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اوس صورت مین درست ہے
۷۶۹ ق اَبُو ھُرَیْرَۃَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ مَنْ وَافَقَ تَامِیْنُہٗ تَامِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِہٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین
اس واسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑجاویگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ف آمین کے معنی یہ
دعا ہماری قبول کر یعنی جس طرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کرکے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اونکا
آمین کہنا موافق پڑیگا گناہون کی مغفرت ہوگی ۷۷۰ ھ اَبُو ھُرَیْرَۃَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ
فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْیُنْعِلْھُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْھُمَا جَمِیْعًا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
جوتا پہننے کوئی تو چاہیے کہ شروع داہنے پاؤن سے کرے اور جب اوتارے تو چاہیے کہ بائین پاؤن سے پہلے اوتارے اور چاہیے کہ دونون جوتے ساتھ پہنے
یا دونون کو ساتھ اوتارے یعنی یون نکرے کہ ایک پاؤن مین جوتہ پہنے اور دوسرا پاؤن ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہے اور معیوب بھی ہے ۷۷۱ ق
اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ مَنْ کَانَ فِیْھِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰی اَعْمَالِھِمْ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اوتارتا ہے تو جتنے اوس قوم مین ہوتے ہین سب پر عذاب ہوتا ہے پھر قیامت مین
اوٹھائے جاوینگے اپنے عملون پر ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہے تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون کو یہ عذاب فقط دنیاوی ہوتا ہے
آخرت مین نیک لوگ اپنی نیکیون کا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اس واسطے شریک ہوتے ہین کہ اپنی قوم کو گناہون سے کیون نہ روکا اور اگر وہ کہنا نہ مانتے تھے

قرآن اور حدیث مین غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی اوسمین تو ایک ثواب بشرطیکہ
اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اوسکو بہت علم اور فہم میں حاجت ہی سوائے
اہل سنت مین چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہو گئے اونکے برابر اب تک کسیکو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے اونکا زمانہ حضرت کے
زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم اور عادت اور اوس وقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالمونکو

۷۹۳ سمجھنا نہایت مشکل ہی ﮬ جابر اذا حلم احدکم حلما فلا یخبر احدا بتلعب الشیطان مسلم مین جابر سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی برے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نکہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے دق کرنے کو شیطان
۷۹۴ واہی خواب دکھلاتا ہی سو اوسکا کسی سے کہنا کیا ضرور ﮬ ابو ھریرۃ اذا خرجت روح المؤمن تلقاھا ملکان
یصعدانھا قال حماد فذکر من طیب ریحھا وذکر المسک ویقول اھل السماء روح طیبۃ
جاءت من قبل الارض صلی اللہ علیک وعلی جسد کنت تعمرینہ فینطلق بہ الی ربہ ثم
یقول انطلقوا بہ الی آخر الاجل قال وان الکافر اذا خرجت روحہ قال حماد وذکر من
نتنھا وذکر لعنا ویقول اھل السماء روح خبیثۃ جاءت من قبل الارض قال فیقال انطلقوا
بہ الی آخر الاجل قال ابو ھریرۃ فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ریطۃ کانت
علیہ علی انفہ ھکذا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بدن سے ایماندار کی روح نکلتی ہی تو اوسکے لگے
دو فرشتے آتے ہین اوسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہین کہا حماد اس حدیث کے راوی نے کہ حضرت نے یا ابو ہریرہ رضی نے اوس روح کی خوشبو کا ذکر کیا
اور مشک کا اور کہتے ہین آسمان والے یعنی فرشتے پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہی اللہ تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تونے آباد رکھا
پھر اوسکو اوسکے رب تک لیجاتے ہین پھر خدا فرماتا ہی کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب
بدن سے نکلتی ہی کہا حماد نے اور حضرت نے یا ابو ہریرہ رضی نے اوسکی بدبو کو ذکر کیا اور اوسپر لعنت یاد کی اور کہتے ہین آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی
طرف سے حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہی کہ لیجاؤ اسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابو ہریرہ نے سو پھیر کر رکھا حضرت نے باریک کپڑا
جو آپکے پاس تھا اپنی ناک پر اس طرح یعنی حضرت نے اوس روح کافر کی بدبو کا خیال کرکے کپڑے سے ناک بند کی ف یہ جو حکم ہوا کہ
لیجاؤ اسکو قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایماندار رکھنے کے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہی اور کافر کو کافر رکھنے کے بدتر مکان مین
۷۹۵ رکھو جسکا نام سجین ہی ﮬ ابن عباس اذا دبغ الاھاب فقد طھر مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب دباغت ہوگیا چمڑا مصالح وغیرہ سے تو پاک ہوا ف یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف
کرنے سے پاک ہوجاتے ہین سوا آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے
۷۹۶ نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہین ہوتا خ ابو ھریرۃ اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل
ان یجلس بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑھے بیٹھنے سے پہلے ف
اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہی سنت یہی ہی کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں کی عادت ہی
۷۹۷ کہ اول اندر بیٹھ لیتے ہین خصوصا جمعے کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہین سو بیجا ہی ﮬ ابو حمید او ابو اسید اذا دخل

بیان حال مومن و کافر بعد خروج روح از بدن

فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو
جب تک کہ سب ڈوب جاوے **ف** سورج کے طلوع اور غروب مین نماز پڑھنا حرام ہی

۷۷۹ **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو اماموں اور بادشاہوں
کے واسطے تو اونمین سے دوسرے کو قتل کیجیو یعنی جس وقت وہ سامنا کرے **ف** یعنی جس وقت ایک امام سے مسلمانون نے بیعت کی
اور اوسکو اپنا سردار بنایا ہو اوسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کچھ اور مسلمانون نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہی ایک شہر مین ہون
یا دو شہرون مین دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سنکے بیعت ہوئی یا ناواقفی مین اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو
یعنی اوسکو مردہ شمار کرو اوسکی اطاعت نکرو اوسکا حکم جاری نہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور لڑے اوس
صورت مین اوسکو قتل کرو اس واسطے کہ دو حاکم ہونے مین بڑے بڑے فساد ہین مثل مشہور ہی کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین سماتین
اور دو بادشاہ ایک ملک مین نہین رہ سکتے اور اگر ساتھ ہی ایک ہی وقت مین دو امام ہوئے ہون تو دونون کی امامت درست نہین پھر اسکے
بعد جسپر اکثر معتبر لوگون کا اجماع ہو وہ امام ہی اور اگر دو امام بہت دور دور ملکون مین ہون جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک ملک سے دوسرے
ملک مین آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نکر سکتا ہو تو اوس صورت مین دو امام ہونا بھی درست ہی ساتھ ہی بیعت ہوئی ہو یا آگے
پیچھے اہل سنت و جماعت کا یہ مذہب ہی کہ مسلمانون پر واجب ہی کہ ایک اپنا امام ٹھہراوین اور اوسکی اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر
واجب جانین تا کہ امام کافرون سے جہاد کرے مسلمانون پر کافرون کو غالب نہونے دیوے بدکارون کو سزا دیوے احکام شرع کے جاری کرے
کوئی ظلم نکرنے پاوے محتاجون اور یتیمون کی خبرگیری کرے لیکن شرط یہ ہی کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو
تا کہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو کہ سوائے قریش کے اور کسی قوم کا امامت مین حق نہین باقی
مسائل مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابون سے دریافت کیا چاہیے

۷۸۰ **ھ** اَبُو سَعِيْدٍ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فِيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی جمہائی لیوے تو اپنے
مونہہ کو اپنے ہاتھ سے بند کر لیا کرے اس واسطے کہ شیطان گھس جاتا ہی **ف** شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر اور گرد غبار
کہ جمہائی لیتے اکثر اونمین سے کوئی چیز مونہہ کے اندر گھس جاتی ہی یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اسواسطے کہ جمہائی بہت پیٹ بھرنے مین
آتی ہی اور بدن مین سستی لاتی ہی اوس وقت عبادت بخوبی نہین ہو سکتی یہی اثر ہی شیطان کا

۷۸۱ **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ
فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ
الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی التحیات پڑھے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزون کی پناہ مانگے
یون کہے کہ ای خداوند مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے
اور دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزون کی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے
عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے **ف** زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافرونکا غلبہ محتاجی

فلیقل انی صائم مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون **ف** یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہی لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے مین معذور ہون نہین تو کھانا نا اوسکو رنج ہووے

۸۰۴ ابو ہریرۃ اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک دعا کرے اور اگر بے روزہ ہو تو کھانا کھاوے **ف** یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہی کھانے مین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اور اگر دعوت مین کچھہ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہوسکے تو بچاوے اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہی

۸۰۵ جابر اذا رآی احدکم الرؤیا یکرہہا فلیبصق عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی خواب دیکھے جو اوسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائین طرف تھتکارے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار یعنی یون کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہو اوسکو بدل ڈالے **ف** یعنی خواب مکروہ اکثر تخیلات شیطان کی طرف سے ہی موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اوسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے

ذکر خواب پریشان

۸۰۶ ابو ہریرۃ اذا رای احدکم ما یکرہہ فلیقم فلیصل ولا یحدث بہ الناس بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب مین مکروہ چیز دیکھے تو اوٹھہ کھڑا ہو پھر نماز پڑھے اور اوس خواب کو کسی سے نکہے **ف** یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل مین اوسکا کچھہ کھٹکا پیدا ہو تو یہ تدبیر ہی کہ نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اس واسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہین ہوسکتی اور مکروہ خواب کا کہنا اس واسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اوسکو سنکے خدا جانے کیا وسوسہ ڈالین اور روایت مین آیا ہی کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے کہے تاکہ بہتر تعبیر کہے اور بد خواب کسی سے نکہے

۸۰۷ عائشۃ اذا رایت الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سمی اللہ فاحذروہم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھسے کہ جب تو اونکو دیکھے جو پیچھے پڑ جاتے ہین قرآن کی دھوکھے والی آیتون کے تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہی تو اون سے بچو یعنی پرہیز کرو اونکی صحبت سے **ف** قرآن کی آیتین دو طرح کی ہین محکم اور متشابہ محکم وہ ہی جسکا مطلب صاف کھلا ہی اور متشابہ وہ ہی جسکے مطلب مین دھوکھا ہی صاف مطلب نہین سو محکم آیتین قرآن کی جتنی ہین انہین پر عمل کرنے کا حکم ہی اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اوسکی اصل تہ کو دریافت کرنے کا حکم نہین قرآن مین حق تعالی نے فرمایا ہی کہ جنکے دلون مین کپٹ اور گمراہی ہی وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کرین تو وہ لوگ وہی کپٹ اور گمراہی والون مین ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا اور پتہ بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ اونکی بری صحبت کا اثر تمکو نہو جاوے مسلمان پر واجب ہی کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب کو خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہمکو کیا ضرور جو اوسمین کھوج کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہون

[illegible]

۸۰۸ عامر بن ربیعۃ بن تمامۃ اذا رایتم الجنازۃ فقوموا حتی تخلفکم ہذا الحدیث منسوخ بخاری اور مسلم مین عامر بن ربیعہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھہ کھڑے ہو یہان تک کہ تمسے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث منسوخ ہی **ف** اول یہ حکم تھا پھر حضرت نے موقوف کیا

۸۰۹ ابو ہریرۃ اذا رایتم الرجل یقول ہلک الناس

٦٨٧ اور نہ اوسکو پیٹھ دیوے ھ عائشۃ اذا جلس بین شعبہا الاربع ومس الختان الختان فقد وجب الغسل
مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کے چوشاخے میں اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے میں تو ضرور
واجب ہو گیا غسل کرنا ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیاں اور دو رانیں یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہے منی نکلے یا نہ نکلے
٦٨٨ اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا ھ ابن عمر اذا جمع
اللہ الاولین والآخرین یوم القیمۃ یرفع لکل غادر لواء فقیل ھذہ غدرۃ فلان بن فلان مسلم میں
عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والے کا
جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغابازی ہے فلانے کی فلانے کے بیٹے کی ف یعنی جسنے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اوسکو خدا
٦٨٩ قیامت میں فضیحت کریگا سب کے آگے ھ طلحۃ اذا حدثتکم عن اللہ بشیء فخذوا بہ فانی لن اکذب علی اللہ
مسلم میں طلحہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب میں تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کروں تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسواسطے
کہ میں مقرر خدا پر کبھی جھوٹھ نہ باندھونگا یعنی خدا کے حکم پونہچانے میں حضرت معصوم ہیں اوسمیں چوک پڑنا چل بچل ہونا ممکن نہیں ف
اس حدیث کا قصہ یوں ہے کہ حضرت نے ایکبار انصار یونکو کھجور کے پھول کو مادہ کھجور کے اندر ڈالنے سے منع کیا اوس سال کھجور نہوئی تب
٦٩٠ حدیث فرمائی یعنی دین میں تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہے دنیا کی مصلحت اپنی تمھیں خوب جانتے ہو ق مالک بن الحویرث
اذا حضرت الصلوۃ فاذنا ثم اقیما ولیؤمکما اکبرکما قالہ لہ ولصاحب لہ بخاری اور مسلم
میں مالک بن حویرث رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ تم دونوں میں بڑا
امام ہووے یہ حضرت نے مالک اور اونکے ساتھی سے فرمایا ف مالک بن حویرث رض سے روایت ہے کہ ہم دو آدمی حضرت پاس حاضر ہوئے
جب ہمنے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں بھی اذان کہنا چاہیے اور جماعت دو آدمی میں بھی
٦٩١ ہوتی ہے اور جب علم میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا امام بنے ھ ام سلمۃ اذا حضرتم المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ
یؤمنون علی ما تقولون مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مردے کے پاس جمع ہو تو اوسکے حق میں
نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی مرگیا تو اوس وقت فرشتے موجود ہوتے ہیں
تمھارے قول پر آمین کہتے ہیں تو اوسکے حق میں نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیاں ذکر کرنا اور اوسکے واسطے دعا کرنا
٦٩٢ مستحب ہے اوسکے بد کاموں کا ذکر کرنا نہ چاہیے ق عمرو بن العاص اذا حکم الحاکم فاجتھد ثم اصاب فلہ اجران
واذا حکم واجتھد فاخطأ فلہ اجر بخاری اور مسلم میں عمرو بن عاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے
کسی مقدمے میں حکم کرنے کا ارادہ کیا سو مقدور بھر اوس بات کے دریافت میں محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اوسکو دو ثواب ہیں
یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پا جانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا او مقدور بھر کوشش کی پھر اوسمیں چوک گیا یعنی حق بات اوسکو
نہ معلوم ہوئی تو اوسکو ایک ثواب ہے یعنی صرف محنت کرنے کا ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے قصہ فیصل کرنے میں خوب غور کی اور
قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہے تو اوسکو دو ثواب ہیں اور اگر چوک ہے تو ایک ثواب ہے کوشش کے
چوک پر پکڑ نہیں اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت میں صاف مذکور نہیں اوسکو اپنے قیاس سے

بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی اور سبزی کے سال تو اونٹوں کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹوں کو زمین پر چرنے کو چھوڑ دیا کرو
منزل پر پہنچنے سے اور جب تم سفر کرو تنگی اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی ہمراہ کوچ کر ڈالو اونٹوں کا گودا رہتے یعنی اونٹوں کی ہڈیوں کا گودا
سوکھنے نہ پاوے تب تک نکل جایا کرو یعنی اس سے پہلے کہ تم منزل پر پہنچ جاو اور بڑی بڑی منزلیں کرکے خشکی سے نکل جاو اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم
پچھلی رات کو منزل پر اترا کرو تو رستوں کو چھوڑ کے علیحدہ اترا کرو اسواسطے کہ رستے جانوروں کی آمدورفت کی راہیں ہیں اور کیڑوں کے مقام ہیں

٨١٥ رات کو **ف** اس حدیث میں حضرت نے سفر کی حکمتیں امت کو بتائیں ه الْعَبَّاسِ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ اٰرَابٍ
وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ مسلم میں حضرت عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہے بندہ تو اوسکے
ساتھ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہیں اوسکا مونہہ اور اوسکی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں اوسکے گھٹنے اور دونوں اوسکے قدم

٨١٦ **ف** مونہہ سجدہ کرتا ہے یعنی ماتھا اور ناک ه الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ
مسلم میں براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اور اونچا رکھ دونوں

٨١٧ اپنی کہنیوں کو **ف** یعنی سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہے ق اَنَسٍ اِذَا سَلَّمَ
عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کریں تمکو کتابی
یعنی یہود اور نصاری تو اوسکے جواب میں کہو کہ علیکم یعنی تمپر بھی **ف** سلام دعا ہے اس واسطے منع کیا کافروں کو بلکہ علیکم

٨١٨ کہنے کو فرمایا یعنی تمپر وہ بات ہے جسکے تم لائق ہو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ
وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا بخاری اور مسلم میں
ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوة سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہر کے ہوئے
آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اوتنی پڑھو اور جو چھوٹ جاوے اوسکو آپ تمام کرو **ف** معلوم ہوا کہ جماعت
کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہے اسواسطے کہ جلدی میں دم پھول جاتا ہے نماز چین سے نہیں ہوتی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور بعضے علما کے

٨١٩ نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہے ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا
وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
تم کسی زمین میں وبا سنو تو اوسمیں نجاؤ اور جب اوسی زمین میں وبا پڑے جسمیں تم ہو تو اوس سے نہ نکلو **ف** جس ملک میں وبا ہو نجاوے
کیوں اپنے تئیں ہلاکی اور بلا میں ڈالے اور اگر اوسی ملک میں وبا پڑی ہو تو اوسمیں سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کے
کہاں بچیگا حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ وبا میں صبر کرنے والا شہید کا ثواب پاویگا اور وہاں سے بھاگنے والا گنہگار ہے جس طرح

٨٢٠ کافروں کی صف سے بھاگا ه عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ
فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ
فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ
حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ مسلم میں عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز سنو تو کہتے جا

اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
مسلم مین ابوحمید یا ابواسید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو چاہیے کہ یون کہے کہ اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے
دروازے کھول اور جب مسجد سے نکلے تو یون کہے کہ اے اللہ مین تیرا فضل اور رزق چاہتا ہون **ف** مسجد مین جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہی

۷۹۸ **م** جَابِرٌ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ
وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ
طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر مین آیا یعنی شام کو
پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانون سے کہتا ہی کہ یہان تمکو رات کے رہنے کا مقام ہی اور نہ رات کا کھانا اور جو
مرد گھر مین داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہی کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اوسنے کھانے کے وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان
کہتا ہی تو تمکو رات کا رہنا اور کھانا دونون ملا **ف** یعنی گھر مین آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہی
گھر مین اور کھانے مین بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہین ہوتا اور بسم اللہ نکہنے سے شیطان کھانے اور سونے مین شریک ہوتا ہی

۷۹۹ **م** صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ
اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا
اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ مسلم مین صہیب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہو چکینگے بہشتی لوگ بہشت مین
تو حق تعالی فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بھی زیادہ کچھ تمکو دون بہشت والے کہینگے کہ کیا روشن نہین کر چکا تو ہمارے مونہون کو کیا بہشت مین ہمکو
نہین داخل کر چکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو تونے کیے اس سے زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہی تو پردہ اوٹھایا جاویگا یعنی دیدار الٰہی ہوگا
سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اونکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت مین ایمانداران
کو دیدار الٰہی بیچون وبیچگون نصیب ہوگی اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اوسکو لگا نکھائیگی اور یہی مذہب ہی اہل سنت وجماعت کا
جو اس نعمت سے بے نصیب ہین وہ انکار کرتے ہین جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی

۸۰۰ **ق** اَنَسٌ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ
وَلَا يَقُوْلَنَّ اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ فَاِنَّهٗ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے مین مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھے اور یون نکہے کہ اے خدا دے مجکو اگر تو چاہے اس واسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو
نکرنے دیوے یعنی اوسکو قبول کرنے کیا چاہیے

۸۰۱ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِيْئَ فَبَاتَ
غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی جورو کو اپنے
بچھونے پر پھر اوسنے آنے سے انکار کی سو خاوند رات بھر غصے مین رہا تو اوس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہین

۸۰۲ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ
اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانے کے واسطے
بلایا جاوے تو وہان جانا چاہیے **ف** ولیما اوس کھانے کا نام ہی کہ بعد نکاح کے جب جورو خاوند گھر آوے تو اوس وقت دوستون اور برادرون کو
جمع کر کے کھلاوے اور طعام ولیمہ سنت ہی حضرت اور صحابہ کیا کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک ولیمے مین جانا واجب ہی نجاوے تو گنہگار ہووے اور
بعضون کے نزدیک مستحب ہی کھانا ضرور نہین کچھ عذر ہو تو نکھاوے

۸۰۳ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَّهُوَ صَائِمٌ

وفی روایۃ وہو صائم

نماز کا شک ہو مثلاً تین یا چار رکعت میں شک ہو تو یقین کی طرف رجوع کرے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑ دے جیسے اس صورت میں تین رکعت کو اعتبار کر چار کو چھوڑ دے اور چوتھی رکعت پڑھ کے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت میں پانچ رکعتیں پڑھی ہونگی تو دو سجدے سہو کے ملکر چھ رکعتیں ہوئیں اور اگر حقیقت میں چار ہی رکعتیں ہوئیں تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہہ شیطان نے ڈالا تھا جب نماز پوری ہی تھی تو دو سجدہ سہو کا ثواب زیادہ ملا شیطان کے منہ میں خاک پڑی کہ اوسکا مطلب نہ ہوا معلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہے یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے کہ شک میں کمتر کو اعتبار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے

۸۲۶ **ق** ابن مسعود اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب کسیکو شک پڑے اپنی نماز میں تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اوسی پر بنا کرے پھر دو سجدے کرے **ف** پوری روایت مصابیح میں یون ہے کہ اول سلام کرے پھر دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر میں امام اعظم کی دلیل ہے کہ شک میں گمان غالب اور اٹکل پر عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہ اوسکے واسطے ہے جسکو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے وہ اوس نماز کو چھوڑ کے سر سے نماز شروع کرے

۸۲۷ **هـ** زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِي مُعَاوِيَةَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا مسلم میں زینب عبداللہ بن مسعود کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم عورتوں میں سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے **ف** خوشبو عورت کو اسواسطے منع کی کہ جماعت میں کسیکو برا خیال نہ آوے

۸۲۸ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے کے فرض پڑھ چکے تو اوسکے بعد چار رکعتیں پڑھے **ف** یہی مذہب ہے امام اعظم اور شافعی کا کہ جمعے کے بعد چار رکعتیں سنت ہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعے کی چھ رکعتیں سنت ہیں چنانچہ یہ روایت علی مرتضیٰ سے ہے

۸۲۹ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آدمیوں کو نماز پڑھاوے یعنی امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیوں میں ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے

۸۳۰ **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم فجر کو نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک کہ عصر آوے اور جب تم عصر پڑھو تو اوسکا وقت ہے یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک سرخی ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے آدھی رات تک **ف** ہرچند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت صبح تک ہے مگر اس حدیث میں مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو اور دھوپ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ ہے اور عشا بھی بعد آدھی رات کے مکروہ ہے

۸۳۱ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ **قاله** لرجل قال

فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہی کہ سب لوگ برباد ہوئے ستیاناس گئے
تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت ستیاناسی ہوا او سنے لوگون کو ستیاناس کیا **ف** اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ لوگون کو خدا کی
رحمت سے نا امید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہون سے ستیاناس گئے مقرر دوزخ مین پڑینگے بخشے نجاوینگے تو حقیقت مین یہ شخص خود برباد گیا
اسواسطے کہ لوگون کو رحمت سے نا امید کیا اور بندگی چھڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگون کے عیب اور برائیان نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے
تو حقیقت مین خود برباد ہوا کہ لوگون کی غیبت کی اور آپ کو بہتر سب سے سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگون کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے
یون کہے کہ ہاے کیا لوگ بگڑ گئے ہین برباد ہوئے ہین تو کچھ مضایقہ نہین اور اگر یہ بات غرور سے کہے آپ کو تو بہتر سمجھے اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست
نہین حدیث کے موافق ه ابو ہریرۃ اِذَا رَاَیْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْكُمْ ٨١٠
فَصُوْمُوْا ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اوسکو دیکھو یعنی عید کے
چاند کو تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھرے تم پر تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو ه اُمُّ سَلَمَةَ اِذَا رَاَیْتُمْ هِلَالَ ذِی الْحِجَّةِ وَاَرَادَ ٨١١
اَحَدُكُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلْیُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا
چاند اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخنون سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہی
کہ چاند دیکھے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہی اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک جائز ہی
ه ابو ثعلبۃ الخشنی اِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَا لَمْ یُنْتِنْ مسلم مین ابو ثعلبہ رضؓ سے ٨١٢
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہین چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اوسکو پایا تو اوسکو
کھا جبتک بدبو نکرے **ف** اگر شکار زخمی ہو شکاری کتے سے یا تیر سے اور کہین چلا جاے تو اگر شکاری اوس سے نا امید ہو کے نہ بیٹھا ہو تلاش مین
کی حالت مین اوسکو مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہی اور نہین تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اوسی دن پاوے تو حلال
ہی اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہی اور بدبودار گوشت کھانا حرام نہین لیکن مکروہ ہی ق ابو ہریرۃ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ ٨١٣
فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْهَا ثُمَّ
اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا فَلْیَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ لِیَبِعْهَا فِی الرَّابِعَةِ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری کسیکی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اوسکی حرام کاری خواہ اوسکے اقرار
سے خواہ گواہون سے تو اوسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسری بار بھی
حد مارے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اوسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے
یعنی پوری قیمت کا خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ چوتھی بار اوسکو بیچے **ف** عرب کا دستور تھا
کہ لونڈیونکی حرام کاری کو عیب نجانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہہ ہندوستان مین سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر
نہ ٹالا کرو بلکہ اوسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہی گھرکی اونکو کچھہ فائدہ بھی نہین کرتی امام شافعی
کا یہی مذہب ہی کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے ه
اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَبَادِرُوْا ٨١٤

پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے **ف** یعنی جب ایک ہی وقت میں آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہے **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ ۸۳۷
اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ لِاَخِیْہِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِہٖ اَحَدُھُمَا بخاری میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے
بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو ان دونوں میں سے ایک پر کفر پلٹ پڑا ہے یعنی اگر وہ حقیقت میں کافر ہے تو اوسی پر ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہیں
تو کہنے والے پر پلٹ پڑا **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّہٗ ۸۳۸
مَنْ وَّافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جب امام کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ تو تم کہو اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اس واسطے کہ جسکا قول فرشتوں کے قول سے موافق پڑا تو اوسکے پچھلے گناہ معاف
ہو جاوینگے **ف** امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے اور مقتدی صرف رَبَّنَا
لَکَ الْحَمْدُ کہیں اور امام شافعی کے نزدیک دونوں قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کریں لیکن اس حدیث سے اول مذہب قوی
معلوم ہوتا ہے **خم** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ ۸۳۹
الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو
اس واسطے کہ جسکا قول فرشتوں کے قول کے موافق پڑ جاویگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے **م** عُمَرُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ۸۴۰
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ
لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ
قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مسلم میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم میں سے جواب میں کہے
اللہ اکبر اللہ اکبر پھر موذن کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر موذن جب کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے
اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب موذن کہے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لا حول و لا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا کہے
لا حول و لا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب موذن کہے لا الہ الا اللہ تو سننے والا لا الہ الا اللہ
اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت میں جاوے **ف** اس حدیث میں حضرت نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے
بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑ کر اذان کا جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت میں داخل ہو اکثر علما کے
نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہے اور اگر ایک مکان میں کئی اذانوں کی آواز آتی ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا
جواب دینا واجب نہیں اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چپ رہے جواب اذان کا دیکر پڑھے **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ ۸۴۱
مِنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِہٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات کو اٹھے یعنی تہجد کی نماز کو واسطے پھر قرآن اسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے سو نیند سے ایسا غافل
ہو کہ نہ جانے کہ کیا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے **ف** یعنی تہجد کی نماز سر در اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبے میں یہ بات حاصل نہیں
سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز میں قرآن پڑھے **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنَ اللَّیْلِ فَلْیُصَلِّ ۸۴۲

جس طرح مؤذن کہتا ہی پھر مجھپر درود پڑھو اس واسطے کہ جو میرے اوپر ایکبار درود پڑھیگا خدا اوسکے سبب سے دس بار اوسپر رحمت
کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہی نہین لائق ہی وہ مقام مگر ایک بندے
کو واسطے خدا کے بندون مین سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ ہمین ہونگا یعنی وہ عالیمقام مجھی کو ملیگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے
وسیلہ مانگا کریگا یعنی اذان کے بعد اوسپر میری شفاعت ضرور ہوگی **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول
حضرت پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جسمین وسیلے کا ذکر ہی تا کہ حضرت کی شفاعت اوسکے گناہ بخشاوے اور درود کی بڑی فضیلت
اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایک بار درود پڑھے اوسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہی اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سے ہمارے
حضرت افضل ہین اس واسطے کہ وہ عالیمقام یعنی وسیلہ سوائے حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اللّٰہم صل وسلم وبارک علی عبدک ورسولک
٨٢١ وسیدنا محمد وآلہ اجمعین **ق** ابی سعید اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن بخاری اور مسلم مین
ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا مؤذن کہتا ہی **ف** مگر دوسری حدیث مین ہی کہ بجائے
٨٢٢ حی علی الصلوة اور حی علی الفلاح کے لاحول ولا قوة الا باللہ کہے **ق** ابو ہریرة اذا سمعتم نهاق الحمیر فتعوذوا
باللہ من الشیطان فانها رأت شیطانا واذا سمعتم صیاح الدیکة فاسئلوا اللہ من فضله
فانها رأت ملکا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سنو گدھے کا رینگنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان
سے اس واسطے کہ اوسنے شیطان دیکھا ہی اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے اوسکا فضل کرم مانگو اس واسطے کہ اوسنے فرشتے کو
دیکھا ہی **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھکے بولتا ہی اور مرغ فرشتے کو دیکھکے بولتا ہی گدھا بسبب حماقت
اور بہت کھانے کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہی اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہی واللہ اعلم
٨٢٣ **ق** ابو قتادة الحارث بن ربعی اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی الخلاء فلا یمس
ذکره بیمینه ولا یتمسح بیمینه بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیے تو
٨٢٤ دم نہ چھوڑے پانی مین اور جب پاخانے مین آوے تو نہ چھوے اپنا ناز اداہنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے پونچھے داہنے ہاتھ سے **ھ** ابو ہریرة
اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسله سبع مرات مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا کھائے
کسیکے برتن مین بچاوے تو چاہیے کہ سات بار اوسکو دھو ڈالے **ف** امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ کتے کے جھوٹھے برتن کو سات بار دھوئے
تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظم کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا ہی سات بار دھونیکا
٨٢٥ اول حکم ہوا تھا کہ عرب لوگ کتونکو ناپاک نجانتے تھے **ھ** ابی سعید اذا شک احدکم فی صلوته فلم یدر کم صلی
ثلثا ام اربعا فلیطرح الشک ولیبن علی ما استیقن ثم یسجد سجدتین قبل ان یسلم فان
کان صلی خمسا شفعن له صلاته وان کان صلی اتماما لاربع کانتا ترغیما للشیطان مسلم مین
ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز مین نجانے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک کو دور کرے
کو چھوڑ دے اور جسپر یقین رکھتا ہو اوسی پر بنا کرے پھر دو سجدے کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعت پڑھی ہونگی تو وہ سجدے جوڑا
ہو جاوینگی یعنی چھ ہونگی اور اگر نماز پوری پڑھی ہی اور کرلے تو وہ سجدے شیطان پر خاک ڈالی **ف** یعنی جب شک پڑکہ

اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کوئی نماز مین بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادتین جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتین جیسے نماز اور حج وغیرہ
اور مال کی عبادتین جیسے زکوٰۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہین سلام تجکو اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہی ہمکو
اور سب خدا کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ ہی خدا کا اور
اوسکا رسول ہی **ف** عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ ہم نماز مین بیٹھکر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو
فلانے اور فلانے کو سلام تب حضرت نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تمنے کہا کہ خدا کے نیک بندون پر سلام ہی تو جتنے خدا کے نیک بندے
آسمان اور زمین مین ہین خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمہارا سلام پہونچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ
۸۴۸ ضرور نہین نماز مین التحیات پڑھنا امام اعظم اور شافعی کے نزدیک واجب ہی اور امام مالک کے مذہب مین سنت ہی **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ
اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعے کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے نکمی بات اور لغو حرکت کی
ف خطبہ سننا واجب ہی اوسوقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اوسکا بولنا بھی ثابت ہوا
۸۴۹ زبان سے منع کرے اشارے سے کہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا یَعْجَلْ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ مِنْہُ
وَاِنْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے
جبتک کھانے سے فراغت نکرلیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہوگئی ہو **ف** جلدی کرنا اس واسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف
دل لگا رہیگا حضور دل سے نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوکھ کا نہین ہی اور کھانا کھاتے تک جماعت ہوچکے گی تو نماز مین
شریک ہو روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ کباب کھاتے تھے اتنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبد اللہ بن عباس رض نے ابو ہریرہ سے کہا
۸۵۰ کہ جلدی کرو اسکو کھالو تاکہ نماز مین دل نہ لگا رہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْھِہٖ فَاِنَّ
اللّٰہَ قِبَلَ وَجْھِہٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے موہنہ کے
۸۵۱ سامنے اسواسطے کہ خدا کا قبلہ ہی اسکے روبرو **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَۃً فَلَا یَتَنَاجَ اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو دو آدمی چپکے کان مین بات نکرین ایک کو
چھوڑکے **ف** اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجکو مشورے کے لائق نہین جانتے ہین یا کچھ
میری بدی کی فکر مین ہین اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ چار آدمی ہون تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضایقہ نہین یعنی اس صورت مین
۸۵۲ رنج نآویگا **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَۃً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَحَدُھُمْ وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَؤُھُمْ مسلم مین
ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو ایک اونکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے اونمین وہ ہی جو قرآن
خوب پڑھ جانتا ہو **ف** حضرت کے وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اس واسطے حضرت نے قاری کو عالم
پر مقدم رکھا اور اب اکثر اماموں کا یہ مذہب ہی کہ عالم مسئلہ دان قاری پر مقدم ہی کہ نماز مین اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کریگا
۸۵۳ نرا قاری اور حافظ کیا جانے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہی اور کس سے مکروہ ہوتی ہی **ق** جَابِرٌ اِذَا كَانَ وَاسِعًا

مَتَی السَّاعَةُ فَقَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ بخاری مین ابی ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوے تو انتظار کر قیامت کی حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب
آویگی پھر اوس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیسا حضرت نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا
ف یعنی بے علم کم عقل ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہی قیامت کی

۸۳۲ م ابو موسیٰ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ
لَّمْ یَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اوسکو نیک دعا دو
یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نہ کہے تو اوسکو مت دعا دو

۸۳۳ خ ابو ہریرۃ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْیَقُلْ
لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْیَقُلْ یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ بخاری مین
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اوسکا بھائی یا مصاحب جواب مین یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھپر رحمت کرے
اور جب اوسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یون دوسرے سے کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلاوے اور تمھارے دل کو سنوارے
ف چھینک صحت کی دلیل ہی اسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضون کے نزدیک واجب ہی اور بعضون کے نزدیک مستحب

۸۳۴ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا فُتِحَتْ عَلَیْکُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَیُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ
نَقُوْلُ کَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ فَقَالَ اَوْ غَیْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ
اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِیْ مَسَاکِیْنِ الْمُهَاجِرِیْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰی رِقَابِ بَعْضٍ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمپر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگی یعنی شکر گزار ہوگی یا ناشکر کہا عبد الرحمن بن عوف نے
ہم شکر گزار ہونگے کہینگے جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوا کہوگے یعنی شکر گزاری نکروگے بلکہ ہونس کروگے پھر آپس مین
حسد کروگے پھر آپس مین ایک دوسرے کی جڑ کاٹوگے برادری کا حق مانوگے پھر آپس مین بغض اور عداوت رکھوگے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے
یہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم چلوگے محتاج مہاجرین مین یعنی چڑھاوسگے اونکے بعضونکو بعضونکی گردنون
یعنی ایک کو دوسرے کے قابو مین کروگے یا اونکو تکلیف مالایطاق دوگے ف حضرت نے اس حدیث مین روم اور ایران فتح ہونے کی آگے سے
خبر دی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیان اور فساد بیان کیے سو صدیق اور فاروق کی خلافت مین لوگونکے بندوبست سے کچھ فساد نہوا
حضرت عثمان کی آخر خلافت مین مسلمانون مین فساد شروع ہوا علی مرتضی علیہ السلام کی خلافت مین زیادہ بڑھا پھر تو یزید پلید اور مروان
اور اوسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت مین مہاجرین اصحاب پر زیادتیان اور جو جو فساد اور خرابیان ہوئین سارا عالم جانتا ہی جیسا
فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہو حضرت کا

۸۳۵ خ ابن عمر اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ موںہہ کو بچاوے ف یعنی جب مسلمان سے مارکوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا
ارادہ کرے تو اپنے بچاو کے واسطے اوسکو مارے لیکن موںہہ مین زخم نہ لگاوے اس واسطے کہ آدمی کا موںہہ شریف عضو ہی یا کافر سے لڑائی ہو تو
جب تک اور جگہہ مارنے سے کام نکلے تو اوسکے موںہہ کو نہ مارے لیکن فرض نہین ہی

۸۳۶ م ابو ہریرۃ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَقَالَتِ
الْمَلٰٓئِکَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کسی نے آمین کہی اور فرشتون نے آسمان مین آمین کہی پھر موافق پڑگئی ایک آمین دوسری سے تو اوس آمین کہنے والے

مسلم ... النصب بتقدیر ... تنافسون ... تتباغضون ... تتحاسدون ...

ف معجزہ خبر فتوح ایران و روم و دو فتح حادث آیندہ

تدبیر کرے اگر علم ہو تو اوسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہو تو اونکو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور برے کاموں سے
بچاوے تاکہ موت کے بعد اونکی دعا سے فائدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت میں وہی ہے جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان نہ رہے بیت زندہ جاوید گشت
ہر کہ نکو نام زیست . کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را

٨٥٨ ق ابن عمر اذا مات الرجل عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ
والعشی ان کان من اہل الجنۃ فالجنۃ وان کان من اہل النار فالنار ثم یقال ہذا مقعدک الذی حتی
تبعث الیہ یوم القیمۃ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مر جاتا ہے مرد تو اوسکا اصلی مکان
صبح شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر اوس سے فرشتے کہتے ہیں
یہ تیرا وہ مقام ہے کہ قیامت کے دن یہیں تو بھیجا جاویگا ف دکھلانے کا یہ فائدہ کہ ایماندار خوش و مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور حسرت
زیادہ ہو

٨٥٩ ق ابو موسیٰ اذا مر احدکم فی مسجدنا او سوقنا و بیدہ نبل فلیأخذ بنصالہا ثم لیأخذ بنصالہا
ثم لیأخذ بنصالہا بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار میں گذرے اور ہاتھ میں تیر ہو
تو چاہیے کہ اونکی گانسی اپنے ہاتھ میں پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے ف گانسی پکڑ لینے کو اس واسطے فرمایا کہ
کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار اس واسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سہج نہ سمجھیں اور مسجد اور بازار کو اس واسطے خاص کر کیا کہ
وہاں اکثر ہجوم ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع میں چھاتی بندوق اور طمنچے کو دونوں پانوں پر چڑھا کر لیجانا درست نہیں
کہ اکثر دغا ہو گئی ہے

٨٦٠ م ابن مسعود اذا مر بالنطفۃ ثنتان واربعون لیلۃ بعث اللہ الیہا ملکا
فصورہا وخلق سمعہا وبصرہا وجلدہا ولحمہا وعظامہا ثم قال یا رب اذکر ام انثی فیقضی
ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول یا رب اجلہ فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول
یا رب رزقہ فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یخرج الملک بالصحیفۃ فی یدہ فلا یزید علی
امر ولا ینقص مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے ہیں تو اوسکی طرف خدا فرشتے کو
بھیجتا ہے سو وہ اوسکی صورت بناتا ہے اور اوسکے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیاں جدا جدا بناتا ہے پھر فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب
یہ مرد ہوئے گا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہے جیسا چاہتا ہے اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ اسکی اے رب زندگی کتنی ہے
اور موت کب ہے سو فرما دیتا ہے تیرا رب جتنا چاہتا ہے اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ اے رب اسکی روزی کتنی ہے
خدا فرما دیتا ہے جتنا چاہتا ہے اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ اوس حساب کے بند کو باہر نکال لاتا ہے اپنے ہاتھ میں پھر اوسمیں نہ کچھ
بڑھتا ہے نہ گھٹتا ف فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کاموں پر مقرر ہیں لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کاموں میں
ایسا اختیار نہیں رکھتے کہ جو چاہیں سو کریں بلکہ ہر ایک کام میں ذری ذری بات کو خدا سے پوچھتے ہیں سبحان اللہ مالک اور حاکم اسکا نام ہے کہ عرش
سے فرش تک لاکھوں فرشتے داروغہ ہیں لیکن ہر دم اوسکے حکم نہ کوئی ہٹتا ہے نہ قطع کرے اور یہ جو عالم میں مشہور ہے کہ آدمی کی
کھوپری میں ماتھے پر جو نقش ہیں وہ قسمت کا لکھا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھ اصل نہیں اس واسطے کہ قسمت کے حساب
کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہے واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث میں تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہے اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہے اور
چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیاں بنتی ہیں تو مطلب یہ ہے کہ بیالیس

رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے

ف حضرت نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن مین ہوتی ہی جب اول اوسنے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی طول قرأت سے پڑھیگا یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضو کی مراد ہون اور ہلکی رکعتین اس واسطے فرمائین تاکہ بے وسوسہ ادا ہون سو اسلئے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جو وضو کرے اور دو رکعتین بے وسوسہ پڑھیگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے بہر صورت اول دو رکعتین ہلکی پڑھے پھر طول کرے جب تک کہ حضور دل حاصل رہے بعد فرض کے سب نفلون سے تہجد کی نماز افضل ہی اللہ اسکا مزا مسلمان کو دیوے آمین

۸۴۳ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اوٹھ جاوے اپنی جگہہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اوس جگہہ کا وہی شخص زیادہ ترحقدار ہی

ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف مین بیٹھا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے اور دوسرا شخص اوسکی جگہہ پر بیٹھ گیا ہو تو اوسکو وہان سے اوٹھا دیوے اور پہلا شخص اپنی جگہہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس مین بھی

۸۴۴ ھ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَاِنَّهٗ يَسْتُرُهٗ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اوسکی آڑ ہو جاتی ہی جب اوسکے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو اور اگر اوسکے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز نہو تو اوسکی نماز توڑتا ہی گدھا اور عورت اور کالا کتا

ف جب دیوار کی آڑ نہو تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتھ کے برابر لمبی لکڑی اور اونگلی برابر موٹی لکڑی کھڑی کرے پھر اگر کوئی اوسکے آگے سے نکل جاوے تو کچھہ مضایقہ نہین اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیونکو بھی کفایت کرتی ہی اور سب اماموں کے نزدیک گدھے اور سیاہ کتے اور عورت کے سامنے آنے سے نماز نہین جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز ٹوٹتی ہی سب علما کے نزدیک ابوسعید رضی کی حدیث دلیل ہی کہ نماز کسی چیز سے نہین جاتی اور بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ مین حضرت کے سامنے سویا کرتی تھی اور حضرت نماز پڑھا کرتے تھے

۸۴۵ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ يَا وَيْلِيْ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہی آدم کا بیٹا قرآن مین سجدے کی آیت پھر سجدہ کرتا ہی الگ ہو جاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی کہ ای میری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اوسنے سجدہ کیا تو اوسکے لیے بہشت ہی اور مجکو سجدے کا حکم ہوا مینے نمانا تو مجکو دوزخ ہی

(حاشیہ: یا ویلتی مشکوۃ شریف)

ف اس حدیث مین سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہی

۸۴۶ ھ جَابِرٌ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِّنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ خَيْرًا مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز مین سے کچھہ حصہ رکھے اسواسطے کہ خدا اوسکے گھر مین نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنے والا ہی

ف یعنی جب مسجد مین فرض پڑھے تو سنت اور نفل گھر مین پڑھے اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ سوائے فرض کے سب نمازین گھر مین افضل ہین تاکہ خیر اور برکت گھر مین ہو اور شیطان داخل نہو

۸۴۷ ف اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمائیے تو جسکے نہ اونٹ ہوں نہ بکریاں نہ زمین وہ کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے
سو پتھر سے اوسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکھے جو جو صلہ ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ میں جتنی ہو سکے
الٰہی میں تیرا حکم پونہچا چکا الٰہی میں تیرا حکم پونہچا چکا الٰہی میں تیرا حکم پونہچا چکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا بتلائیے
تو کہ اگر مجھسے زبردستی کریں یہاں تک کہ دو صفوں میں یا دو گروہوں میں کسی طرف کھینچ لیجاویں پھر وہاں کوئی مجھکو تلوار مارے
یا کوئی تیر آوے اور مجھکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اوسکا گناہ اوسی پر پلٹ پڑیگا اور وہ دوزخیوں میں داخل ہوگا ف
حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسوقت میں
گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابو بکرہ مسلمانوں کی جنگ میں شریک نہوئے جب
اسی حدیث کے ق

٨٦٤ ابْنُ عُمَرَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام نے اپنے مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت
کی تو اوسکے دوہرے ثواب ہونگے ف یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا خ

٨٦٥ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ
بخاری میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال اور صورت میں اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے
ف یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہی کہ جو اپنے سے کمتر ہیں مال اور شکل میں اونکو دھیان کرے
تاکہ اوسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اسواسطے کہ دنیا میں جو شخص ہی اوس سے ہزاروں بدتر بھی عالم میں موجود ہیں مثلاً
اگر کوئی محتاج ہی تو ہزاروں محتاج بھی ہیں اور بیمار بھی ہیں اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہی تو سیکڑوں محتاج بھی ہیں بیمار بھی ہیں اور کافر بھی تو
اون سے ہزار درجے یہ بہتر ہی سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج بتلائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل میں نہ آوے اور خدا کا
شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکر گزاری کیا کرے اور مصابیح میں عمری روایت یوں ہی کہ دنیا میں کمتر لوگوں کو دیکھے اور دین میں اپنے سے
بہتر لوگوں کو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیوں سے غرور نہ ہو اور دل میں سماوے مثلاً اگر یہ شخص نماز پنجگانہ پڑھتا ہی تو دوسرا تہجد بھی
پڑھتا ہی تو وہی افضل ہوا اسی طرح لاکھوں بندے ایک سے ایک عبادت اور پرہیزگاری میں بہتر موجود ہیں اگر یہ دھیان کیا کریگا
تو دینداری میں آپ کو کمتر اور سست جانیگا اور اگر دینداری میں اپنے سے کمتر لوگوں کو خیال کریگا کہ فلانا نماز نہیں پڑھتا فلانا مقدور دار
ہو کر حج نہیں کرتا زکوٰۃ نہیں دیتا تو آپ کو یہ شخص بہتر سمجھیگا اور یہی اسکے حق میں زہر ہی خ

٨٦٦ اَنَسٌ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ بخاری میں انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو
اوسکو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ جانے جو پڑھے ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی
حالت میں نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت میں آدمی کہتا ہی کچھ اور نکلتا ہی اور کچھ ق

٨٦٧ عَائِشَةُ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ
يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ
يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اونگھے نماز پڑھتے
تو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھیگا اونگھتا تو اوسکو معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت

علاج ناشکری و غرور

فخالف بین طرفیه و اذا کان ضیقا فاشدد علی حقویك **ق** اله بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کپڑا لمبا چوڑا ہو تو اوسکے دونون کھونٹون کو جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھون پر ڈال اور آدھے سے شرمگاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر پر باندھ یعنی شرمگاہ چھپانا مقدم ہی یہ حضرت نے جابر سے فرمایا **ق** ابوهریرة اذا کان یوم الجمعة کان علی کل باب من ابواب المسجد ملائکة یکتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاؤا یستمعون الذکر ٨٥٤ بخاری اور مسلم مین ابوهریره رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعے کا دن ہوتا ہی تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکھتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد فلانا پھر جب امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین اون کاغذون کو جنمین لوگون کے نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سننے کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے والون کو فرشتے لکھتے ہین تو اونکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور جب خطبہ شروع ہوا تو اوس وقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر مین نہین لکھتے حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہون **ق** ابوموسی اذا کان یوم القیمة دفع الله الی کل مسلم یهودیا او نصرانیا فیقول هذا فکاکك من النار ٨٥٥ مسلم مین ابوموسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیویگا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلا ہی یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ مین جاویگا تو چھٹ گیا **ف** یہودیون نے بہت پیغمبرون کو نمانا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے حضرت کا انکار کیا اور مسلمانون نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبرون کو بھی مانا سو اس واسطے خدا نے مسلمانون کا بدلا یہودیون اور نصرانیون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین انصاف ہی کہ تابعدار کو شکر اور موذی منکر کو ٹکر لیکن یہ اون مسلمانون کے حق مین ہی جو عذاب بہشت مین جاوینگے اس واسطے کہ حضرت اکثر مسلمانون کو شفاعت کرکے دوزخ سے نکلواوینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر کیا حاجت تھی **ھ** جابر اذا کفن احدکم اخاه فلیحسن کفنه ٨٥٦ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستھرا کفن دیوے **ف** یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہی اور اوسکے قد اور لیاقت سے کمتر نہو **ھ** ابوهریرة اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلثة الا من صدقة جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو له ٨٥٧ مسلم مین ابوهریره رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدمی مر گیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی اونکا ثواب نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیکبخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے **ف** یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک رہی بعد موت کے نہ عمل ہی نہ ثواب مگر ان تین عملونکا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو سدا حاصل رہے جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سرا اور معافی کی زمین اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف ہو جاوین اور نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ موت ہر دم سامنے ہی ایسا نہو کہ دین کی راہ سے آدمی کے نام و نشان مر جاوے ان تین کامون مین سے جو ہو سکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اوسکے موافق چھا رکی

پورا کان تامہ ۱۲

باب پنج

نقصان نفع

الباب الرابع

فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو ڈبو دے پھر اوسکو نکال ڈالے اس واسطے کہ اوسکے ایک پر مین بیماری ہے اور دوسرے پر مین شفا ہی **ف** دوسری روایت یون ہی کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی ہی اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان کے مرنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا

۸۶۴ **ہ** جَابِرٌ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو اوٹھا لیوے اور جو گرد غبار اوس پر لگا ہو اوسکو دور کرے اور چاہیے کہ اوسکو کھاوے اور اوسکو شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال مین نہ پوچھے جب تک کہ اپنی اونگلیان نہ چاٹے اس واسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اوسکے کھانے کی کس چیز مین برکت ہی **ف** گرا لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہی کہ ناحق ضائع کرنا ہی اور اونگلیان چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہی اور برکت کی امید علاوہ ہی

۸۶۵ **ہ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ فِي التُّرَابِ مسلم مین عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب برتن مین کتا موہنہ ڈالے تو اوسکو سات بار دھو ڈالو اور آٹھوین بار خشک مٹی سے مانجو

۸۶۶ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اوسکے بعد کوئی وہانکا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اوسکے بعد وہانکا بادشاہ نہوگا اور قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر اون دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوین گے **ف** یعنی روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نرہیگی اسلام کا عمل و دخل ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین فتح ہوا چھتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا بیالیس کروڑ ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہانکا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا

۸۶۷ **خ** جَابِرٌ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اللّٰهُمَّ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ بخاری مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللہم سے آخر تک یعنی الٰہی مین تجسے خیریت مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہون

دن کے بعد بان بطور خنا کا ہوتا ہی اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہی تو دونون حدیثون کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم ح

۸۶۱ اَبُو مُوسٰی اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ کُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا کَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا بخاری مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہی جیسا وہ اپنے وطن مین اور صحت کی حالت مین کرتا تھا **ف** یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ تیمم سے تو اوسکا ثواب صحت کی نماز کے برابر ہی جو کھڑے ہو کر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتون کا ثواب چار رکعت کے برابر ہی جیسا وطن مین پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وظیفہ اور نفلونکا بھی ثواب پاویگا جو حالت صحت اور وطن مین کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہین کر سکتا

۸۶۲ **ھ** اَبُو هُرَیْرَةَ اِذَا مَضٰی شَطْرُ اللَّیْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَیُعْطٰی هَلْ مِنْ دَاعٍ فَیُسْتَجَابَ لَهٗ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَیُغْفَرَ لَهٗ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الصُّبْحُ وَیَقُوْلُ مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ وَّیُرْوٰی عَدِیْمٍ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی یا تہائی رات باقی رہے خدا تعالی بڑی برکت والا اوترتا ہی پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہی کہ کوئی ہی مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہی دعا کرنے والا تو اوسکی دعا قبول ہووے کوئی ہی گناہ بخشانے والا جسکے گناہ بخشے جاوین یہی طرح فرماتا ہی صبح تک اور ایک روایت مین یون ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ کون قرض دے اوسکو جو مفلس قلاچ اور لینار نہین یعنی خدا کو اور ایک روایت مین بجاے عدوم عدیم ہی لیکن مطلب ایک ہی ہی **ف** خدا تعالی جسم سے پاک ہی اوترنا چڑھنا اوسکی شان نہین تو مطلب یہ ہی کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت الٰہی اپنے بندون پر نہایت متوجہ ہوتی ہی یہان تک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا ہی تا کہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہی اسی واسطے اوس وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلون سے بہتر ہی افسوس صد افسوس یہ دولت ہر رات کو ہو اور اہل غفلت اوس وقت نیند مین یا ناچ رنگ مین اوس دولت سے محروم رہین اللہ اپنے کرم سے اوس وقت کی نماز کا شوق ہمارے دلون مین ڈالے اور اوسکی قدر ہمکو سمجھاوے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اوسکو جو مفلس اور لینار نہین یعنی قرض اس خیال سے مفلس کو نہین دیتے کہ یہ کہان سے ادا کریگا اور بدمعاملہ کو نہین دیتے کہ یہ کھا جاویگا دغاباز ہی نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا ہی کہ مین مفلس نہین کہ جو دے سکون اور لینار نہین جو دیتے ہوئے ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہی ایک کے عوض دس سے سات سو تک دیتا ہون پھر میری راہ مین دیتے ہوئے تمکو کیا تامل ہی

۸۶۳ **ھ** اَبُو بَکْرَةَ اِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ کَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ فَلْیَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ کَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ کَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ مَنْ لَّمْ تَکُنْ لَّهٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ یَعْمِدُ اِلٰی سَیْفِهٖ فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِیَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَیْتَ اِنْ اُکْرِهْتُ حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ اَوْ اِحْدَی الْفِئَتَیْنِ فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَیْفِهٖ اَوْ یَجِیْءُ سَهْمٌ فَیَقْتُلُنِیْ قَالَ یَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَیَکُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابو بکرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت مین اوتر پڑے تو جسکے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے اور جسکی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جسکی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہے

۸۸۲ زیادہ مانگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہی **ح** اَلْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيكَرِبَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین مقدام بن معدیکرب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسینے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہین کھایا اور البتہ خدا کا پیغمبر داؤد ع اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا **ف** بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہی اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہی حضرت داؤد ع ہرات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیل ع آدمی کی صورت ہوکر سامنے ہوئے حضرت داؤد ع نے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی اونہون نے کہا کہ خوب آدمی ہی لیکن اوسمین ایک خصلت اچھی نہین کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی اور بہتر آدمی وہ ہی جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے حضرت داؤد ع نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی مجکو کوئی پیشہ سکھا دے خدا نے اونکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داؤد ع اوسی کسب سے اپنا خرچ کرتے تھے

۸۸۳ **ح** مُسْتَوْرِدُ الْفِهْرِيُّ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ مسلم مین مستورد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہی دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی انگلی دریا مین ڈالے پھر دیکھے کہ کسقدر پانی لگا لاویگی **ف** یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہی جیسے دریا کے روبرو قطرہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

۸۸۴ **ح** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَا الْعَمَلُ فِي اَيَّامٍ اَفْضَلَ مِنْهَا فِي هٰذِهِ الْاَيَّامِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ يَعْنِي اَيَّامَ الْعَشْرِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنون مین افضل نہین ہی ان دنون سے یعنی ذیحجہ کے دس دنون سے اصحاب نے کہا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین فرمایا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین مگر اوس مرد کا جہاد افضل ہی کہ جو نکلا اپنا جان اور مال نثار کرتا پھر نہ پلٹا کچھ لیکر یعنی شہید ہوگیا **ف** معلوم ہوا کہ عشرہ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہین

ف فضیلت عشرۂ ذیحجہ

۸۸۵ **ح** عَائِشَةُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ **قَالَ** لِلْمَلَكِ الَّذِيْ جَاءَهُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَقَالَ اقْرَاْ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پڑھا نہین حضرت نے یہ اوس فرشتے سے فرمایا جو حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار مین آیا تھا سو اوسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اوسنے مجکو پکڑا اور سخت دبایا یہان تک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ مینے کہا کہ مین تو پڑھا نہین ہون اوسنے مجکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہان تک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجکو چھوڑا اور کہا کہ پڑھ مینے کہا کہ مین تو پڑھا نہین ہون اوسنے مجکو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہان تک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہی جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی اوسکو خبر نتھی **ف** حضرت جب چالیس برس کے ہوئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب آیا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی مکے مین ایک پہاڑ ہی اوسکے غار مین فکر اور ذکر مین رہتے اور غیب کی آوازین سنتے درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو

مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے ھ ابو ھریرۃ اذا وجد احدکم فی بطنہ شیئا فاشکل علیہ ٨٦٨
اخرج منہ شیء ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ میں گڑگڑاہٹ پاوے سو اوسکو شبہہ پڑے کہ اوسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہیں تو مسجد سے نہ نکلے یہانتک
کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب قراقر سے وضو ٹوٹنے کا شبہہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب حدث کی آواز سنے
اور بدبو پاوے تو اس صورت میں وضو گیا غرض کہ شبہے سے وضو نہیں جاتا یقین سے جاتا ہی ھ طلحۃ اذا وضع احدکم بین یدیہ ٨٦٩
مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبال من مر وراء ذلک مسلم میں طلحہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کسینے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نکرے کہ اوسکی اوس طرف سے کون گذر گیا
ف یعنی اگر میدان میں نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو جائے آمد رفت کرے
خ ابو سعید اذا وضعت الجنازۃ واحتملھا الرجال علی اعناقھم فان کانت صالحۃ قالت ٨٧٠
قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت یا ویلھا این تذھبون بھا یسمع صوتھا کل شیء
الا الانسان ولو سمعہ صعق بخاری میں ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہی اور اوسکو لوگ
اپنے مونڈھوں پر اوٹھاتے ہیں تو اگر نیک روح ہوتی ہی تو کہتی ہی مجکو آگے لیچلو اور اگر نیک نہیں ہوتی تو کہتی ہی ای خرابی تم کدھر اوسکو
لیے جاتے ہو ہر چیز اوسکی آواز سنتی ہی سوا آدمی کے اور اگر آدمی اوسکو سنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب نمود ہوتا ہی
تو مشتاق ہوتا ہی اور بد آدمی عذاب قبر کے خوف سے گھبراتا ہی ھ ثوبان اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنھا ٨٧١
الی یوم القیمۃ مسلم میں ثوبان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ میری امت میں تلوار ڈالی جاویگی تو امت سے قیامت تک
نہ اوٹھے گی ف حضرت بیٹھے تھے اور حضرت عثمان رض اوس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر حدیث فرمائی
یعنی جب سے اس امت میں خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت تک نہ موقوف ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا اب تک
ویسا ہی ہوا ق عائشۃ اذا وضع العشاء واقیمت الصلوۃ فابدؤا بالعشاء بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض ٨٧٢
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو ف یعنی
اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف نہ دل لگا رہے ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے
کہا کہ مجکو مدت سے آرزو تھی کہ میں حضرت کو خواب میں دیکھوں اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کروں تاکہ مجکو اعلی رتبے کی سند حاصل ہو
اور اس آرزو میں بہت برس گذرے آخر شب ہفتے کی شب ذیقعد کی اٹھارہویں تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری میں فجر کے قریب مینے
خواب میں دیکھا کہ گویا مینے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت بیٹھے رات کا کھانا کھاتے ہیں اور حضرت کے ساتھ اور چند لوگ ہیں
سو حضرت نے مجکو کھانے کے واسطے بلایا مینے چاہا کہ نماز پڑھکے جواب دوں تو مجکو ابو سعید بن معلی کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے اونکو پکارا
تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو اونھوں نے نماز پڑھے جواب ندیا حضرت نے فرمایا خدا نے نہیں کہا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اوسکے رسول کو
جب تمکو بلاوے اس خیال سے میں حضرت کے پاس گیا تو مینے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہی کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا
شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہاں یعنی یہ حدیث صحیح ہی خ ابو ھریرۃ اذا وقع الذباب فی شراب احدکم ٨٧٣

اہل سنت کا خ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالُوا وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ

۸۹۰ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہین بھیجا جسنے بکریان نہ چرائی ہون اصحاب نے کہا اور کیا آپ نے بھی بکریان چرائین ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان مینے بھی مکے والون کی بکریان چند قیراط کی مزدوری پر چرائین ہین ف بکریان چرانے مین یہ حکمت ہی کہ پیغمبر گلہ بانی سیکھین تاکہ آدمیونکی سرداری کرین قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہی سونے کے

۸۹۱ ھ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم مین ہشام بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد مین دجال سے بڑا نہین ف یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ تر ہی عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین ق

۸۹۲ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین چھوڑا مینے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پہنچانے والا ہو مردونپر عورتون سے ف یعنی مردون کے حق مین عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے کہ اونکا گھورنا اور حرام کاری اور اونکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہی بلکہ اکثر فساد عورتون کے سبب ہوتے ہین اسواسطے حضرت کو زیادہ تشویش تھی ق

۸۹۳ ابْنُ عُمَرَ مَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہانتک پہنچاویگا کہ خدا کو ملیگا سو نہ پر ایک بوٹی بھی نہو گی ف یعنی لوگون سے سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا ق

۸۹۴ ابْنُ عُمَرَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ إِلَّا وَعِنْدَهُ وَصِيَّتُهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین لائق ہی مسلمان مرد کو کہ اوسپر تین راتین گذرین بے وصیت کے ف یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسیکی امانت ہو اوسپر لازم ہی کہ اپنے پاس اوسکی وصیت لکھہ رکھے تاکہ اوسکے بعد اوسکے وارث اوسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہین وصیت لکھہ رکھنا اس صورت مین تو واجب ہی اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہی

۸۹۵ ق الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین تھک گئی اونٹنی جسکا قصوی نام ہی اور یہ اوسکی خو نہین ولیکن اوسکو بند کیا ہی ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مکے والے نہ مانگینگے کوئی کام جسمین آداب خدا کی تعظیم کرین مگر کہ مین اونکو دونگا یعنی اوسبات قبول کرونگا ف حضرت چھٹے سال احرام باندھکے مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھ گئی اصحاب نے کہا کہ اونٹنی تھک گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین ہو چکا

۸۹۶ بیان کمال شجاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ق أَنَسٌ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا يَعْنِي فَرَسَ أَبِي طَلْحَةَ الَّذِي كَانَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھہ نہین دیکھا اور اس گھوڑیکا قدم تو دریا پایا مراد ابو طلحہ کا گھوڑا ہی جسکو مندوب کہتے تھے ف ایکبار مدینے مین بڑی ہول پڑی رات کو حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوکے تنہا

تیرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر ہی مجکو قدرت نہین اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو سب چھپی چیزونکا دانا ہی الٰہی اگر تو
جانتا ہو کہ یہ کام بہتری ہی میرے واسطے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو میرے واسطے مقدر کر
اور اوسکو میرے واسطے آسان کر دے پھر اوسمین میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق مین برا ہی میرے دین اور دنیا مین
اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو ہٹا دے مجھسے اور ہٹا دے مجکو اوس سے اور مقرر کر دے میرے واسطے
بہتر کام کو جہان کہین ہو پھر مجکو اوس سے راضی کر دے **ف** جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو استخارہ سکھلایا جیسے قرآن
سکھلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہی کہ دو رکعت پڑھکے یہ دعا کرے اور اوس کام کا نام لیوے تین روز یا سات روز اسی طرح کرے انجام
بخیر ہوگا یا خواب مین کچھ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نکرنا جم جاویگا غرض جسنے جس کام مین اس طرح استخارہ کیا اوسکا نقصان نہین اسنت استخارہ
اسی طرح ہی اور یہ جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین یا بعضے لوگ اور طریقون سے استخارہ کرتے ہین سو اصل نہی غیب دریافت کرنیکا شرع مین کوئی قاعدہ مقرر نہین

۸۷۸ **فصل** اس فصل مین وہ حدیث ہی جسکے سر پر اذ ہی **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ
عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اوٹنی کی
کونچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اوٹھا اوسکی طرف ایک مرد اوٹھا جو اپنی قوم مین سردار بے شرم بڑا دبنگ تھا ابو زمعہ کے برابر **ف** ابو زمعہ
ایک بڑا کافر تھا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہو گیا تھا اور اوسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اوسکی طعن کی
قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا ناپاک تھا جیسے ابو زمعہ ہی اس امت مین

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

۸۷۹ پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث ہین اول قسم وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ما ہی **ق** اَنَسٌ مَا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا
اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ **فَالَهٗ** لِرَهْطٍ مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةٍ اِجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْغِنَا
رِسْلًا بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سواے اسکے کہ تم اونٹونمین جا کر ملو
حضرت نے قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا اونکو مدینے کی آب ہوا ناموافق پڑی تھی سو اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودھ
تلاش کیجیے **ف** چند لوگ مسلمان ہوکر مدینے مین بیمار ہوئے جلندر کی بیماری اونکو تھی حضرت کے اونٹ چرائی پر تھے اونکو وہان
بھیج دیا جب وہ دودھ سے اچھے ہوگئے تو چرانے والے کو اندھا کر اوسکو قتل کر کے اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے اونکو پکڑا منگوایا اور گرم سلائی
اونکی آنکھون مین ڈال کے اندھا کیا پھر اونکے ہاتھ پاؤن کٹوا ڈالے آخر تڑپ کر مر گئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والونکی یہی
۸۸۰ سزا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهٖ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز رضامندی سے نہین سنی پیغمبر کی قرأت کے برابر جبکہ پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھے پکار کے یعنی
پیغمبر کا قرآن پڑھنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہی **ف** قرآن خوش آوازی سے پڑھنا درست ہی بلکہ مستحب ہی بشرطیکہ حروف
۸۸۱ کی کمی زیادتی نہو اور راگ راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نپڑے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا
اَمْنَعُكُمْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور
نہین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون رکھتا ہون جہان مجکو حکم ہوتا ہی **ف** حضرت نے ایکبار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے

۹۰۳

اور سختی بگاڑتی ہی نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہی اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہوجاتا ہی ق اَنَسٌ مَا كَانَ اللهُ
لِيُسَلِّطَكِ عَلَى ذٰلِكَ اَوْ قَالَ عَلَيَّ قاله لِصَاحِبَةِ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایسا نہیں کہ تجھکو اسپر قادر کردیتا یا یون فرمایا کہ مجھپر قادر کردیتا یہ حضرت نے زہردار بکری والی سے فرمایا ف
خیبر میں ایک یہودی عورت نے بکری میں زہر ڈال کے حضرت کی دعوت کی حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھ اوٹھالیا
اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اسمین زہر ہی پھر اوس عورت کو بلایا اوسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اوس
زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی صدمے سے حضرت کا انتقال بھی ہوا تھا ق كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ

۹۰۴

اَلْجُهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا اَوْ يُرٰى بِكَ مَا اَرٰى اَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ
مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَّاحْلِقْ رَأْسَكَ قاله له بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو گمان نتھا کہ تجھکو ایسی تکلیف پہونچی ہوگی اور ایک روایت یون ہی کہ مجھکو معلوم نتھا کہ تجھکو ایسی تکلیف ہوگی
جیسا کہ اب میں دیکھتا ہون کیا تجھکو ایک بکری نہ ملیگی میسنے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا تو تین روز روزہ رکھہ یا چھہ محتاجونکو کھانا دے ہر محتاج
کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون اور اپنا سر مونڈ ڈال یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا ف کعب بن عجرہ احرام باندھے
ہانڈی پکاتے تھے اور سر کی جوئین اونکے مونہہ پر جھڑتی جاتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈنا
درست ہی کفارہ دیکر یا قربانی کرے اور اگر مقدور نہیں تو تین روزے رکھے یا چھہ محتاجونکو کھانا کھلاوے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور

۹۰۵

آدھی چھٹانک گیہون کے برابر ح سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا لِيَ الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ قاله لِامْرَأَةٍ عَرَضَتْ
نَفْسَهَا عَلَيْهِ بخاری میں سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو تو آج عورتونکی طرف کچھہ حاجت اور ضرورت نہیں
حضرت نے اوس عورت سے کہا تھا جسنے اپنی ذات کو حضرت کے سامنے کیا ف خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت بے خاوند والی بدون
مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت پر وہ عورت حلال تھی ایک بار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مینے اپنی
ذات حضرت کو بخشی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورت کی کچھہ مجھکو حاجت نہیں ہندوستان میں نصاری اس وقت میں
مسلمانون پر طعنہ دیتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر کی نو بیبیاں تھیں بلکہ تمام عالم کی عورتیں اپنے واسطے حلال کرلیں تھیں اور حال انکے
پیغمبرون کو عورتونکی طرف خواہش نہیں ہوتی اوسکا جواب یہ ہی کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا تو سب جہان کے
نامرد اور ہیجڑے پیغمبرون سے بڑھ جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا میں نہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت جاری ہی
بلکہ خود انجیل کے اندر پولوس حواری نے اوس مکتوب میں جو عبریون کو لکھا یون کہا ہی کہ تمام خلق میں نکاح کرنا معزز اور فضل ہی اور
مشہور ہی کہ حضرت داؤد ع کی ننانوے بیبیاں تھیں اور توریت میں موجود ہی کہ حضرت ابراہیم ع کی تین عورتیں تھیں سارا اور ہاجرہ اور قطورہ
اور حضرت موسی ع کی دو عورتیں تھیں ایک صفورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوب ع کی چار عورتیں تھیں دو بیبیاں اور دو حرم
اگر عورتیں کرنا پیغمبرونکی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیم ع اور حضرت یعقوب ع اور حضرت موسی ع اور حضرت داؤد ع کیون کرتے اور
خدا نے ہمارے پیغمبر پر بے خاوند والی عورتیں جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشیں حلال کی تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہم
قبول نکرتے تھے پھر تو باوجود میسر ہونے اور اجازت الہی کے کنارہ کرنا دلیل ہی کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصاری کا

ٹھٹک ہوتے چھ مہینے اسی حالت مین گذرے پھر سورۂ اقرأ کی پانچ آیتین حضرت جبرئیل لے آئے ریشمی کپڑے پر لکھین تھین حضرت حروف شناس نتھے نہ پڑھ سکے حضرت جبرئیل نے حضرت کو دابا اور علم لدنّی دیا پھر حضرت گھر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا تھا حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجکو اوڑھا دو جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہؓ سے یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجکو اپنی جان کا خوف ہی حضرت خدیجہ نے کہا نہین ہوگا آپ خوش رہئے خدا آپ کو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو رشتے جوڑتے ہین اور پرورش محتاج کو دیتے ہین عاجز کا کام کر دیتے ہین مہمانداری کرتے ہین لوگون کے مصائب مین کام آتے ہین پھر حضرت خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین وہ اسواسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تھا اوبڈھا اور اندھا ہوگیا تھا اوسنے جب حضرت سے یہ سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہی جو حضرت موسیٰ پر اوترا تھا یعنی جبرئیل کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جس وقت کہ تیرا قوم تجکو نکالیگا حضرت نے فرمایا کہ کیا میرا قوم مجکو نکال دیگا ورقہ نے کہا کہ ہان یہی سنت ہی سب پیغمبرونکی پھر اسکے بعد تین برس وحی اوتری پھر سورۂ مدثر اوترا اور قرآن اوترنا متواتر ہوا

٨٨٦ ق اَبُو هُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ قَالَهٗ حِيْنَ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین میرے اوپر کچھ نہین اوتارا مگر یہی ایک آیت جو سبکو شامل ہی کہ جو ذرہ برابر نیکی کریگا سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا ف لوگون نے حضرت سے سوال کیا کہ گدھونمین زکوٰۃ ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند ان مین زکوٰۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے کہ اندک نیکی کا ثواب اور اندک بدی کا عذاب ضرور آویگا ہدایہ مین لکھا ہی کہ گدھونمین زکوٰۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوٰۃ واجب ہی

٨٨٧ م اَبُو هُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتاری خدا نے کوئی برکت آسمان سے مگر بعضے لوگ اوسکے منکر ہوتے ہین خدا تو مینہہ برساتا ہی سو لوگ کہتے ہین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا

٨٨٨ خ اَبُو هُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَآءٍ اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَآءً بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتارا خدا نے کوئی مرض مگر اوسکی شفا بھی اوتاری ہی ف حضرت سلیمانؑ کو حق تعالیٰ نے دواؤن کے خواص الہام کیے اکثر طب انھین سے معلوم ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہی خدا کو شافی جان کے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہین ہو اسواسطے کہ حضرت نے بہت علاج کیے ہی

٨٨٩ خ اَبُو هُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ خَلِيْفَةً اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اوسکے دو چھپے رفیق ہوتے ہین ایک رفیق اوسکو نیک کام بتلاتا ہی اور اوسپر رغبت دلاتا ہی اور دوسرا رفیق بدکام سکھلاتا ہی اور اوسپر رغبت دلاتا ہی اور گناہون سے تو وہی معصوم ہی جسکو خدا بچاوے ف یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہی لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اسواسطے حق تعالیٰ شیطان کو مغلوب رکھتا ہی پیغمبر پر اوسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرت نے فرمایا ہی کہ شیطان میرے تابع ہوگیا ہی مجکو بد کام کا وسوسہ نہین دیتا ہی خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر نہین ہو سکتا یہی عقیدہ ہی

۹۱۰ اونکے حق مین بہتر ہو سو عمل مین لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے عیش و آرام مین پڑا تو بہشت سے محروم ہوا ﴿عن ابن عباس﴾ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مرد مسلمان جو مرجاوے پھر اوسکے جنازے پر چالیس مرد جو شرک نکرتے ہون خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہون مگر کہ خدا اونکی سفارش اوسکے حق مین قبول کرتا ہی **ف** معلوم ہوا کہ چالیس مسلمانونکا نماز پڑھنا سبب ہی میت کی مغفرت کا عبداللہ بن عباس تلاش کر کے جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے بموجب اس حدیث کے اور حضرت عایشہ رض کی روایت مین سو مسلمانون کا ذکر ہی تو جب چالیس کی سفارش قبول ہی سو کی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضی حدیث مین آیا ہی کہ تین صفین کرین

۹۱۱ ﴿جابر﴾ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹونکا کوئی ایسا مالک نہین جسنے اونکا حق نہ ادا کیا یعنی اونکی زکوۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے دن وہ اونٹ آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ ہوکر یعنی شمار مین زیادہ ہونگے یا ڈیل مین اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اونٹ اوسپر دوڑ کر اپنے پانون اور تلیون سے کچلینگے اور کوئی ایسا گائے بیلونکا مالک نہین جو اونکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ وہ گائے بیل قیامت کے دن آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح پر کہ گائے بیل اپنے سینگون سے اوسکو بھونکینگے اور اپنے پانون سے اوسکو روندینگے اور کوئی مالک بھیڑ بکریونکا ایسا نہین جو اونکی زکوۃ نہین ادا کرتا مگر کہ وہ بھیڑ بکریان آوینگی قیامت کے دن جتنی کبھی تھین اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اوسکو اپنے سینگون سے بھونکینگی اور اپنے کھرون سے اوسکو روندینگی کوئی اونمین منڈی اور سینگ ٹوٹی نہین اور چاندی سونے کا مالک کوئی ایسا نہین جو اوسکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ قیامت مین وہ مال اور گنج گنجا اژدہا بنکے آویگا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا مونہہ کھول کر پھر جب اپنے مالک پاس آویگا تو اوسکو دیکھکر وہ بھاگے گا تو فرشتہ اوسکو پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تونے چھپا رکھا تھا مجکو اوسکی کچھہ پرواہ نہین پھر جب مالک دیکھیگا کہ اوس سے بچاو کی کچھہ تدبیر نہین تو ناچار ہوکر اپنا ہاتھہ اوس اژدہے کے مونہہ مین ڈال دیگا سو وہ اوسکے ہاتھہ کو چبا ڈالیگا اونٹ کی طرح **ف** یعنی جو جانورون کی اور مال کی زکوۃ نہ دیگا اوسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا گنجا اسواسطے ہوگا کہ جب سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہی تو اوسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہین

۹۱۲ ﴿ابو هريرة﴾ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ

سب سے آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دور تھے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرت پاس سے پھر تب حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اوسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت میں رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہے

ق ۸۹۷ اَبُوْ سَعِیْدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا اَوْسَعَ عَلَیْہِ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت میں

ف یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہیں اسواسطے کہ اگر قناعت نہیں تو کتنا ہی مال ہو حرص نہیں مٹتی شعر ای قناعت تونگرم گردان کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست

ق ۸۹۸ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا زَالَ بِکُمْ صَنِیْعُکُمْ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُکْتَبُ عَلَیْکُمْ فَعَلَیْکُمْ بِالصَّلٰوۃِ فِیْ بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ خَیْرَ صَلٰوۃِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الصَّلٰوۃَ الْمَکْتُوْبَۃَ بخاری اور مسلم میں زید بن ثابت رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمہارے ساتھ تمہارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ تم پر قریب ہے کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھروں میں اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی میں ہے مگر فرض نماز یعنی فرض نماز مسجد میں افضل ہے

ف حضرت نے ایک سال رمضان میں مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرت نے اوسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ ہوئے ایک رات بہت لوگ مسجد میں جمع ہوئے حضرت نے اوس رات نماز نہ پڑھی اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگیں اور نماز پڑھاویں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں ڈرتا ہوں کہ تراویح کی نماز تم پر فرض ہو جاوے پھر اگر نہ ہو سکے گی تو گنہگار ہو گے اپنے گھروں میں جا کر پڑھو حضرت عمر فاروق رض نے اپنی خلافت میں تراویح کی نماز مسجد میں جاری کی اسواسطے کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت نے موقوف کروادی تھی اور حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نہ رہا شیعہ جو کہتے ہیں کہ تراویح عمر کی ایجاد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے بلکہ حضرت کی سنت ہے

ق ۸۹۹ عَائِشَۃُ مَا زَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجکو ہمسائے کے احسان کی وصیت کرتا ہے یہاں تک کہ میرے گمان میں آیا کہ جبرئیل ہمسائے کو وارث کر دیگا

ف یعنی یہاں تک ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسائے کا وارث ہو جاویگا اس حدیث میں حق ہمسایگی کی کمال تاکید ہے

ھ ۹۰۰ اَبُوالدَّرْدَاءِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بِجَنْبَتَیْہَا مَلَکَانِ یَقُوْلَانِ اَللّٰہُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلَفًا وَعَجِّلْ لِمُمْسِکٍ تَلَفًا مسلم میں ابو درداء رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہیں طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اوسکے دونوں کناروں پر دو فرشتے کہتے ہیں کہ الٰہی جلدی دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان

ف یہی سبب ہے کہ سخی کا ہاتھ خالی نہیں رہتا اور بخیل کا مخواہ نقصان ہوتا ہے

ق ۹۰۱ اَبُوْ سَعِیْدٍ مَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا یَعْنِی الْعَزْلَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پر کچھ مضایقہ نہیں اس میں کیا کرو

ف بعضے اصحاب نے پوچھا کہ ہم نہیں چاہتے کہ لونڈیوں سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو وقت ہم اون سے علیحدہ ہو جایا کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ھ ۹۰۲ اَنَسٌ مَا کَانَ الرِّفْقُ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَہٗ وَلَا کَانَ الْخُرْقُ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَہٗ مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہوئی نرمی کسی چیز میں کبھی مگر کہ اوسکو زینت دیتی ہے اور نہیں ہوئی سختی کسی چیز میں ہرگز مگر کہ اوسکو ناقص اور معیوب کر دیتی ہے

ف یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے

اِلّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیوں کی لشکر کی کافروں سے لڑے پھر کافروں کا مال لوٹیں اور سلامت رہیں تو اون لوگوں نے دو تہائیاں اپنی مزدوریوں کی پائیں اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوئے تو اونکی مزدوریاں پوری ہوگئیں ف یعنی زندہ غازیوں کو دو فائدے تو سردست ہیں ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت میں ملیگا اور شہیدوں کو تو دنیا میں کچھ فائدہ نہیں ہوا اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے نہایت افضل ہے

۹۱۷ ق عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ بخاری اور مسلم میں عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے ایسا نہیں جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے پھر کلی کرے پھر ناک میں ڈالے اور جھاڑے مگر کہ گر جاتے ہیں گناہ اوسکے چہرے کے اور اوسکے مونہہ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا مونہہ دھوتا ہے جیسا کہ خدا نے اوسکو فرمایا ہے تو اوسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہیں پانی کے ساتھ داڑھی کے دونوں طرفوں سے پھر دھوتا ہے دونوں ہاتھوں کو دونوں کہنیوں تک تو اوسکے دونوں ہاتھوں کے گناہ اونگلیوں کی پوروں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھر بندہ اپنے سر کو مسح کرتا ہے تو اوسکے گناہ بالوں کے کنارے سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھر دھوتا ہے اپنے دونوں پانوں کو دونوں ٹخنوں تک تو اوسکے پانوں کے گناہ پوروں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیاں کیں اور جیسی بڑائی کے وہ لائق ہے ویسی اوسنے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون شک سو اس نماز پڑھی تو اپنے گناہوں سے پھرتا ہے اوس دن کی سی حالت پر جس دن اوسکی ماں نے اوسکو جنا تھا ف یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہے کہ سب صغیرہ گناہوں سے آدمی پاک ہو جاتا ہے باقی اسکا بیان آگے ہو چکا

وضو و نماز کے فضائل ۱۲

۹۱۸ ش عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ بخاری میں عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں مگر کہ اوس سے قیامت میں خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی درمیانی دو بھاشیا نہوگا یعنی بدو بلا واسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنا اعمال جو آگے کر چکا اور نظر کریگا اپنے بائیں کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوا دوزخ کے کہ اوسکے مونہہ کے سامنے ہے سو لوگو بچو دوزخ سے اگرچہ آدھی کھجور ہی کر کے سہی پھر جسکو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے ف یعنی ایسا سخت وقت ہر ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہے کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائیں نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہکتی ہوگی پھر حضرت نے اوس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ میں کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھ بھی مقدور نہو تو نیک بات سے

فضائل وضو

عزا دین بھی جو دین محمدی پر کرتے ہین اسی طرح واہی تباہی ہین اگر تھوڑا بھی شعور دار آدمی ہو تو بخوبی اونکی جوابدہی کرے
اسکے واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہین **ف** ٩٠٦ اَنَسٌ مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ کوئی ایسا آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوا خدا کے اور بیشک محمد اوسکا بندہ
اور اوسکا رسول ہی مگر کہ خدا اوسپر دوزخ حرام کریگا **ف** یعنی سچے ایماندار کو دوزخ سے نجات ہی **ق** ٩٠٧ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ
وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اوسکو معجزے دیے گئے اس قدر کہ آدمی اوسپر ایمان لاوین اور مجکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہی
یعنی قرآن جسکو خدا نے میری طرف بھیجا سو مین امید رکھتا ہون کہ قیامت کے دن سب پیغمبرون سے زیادہ میرے تابعدار ہونگے **ف**
یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا نے معجزے دیے کہ جس قدر سے اونکی راستی اور پیغمبری ثابت ہو جاوے اور لوگ اونکا ایمان لاوین لیکن حضرت کا معجزہ یعنی
قرآن خدا کا کلام سب معجزون سے نرالا اور افضل ہی کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہی اور پیغمبرون کے معجزے باقی نہین ہین اور جب قیامت تک باقی
رہا تو ہر دم حضرت کے معجزے کی دلیل قائم رہی ہر زمانے مین تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون کی
امت سے محمدی لوگ زیادہ ہونگے اور ہر چند ہمارے حضرت سے ہزارون معجزے ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہی اسواسطے حضرت نے
صرف اوسیکو ذکر کیا عادت الٰہی یون جاری ہی کہ جس زمانے مین جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہی تو اونکے پیغمبر کو بھی اوسی قسم کا معجزہ بدون
سیکھے عنایت ہوتا ہی تا کہ اونکو بلاشبہہ پیغمبر کی راستی معلوم ہو جاوے چنانچہ حضرت موسیٰ کے وقت مین جادو کا چرچا تھا تو اونکو اوسی
قسم کا معجزہ ملا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسیٰ کے معجزات مین اکثر شفا امراض تھی کہ طب کا بہت چرچا تھا اور ہمارے
حضرت کے وقت مین فصاحت اور بلاغت کا عرب مین بہت چرچا تھا سو اسواسطے حضرت کو قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری مین شبہہ ہو تو
ایک سورہ کے برابر کہو کسی سے نہو سکا سب فصحاے عرب عاجز ہو گئے اگر ہو سکتا تو ضرور کہتے سہل کام چھوڑ کے اپنی جان دینا کیون اختیار کرتے
اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن شریف مین اختلاف نہین پڑا اسواسطے کہ اسلام مین بہت مذہب ہو گئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق
بنا لیتا برخلاف توریت اور انجیل کے کہ اونمین اعجاز نتھا اسیواسطے اونمین تحریف اور اختلاف ہو گیا **خ** ٩٠٨ اَنَسٌ مَا مِنَ النَّاسِ
مُسْلِمٌ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ
بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین سے کوئی ایسا مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مر گئے ہون جو جوانی کو نہین پہنچے مگر کہ
خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا بسبب زیادتی رحمت باپ کے لڑکون پر **ف** یعنی باپ کو لڑکون کی کمال محبت ہوتی ہی اور جتنی محبت زیادہ
ہوتی ہی اونکے موت کی مصیبت زیادہ پھر جب باپ نے ایسی مصیبت مین صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا **ھ** ٩٠٩ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ اَمِيْرٍ
يَلِيْ اُمُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین معقل بن یسار سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا حاکم نہین کہ جو مسلمانون کے کامون کا مالک ہو پھر نہ محنت کرے اونکے واسطے اور نہ اونکی خیر خواہی کرے مگر وہ
حاکم مسلمانون کے ساتھ بہشت مین داخل ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہی کہ رعیت کے واسطے محنت اور جانفشانی کرے اور جو

کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغام پہونچانے والا
تو کھول دیے جاتے ہیں اوسکے واسطے بہشت کے آٹھوں دروازے جس دروازے سے اوسکا جی چاہے بہشت میں جاوے **ف** اس حدیث میں اچھی طرح
پورے وضو کرنے اور بعد اوسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہی **خ** أَبِي هُرَيْرَةَ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ

۹۲۲ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ایسی کوئی عورت نہیں جو
آگے بھیج رکھی ہو تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مر گئے ہوں مگر وہ اوس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوینگے یعنی دوزخ سے بچاوینگے
ف عورتوں نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مرد آپکی صحبت میں ہر دم حاضر رہتے ہیں اور دین سیکھتے ہیں تو ہمارے واسطے بھی کچھ
باری مقرر کیجیے حضرت نے اونکے واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتوں سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے مر گئے ہوں

۹۲۳ حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے **م** أُمِّ سَلَمَةَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللهُ إِنَّا لِلّٰهِ
وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ لَهُ خَيْرًا
مِنْهَا مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکو مصیبت پہونچے پھر وہ کہے جو خدا نے اوسکو فرمایا ہی کہ
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ یعنی ہم خدا کے ہیں اور اوسی کی طرف پھر جانے والے ہیں الٰہی ثواب دے مجکو میری مصیبت میں اور پیچھے اوس سے بہتر بدلا دے
مگر کہ خدا پیچھے سے بہتر بدلا اوسکو دیتا ہی **ف** جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنا مستحب ہی ایک بار
چراغ گل ہو گیا حضرت نے فرمایا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ گل ہونا کون بڑی مصیبت ہی جو
آپنے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ فرمایا حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہی یعنی ہر رنج اور تکلیف میں کم ہو یا زیادہ

۹۲۴ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنا چاہیے **م** عُثْمَانَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُورَ الَّذِي كَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ
فَيُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِمَا بَيْنَهُنَّ مسلم میں حضرت عثمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہیں کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اوسپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو

۹۲۵ وہ نمازیں اپنے درمیان کے گناہوں کی کفارہ ہو جاوینگی یعنی صغیرہ گناہوں کو مٹا دینگی **ق** ابْنِ مَسْعُودٍ مَا مِنْ مُسْلِمٍ
يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا بخاری اور
مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف پہونچے بیماری سے یا سوائے
بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہوں کو جھاڑ ڈالتا ہی جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہی **ف** یعنی ہر ایک

۹۲۶ رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہیں بشرطیکہ رنج میں صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نکرے **م** جَابِرٍ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ
غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ
مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو بووے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اوس سے کھائی جاوےگی
سو اوسکے لیے خیرات ہوگی اور جو اوس میں سے چوری جاویگا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات
ہوگی **ف** حدیث میں درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہی کہ اوسکے پھل کھانے میں اور اوسکے پھل وغیرہ چرا جانے میں یا کسی طرح درخت کے
نقصان کرنے میں درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا میں دینے کے برابر ثواب ہی معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغوں میں خواہ راہوں میں

أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى
الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہین جو اوسکا حق نہین ادا کرتا یعنی
زکوۃ نہین دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے پگھلا کر اوس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ مین وہ پتر دہکائے جاوینگے
پھر اون سے مالک کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہوجاوینگے تو پھر دہکا کر داغے جاوینگے یہ عذاب اوتنے بڑے دن مین ہوا کریگا
جسکا اندازہ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہان تک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہوچکیگا پھر اوسکو اوسکی راہ دکھلائی جاویگی یا بہشت کی طرف یا دوزخ
کی طرف **ف** ان دونون حدیثون مین زکوۃ نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہی ہندوستان مین نماز روزے کا بجا بجا کچھ چرچا ہی لیکن
افسوس زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھٹ گئی بعد برسون کے چالیسوان حصہ نکالتے جان نکلی جاتی ہی اور حالانکہ شادی غمی اور نام نشان کے
کامون مین ہزارون روپے برباد کرتے ہین کیسا ہی بخیل کیون نہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اوسکا بھی خرچ ہوتا ہی لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہی اگر
مالدار بخیلونکو دیکھا کہ اونھون نے کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسیکو خدا کی راہ مین دیا پھر جب وہ نصیب مرگئے تو اونکے لڑکون
اور وارثون نے اوس مال کو چند روز مین اوڑادیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو ہزار مشقت سے مال جمع کیجیے اور غیر اوسکو اوڑاوین
اور پھر پچاس ہزار برس کے دن مین ایسے سخت عذابون مین جسکے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہی گرفتار ہوجیے مالدار مسلمانونکو لازم ہی
کہ ان باتون مین خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جانکر قیامت کی سختیان دھیان کرکے اپنے مالک کا حکم بجالاوے اور اپنے مال کی زکوۃ
نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نمانے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہوجاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہی

شعر زکوۃ مال بدر کن فضلۂ رز را ؛ چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور ؛ ۹۱۳ ؏ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو
لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ابو درداءؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ
مسلمان نہین جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تجکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا **ف**
معلوم ہوا کہ مسلمان کے پیچھے اوسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہی کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہی اور
حدیث مین آیا ہی کہ غائب مسلمان کے حق مین دعا مقبول ہی اس واسطے کہ خوش امد اور ریا سے دور ہی ۹۱۴ ؏ أُمُّ حَبِيبَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ
يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ
لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوا
بارہ رکعتین سنت کی خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اوسکے واسطے بہشت مین گھر بناویگا راوی کو شک ہی کہ اس طرح فرمایا کہ یون فرمایا
کہ مگر اوسکے واسطے بہشت مین گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہی کچھ لفظ کا فرق ہی اس حدیث مین بارہ رکعت سنت مؤکدہ کی فضیلت کا بیان ہی
یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی **ف** ۹۱۵ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً
يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین معقل بن یسارؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہین مرتا ہی جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہی مگر کہ خدا نے
اوسپر بہشت کو حرام کیا **ف** یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہی ۹۱۶ ؏ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ
تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ

مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو خدا نے کسی امت مین مجھسے پہلے بھیجا مگر اوسکی امت سے خالص جان نثار لوگ اور اوسکے اصحاب ہوا کیے ہین کہ اوسکی سنت اور اوسکی راہ کو پکڑے رہتے ہین اور اوسکے حکم کی پیروی اور تابعداری کیا کرتے ہین بعد چندے تو یہ حال ہوتا ہی کہ اونکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہین کہ کہتے ہین جو کرتے نہین اور وہ کام کرتے ہین جنکا اونکو حکم نہین سو جو شخص کہ اون ناخلفون سے لڑے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہی اور جو اون سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہی اور جو اون سے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہی ان تین کامون کے سوا پھر تورائی کے دانے برابر بھی ایمان نہین **ف** یعنی قدیم دستور ہی کہ سب پیغمبرون کے دین اور سنت کو اونکے اصحاب اور مددگار لوگ چندمدت خوب جاری رکھتے ہین پھر اونکے بعد ناخلف لوگ اونکے دین کو برباد کر دیتے ہین اور اپنی طرف سے بدعتین نکالتے ہین تو ایمانداروں پر واجب ہی کہ اونکے مٹانے اور دور کرنے مین کوشش کرین عمدہ مرتبہ تو یہی کہ ہاتھ سے مٹادین اور اگر نہو سکے تو زبان سے منع کرین اور نہین تو دل سے اونکو اور اونکی بدعتونکو بد جانین اور جو ان تینون باتون سے کوئی ایک بات بھی نکرین تو اون مین کچھ بھی رائی برابر بھی ایمان نہین اور یہ جو بعضے جاہلون مین مشہور ہی کہ موسیٰ اپنی جگہ اور عیسیٰ اپنی جگہ دیکھو کیا ضرور ہی ہم کسیکو برا کہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہی بلکہ ایمان کا یہی نشان ہی کہ بدعت اور خلاف شرع کامون سے عداوت رکھے اور زبان سے اوسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمین یہ بات نہین وہ محمدی نہین اسواسطے کہ اوسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہوگیا نہ سنت کی طرف اوسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت

٩٢٣ **ق** عَائِشَةُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مرتا جبتک اوسکو اختیار نہین دیاجاتا ہی زندگی اور موت مین **ف** یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آئی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہی پیغمبرون کے واسطے

٩٢٤ **خ** اَبُو سَعِيدٍ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہوگی **ف** یعنی جتنی روحین خدا کے علم مین ہین وہ اس عالم مین ضرور پیدا ہونگی ایسا نہین ممکن کہ اونمین سے کوئی بچ رہے اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بہت روحین قالب مین نہ آوینگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہی حضرت نے یہ حدیث اوس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیونسے اولاد ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کرین اور انزال کے وقت علحدہ ہو جایا کرین مطلب حدیث کا یہ کہ تمہارا یہ خیال خام ہی جو ہونے والی روح ہی وہ ضرور ہوگی اور تمہاری تدبیر کچھ نہ چلیگی

٩٢٥ **ق** اَنَسٌ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا أَنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ يَتَمَنّٰى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہین مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو کہ اوسکو خوش معلوم ہو یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اوسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہی یعنی جسکی مغفرت ہوئی اوسکو آرزو نہین کہ پھر دنیا مین آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہی کہ پلٹ آوے پھر دنیا مین دوبارہ خدا کی راہ مین قتل ہووے تمنا کرتا ہی شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکر **ف** اس حدیث مین شہادت کی عمدگی کا بیان ہی یعنی شہید کے مطلب حاصل ہوئے سوا اسکے اوسکو کچھ آرزو باقی نہین کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پاوے

٩٢٦ **م** عَائِشَةُ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْدًا

مسلمان کے دل ہی کو خوش کرے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہی **ق** ۹۱۹ عَلِيٌّ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَقَالَ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰى بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسا نہین کوئی مگر کہ اوسکا مکان بہشت سے اور اوسکا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے ہین پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیون نہ اعتماد کرین یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہی جو قسمت مین ہی سو ہوگا تو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیکبختون سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختون سے ہوگا تو وہ شتابی بدکام پر تیار ہو جاویگا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہی سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا سو اوسپر ہم آسان کر دینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اوسنے جھوٹھا جانا تو اوسپر ہم آسان کر دینگے کفر کی سختی انتہی **ف** اصحاب سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بیفائدہ چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسری سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہی سبب بینائی کا اور کان سبب ہی شنوائی کا اور زہر سبب ہی موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہی بہشت کا اور بدعمل سبب ہی دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسی طرح رزق مقدر ہی اور کسب کرنا اوسکا سبب ہی اور کوئی اوسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہی اور اوسمین بحث اور گفتگو کرنا حرام ہی کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہی کسینے علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر مین مت پیٹھو یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہین **ھ** ۹۲۰ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اوسکے ساتھ ایک شیطان اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہی لوگون نے کہا کہ کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھ بھی ہی لیکن خدا نے اوسپر میری مدد کی ہی سو وہ مسلمان ہو گیا ہی تابعدار ہی سو مجھکو سوا نیکی کے اور کچھ نہین بتلاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان مسلمان ہو گیا تھا اور یہی سب ہی اہل سنت و جماعت کا کہ سوا پیغمبرون کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہین **ھ** ۹۲۱ عُمَرُ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ الْوُضُوْءَ اَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص وضو کرے تو کمال تک اوسکو پہنچاوے یا پورا وضو کرے پھر یون کہے کہ گواہی دیتا ہون

مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہیں کرتا اور نہ اوسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے ہیں **ف**
ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمہارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیل علیہ نہ آئے پھر حضرت نے
دیکھا کہ گھر میں کتے کا پلا ہی اوسکو نکلوا دیا جب حضرت جبرئیل ع آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اوسکے وعدہ خلاف نہیں کرتے آنکا
کیا سبب جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا فرشتے رحمت کے اوس گھر میں نہیں جاتے جسمیں کتا اور تصویر ہی

٩٤٠ **م** ابو سعید مَا یُصِیبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا سَقَمٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا حُزْنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ
بِهٖ مِنْ خَطَايَاهُ مسلم میں ابی سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پہنچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور
نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہانتک کہ تشویش جو اوسکو فکر میں ڈالے مگر یہ کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہونکو دور کرتا ہی **ف**
یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہیں لازم ہی کہ رنج اور تکلیف میں صبر کرے شکایت نکرے اوسکو اپنے
گناہونکی دوا سمجھے اگر کڑوی دوا میں صحت ہو تو دانا آدمی اوسکو خوشی سے پیتا ہی

٩٤١ **ق** عَايِشَةُ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ
اَحَدٌ غَيْرُكُمْ يَعْنِي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں انتظاری کرتا عشا
کے نماز کی زمین والوں سے تمہارے سوا کوئی **ف** ایک رات حضرت نے بہت دیر کرکے نماز پڑھی یہانتک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر
یہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت تک زمین پر تمہارے سوا نماز پڑھنے سے کوئی باقی نہیں رہا یعنی سب پڑھ چکے تمھیں منتظر بیٹھے ہو تو تمکو دو سبب سے
زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمہارا کوئی شریک نہیں معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کرکے پڑھنا
افضل ہی

٩٤٢ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَمَّا خَالِدٌ
فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ناشکری کرتا
ابن جمیل مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج تھا سو اوسکو خدا نے اور اوسکے رسول نے غنی اور مالدار کردیا اور خالد کا تو یون حال ہی کہ خالد پر تم مقرر
زیادتی کرتے ہو البتہ اوسنے اپنی زرہون کو اور اپنے ہتھیار ونکو اور گھوڑے کو خدا کی راہ میں بند کر رکھا ہی یعنی جہاد کے واسطے وقف کردیا ہی
اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ کے چچا پر زکوۃ ہی اور اوسکے ساتھ اوتنی اور بھی یعنی دوہری دو سال کی زکوۃ **ف** زکوۃ تحصیل کرنیوالے
عامل نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوۃ نہیں دیتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہوکے
بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہی پھر بھی ناشکری کرتا ہی اور زکوۃ نہیں ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اوسنے اپنا مال خدا کی راہ میں وقف کردیا ہی اس عبارت کے
دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت میں خوشی سے خرچ کرے اوس سے ممکن نہیں کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہ کہ
جسقدر مال اوسنے وقف کردیا اوسپر زکوۃ واجب نہیں اور عباس کے حق میں فرمایا کہ اونپر دو سال کی زکوۃ ہی اونکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ
حضرت عباس سے اونکی تنگدستی کے سبب زکوۃ نہ لی ہوگی اسواسطے کہ یہ درست ہی کہ حاکم اگر مصلحت جانے تو زکوۃ میں مہلت دیوے اور ایک روایت
یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عباس کی دو سال کی زکوۃ میرے اوپر ہی اس عبارت کے بھی دو مطلب ہیں ایک تو یہ شاید حضرت نے عباس سے کچھ مال قرض لیا ہو
سو اوسکو زکوۃ میں مجرا دیا یا عباس نے خود اپنی خوشی دو برس کی زکوۃ پیشگی دی تھا ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت کے اون سے پیشگی مانگ لی ہو اس واسطے
کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوۃ لینا درست ہی اور یہی مذہب امام اعظم اور شافعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک زکوۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہیں

مستحب ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب مرتے تک باقی رہتا ہی اور اگر نیت ہی خلقت کو نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہی **ق** عایشۃ

۹۲۷ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین جو مسلمان کو پہونچے مگر اوسکے سبب سے خدا اوسکے گناہ دور کرتا ہی یہانتک کہ کانٹا چبہنے سے بھی **ف** یعنی اگرچہ کمتر مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا چبہنے کے تسپر بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہی نکتہ نوازی اسکا نام ہی **ق** ابو ہریرۃ

۹۲۸ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمٰى اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا گھایل نہین جو خدا کی راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اوسکا زخم جاری ہوگا رنگ اوسکا تو خون کے رنگ اور بو اوسکی مشک کی سی **ف** زخم سے خون اس واسطے جاری ہوگا تو اونکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جان دی اور زخم کھائے **ق** ابو ہریرۃ

۹۲۹ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اسکو چھو لیتا ہی جب کہ وہ پیدا ہوتا ہی سو وہ روتا اوٹھتا ہی چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور اونکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتھ لگایا **ف** حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہین لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور اونکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا اونپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف مین یہ دعا مذکور ہی اور جب حضرت عیسیٰ عم پیدا ہوئے تھے حضرت جبرئیل نے اونکو اپنے پرون سے ملا تھا اسی واسطے اونکا لقب مسیح ہی یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان اونکو نہ چھو سکا **هم** عایشۃ

۹۳۰ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جسپر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہونچ گئے ہون جنازہ کی نماز پڑہین اور سب لوگ اوسکی مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ اونکی سفارش قبول ہوگی اوسکے حق مین **ف** عبداللہ بن عباس رض کی روایت مین چالیس خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہی اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہی تو مطلب یہ کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہی اور نہین تو سو مسلمان کی دعا مقبول ہی **ق** انس

۹۳۱ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ فَ رَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مگر اوسنے اپنی امت کو ڈرایا ہی کانے بڑے جھوٹھے سے یعنی دجال سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا نہین اوسکی دونون آنکھون کے درمیان لکھا ہی ک ف ر یعنی کفر کی لفظ **ف** حضرت نے ایکبار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہی مگر مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے اوسکا جھوٹھ ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور حال آنکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہین اور دوسرا نشان اوسکے کفر کا اوسکے ماتھے پر کفر کی خود لفظ موجود ہی مسلمانونکو نظر آویگی کافرونکو نہ سوجھے گی **هم** ابن مسعود

۹۳۲ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ

946 اوسکو دجال جانتے تھے اور حضرت کو درست جواب اس واسطے دیا کہ اوسکا توریت کا علم تھا ق سہل بن سعد ما تصنع
بازارك ان لبسته لم يكن عليها منه شيء وان لبسته لم يكن عليك شيء قال لرجل خطب
امرأة عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه وآله وسلم فلم يزوجها النبي صلى الله عليه وسلم
بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اوسکو باندھیگا تو اوس عورت پر اوس میں سے کچھ نرہیگا
اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نرہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے اوس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرت کو دی تھی سو
اوسکو حضرت نے قبول کیا تھا ف اسکا قصہ یہ ہوچکا ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میں نے اپنی جان آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہیں کیا
تب ایک صحابی نے کھڑے ہوکر کہا کہ یا حضرت اگر آپکو اسکی حاجت نہیں ہے تو میرا نکاح اوس سے کروا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے
جس سے تو اسکا مہر ادا کرے اوسنے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ جا تلاش کر کے لوہے کی ایک انگوٹھی لے آ اوسنے
کہا کہ مجھکو نہ مل سکے گی لیکن میری یہ لنگی ہے اسیکو میں مہر میں دیتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی میں دو آدمی کا کس طرح گذارا
ہو سکیگا آخر وہ شخص نا امید ہوکر اوٹھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ تجھکو قرآن یاد ہے اوسنے کہا کہ ہاں مجھکو
فلانی فلانی سورت یاد ہے حضرت نے فرمایا کہ جا ہمنے تیرا نکاح اس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن کے یاد کروا دینے پر یعنی تو اسکو سورتیں یاد کروا دے
یہی اسکا مہر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کم سے کم تر مال بھی مہر ہو سکتا ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے
نزدیک دس درم سے کم مہر نہیں ہو سکتا اونکی دلیل اور حدیث ہے اونکے مذہب میں اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب لوگوں کو

947 تنگی تھی ہو ابن مسعود ما تعدون الرقوب فيكم قال قلنا الذي لا يولد له قال ليس ذاك بالرقوب
ولكنه الرجل الذي لم يقدم من ولده شيئا قال فما تعدون الصرعة فيكم قلنا الذي لا يصرعه
الرجال قال ليس بذاك ولكنه الذي يملك نفسه عند الغضب مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہے کہ صحابہ نے کہا کہ بے اولاد وہ ہے جسکی اولاد نہو یعنی جسکی اولاد نجیے حضرت نے فرمایا
کہ بے اولاد نہیں بلکہ بے اولاد حقیقت میں وہ مرد ہے جسنے اپنی اولاد میں سے کچھ آگے نہ بھیجا یعنی جسکے روبرو کوئی اوسکا لڑکا نہ مرا حضرت نے فرمایا
پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکیں حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں ولیکن پہلوان وہ ہے جو غصے
کے وقت اپنی جان کو قابو میں رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیاں نہ بکے ف یعنی ہرچند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہیں جو
تمنے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے
تو اگر کسیکا لڑکا مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اوسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماں باپ کی
شفاعت بھی کریگا تو بہرصورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہیں مرا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر میں اولاد
ہوئی تو اوسکے کس کام کی اور اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر سے غالب نہونے دیوے اگرچہ ظاہر میں کم زور ہو ق

948 كعب بن مالك ما خلفك الم تكن قد ابتعت ظهرك فقال له مقدمه من تبوك بخاری اور مسلم
میں کعب بن مالک رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کس چیز نے تجھکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے رہ گیا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ
حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت ف جنگ تبوک کی جب حضرت نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک نے

مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَآ اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر کوئی دن نہین جسمین خدا بندونکو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر حق تعالی کی اوسدن
رحمت بہت قریب ہوتی ہی پھر فخر کرتا ہی خدا حج کرنے والون کے سبب سے فرشتون مین پھر فرماتا ہی کرم سے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہین **ف**
عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہی اوس دن حج ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہی ۹۳۷ **م** اُمُّ سَلَمَةَ
مَا نَقَصَ مَالٌ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَّظْلِمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین گھٹتا مال زکوۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اوسکی عزت
اور قدر بڑھاتا ہی **ف** یعنی زکوۃ دینے سے مال نہین گھٹتا ہر چند ظاہر مین نقصان معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب خدا کے نزدیک
ثابت ہوتا ہی اور دنیا مین مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہی اور ظلم معاف کرنے مین ہر چند بنظر ظاہر ذلت اور لاچاری معلوم ہوتی ہی لیکن خدا کے
نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہی بلکہ خلقت مین بھی اوسکی خوبی ثابت ہوتی ہی یون لوگ کہتے ہین کہ فلانا شخص کیا غمخوار اور نیکبخت آدمی ہی کہ باوجود
کہ اوسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اوسنے دم نمارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کر دیا ۹۳۸ **م** الْمِقْدَادُ مَا هٰذِهٖٓ اِلَّا رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ اَفَلَا كُنْتَ آ
ذَنْتَنِيْ فَنُوْقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيْبَانِ مِنْهَا **قَالَهٗ** لِلْمِقْدَادِ عِنْدَ حَلْبِهِ الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً
ثَانِيَةً مسلم مین مقداد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ نہ تھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر تو نے پیشتر نہ مجکو بتلایا تو ہم
اپنے دونون ساتھیونکو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت کے دودھ کو پاتے یہ حضرت نے مقداد سے کہا دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کے وقت **ف**
مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد رض سے یون روایت ہی کہ ہم تین آدمی ہجرت کرکے مدینے مین آئے اور ہمکو بھوک کے مارے نہ آنکھ سے سوجھتا تھا
اور نہ کانون سے کچھ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے گھر لیگئے اور فرمایا کہ ان تین بکریونکا دودھ دوہا کرو انکا دودھ ہم تم پیا کرینگے
سو ہم تینون آدمی اونکا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ رکھ چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اس طرح آہستہ سلام
کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد مین جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت
انصاریون کے گھر تشریف لیگئے تھے مینے اپنا حصہ دودھ پیا میرا پیٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل مین یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہان گئے ہین کھائی
تشریف لاوینگے لاؤ مین حضرت کا بھی حصہ پی جاؤن سو مین اوسکو پی گیا پھر مجکو پچتاوا آیا کہ مینے کیون حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرت
وہان سے بھوکے آوین اور یہان اپنا حصہ نپاوین تو مجکو بد دعا کرین پھر تو میرا دین دنیا دونون برباد جاوے غرضکہ اس خیال سے میری نیند
اوچٹ گئی اور میرے دونون ساتھی سوتے تھے پھر حضرت آئے اور اوسی دستور سے حضرت نے سلام کیا اور مسجد مین گئے اور نماز پڑھکے دودھ پینے
کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اوٹھایا مینے جانا کہ مجکو بد دعا کرینگے سو تو حضرت نے یون فرمایا کہ الٰہی روزی دے اوسکو جو
مجکو کھلاتا ہی اور پانی دے اوسکو جو مجکو پلاتا ہی مینے جانا کہ اس دعا سے بکریان موٹی ہوگئی ہونگی پھر کیا دیکھتا ہون کہ بکریون کے تھن دودھ سے
بھرے ہوئے لبریز ہین سو مینے اونکو دوہا اور حضرت کے سامنے لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مینے کہا کہ ہان ہم پی چکے
ہین پھر حضرت نے پیا اور باقی مجکو دیا مینے پیا جب مجکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہوگئے ہین تب مین نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت
سے یہ تمام قصہ کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہوجانا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم اون دونون آدمیونکو بھی
اس رحمت کے دودھ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہی حضرت کی دعا کی ۹۳۹ **م** عَائِشَةُ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلَا رُسُلَهٗ

معجزہ زیادتی شیر

جواب دیا پھر اونسے بھٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اوسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو پکڑ لینا اچھا نہیں اسواسطے کہ اوسکے ضائع ہونے کا کچھ خوف نہیں جیتا اوسکے پاس موجود ہی یعنی اوسکی تلی چلنے پھرنے کو مضبوط ہی اور مشک اوسکے ساتھ موجود ہی یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہی کہ دس دن بیس دن تک بدون پانی اونٹ رہا ہی غرض کہ اوسکو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہی امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہان خوف ضائع ہونے کا ہو تو پکڑ لینا درست ہی

۹۵۲ ھ جابر ما لک یا امّ السائب او یا امّ المسیب تزفزفین قالت الحمی لا بارک اللہ فیہا فقال لا تسبی الحمی فانہا تذھب خطایا بنی ادم کما یذھب الکیر خبث الحدید مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو کیا ہوا ای سائب کی ما جو تو کانپ رہی ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے سائب کی ما کہا یا سیب کی ما فرمایا اوس عورت نے کہا کہ مجکو تپ ہی خدا اوسکو نہ برکت کرے تو حضرت نے فرمایا کہ تپ کو بُرا مت کہہ اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہی جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہی ف یعنی ہر چند ظاہر مین تپ سے تکلیف ہی لیکن جب اوسکے سبب سے گناہ دور ہوئے تو اوسکو بُرا کہنا نہ چاہیے کہ بے صبری کا نشان ہی اسی طرح ہر بیماری کا حال ہی

۹۵۳ ھ عائشۃ مالک یا عائشۃ اغرت مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تجکو ای عائشہ کیا تجکو رشک آیا ف مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت ایک بار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان مین تشریف لے گئے مردون کے واسطے دعا کرنے کو مین سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی پاس گئے ہین اوٹھکر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو میرا حال دیکھکر یہ حدیث فرمائی مینے کہا کہ یا حضرت مجسی عورت خاوند کی پیاری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک نکرے

۹۵۴ ھ جابر بن سمرۃ مالی اراکم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ ثم خرج علینا فرانا حلقا فقال مالی اراکم عزین ثم خرج علینا فقال الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربہا فقلنا یا رسول اللہ وکیف تصف الملائکۃ عند ربہا قال یتمون الصفوف الاولی ویتراصون فی الصف مسلم مین جابر بن سمرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ہی مجکو کہ مین تمکو ہاتھ اوٹھائے دیکھتا ہون تمھارے ہاتھ گویا کہ جنگلی گھوڑونکی دم ہین یعنی جیسے جنگلی گھوڑونکی دُمین نہین ٹھہرتین ویسے تمھارے ہاتھ نہین ٹھہرتے ٹھہرے رہا کرو نماز مین یعنی ہلا جلا نکرو پھر حضرت دیر کے بعد ہمارے پاس باہر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کئے بیٹھے ہین سو فرمایا کہ کیا ہی مجکو کہ تمکو جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہون پھر دیر کے بعد ہمارے پاس باہر نکلے اور فرمایا کہ تم کیون نہین صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہین اپنے رب کے نزدیک تو ہمنے کہا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین حضرت نے فرمایا پورا کر لیتے ہین پہلی صفونکو اور صف کے اندر آپسمین بھڑ جاتے ہین یعنی ملے ہوئے کھڑے ہوتے ہین کچھ صف کے درمیان فرق نہین چھوڑتے ف سنن ابی داؤد مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ جب اصحاب حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تو داہنے بائین ایک دوسرے کو ہاتھ اوٹھا کر سلام کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اوٹھانا نماز کے اندر منع کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے سوائے کوئی جنبش نماز مین درست نہین اور صفونکا پورا کرنا مستحب ہی جب تک اوّل صف نہ بھر جاوے دوسری صف نہ چاہیے اور جب تک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نہ چاہیے اسی طرح اور صفون مین لحاظ رکھنا ضرور ہی ف

۹۵۵ سہل بن سعد مالی رایتکم اکثرتم التصفیق من نابہ شیٔ فی صلاتہ فلیسبح فانہ اذا سبح التفت الیہ وانما التصفیق للنساء بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو کیا ہی کہ مینے تمکو دیکھا کہ تمنے بہت تالی بجائی

۹۴۳ **نوع آخر** دوسری قسم کی حدیث جسکے سر پر ما استفہامیہ ہی یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا **ق** انس مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ **ق** لَهٗ حِيْنَ سَمِعَ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَالَ بَعْضُهُمْ لَآ اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَآ اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَآ اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ بخاری او مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جنھون نے ایسا ایسا کہا لیکن مین تو نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون روزہ بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون سو جو میری سنت اور سیری راہ سے پھرا وہ میرا نہین حضرت نے اوسوقت فرمایا جب اپنے کچھ صحابہ کو سُنا کہ بعضے اونمین کہتے ہین کہ مینے عورتون کی صحبت داری چھوڑی اور بعضا کہتا ہی کہ مین گوشت کھایا کرونگا اور بعضا کہتا ہی کہ مین بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا **ف** تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے حضرت کی بعضی بیبیون سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا او نھون نے جو حال تھا سو بیان کیا اون صحاب نے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان خدا نے اونکے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کر دیے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا چاہیے سو ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کبھی نہ توڑونگا تیسرے نے کہا کہ مینے عورتون کی صحبت داری چھوڑی کبھی اونکے پاس نہ جاونگا پھر اتنے مین حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس اس طرح کہتے ہو قسم ہی خدا کی مین تو تمسے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون پھر یہ حدیث خطبہ پڑھکے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو مین ضرور اوسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجکو خدا کا خوف تمسے زیادہ تر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین میانہ روی پسند ہی اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہی وہ آخر کو گر بھی پڑتا ہی خدا نے یہ حکم نہین کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور آرام نکرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیے ہین اسمین ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہی کہ اپنی جان پر نہایت مشکل نہ ڈالے نفل عبادت پر اتنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک ہو جاوین اور اتنی سستی اور کاہلی بھی نہین اچھی کہ سواے فرض کے سنت اور نفل بالکل چھوڑ دیوے غرض کہ میان کی راہ اختیار کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ بہت کمی

۹۴۴ **ق** عَائِشَةُ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهٗ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جو آپ کو بہت دور کھینچتے ہین اوس چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہی خدا کی کہ مین بمقرر اون سے زیادہ تر جانتا ہون خدا کو اور اونکی نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون **ف** حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگون نے اوسکو کچھ ہلکا جانا اور اوسکے کرنے مین تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہی معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع مین اجازت اور رخصت ہی اوسکو ہلکا جاننا یا اوسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہی **شعر** بصدق و صفا کوش و رع و تقی ٭ ولیکن میفزای بر مصطفی ٭

۹۴۵ **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ **قاله** لِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَّا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خاک کیا ہی یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید سفید مشک ہی اے ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا **ف** حضرت کے وقت مدینے کے یہودیون مین ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت کرکے لوگون کو بتلاتا تھا اور پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمر رض کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا پھر گم ہو گیا اوسکا حال معلوم نہوا بعضے صحابہ

یعنی جو تیز چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہاوے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام اوسپر بوقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہی لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک جڑے ناخن اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہین اور اوکھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہی

٩٧٠ **ق** عُمَرُ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اس طرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اوسکو لے اور جو ایسا نہو تو اوسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال **ف** مصابیح مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت مجکو مال دینے لگے مینے کہا کہ جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے حضرت نے فرمایا اسکو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے فرمائی یعنی جو مال بدون توقع اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہی اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائی اور اوسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہین **نقل** ہی کہ امام احمد ایک شخص سے اوٹھوا کر بازار سے گیہون لائے امام احمد کے فرزند گھر مین بیٹھے روٹی کھاتے تھے اوس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے اوس شخص کو روٹی دی اوس بزرگ نے نہ قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اونکو امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو اونہون نے قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ مینے روٹی دی تو نہ قبول کی اور تمنے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا کہ اوس وقت اونکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اوسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے قبول نکی اور جب مینے روٹی دی تو اونکو خواہش نتھی کہ اوس سے ناامید ہوکر چلے تھے اسواسطے قبول کی غرض جس طرح ظاہری سوال زبان سے منع ہی ویسے باطنی سوال بھی دل سے منع ہی

٩٧١ **ق** يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ يَعْنِي مِنَ الْاِحْرَامِ وَاجْتِنَابِ الطِّيْبِ بخاری اور مسلم مین یعلی بن امیہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تو اپنے حج مین کرتا تھا سو وہی اپنے عمرے مین بھی کر یعنی جس طرح حج مین احرام باندھنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اوسی طرح عمرے مین بھی **ف** مصابیح مین یعلی رضہ سے روایت ہی کہ ایک شخص خوشبودار جبہ پہنے تھا اوسنے حضرت سے پوچھا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا ہی اور یہ جبہ مین پہنے ہون اسمین کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ اوتار ڈال پھر یہ حدیث فرمائی

٩٧٢ **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا يَكُنْ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اوسکو مین تمسے چھپا کر جمع نکر رکھونگا اور جو سوال اور حرام کامون مین اپنے آپکو بچاوے پرہیزگار رہنے کے ارادے پر تو خدا اوسکو سچا پرہیزگار کر دیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھیگا تو خدا اوسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا مین آپکو بزور صبر والا بناویگا تو خدا اوسکو سچا بناوٹ کا صابر کر دیگا اور کسیکو بہتر اور کشادہ تر صبر سے کوئی نعمت نہین ملی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت سے مال مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ باقی نرہا تب حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہی معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہی لیکن اول جو خو بدلنے مین محنت اور ریاضت ہی آخر کو نیکخو عادت ہوجاتی ہی پھر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی یہ پیدائشی بات ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہی

ساتھ جانے کے واسطے سواری مول لی تھی مگر اونکا اتفاق جانے کا حضرت کے ساتھ نہیں ہوا تھا جب وہ لڑائی سے پلٹ آئے تب
یہ حدیث غصے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا ف أَبُو هُرَيْرَةَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَهُ لِثُمَامَةَ ٩٤٩
بْنِ أُثَالٍ قَبْلَ إِسْلَامِهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ثمامہ تیرے پاس کیا ہی یعنی کس فکر اور کس خیال
مین ہی یہ حضرت نے ثمامہ بن اثال سے کہا اوسکے مسلمان ہونے سے پہلے ف حضرت نے ایک بار نجد کے ملک مین لشکر بھیجا وہان
ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام تھا اوسکو پکڑ لائے اور مسجد کے ستون مین اوسکو باندھ دیا جب حضرت وہان تشریف لائے تو یہ حدیث
فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر مین ہی ثمامہ نے کہا کہ خیر ہی ای محمد صلعم اگر تو نے مجکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کرکے چھوڑ دیا
تو شکر گزار مرد کو چھوڑا یعنی مین اس احسان کا حق مانا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پھر حضرت وہان سے
ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ ای ثمامہ تو کس خیال مین ہی ثمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت اوسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز
پھر حضرت نے اوسی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اوسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ مین
جاکر نہایا پھر حضرت کی خدمت مین مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ ای محمد روے زمین پر میرے نزدیک
تجھسے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو اب تو تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہین اور تیرا دین میرے نزدیک سب دینون سے برا معلوم ہوتا تھا سو اب
سب دینون سے میرے نزدیک تیرا دین افضل ہو گیا اور تیرا شہر سب شہرون سے میرے نزدیک برا تھا سو اب تو سب سے زیادہ پیارا ہو گیا پھر کہا
کہ یا حضرت مین حالت کفر مین عمرے کا ارادہ کرکے چلا آپ کے لشکر نے مجکو پکڑ لیا اب مجکو کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے اوسکو بشارت
دی اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے مین گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ ای ثمامہ تو کیا بے دین ہو گیا ہی ثمامہ نے کہا بلکہ
مین رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہون اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہون کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو نہ ملیگا یمامہ
ثمامہ کا ملک تھا وہان سے اناج مکے مین آیا کرتا تھا ھ جَابِرٌ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ ٩٥٠
أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَهُ لِجَابِرٍ وَقَدْ أَرْسَلَهُ فِي حَاجَةٍ فَجَاءَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ
مُنْطَلِقٌ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْأَرْضِ مسلم مین جابر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے مینے بھیجا تھا اور نہین روکا مجکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب نے کہ مین
نماز پڑھتا تھا یہ حضرت نے جابر رضی سے فرمایا اور اونکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہان سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سوا
اور طرف مونھہ کیے ہوے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت نے یون اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ کیا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہی خواہ قبلے کی طرف مونھہ ہو یا نہو لیکن سجدے کا اشارہ رکوع
سے زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہین اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا ف زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ مَا لَكَ وَلَهَا ٩٥١
دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا يَعْنِي ضَالَّةَ
الْإِبِلِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تیرے واسطے اور کیا ہی اوسکے واسطے یعنی بگانے اونٹ گم ہوے
بھٹکے سے تجکو کیا کام چھوڑ اوسکو سو واسطے کہ اونٹ کے ساتھ اوسکا جوتا اور مشک موجود ہی کہ اپنے پانون سے چل کر پانی پیے گا اور درخت
کو کھائیگا یہان تک کہ اوسکا مالک اوسکو پاجاویگا ف کسی نے حضرت سے بھولے بھٹکے جانورونکا مسئلہ پوچھا حضرت نے ہر ایک کا

تب حضرت نے مونہہ کھولکر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا کچھہ مضائقہ نہین اسواسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہین دوسرے
گانے والیان لڑکیان ہین جوان عورتین نہین جو محل شہوت ہون تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہین بلکہ بہادری ہین کی کا ذکر تھا یادگاری
چیزی اسی حدیث سے بعضے عالمون کا یہ مذہب ہی کہ خوشی کے حالون مین جیسے شادی اور ختنہ اور عید مین بے مزامیر نرا راگ یا دف کے
ساتھہ درست ہی بشرطیکہ دینی کام مین کچھہ حرج نہووے اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مطلب خلاف
شرع نہو غرضکہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہین بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا
تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہین اگرچہ خلاف شرع راگ نہو **م** عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ
لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ يَعْنِي سَلْمَانَ وَصُهَيْبًا وَبِلَالًا حِينَ قَالُوا لِأَبِي سُفْيَانَ
مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ تَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ
وَسَيِّدِهِمْ مسلم مین عائذ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ابی بکر شاید کہ تو نے اونکو غصہ دلایا اگر تو نے اونکو غصہ
دلایا ہوگا تو البتہ تو نے اپنے رب کو غصہ دلایا مراد ان لوگون سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی ہین جب اون تینون نے ابوسفیان سے
کہا تھا کہ خدا کی تلوارون نے خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہین پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڈھے اور اونکے سردار کو
کہتے ہو **ف** ابوسفیان کفر کی حالت مین حضرت سے کئی بار لڑا تھا اسواسطے اوسکو دشمن خدا کہا اور روایت ہی کہ ابوسفیان جب ظاہر مین
مسلمان ہوا اور ہنوز دل مین ایمان نہ جما تھا کہ ایکروز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس ہو کر نکلا ان تینون صحابہ نے جوش اسلام سے
وہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے اس خیال سے کہ مبادا ناراض ہو کر ابوسفیان ظاہری اسلام بھی چھوڑ دے اوسکی خاطرداری کی بات کہی اور
اونکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور قصہ بیان کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ اونکا سخت کلام
محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو اون تینون صحابیون کے پاس عذر کرنے کو
گئے اور کہا ای میرے بھائیو مینے تمکو غصہ دلایا یعنی معاف کرو اونھون نے کہا کچھہ غصہ نہین ای بھائی تجکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک
لوگون کی عزت حرمت کرنا ضرور ہی اور اونکو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہی کہ اونکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہی **ق** اَبُو بَكْرٍ
يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا بخاری اور مسلم مین صدیق اکبر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر
کیا تیرا گمان ہی اون دو مین جنکا تیسرا ساتھی مددگار خدا ہی **ف** صدیق اکبر سے روایت ہی کہ ہجرت کے وقت خوف
کفار سے مین اور حضرت غار مین جا کر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے کرتے اوسی غار پر خاص ہمارے سرون پر کھڑے ہوئے جب مینے
مشرکون کے پانون دیکھے تب مینے کہا کہ یا رسول اللہ اگر اون مین سے کوئی اپنے پانون پر نظر کرے تو ہمکو دیکھلے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی غمگین نہو ہمارا مددگار ہمارے ساتھہ ہی ہم دونون آدمیونکو ضائع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی
نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھہ اور صدیق کے ساتھہ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہی
جو خدا اور رسول کے ساتھہ شمار مین آوے دوسری یہ کہ ایسے سخت وقت مین کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق رضی نے حضرت کا
ساتھہ دیا اور اپنی جان اور مال اور خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جان نثاری کیا ہوگی تیسری
یہ کہ معمول ہی کہ ایسے سخت وقت مین جسمین جان کا خوف ہو اوسکو ساتھہ لیتے ہین جسکے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت

٩٧٠

٩٧١

جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑے تو چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے اسواسطے کہ جب اوسنے سبحان اللہ کہا تو اوسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاویگا حضرت نے فرمایا اور تالی مارنا تو عورتون کے واسطے ہے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نکہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مرد کو خیال آتا ہی **ف** صحیح بخاری مین روایت ہی کہ حضرت ایک قوم مین صلح کرنیکو گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکر رضہ کو امام بنا کر نماز شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز مین تھے تو حضرت بھی صف مین نماز کی نیت کر کے کھڑے ہوئے اصحاب نے دستک دی تا کہ صدیق رضہ حضرت کے آنے سے خبردار ہو جاوین اور صدیق رضہ کی یہ عادت تھی کہ نماز مین کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگون نے تالیان بجائین تو صدیق رضہ نے نظر کی دیکھا کہ حضرت صف مین کھڑے ہین حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ وہین ٹھہرے رہو اور امامت کیے جاؤ پھر صدیق اکبر رضہ نے دونون ہاتھ اوٹھا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجکو امامت کرنیکو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہان تک کہ صف مین برابر ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑھکے امامت کی پھر حضرت جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیون نہ وہان قائم رہا صدیق اکبر رضہ نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہین کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت نے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر کی نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے اونکو اپنی امامت کرنیکا حکم دیا بلکہ اول صدیق کے پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بناوے **ق** ابن عباس رضہ **خ** جابر رضہ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَكِ أَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا تَعْنِي الْبَعِيرَيْنِ وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي **قَالَهُ** لِأُمِّ سِنَانٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے اور صرف بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے سنان کی ماسے کہا تجکو کسنے منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی روایت مین یون ہی کہ تجکو کسنے منع کیا ہمارے ساتھ حج کرنے سے کہا اوس عورت نے کہ فلانے کا باپ یعنی اوسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنیکو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا تھا حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان مین عمرہ کرنا ثواب مین حج کے برابر ہی یا میرے ساتھ حج کرنیکے برابر ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان مین عمرہ کرنا نہایت افضل ہی

نوع اخر دوسری قسم کی حدیث **م** ابو ذر رضہ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ **قَالَهُ** حِينَ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل کلام وہ ہی جو خدا نے اپنے فرشتون کے واسطے یا اپنے بندون کے واسطے پسند کیا ہی یعنی سبحان اللہ وبحمدہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کسی نے پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہی

نوع اخر دوسری قسم کی حدیث **خ** ابو ہریرہ رضہ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار اور پاجامہ نیچے ٹخنون سے ہو سو دوزخ مین ہی یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہی **ق** رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہادے اور خدا کا نام اوس پر لیا جاوے تو اوسکو کھاؤ سواے دانت اور ناخن کے اور اب مین تمکو اوسکا سبب بتلاونگا دانت تو ہڈی ہی اور ناخن حبشی کافرونکی چھری ہی یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین مسلمانونکو اونکا طریقہ کرنا مناسب نہین **ف**

٩٥٦
٩٥٧
٩٥٨
٩٥٩

عَلَيْهِ فِيهَا ق أَبِي ذَرٍّ لَمَّا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوذر تو ضعیف اور ناتوان آدمی ہی اور یہ حکومت خدا کی امانت ہی اور مقرر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا
سبب ہی مگر اوسکو رسوائی اور شرمندگی نہین جسنے حکومت لیکر اوسکا حق ادا کیا اور جو اوسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور
رعیت پروری سو اوسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرت نے ابوذر سے کہا جب کہ ابوذر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ تحصیل کو یا غیرہ پر
حاکم نہین کرتے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت نہو سکے اوسکو حکومت نہ دیوے
اور ثابت ہوا کہ جو مالک سے مال تحصیل ہوکر آوے وہ خدا کی امانت ہی سردار کو نہین چاہیے کہ اوسکو اپنا مال جان کر اپنی خواہش کے موافق اوسکو

٩٧٧ خرچ کرے بلکہ آپ کو خدا کا خزانچی سمجھکر خدا جسکو دلاوے اوسکو دیوے ق أَبِي ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ
لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوذر مین تجکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو جیو
اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہ بنیو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہی کہ کسی طرح
کی حکومت اور سرداری و نگی نہ قبول کرے دنیا کی چند روزہ زندگی کے واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی
کو بے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری اور انصاف کرے تو اوسکا ثواب اور عزت بھی بیشمار ہی چنانچہ دوسری حدیث مین
حضرت نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا بہر صورت حکومت کھٹکے سے خالی نہین اسی واسطے تو اکثر سلف کے بزرگوار ون نے
حکومت باوجود میسر ہونے کے نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اوٹھائی اور تمام دار السلطنت کی قضا نہ اختیار کی

٩٧٨ ق أَبِي سَعِيدٍ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ثُمَّ قَالَ
وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ
وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مسلم مین ابو سعید سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو سعید جو راضی ہو گیا خدا کی مالکی پر اور اسلام دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لائق ہو گیا پھر
حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہی کہ جسکے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین اونکے درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین کے
درمیان فرق ہی ابو سعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کون سی عبادت ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین
جہاد کرنا تین بار اوسکو فرمایا **ف** یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہی لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہی ق أَنَسٍ

٩٧٩ يَا أَبَا عَمْرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ اشْتَكَى يَعْنِي ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَأَبُو عَمْرٍو هُوَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَكَانَ
قَالَ ثَابِتٌ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا أُخْبِرَ بِقَوْلِهِ قَالَ بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمرو کیا حال ہی ثابت کا کیا وہ بیمار ہی مراد ثابت سے وہ ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی اور ابو عمرو کنیت ہی
سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے جب اونکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی **ف** انس سے
روایت ہی کہ جب یہ آیت اوتری کہ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ یعنی نہ بلند کرو اپنی آوازین پیغمبر کی آواز پر کہ
تمہارے عمل اکارت ہو جاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تھے اونکی آواز نہایت بلند تھی اونھون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا

اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبر ؐ نکا آنا اور اونکی تعلیم بیفائدہ ہوجاتی جانوروں کی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہی جیسے باز اور شکاری کتے کی تو بھلا آدمی کی کیونکر نہ بدلیگا ہان البتہ یہ کہ بدون محنت کچھہ نہیں ہوتا جو بدخو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت کو دیکھے

نوع اخر دوسری قسم کی حدیثین **ق** ٩٦٣ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکوں کے درمیان چالیس ہین **ف** یعنی قیامت مین دو بار صور پھونکا جاویگا اول بار سب خلق مر جاویگی دوسری بار مین جی اوٹھیگی ابو ہریرہ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے یا چالیس برس ابو ہریرہ نے کہا کہ تعیین مجکو معلوم نہین مینے حضرت سے یون ہی سنا ہی جیسا کہ تمسے کہا **ق** ٩٦٤ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید انصاری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہی **ف** بعضی روایت مین گھر ہی بعضی مین حجرہ بعضی مین قبر سب روایتونکا ایک مطلب ہی کہ حضرت عایشہ رض کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تھے اور وہین دفن ہوے حضرت کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہی یعنی اوس قدر مکان بہشت مین اوٹھہ جاویگا اور وہانکی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہی اوسکی برکت سے بہشت ملیگی مدینے مین اب معمول ہی کہ وہان اکثر لوگ خاص کرکے نماز پڑھتے ہین اور دعا مانگتے ہین **ق** ٩٦٥ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی دونون طرف کی پتھریلی زمین کے اندر شکار وغیرہ کرنا حرام ہی **ف** اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہو چکا **ق** ٩٦٦ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کے دونون کندھوں کے درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سوار کی **ف** یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہو جاویگا تاکہ اوسکو زیادہ آگ ستاوے **م** ٩٦٧ اَنَسٌ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کے دونون کنارونکے درمیان اتنا فرق ہی جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہی **ف** صنعا یمن مین ایک شہر کا نام ہی مدینے سے وہان تک مہینے کی راہ ہی مطلب یہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہی

فصل ٩٦٨ اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر یا ہی **م** اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ مسلم مین ابی بن کعب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی منذر تو جانتا ہی کہ خدا کی کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہی تیرے ساتھہ ابی بن کعب نے کہا کہ مین نے کہا کہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی آیۃ الکرسی بڑی آیت ہی ابی بن کعب نے کہا کہ حضرت نے خوش ہوکر میرا سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجکو علم مبارک ہو اے ابی منذر **ف** ابی منذر کنیت ہی ابی بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے اونکی ذہن آزمائی کی پھر اونکے علم اور فہم سے خوش ہوے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی اسواسطے سب آیتون سے افضل ہی کہ اوسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہی **ق** ٩٦٩ عَائِشَةُ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّهٰذَا عِيْدُنَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہی اور یہ ہماری عید ہی **ف** مصابیح مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت کپڑا اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریونکی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان دف بجا کر بہادری کے گیت گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبر آئے اونھون نے لڑکیونکو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجے کا کیا کام

حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت کے نزدیک بڑی عزت اور قدر تھی کہ اونکا صلاح اور مشورہ قبول ہوتا تھا اسکا
حدیث میں صرف توحید پہ جنت کی بشارت ہے رسالت اور قیامت کا ذکر نہیں کیا سواسطے کہ لا الہ الا اللہ کہنا دین اسلام کا
بتاہے یعنی ایمان سبب ہے نجات کا اور ایمان میں سب ضروریات دین کے عقیدے داخل ہوگئے

۹۶۳ ح اَبُو هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو ہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا ف
بخاری میں پوری روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون ہے کہ حضرت نے مجھکو صدقہ عید الفطر پر وکیل کیا میں اوسکی چوکی دیتا تھا اتنے میں
ایک شخص آیا اور انجلا بھر بھر کے اناج لینے لگا میںنے اوسکو پکڑا اور کہا کہ تجکو میں حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا کہ میں محتاج ہون
لڑکے بالے رکھتا ہون میںنے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو میں حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی میںنے کہا کہ اوسنے اپنی محتاجی
اور عیالداری بیان کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور پھر آویگا میں اوسکی تاک کے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اوسنے اناج
اوٹھایا میںنے اوسکو پکڑا اور کہا کہ میں تجکو حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا مجکو چھوڑ دے میں محتاج عیالدار ہون میںنے
اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا میںنے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور پھر آج کی رات آویگا
سو میں اوسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی آیا اور اناج اوسنے لیا اور میںنے اوسکو پکڑا اور کہا اب میں تجکو ضرور حضرت کے پاس پکڑ لیجلونگا
اوسنے کہا کہ مجکو چھوڑ دے میں تجکو وہ عمل سکھلا دون جس سے خدا تجکو فائدہ دیوے جب تو بستر پر سونے کے واسطے جایا کرے تو آیۃ الکرسی پڑھلیا کر
خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھپر ایک نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میںنے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو
حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا میںنے کہا کہ اوسنے اپنے گمان میں فائدے کی چیز بتائی میںنے اوسکو
چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اوسنے بتائی میںنے آیۃ الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہر چند وہ بڑا جھوٹا ہے لیکن
اس بات میں تجھسے سچ بولا تجکو معلوم ہے کہ تین رات سے تونے کسکے ساتھ بات چیت کی ای ابو ہریرہ میںنے کہا کہ مجکو معلوم نہیں حضرت نے فرمایا
کہ وہ شیطان تھا

۹۶۴ ح اَبُو هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابو ہریرہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہے ف ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ جب میں اپنے ملک سے مدینے میں آیا مسلمان ہونے کو
تو میرا غلام راہ میں بھٹک گیا میں حضرت کے پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے پیشتر یہ حدیث فرمائی پھر غلام بھی مسلمان ہوا
یہ معجزہ ہے حضرت کا

۹۶۵ ق سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِيْ قَوْمِهِمْ
بخاری اور مسلم میں سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ اون لوگوں کی
مہمانی ہوتی ہوگی اونکی قوم میں ف صحیح بخاری میں سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ مدینے کے قریب کئی کوس پر حضرت کی اوٹنیاں چرا
کرتی تھیں مجکو خبر ہوئی کہ اوٹنیوں کو غطفان کی قوم پکڑے لیے جاتی ہے سو میںنے مدینے کے جنگل میں تین بار قیقاری کہ لوگو دوڑو پھر میں
اونکے پیچھے اکیلا دوڑا یہانتک کہ میں اونکو پا گیا اور میںنے تیر مارنا شروع کیا اور میں یون کہتا جاتا تھا کہ میں اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمبختوں کی
موت کا دن ہے سو اونکو پانی پینے کی فرصت نہوئی اور میںنے اون سے سب اوٹنیاں چھین لیں اور اونکو ہانک لے چلا حضرت کے پاس راہ میں حضرت
ملے یعنی سوار اونکو لیے ہوئے دوڑے جاتے تھے سو میںنے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہیں میںنے اونکو پانی نہیں دیا سو اونکے پیچھے جلد لشکر کو بھیجیے
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تو اونپر غالب ہوا اب درگذر کر جانے دے وہ اپنی قوم میں کھاتے پیتے ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

پھر وہ ساتھ ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر

۹۷۲ سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار نہتا **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ

حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کس چیز نے تجکو روکا لوگون

کے نماز پڑہانے سے جبکہ مینے تجکو اشارہ کیا تہا **ف** اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرت کہین گئے تھے

صدیق اکبر نماز لوگون کو پڑہاتے تھے جب حضرت نماز مین تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ امامت کیے جاؤ صدیق ہٹ آئے

۹۷۳ حضرت نے نماز پڑھا کر حدیث فرمائی **ق** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ فَقُلْتُ

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ

اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ وَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ

فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

بخاری اور مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر کیا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے

سو مینے کہا خدا اور رسول اسکا زیادہ تر دانا ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہی سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہی

طلوع کرنے کے دوسرا دورہ شروع کرنے سے پھر اوسکو اجازت ملتی ہی اور قریب ہی کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کے قریب

اور اجازت مانگیگا دورہ کرنے کی تو اوسکو اجازت نہ ملیگی پھر اوسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدہر سے تو آیا ہی تو نکلیگا پچھم کی طرف سے

سو یہی مطلب ہی قرآن مین خدا کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہی اپنی قرارگاہ تک اندازہ ٹھہرایا ہوا ہی عزت والے دانا کا **ف**

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہی کہ ایک رات اور ایک دن چل کر بند ہو جاتی ہی بدون کوکے دوسرے دن نہین چلتی

اسی طرح ہر روز آفتاب دن حکم الٰہی نہین طلوع کرتا جب اوس حکیم مطلق کا ٹھانا حساب پورا ہو جاویگا تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی

۹۷۴ اولٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسیکا نام قیامت ہی **ق** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ

مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ بخاری اور مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر جب تو شوربا

پکایا کرے تو اوسمین پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسایے اور پڑوسیون کی خبرگیری کیا کر یعنی اون سے مل بانٹ کھایا کر **ف** حدیث مین

۹۷۵ بیان حق ہمسایہ اور سیرچشمی کی تعلیم ہی اور تنہا خوری کی مذمت **ق** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ

اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ بخاری مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر چھپائے رکھنا

اس امر کو یعنی اسلام ابھی ظاہر نہ کرنا اور پلٹ جا اپنی بستی مین جب تجھ تک پہونچے ہمارے غلبہ پانے کی خبر تو ہمارے پاس چلا آئیو **ف** ابوذر رض سے

روایت ہی کہ ابتدائے اسلام مین جب کافرونکا بہت غلبہ تہا مین مکے مین حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مینے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر

کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابوذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرت نے اونکا مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکھا کہ

مبادا جان پر نوبت پہونچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہی لیکن اوس صورت مین دارالاسلام

۹۷۶ کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہی اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آئیو **ق** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ

ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَّنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ

ایمان سے خدا نے جانچ لیے ہین اونکے گناہ پر کچھ نہین تو کیون اوسکے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث سے بدری اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم
ہوا کہ اونکا اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمانون کو مناسب نہین کہ اوسپر طعنہ دیں جیسے طرح شیعہ دیتے ہین جسکو خدا نے بخشا اوسکا بد کہنے والا
گویا خدا کو صلاح دیتا ہی کہ اوسکو کیون بخشا اسکی وہی مثل کہ بھنڈاری دے اور پالی کا پیٹ دکھے ۞ اُسَامَةُ يَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهُ
بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ يَعْنِيْ رَجُلًا مِّنَ الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ لَمَّا غَشِيَهُ ۞ مسلم نے
اُسامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اُسامہ کیا تو نے اوسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہی کہ حرقات کا
جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہی اوسنے لا الہ الا اللہ کہا تھا جبکہ اوسکو گھیرا تھا ف مصابیح مین اُسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجکو سردار بناکر قوم جہینہ کے مارنے کو بھیجا تھا تو مینے اوس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اوسکو نیزہ مارون اوسنے لا الہ الا اللہ زبان سے کہا سو مینے
اوسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر یہ قصہ مینے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا یا رسول اللہ اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی
وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجکو دل کا حال کیا معلوم ہی معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پر حکم
ہی دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہین اور اسامہ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہی اسی واسطے حضرت نے اوس مرد کا خون بہا نہین دلوایا

991 سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا سچے لوگ تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے ۞ اَنَسٌ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ
بِالْقَوَارِيْرِ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انجشہ آہستہ آہستہ چل اور اونٹونکو شیشے لدے اونٹونکی طرح ہانک ف انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت کسی سفر مین تھے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیون کے اونٹون کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا آہنگ سے سرود
گاتا جاتا تھا اور دستور ہی کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہین تو بیبیون کو سواری مین تکلیف ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکو سرود اور جلد کہنے
چلنے سے منع کیا اور عورتین تو نازک بدن ہوتی ہین اسواسطے حضرت نے اونکو شیشہ یا شا کہا اور بعضے اس حدیث کا یون مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشقیہ انکا
اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت ڈرے کہ مبادا عورتون کے دلون مین کچھ تاثیر ہو جاوے اور اونکا شیشۂ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتون کو

992 راگ سنانا خصوصا کہ اوسکے مضمون مین عشق کا بیان ہو درست نہین کیونکہ شبہ فساد کا سبب ہی ۞ اَنَسٌ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللهِ يَأْمُرُ بِالْقِصَاصِ
وَيُرْوٰى كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ قَالَهُ لِاَنَسِ بْنِ النَّضْرِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا
حکم کرتی ہی اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کتاب اللہ مین حکم بدلا لینے کا ہی حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف دوسرے باب مین اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ انس
بن نضر کی بہن نے کسیکا دانت توڑا تھا اور حضرت نے بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اوسکے وارثون نے

993 خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا ف ۞ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْاِسْلَامِ
مَنْفَعَةً فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ وَيُرْوٰى دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بِلَالٌ
مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْاِسْلَامِ اَرْجٰى عِنْدِيْ مَنْفَعَةً مِّنْ اَنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا تَامًّا فِيْ سَاعَةٍ مِّنْ
لَيْلٍ وَّنَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كَتَبَ اللهُ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بلال بتلا دے مجکو بڑے فائدے کا امید واری والا عمل جو تو نے اسلام مین اپنے نزدیک
کیا ہی یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ منفعت کی امید کس عمل پر ہی اس واسطے کہ مینے تیری دونون جوتون کی آہٹ بہشت
مین اپنے آگے سنی بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مینے اسلام مین کوئی عمل نہین کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ منفعت کی

اپنے گھر بیٹھ رہے اور یہ سمجھے کہ مین دوزخی ہون اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایکروز حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا
کہ ثابت بن قیس کیعون نہین آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجکو اوسکی بیماری نہین معلوم پھر سعد بن
معاذ نے ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب آنیکا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو مین دوزخی ہوا
سعد نے قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے
روبرو منع ہی اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا با ادب اور خوفناک تھے **ف**

980 انس یا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمیر کیا کیا لال نے یعنی تیرا
لال کو کیا ہو گیا **ف** ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اوسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین وہ لال مر گیا تھا لڑکا
اوسکے غم مین اوداس بیٹھا تھا تب حضرت نے اوس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے

981 لڑکون کی بھی خاطرداری کرتے تھے **ق** ابو موسیٰ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ
بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو موسیٰ البتہ تجکو بانسری دی گئی ہی داؤد کی بانسریون سے **ف**
ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے حضرت نے سفر مین ایکرات اونکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی
دلکش ہی گویا تیرا گلا بانسری ہی اور تیری آواز مین لحن داؤد کا اثر ہی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام
ستر آوازون مین زبور پڑھتے تھے کبھی اس طرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا
کوئی جاندار ہوش مین نرہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے
اور شیر اور بھیڑیے قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آجاتا اور اکثرونکی روح بدن سے
نکل جاتی غرضکہ خوش آوازی نعمت خداداد ہی بشرطیکہ اوسکو خلاف شرع راگون مین اور واہیات غزلون مین صرف کرے بلکہ

982 نے بناوٹ قرآن پڑھے کہ اسمین ہم عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین **ھ** ابو ہریرۃ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اِذْهَبْ بِنَعْلَیَّ هَاتَیْنِ
فَمَنْ لَّقِیْتَ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَیْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی ہریرہ لیجا میری ان دونون جوتون کو سو جس سے تو ملے اس باغ کے اوس طرف کہ
وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دلی یقین والا ہو کر تو اوسکو بہشت کی
بشارت دے **ف** ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو معلوم نتھا کہ حضرت کہان ہین
مینے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ مین ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے کو
چلے تو اول عمر فاروق رض سے ملاقات ہوئی پوچھا کہان جاتے ہو ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق رض نے ابو ہریرہ کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگونکو سنا
ابو ہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت سے جاکر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون نہ جانے دیا عمر فاروق
نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہین مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت سے کہین عمل کرنا نچھوڑ دین
یا حضرت لوگون کو چھوڑ دیجیے کہ عبادت کرین آخرش حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی باتین سنا دے
جس سے اونکے عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان ابو ہریرہ کو اسواسطے دی تھین کہ تا لوگ اونکی بات کو سند جانین

ای خداوند میری امت کو بخش ای خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور پیچھے ڈال رکھا مینے تیسرے سوال کو اوس دن کے واسطے کہ جب خلق جھکے گی میری طرف سبکی سب یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی **ف** اُبی بن کعب سے یہہ روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن دوسری قرات مین پڑھا مین اوس قرات کو نہین جانتا تھا مین اوسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اوسکی دونون قراءتونکو درست فرمایا سو میرے دل مین اوس وقت ایسا شک پڑ گیا کہ حالت کفر مین بھی ویسا شک نتھا حضرت سمجھگئے سو حضرت نے ایسا ہاتھہ میرے سینے پر مارا کہ مین خوف کے مارے پسینے مین ڈوب گیا اور گویا مینے خدا کو دیکھہ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض مکرر کر کے سات قرات یا سات بولیون کی اجازت لی تا کہ امت پر ایک قرات مشکل نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق مین تین بار سوال کرنیکی بھی اور اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے رکھہ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کسیکے واسطے نکہہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھہ سعی سفارش چاہینگے یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام پیغمبر بھی اس محمدی پکڑینگے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبرون پر صاف ثابت ہوئی

٩٩٧ — **م** قَبِيصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے یہہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد مناف کی اولاد مین عذاب آلہی سے تمہارا ڈرانے والا ہون اور میری تمہاری مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے دشمن کو دیکھہ لیا کہ غارت کو چلے آتے ہین تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگونکو بچاوے سو ڈرا کہ اوسکے پہونچنے سے دشمن آگے پہونچ جاوینگے سو وہین چلانے لگا کہ اے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن آپہونچا **ف** جب قرآن مین حکم ہوا کہ ای پیغمبر اپنے برادرونکو ڈراوے عذاب آلہی سے تب حضرت نے اپنے سردادا یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہہ حدیث فرمائی یعنی مجکو یقین کامل ہی کہ کافر دوزخ مین پڑینگے سو میرا دل تمہارے کفر پر جلتا ہی کہ مین گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہون کہ کفر چھوڑو مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد کہ گھبرا کر اپنی قوم کو دیکھے ہوے دشمن سے خبردار کرتا ہی

٩٩٨ — **م** ثَوْبَانُ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ يَعْنِي أُضْحِيَّتَهُ مسلم مین ثوبان سے یہہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ثوبان ہماری قربانی کے گوشت کو بنا یعنی پکا **ف** ثوبان حضرت کے غلام تھے اون سے گوشت پکانے کو فرمایا ثوبان سے روایت ہی کہ وہ گوشت مکے سے مدینے تک رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے قربانی کا گوشت زیادہ رکھنا بھی درست ہی اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا

٩٩٩ — **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے یہہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حسان تو جواب دے رسول اللہ کی طرف سے الٰہی اوسکی مدد کر جبرئیل سے **ف** حسان صحابی تھے بڑے شاعر کافرون نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے اونکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل اونکے شریک ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرونکی ہجو کرنا درست ہی بشرطیکہ اوسمین دینی فائدہ ہو اور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی جبرئیل کو فیض سخن کی خدمت ہی

١٠٠٠ — **خ** حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى بخاری مین حکیم بن حزام سے یہہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حکیم البتہ یہہ مال سرسبز اور شیرین ہی یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہی سو جسنے اوسکو لیا جان کی

جب دشمن پر غالب ہو جیسے تو درگذر کرنا افضل بات ہے ٩٨٦ عُمَرُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ صحیح مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے جا پکار دے لوگون مین یقین یہ بات ہے کہ نجات دینگے بہشت مین سوا ایماندارون کے ف جنگ خیبر مین ایک منافق لوٹ کی لالچ سے حضرت کے ساتھہ ہو کر لڑنے گیا سو اوسکے تیر لگا وہ مرگیا لوگون نے کہا کہ وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہین آتی عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہے ٩٨٧ ق عُمَرُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا وَيُرْوٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہین ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافرون کے واسطے دنیا کی آرام ہو یعنی چندروزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام اور دوسری روایت یون ہے کہ ای خطاب کے بیٹے اون کافرونکے واسطے ستھرائیان اور عیش آرام کی چیزین جلدی کی گئین دنیا کی زندگی مین ف مصابیح مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ مین ایک روز حضرت کے پاس گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا او سپر بچھا تھا چٹائی کے نقش حضرت کے پڑ گئے تھے اور چمڑے کا تکیہ دیئے تھے جسمین کھجور کے درخت کے چھوترے بھرے تھے مینے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہین بوجھتے اور خدا نے اونکو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہے آپ دعا کیجیے تو خدا آپکو اور آپ کی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال مین ہے ای عمر پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب نہین کہ اس جہان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے اسواسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہے اور کافرونکو اکثر عیش اور آرام دنیا مین اسواسطے ہوتا ہے کہ آخرت مین اونکا کچھہ حصہ نہین اسیواسطے اکثر بزرگون نے دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت مین محروم رہین ٩٨٨ ق سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَنِيَ اللّٰهُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین سہل بن حنیف رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے مین بیشک خدا کا پیغمبر ہون اور مجکو خدا ہرگز ضائع نکریگا ف جنگ حدیبیہ مین حضرت نے مصلحت جانکر کافرون سے ظاہر مین بہت دب کر صلح کی چنانچہ صلح مین یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافرونکا آدمی مسلمان ہو کر حضرت پاس آجاوے تو حضرت اوسکو کافرونکے حوالے کرین اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس جاوے تو کافر اوسکو ندیوین اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا اور عمر فاروق رضہ سے بسبب جوش اسلام کے رہا نگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت مین اور اونکے دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہان یون ہی ہے عمر فاروق رضہ نے کہا کہ پھر ہم کیون اپنے دین مین اس طرح کی ذلت اختیار کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نکریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہین چنانچہ اس صلح سے بڑے بڑے فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے خاطر جمع ہو کر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان حاصل کرکے آخرش مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سوا خدا اور رسول کے کسیکو معلوم نتھی اسی واسطے رنج مین تھے ٩٨٩ ہ عُمَرُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى هٰذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے تجکو کیا معلوم ہے کہ شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر البتہ آگاہ ہو چکا سو اونسے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے مین تمکو مقرر بخش چکا ف اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک بدری صحابی سے بڑا قصور ہوا تھا عمر فاروق رضہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اسکو مار ڈالون حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیون کے

کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماویں اور اونکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت بیدل
کہ حضرت کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے دل سے شیطان پر ... اور شیطان سے ولی پیدا کر یہ اوسکی قدرت ہے

۱۰۰۴ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ اَيْنَ حَجَفَتُكَ اَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي اَعْطَيْتُكَ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ کہان ہے تیری ڈھال جو مینے تجکو دی تھی ف حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ نے
کسی فقیر کو دے ڈالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا دوسرے باب مین ہوچکا

۱۰۰۵ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْاَةَ لِلّٰهِ اَبُوكَ يَعْنِي امْرَاَةً مِنَ السَّبْيِ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ مجکو دے ڈال
قیدی عورت کو تیرا باپ فضل الٰہی سے خوب شخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہے تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہین ف سلمہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بنا کر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوئے اونمین سے ایک عورت مجکو ملی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخرش وہ عورت مینے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی مسلمانوں کو خلاص کروایا

۱۰۰۶ خ ابن عباس
يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيثًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ ای عباس کیا تمکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو ف بریرہ لونڈی تھی اور اوسکا
خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عایشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اوس غلام کے نکاح
مین رہے چاہے اوسکو چھوڑ دے بریرہ نے اوسکو ناپسند کیا تو مغیث اوسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچون مین روتا پھرتا تھا اور وہ اوسکو نہین
قبول کرتی تھی تب حضرت نے اوسکی محبت اور اوسکی نفرت کو دیکھکر حضرت عباس رضہ سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے
خاوند سے پھر ملاپ کرلے اوسنے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم مجھے آپ فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اوسکی سفارش کرتا ہون
اوسنے کہا مجکو تو اوسکی کچھ حاجت نہین اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اوسکا خاوند
غلام تو اوسکو اختیار ہے چاہے نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اوسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہے
اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک ...

۱۰۰۷ يَا ثَوْبَانُ اَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ يعنی اُضْحِيَّتَهُ مسلم مین ثوبان رضہ سے روایت ہے
فِي اِزَارِكَ قَالَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ مسلم مین ... تھے اون گوشت ... سے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبد اللہ
بن عمر رضہ نے سو مینے اوسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو مینے اور زیادہ اونچا کیا ف کسی نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے
پوچھا کہان تک اونچا کرنا چاہیے اونھون نے کہا کہ آدھی پنڈلیون تک پاجامہ ٹخنون کے اوپر رکھنا مباح ہے اور آدھی پنڈلیون تک
مستحب ہے

۱۰۰۸ ق اَبُو مُوسٰى يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَهُ لِاَبِي مُوسٰى بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ کیا مین تجکو نہ بتلا دون
ایک خزانہ بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ ہے یہ حضرت نے ابو موسی سے فرمایا ف ابو موسی کا نام عبد اللہ بن قیس ہے
اون سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہین
یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہے اور مین حضرت کے پیچھے لا حول و لا قوۃ الا باللہ پڑھتا جاتا تھا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سے ثواب ہے جیسے کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہے

۱۰۰۹ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

امید کا کہ جب مینے رات دن کسی ساعت مین پورا وضو کیا تو اوس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت مین نماز پڑھنا لکھا

ف اس حدیث مین تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہی حضرت نے اسواسطے پوچھا کہ تاکہ بلال اوسکو ہمیشہ کیا کرین اور غیر ونکو اوسکا ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑھنے کا

۹۹۴ ھ اَبُوْهُرَیْرَةَ یَا بَنِیْ كَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ یَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا مسلم نے ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانونکو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد شمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانکو دوزخ سے ای فاطمہ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ مین بیشک مالک نہین تمہارے بچانیکا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمہاری برادری کا حق ہی سو مین اوسکو ملاؤنگا تر و تازہ کرکے یعنی برادری کا حق ادا کرونگا

ف جب یہ آیت اوتری کہ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ یعنی عذاب الٰہی سے ای محمد ڈراوے اپنے قریب برادری والونکو تو حضرت نے ابتدائے اسلام مین سب قریش کو کوٹھے مین جمع کیا اور حدیث مذکور اوپر سے نیچے تک سب یک جدی برادرونکو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الٰہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانونکی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی ہاں برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا

۹۹۵ ق اَنَسٌ یَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھسے مول کرو قیمت لیکر بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اوسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہین اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہین

ف جب حضرت مدینے مین آئے تو مسجد نتھی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہہ حضرت کی مسجد ہی وہان کھجور کا باغ تھا انصاریونکی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کے ارادے پر اون سے یہ حدیث فرمائی اون جان نثارون نے بلا قیمت نذر کیا وہان کافرونکی قبرین تھین حضرت نے اونکی ہڈیان کھدوا کر مسجد بنائی

۹۹۶ ھ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ یَا اُبَیُّ اُرْسِلَ اِلَیَّ اَنِ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَدْتُّ اِلَیْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَةَ اقْرَاْهُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُّ اِلَیْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ اقْرَاْهُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْاَلَةٌ تَسْاَلُنِیْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰی اِبْرَاهِیْمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مسلم مین ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بیٹے حکم بھیجا گیا میری طرف اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف مین یعنی ایک قرات مین یا ایک بولی مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری امت پر سو خدا نے پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفون مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر آسانی کر سو خدا نے حکم بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفون مین یعنی عرب کی سات بولیون مین اور یہ حکم ہوا کہ تجکو بشمار ہر بار حکم بھیجنے کے جسکو مینے تیری طرف پلٹا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہی کہ تو اوسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو مینے کہا

سخاوت یعنی بے حرص سے لیا تو اوسکے واسطے اوس مال مین برکت دی جاویگی اور جسنے اوسکو جان کی حرص سے لیا تو اوسکو ہرگز برکت نہوگی اور اوسکا
حال ویسا ہوگا جیسے کہ شخص کا سا حال ہو گا کہ کھاتا ہی اور اوسکا پیٹ نہین بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہی نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اوٹھا کر دیتا ہی افضل ہی مانگنے والے
سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی **ف** حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کچھہ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا
پھر تیسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والے کے مال مین خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور حرص والے کے مال
مین برکت نہین یعنی کتنا ہی اوسکے ملے پر اوسکا پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی کھاوے اوسکو آسودگی نہین ہوتی
حکیم بن حزام سے بخاری مین روایت ہی کہ حضرت نے یہ حدیث مجھسے فرمائی تو مینے کہا قسم ہی اوسکی جسنے آپ کو پیغمبر کیا ہی کہ مین زندگی بھر
کبھی کچھہ کسی سے نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے کبھی نہین لیا صدیقؓ و فاروقؓ اپنی خلافت مین بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیم
نہ لیتے تھے **ق** اَلزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ یَا زُبَیْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ بخاری اور مسلم مین
زبیر بن عوام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھہ پانی کو یہان تک کہ کھیت کی مینڈون پر پانی
چڑھہ جاوے یعنی لبالب ہو جاوے **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ زبیر مین اور ایک انصاری مین کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت نے
حکم کیا کہ ای زبیر تو اول سینچ لے کہ تیری زمین پانی سے قریب ہی پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی
کے بیٹے کی خاطر داری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم مین دونون کی رعایت تھی کہ دونون برابر سینچین جب انصاری
نے غصہ دلایا اور جو اوسکے حق مین مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہی ہی کہ جسکی زمین
پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرے سینچے **خ** اَبُوْ سَعِیْدٍ یَا سَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِكَ **قاله**
لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد البتہ یہ لوگ اوترے ہین تیرے
فیصلے کرنے پر یہ حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق مین ... بنو قریظہ یہودی تھے مدینے کے قریب حضرت سے اور اون سے صلح
تھی پانچوین سال ہجری کے ... جنگ خندق ... مین شریک ہو کر ... جب مشرک ... کو پلٹ گئے تو حضرت نے
بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک گھیر ... مین درجہ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْ
معاذ کے فیصلے پر راضی ہین جو ہمارے حق مین وہ حکم کرین ہم اور ... مین یہودی اور سعد پیشتر ہم قسم تھے آپسمین دگا
تھے یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کرکے ہمکو بچاوینگے پھر حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ای سعد تیرے
حکم پر فیصلہ موقوف ہی جو تو حکم کرے ویسا عمل مین آوے سعد نے کہا کہ انکے لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اونکی لونڈی
غلام بنائے جاوین حضرت نے فرمایا ای سعد تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت مین آیا ہی کہ وہ نو سو تھے
ق عَلِیٌّ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی علیہ السلام
اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار تیرے ماں باپ تجھپر قربان **ف** سعد بن ابی وقاص بڑے
تیر انداز تھے جب جنگ احد مین کافرون نے ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگون سے تیر لیکے سعد کو
دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضی علیہ السلام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کسیکے حق مین نہین سنا کہ میرے ماں باپ تجھپر قربان ہون سوائے
سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی فضیلت اونکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگارنگ کی قدرت ہی آدمیون کے اخلاق مین

١٠٠١ ١٠٠٢ ١٠٠٣

جب مُردے کو دفن کر کے لوگ پھرتے ہین تو مُردہ لوگون کے جوتون کی چپ چپ سنتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مردونکو سماعت نہین حضرت کا معجزہ تھا
جو اون کافرون نے سُنا جس طرح کہ کنکریون نے حضرت کے ہاتھ مین تسبیح کی تھی اس حدیث مین سوائے اون کافرون کے اور مُردونکی سماعت کا ذکر نہین
صحیح بخاری مین قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے اوس وقت اون کافرونکو زندہ کر دیا تھا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہون اور اسی طرح
حضرت عایشہ رض سے بھی روایت ہے واللہ اعلم

١٠١٨

ه قَبِيصَةَ بْنُ مُخَارِقٍ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ
ثَلٰثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ
اِجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ
أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُومَ ثَلٰثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ
الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ
سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا كَذَا وَقَعَ فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ حَتّٰى يَقُومَ وَالصَّوَابُ يَقُولُ وَكَذَا أَخْرَجَهُ
أَبُو دَاوُدَ بِالْأَدَمِ مسلم مین قبیصہ بن مخارق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قبیصہ سوال کرنا حلال نہین مگر ایک کو
تین قسم کے آدمیون سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہان تک کہ اوتنا مال پا جاوے پھر
رُک رہے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اوسکا مال برباد ہو گیا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہان تک کہ اپنی
زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہے جسکو فاقہ کی
نوبت پہنچے یہان تک کہ کھڑے ہو کر گواہی دین اوسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ فلانے کو فاقہ ہے تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہان تک کہ
زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور ان تین کے سوا سوال کرنا ای قبیصہ حرام ہے
کھاتا ہے سوال کرنیوالا حرام کو صحیح مسلم مین اسی طرح حتی یقوم کی روایت ہے اور ٹھیک یقول ہے جس طرح ابو داؤد نے
الادم سے روایت کیا ہے ف غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اس طرح پر کہ جیسے دو آدمی مین مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے باب
یا خون بہا کی بابت یا ڈانڈ کے بابت اور تیسرا آدمی اون دونون مین صلح کروا دیوے اور اوس قدر مال کو اپنے ذمے پر کر لیوے تو اوسکو سوال کرنا
درست ہے عرب مین اس طرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہ جو
فاقے کی گواہی تین آدمیونکی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہے کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہین کہ بدون گواہی کے فاقہ والے کو
سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہے لیکن ان تین ضرورتون مین درست ہے انکے سوا کسی طرح سوال
درست نہین مصابیح مین قبیصہ رض سے روایت ہے کہ مین مال ضامن ہوا اور حضرت سے مینے سوال کیا حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوة کا مال جب
آویگا تو مین تجھکو دونگا سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٠١٩

ه جَابِرٌ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلٰثًا اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا
وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَنَحْوَهَا قَالَهُ لَهُ حِينَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
بخاری مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ کیا تو فتنہ انداز ہے پڑھا کر والشمس وضحها اور سبح اسم ربک الاعلی اور
اتنی اتنی بڑی اور سورتین یہ حدیث معاذ سے فرمائی جب اونھون نے عشا کے وقت سورۂ بقرہ پڑھی تھی ف مصابیح
مین جابر رض سے روایت ہے کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم مین جا کر امامت کرتے سو ایکبار

يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم من الليل فترك قيام الليل **ق** له بخاری اور مسلم میں
عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ تو نہ ہو جیو فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اوٹھا کرتا تھا پھر اوسنے چھوڑ دیا رات کا اوٹھنا
یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع
کرے تو اوسکو ہمیشہ نباہے کبھی کرنا کبھی چھوڑنا مکروہ ہے اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل میں خوب اثر نہیں ہوتا **خ** عن عدي بن حاتم

١٠١٠

يا عدي هل رأيت الحيرة قلت لم أرها وقد أنبئت عنها قال فإن طالت بك حياة لترين الظعينة
ترتحل من الحيرة حتى تطوف بالكعبة لا تخاف أحدا إلا الله ولئن طالت بك حياة لتفتحن
كنوز كسرى قلت كسرى بن هرمز قال كسرى بن هرمز ولئن طالت بك حياة لترين الرجل يخرج
ملء كفه من ذهب أو فضة يطلب من يقبله منه فلا يجد أحدا يقبله منه وليلقين الله أحدكم
يوم يلقاه وليس بينه وبينه ترجمان يترجم له فليقولن له ألم أبعث إليك رسولا فيبلغك
فيقول بلى فيقول ألم أعطك مالا وولدا وأفضل عليك فيقول بلى فينظر عن يمينه فلا يرى
إلا جهنم وينظر عن يساره فلا يرى إلا جهنم بخاری میں عدی بن حاتم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اے عدی تو نے حیرہ دیکھا ہے میں نے کہا میں نے اوسکو نہیں دیکھا اور البتہ اوسکی خبر مجکو ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر
تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلے گی یہان تک کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سوا خدا کے اور اگر تیری
زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے بادشاہ ایران کے خزانے میں نے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا
بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بھر سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کریگا کہ کوئی
محتاج اوسکو لیوے سو نپاویگا کسیکو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم میں سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اوس سے ملاقات ہوگی
یعنی قیامت کو اور نہوگا اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی ترجمان کہ اوسکی بولی سمجھاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا
پڑھنے سے بعد جماعت مین
جو جماعت مین شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے
سو خدا فرماویگا اوس سے کہ کیا میں نے تیرے پاس نہ بھیجا ہان تیرے بھیجے نے
الله ورسوله حقا فإني قد وجدت
پھر خدا فرماویگا کہ کیا میں نے تجکو مال اور اولاد نہیں دی اور بہتیرے حسن ... سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے
داہنے تو سوا دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو سوا دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اور اوسکا نام
حیرۃ النعمان مشہور ہے مکے اور اوسمین کئی مہینے کی راہ ہے **ف** مصابیح مین روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس تھا
سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی رض کہتے ہین کہ مین نے اپنی آنکھ سے
دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھے اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو
تم لوگون مین جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نہ رہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت
مین یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی عم کے وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہے کہ حضرت

١٠١١

نے آیندہ بات کی خبر دی پھر اوسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہو چکا **م** سعد بن أبي وقاص يا علي أنت
مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِي

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید بن عاصم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ انصار بھلا مینے تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو میری راہ بتلائی میرے سبب سے اور تم تتر بتر تھے سو خدا نے تمھاری آپسمین الفت اور محبت کر دی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو مالدار کر دیا میرے سبب سے **ف** جنگ حنین مین جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو حضرت نے نومسلمونکو مال بہت دیا اور انصار کو نہین دیا تو نوجوان انصاریون نے کہا کہ حضرت ہمکو نہین دیتے ہین اونکو دیتے ہین جنکے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی جو ہمارے برخلاف تھے سو مسلمان ہوئے ہین حضرت نے اونکو ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر انصار راضی ہوئے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانہ کفر مین باہم اونمین بڑی عداوت تھی بر گشت خون ہو چکا تھا جب حضرت کے پاس دونون گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان تھا حضرت کا **ف**

۱۰۲۵ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای گروہ انصار تمنے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہی اپنے شہر کی انصار نے کہا یہ بات تو مقرر ہوئی ہی حضرت نے فرمایا یہ ہونا نہین مین مقرر اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول مینے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمھاری طرف اب میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہی اور موت میری تمھاری موت کے ساتھ ہی **ف** مصابیح مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو امان ہی اور جسنے ہتھیار ڈال دیے اوسکو امان ہی تب انصار نے کہا کہ حضرت کو اپنے برادرونکی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف**

۱۰۲۶ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای جوانون کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم مین نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے والا اور شرمگاہ کا بڑا بچانے والا ہی یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورتون کے گھورنے سے بچتا ہی اور جسکو خانہ داری کی طاقت نہو تو وہ اپنے اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اسواسطے کہ اوسکے حق مین روزہ رکھنا خصی کرنا ہی **ف** یعنی جطرح خصی کرنے سے شہوت جاتی رہتی ہی ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہوا اوسکے حق مین نکاح کرنا مستحب ہی کہ حرام کاری اور نظر بازی سے بچے اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہو جاویگی **ف**

۱۰۲۷ عَائِشَةُ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مسلمانون کے گروہ کون ایسا ہی جو میرا عذر دریافت کرے بدلا لیوے اوس مرد سے جسکی ایذا اور تکلیف میرے اہل بیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہونچی سو خدا کی قسم نہین جانا مینے اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ لوگون نے ذکر کیا ہی اوس مرد کو جسکو نہین جانا مینے مگر نیک وہ تو میری بی بی پاس کبھی نجاتا تھا بدون میرے ساتھ کے **ف** یہ حدیث ٹکڑا ہی بڑی لمبی حدیث کا جب عبد اللہ بن ابی منافقون کے سردار نے حضرت عائشہ رضہ کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ

نماز پڑھ چکے تو پھر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے چاہیے ادھر ادھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہی اور
معجزہ حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پیٹھ پیچھے سے ق عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ ١٠١٥
لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ
فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اوسنے کہا یا رسول اللہ
ابھی تو آپ کے اوپر تو دن ہی یعنی آپ روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول راوی نے کہا سو وہ شخص
اوترا پھر اوسنے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا جب آفتاب ڈوبے ادھر سے اور رات
آوے ادھر سے یعنی سیاہی پورب سے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا ف راوی سے روایت ہی کہ ہم رمضان مین
حضرت کے ساتھ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے
بعضے لوگونکو شبہہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہی اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہی
روزہ کھولنے کا م عَبْدُ اللهِ بْنُ سَرْجِسَ يَا فُلَانُ بِاَيِّ الصَّلٰوتَيْنِ اعْتَدَدْتَّ اَبِصَلٰوتِكَ وَحْدَكَ اَمْ ١٠١٦
بِصَلٰوتِكَ مَعَنَا قَالَهٗ لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهٗ مسلم مین عبد اللہ بن سرجس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای
فلانے دونون نمازون سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اوس نماز کو جو تو نے اکیلے پڑھی یا اوس نماز کو جو تو نے
ہمارے ساتھ پڑھی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو اوسنے شاید دو سنت رکعتین مسجد کے
ایک کنارے مین پڑھین پھر حضرت کے ساتھ نماز مین داخل ہوا ف یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا نچاہیے اور یہی مذہب
ہی اکثر اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مین شریک ہو جاویگا تو مسجد کے باہر صف سے دور
پڑھ لے اور اگر یہ بھی نہ ملیگی تو جماعت مین شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے ھ عُمَرُ يَا فُلَانُ [illegible]
سو خدا فرماویگا اوس سے کہ کیا بھیجے تیرے پاس نبی [illegible] اللهِ وَرَسُوْلِهٖ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ [illegible]
پھر خدا فرماویگا کہ کیا مینے تجکو مال اور اولاد نہین دی اور [illegible] بندہ کہیگا ہی تو سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے
داہنے تو سوا دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو سوا دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اوسکا نام
حیرۃ النعمان مشہور ہی مکے اور اوسمین کئی مہینے کی راہ ہی ف مصابیح مین روایت ہی عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس تھا
سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی رضہ کہتے ہین کہ مینے اپنی آنکھ سے
دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھی اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو
تم لوگون مین جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نرہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت
مین یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی عم کے وقت مین ہو گی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت ١٠١٧
نے آیندہ بات کی خبر دی پھر اوسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہو چکا ھ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَا عَلِيُّ اَنْتَ
مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

قتل کر ڈالے گیا تو منافق ہے جو منافقوں کی حمایت کرتا ہے غرض نکہ قریب تھا کہ کشت و خون ہووے حضرت نے سبکو چپ کیا کہ حضرت عایشہ رض سے
روایت ہے کہ میں بیٹھی روتی تھی کہ حضرت گھر میں تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ اے عایشہ تیرے حق میں ایسی ایسی باتیں سنی ہیں
اگر تو نے گناہ نہیں کیا ہے عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندے نے توبہ کی تو خدا گناہ
معاف کرتا ہے جب حضرت بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے میں نے حضرت سے کہا کہ مجھکو معلوم ہے کہ آپکو یہ بات کی خبر پہونچی ہے
اور آپکے دل میں جم گئی ہے سو اگر میں یون کہوں کہ میں اس عیب سے پاک ہوں تو حضرت یقین کا ہیکو کرینگے اور اگر نا کردہ گناہ کا اقرار کروں تو حضرت
اسکو سچ جانینگے اب میرا اور حضرت کے درمیان سوا حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہیں بن سکتی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہے حضرت میرے پاس سے نا اوٹھے تھے کہ وحی اوترنے کی نشانیاں
حضرت پر ظاہر ہوئیں اور سورۂ نور میں خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والوں کی مذمت بیان کی پھر تو حضرت نے خوش ہو کر فرمایا اے عایشہ
بشارت ہے تجھکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی میرے ماباپ نے کہا اے عایشہ اوٹھ کر حضرت کی تعظیم اور تعریف کر میں اوس وقت نہایت غصے
میں تھی میں نے کہا کہ میں نہ اوٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی میں اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی
حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ یہ مجھکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق میں قرآن اتریگا
جو قیامت تک پڑھا جاویگا **ف** اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو بیگناہونکو عیب لگاتا ہے وہ آخر کو خود فضیحت
ہوتا ہے اور بیگناہونکی پاکی زیادہ تر ثابت ہو جاتی ہے دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عایشہ کو بد کہا مقرر اوسنے حضرت کو رنج دیا اور ایسے نہیں
منافقونمیں وہ بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوائے خدا کے کسیکو نہیں مہینا بھر اسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے
بتلائے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ ۱۰۲۸
اَهْلِ النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عورتوں کے گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیوں میں تمہیں مجھکو زیادہ
نظر پڑیں یعنی دوزخ میں جتنے عورتیں مردوں سے زیادہ دیکھیں **ف** حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پھرے تو عورتوں کے گروہ پر گذرے یہ
حدیث فرمائی عورتوں نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہے کہ عورتیں مردوں سے زیادہ دوزخ میں ہیں حضرت نے فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہیں
اور اپنے خاوند کا حق نہیں مانتیں یعنی ناشکری کرتی ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ ۱۰۲۹
يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے یہودیوں کے گروہ مسلمان ہو جاؤ
تو بچ رہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے **ف** یہ حضرت نے مدینے کے یہودیوں سے فرمایا جب اونکے نکالنے کا ارادہ کیا **خ** عَائِشَةُ ۱۰۳۰
يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَيْلَكُمْ اِتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا
وَاَنِّيْ جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا **قَالَهُ** اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ
بخاری میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے یہودیوں کے گروہ تمہاری کمبختی ہے خدا سے ڈرو سو قسم ہے اوس
خدا کی جسکے سوا کوئی لائق پوجنے کے نہیں البتہ تم جانتے ہو کہ میں مقرر خدا کا رسول ہوں اور بیشک تمہارے واسطے حق دین لایا ہوں
سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت نے اول مدینے میں آتے ہوئے بعد مسلمان ہونے عبداللہ بن سلام کے فرمایا تھا **ف** توریت میں حضرت
کی نشانیاں مذکور تھیں یہودیوں کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم میں پیدا ہوگا اور کسے ہجرت کرکے

معاذ نے سورۂ بقر عشا میں شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علیحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اوسکو منافق کہا
وہ مرد حضرت پاس گیا اور اوس نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہیں یعنی دن کی محنت سے ہم ماندہ ہو جاتے ہیں رات کو
ہمکو اتنی طاقت نہیں رہتی کہ ہم بڑی بڑی رکعتیں پڑھیں اور معاذ نے رات کو سورۂ بقر پڑھی میں اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چلا گیا
سو معاذ نے مجھکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگوں میں کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہے بڑی قراءت سے جماعت چھوڑا
معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہے مدون اونکی مرضی طول قراءت نہیں درست شافعی کے مذہب میں درست ہے کہ امام
نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے
پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب میں نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہیں درست تو اونکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے
ہونگے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے **ق** مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ
قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا يَا مُعَاذُ
بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ بخاری اور مسلم میں معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا خدا کا حق ہے
بندوں پر معاذ نے کہا میں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اوسکی بندگی کریں اور اوسکے
ساتھ کسیکو شریک نکریں اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا حق ہے بندوں کا خدا پر جبکہ وہ اسکو کریں یعنی عبادت کریں لاشریک جان کر میں نے
کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا بندوں کا حق خدا پر یہ ہے کہ اونکو عذاب نکرے **ف** خدا کا حق بندوں پر واجب ہے اور بندوں کا حق
خدا پر کچھ بھی نہیں لیکن اوسکے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہے **ق** الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ
بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے مغیرہ او ٹھالے لوٹا **ف** مغیرہ سے روایت ہے کہ میں حضرت کے سفر میں ساتھ تھا
جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو میں وضو کا برتن حضرت کے ساتھ لیا حضرت آگے گئے اور حاجت سے فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنے تھے آستینیں اوسکی تنگ تھیں سو اوس میں سے
ہاتھ نکال کر حضرت نے وضو کیا اور میں پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے موزوں پر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار سے وضو کروانا درست ہے

نوع اخر دوسری قسم کی حدیثیں **ق** جَابِرٌ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا
فَحَيَّهَلًا بِكُمْ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمہاری دعوت کا کھانا طیار کیا
سو جلدی چلو **ف** اسکا پورا قصہ تیسرے باب میں آچکا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جو کے آٹے کو حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کھایا
جنگ خندق کے ایام میں **ص** أَبُو سَعِيدٍ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ
فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا
وَاحْبِسُوا أَوِ ادَّخِرُوا مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مدینے کے لوگو نہ کھاؤ قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے
زیادہ کہا ابو سعید نے پھر لوگوں نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جورو لڑکے ہیں اور بھائی بند ہیں اور غلام خدمتگار ہیں یعنی اگر تین دن
سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنوں تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا رکھ چھوڑو **ف**
یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہو اور حکم منسوخ ہوا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ

۱۰۳۴ ق المسیب بن حزن ای عم قل لا اله الا الله کلمة احاج لك بها عند الله قاله لابی طالب عند وفاته بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای چچا کہہ لا الٰه الا الله کہہ لے اس کلمے کو خدا کے نزدیک اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے مین جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجکو بخشاؤنگا یہ حضرت نے ابوطالب سے کہا اونکے مرتے وقت **ف** ابوطالب کی وفات کے وقت ابوجہل اور عبد الله بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ان کمبختون نے کہا ای ابوطالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہی حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور یہ شیطان اوسی طرح ورغلاتے تھے آخر ش کو ابوطالب نے کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مرتا ہی اور کلمہ نکہا

۱۰۳۵ ق ابو موسی ایها الناس اربعوا علی انفسکم انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وهو معکم قاله فی سفر وکانوا یجهرون بالتکبیر بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سننے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور وہ تو تمہارے ساتھ موجود ہی یہ حضرت نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار پکار کے الله اکبر کہتے تھے **ف** اس حدیث سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ ذکر مین زیادہ شور کرنا درست نہین اسواسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے حواس بھی پریشان ہوتے ہین اور دوسرے کے بھی

۱۰۳۶ م ابو هریرة ایها الناس ان الله طیب لا یقبل الا طیبا وان الله امر المؤمنین بما امر به المرسلین قال یا ایها الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم وقال یا ایها الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیه الی السماء یا رب یا رب ومطعمه حرام ومشربه حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلك مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ خدا پاک ہی نہین قبول کرتا ہی مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا ایماندارونکو جسکا حکم کیا پیغمبرونکو فرمایا قرآن مین ای پیغمبرو کھاؤ پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہون اور خدا نے قرآن مین فرمایا ای ایماندارو کھاؤ حلال مال اور پاک چیزونکو جو دیتے ہین تمکو دین پھر حضرت نے ذکر کیا اوس مرد کا جسنے بڑا لنبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہی اپنے دونون ہاتھ آسمان کی طرف اور یون کہتا ہی کہ ای رب میرے ای رب میرے اور حال آنکہ کھانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام بدن اوسکا پالا گیا حرام غذا سے پھر کہان سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو **ف** پاک مال وہ ہی جسمین کسیکا دعوی اور جھگڑا نہو اور شرع مین درست ہو چوری کا مال اور غصب کا مال پاک نہین اسواسطے کہ مالک کا دعوی اوسمین موجود ہی اور خرچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ اوسمین بظاہر دعوی نہین لیکن اس طرح مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ ہی کہ خدا اوسکو قبول نہین کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہی ناپاک کو کس طرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین پیغمبرون اور مسلمانونکا ایک سا حکم ہی اسمین وہی اون لوگونکا جو کہتے ہین کہ او صاحب ہم اور پیغمبر لوگ برابر نہین جو اونکی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت کرین پھر حضرت نے فرمایا کہ ہر چند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا مقبول ہوتی ہی لیکن جب اوسکا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہو تو دعا قبول ہونے کی کون صورت ہی خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہی بدون اسکے نہ عبادت مین کچھ مزا ہی نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال

حضرت عایشہ رضہ سے یون روایت ہی کہ ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لیگئے مین حضرت کے ساتھ تھی جب حضرت
فتح کر کے مدینے کے قریب پہونچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین جا ضرور کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کر کے مکان پر آئی یہان
معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اوسی مقام پر تلاش کرنے گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر مقرر تھے وے میرے کجاوے
کو اوٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتین اوسوقت کم خوراک اور نہایت دبلی ہوتی تھین اس سبب سے کجاوہ کسنے والونکو
میرے ہونے یا نہونے کی کچھ خبر نہوئی جب مجکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھ گئی اس خیال سے کہ آخر جب
میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل رضہ لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہارے ماندے کو ساتھ لاوے اوسنے مجکو سوتے
دیکھا تو پہچانا کہ پردہ ہونے سے پہلے اوسنے مجکو دیکھا تھا اوسنے افسوس اور تعجب سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہان
مین جاگ پڑی اوسکی کوئی بات اور مینے نہین سنی اوسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اوسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کے روانہ ہوا ٹھیک دوپہر کے وقت
لشکر مین پہونچی تو تہمت کرنے والونے مجھپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبداللہ بن سلول ہوا مین مدینے مین آکر بیمار ہو گئی اور ایک
مہینا بیمار رہی اور مجکو اس تہمت کرنے کی بھی کچھ خبر نتھی ہان اتنا مجکو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری مین حضرت مجھپر مہربانی کرتے تھے اس بار
ویسی مہربانی نتھی گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہی اوس وقت تک گھر مین پاخانے نتھے مین شہر کے باہر مسطح کی
ماکے ساتھ جا ضرور کو گئی اوسکا پیر چادر مین اولجھا وہ گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے یعنی مسطح کو بد دعا دی مینے کہا تو اوسکو کیون بد دعا دیتی ہی
وہ تو بدری صحابی ہی تب اوسنے مجکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنے والون کا شریک ہی یہ سنتے میری بیماری اس غم سے
دونی ہو گئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماباپ کے گھر آئی کہ اس خبر کی تحقیق کرون مینے اپنی ما سے کہا ای ما یہ کیا بات ہی جسکا لوگون مین چرچا ہی
میری مانے کہا ای بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہی اوسکو اسی طرح اکثر لوگ تہمت لگاتے ہین مینے کہا سبحان اللہ میرے
حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اوس رات تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو
بلایا اور میرے چھوڑ دینے مین صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت مین جبرئیل کا آنا اور وحی اوترنا بالکل موقوف ہو گیا تھا اسامہ نے میری
پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہین مجکو تو سواے پاکی اور بہتری کے کچھ اور خیال مین نہین آتا اور علی بن ابی طالب نے
کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھ تنگی نہین کی انکے سواے اور بہت عورتین موجود ہین لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھیے وہ آپ کو سچ سچ بتلاوے گی
حضرت نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ ای بریرہ تو نے کبھی عایشہ سے ایسی بات دیکھی ہی جس سے تجکو اوسکی پاکدامنی مین شک ہو بریرہ نے کہا ای رسول اللہ
قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مینے کبھی اوسکی پاکدامنی مین کچھ فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہی کہ عایشہ کم عمر لڑکی ہی
بکری خمیر کھا جاتی ہی اور وہ سویا کرتی ہی یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہین کرتی پھر حضرت مسجد مین تشریف لیگئے اور منبر پر چڑھ کر فرمایا یعنی
ای مسلمانو کوئی اوس منافق سے یعنی عبداللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اوسنے ناحق میرے گھر کے لوگونکو تہمت لگائی اور مجکو تحقیق کرنے کا ابتک کوئی
عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار تھا اوسنے کہا یا رسول اللہ مین آپکا بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنے والا
ہماری قوم یعنی اوس سے ہووے تو مین اوسکی گردن ماردون اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کرین تب سعد بن عبادہ
خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی پیچ سے کہا کہ ای معاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہی ہماری قوم والے پر تیرا کچھ مقدور نہین پر اپنی قوم کی تو بھی
حمایت کریگا پھر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا ای سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہی قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو

کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ گھوڑے دوڑانا اونٹ دوڑانا نیکی اور خوبی نہیں یہ حضرت نے عرفے کے دن فرمایا
ف عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو پیچھے بہت غل شور سنا کہ لوگ اونٹوں کو مارتے ہیں دوڑاتے آتے ہیں

۱۰۴۱ تب حدیث فرمائی ہ علیؓ یا أیها الناس أقيموا الحدود على أرقائكم مسلم میں حضرت مرتضی علی علیہ السلام سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو حدوں کو قائم کرو اپنے غلاموں پر ف یعنی اگر تمہارے غلام گناہ کریں تو انکو سزا دو جیسے زنا کریں
یا زیادہ چوری کریں تو ہاتھ کاٹو یا حرام کریں تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک مالک سزا دینے کا مختار ہی اور امام اعظم کے

۱۰۴۲ نزدیک اجازت کے بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہیں ہ أبو سعيد يا أيها الناس إن الله
يعرض بالخمر ولعل الله سينزل فيها أمرا فمن كان عنده منها شيء فليبعه ولينتفع به
مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ خدا ابھی اشارے کر چلا ہی شراب میں اور شاید کہ آگے اوتاریگا اوس میں
کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کر دیگا سو جسکے پاس اس شراب سے کچھ ہو چاہیے کہ اوسکو بیچ ڈالے اور اوس سے فائدہ اوٹھاوے ف جب قرآن
میں اس مضمون کی آیتیں اوتریں کہ مستی میں نماز مت پڑھو اور شراب میں لوگونکو فائدے بھی ہیں اور گناہ بھی تو لوگ شراب پیتے
نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس ہی انداز سے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہی تب یہ حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہی
کہ حضرت کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف میں شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس

۱۰۴۳ شراب ہو نہ پیوے نہ بیچے ڈھلکا دیوے سو اوسی دن حکم سنتے اصحاب نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہادی کہ تمام مدینے میں کیچڑ ہو گئی ہ سبرة
بن معبد الجهني يا أيها الناس إني قد كنت أذنت لكم في الاستمتاع من النساء وإن الله قد حرم
ذلك إلى يوم القيمة فمن كان عنده منهن شيء فليخل سبيله ولا تأخذوا مما آتيتموهن شيئا
مسلم میں سبرہ بن معبد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میں نے تمکو اجازت دی تھی عورتوں سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے
اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعہ والی عورتوں سے کوئی عورت ہو تو اوسکو چھوڑ دیوے اور جو انکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ تو انکو
کچھ بھی نہ پھیر لیجیو ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب اول مباح تھی پھر حرام ہوئی

۱۰۴۴ باقی گفتگو اول باب میں ہو چکی ہ جابر يا أيها الناس خذوا مناسككم فإني لا أدري لعلي لا أحج بعد
عامي مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو سیکھو حج کی عبادت کے طریقے اسواسطے کہ مجھکو معلوم نہیں شاید کہ میں حج نہ کرونگا
اس برس کے بعد ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع میں فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہیں ہوا اوسی سال انتقال فرمایا اسیواسطے اوسکو

۱۰۴۵ حجۃ الوداع کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہی ہ أبو هريرة يا أيها الناس قد فرض الله
عليكم الحج فحجوا مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو ف

۱۰۴۶ یہ حدیث دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہی خ أبو أمامة يا ابن آدم أن تبذل الفضل خير لك وإن تمسكه
شر لك ولا تلام على كفاف بخاری میں ابو امامہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای آدم کے بیٹے زائد از حاجت مال کو خرچ
کرنا بہتر ہی تیرے واسطے اور اگر تو نے اوس مال کو رکھ چھوڑا تو برا ہی تیرے واسطے اور تجکو ملامت نہو گی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے زکوۃ دینے کے زائد مال کو راہ خدا میں دینا مستحب ہی کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنے میں برائی ہی

مدینے مین آویگا بلکہ اسیواسطے اپنا ملک شام چھوڑ کر اکثر یہودی مدینے مین آرہے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو
یون دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر آخر الزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو
پھر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو اون کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰ کو نمانا تھا ویسے ہی
ہمارے حضرت کو نمانا مگر جو اونمین دیندار خداترس تھے جیسے عبداللہ بن سلام کہ اونمین بڑے عالم اور سردار تھے بے تامل ایمان لائے

١٠٣١ لا یضیرک در دو نسخہ قدیمہ

نوع آخر دوسری قسم کی حدیثین ھ المغیرة بن شعبة ای بنی وما ینصبک منه انه لا یضرک
یعنی الدجال **ق له** اخرجه البخاری الا لفظة ای بنی م مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے
بیٹا کون چیز تجکو رنج مین ڈالتی ہے دجال سے البتہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پہنچا سکیگا یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی
مگر ای بنی کی لفظ اوسمین نہین **ف** مغیرہ سے روایت ہے کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے
کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ روٹیون کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک یہ سب آسان ہے

١٠٣٢ **ق** اسامة بن زید ای سعد الم تسمع الی ما قال ابو حباب قال کذا وکذا **ق له** لسعد بن عبادة ت حین
عادة وابو حباب هو عبد الله بن ابی بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے سعد کیا تو نے
نہین سنا جو ابو حباب نے کہا اوسنے ایسا اور ایسا کہا یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے اور
ابو حباب کنیت ہے عبداللہ بن ابی منافق کی **ف** حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ مین مسلمان اور مشرک ملے ہوئے
ایک مجلس مین بیٹھے تھے اوس وقت تک عبداللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اوڑی اوسنے ناک بند کی
اور کہا کیون خاک اوڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کھڑے ہو کر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبداللہ بن ابی نے کہا کلام تم اچھا
کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو اپنے گھر بیٹھکر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمہارے پاس آوے اوسکو سمجھاؤ عبداللہ بن رواحہ صحابی وہان
موجود تھے اونھون نے کہا یا رسول اللہ آپ بخوشی جو چاہیے سو ارشاد کیجیے اگر یہ نہین سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہین پھر تو مسلمانون اور
کافرون مین نہایت لڑائی ہوئی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چپ کرا دیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جا کر یہ حدیث فرمائی سعد نے کہا یا رسول اللہ
جسکی جہت سے معذور ہے اس واسطے کہ حضرت کے تشریف لانے سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اوسکے سر پر سرداری اور بادشاہی کا تاج
رکھین اب جو آپ دین حق لائے اور اوسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی باتین کرتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور
آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہے

١٠٣٣ ھ العباس بن عبد المطلب ای عباس ناد اصحاب السمرة **ق له** یوم حنین
مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عباس پکار درخت والون کو یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف**
حضرت عباس رض سے روایت ہے کہ جنگ حنین کے دن مینے اور ابوسفیان بن حارث نے حضرت کا ساتھ ایک دم نچھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے
ہر طرف سے تیر اندازی کی مسلمانون کے پیر اوکھڑ گئے اور حضرت سفید خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تھے مین لگام کھینچتا تھا تاکہ حضرت جلدی
نکرین اور ابوسفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازی کی بیعت کی
ہے اونکو پکار حضرت عباس کی بڑی آواز تھی حضرت کی آواز سنتے ہوئے سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے
بچون کی طرف جھکتی ہین پھر خوب لڑے اور حضرت نے پتھریان کافرون پر مارین لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری بعد فتح مکے کے

وحی نہین اوترتی ف اس حدیث کا مفصل قصہ یہ ہی کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بھیجتے تھے کہ
حضرت خوش ہونگے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیون کے گھر تحفے بھیجا کرین عایشہ کی کیا خصوصیت ہی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہین بلکہ اونمین ایسا دینی کمال ہی کہ سواے اوسکے اور کسی بی بی پاس
مجکو وحی نہین آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب اور بیبیون سے افضل ہی سو حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مین آپ کی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہون

۱۰۵۲ یارسول اللہ ﷺ ؛ انس یا ام سلیم اما تعلمین ان شرطی علی ربی انی اشترطت علی ربی فقلت انما انا بشر
ارضی کما یرضی البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیہ من امتی بدعوة لیس لہا
باھل ان تجعلہا لہ طہورا وزکوۃ وقربۃ تقربہ بہا یوم القیمۃ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم
کیا تو نہین جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہی کہ مین البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہکر کہ مین تحقیق آخر آدمی ہون راضی ہوتا ہون جیسے آدمی راضی ہوتا
ہی اور غصہ کرتا ہون جیسے آدمی غصہ کرتا ہی سو جس کسی پر اپنی امت سے مین بددعا کرون کہ اوسکے وہ لائق نہو تو ای رب اوس بددعا کو اوسکے گناہونکی
طہارت اور پاکی اور اپنے نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے دن اوس بددعا کے سبب اوسکو تیری نزدیکی حاصل ہو ف انس سے روایت ہی کہ
میری ماں ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اوسکو حضرت نے ایک روز دیکھکر فرمایا کہ اری تو تو بڑی ہو گئی اب تجکو بڑھنا نصیب نہو جیو اوس لڑکی نے روکر ام سلیم
سے کہا کہ حضرت نے مجکو بددعا دی ام سلیم نے کہا یارسول اللہ آپنے کیا میری یتیم لڑکی کو بددعا دی ہی حضرت نے فرمایا کیسی بددعا ام سلیم نے کہا کہ وہ
لڑکی روتی ہی اور کہتی ہی کہ حضرت نے مجکو یون بددعا دی کہ تو عمر دراز نہو جیو تو حضرت ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت گھبرا کہ اگر نے قصور والے کے
میری بددعا نہین لگتی بلکہ اوسکے بدلے خدا کے نزدیک اوسکے حق مین برکت اور بہتری ہوتی ہی حضرت کی یہ دعا ایسی تھی جیسے کسی وقت ماباپ
اپنے لڑکے کو کوستے ہین جیسے ای کمبخت اپنے نصیب کر دل سے اوسکا برا نہین چاہتے ہر چند حضرت بیجا غصے سے معصوم تھے لیکن حضرت کو
کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ پیش بندی کرکے اپنی بددعا کی نہ تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر نے قصد کسیکے حق مین کبھی بددعا نکل جاے
تو اثر نکرے بلکہ برعکس اوسکے بہتر ہو شعر اپنی امت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو ٭ ایسی شفقت کسی ماباپ مین دیکھی نہ سنی ات تو امت کو
ہی لازم کہ جب ایسا ہو رسول ہمراہ اوسکی چلین عنت کی کرین سیج کنی ٭

۱۰۵۳ ھ انس یا ام سلیم ان اللہ قد کفی واحسن
قالہ یوم حنین مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم کافرون کی شر کو خدا نے کفایت کر گیا اور اوسنے بہتر احسان کیا
یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ کیون تو نے باندھا ہی ام سلیم نے کہا یارسول اللہ مینے
اس ارادے سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب آوے تو اوسکا پیٹ پھاڑ ڈالون تو حضرت نے ہنسکے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی
تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہین ف

۱۰۵۴ انس یا ام سلیم ما ھذا الذی تصنعین قالہ حین راھا تجمع عرقہ
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلیم تو یہ کیا کرتی ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا پسینا
جمع کرتے دیکھا ف انس سے روایت ہی کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر مین آکر سوتے تھے ایک روز حضرت کے بدن سے پسینا بہت نکلا
میری ماں یعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پوچھ پوچھ کر عطر کی شیشی مین بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہ حدیث فرمائی یعنی تو کیون پوچھتی ہی
ام سلیم نے کہا یارسول اللہ یہ میری عطر کی شیشی ہی اسمین مین آپکا پسینا ڈالتی ہون کہ حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہی
اور دوسری روایت مین ام سلیم نے یون جواب دیا کہ اپنے لڑکونکی برکت کے واسطے حضرت کا پسینا جمع کرتی ہون حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی

دنیا مین کسیکو ملتا ہی اوسکی تلاش لے فائدہ ہی سو غلط بات ہی اسواسطے کہ محنت مزدوری کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا
نوکری کرنا بشرطیکہ اوسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنا پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین لے خواہش اسکو کچھ دیوے یہ سب درست ہی جو مال ان طرحون سے
حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہی غرضکہ جسکا ندر کو قیامت مین خدا کو منہہ دکھانے کا یقین ہی اوسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہی اور حرام خور
خدا فراموش سے گفتگو نہین ۞ ابن عباس ایھا الناس انه لم یبق من مبشرات النبوة الا الرؤیا الصالحة ١٠٣٧
یراھا المسلم او تریٰ له الا وانی نھیت ان اقرأ القران راکعا وساجدا فاما الرکوع فعظموا
فیه الرب واما السجود فاجتھدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ پیغمبری کی خوشخبریون سے اب کچھ باقی نہین رہا سوای ٹھیک خواب کے کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی
اور مسلمان دیکھے اور مجھکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرنے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہو اور
سجدے مین بہت دعا مین کوشش کرو کہ سزاوار ہی سجدے مین تمھاری دعا قبول ہونا **ف** یہ حدیث حضرت نے انتقال کے قریب حجرے کا پردہ
اوٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اوسکا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہی میرے بعد کوئی
پیغمبر نہین ہان مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب ایک طریقہ باقی ہی قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا
اوسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونے کا مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر سر رکھنا
عاجزی کا کمال رتبہ ہی رحمت الٰہی جوش ہی مار آجاتی ہے ۞ ابو سعید ایھا الناس انه لیس بی تحریم ما احل الله لی ١٠٣٨
ولکنھا شجرة اکرہ ریحھا یعنی الثوم **قاله** حین قال الناس حرمت حرمت حین قال من
اکل من ھذہ الشجرة الحدیث مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میرے اختیار مین حرام کرنا نہین
جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہی کہ مجھکو اوسکی بو بری معلوم ہوتی ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب لوگون نے
کہا کہ لہسن حرام ہوا حرام ہوا جبکہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے **ف** یعنی حرام حلال مقرر کرنا
بدون حکم خدا میرے اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہی اور لہسن کی حرمت شرعی نہین کراہت طبیعی ہی ۞ انس ایھا الناس انی ١٠٣٩
امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانی اراکم امامی ومن
خلفی ثم قال والذی نفس محمد بیدہ لو رایتم ما رایت لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا قالوا وما رایت
یا رسول اللہ قال رایت الجنة والنار مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو مین تمھارا امام ہون مجھسے آگے
رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی
اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ اگر تم دیکھتے جو مینے دیکھا تو تھوڑا ہنستے اور بہت سا روتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ
آپنے کیا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ مینے بہشت اور دوزخ کو دیکھا **ف** معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہی
رکوع اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہی جب اول امام رکوع سجود کر لیوے تو مقتدی کرین پھر ہنسنے کی برائی
بیان کی کہ اوسکا سبب غفلت ہی اور رونے کی تعریف کی کہ اوسکا سبب بیداری اور علم ہی **خ** ابن عباس ایھا الناس ١٠٤٠
علیکم بالسکینة فان البر لیس بالایضاع **قاله** یوم عرفة بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی

فرمایا ای عائشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہاں فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن ف مصابیح میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں اٹھینگے مینے کہا یا رسول اللہ عورتا اور مرد ایک دوسرے
کو دیکھینگے تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہونگے وہاں کہاں ٹھکانے رہینگے کہ کوئی کسی کو دیکھے

۱۰۶۰ ھ عائشۃ یا عائشۃ لا تکونی فاحشۃ مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ تو زیادہ گو بد زبان نہو
ف اسکا قصہ ہو چکا کہ یہودیوں نے حضرت کو زبان دبا کے بددعا کی حضرت عائشہ رض نے انکو اوسی طرح جواب دیا اور بڑھ کے لعنت کی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا انہوں نے کہا اوس سے زیادہ کیوں کہا

۱۰۶۱ ق عائشۃ یا عائشۃ ما ازال اجد الم الطعام الذی اکلت بخیبر فھذا اوان وجدت انقطاع ابھری من ذلک السم بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ میں ہمیشہ اوس کھانے کی تکلیف پاتا ہوں جو مینے خیبر میں کھایا تھا سو یہ وقت تو اب وہ ہے کہ مجھکو معلوم ہوا کہ
اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اوسی زہر سے ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں حدیث فرمائی یعنی اوسی زہر کے اثر سے
اب میرا انتقال ہے

۱۰۶۲ خ عائشۃ یا عائشۃ ما اظن فلانا وفلانا یعرفان دیننا الذی نحن علیہ یعنی
رجلین من المنافقین بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ میرے گمان میں نہیں آتا کہ فلانا اور فلانا
جانتے ہوں اس دین کو جسپر ہم ہیں یعنی دو مرد منافق ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ میں دو شخصوں کا ذکر کرتی تھی کہ اتنے میں حضرت
تشریف لائے پھر اون دونوں کے حق میں حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیاں اون سے ظاہر ہوتی ہیں خیال ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہیں حضرت نے
گمان کہا یقین نہیں اسواسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہے

۱۰۶۳ خ عائشۃ یا عائشۃ ما کان معکم لھو فان الانصار
یعجبھم اللھو بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ تمہارے پاس کھیل نہ تھا اسواسطے کہ انصاریوں کو
کھیل خوش معلوم ہوتا ہے ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ مینے ایک عورت کی ایک انصاری مرد سے شادی کر دی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر پڑھنے کو معلوم ہوا کہ نکاح میں دف بجانا اور گانا حلال ہے بشرطیکہ دف میں جھانجھ نہو
اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو

۱۰۶۴ ھ عائشۃ یا عائشۃ ما لک حشیا رابیۃ قالت قلت لا شیء فقال لتخبرنی
او لیخبرنی اللطیف الخبیر قالت قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی فاخبرتہ قال فانت السواد
الذی رایت امامی قلت نعم فلھدنی فی صدری لھدۃ اوجعتنی ثم قال اظننت ان یحیف
اللہ علیک ورسولہ قالت مھما یکتم الناس یعلمہ اللہ قال نعم قال فان جبریل اتانی حین
رایت فنادانی فاخفاہ منک فاجبتہ فاخفیتہ منک ولم یکن یدخل علیک وقد وضعت ثیابک
فظننت ان قد رقدت فکرھت ان اوقظک وخشیت ان تستوحشی فقال ان ربک یامرک
ان تاتی اھل البقیع فتستغفر لھم مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ کیا تیرا حال ہے جو
دم پھولی اور ہانپتی ہے حضرت عائشہ نے کہا کس چیز سے یعنی کوئی سبب نہیں ہے میرے ہانپنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا سبب بتلا دے
یا تو پھر مجھکو ظاہر باطن کا دانا خبردار بتلا دیگا حضرت عائشہ نے کہا مینے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان پھر مینے حضرت کو سب حال بتلا دیا
حضرت نے فرمایا تو تو ہی تھی سیاہ سیاہ جسکو مینے اپنے آگے دیکھا مینے کہا کہ ہاں حضرت نے مہربانی سے میری چھاتی میں ایسا دھکا مارا

اسپر حساب اور غیر ونکو فائدہ لیکن بقدر اپنے گھر بار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہین اور توکل کے بھی مخالف نہین کہ حضرت اپنی بیبیون کو
سال بھر کا قوت دیتے تھے **۱۰۴۷** م جابرؓ یَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قوم بنی سلمہ اپنے گھرونمین بنے رہو تا تمہارے نقش قدم لکھے جاوین اپنے گھرونمین بنے رہو تا کہ تمہارے نقش قدم
لکھے جاوین ف بنی سلمہ انصار ونکی ایک قوم تھی اونکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اونہون نے چاہا کہ مسجد کے گرد آبسین تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی دو بار یعنی ہرچند مسجد دور ہونے سے تمکو آنے جانے مین تکلیف ہی لیکن کتنا بڑا ثواب ہی کہ ہر ایک ڈگ کے شمار پر ایک نیکی تمہارے
واسطے لکھی جاتی ہی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہی معلوم ہوا یہ کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے
۱۰۴۸ نوع آخر دوسری قسم کی حدیثین ق أُمُّ سَلَمَةَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ
الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ
فَهُمَا هَاتَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھسے بعد عصر کے دو رکعتون کا حال
پوچھا سو اوسکا حال یہ ہی کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو اونہون نے مجھکو مشغول کر لیا بعد ظہر کے دو رکعتون سے
سو وہ دونون رکعتین یہ ہین ف مصابیح مین کریب سے روایت ہی کہ مجھکو عبد اللہ بن عباس وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عایشہ پاس بھیجا کہ بعد
عصر کے دو رکعتین پڑھنا سنت ہی یا نہین حضرت عایشہ نے مجھکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مینے حضرت کو بعد عصر کے سنت سے منع کرتے
سنا پھر حضرت کو ایک روز مینے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تو مینے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ
رکعتین ظہر کی قضا تھین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہون تو بعد عصر کے پڑھ لے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا
۱۰۴۹ حضرت کو خاص تھا اب درست نہین اسواسطے کہ سنت کی قضا بدون فرض کے جایز نہین خ أَنَسٌ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ
وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حارثہ کی ما حال تو یون ہی کہ بہشت مین
کئی بہشتین ہین اور مقرر تیرا بیٹا پونہچا بہت اونچی بہشت مین ف حارثہ بدر مین شہید ہوا تھا اوسکی مانے حضرت کے پاس آکر
کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہو تو مین اوسکے غم مین صبر کرون اور اگر جنت کے سوا کہین اور ہو تو محنت کرکے اوسکو رولون تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ نسمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہی بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین ایک سے ایک اعلی اور تیرا بیٹا فردوس مین
۱۰۵۰ ہی جو سب سے عمدہ اور بلند ہی خ أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَاقِيلُ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَا
يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَا وَيُرْوَى سَنَهْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص کی یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام خالد یہ سیاہ بوسی کی چادر اچھی ای ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت مین بجای سنا کے سنہ دونون مقام پر آیا ہی اور
دونون ان لفظون کے معنی اچھی ف ام خالد سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اونمین ایک چادر سیاہ دھاریدار
تون کی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ مین یہ کسکو دون اصحاب چپ رہے اور مین کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجھکو بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس
۱۰۵۱ حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کو چیز دیکر اوسکی تعریف کرنا تا کہ لڑکے خوش ہون مستحب ہی ق عَائِشَةُ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي
فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلمہ تو مجھکو نہ رنج دے عایشہ کے مقدمہ مین اسواسطے کہ سوا عایشہ کے تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین مجھپر

١٠٦٨ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِيْنِ يَعْنِي بِئْرَ ذِيْ أَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ خدا کی قسم اوس کنوئین کا پانی جیسے مہندی کا بھگویا پانی اور اوسکے چھوہارے کے درخت جیسے شیطانون کے سر یعنی ذی اروان کنوئین کے **ف** حضرت پر جادو کرنے کا قصہ قریب گذرا اور کنوئین کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا

١٠٦٩ **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ یہ جبرئیل ہین تجکو سلام کرتے ہین **ف** پورا قصہ حضرت عایشہ رضی سے یون روایت ہی کہ مینے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ جو آپ دیکھتے ہین مین نہین دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہ رضی کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پونہچانا مستحب ہی اور سلام کا جواب یاد کرکے دینا افضل ہی جیسے عایشہ رضی نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی

١٠٧٠ **ھ** عَائِشَةُ يَا عَائِشُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ اشْحَذِيْهَا حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایش چھری دی **ف** عایش اختصار ہی عایشہ کا مصابیح مین ثابت ہی کہ سینگ دار سیاہ مینڈھے کو حضرت نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجھسے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کرے پھر حضرت نے چھری کو لیا اور مینڈھے کو پچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمد سے اور محمد کے گھر والون سے اور محمد کی امت سے

١٠٧١ **ھ** عَائِشَةُ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتُمْ مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہ محمد کی بیٹی ای صفیہ عبد المطلب کی بیٹی ای عبد المطلب کی اولاد مین مالک نہین تمہاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے **ف** جب یہ آیت اوتری کہ ای پیغمبر اپنی برادری والون کو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تب حضرت نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا مین اپنے مال دینے مین مجکو اختیار ہی آخرت کا مین مالک اور مختار نہین ہون ایمان اور نیک عمل کرے میری قرابت پر نہ بھولیو

١٠٧٢ **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدَاكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحَرَّقٍ هٰكَذَا ذُكِرَ الْأَكْثَرُ لِلَّيْثِيِّ وَالرِّوَايَةُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ بخاری اور مسلم مین ابی ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ایماندار عورتو تم مین سے کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نہ جانے اور اگرچہ تحفہ بکری کے پاؤن کی جلی ہوئی نلی ہو اسی طرح اللیثی نے ذکر کیا ہی اور مشہور روایت یون ہی کہ ای مسلمان عورتو ناچیز نہ جانے ہمسائی دوسری ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کھر یا کھر کے درمیان کا گوشت ہی **ف** یعنی ہمسایہ اور پڑوسیون کو آپس مین محبت اور الفت چاہیے تو آپسمین تحفے دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہی تھوڑے بہت کا دھیان اور خیال نہ چاہیے کر عورتونکو خاص کرکے اس واسطے فرمایا کہ اونکو تحمل نہین ہوتا کم چیز کو پھیر دیتی ہین حقیر جانکر اور اوسکو فضیحت کرتی ہین تو محبت کہان اور عداوت پیدا کی

اَلْبَابُ السَّادِسُ

چھٹے باب مین بہت قسم کی حدیثین ہین اول قسم وے ہین جنکے سر پر لیس آیا ہی **خ** عَائِشَةُ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاویگا **ف** قیامت مین دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامہ اعمال دکھلائے جاوینگے اوس مین کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ہی ایماندارونکا اور دوسری طرح یہ کہ اوسمین ہر ایک بات مین جھگڑا ہوگا یہ کافرونکا حساب ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی

١٠٧٣ **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ

١٠٥٥ م انس یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک ق له لامرأة کان فی عقلها شیء فقالت یا رسول اللہ ان لی الیک حاجة مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانی کی ما دیکھ اور چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تاکہ مین تیرا کام کردون یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسکی عقل مین کچھ خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ سے کچھ کام ہی ف ایک عورت تھی دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجیے حضرت کمال اخلاق سے اوسکی بھی خاطر شکنی نکرتے اور اوسکا کام کر دیتے

١٠٥٦ ق عایشة یا بریرة هل رأیت منها شیئا یریبك یعنی عایشة قاله حین قال فیها اهل الافك ما قالوا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بریرہ کیا تو نے عایشہ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجکو شک پڑے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب حضرت عایشہ کے حق مین تہمت کرنے والون نے کہا جو کہا ف تہمت کا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا

١٠٥٧ ق عایشة یا بنیة الا تحبین ما احب قاله لفاطمة حین بعثها ازواج النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم الیه ینشدنه العدل فی عایشة بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بچی کیا تو نہ چاہیگی جو مین چاہتا ہون یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب اونکو حضرت کی بیبیون نے حضرت کے پاس بھیجا تھا عایشہ رضہ کے حق مین برابری چاہتین تھین ف دوسرے باب مین اسکا قصہ مفصل ہو چکا

١٠٥٨ ق عایشة یا عایشة اشعرت ان اللہ افتانی فیما استفتیته فیه جاءنی رجلان فقعد احدهما عند رأسی والاخر عند رجلی فقال الذی عند رأسی للذی عند رجلی او الذی عند رجلی للذی عند رأسی ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبه قال لبید بن الاعصم قال فی ای شیء قال فی مشط ومشاطة وجف طلعة ذکر قال فاین هو قال فی بئر ذی اروان بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجکو حکم کیا جسمین مینے اوس سے حکم چاہا یعنی میری دعا قبول کی اور جادو کا حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اوسنے جو میرے سر پاس تھا اوس سے جو میرے پیر پاس تھا یا اوسنے کہا جو میرے پیر پاس تھا اوس سے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہی اس مرد کو یعنی حضرت کو اوسنے جواب مین کہا کہ اسپر جادو کا اثر ہی اوسنے کہا کسنے اسکو جادو کیا ہی دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا ہی اوسنے کہا کس چیز مین کیا ہی دوسرے نے کہا کہ کنگھی مین اور اون بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر جھوہارے کی بالی کے غلاف مین اوسنے کہا کہ یہ کہان رکھا ہی دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوئین مین ف مصابیح مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے کہ مین کر چکا اور بخاری مین یون روایت ہی کہ حضرت بیبیون سے صحبت نکر سکتے تھے چنانچہ ایکروز حضرت میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب کے ساتھ اوس کنوئین پر تشریف لیگئے اوسکے نکلتے ہوئے حضرت کو صحت حاصل ہوئی مینے کہا یا حضرت اوس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو تو شفا دی مین کس واسطے لوگون مین فتنہ انگیزی کرون اور شور غل مچاؤن حضرت پر جادو اثر کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یون ہی کہ جادوگر پر جادو اثر نہین کرتا تو جب حضرت پر جادو کا اثر ہوا تو اونکے نزدیک بھی حضرت کو جادوگر کہنا درست نہوا

١٠٥٩ ق عایشة یا عایشة الامر اشد من ان ینظر بعضهم الی بعض یعنی یوم القیمة بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

۱۰۷۹ جبش مین جانا اور آنا جہاز پر سے ہوا تھا ق عثمان لیس بکذاب من اصلح بین اثنین فقال خیرا او نمی
خیرا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹھا نہین جو ملاپ کرا دیوے دو مین تو کہے نیک بات
یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات ملاپ کے واسطے ف یعنی ہر چند جھوٹھ حرام ہی لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہی کہ دروغ مصلحت آمیز

۱۰۸۰ بہ از راستی فتنہ انگیز خ الصعب بن جثامۃ لیس بنا رد علیک ولکنا حرم بخاری مین صعب بن جثامہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تجھکو پھیر دینا نہین ولیکن ہم تو احرام باندھے ہین ف یہ قصہ ہو چکا کہ حضرت احرام باندھے
حج کو جاتے تھے راہ مین صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا حضرت نے نلیا صعب کا دل تھوڑا ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی

۱۰۸۱ اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو تیرا تحفہ قبول کرتے م ابو ہریرۃ لیست السنۃ بان لا تمطروا ولکن السنۃ ان
تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شیئا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قحط وہی نہین کہ تمہارے
واسطے مینہ نہ برسایا جاوے ولیکن قحط وہ ہی کہ جسمین بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھ نہ اوگاوے ف یعنی قحط وہ ہی کہ مینہ برسے اور زمین

۱۰۸۲ سے کچھ نہ اوگے کہ اسمین بالکل امید قطع ہی اور غضب الہی صاف کھلا ہی ق ابو ہریرۃ لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہ
صدقۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہین ف یعنی خدمتی غلام اور

۱۰۸۳ گھوڑے پر زکوۃ نہین اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہون تو ان پر زکوۃ ہی م جابر لیس فیما دون خمس اواق
من الورق صدقۃ ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ
اوسق من التمر صدقۃ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین زکوۃ اور نہین
پانچ اونٹوں سے کم مین زکوۃ اور نہین پانچ وسق سے کمتر چھوہارے مین زکوۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہی تو پانچ اوقیے
دو سو درم ہوئے جو تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہین اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی تخمینا پانچ من پختہ ہو حدیث مین
نصاب کا بیان ہی کہ اس سے کمتر مین زکوۃ نہین امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوے جب تک پانچ من نہو اوس مین زکوۃ
نہین اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے مین کچھ حد مقرر نہین تھوڑے اور بہت سب مین زکوۃ ہی یعنی

۱۰۸۴ دسواں حصہ ق عائشۃ لیس کذلک ولکن المؤمن اذا بشر برحمۃ اللہ ورضوانہ وجنتہ احب
لقاء اللہ واحب اللہ لقاءہ وان الکافر اذا بشر بعذاب اللہ وسخطہ کرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ لقاءہ
قالہ لما حین قالت کلنا نکرہ الموت بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین لیکن
ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہی یعنی مرتے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہی اور خدا اوسکے ملنے کو
دوست رکھتا ہی اور البتہ کافر کو جب مرتے وقت عذاب الہی اور اوسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہی تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہی خدا بھی اوسکے ملنے کو برا جانتا ہی
یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمایا جب حضرت عائشہ رضہ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہین ف یعنی زندگی مین موت کا
برا جاننا معتبر نہین مرتے وقت کا اعتبار ہی کہ ایماندار رحمت الہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہی اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہی اور

۱۰۸۵ موت کو برا جانتا ہی م فاطمۃ بنت قیس لیس لک علیہ نفقۃ قالہ لها لما طلقها زوجها ابو عمرو
بن حفص البتۃ مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اوسپر واجب نہین یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے

کہ تجھ پر درد ہونے لگا پھر حضرت نے فرمایا کیا تو نے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اسکا تجھ پر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی رات کسی اور بی بی پاس میں جاتا
حضرت عایشہ رضی نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہیں خدا اوسکو جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہاں جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل میرے پاس
آیا تھا جب کہ تو نے دیکھا پھر اوسنے مجکو پکارا اور تجھسے چھپایا سو میں نے اوسکو جواب دیا اور تجھسے میں نے چھپایا اور جبرئیل کبھی تیرے پاس آیا تھا
اور تو نے اپنے کپڑے اوتار چکی تھی اور میرے گمان میں آیا تھا کہ تو سو گئی سو مجکو برا لگا کہ تجکو جگاؤں اور ڈرا میں کہ تو گھبرائیگی سو جبرئیل نے
کہا کہ مقرر تیرا رب تجکو یہ حکم کرتا ہی کہ تو بقیع کے قبرستان والے مردوں پاس جا پھر اونکے واسطے مغفرت مانگ ف حضرت عایشہ رضی سے روایت
ہے کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور آ لیٹے کہ حضرت کے گمان میں میں سو گئی پھر حضرت اوٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ
جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجکو یہ شک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے ہیں سو میں بھی اپنی کرتی پہن اور اوڑھنی اوڑھ کے
حضرت کے پیچھے چلی یہان تک کہ حضرت قبرستان میں گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اوٹھا کر دعا کی بعد اسکے حضرت
وہان سے پھرے تو میں بھی پھری حضرت جھپٹے میں بھی جھپٹی سو میں جلدی سے آگے آ کر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہ حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان
کا نام ہی حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہی کئی قدم کا فرق ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں جانا اور مردوں کے واسطے دعا کرنا
سنت ہی ف عَایِشَةُ یَا عَایِشَةُ مَا یُؤْمِنُنِی اَنْ یَکُوْنَ فِیْهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّیْحِ وَقَدْ رَاٰی ۱۰۶۵
قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا قَالَهٗ لَمَّا قَالَتْ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَی النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَیْمَ
فَرِحُوْا رَجَاءَ اَنْ یَکُوْنَ فِیْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا رَاَیْتَهٗ عُرِفَتْ فِیْ وَجْهِكَ الْکَرَاهِیَةُ بخاری اور مسلم میں
حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ کون چیز مجکو نڈر کرتی ہی شاید اس آندھی اور بدلی میں عذاب الٰہی ہو تحقیق ایک قوم
یعنی عاد پر عذاب ہو چکا ہی آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الٰہی دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہ بدلی ہمارے پانی کی برسانے والی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب
کہ حضرت عایشہ نے کہا تھا یا رسول اللہ میں دیکھتی ہون لوگوں کو جب بدلی دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس امید سے کہ اسمین مینہہ ہوگا اور میں
آپ کو جو دیکھتی ہون کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہی ف حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی
کہ میں نے حضرت کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ حضرت کا خوب منہ کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور دعا خیر
کرتے خوف سے کبھی اوٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جب تک پانی نہ برستا تو میں نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
بیخوف ہونیکا کیا مقام ہی آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا ہی سے برباد ہوئی قول مشہور کا کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا
بندگی اسیکا نام ہی کہ بندہ اپنے مالک سے ڈرتا رہی بات میں لرزتا رہے ه عَایِشَةُ یَا عَایِشَةُ مَتٰی دَخَلَ هٰذَا الْکَلْبُ هٰهُنَا ۱۰۶۶
مسلم میں حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ یہ کتا اس مکان میں کب گھس آیا تھا ف اسکا قصہ یہ ہی کہ
حضرت جبرئیل نے حضرت پاس آنیکا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر میں کتا گھس آیا تھا اس سبب سے اونکے آنے میں دیر ہوئی تھی جب حضرت
کو حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی ه اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَا عَایِشَةُ نَاوِلِیْنِی الثَّوْبَ وَیُرْوٰی الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ ۱۰۶۷
اِنِّیْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَیْضَتَكِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِكِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ مجکو کپڑا
اوٹھا دے اور دوسری روایت میں ہی کہ جانماز اوٹھا دے سو حضرت عایشہ نے کہا کہ مجکو حیض کے دن ہیں تب حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو
تیرے ہاتھ میں نہیں ف یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہی اس واسطے کہ اوسکے ہاتھ میں تو نجاست نہیں لگی ف

دوسرا نسب ظاہر کرنا اور بگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر بیدینک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہی جسمین کفر کا خوف ہی اور اگر
کوئی صریح کفر کی بات دیکھ کر کسیکو کوئی کافر کہے تو درست ہی لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہی کہ مبادا اوسی کے اوپر نہ پلٹ پڑے ق
۱۰۹۰ ابن مسعودؓ لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ وفی روایۃ
اَتی اَوْ دَعَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری اوپر نہین جو مصیبت مین منہ کو کوٹے اور گریبان
پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ جو ان تین کامون مین سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہین ف کفر کے بول
یعنی واویلا واویلا کہنا یا یون کہنا کہ ہای یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہم پر ہوا یا میت کی برائیان ذکر کرکے چلا کر رونا پیٹنا سنت
یہ ہی کہ مصیبت مین صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے یہ کفر کی رسمین نکرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن
۱۰۹۱ دل مین غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہین خ ابوھریرۃ لیس منا من لم یتغن بالقرآن بخاری مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہین جو قرآن کو سمجھ بوجھ کے دنیا سے یا اور شعر سخن سے بے پرواہ نہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو
خوش آوازی سے نہ پڑھے اور مد اور شد کی رعایت نکرے وہ ہماری سنت پر نہین ف عرب کا دستور تھا کہ مجلسون مین اور سفر مین
شعرخوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھ حاجت نہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا
مطلب سمجھے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہی کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہین تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اوس شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا سے
اوسکا دل سرد نہو وہ حقیقت مین حضرت کی راہ سے بے نصیب رہا اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہی
۱۰۹۲ بشرطیکہ حروف کم زیادہ نہوا اور راگ راگنی کو دخل نہ دے کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہی ق ابن مسعودؓ لیس
من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمھا لانہ سن القتل اولا ویروی
لانہ کان اول من سن القتل بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل ہو
مگر کہ آدم کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اوسکے خون کا حصہ پڑتا ہی یعنی وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہی اسواسطے کہ اوسنے خون کرنے کی راہ نکالی اور
دوسری روایت مین یون ہی کہ اوسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہی کہ اوسنے اول اول قتل کی راہ نکالی ف حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے
بھائی ہابیل کو ناحق مار ڈالا تھا خونریزی کی رسم اول اوسی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اوسپر ضرور ہوگا
۱۰۹۳ اسی طرح جو شخص کہ بدرسم خلاف شرع نکالیگا اوسکے کرنے والون کے برابر اوسکی گردن پر بھی وبال پڑیگا ق ابن مسعودؓ لیس
ھو کما تظنون انما ھو کما قال لقمان لابنہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم ق لہ
لما نزلت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم فشق ذلک علی اصحابہ وقالوا اینا لم یظلم نفسہ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکا مطلب یون نہین جیسا تمنے گمان کیا وہ مطلب تو یون ہی جیسا
لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ای بیٹا اللہ کا شریک ٹھہرانا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب آیت اوتری کہ جو لوگ
ایمان لائے اور اپنے ایمان مین ظلم کو نہ ملایا اونکو قیامت مین امن امان ہی تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور اونھون نے
کہا کہ ہم لوگون مین کون ایسا ہی جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہین کرتا ف ظلم بیجا کام کا نام ہی کفر بھی بیجا کام ہی تو صحابہ
ظلم کے معنی عام سمجھے تھے اسواسطے گھبرا گئے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہین بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اوس آیت مین

بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
پہلوان وہ نہین کہ جو لوگونکو پچھاڑے حقیقت مین پہلوان تو وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت
نکرے کہ آخر کو پچتاوے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ بخاری اور مسلم مین

۱۰۷۵

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہی بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پرواہی حقیقت مین دل کی بے پرواہی ہی ف
یعنی غنی اور تونگر اوسکا نام نہین جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اوتنی احتیاج زیادہ مصرع
آنانکہ غنی تراند محتاج تراند ؛ تو حقیقت مین غنی اور بے پروا قناعت والا ہی جسکا دل غنی ہی اس واسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو
کچھ حاجت نرہی کہ تونگری بدل است نہ بمال ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ

۱۰۷۶

وَلَا اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ اقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہین جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع در بدر
پھراوے حقیقت مین بیچارہ محتاج تو وہ ہی جو حرام اور سوال سے رکا رہتا ہی اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ لائق دینے کے وہ لوگ ہین
کہ باوجود محتاجی کے لوگون سے نہین سوال کرتے چمٹ کر یعنی بدون لیے پیچھا نہ چھوڑین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج لوگ سوال
نہین کرتے اونکے دینے مین زیادہ تر ثواب ہی گدائی فقیرون سے اور اونکا حق مقدم ہی انکے حق سے اسواسطے کہ انھون نے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر
کر لیا ہی اگر ایک مقام پر نپاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوینگے اور وہ بیچارے زبان ہین خواہ دنیا کی غیرت سے خواہ توکل اور قناعت سے

۱۰۷۷

خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا بخاری مین
عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہین جو احسان کے عوض احسان کرے ولیکن برادری کا
حق ادا کرنے والا وہ ہی کہ جب کوئی اوس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اوسکو جوڑے ف یعنی جو اپنے بھائی بندون کے جور اور ظلم کے مقابلے
مین انسے احسان کرے اوسنے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان کے بدلے احسان کرنا دین مین کچھ عمدہ بات نہین کافر بھی
ایسا کرتے ہین ق اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهٗ وَلِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّلَكُمْ اَنْتُمْ

۱۰۷۸

اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ قَالَ لِاَسْمَآءَ حِيْنَ قَدِمَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ
سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْكُمْ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت عمیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا
حقدار نہین تم سے زیادہ اور اوسکو اور اوسکے ساتھ والون کو ایک ہجرت کا ثواب ہی اور تمکو اے جہاز والو دو ہجرتون کا ثواب ہی یعنی عمر
فاروق نے اسماء سے کہا تھا جب وہ حبش سے آئین کہ ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہین تمھاری نسبت ف ابتدائے
اسلام مین جعفر طیار نے مع چند صحابہ کے مکے سے حبش کے ملک مین ہجرت کی پھر جب حضرت اور باقی اصحاب مدینے مین ہجرت کر کے آئے اور خیبر فتح ہوا
تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینے مین ہجرت کر آئے تب عمر فاروق نے اسماء سے جو جعفر کے اوس وقت نکاح مین تھین اور حبش سے آئین تھین کہا کہ
اے اسماء ہم حضرت کے زیادہ تر حقدار ہین کہ ہمنے ہجرت مین سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسلئے کہا کہ اے عمر ہم دور ملک مین گئے تھے ہمکو
ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور تم قریب ملک مین آئے جہان کھانے پینے کی کچھ تکلیف نہین پھر اسماء نے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی خدا کی راہ مین تکلیف زیادہ اوتنا ہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ اونکا

معلوم ہوا کہ اگر محتاجوں کو بھی دیجیے تو برائی بھی دور ہو جاوے اور دعوت نہ قبول کرنے کو اسواسطے بد کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہے کہ مسلمانوں کی آپسمین محبت اور الفت حاصل رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہے محبت زیادہ ہونیکا پھر جب جسنے دعوت نہ قبول کی اوسنے محبت توڑی تو اوسنے خدا اور اوسکے رسول کی مرضی چھوڑی

۱۱۰۰ ق ابن مسعود بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بُری بات ہے ہر ایک مسلمان کے حق مین یہ کہنا کہ مین ایسی ایسی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد نکل جاتا ہے اون اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بند رسیون سے چھوٹ بھاگین ف اونٹ جہان رسّی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے چندروز غفلت کی اور دورا اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہے اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین اندک غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہے لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دورا اور تکرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہے مفت نہ برباد ہو قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہے اسکو آسان بات نسمجھے اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ مین قرآن کو بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہے تو اس طرح نکہے کہ اسمین بے پروائی نکلتی ہے اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہے

ف تاکید تکرار قرآن و ہمیشہ دورکرنیکی و شناعت غفلت کہ سبب نسیان ہے

فصل

۱۱۰۱ اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر بینا اور بینما کی لفظ ہے ق جابر بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین چلا جاتا تھا کہ اچانک مینے آسمان سے ایک آواز سنی تو مینے سر کو اوٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سو مین اوس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مینے کہا کہ مجکو کمل اوڑھاؤ کمل اوڑھاؤ سو لوگون نے مجکو اوڑھایا پھر خدا نے یہ آیتین اوتارین کہ اے کپڑے کے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگون کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہکے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر ف اول اقرأ کی سورت اوتری پھر قریب تین برس کے وحی آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اوتری تب حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا

۱۱۰۲ خ ابو ہریرۃ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس دم کہ مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے تو سونے کے دو کنگن میرے دونون ہاتھون مین ڈالے گئے سو مجھپر وے بہت بھاری پڑے اور اونہون نے مجکو رنج اور تشویش مین ڈالا تو مجکو حکم ہوا کہ اونکو پھونک مار سو مینے اونکو پھونک مارا سو وے جاتے رہے تو اون دونون کنگنون کی تعبیر مینے اون دو جھوٹھون کی جنکے مین درمیان ہون صنعا والا اور یمامہ والا ف صنعا یمن مین ایک شہر ہے حضرت کے وقت مین ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابو الاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی منکر نہ تھا سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہے وہان مسیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری مین شراکت کا

مسئلہ ہر دو دجل از کذابین

فرمایا جبکہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو طلاق بائن دی تھی **ف** طلاق دو قسم ہی رجعی اور بائن طلاق رجعی میں عدت کے
اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہی سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن مین عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک
واجب نہین بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہی اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن مین خاوند پر خرچ واجب ہے خواہ حمل ہو خواہ نہو اور
یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہین اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر مین تھا اوسنے اپنے وکیل کی معرفت جو بھیجے تھے فاطمہ نے
جو نلیا اور اوسکی بابت حضرت سے کہی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہین جو تکرار کرتی ہی اور یہ مطلب نہین کہ خاوند پر واجب نہین

۱۰۸۶ **ق** جابرؓ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکھنا
کچھ نیک کام نہین **ف** حضرت سفر مین تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش مین پڑا ہی اور لوگون نے اوسپر سایہ کیا ہی حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا
ہی لوگون نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر مین روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہین علما کا یہی
مذہب ہی کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نرکھنا دونون درست ہی لیکن اگر طاقت ہو اور مضرت کسی طرح نہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہی

۱۰۸۷ **ق** ابو موسیٰ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگون سے نہین
جو غم اور مصیبت مین سر کے بال مونڈاوے اور کپڑے پھاڑے اور مونہہ کھسوٹے اور چلاوے **ف** کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اوسکے
غم مین ایسے کام کرتے جس طرح ہندؤن مین بال منڈانے کی رسم ہی اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین
یا محرم مین جیسے عوام کی عادت ہی پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہی اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہین سواسطے کہ مصیبت مین صبر
لازم ہی اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہین

۱۰۸۸ **ق** انسؓ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَ
الْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا فَيَنْزِلُ السَّبِخَةَ ثُمَّ
تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہین جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہہ اوسکا عمل دخل ہوگا سواے مکے اور مدینہ کے
مدینے کے دروازون سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی کرتے ہون گے سو دجال اوتریگا مدینے کے قریب
شورہ زار یعنی اوسر زمین مین پھر کانپیگا مدینہ اپنے سب لوگون کے ساتھ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق

۱۰۸۹ **ق** ابو ذرؓ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ
مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ
عَلَيْهِ كَذَا قَالَ مُسْلِمٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا
ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہین جو
اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بناوے جان بوجھ کر مگر کہ وہ کافر ہوگیا اگر اسکو حلال جانے اور نہین تو اوسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی
ملکیت کا کرے جو اوسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہکے یا اوسکو
خدا کا دشمن کہے اور حال انکہ وہ ایسا نہین ہی تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے اسی طرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ عیب نہ لگاوے
ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گناہگار اور کافر نہوگا **ف** معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر

عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا مینے لوگون کو کہ میرے سامنے کیے گئے اور اون پر کرتے ہین اونمین سے بعضا کرتا تو چھاتی تک پہونچا ہے اور بعضا اسکے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے کیا گیا اور اوسپر کرتا تھا کہ وہ اوسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لنبا تھا اصحاب نے کہا سو آپنے اسکی کیا تعبیر کی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین **ف** دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے سردی گرمی سے بچاتا ہے ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق رض کا دین نہایت کامل تھا حد سے زیادہ تھا **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ مینے اپنے تئین دیکھا ایک کنوئین پر کہ اوسپر ڈول پڑا ہے سو مینے اوس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اوسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر نے لیا سو اوس نے ایک یا دو ڈول نکالے اور اوسکے کھینچنے مین کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اوسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا پھر اوسکو عمر بن خطاب نے لیا سو مینے تو آدمیون سے ایسا عجیب غریب زور آور کسیکو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو یہان تک اوسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو پانی سے آسودہ کر کے اونکی نشستگاہ پر بٹھلایا **ف** عرب مین اونٹون کی کثرت ہے اور معمول ہے کہ پانی پلانے کے وقت اونٹون کو کنوئین پر لاتے ہین پھر سبکو خوب پانی پلا کر علیحدہ مکان پر بٹھلاتے ہین سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہے اس حدیث مین ترقی اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ ہے یعنی حضرت کے بعد صدیق رض خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول آہستگی سے نکالینگے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اونکے وقت مین اسلام عالم مین خوب نہین پھیلیگا چنانچہ صدیق رض کل دو برس خلیفہ رہے اس مین مسیلمہ کذاب اور مرتدون کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کر کے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق رض خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے اونکے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع برگنات فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئین اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانون مین تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے جو حضرت کے بعد ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلا دیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا مینے اپنے تئین بہشت کے اندر دیکھا تو یکا یک وہان ایک عورت ہے کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہے سو مینے کہا یہ کسکا محل ہے فرشتون نے کہا کہ عمر رض کا محل ہے سو مجکو عمر رض کی غیرت یاد پڑی مین پلٹ آیا پشت دیکر یعنی مرد کو اوسکی عورت پاس اجنبی مرد کے جانے سے غیرت اور جوش آتا ہے اسواسطے مین اوس عورت پاس نہین گیا **ف** بخاری مین دوسری روایت یون ہے کہ عمر فاروق رض نے جب حضرت سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ پر مجکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجھسے ممکن نہ تھی اس حدیث مین عمر فاروق رض کو بہشت کی بشارت ہے اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْتَثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ

فضیلت عمر فاروق رض

١١٠٦

خلافت صدیق و فاروق

١١٠٧

بشارت جنت عمر فاروق رض

١١٠٨

ظلم سے مراد شرک ہی گناہ مراد نہیں جو تم گھبراتے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث مین بعضی جگہہ لفظ تو عام ہوتی ہی اور معنی خاص مراد ہوتے ہین بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو

۱۰۹۴ **فصل فی نعم و بئس** اس فصل مین وے حدیثین ہین جن پر نعم اور بئس کی لفظ ہی **م** جابر نعم الادام الخل مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت نے ایکبار گھر مین روٹی کے ساتھ کھانے کو سالن مانگا لوگون نے کہا اور کچھ موجود نہین سرکہ حاضر ہی حضرت نے اوسکو مانگا پھر حضرت اوسکو کھاتے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہی سرکہ کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہی اوسکے واسطے زیادہ سامان درکار نہین ایک بار بنا لینا مدت کو کفایت کرتا ہی تو قناعت والے کے حق مین خوب چیز ہی اور دوسرے یہ کہ بلغم کے سبب سے اکثر بیماریان ہوتی ہین اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہی

۱۰۹۵ **ق** حفصة نعم الرجل عبد الله لو کان یصلی من اللیل بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھا مرد ہی اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا **ف** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مجکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لیگئے مینے دوزخ دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجھسے کہا تو مت ڈر یہ خواب مینے اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہی کہ اوس رات سے عبد اللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہی

۱۰۹۶ **خ** ابو ھریرة نعم الصدقة اللقحة الصفی منحة والشاة الصفی منحة تغدو باناء و تروح باخر بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو اور بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن بھر دودھ دے **ف** اونٹنی اور بکری شیردار کا دودھ خیرات کرنے کو اسواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اوسکا حاصل ہی تو ثواب بھی اوسکا ہر روز حاصل ہی

۱۰۹۷ **م** ابو ھریرة نعما لاحدھم و یروی نعما للمملوک ان یتوفی یحسن عبادة الله و صحابة سیدہ نعما لہ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہی ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کیا اچھی بات ہی غلام کے حق مین کہ مرجاوے خدا کی بندگی اور اپنے میان کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی بات اوسکے حق مین ہی **ف** عابد غلام میان کے تابعدار کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اوسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی

۱۰۹۸ **م** عدی بن حاتم بئس الخطیب انت قل و من یعص الله و رسوله **قاله** لرجل خطب عندہ فقال من یطع الله و رسوله فقد رشد و من یعصهما فقد غوی مسلم مین عدی بن حاتم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہی یون کہہ جو نافرمانی خدا اور اوسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا سو یون خطبے مین اوسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اوسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اوسنے راہ پائی اور جسنے اون دونوں کی نافرمانی کی سو گمراہ ہوا **ف** اوس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اوسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ مین ملا دیا تھا پھر اوسکو ادب سکھلایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کر

۱۰۹۹ **ق** ابو ھریرة بئس الطعام طعام الولیمة یدعی الیها الاغنیاء و یترک الفقراء و من ترک الدعوة فقد عصی الله و رسوله بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برا کھانا بیاہ کا کھانا ہی جسمین مالدار بلائے جاوین اور محتاج چھوڑ دیے جاوین اور جو دعوت نہ قبول کرے اوسنے خدا کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی **ف** اکثر عادت یہ ہی کہ شادی کے کھانے مین سوائے برادر اور مالدارون کے محتاجون کو نہین پوچھتے اسواسطے اوسکو برا فرمایا تو

قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم
المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد
السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح
قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به
فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم
عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة
فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال
نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء
الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه
قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريس فسلم
عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء
الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل
اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم
عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء
السادسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل
اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بكى فقيل له ما يبكيك
قال ابكي لان غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من امته اكثر ممن يدخلها من امتي ثم صعد بي
الى السماء السابعة فاستفتح جبرئيل قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل
وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك
ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام علي ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح
ثم رفعت لي سدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل آذان الفيلة قال
هذه سدرة المنتهى واذا اربعة انهار نهران ظاهران ونهران باطنان فقلت ما هذان
يا جبرئيل قال اما الباطنان فنهران في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع
لي البيت المعمور ثم اتيت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال
هي الفطرة انت عليها وامتك ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت

دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا نے فتح اسلام دکھلا دی صرف اون دو
جھوٹھون کا تردد ہوا تھا سو خدا نے اونکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین کنگن ہاتھ مین دیکھے تو اوسکی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے
اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتون کا زیور مرد اگر خواب مین پہنے دیکھے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے مین دیکھنا دلیل ہے عمدہ خدمت ملنے کی او بہا انون مین
گہرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے واللہ اعلم

١١٠٣ **ق** ابْنُ عُمَرَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ قَالَ الْعِلْمَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک
پیالہ لایا گیا سو مینے اوسمین سے پیا یہان تک کہ مین دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونون سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہو گیا پھر مینے
اپنا جھوٹھا باقی دودھ عمر بن خطاب کو دیا لوگون نے کہا کہ اوس خواب کی آپنے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم اور بوجھ ہے **ف**
اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب مین دیکھے اوسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا
جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصًا حالت طفولیت مین اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق رضہ کی ثابت ہوئی
کہ وے علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے اونکی خلافت مین تمام ملک مین اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر مین علم دین کا بہت چرچا ہوا

١١٠٤ **خ** أَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ إِلٰى أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى ثُمَّ
إِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ إِلٰى أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ
قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰى أَدْبَارِهِمْ فَلَا أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ بخاری مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ ایک گروہ سامنے آیا یہان تک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے
ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آو سو مینے کہا کہ انکو کدھر لیجائیگا اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مینے کہا کہ کیا حال ہے انکا یعنی انسے
کیا قصور ہوا اوس مرد نے کہا یے لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف اولٹے یعنی اسلام چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے پھر ایک دوسرا گروہ
ظاہر ہوا یہان تک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آو مینے کہا کدھر اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی
طرف مینے کہا کیا حال ہے انکا انسے کون قصور ہوا اوسنے کہا تحقیق یے لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف سو مین گمان نہین کرتا
کہ اونمین سے کوئی بچے مگر جیسے بہکے چھوٹے ہوئے اونٹ بنے والی وارث کے کمتر بچتے ہین **ف** یعنی اون لوگون سے نجات والے لوگ بہت کمتر ہین
جنھون نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرتد ہو گئے تھے زکوۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی
خلافت مین اونکو قتل کیا انھین لوگون کا انجام خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلایا تھا جو بد مذہب اس حدیث کا مطلب عداوت کے سبب سے
یون اولٹا بیان کرتے ہین کہ مراد ان مرتدون سے معاذ اللہ حضرت کے اصحاب ہین سو سراسر حق پوشی کرتے ہین انکی وہی مثل ہے کہ کسینے کسی بھوکے
سے پوچھا کہ دو اور دو کے ہوتے ہین اوسنے کہا کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کی بزرگی قرآن اور حدیث مین مجمل اور مفصل ہزارون مقام صاف ظاہر ہے
یہ گمان باطل اونکی جناب مین کوئی دیندار عاقل نکریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدین کی یہ تہمت تو اونکی طرف کسی طرح ممکن نہین
خدا کی مار اون سیہ دلون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین

١١٠٥ **ق** أَبُوْ سَعِيْدٍ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ

فضیلت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

بیان کسانیکہ بعد حضرت مرتد شدند

نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل نے چڑھا یہانتک کہ پانچویں آسمان کو پہنچے سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے
کہا میں ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو
جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارون تھے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہی سو اونکو سلام کر تو مینے اونکو سلام کیا اونسے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا
نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہانتک کہ چھٹے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار نے کہا یہ کون ہی
جبرئیل نے کہا مین جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا
اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان موسیٰ تھے جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہی سو اونکو سلام کر تو مینے اونکو سلام کیا سو اونسے جواب دیا
پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین وہان سے ہٹا تو موسیٰ رو یا کسینے کہا ای موسیٰ تیرے رونے کا کیا سبب ہی موسیٰ نے کہا مین
روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اوسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا ساتوین
آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے
کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین وہان داخل ہوا تو ناگاہ وہان ابراہیم تھے جبرئیل
نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہی سو اونکو سلام کر تو مینے اونکو سلام کیا سو اونسے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا
پھر وہان سے سدرۃ المنتہیٰ یعنی پچھلے سرے کا بیری کا درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اوسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اوسکے پتے جیسے ہاتھیوں
کے کان جبرئیل نے کہا یہی سدرۃ المنتہیٰ ہی اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین کھلی اور دو چھپی تو مینے کہا ای جبرئیل یہ کیا ہین
جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کھلی نہرین نیل اور فرات ہین پھر مجکو بیت المعمور نمود ہوا یعنی فرشتون کا
کعبہ جو ہر دم فرشتون سے بھرا رہتا ہی پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو مینے دودھ کو لیا سو جبرئیل نے
کہا یہ دودھ پیدائشی دین اسلام کی صورت ہی جس دین پر تو اور تیری امت ہی پھر میرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی
پھر مین وہان سے پلٹ آیا سو موسیٰ کے پاس ہوکر نکلا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسیٰ نے کہا مقرر تیری
امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہو سکے گی اور البتہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجھسے پہلے اور مین علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا
نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس اور اوس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین پھرا سو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اوتار ڈالی تو مین
موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے اوسی طرح یعنی اول بار کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کرانے کو کہا پھر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے اور دس
نمازین اوتارین پھر مین موسیٰ پاس آیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اوتارا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے
اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا تو مجکو ہر روز
پانچ نمازونکا حکم ہوا سو مین موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا تو موسیٰ نے کہا
مقرر تیری امت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہو سکینگی اور البتہ مین لوگون کو تجھسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کی علاج کر چکا ہون
نہایت تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لیے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے یہانتک کہ مین
شرما گیا یعنی اب عرض نہین کر سکتا لیکن اب تو راضی ہون اور مانے لیتا ہون پھر جب مین موسیٰ کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مینے
جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اوتار ڈالا اپنے بندون سے اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہی

ولکن لا غنی بی عن برکتک بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں حضرت ایوب ننگے نہاتے تھے تو اون پر سونے کی ٹڈی کا
جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب لپ بھر بھر کے اپنے کپڑے میں رکھنے لگے سو اون سے اونکے رب نے کہا کہ ای ایوب کیا میں تجکو مال اور اسباب ہونے سے جسکو تو
دیکھتا ہے بے پرواہ نہیں کرچکا یعنی تو محتاج نہیں کیوں اسکو سمیٹتا ہے حضرت ایوب نے کہا کہ کیوں نہیں مجکو تیری عزت کی قسم ہے پر مجکو تو
مال کی تو کچھہ پرواہ نہیں لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجکو بے پرواہی نہیں **ف** یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے
نہیں ہے بلکہ تیری عطا سمجھکر لیتا ہوں کہ غلام مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت میں بے پرواہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اسکو سر و بال مالک کی
مہربانی ہے نہ مال یہ نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہے اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اوسکو عنایت الٰہی
سمجھکر لینا توکل کے مخالف نہیں ۱۱۰۵ عن ابی هريرة بينا رجل بفلاة من الارض فسمع صوتا في سحابة اسق
حديقة فلان فتنحى ذلك السحاب فافرغ ماءه في حرة فاذا شرجة من تلك الشراج قد استوعبت
ذلك الماء كله فتتبع الماء فاذا رجل قائم في حديقته يحول الماء بمسحاته فقال يا عبد الله
ما اسمك قال فلان للاسم الذي سمع في السحابة فقال له يا عبد الله لم تسألني عن اسمي فقال
اني سمعت صوتا في السحاب الذي هذا ماؤه يقول اسق حديقة فلان لاسمك فما تصنع
فيها قال اما اذا قلت هذا فاني انظر الى ما يخرج منها فاتصدق بثلثه واكل انا وعيالي
ثلثا وارد فيها ثلثه مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد تھا ایک بیابان میں کسی میں سے
سو اوسنے ایک آواز سنی بدلی میں کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف وہ بادل جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین میں اونڈیل دیا
تو ایک جھیل وہاں کی جھیلوں سے اوس پانی سے لبالب ہوگئی سو وہ شخص بھی اوس پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں
کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر اودھر کرتا ہے سو اوسنے باغ والے مرد سے کہا ای خدا کے بندے تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بدلی
میں سنا تھا سو باغ والے نے اوس سے کہا کہ ای خدا کے بندے تونے مجھسے میرا نام کیوں پوچھا سو اوسنے کہا مینے اوس بدلی میں آواز سنی جسکا یہ پانی
ہے کوئی کہتا ہے کہ سینچ دے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ میں اس خدا کے احسان کی کس طرح شکرگزاری کریگا باغ والے نے کہا
جبکہ تونے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہونگا اوسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا سو اوسکی ایک تہائی تو خیرات کرونگا اور ایک تہائی میرے
لوگ اور میں کھاونگا اور ایک تہائی اسی باغ کی مرمت میں پلٹ کر خرچ کرونگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع سے تہائی مال
خدا کی راہ میں خرچ کرنا مستحب ہے اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینہ کو موجب حکم الٰہی کے برساتے ہیں اور حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہے
کہ فلانے ملک فلانی جگہہ فلانے کے کھیت اور باغ میں پانی برساؤ اسی طرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہیں تو مسلمان کو لازم ہے کہ
جو نعمت اسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکرگزاری کرے اور اسکو اتفاقی نہ جانے بلکہ اپنے حق میں داد الٰہی سمجھے **ق**
۱۱۱۰ مالك بن صعصعة بينما انا في الحطيم وربما قال في الحجر مضطجعا اذ اتاني آت فقد قال
وسمعته يقول فشق ما بين هذه الى هذه فاستخرج قلبي ثم اتيت بطست من ذهب مملوءة
ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض يضع خطوه
عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبرائيل حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا

۱۱۱۱

ابن عمر بینما ثلثة نفر یتمشون اخذهم المطر فاووا الی غار فی جبل فانحطت علی فم غارهم صخرة من الجبل فاطبقت علیهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله بها لعله یفرجها عنکم فقال احدهم اللهم انه کان لی والدان شیخان کبیران وامرأتی ولی صبیة صغار ارعی علیهم المواشی فاذا ارحت علیهم حلبت فبدأت بوالدی فسقیتهما قبل بنی وانه نأی بی ذات یوم الشجر فلم آت حتی امسیت فوجدتهما قد ناما فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اکره ان اوقظهما من نومهما واکره ان اسقی الصبیة قبلهما والصبیة یتضاغون عند قدمی فلم یزل ذلک دأبی ودأبهم حتی طلع الفجر فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج لنا منها فرجة نری منها السماء ففرج الله منها فرجة فراوا منها السماء وقال الاخر اللهم انه کانت لی ابنة عم احببتها کاشد ما یحب الرجال النساء فطلبت الیها نفسها فابت حتی اتیها بمائة دینار فسعیت حتی جمعت مائة دینار فجئتها بها فلما وقعت بین رجلیها قالت یا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقه فقمت عنها فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الاخر اللهم انی کنت استاجرت اجیرا بفرق ارز فلما قضی عمله قال اعطنی حقی فعرضت علیه حقه فترکه ورغب عنه فلم ازل ازرعه حتی جمعت منه بقرا ورعاءها فجاءنی فقال اتق الله ولا تظلمنی حقی قلت اذهب الی تلک البقر ورعائها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بی فقلت انی لا استهزئ بک خذ تلک البقر ورعاءها فاخذه فذهب به فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج ما بقی ففرج الله ما بقی

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جس حالت مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ اونکو مینہہ نے لیا تو وے پہاڑ کے ایک غار مین گھس گئے تو اوس پہاڑ کا ایک پتھر اونکے غار کے مونہہ پر ڈھلک پڑا سو اونکو اوس نے بند کر لیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو اپنے نیک کامون کو جو خدا کے واسطے کیے ہون سو دعا مانگو اونکے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمہارے اوپر سے کھول دیوے تو اونمین سے ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہی کہ میرے ماباپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ مین اونکے واسطے بھیڑ بکریان چرایا کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اونکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماباپ سے شروع کرتا تھا تو اونکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا اور البتہ ایکدن مجکو درخت نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور ملا سو مین گھر مین نہ آیا یہانتک کہ مجکو شام ہو گئی تو مینے ماباپ کو سوتا پایا پھر مینے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا سو مین ماباپ کے سرپاس کھڑا ہوا مجکو برا لگا کہ مین اونکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا کہ اون سے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوکھ کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اونکا حال رہا صبح تک یعنی مین اونکے انتظار مین دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ مینے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہی کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے مینے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے کہ ہم اوس سے آسمان کو دیکھین سو خدا نے اوس سے ایک روزن کھول دیا تو اوس سے اونھون نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ ماجرا یہ ہی کہ میرے ایک چچا کی

على موسى فقال بما أمرت قلت أمرت بخمسين صلوة كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم وإني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد المعالجة فارجع إلى ربك فاسأله التخفيف لأمتك فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فأمرت بعشر صلوات كل يوم فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فأمرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت إلى موسى فقال بما أمرت فقلت أمرت بخمس صلوات كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم وإني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد المعالجة فارجع إلى ربك فاسأله التخفيف لأمتك قال سألت ربي حتى استحييت ولكن أرضى وأسلم فلما جاوزت نادى مناد أمضيت فريضتي وخففت عن عبادي حديث المعراج متفق عليه لكني تتبعت فيه سياق البخاري۔ بخاری اور مسلم میں مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں حطیم میں اور کبھی حضرت نے یوں فرمایا کہ میں حجر میں لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اوسنے پھاڑا راوی نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے سو اوسنے چیرا درمیان میں یہاں سے یہاں تک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے پھر وہیں رکھا گیا پھر میرے آگے ایک جانور کیا گیا یعنی براق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا منتہاے نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سو اوسپر میں سوار کیا گیا پھر تو لے چلا مجکو جبرئیل یہانتک کہ پہلے آسمان پر آ پہنچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا کون تیرے ساتھ ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو میں جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہوں کہ وہاں حضرت آدم ہیں جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہے سو اوسکو سلام کر تو میں نے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہانتک کہ دوسرے آسمان کو آ پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو میں جب داخل ہوا تو یکایک وہاں یحیی اور عیسی کو دیکھا اور وے دونوں خالاتی بھائی ہیں جبرئیل نے کہا یہ یحیی اور عیسی ہیں سو اونکو سلام کر تو میں نے اونکو سلام کیا سو اونھوں نے سلام کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا کہ ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں یوسف علیہ السلام تھے جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہے سو اوسکو سلام کر تو میں نے اوسکو سلام کیا تو اوسنے مجکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہانتک کہ چوتھے آسمان کو آ پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار بولے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں ادریس تھے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہے سو اوسکو سلام کر تو میں نے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا خوب

قصہ معراج

سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہی تو حضرت نے فرمایا میں اس بات کو مقرر مانتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ مانتے ہیں حال آنکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ
وہان نہ تھے **ف** یہ قول راوی کا ہی یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ وہان نہ تھے یعنی جس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی ابوبکرؓ اور عمرؓ اوس مجلس میں
نہیں تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہی یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے وقت کلام دونوں شخص موجود تھے مگر اونکو اسکا یقین ہی یعنی بیل اور بھیڑیے
کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہیں اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے

١١١٣ ایمان کے ساتھ اونکے ایمان کو ملایا بعد اوسکے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے جس کا حضرت ایمان لائے **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ بَيْنَمَا
رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ فَوَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ بخاری اور مسلم میں
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ میں اونسے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اونسے اوسکو
علیحدہ کر دیا تو خدا نے اوسکی قدردانی کی سو اوسکو بخش دیا **ف** معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہی اور

١١١٤ ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو کا ہے مغفرت کا سبب ہی **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ
تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد اپنے بالونکو کنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا تھا
کہ ناگاہ خدا نے اوسکو زمین میں دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر تکرین کھاتا دھنستا چلا جاتا ہی **ف** ہر چند ستھری پوشاک
پہننا بالون میں کنگھی کرنا درست ہی بلکہ سنت ہی لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرایش سے گھمنڈ آیا اور راہ سے آپکو دور کھینچا
تو مقرر غضب الٰہی میں گرفتار ہوا خواہ دنیا میں جیسا کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت میں اسیواسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہیں پہنا اور
اپنی اولاد کی بھی عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب تو زمانہ نہیں کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالون میں کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی بغلین نہ جھانکے کی حد سے
معلوم ہوا کہ شخص صرف آہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور شخص فقط اکڑ چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین میں دھنسایا گیا تو ان حدیثوں سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ آیا
کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اوسکے ثواب سے ناامید نہ ہونا چاہیے اور بد کام اگرچہ ظاہر میں خفیف معلوم ہوتا ہو پر اوسکے وبال سے نڈر نہ ہونا چاہیے

١١١٥ **فصل** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر لعن کی لفظ ہی **ق** جَابِرٌ لَعَنَ اللهُ الَّذِي وَسَمَهُ **ق** لَمَّا رَأَى
حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسکو جسنے اس گدھے کو
داغا یہ حضرت نے فرمایا جب کہ موںہہ داغے ہوئے گدھے کو دیکھا **ف** جانور کا موںہہ داغنا حرام ہی سب علما کے نزدیک موںہہ کے سوا اور
١١١٦ بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہی **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَ
يَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا چراتا
ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی اور رسی چراتا ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی **ف** چور کے ہاتھ کاٹنے میں نصاب شرط ہی امام اعظمؒ کے نزدیک
دس درم چوری کی نصاب ہی اور امام شافعیؒ کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہی تو مطلب اس حدیث کا
یہ کہ لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہی جسکی قیمت دس درم ہو اور رسی مراد ہی جسکی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی
ہوتی ہی یا یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چرا دیگا تو بیشبہ اوسکا ہاتھ بھی کاٹا جاویگا
١١١٧ یا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اب منسوخ ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

یعنی بخاری اور مسلم دونون مین آئی ہے لیکن مینے اسمین بخاری کی روایت کی پیروی کی ہے ف حطیم اور حجر اوس مکان کا نام
ہے کہ جب حضرت ابراہیم ع نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اوس جگہ کو اس مکان کو کعبے سے
اوتر کی طرف علیحدہ کر دیا کعبے کا نابدان اوسی طرف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم مین تھے اور بخاری مسلم کی دوسری
روایت یون ہے کہ اوس وقت حضرت اپنے گھر مین تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر مین تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم مین لیگئے پھر وہان سے معراج کو چلے
تو کبھی حضرت نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونون درست ہین اور بعضی روایت مین ام ہانی کا گھر مذکور ام ہانی علی مرتضی کی بہن کا نام ہے
حضرت کا اور اونکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور اکثر عرب مین ایک مکان ہی وہان کے ملکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت کا دوبار سینہ
چیر کے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تا کہ کھیل کود کی ہوس نہو دوسری بار معراج کے وقت تا جوانی کی ہوس فساد نکرے اور دل مین
ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار آلہی کی لیاقت اعلی رتبے کی حاصل ہوئے اور حضرت موسی کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نتھا اسواسطے کہ پیغمبر لوگ
حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ اونکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ مین مدت تک اون مین سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ ایمان کم لائے
تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمد کی تھوڑی عمر مین بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاوینگے تو بہشت مین میری امت سے
زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کاہیکو کم کرواتے اور حضرت موسی نے ہمارے حضرت
کو لڑکا حقارت سے نہین کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ اسمین حضرت کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ پایا
کہ سب پیغمبرون سے افضل ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرۃ المنتہی کے نیچے سے نکلین ہین یعنی اگر اوس عالم کے پانی کو ہین عالم کے پانی
سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات اون نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقت مین نیل و فرات کی مدد اونہین نہرون سے ہوتی ہو گو ہمکو
نظر نہ آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہے کہ اول حضرت مکے سے مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین گئے وہان دو رکعت نماز
پڑھکے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور مین جو ساتوین آسمان پر ہے ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ
نہین پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہر چند ساتوین آسمان پر ہے لیکن ہر ایک آسمان مین اوسکی سیدھ پر اوسی طرح کا عبادت خانہ ہے
اور کعبہ بھی اوسکے نیچے ہے بالفرض اگر وہان سے پتھر گرے تو کعبے کی چھت پر پڑے صحیح مسلم مین روایت ہے کہ جب حضرت پانچ وقت کی
نماز پر راضی ہو گئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہو گئین سو امت پر تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر آلہی
کے خلاف بھی نہوا ف معراج مکے مین ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اسمین اختلاف ہے کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے
ہوئی یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہے کہ بیداری مین روح اور بدن دونون سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثون سے صاف یہی ثابت ہوتا ہے
اور اگر خواب مین معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات مین داخل ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نکرتے اور بیت المقدس کی
حضرت سے نشانیان نپوچھتے اور حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے مین رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کا
دو معراجین ہوئین ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمین اختلاف ہے کہ معراج مین حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہین حضرت عایشہ اور
ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود سے مشہور روایت یہ ہے کہ نہین دیکھا اور یہی مذہب ہے اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا اور عبد اللہ بن عباس
سے ایک روایت یون ہے کہ آنکھ سے دیکھا اور عطا سے یون روایت ہے کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو مکے سے بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے
وہ کافر ہے اسواسطے کہ قرآن مین اوسکا صاف بیان ہے اور بیت المقدس سے آسمانون کے چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہے

اس گائے بکری کو نہ ذبح کرو اوسکے عوض دونا چوگنا ہمسے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نمانینگے اور اس صورت مین اپنی نذر
اور منت کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھینگے تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو خونریزی ہی غیر خدا کے واسطے منظور ہے صرف گوشت ہی سے غرض نہین
انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اسکے حرام ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور کج بحثی کی علاج تو ہمارے پاس نہین فتاوی درالمختار اور شباہ
ونظائر مین موجود ہی کہ جب جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو وہ حرام ہی اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اوسپر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت
خدا کے نام سے جاندار حلال ہوتا تو فقہ مین اوسکو کیون حرام لکھتے اللہ فہم درست کی توفیق دیوے اور کج فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث مین جو
بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین اوس نئے کام کا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین
بدعت اور سنت اور شریعت مین ایسی نسبت ہی جیسے نور اور ظلمت مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی
اوسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اوسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان جیسے راہ کے منارے اور دیہات کے
ڈانڈون پر درخت اور ٹیلے یا باغون کی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین انکا مٹانا اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین قصہ اور فساد ہوگا
کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا حساب معلوم ہوگا **ف** لعنت کرنا دو قسم ہی لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے
مذہب مین لعنت ذاتی یعنی نام لیکر لعنت کرنا سوائے اوس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہین جیسے شیطان
اور فرعون اور ابو جہل کہ انکا کفر بلاشبہہ ثابت ہی تو انکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہی لیکن ہر دم اسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات
نہین ہی اسواسطے کہ لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہین اور سوا کافر کے رحمت الٰہی سے کوئی ہمیشہ دور نرہیگا کہ مسلمان فاسق
کے حق مین بعد سزا یا بدون سزا بخشش کی امید ہی اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت درست ہی جیسے کہ
اس فصل کی حدیثون مین چور اور ماباپ کے گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسیطرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی درست ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لو کی لفظ ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَۃَ لَوْ اٰمَنَ بِيْ عَشَرَۃٌ مِّنَ ١١٢١
الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِيَ الْيَهُوْدُ وَيُرْوٰى لَوْ تَابَعَنِيْ عَشَرَۃٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ
اِلَّا اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب کے سب میرا ایمان لاوین اور
دوسری روایت یون ہی کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو سب مسلمان ہوجاوین کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہے **ف** یعنی اگر مدینے کے
یہودیون سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کا ایمان لاتے تو سب لاتے یعنی یہودی لوگ دین مین غور اور بوجھ نہین رکھتے اپنی قوم اور سردارون کے
تابع ہین اونکا بھیڑون کا سا خوص ہی کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اودھی طرف سب بھیڑین چلتی ہین **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ اَنَّ ١١٢٢
اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا
فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ
وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچا رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو البتہ اگر
جورو خاوند کے درمیان اوس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اوسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پونہچا سکیگا **ف** معلوم ہوا کہ
صحبت وہ اچھی ہی غرض اولاد کی رکھے صرف آبریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہو اور سنت ہی کہ اس دعا کو اوس وقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہو

بیٹھی تھی کہ مین اوسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتون سے کرتے ہین یعنی مین اوسکا کمال عاشق تھا سو اوسکی طرف مائل ہوکر
مینے اوسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اوسنے نہ مانا یہانتک کہ سو اشرفیان مین اوسکو دون یعنی سو اشرفیون پر
راضی ہوئی سو مینے محنت اور کوشش یہانتک کی کہ سو اشرفیان جمع کین سو مین انکو اوسکے پاس لایا پھر جب مین اوسکے دونون پیرون
کے اندر واقع ہوا اوسنے کہا اے بندے خدا کے خدا سے ڈر اور مُہر کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اوسکا حق ہے یعنی بدون نکاح شرعی ازالہ
بکارت نکر تو مین اوٹھ کھڑا ہوا اوسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو
تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک ذرہ تو خدا نے انکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مینے ایک مزدور ٹھہرایا تھا
اوس تین بھر مزدوری پر جسمین سولہ رطل چاول سماوین تو جب وہ اپنا کام کر چکا اوسنے کہا میرا حق دے سو اوسکا حق مینے اوسکے آگے
کیا سو اوسکو چھوڑ گیا اور اوسکی طرف سے مونہہ موڑا تو ہمیشہ مین اوسکو بوتا رہا یہانتک برکت ہوئی کہ اوس مال سے گائے بیل اور
غلام انکے چرانے والے جمع ہو گئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجھپر ظلم نکر مینے کہا جا ان گائے بیلون اور
انکے چرانے والون کی طرف سو انکو لے تو اوسنے کہا خدا سے ڈر مجھسے مسخراپن نکر سو مینے کہا مین تجھسے ٹھٹھا نہین کرتا لے ان گائے
بیلون اور انکے چرانے والون کو یعنی یہ سب سچ تیرا ہی مال ہے سو اوسنے لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مینے یہ
امانتداری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھولدے جتنا باقی رہا ہے سو خدا نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا **ف** اس حدیث مین
بہت کام کام کے فائدے ہین اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا
وسیلہ پکڑے حق تعالیٰ اوسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ ماباپ کا حق اپنی جان اور جورو اور لڑکون کے حق پر مقدم ہے اور عمدہ نیکیون مین
داخل ہے تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے
اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہ کہ حق والونکا حق ادا کرنا رضاء الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے پانچوین یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اوسکا
ناج بووے تو اوسکے حاصلات کا مالک ہی مالک ہے **ق** ابوھریرۃ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا ١١١٢
الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ
اللَّهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَبَيْنَمَا رَاعٍ
فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ
فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اوسپر بوجھ لادے ہوئے بیل نے اوسکی طرف دیکھا سو کہا کہ مین بوجھ
لادنے کے واسطے نہین پیدا ہوا مین تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ
مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابو بکر رض اور عمر رض سچ جانتے ہین اور جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریون مین تھا تو اوسپر
ایک بھیڑیا دوڑا تو اون مین سے ایک بکری لے گیا تو اوسکی تلاش مین وہ چرانے والا یہانتک کہ اوسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے
اوسکی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ بکری کو قیامت مین بچاویگا جس دن اوسکا کوئی چرانے والا میرے سوا نہوگا تو لوگون نے تعجب سے کہا

۱۱۲۸ یا زمردلی کا بیان کیا **ق** ابن عمر ای لو ترکتہ بینت بنجیا اُمّ ابن صیاد بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ماں اوسکو چھوڑ دیتی تو اپنا حال ظاہر کرتا **ف** ابن صیاد کا حال کئی بار ہو چکا کہ مدینے مین یہودی کا
ایک لڑکا تھا جنون سے رابطہ رکھتا تھا آیندہ باتین کچھ بیان کرتا تھا سو ایک روز باغ مین کپڑا اوڑھے لیٹا غن غن کچھ کرتا تھا حضرت
اوسکے دیکھنے کو نکلے درخت کی آڑ مین ہو کر چاہا کہ اوسکی آواز سنین اوسکی ماں نے کہا ای ابن صیاد دیکھ محمد آئے سو وہ چپ ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگر اوسکی ماں نہ روکتی تو کچھ اوسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا درست ہی
تاکہ اوسکے بطلان سے لوگون کو خبردار کر دین

۱۱۲۹ **ق** جابر لو ترکتہ ما زال قائما **ق** لہ لام مالک حین
عصرت العکۃ التی کانت تھدی فیھا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک چھوڑ دیتی تو ہمیشہ اوسمین گھی بنا رہتا یہ حضرت نے ام مالک سے کہا جبکہ اوسنے اوسی
مشک سے گھی نچوڑ لیا جسمین حضرت کو بھیجا کرتی تھی **ف** ام مالک مدینے مین ایک بی بی تھین اون سے روایت ہی کہ میرے پاس ایک مشک گھی
کی تھا مین اوسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اوسکا گھی کم نہوتا تھا ایک روز مینے اوسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چک گیا
مینے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو اوسکو اگر نہ نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہوتی یہ معجزہ تھا حضرت کا **ق**

۱۱۳۰ ابو ھریرۃ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا و لضحکتم قلیلا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا **ف** یعنی موت کی سختیان اور قبر کے رنگ برنگ عذاب
اور قیامت کی مصیبتین اور دوزخ کی آفتین اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ مین جانتا ہون تو خواب و خور بھول جاؤ خوشی پر غم غالب
ہو جاوے غفلت کا سبب جو جین ہے رہتے ہو

۱۱۳۱ **ق** علی لو دخلتموھا لم تزالوا فیھا الی یوم القیمۃ یعنی النار
التی اوقدھا عبد اللہ بن حذافۃ السھمی امیرھم من امراءہ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوسمین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اوسمین پڑے رہتے یعنی اوس آگ مین جسکو عبد اللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو ایک
سردار تھا حضرت کے سرداروں سے **ف** عبد اللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار بنا کر کہین جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار
کہے اوسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبد اللہ اپنے لشکر سے غصے مین آئے اور بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاؤ
اس واسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تم پر واجب کر دی ہی لشکر نے کہا کہ ہمنے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہی سو ہم آگ مین کیونکر
گھسین جب یہ قصہ حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماں باپ کی اطاعت اور اوستاد یا پیر کی اطاعت
خلاف شرع کام مین ہرگز درست نہین چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ مین درست نہین تابعداری
تو نیک کام مین چاہیے

۱۱۳۲ **خ** ابو ھریرۃ لو دعیت الی کراع لاجبت و لو اھدی الی ذراع او کراع لقبلت بخاری مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین دعوت مین بکری کے دست پایہ کی طرف بلایا جاؤن تو البتہ قبول کرون اور اگر بکری کا ہاتھ یا پاؤن کا مجکو
تحفہ دیا جائے تو قبول کرون **ف** یعنی دعوت اور تحفے مین تھوڑے بہت اور اچھے برے کا خیال نچاہیے مسلمان کی خاطرداری ضرور ہی

۱۱۳۳ **ھ** ابو ھریرۃ لو دنا منی لاختطفتہ الملائکۃ عضوا عضوا یعنی ابا جھل مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس جاتا تو اوسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اچک لیجاتے **ف** ابو جہل نے ایکبار کافرون سے پوچھا کہ تمہارے

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال لگا دے اور اوس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جوڑا وے اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گدلا وے **ف** بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہی اس واسطے کہ اسمین تغییر خلقت الٰہی ہی اور تزویر اور بناوٹ بھی ہی کہ آدمی دھوکا کھاوے

۱۱۱۸ **ق** عَائِشَةُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر کہ اون لوگون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنایا **ف** بخاری اور مسلم مین روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی حضرت ڈرے کہ مبادا کہین میری امت بھی یہود اور نصاریٰ کی طرح میری قبر کو مسجد نہ ٹھہراوے اور جندب رضہ سے روایت ہی کہ مینے پانچ روز حضرت کے انتقال سے پہلے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی امتون نے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبرون کو سجدہ گاہ نہ بنایو مین تمکو منع کیے دیتا ہون یہود اور نصاریٰ پیغمبرون اور نیکون کی قبرون پر مسجدین بناکر عبادت کرتے تھے اور قبرون کی طرف سجدہ کرتے تو صاف شرک تھا اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبے کو خاص ہی وہ قبر پر نچاہیے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیا کی اسیواسطے قبرون کو سجدہ کرنا اور اونکے گرد گھومنا درست نہین اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہی اور اسیواسطے قبرستان مین نماز پڑھنا منع ہی ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہین اور جس سے حضرت نے انتقال کے وقت کمال تاکید سے منع کیا تھا یہود ونصاریٰ سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہین خدا مسلمانون کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھین اور ان کامون سے کنارہ کرے محمدی بنین آمین

۱۱۱۹ **ھ** اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے اوسپر جو جاندار کے ہاتھ پانون اور ناک کان کاٹے **ف** اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین ناحق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہی

۱۱۲۰ **ھ** عَلِیٌّ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ مسلم مین علی مرتضیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسپر جو لینے ماباپ پر لعنت کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان مین رکھے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو زمین کے پتے اور نشانیان مٹاوے **ف** ماباپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت سے ہوتا ہی یا کہ خود کہے یا غیر سے کہلاوے اس طرح کہ جب اسنے دوسرے کے ماباپ کو گالی دی تو وہ اسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی سبب ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہی ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نلیا جاوے جیسے اجیوت کرتے ہین اوسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا توپ پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح کرین تیسری یہ کہ ہرچند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدو کا بکرا ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہی اور کرنے والے پر موجب اس حدیث کے لعنت ہی اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہین اور یہ جو بعضے لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہی اور خونریزی خدا ہی کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی تو بیشبہہ حلال ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام لینے سے کیا ہوتا ہی اور یہ غلط بات ہی کہ خونریزی خدا کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی اسواسطے کہ جب اونکے منت ماننے والون سے کہیے کہ تم

اگر وہ نزدیک آتا اور ادبی کرتا تو اوسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابوجہل کو جب اوسنے کہا تھا کہ اگر میں نے محمد کو کعبے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اوسکی گردن

١١٣٧ کچل ڈالونگا **ف** اسکا قصہ تیسری حدیث میں مفصل ہو چکا **ق** جابرؓ لو قد جاء مال البحرین قد اعطیتك

هكذا وهكذا وهكذا **فالہ** بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا

تو میں تجکو دونگا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی انجلی بھر بھر کے تین بار دونگا یہ حضرت نے جابر سے کہا تھا **ف** جابرؓ سے

روایت ہے کہ مجھ سے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی میں بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر خلیفہ

ہوئے تو اوس ملک سے مال آیا صدیق اکبر نے کہا کہ جسکا حضرت پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے

تب میں نے یہ حدیث بیان کی صدیق اکبر نے کہا مجھ سے کہ اپنا انجلا بھر اور گن میں نے اون درموں کو اپنے دونوں ہاتھ بھر کے گنا تو

پانچ سو درم تھے صدیق اکبر نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے تو اوسکا نائب اوس وعدے کو

١١٣٨ پورا کرے **ھ** ابو ھریرۃ لو قلت نعم لو جبت ولما استطعتم **ق** لہ حین قیل اکل عام یعنی

وجوب الحجۃ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہتا تو تمپر ہر سال حج واجب ہو جاتا اور ہرگز تمسے نہو سکتا

یہ حضرت نے فرمایا جب لوگوں نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہے **ف** حضرت نے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ اے لوگو خدا نے تمپر حج فرض کیا سو تم

حج کرو اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے تین بار پوچھا حضرت نے شفقت کے سبب سے جواب نہ دیا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی

١١٣٩ یعنی نے تامل اور بیفائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف بیان کرتے **ق** عمران بن حصین لو قلتھا

وانت تملك امرك افلحت كل الفلاح **فالہ** لاسیر من بنی عقیل اصابوا معھا العضباء

فاوثقوہ فقال انی مسلم بخاری اور مسلم میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اوسکو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا

اوس حالت میں کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ

اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اوسکو باندھا تو اوسنے کہا کہ میں مسلمان ہوں **ف** مصابیح میں عمران بن

حصین سے روایت ہے کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے ہمقسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے دو صحابہ پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی عقیل

کے ایک شخص کو پکڑ لائے اوس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجکو کیوں پکڑا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے ہمقسم لوگوں کے بدلے گرفتار ہوا ہے جب حضرت

وہاں سے ہٹے تو اوسنے کہا اے محمد میں تو مسلمان ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حالت اختیار میں قبل قید ہونے سے تو اسلام ظاہر کرتا تو

١١٤٠ تیرے حق میں بہت بھلا ہوتا اب چھوٹ نہیں سکتا پھر حضرت نے اوسکو بدلا دیکر اپنے دونوں اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑائے **خ** ابو ھریرۃ

لو كان الايمان معلقا بالثریا لناله ابناء فارس وبروی لو كان الايمان عند الثریا لناله رجال

او رجل من هؤلاء بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیوں کی اولاد

اوسکو پا جاتی اور دوسری روایت یوں ہے کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیوں سے ایک مرد یا بہت مرد پا جاتے **ف** مصابیح

میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورہ جمعہ کی یہ آیت اوتری وآخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی پاک ہے

وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب کو نہیں ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وے لوگ کون ہیں جو

عرب کے سوا ہیں تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اون چند ستاروں کا نام ہے جو نہایت متصل ہیں

فضیلت اہل ایمان
فضیلت اہل فارس

1123 تا با برکت ہو **خ** ابو ہریرۃ لو ان الانصار سلکوا وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار بخاری نے ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی تو مین انصار کی راہ پر چلتا **ف** دین مین امت پر نبی کی طاعت
واجب ہی نبی پر امت کی اطاعت نہین یعنی اس حدیث مین اگر ظاہری راہ مراد ہی تو مطلب صاف ہی کہ دین کی بات نہین اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہی
تو مطلب ہی کہ دنیاوی کامون مین اور مباحات مین حضرت کو انصاریون کی خاطرداری منظور رہی یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہی

1124 **ق** ابو ہریرۃ لو ان رجلا اطلع الیک بغیر اذن فخذفتہ بحصاۃ ففقأت عینہ ما کان
علیک جناح بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر مین بدون تیری اجازت پھر تو
اوسکو کنکری سے مارے سو توڑ اوسکی آنکھ پھوڑ دے تو تجھپر گناہ نہوگا **ف** اس حدیث کا مطلب آگے ہو چکا

1125 **ھ** ابو ایوب لو انکم
لم تکن لکم ذنوب یغفرھا اللہ لکم لجاء اللہ بقوم لھم ذنوب فیغفرھا لھم مسلم نے ابو ایوب رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اوس قوم کو لاتا جسکے گناہ ہوتے پھر اونکی مغفرت کرتا **ف**
اس حدیث سے حضرت نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اس واسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الٰہی بہت غالب تھا بعضون نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا
بعضون کا قصد تھا کہ دنیا چھوڑ کر پہاڑ پر بیٹھ رہین اور شب و روز عبادت کرین بعضون کا یہ ارادہ تھا کہ آلہ تناسل کو کاٹ ڈالین تاکہ حرام کاری
مین گرفتار ہون یعنی جیسے اوسکی صفت منتقم ہی کہ گناہ پر پکڑتا ہی اور سزا دیتا ہی ویسی اوسکی غفار بھی صفت ہی کہ گناہون کو معاف
بھی کرتا ہی یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہون سے ڈرے ویسے ہی اوسکے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھے نا امید نہو جاوے کیونکہ نا امیدی
کفر ہی اور اس حدیث کا وہ مطلب نہین کہ خدا کو غفار جان کر گناہون پر کمر باندھے اور اوسکی قہاری کو بالکل بھول جاوے کہ یہ صاف کفر ہی

1126 **ق** ام حبیبۃ بنت ابی سفیان لو انھا لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی انھا ابنۃ اخی
من الرضاعۃ ارضعتنی واباھا ثویبۃ فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن یعنی درۃ
بنت ابی سلمۃ **قالہ** لھا لما عرضت علیہ اختھا عزۃ بخاری اور مسلم مین حضرت ام حبیبہ ابی سفیان کی
بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ اگر درہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نہوتی تو بھی میرے واسطے حلال نہوتی بسبب درہ
تو میری دودھ شریکی بھائی کی بیٹی ہی مجکو اور اوسکے باپ کو ابو لہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا ہی سوای میری بیبیو اپنی لڑکیون
اور اپنی بہنون کے نکاح کرنے کو میرے ساتھ نکہا کرو یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ سے کہا جبکہ اونھون نے اپنی بہن عزہ کے نکاح کو حضرت سے کہا تھا
ف حضرت ام حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن ہی جسکا عزہ نام ہی آپ نکاح کیجیے حضرت نے نمانا اسواسطے کہ جورو کی
حیات مین سالی سے نکاح کرنا درست نہین پھر حضرت ام حبیبہ نے کہا کہ یا حضرت مینے سنا ہی کہ ابو سلمہ کی بیٹی سے جسکا درہ نام ہی آپ
نکاح کیا چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ غلط بات ہی کہ اول تو درہ میری ربیبہ ہی یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہی اور دوسرے دودھ کے
رشتے سے میری بھتیجی ہی نکاح کی کون صورت ہی

1127 **ھ** ابو برزۃ الاسلمی لو اھل عمان اتیت ما سبوک ولا ضربوک
قالہ لرجل بعثہ الی حی من احیاء العرب فسبوہ وضربوہ مسلم نے ابوبرزہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگون پاس جاتا تو تجکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکو عرب کے کسی گروہ پاس بھیجا تھا سو اون
لوگون نے اوسکو گالی دی اور مارا تھا **ف** عمان شام کے ملک یا یمن کے ملک مین ایک شہر کا نام ہی وہان کے لوگون کی خوش خلقی او

اس مضمون کی حدیث ہی کہ اناج کے تولنے لینے دینے مین برکت ہی تو مطلب یہ ہی کہ مول لینے اور بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہی تا کہ کمی زیادتی نہو اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا نچاہیے کہ اسمین بے برکتی ہی اسواسطے کہ تول تول خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہین ہتی اناج پر رہتی ہی

١١٤٦ ﴿ابن عباس﴾ لَو يُعطَى النَّاسُ بِدَعوَاهُم لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَموَالَهُم وَلٰكِنَّ اليَمِينَ عَلَى المُدَّعَى عَلَيهِ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ صرف دعوے پر لوگون کو دلا یا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولیکن مدعا علیہ پر تو قسم ہی **ف** یعنی اگر شرع مین مدعی سے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت بےدین لوگ لوگون کے ناحق خون کر ڈالتے اور مال ہضم کرتے اسی واسطے شرع مین قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اوسکے گواہ نہون تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا ہی تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہی

گواہ بر مدعی و قسم بر مدعا علیہ و فائدہ طلب گواہان

١١٤٧ ﴿ابو ہریرۃ﴾ لَو يَعلَمُ الكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِندَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحمَةِ لَم يَيأَس مِنَ الجَنَّةِ وَلَو يَعلَمُ المُؤمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِندَ اللّٰهِ مِنَ العَذَابِ لَم يَأمَن مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ اگر کافر خدا کی سبکی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز نا امید نہو اور اگر ایماندار خدا کے سبکے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہووے **ف** **شعر** اگر در دہد یک صلای کرم ✽ عزازیل گوید نصیبی برم ✽ وران دم کہ از فعل پرسند وقول ✽ اولوا العزم راتن بلرزد ز ہول ✽ رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتین ہین اور خدا کی صفت کی انتہا نہین جیسے اوسکی ذات کامل ہی ویسی اوسکی صفت

١١٤٨ ﴿ابو جہیم عبد اللہ بن الحارث﴾ لَو يَعلَمُ المَارُّ بَينَ يَدَيِ المُصَلِّي مَاذَا عَلَيهِ لَكَانَ اَن يَّقِفَ اَربَعِينَ خَيرًا لَّهُ مِن اَن يَّمُرَّ بَينَ يَدَيهِ بخاری اور مسلم مین ابو جہیم رضہ سے روایت ہی جنکا نام عبد اللہ بن حارث ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اوسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر اوسکو وہان کا کھڑا ہو رہنا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اوسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا **ف** اس حدیث مین راوی نے صاف روایت نہین کی کہ چالیس برس حضرت نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہین کہا ہی کہ چالیس برس مراد ہین مہینے یا دن مراد نہین واللہ اعلم نمازی کے آگے چلنا اوس وقت مین گناہ ہی جب اوسکے آگے کچھ آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہی گناہ نہین

١١٤٩ ﴿ابو ہریرۃ﴾ لَو يَعلَمُ المُؤمِنُ مَا عِندَ اللّٰهِ مِنَ العُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ اَحَدٌ وَّلَو يَعلَمُ الكَافِرُ مَا عِندَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحمَةِ مَا قَنَطَ مِن جَنَّتِهِ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا جتنا کہ خدا کے پاس عذاب ہی تو اوسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے پاس رحمت ہی تو اوسکی بہشت سے کوئی نا امید نہوتا

١١٥٠ ﴿ابو ہریرۃ﴾ لَو يَعلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الاَوَّلِ ثُمَّ لَم يَجِدُوا اِلَّا اَن يَّستَهِمُوا عَلَيهِ لَاستَهَمُوا وَلَو يَعلَمُونَ مَا فِي التَّهجِيرِ لَاستَبَقُوا اِلَيهِ وَلَو يَعلَمُونَ مَا فِي العَتَمَةِ وَالصُّبحِ لَاَتَوهُمَا وَلَو حَبوًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کی اول صف مین ہی پھر جھگڑا فیصل ہونیکا کوئی طریق نپاوین سوائے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ کیا ثواب ہی ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے مین تو جماعت کے واسطے مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین کہ کتنا

۱۱۵۷ درست ہو ق اَنَسٌ لَوْ لَا اَنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ لَاَحْلَلْتُ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے
ساتھ قربانی نہوتی تو البتہ میں عمرہ کرکے حج کا احرام اوتار ڈالتا ف کفار کے نزدیک حج کے موسم میں عمرہ کرنا نہایت برا تھا
تو اس رسم کے دور کرنیکے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع میں نیت حج کے مکہ میں داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو
عمرہ کرکے احرام اوتار ڈالے پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا بعضے اصحاب کو احرام اوتارنے میں حضرت کو
۱۱۵۸ احرام باندھے دیکھکر تامل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں قربانی کے سبب سے ناچار ہو گیا نہیں تو میں بھی احرام اوتار ڈالتا ق اَنَسٌ
لَوْ لَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَکَلْتُهَا بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مجھکو اسکا
خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوۃ کی ہو تو میں اوسکو کھا جاتا ف حضرت نے ایک کھجور راہ میں پڑی دیکھی تب حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
۱۱۵۹ حقیر چیز اگر راہ میں پڑی پاوے جسکے گر جانے سے مالک کو کچھ غم نہو تو اوسکا لینا اور کھانا درست ہے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَوْ لَا
اَنْ یَشُقَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ وَلٰکِنْ لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ وَ
یَشُقُّ عَلَیَّ اَنْ یَتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ بخاری اور مسلم میں ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانوں پر رنج نہوتا تو میں کسی لشکر کا ساتھ
نہ چھوڑتا لیکن میں بار برداری اور سواری نہیں پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہیں جسپر سب اصحاب کو سوار کروں اور مجھپر رنج ہوتا ہے کہ مسلمان
مجھسے چھوٹ رہیں ف سَرِیَّة اوس لشکر کو کہتے ہیں جس میں نو سپاہیوں سے زیادہ ہوں اور حضرت اونکے ساتھ نہ تشریف لیگئے ہوں یعنی
حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی میں شریک ہوں لیکن ابتداے اسلام میں اسباب کی بے سامانی اور قلت سواری سے سب اصحاب ساتھ نجا سکتے تھے
اس سبب سے حضرت بھی کم جاتے تھے اور حضرت کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ آتا تھا کہ نجانیوالے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث
۱۱۶۰ میں جہاد کی فضیلت اور رفیقوں کی رعایت رکھنے کا بیان ہے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَوْ لَا بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَ
لَوْ لَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت
نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نکرتی ف حضرت موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کو من اور
سلوی اوترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نرکھا کرو ہر روز تمکو تازی شیرینی اور تازہ چڑیوں کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے
حرص کے سبب سے گوشت کو باسی اوٹھا رکھا کہ اگر کل نملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنی گوشت سڑتا ہی رکھ چھوڑنے سے اور اول باسی
رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نرکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم
سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھیں اور ظاہر میں حضرت آدم سے کہتی تھیں کہ میں تمکو نہیں چاہتی یا کہ یوں خیانت کی حضرت آدم
۱۱۶۱ کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا نے گیہوں کھلایا یعنی عورتوں میں خیانت کی جڑ اول حضرت حوا سے شروع ہوئی ھ ابْنُ عُمَرَ
لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ وَیُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے پھر اونکو خدا بخشتا اور اونکو بہشت میں لیجاتا
ف اس حدیث کا مضمون دوبار ہو چکا مطلب یہ کہ اوسمیں دلاسا ہے اہل خوف اور گنہگاران تائب کو اور اشارہ ہے کہ گناہ حکمت الٰہی سے خالی
نہیں تاکہ اوسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہیں کہ آدمی اپنے گناہوں سے بالکل نڈر ہو جاوے کہ یہ تو صاف کفر ہے
۱۱۶۲ فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لیس اور ان کی لفظ ہے ھ اُمُّ الْحُصَیْنِ الْاَحْمَسِیَّةُ اِنْ اُمِّرَ

جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی ہی تو بھی فارسیونکو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیون کی
باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظم رحمۃ اللہ
اور اونکے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوئے علمائے دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام اعظم نہوتے تو دین کا بھید لوگونکو سمجھنا مشکل ہوتا
عبد اللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل مین ابو حنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہوتے خ جبیر بن مطعم لو کان المطعم
بن عدی حیا ثم کلمنی فی ھؤلاء النتنی لترکتھم یعنی اساری بدر بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑ دیتا یہ حضرت نے جنگ بدر کے قیدیون
کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن عدی مکے مین ایک کافر تھا حضرت پر اوس نے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیون
کی سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑتا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے م اسامۃ بن زید لو کان ذلک
ضارا ضر فارس والروم یعنی العزل عن المرأۃ مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا
تو فارسیون اور رومیونکو بھی ضرر کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کر
باہر انزال کرتا ہون حضرت نے فرمایا تو کس واسطے یہ کرتا ہی اوسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہی مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل رہنے سے
کچھ ضرر نہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمین کچھ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وے لوگ دودھ پلانے والی
عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہی اور کچھ اونکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین تجربہ حجت ہی ق
انس لو کان لابن آدم وادیان من مال لابتغی الیھما ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب
ویتوب اللہ علی من تاب بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو اونکے
ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوائے خاک کے نہین بھرتا اور خدا اوسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہی جو حرص اور لالچ سے
توبہ کرتا ہی ف یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی مین کسی طرح نہین بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہین ہوتی اسکا پیٹ
قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی شعر تنگ چشم مرد دنیادار را: یا قناعت پر کند یا خاک
گور: بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہو گئی خ ابو ھریرۃ لو کان لی مثل احد
ذھبا لسرنی ان لا یمر علی ثلث لیال وعندی منہ شیء الا شیء ارصدہ لدین بخاری مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتین نگذرتین اور کچھ اوسمین سے
میرے پاس باقی رہتا مگر اوس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون ف حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہی اور اشارہ ہی
کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہی م جابر لو لم تکلہ لاکلتم منہ ولقام لکم قالہ لرجل جاءہ
یستطعمہ فاطعمہ شطر وسق شعیر فما زال الرجل یاکل منہ وامرأتہ وضیفھما حتی کالہ مسلم مین جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمہارا تمام گھر کھاتا اور اناج بنا رہتا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو حضرت سے اناج
مانگنے آیا تھا سو اوسکو حضرت نے تیس صاع یعنی قریب دو من کے جو دیے سو اوسمین وہ مرد اور اوسکی جورو اور اونکے مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے
یہان تک کہ اوسنے اناج کو ناپا تو چک گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہی اور اول باب مین

١١٤١ ١١٤٢ ١١٤٣ ١١٤٤ ١١٤٥

اسلام کی شکست ہوئی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ يَعْنِي الْاَمَةَ غَيْرَ الْمُحْصَنَةِ ۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ اور زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بے خاوند والی لونڈی حرام کاری کرے تو اوسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو اوسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو بھی کوڑے مارو پھر چوتھی بار اوسکو بیچ ڈالو بالون کی رسی ہی کے ساتھہ سہی **ف** یعنی تین بار اگر لونڈی حرام کرے تو اوسکو سزا دو چوتھی بار اوسکو بیچ دو اگرچہ کمتر قیمت پاؤ جیسے بالون کی رسی ہندوستان مین کیا بدرسم ہو گئی ہی کہ لونڈیان حرام کرتی ہین اور انکے بے غیرت مالک کچھہ خیال نہین کرتے اپنے اوپر وبال لیتے ہین اونکا نکاح کر دیتے ہین اونکو بیچ ڈالتے ہین انکی جوابدہی اور عذاب قیامت مین مالکون کی گردن پر ہوگا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَكِ **قاله** لِامْرَاَةٍ كَانَتْ تُصْرَعُ ۔ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر اور تجکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اللہ تجکو چنگا کر دیوے یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑتی تھی **ف** عطا سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ دیکھہ یہ سیاہ عورت بہشتی ہی حضرت سے اوسنے کہا تھا کہ حضرت دعا کیجیے کہ میری مرگی دور ہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ مینے بیماری قبول کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت میرا بدن نہ کھل جایا کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ اوسکا بدن اوس حالت مین ہرگز نکھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت مین صبر کرنے کا بدلا بہشت ہی **ق** عَايِشَةُ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **قاله** لِحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ وَسَاَلَهُ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ ۔ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھہ اور اگر تو چاہے تو روزہ نہ رکھہ یہ حضرت نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا اوسنے سفر مین روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اوسکی عادت تھی کہ برابر روزے رکھتا رہتا تھا **ف** معلوم ہوا کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونون درست ہی **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ **قاله** حِيْنَ اَمَّرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ۔ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کہ جنگ موتہ مین زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا **ف** حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اس واسطے حضرت نے آٹھوین سال ہجرت کے موتہ پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہی ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اونکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر جعفر پھر عبد اللہ کو فرمائی چنانچہ تینون سردار شہید ہو گئے پھر مسلمانون نے مشورہ کرکے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خدا نے اونکی تدبیر سے فتح نصیب کی معلوم ہوا کہ ایک لشکر کے کئی سردار درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہی جس طرح بالفعل انگریزون مین معمول ہی کہ اسمین اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج نہین بگڑتی کہ دوسرا قائم مقام ہو جاتا ہی اور معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہی جسکو مسلمان اپنا سردار بناوین وہ خدا اور رسول کو پسند ہی جیسا کہ اصحاب نے خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اوسکو پسند کیا اور اوس پر کچھہ انکار نکیا اسی طرح صدیق اکبر رض کی خلافت اصحاب کی صلاح اور مشورے سے ہوئی تو صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہ کام ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث مین صدیق اکبر رض کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہی تو گویا اجماع اور حدیث ملکر نور علی نور ہو گئی **ق** جَابِرٌ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا ۔ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات بسا پانی مشک مین ہو تو سب سے بہتر اور نہین تو ہم منہ لگا کر نہر سے پانی پی لیوین **ف**

١١٦٧ ١١٦٨ ١١٦٩ ١١٧٠ ١١٧١

ثواب ہی عشا اور فجر کی جماعت کا تو آوین گھسٹتے **ف** یعنی اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگون مین جھگڑا پڑے
ہر ایک شخص یہی چاہے کہ مین ہی اذان دون اور مین ہی صف اول مین داخل ہون پھر یہ جانین کہ یہ جھگڑا بدون قرعہ کے فیصل ہوگا تو ضرور
قرعہ ڈالین جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف مین داخل ہو اور اگر جماعت فجر اور عشا کا ثواب معلوم ہو اور مسجد مین بسبب ضعف اور
ناتوانی کے پانون سے نہ آسکین تو لڑکون کی طرح گھسٹتے ہوئے آوین حدیث مین اذان اور صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت
فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہی لیکن دوسری حدیث مین آیا ہی کہ گرمی مین ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہی تا کہ لوگون کو تکلیف نہو اور
١١٥١ جماعت پوری ہو **ش** ابن عُمَرَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاکِبٌ وَحْدَہٗ بِلَیْلٍ اَبَدًا بخاری مین عبد اللہ ابن
عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کہ تنہائی مین ضرر ہی تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نہ نکلے **ف** معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر کرنا
درست نہین اسواسطے کہ اسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی مین رات کو وحشت اور
وہم اور خطر راہزن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہی اور حدیث مین سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو زیادہ تر نا درست ہی مثل مشہور ہی کہ الرفیق ثم الطریق

فصل

١١٥٢ اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لولا کی لفظ ہی **ق** ابن عباس لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ
لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُّصَلُّوْهَا كَذٰلِكَ یَعْنِیْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ **قاله** حِیْنَ اَخَّرَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل اور کٹھن نجانتا تو مین اونکو واجب کرکے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح
پڑھا کرین ایکبار حضرت نے زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی تب حدیث فرمائی **ف** معلوم ہوا کہ عشا کی نماز مین تاخیر مستحب ہی
١١٥٣ یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہی **م** ابو ہریرة لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ
بِالسِّوَاكِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل نجانتا تو مین اونکو واجب کرکے مسواک کا حکم کرتا یعنی
پنجگانہ نماز مین **ف** مسواک کرنا سنت ہی بالاتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید
ہی مسواک سے بو دفع ہوتی ہی وضو اور قرأت قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوکھ کے وقت زیادہ تر مستحب ہی مسواک کڑوی لکڑی کی چاہیے
١١٥٤ پیلو کی مسواک سب سے بہتر چھوٹی انگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لنبی **خ** انس لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْاَنْصَارِ
بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریون مین سے مین ایک مرد ہوتا **ف** یعنی انصاری صحابہ
١١٥٥ مجکو ایسے پسند خاطر ہین کہ اگر ہجرت کی صفت مجھمین موجود نہوتی تو مین اپنی ذات کو انصاریون مین شمار کرتا **م** انس لَوْلَا
اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر
مجکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردون کا دفن کرنا چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا **ف** یعنی اگر
تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے مردونکا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ قبر مین عذاب کے وقت چلاتا ہی پر آدمی اور جن
١١٥٦ اسواسطے نہین سنتے کہ انکی زندگی ناگوار ہو جاوے **م** ابن عباس لَوْلَا اَنَّا حُرُمٌ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ **قاله**
لِلصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ لَمَّا اَهْدٰی اِلَیْهِ حِمَارَ وَحْشٍ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم
احرام باندھے نہوتے تو ہم تجھسے قبول کرتے یہ حضرت نے صعب بن جثامہ سے فرمایا جب اوسنے گورخر کو شکار کرکے حضرت کو تحفہ دیا تھا **ف**
یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہین اسواسطے ہم قبول نہین کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نکرنا اور تحفہ پھیر دینا

اوس عورت نے کہا جب فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اوسنے کہا کہ بھلا بتلائیے تو کہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن **ف** یعنی اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن یعنی اگر حضرت کا انتقال ہوگیا ہو تو کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آنا جو مین کرتا ہون سو وہ کریگا علمانے کہا ہے کہ اس حدیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا صاف اشارہ ہے

۱۱۷۶ **ق** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوترو کسی قوم مین پھر وے تمھارے واسطے سامان کردین جیسا کہ مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکرین تو تم اون سے مہمانی کا حق جیسا کہ اونکو چاہیے لیلو **ف** بعضے کا قول ہے کہ حضرت نے صلح کی تھی تو اوس صلح مین قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمھارے ملک مین آوین جاوین تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیجیو اس حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہ مطلب نہین کہ مسافر بجبر اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے ہان البتہ ہے کہ مہمانداری کرنا مستحب ہے

۱۱۷۷ **م** اَنَسٌ اِنْ يَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بڑھاپا نہ آنے پاویگا کہ تمھاری قیامت قائم ہو جاویگی یعنی تمھاری موت کی ساعت آپہونچیگی **ف** جنگلی لوگون نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اوس قوم مین ایک چھوٹا لڑکا تھا اوسکی طرف اشارہ کر کے حدیث فرمائی یعنی یہ لڑکا بڈھا ہونے نپاویگا کہ تم سب مرجاؤگے تو تمھارے حق مین گویا قیامت آگئی مثل مشہور ہے کہ اگر اپنی جان نہین تو گویا سارا جہان نہین ان لوگون نے حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی قیامت کا جواب دیا اس واسطے کہ اگر فرماتے کہ مین قیامت کا وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل بد عقاد ہو جاتے کہ کیسا پیغمبر ہے کہ قیامت کو نہین جانتا ہے

۱۱۷۸ **ق** عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِيْ قَتْلِهٖ يعنی ابن صیاد بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہے تو تجکو اوسپر قابو نملیگا اور اگر ابن صیاد دجال نہین تو اوسکے قتل کرنے مین تجکو کچھ بہتری نہین **ف** ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا عجیب غریب اوسکے حالات تھے لڑکون مین کھیلتا تھا کہ حضرت وہان ہو کر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا ہے اوسنے کہا ہان اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے اصحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہے اسواسطے عمر فاروق رض نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت مین دجال ہے تو اسکو نہ مار سکیگا اسواسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے مقدر ہے اور اگر یہ دجال نہین ہے تو اوسکے دھوکھے اسکے مارنے مین کیا فائدہ ہے

۱۱۷۹ **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اگلے سال تک زندہ رہا تو نوین تاریخ کا بھی ضرور روزہ رکھونگا **ف** حضرت مکے مین عاشورے کا یعنی محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے مین رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اوسکی فرضیت منسوخ ہوگئی مستحب جان کر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر مین زندہ رہا تو اگلے محرم مین نوین اور دسوین دو تاریخ کا روزہ رکھونگا تاکہ یہود کی مشابہت نہو پھر اوسی سال قبل محرم کے حضرت کا انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علمانے کہا ہے کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے

۱۱۸۰ **م** اَنَسٌ اِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَالَهٗ لِضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہے تو مقرر بہشت مین جاویگا یہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کے حق مین فرمایا **ف** اصحاب بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اوسکا نام تھا اوسنے اسلام کے فرض حکم پوچھے حضرت نے اوسکو پانچون وقت کی

علیکم عبد حبشی مجدع فاسمعوا واطیعوا ما قادکم بکتاب اللہ مسلم میں ام الحصین سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تم پر نکٹا ہوا حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اوسکی اطاعت اور تابعداری کیجیو جب تک تمکو قرآن پر چلاوے **ف**
یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی میں اوسکی اطاعت واجب ہی اس حاکم سے مراد وہ حاکم ہیں جو خلیفہ کی طرف
سے حاکم ہوئے ہوں اس واسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہیں ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو ۱۱۶۳ **ح** جابر ان بعت من
اخیک ثمرا فاصابته جائحة فلا یحل لک ان تاخذ منه شیئا بم تاخذ مال اخیک بغیر حق
مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان سے کوئی پھل بیچا پھر اوسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجکو حلال نہیں اوسکی
قیمت سے کچھ کس چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ جب مالک نے درخت پر میوہ لگا بیچا
پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لینے والے سے نلیوے اور امام مالک کے نزدیک تہائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم
اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہی لیکن کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہی اور اگر سپرد کرنے سے
پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہیں ۱۱۶۴ **خ** ابن عمر ان تطعنوا فی امارته فقد کنتم
تطعنون فی امارة ابیه من قبل وایم اللہ ان کان لخلیقا للامارة وان کان لمن احب الناس
الی وان هذا لمن احب الناس الی بعده یعنی اسامة بن زید بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر
تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری میں تو البتہ تم اوسکے باپ کی یعنی زید کی سرداری میں بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے
لائق تھا اور سب لوگوں سے مجکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ اسامہ اوسکے بعد سب لوگوں سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہی **ف** زید حضرت کے
آزاد غلام تھے اونکو حضرت نے لشکر کا سردار کر کے شام میں بھیجا تھا جب وہاں شہید ہوئے تب حضرت نے اونکے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا
کہ اپنے باپ کا بدلا لیویں اور اوسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگوں نے اونکی سرداری میں کچھ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اسامہ
اور اونکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوبوں میں داخل ہوئے ۱۱۶۵ **خ** ابن عمر ان دعیتم الی کراع فاجیبوا
بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت میں صرف بکری کے پاؤں کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو **ف**
یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہی اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہو ۱۱۶۶ **خ** البراء بن عازب ان رایتمونا تخطفنا الطیر
فلا تبرحوا مکانکم حتی ارسل الیکم وان رایتمونا اوطاناهم فلا تبرحوا حتی ارسل الیکم
قاله یوم احد لعبد اللہ بن جبیر مع اصحابه وکانوا خمسین رجلا بخاری میں براء بن عازب سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیاں ہمکو اچک لیگئیں تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ میں تمکو نہ بلا بھیجوں اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ
ہمنے اون کافروں کو اپنے قدموں سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ میں تمکو نہ بلا بھیجوں یعنی خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم
اپنے مکان سے بدون بلائے نہ ہٹیو حضرت نے جنگ احد کے دن عبد اللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیوں سے جو پچاس جوان تھے فرمایا **ف**
جنگ احد میں حضرت نے کافروں کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیر انداز جنکے سردار عبد اللہ بن جبیر تھے
متعین کر کے اون سے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانوں نے حملہ کیا کافروں کی شکست ہوئی لوٹ شروع ہوگئی جو ناکے پر تیر انداز تھے کافروں کی
شکست دیکھ کر وے بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نمانا جب ناکا خالی ہو گیا کافر ادھر سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے بسبب شامت نافرمانی کے

دین مین کمی ہوتی گئی اب تک جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضر
حضرت کی صحبت کی برکت سے تین قرنوں تک خیریت غالب رہیگی بعد اسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جائیگی اور مطلب یہ نہیں
خیریت نہ رہیگی سواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی نہ گمراہ ہو جاوینگے بلکہ ہر زمانے مین کچھ اہل حق قائم رہینگے
اہل باطل کثرت ہوں اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین مروج اور
اوسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل ان تینون زمانون مین پیچھے ایجاد ہوا رائج نہ تھا وہی بدعت ہے اوسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہیے کہ وہ
دین کی بربادی ہے اگر عاقل آدمی اس قاعدہ کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتیں کہ جہان مین چل گئی ہین اور جو نئی نکلی ہین اونکی برائی اور
هـ ابو ہریرۃ خیر امتی القرن الذی بعثت فیہ ثم الذین یلونهم قال ابو ہریرۃ واللہ اعلم

١١٨٤ اذکر الثالث ام لا ثم یخلف قوم یحبون السمانة یشهدون قبل ان یستشهدوا اسلم
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہے جسمین مین پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد جو لوگ
ان سے ملے ہوئے اور اونکی صحبت پائی ہین یعنی تابعین ابو ہریرہ رض نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کہ حضرت نے تیسرے زمانے کو بہتر کہا یا نہین
پھر وے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور مٹاپے کو دوست رکھینگے گواہی دینگے بدون گواہی مانگے ف یعنی اونکو خوف نہ
قیامت نہ رہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کرین بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو
ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرایش اور تازگی مین مشغول ہو کر بندہ شکم ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹھ
پروا نکرینگے ناحق گواہی دینے کو طیار ہونگے بدون خرچ اس شرعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک
خلاصہ مطلب ہے کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نرہا تو دیندارونکو لازم ہے کہ سوائے اصحاب اور تابعین اور تبع
کسیکی سمجھ اور راہ کو قبول نکرین امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین تھے
اونکی تحقیقون کے سبب سے مسلمانون کو آسان ہو گیا اسواسطے کہ وے خیر القرون مین داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے مین اونکو
پیشوا بنایا ق انس خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن خزرج

١١٨٥ ثم بنو ساعدة وفی کل دور الانصار خیر بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار
نجار کی اولاد کا محلہ بہتر اونکے بعد عبد الاشهل کی اولاد بہتر اونکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر اونکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر
سب محلون مین خیر اور خوبی ہے ف مدینے مین انصاری صحابہ کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد سب نے کی اس واسطے سب
تعریف کی مگر جن لوگون سے زیادہ تر جان نثاری ہوئی اونکے علیحدہ علیحدہ نام لیکر خوبی بیان کی هـ ابو ہریرۃ خیر صفوف

١١٨٦ الرجال اولها وشرها آخرها وخیر صفوف النساء آخرها وشرها اولها مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ
فرمایا کہ مردون کی صفون مین پہلی صف بہتر ہے اور بری صف پچھلی صف ہے اور عورتون کی صفون مین بہتر پچھلی صف اور
صف ہے ف حضرت کے وقت مین مرد اور عورتین جماعت کی نماز مین شریک ہوتے تھے اول مردون کی صفین پھر
عورتون کی سو فرمایا کہ مردون کی صفون مین اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب عورتون سے نہایت دور
صف کو برا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کر نماز مین آئے امام سے دور ہین عورتون سے قریب ہوئے حالانکہ مرد عورت کے متصل ہو

حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لیگئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا تب حضرت نے حدیث فرمائی سو اوس انصاری نے مشک پانی میں دھر لا کر
حضرت کو پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہیں اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے
جاری پانی کو مونہہ لگا کر پینا سنت ہے ف ۱۱۷۲ جابرؓ اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ
مِنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھاری دواؤن میں سے کسی میں بہتری یا شفا
ہے تو سینگی کے پچھنون میں اور شہد کے پینے میں اور آگ سے داغنے میں بھی شفا ہے ف اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہے تو اوسکا علاج
پچھنے لگانا ہے اور اگر مواد کی کثرت ہے تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہے تو داغنا اوسکی تدبیر ہے اس حدیث مین
تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبد اللہ بن عمر رضہ سے ابن ماجہ مین روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہے اور پچھنے لگانے
سے یعنی پس سے عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہے اور خون نکالنا دوشنبہ اور سہ شنبہ اور پنجشنبہ کو بہتر ہے اور ہفتے اور یکشنبہ اور چہارشنبہ اور
جمعے مین منع ہے لیکن بخاری مین حدیث ہے کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہے کہ جنگ خندق مین جب سعد بن معاذ کے ہاتھ مین
ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون بند ہوتا تھا حضرت نے اوس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرت کے اصحاب مین بھی داغنے کا معمول تھا تو علماے
حدیث نے کہا ہے کہ جب تک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہیں کہ اسمین تکلیف اور خطرہ ہے اور جسوقت کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سواے
داغنے کے کوئی علاج کارگر نہوتا ہو اوس وقت مین داغنا درست ہے ھ ۱۱۷۳ جابرؓ اِنْ كِدْتُمْ اٰنِفًا لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ
وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا
وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا قَالَهٗ حِيْنَ صَلّٰى قَاعِدًا وَّالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ فَقَعَدُوْا فَلَمَّا
سَلَّمَ قَالَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یون تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام کرو
وے لوگ اپنے بادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور اونکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نکیا کرو تابعداری کیا کرو اپنے امامون کی
اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جب کہ بیماری کے
سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے اونکو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو وے بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام پھیرا تو یہ
حدیث فرمائی ف بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے اور اکثر امامون کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ حضرت نے
مرض الموت مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا اور معلوم ہوا
کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہے درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور نیز ادب لوگون کے
ہٹانے کے واسطے درست ہے ھ ۱۱۷۴ مُعَيْقِيْبُ بْنُ اَبِيْ فَاطِمَةَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً مسلم مین معیقیب بن
ابی فاطمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضروری کرنے والا ہووے تو ایکبار کر ف ایک شخص نماز مین سجدہ کرنے کے وقت
سجدہ گاہ سے پتھریان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجکو نہایت ہی ضرورت ہو
تو ایکبار کا کرنا مضایقہ نہین ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمتر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا ھ ۱۱۷۵ جُبَيْرُ بْنُ
مُطْعِمٍ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ اَبَا بَكْرٍ قَالَهٗ لِامْرَأَةٍ اَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ اِنْ
جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ بخاری مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو نپاوے تو ابوبکرؓ پاس آئیو یہ حضرت نے

جنکو صرف جمعہ کے دن نہایت خصوصیت ہی تو لازم ہی کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہووین حقیقت مین ظاہر مین تو سبب نکلنا انسان کے حق مین احسان نہین لیکن حقیقت مین بڑا احسان ہی اسواسطے کہ حضرت آدمؑ کے آنے سے عالم مین بڑی بڑی برکتین ہوئین انبیا اور اولیا اور ایماندار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد اور گلزار ہوگئی

۱۱۹۲ ہ عوف بن مالک الاشجعی خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم وتصلون علیھم ویصلون علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم مسلم مین عوف بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہتر تمہارے سردار اور حاکم وے ہین جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہین تم انکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیوین اور برے سردار وے ہین جن سے تم بغض رکھو اور وے تمسے بغض رکھین تم انکو بد دعا دو وے تمکو بد دعا دیوین **ف** جب حاکم اور رعیت مین محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہوگا اسواسطے اونکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت مین بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اسواسطے اونکی مذمت کی اس حدیث مین حاکمون کو نصیحت ہی کہ انصاف کرین اور ظلم سے دور رہین اسواسطے کہ حقیقت مین انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہی اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہی

۱۱۹۳ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر افعل التفضیل کا صیغہ ہی خ ابن عباس ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنۃ جاھلیۃ ومطلب دم امرئ بغیر حق لیھریق دمہ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہین ایک تو حرم کی زمین مین کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام مین کفر کی رسم و راہ طلب کرنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا صرف اوسی کی خونریزی کے واسطے **ف** حرم مین کجروی کرنا یعنی وے کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل اور لڑائی اور شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہون چنانچہ عبد اللہ بن عباس کا یہی مذہب ہی کہ جیسے عبادت کا حرم مین ہونا ثواب ہی ویسے ہی گناہ کا بھی وہان ہونا عذاب ہی اسواسطے کہ حضور مین بے ادبی زیادہ تر بری ہی اسیواسطے ابن عباس نے مکے کی سکونت ترک کرکے طائف مین رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمین جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا جانورون سے شگون لینا لوگون کے نسب مین طعنہ کرنا اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینہہ کو ستارون کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہی تفصیل کی کچھ حاجت نہین

۱۱۹۴ ھ ابو ھریرۃ اثقل صلوۃ علی المنافقین صلوۃ العشاء وصلوۃ الفجر ولو یعلمون ما فیھما لاتوھما ولو حبوا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقون پر بہت بھاری نماز عشا کی اور فجر کی نماز ہی اور اگر وے لوگ جانین جو کہ انمین ثواب ہی تو مقرر انکے واسطے آوین گھسلتے ہی سہی **ف** عشا کے وقت نیند کا غلبہ یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا بیشتر رہتا ہی اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچھ ظاہری مسلمانون پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہی اسواسطے ان دونون وقتون کی نماز اون سے نہین ہوسکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز مین کاہلی کرے اور دل چراوے اوسمین نفاق کی علامت موجود ہی لازم ہی کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے

۱۱۹۵ ق ابو ھریرۃ وعائشۃ احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان قل بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملون سے بہت پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہوتا رہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو **ف** مداومی عمل خدا کو اسواسطے پسند ہی کہ اسکا کرنے والا بیدار ہی غافل نہین کبھی کرے اور کبھی نہین اور دوسرا سبب ہی کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اوس عمل کی برکت سے دل رنگین ہوجاتا ہی روز بروز اوسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہی اور

نماز عشا و فجر
فضیلت دوام عمل

رض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوۃ بتلائی تو اوسنے کہا اوس خدا کی قسم جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین نہ زیادتی کرونگا نہ کمی
پس گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی نعمانؓ کے کلام کا یہ مطلب نہین کہ سوا فرضکے مین سنت اور نفل نکرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض چیزون مین کچھ کمی
یادتی اپنی طرف سے نکرونگا اور دوسری وجہ یہ ہی کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہوکر آیا تھا تو مطلب کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی مین سے کچھ
کمی زیادتی نہوگی جیسا کہ حضرت سے سنا ہی ویسا ہی اون سے کہونگا **ھ** ابوھریرۃ لئن کنت کما قلت فکانما

1181

تسفھم الملّ ولا یزال معک من اللہ ظھیر علیھم ما دمت علی ذلک **قالہ** لرجل قال یا رسول اللہ
ان لی قرابۃ اصلھم ویقطعونی واحسن الیھم ویسیئون الی واحلم عنھم ویجھلون علی
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو اونکے مونہہ پر جلتی راکھہ ڈالتا ہی
ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھہ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو اون پر غالب رکھیگا جب تک تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرت نے اوس مرد
سے فرمایا جسنے یون کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتے دار ہین کہ مین تو اون سے سلوک کرتا ہون اور وے مجسے برادری کا حق کاٹتے ہین اور مین اون سے
احسان کرتا ہون اور وے مجسے برائی کرتے ہین اور مین اون سے غمخوری کرتا ہون اور وے مجسے جہالت کرتے ہین گالیان دیتے ہین **ف**
یعنی اگر حقیقت حال یون ہی ہی تو وے لوگ تیرے ساتھہ بدسلوکی کرنے سے دوزخ مین پڑینگے کہ باوجود تیرے احسانات اور غمخوری کے کچھہ برادری کا
حق نہین ادا کرتے اور اوس سے خاطر جمع رکھہ کہ تو اس غمخواری اور احسان سے اونکے سامنے دنیا مین کبھی ذلیل اور بے عزت نہوگا اسواسطے کہ خدا کی
طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادر پروری اور غمخوری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر خیر کی لفظ ہی **ق** حکیم بن حزام خیر الصدقۃ ما کان

1182

عن ظھر غنی بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزامؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سے ہو **ف** یعنی قرضدار
محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہین اوسکو واجب ہی کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے کہ اونکا حق فقیرون
کے حق پر مقدم ہی خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو **ق** ابن مسعود خیر الناس قرنی

1183

ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یجیء قوم تسبق شھادۃ احدھم یمینہ ویمینہ شھادتہ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہین
جو اصحاب سے ملے ہوئے ہین اور اونکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوئے اور اونکے ہم صحبت ہین یعنی
تبع تابعین پھر ان تین زمانون کے بعد وے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کرے گی اور قسم گواہی پر شتابی کرے گی یعنی دروغ فاش ہوگا
اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق بیفائدہ قسمین کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے **ف** جلال الدین سیوطی نے بخاری کی
شرح مین کہا ہی کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگون کا نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ساٹھہ برس کا قرن ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک سو برس کا
اور سچ بات تو یہ ہی کہ قرن کی مدت کچھہ مقرر نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتدائے نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو تیس برس کا تھا
اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو تئیس ہجری تک تمام ہو چکا سو اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین
اور شرع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ ہوا اوسکو دریافت کرکے مسلمانون کے عقیدے
ہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرض کہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین الٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ

خیریت قرون ثلثہ و ظہور بدعتہا بعد ازان

الخیر ان الخیر لا یاتی الخیر الا بالخیر ان کل ما ینبت الربیع یقتل او یلم ویروی
یقتل حبطا او یلم الا آکلۃ الخضر فانہا اکلت حتی اذا امتدت خاصرتاہا استقبلت الشمس
ثم اجترت وبالت وثلطت ثم عادت فاکلت ان ہذا المال خضرۃ حلوۃ فمن اخذہ بحقہ
ووضعہ فی حقہ فنعم المعونۃ ہو ومن اخذہ بغیر حقہ کان کالذی یاکل ولا یشبع بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جسکا مجکو تمپر ڈر لگا ہی وہ چیز ہی جو کہ خدا تمھارے واسطے نکالیگا دنیا کی
زینت اور آرایش سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرایش سے کون چیز مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج اور لباس
اور فرش اور چاندی سونے کی کھان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاویگی یعنی جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت اور
خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا سچ ہی کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی البتہ ہر ایک
گھاس جسکو ربیع کی فصل اوگاتی ہی جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہی یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہی یعنی اگر حد سے زیادہ چرے اور دوسری روایت مین آیا ہی
کہ چارا جانور کو ہلاک کرتا ہی پیٹ پھلا کر قریب ہلاکت کے کر دیتا ہی یا اوس جانور سبزہ کھانے والے کو ہلاکت نہین کہ وہ کھایا کیا یہان تک کہ
جب اوسکی دونون کوکھین تن گئین یعنی جبکہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اوسنے جگالی کی اور پیشاب کیا اور لید کی پھر
چراگاہ مین پلٹ گیا سو اوسنے کھانا شروع کیا بیشک مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیرین ہی سو جسنے اوسکو بچا لیا اور بجا صرف کیا یعنی
حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگاری ہی اور جسنے اس مال کو ناحق لیا یعنی طمع سے اور حرام
وجہ سے جمع کیا تو اوس مالدار کا حال اوس بیمار کا سا حال ہی کہ جوع کلبی کی بیماری سے کھاتا جاتا ہی اور کبھی آسودہ نہین ہوتا ف
اس حدیث مین حضرت نے ایک مثل حریص اور بخیل مالدار کی دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے مال کو جمع کر رکھا اور حقدارون کا
حق ادا نکیا اوسکا حال اوس جانور کا سا حال ہی جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول کے گرگری کی بیماری سے مر گیا تو گھاس نے اوسکے
حق مین کچھ فائدہ نکیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اوسکا حال جیسے
اوس جانور کا حال ہی جسنے گھاس کو چرا پھر آسودہ ہوکر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کرکے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور
کو ہرگز ہلاکت نہین اور گرگری کا کچھ ڈر نہین سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جب جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اوسکو آفتاب رحمت کا
سامنا ہوا تو زائد از حاجت مال کو مثل پیشاب اور لید کے علیحدہ کرنے مین اپنی صحت جانتا ہی اور مصارف خیر مین صرف کرکے اپنے
رب کی شکرگزاری کرتا ہی ف عائشۃ اسرعکن لحاقا بی اطولکن یدا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ ۱۲۰۱
حضرت نے اپنی بیبیون سے فرمایا کہ تم مین سے میرے ساتھ جلد ملنے والی وہ بی بی ہی جسکا ہاتھ زیادہ تر لنبا ہی یعنی میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے
مریگی جو سخی ہی ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری ہاتھ سمجھکر سب بیبیون نے اپنے ہاتھ ناپے
حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لنبا ٹھہرا جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لنبے ہاتھ سے سخاوت مراد
ہی اور زینب سب بیبیون مین زیادہ تر سخی تھین اس حدیث مین معجزہ ہی کہ آیندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا ق اصدق شعر ۱۲۰۲
اشعر کلمۃ تکلمت بہا العرب کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا قصیدہ ہی جسکا ترجمہ یہ مصرع ہی کہ غیر اللہ [illegible]

خوف ہی اور عورتون کی صفون مین پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی اسواسطے کہ پہلی صف مردون سے قریب ہی اوسمین کمال پردہ کی نہین اور پچھلی صف مردون سے دور ہی اوسمین پردہ پوشی نہایت ہی معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر روکنا لازم ہی اونکا ایک مقام متصل ہونا نچاہیے

١١٨٧ خ جَابِرٌ خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر آدمی وہی ہی جو قرض ادا کرنے مین بہتر ہو ف جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین کوئی کے اونٹ آئے حضرت نے جابر سے فرمایا کہ اوسکا قرض ادا کر جابر نے کہا کہ یا حضرت اوسکا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یہ اونٹ قیمتی ہین حضرت نے فرمایا قیمتی ہی اونٹ اوسکو دے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ جبینی قرض ادا کرنے مین مستحب ہی اور اس طرح کے قرض مین زیادہ دینا سود مین داخل نہین اس واسطے کہ سود مین زیادہ لینا شرط کر لیتے ہین اور اسمین شرط نتھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ اسکے بیاج وزن اور پیمانے والی چیز مین ہوتا ہی جاندار مین کمی بیشی بیاج نہین

١١٨٨ خ عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ بخاری مین حضرت عثمان اور علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم لوگون مین بہتر وہ ہی جو خود قرآن کو سیکھے اور غیرون کو سکھلاوے ف خواہ روان پڑھنا اور قرأت کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب اور احکام خود بوجھے اور لوگون کو بوجھاوے لیکن ہان یہ البتہ ہی کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہی کہ غرض از تنزیل قرآن تہذیب نفوس ہست نہ محض ترتیل حروف

١١٨٩ ق أَبُوهُرَيْرَةَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتین کہ اونٹ کی سواری کرتی ہین اون مین قریش کی عورتین بہتر ہین یعنی سب عرب کی عورتون مین قوم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت مہربان چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی ف ام ہانی علی مرتضی کی بہن بیوہ ہوگئی تھین حضرت نے چاہا کہ اون سے نکاح کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہین مین نہین چاہتی کہ آپکے بستر پر وے رووین اور چلاوین اور مین بڈھی بھی ہوگئی ہون یعنی ان عذرون سے مین نکاح نہین کرسکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتون کی تعریف کی اور ام ہانی کا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت مین یہی بڑی خوبی ہی کہ دردوالی ہو اور لڑکون کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع نہونے دے

١١٩٠ ق عَلِيٌّ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل اور اپنے زمانے مین یعنی امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے افضل ہی

١١٩١ م أَبُوهُرَيْرَةَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسپر آفتاب نکلا جمعے کا دن ہی اوسی دن آدم پیدا ہوئے اور اوسی دن بہشت مین داخل کیے گئے اور اوسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہوگی مگر جمعے کے دن ف چھہ دن مین تمام عالم پیدا ہوا یکشنبے سے پیدایش شروع ہوئی جمعے پر ختم ہوئی تو یہود یہ سمجھے کہ ہفتے کو خدا نے عالم کی پیدایش سے فراغت پائی تو ہمکو لازم ہی کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اوس دن عبادت کرین اور نصاری یہ سمجھے کہ ابتدائے پیدایش عالم کی یکشنبے سے ہوئی اور اونکے گمان فاسد مین حضرت عیسی مقتول اور مصلوب ہو کر تین دن کے بعد اسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام مین جمعہ بڑا دن ہی اس واسطے کہ حضرت آدم کی پیدایش اور بہشت مین داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان کی

قریب آتی ہی حاصل ہوتا ہی اور کمال رحمت آتی اوسپر متوجہ ہوتی ہی تو ایسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت جانے

۱۲۰۹ ق ام حرام بنت ملحان اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سے جو سمندر مین جہاز پر چڑھکر کافرون سے لڑیگا اونپر بہشت واجب ہو

۱۲۱۰ ق ام حرام بنت ملحان اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو روم والے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا وے بخشے گئے ف ام حرام روایت ہی کہ ایکروز حضرت اوسکے گھر مین سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت آپکی اس خوشی کا کیا سبب ہی حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر بیٹھے ہوتے ہین جو لشکر کہ اول سمندر مین جہاد کریگا اونکو بہشت واجب ہی مینے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ مین اون غازیون مین شریک ہون حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین داخل ہی چنانچہ ام حرام اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر سوار ہوکر روم کے جہاد مین شریک ہوئین پھر جہاز سے اوترکے گھوڑے سے پڑ گرکے شہید ہوئین ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت اوسی دن دوسری بار سوئے پھر ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہوگئے مینے کہا کہ یا حضرت مین بھی اون غازیون مین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین نہین تو اول قسم کے غازیون مین ہی یہ حدیث معجزہ ہی کہ حضرت نے جیسے آیندہ کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی

۱۲۱۱ م ابن مسعود اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین اول فیصلہ قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف مقصود اصلی بنا مین انسان کی حیات ہی اور کشت وخون اوسکے مخالف ہی اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اوس سے نیچے ہین تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث مین اشارہ ہی کہ قتل کو آسان نسمجھنا چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین اول اوسی کا فیصلہ ہوگا

۱۲۱۲ خ ابن عباس اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون مین نہایت ہلکا عذاب ابو طالب کا ہی اوسکے پانون مین دو آگ کی جوتیان ہین جن سے اوسکا دماغ اوبلتا ہی ف ابو طالب نے کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے سو اسواسطے سب دوزخیون سے اوسپر عذاب ہلکا ہی معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہی کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہی تو سخت عذاب کا خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر کل کا لفظ ہی

۱۲۱۳ ق ابو ہریرہ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہی سوائے ڈھڈی کی ہڈی کے اوسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اوسی مین جوڑا جاویگا ف عجب الذنب اوس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دم جمتی ہی آدمی کے بدن مین اوسکو ڈھڈی کہتے ہین بعض نے فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین گل جاتا ہی مگر ڈھڈی نہین گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ مین اول اوسی سے شروع ہوتی اور قیامت مین بھی اوسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان متصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا ہی طیار ہو جاویگا یہ جو فرمایا کہ ڈھڈی نہین گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اوسکے باریک باریک اجزا اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین

۱۲۱۴ م ابو ہریرہ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہی

گاہ گاہ کرنے مین لوسکا اثر دل مین نہین جمتا جیسے بجلی کے چمکنے سے اوسی دم تو روشنی ہی پھر آخر کو تاریکی ہی اسی واسطے طریقت والے درویشون نے فرمایا ہی کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اوسکو مدام کرتا رہے تاکہ اوسکا فیض اور برکت کم نہو

1196 **ه** اَبُو هُرَيْرَةَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک مسجدین دوست ترین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر بازارین ہین **ف** مسجدین اسواسطے زیادہ تر پسند ہین کیونکہ وے عبادت گاہ ہین اونمین خدا یاد آتا ہی اور بازارین اس واسطے ناپسند ہوئین کہ اونمین دنیا یاد آتی ہی بلکہ اکثر لوگ خرید فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین

1197 **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہی کہ ایکدن روزہ رکھتے تھے اور ایکدن نرکھتے تھے اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کی نماز ہی کہ آدھی رات تک تو وے سوتے تھے اور تہائی رات وے تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے **ف** ایکدن روزہ رکھنا اور ایک روز نرکھنا اسواسطے پسند ہوا کہ برابر متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہوجاتی ہی روزے کی کیفیت باقی نہین رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات مین اسواسطے پسند ہوئی کہ اسمین جسم کا حق اور خدا کا حق دونون بخوبی ادا ہوتا ہی نہ رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہی نہ جاگنا بہتر کہ سر مشقت اور جانکاہی ہی اور آخر کو بسبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہین ہوسکتی معلوم ہوا کہ پیغمبرون کا طریقہ طریق اعتدال ہی نہ تو عبادت مین زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی راہ خدا کو پسند ہی کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہوسکتا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سو رہنا مستحب ہی تاکہ فجر کی نماز بخوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سو رہنے سے دور ہوجاوے

1198 **ه** سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ مسلم مین سمرہ بن جندب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہین اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الٰہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجکو کچھ ضرر نہین ان چارون مین ذکر کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے **ف** یعنی چاہے اول سبحان اللہ پڑھے یا الحمد للہ یا لا الٰہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہی

1199 **ق** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطون مین سے جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اوس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہی جسکے سبب سے تمنے عورتون کی شرمگاہین حلال کرلین **ف** جو شرطین اور قول قرار کہ نکاح مین واجب الادا ہین سو اونمین سے اول تو مہر ہی دوسرے نان نفقہ تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اوسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہی اور جو مہر ادا کرنے کا قصد نرکھے وہ گنہگار ہی اور بعض شرطین نکاح مین واجب الادا نہین جیسے خاوند کا جورو کے گھر مین رہنا جورو کو اپنے گھر نہ بلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح نکرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا

1200 **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَخْوَفُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوْا وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَرَكَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ كَاِنَّ

خیرات کرنا لازم ہی اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگا رکھنا خدا کا تازہ احسان ہی تو بندون کو اوسکی شکر گزاری بھی ضرور ہی مگر
فرمایا کہ شکر گزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو تم پر ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا ایکے مانند کو اوسکی سواری پر
سوار کر دینا اوسکا اسباب لاد دینا نماز کے واسطے مسجد مین حاضر ہونا راہ سے موذیات کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل
ہین انہین سے جو سامنے آوے اوسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکر گزاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجا لاوے ق ابو موسیٰ

۱۲۱۸ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَهُوَ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کر دے وہ حرام ہی
ف اسمین بنگ اور بوزہ اور شراب اور تاڑی سب داخل ہین انکا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہی باقی تحقیق آگے آویگی

۱۲۱۹ ق ابن عمر کُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سے ہی یہان تک کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے اول عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا
ف یعنی جب ہر چیز تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نکرے اپنی تدبیر

۱۲۲۰ اور مکر تب کا اوسمین دخل نہ سمجھے اور نادان پر نہ ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکو ہوشیار کیا دیوانہ باولا نہین کر ڈالا ق ابن عمر
کُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین ہر ایک شخص حاکم ہی اور ہر ایک اپنی رعیت اور زیر دست سے پوچھا جاویگا ف پوری اس حدیث کی یون روایت ہی کہ بادشاہ
سب ملک پر حاکم ہی تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے
نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اوسنے اوسکی خیر خواہی اور
مال کی حفاظت کی یا نہین اسی طرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے اپنے میان اور آقا کی خیر خواہی اور اوسکے مال کی حفاظت کی
یا نہین غرضکہ ہر شخص اپنے زیر دست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تونے باوجود قدرت اور قابو کے اوسکا حق کیون ادا کیا

۱۲۲۱ اس طرح کا سوال صرف بادشاہ ہی پر موقوف نہین ھ جابر کُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ
الْمُسْكِرَ اَنْ يَّسْقِيَهٗ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ
اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہی وہ حرام ہی بیشک خدا پر اسکا عہد ہی
کہ جو نشہ دار چیز پیوے گا اوسکو فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ دوزخیون کا
پسینا یا دوزخیون کا نچوڑ یعنی پیپ ف مصابیح مین روایت ہی کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اوسنے کہا کہ ہمارے
ملک مین جوار کی شراب لوگ پیتے ہین اوسکو مزر کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا اوسمین نشہ ہوتا ہی اوسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۲۲۲ ق ابن عمر کُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا
لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز
شراب ہی اور سب نشے والی چیزین حرام ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو سدا پیتا بدون توبہ کیے مر گیا تو وہ آخرت
مین بہشت کی شراب نہ پیے گا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کر دے اور نشہ لاوے وہ شراب ہی اور حرام ہی
خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی یا شہد یا گیہون یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی

سب جھوٹا ہی حق یعنی سواے خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہی ف زمانۂ جاہلیت مین لبید نام ایک شاعر عرب مین تھا اوسکا کہا
یہ مصرع چونکہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اوسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور
نصیحت پر مشتمل ہو اوسکا پڑھنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہی جیسے گلستان اور بوستان اور مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ
حکیم سنائی کا ۱۲۰۳ ھ ابو ہریرۃ اَصْدَقُکُمْ رُؤْیَا اَصْدَقُکُمْ حَدِیْثًا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہی ف یعنی جسکی بات سچی ہی اوسکی خواب بھی سچی ہی اسواسطے کہ جھوٹھ بولنے
سے آیینۂ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہو جاتا ہی تو خواب مین عالم مثال کی عکس ٹھیک ٹھیک نہین پڑتی ہی اسواسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان
ہوتی ہی ۱۲۰۴ ھ ابو ہریرۃ اَغْیَظُ رَجُلٍ عَلَی اللہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَخْبَثُہٗ رَجُلٌ کَانَ یُسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ لَا مَلِکَ
اِلَّا اللہُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت پھٹکارا مرد خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل اور پلید وہ
مرد ہی جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت مین کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہین سواے خدا کے ف ایران کے بادشاہون
کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک اور ہندی مین مہاراج ہی چونکہ اسمین کھلا شرک تھا اور صاف بے ادبی تھی اسواسطے
حضرت نے منع کیا ناچار بندے کو کب مناسب ہی کہ چھوٹا موںہہ بڑا بول بولے اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہی غیر خدا کو درست نہین جیسے
رحمن اور قدوس ۱۲۰۵ ھ جابر اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہی کہ جسکا
قیام دراز ہو ف زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ ہوتی قرآن کی قراءت زیادہ علما نے کہا ہی کہ دن کو
رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہی اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہی ۱۲۰۶ ھ ثوبان اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُہُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ
عَلٰی عِیَالِہٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی دَابَّتِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ مسلم مین
ثوبان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنے جورو لڑکون پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار افضل
ہی جسکو جہاد مین اپنی سواری پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار بہتر ہی جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر یعنی نوکر چاکر یا غازیون پر خرچ کرتا ہی
ف جورو لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہی اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ حملہ کا ہی
خصوصا راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا دین کی امداد ہی اور احسان ہی معلوم ہوا کہ فقیرون کے
دینے سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض ہی اور خیرات نفل ہی اور حال انکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہی
۱۲۰۷ ھ ابو ہریرۃ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ اللہِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ
صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہی اور افضل
نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہی یعنی تہجد کی نماز ف محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز
اسواسطے افضل ہوئی کہ اوسمین محنت اور مشقت نفس پر بہت ہی اوس وقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہی اور ریا کا اوسمین دخل نہین
۱۲۰۸ ھ ابو ہریرۃ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک تر ہوتا ہی سجدے کی حالت مین سو سجدے مین بہت دعا کیا کرو ف سجدے مین کمال رتبہ تعظیم کا ہی
اور بندے کی نہایت عاجزی ہی کہ اوس نے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھا اس سبب سے اوسکو اس حالت مین نہایت

قَدْ بَلَغَنِي اَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي اُسَامَةَ وَاِنَّهُ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مجکو یہ خبر پہنچی ہی کہ مقرر تمنے اسامہ کے حق مین کچھہ کہا ہی اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیون سے زیادہ پیارا ہی **ف** اسامہ کو حضرت نے
آخر عمر مین ایک لشکر کا سردار کیا بعضے لوگون نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے مین کیا حکمت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٢٢٩ هر اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ **قاله** لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قِيلَ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا
تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلٰوةٌ مَعَ بُعْدِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي
اَنَّ مَنْزِلِي اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّي اُرِيدُ اَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِي
مسلم مین ابی بن کعب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جمع کر رکھا ہی خدا تیرے واسطے یہ سب کچھہ حضرت نے اوس انصاری مرد سے فرمایا جس سے
لوگون نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور تاریکی اور گرمی کے وقت نماز کے واسطے اوسپر سوار ہوا کرے تو مناسب ہی اور اوس مرد کا حال
یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اوس سے نہیں چھوٹتی تھی باوجودیکہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اوسنے جواب دیا کہ مجکو اس بات کی
خوشی نہین کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اسواسطے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ مسجد کی طرف میرا آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤن تو پلٹنے کا
بھی ثواب لکھا جاوے **ف** معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد اور رفت دونون مین ثواب ہی جتنا گھر دور اوتنے قدم زیادہ تو اوتنا ثواب بھی

١٢٣٠ زیادہ ہوتا ہی هر اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَدْ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَاَيَّامٍ مَعْدُوْدَةٍ وَاَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ
لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَنْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُعِيْذَكِ مِنْ عَذَابٍ
فِي النَّارِ اَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا اَوْ اَفْضَلَ **قاله** لِاُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا سَمِعَهَا
تَدْعُوْ وَتَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِاَبِي اَبِي سُفْيَانَ وَبِاَخِي مُعَاوِيَةَ مسلم مین عبداللہ
بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے خدا سے مانگا ٹھہری ہوئی مدتون اور گنے ہوئے دنون اور بانٹی ہوئی روزیون کو ہرگز نہ جلدی
لاویگا کسی چیز کو اوسکے ٹھہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہر کسی چیز کو اوسکے وقت معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ مجکو
دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ رضہ سے فرمایا جبکہ اونکو یون دعا کرتے سنا کہ الٰہی مجکو
برخوردار رکھہ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہی اور باپ ابو سفیان کی طرف سے اور بھائی معاویہ کی طرف سے **ف** یعنی موت
اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص مدت مین مقرر ہو چکا ہی وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اسکے دعا کرنے کی
کچھہ حاجت نہین کہ خود بخود ہوگا اگرچہ یہ سوال حرام نہین لیکن ایماندار کو بہتر ہی کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے جسکے واسطے خدا رسول کا حکم ہی

١٢٣١ اور بندگی کی علامت ہی **ق** ابو ہریرۃ قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ يَعْنِي رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ وَامْرَأَتَهُ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آج کی رات تمھارے کام سے جو تم
دونون نے اپنے مہمان سے کیا **ف** حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکھا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اسکی مہمانی کرے ابو طلحہ انصاری
اوسکو اپنے گھر لیگئے جورو سے پوچھا کہ کچھہ کھانا ہی اوسنے کہا کچھہ نہین ہی مگر لڑکون کا کھانا رکھا ہی ابو طلحہ نے کہا کہ لڑکون کو بہلا کر سلا
اور حضرت کے مہمان کی توقیر کر سو لڑکون کو سلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ دیکھنے کے بہانے سے اوٹھکر چراغ کو گل کردیا
تاکہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھہ کھاتے ہین تنہا کھانے سے نہ شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھاکر آسودہ ہوگیا اور گھر والے

بیان فضیلت مہمانی
وفضل صحابہ

اوسکا خون اور اوسکی عزت آبرو اور اوسکا مال **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین جہان ہزارون مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی
اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے کہ اکثر عالم مین فساد انھین تینون کامون مین ہوتا ہی چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو
خون کا جھوٹھا دعویٰ کرنا اوسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبرو ریزی منع ہوئی تو اوسکو ذلیل کرنا مسخراپن کرنا
اوسکی جورو بیٹی سے حرام کاری اوسکی چغلی کہانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اوسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریقی چوری
دغابازی فریب رشوت قماربازی خرچی بھی حرام ہو گئی اسواسطے کہ ان کامون سے اوسکا مال ناحق برباد ہوتا ہی محافظت نوع انسانی شریعت
ی عمدہ غرض ہی سو اوسکا بیان اس حدیث مین بخوبی سمجھا دیا **ق** ١٢١٥ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ
مِنَ الْاِجْهَارِ اَنْ يَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهٗ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا
وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب
میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر اونکے گناہ نہین معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہون کو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات بھی اظہار مین
داخل ہی کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر اوسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اوسکے رب نے اوس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص خود یون کہے
کہ او میان فلانے مینے رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اوسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہی **ف**
پوشیدہ گناہ کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ اسمین گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہی اور
صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین او صاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اوسکا آدمی سے پردہ کرنا
کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو البتہ خدا اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب اوسنے بیحیا بنکر خود اپنا پردہ فاش کیا
تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث مین آیا ہی کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے
تا کہ نیک لوگ خوش ہو کر اوسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گناہگار اوسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہون **خ** ١٢١٦ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِيْ
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ يَّاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى
بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے کہ نمانا اور انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنیوالا
کون ہی حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت
سے راضی نہوا اوسنے نمانا اور وہی منکر ہوا **ف** اس حدیث مین اتباع سنت کی فضیلت ہی اور بدعت اور احکام شرعی سے ناراضی ہونے پر
انکار ہی **ق** ١٢١٧ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ
تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ
صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيْطُ الْاَذٰى
عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمین آفتاب نکلے آدمیون کی ہر ایک ہڈی اور
ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہی انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہی مدد کرنا مرد کی اوسکی سواری مین یعنی اوسکو سواری پر چڑھا دینا اور اوسکا
اسباب اوسکے جانور پر اوٹھا کر لاد دینا خیرات ہی اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کر دینا یا لا اله الا الله پڑھنا بھی خیرات ہی اور ہر ایک
ڈگ جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہی اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہی **ف** یعنی ہر روز آدمی کو
قدم ١٢

حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اوسنے کہا یا حضرت مینے حرام کاری کا گناہ کیا مجکو سزا دیجیے اور حد ماریے حضرت نے اوسکے والی سے فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھ جب کہ بچہ جنے تو میرے پاس اسکو لانا پھر جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس اوسکو لایا حضرت نے اوسکے کپڑے اوسکے بدن پر مضبوط بندھائے تا کہ بدن کھل جاوے پھر وہ پتھروں سے ماری گئی حضرت نے اوسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اوسپر نماز پڑھی حال آنکہ اوسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسکی حرام کاری کسیکو نہ معلوم تھی اوسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اوسکی توبہ ایسی خالص ہے کہ ستر گناہگاروں کی مغفرت کے واسطے کفایت کرتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اوسپر حد نہ مارنا چاہیے کہ معصوم بچہ ضائع نہو سبحان اللہ حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہوجاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اوسکو ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دینا اوسکو آسان معلوم ہوتا تھا ایمان اسکا نام ہے

۱۲۳۷ خ ابوھریرۃ لقد تحجرت واسعا قاله لاعرابي قال اللهم ارحمني ومحمدا ولا ترحم معنا احدا بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تونے تو تنگ کیا کشادہ رحمت والے کو حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یون دعا مانگی کہ الٰہی مجھپر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نکر **ف** یعنی رحمت الٰہی مین بڑی وسعت ہے سارے جہان کے گنہگارونکو کفایت کرتی ہے تو کیون تنگ حوصلہ ہوتا ہے

۱۲۳۸ م انس لقد رايت اثني عشر ملكا يبتدرونها ايهم يرفعها قاله لرجل جاء وقد حفزه النفس فقال الله اكبر الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه وقيل الرجل هو رفاعة بن رافع الانصاري مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے دیکھا بارہ فرشتون کو کہ اوسکی طرف جھپٹتے تھے کہ اون مین کون سا فرشتہ اوسکو اوٹھا لیجاوے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اوسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضون نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہے **ف** حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز مین یہ کلمات پڑھے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اسکو اوٹھا لیجاتے ہین

۱۲۳۹ م ابوھریرۃ لقد رايت رجلا يتقلب في الجنة في شجرة قطعها من ظهر الطريق كانت تؤذي الناس مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تو دیکھا ایک مرد کو کہ بہشت مین چلتا پھرتا تھا بسبب ثواب اوس درخت کے جسکو اوسنے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اوس درخت سے لوگون کو تکلیف تھی **ف** معلوم ہوا کہ خلق کی راحت رسانی بہشت مین پونہچاتی ہے

۱۲۴۰ م ابوھریرۃ لقد رايتني في الحجر وقريش تسألني عن مسراي فسألتني عن اشياء من بيت المقدس لم اثبتها فكربت كربا ما كربت مثله قط فرفعه الله لي انظر اليه ما يسألوني عن شيء الا انبأتهم به وقد رايتني في جماعة من الانبياء فاذا موسى قائم يصلي فاذا رجل جعد ضرب كانه من رجال شنوءة واذا عيسى بن مريم قائم يصلي اقرب الناس به شبها عروة بن مسعود الثقفي واذا ابراهيم قائم يصلي اشبه الناس به صاحبكم يعني نفسه فحانت الصلوة فاممتهم فلما فرغت من الصلوة قال قائل يا محمد هذا مالك صاحب النار فسلم عليه فالتفت اليه فبدأني بالسلام مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین تو حطیم مین تھا اور قریش

یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ خواہ قلیل ہو یا کثیر اسکا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور
امام محمد اور محدثین کا ہر چند امام اعظم کے نزدیک نجس حرام شراب وہی ہے جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارکے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے
اور چیزیں اسکے سوا بدون نشے کے حرام نہیں لیکن اکثر محتاط محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہے چنانچہ نہایہ اور زیلعی
او عینی اور فتاوی عالمگیری اور الدر المختار اور اشباہ و نظائر وغیرہ میں مذکور ہے چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت پر جواب استفتا میں
١٢٢٣ اس مطلب کو خوب بیان کیا ہے اور پچاس ساٹھ علما حنفی اور شافعی نے اوسپر دستخط کیے ہیں جو چاہے اوسکو دیکھے **ق** ابن عباس كل
مصور في النار بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا
١٢٢٤ دوزخ میں ہے **ف** یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہے **ق** جابر كل معروف صدقة بخاری اور
مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہے **ف** یعنی اوسمیں خیرات کے برابر ثواب ہے

١٢٢٥ **فصل** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سبب پر قدر ہے **ق** ام هانئ بنت ابي طالب قد اجرنا من
اجرت وامنا من امنت قاله لها يوم فتح مكة بخاری اور مسلم میں ام ہانی رض ابو طالب کی بیٹی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے پناہ دی جسکو تونے پناہ دی اور ہمنے امن دیا جسکو تونے امن دیا حضرت نے ام ہانی سے فرمایا
جس دن مکہ فتح ہوا **ف** ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضی نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے
١٢٢٦ اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** جابر قد اخذت جملك باربعة دنانير
ولك ظهره الى المدينة قاله له بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ
چار دینار کو لیا اور تجکو مدینے تک اوسکی سواری کی اجازت ہے حضرت نے جابر رض سے فرمایا **ف** جابر رض سے روایت ہے کہ میں ایک
سفر میں حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا میں سب کے پیچھے پڑا رہتا تھا ایکبار حضرت میرے پاس آکر نکلے سو میرے
اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ویسا تیز قدم نتھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال میںنے
اوسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کر لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب مدینے میں پونہچے تو میں حضرت کے پاس اوس اونٹ کو لیگیا
حضرت نے چار دینار اور پانچ جو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تجکو دیے **ف** جب چیز بیچی
تو بائع کو اوسمیں کچھ شرط کر لینا درست نہیں اور جابر نے جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت میں شرط نہ تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان
تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہرا حضرت کو جابر سے احسان کرنا منظور تھا سو لینا ہی
١٢٢٧ غرض تھا **ھ** عبد الله بن عمرو قد افلح من اسلم ورزق كفافا وقنعه الله بما آتاه مسلم میں عبد اللہ
بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پونہچا جو مسلمان ہوا اور اوسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اوسکو دیا
اوسپر قناعت نصیب کی **ف** قناعت والے ایماندار کو ہواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اوسکی آخرت سنوری اور قناعت کی
سے دنیا کی تکلیف بھی نہوئی تو گویا دونوں جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق
ظاہر نہیں ہوتا طمع آدمی کو نظروں میں ذلیل و حقیر کر دیتی ہے **شعر** ای قناعت تو نگرم گردان ۔ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست
١٢٢٨ لیکن اہل و عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہیں بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہے **خ** ابن معمر

نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اوس شرط سے ہم باز آئے مسلمانون کو اپنے پاس بلا لیجیے اور راہ زنی سے منع کیجیے
سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانون کو سلامت بچایا

۱۴۴۲ م ثوبان لَقَدْ سَأَلَنِي هٰذَا عَنِ الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَا لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى أَتَانِي اللّٰهُ بِهِ **قَالَهُ** حِينَ سَأَلَهُ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ عَنْ أَوَّلِ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَعَنِ الشَّبَهِ مسلم میں ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ سے اسنے پوچھا جو کہ پوچھا اور حالانکہ مجکو اوسکا کچھ بھی علم نتھا یہان تک کہ خدا نے مجکو اوسکا علم دیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ علماء یہود سے ایک عالم نے حضرت سے پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیون کا کون ہوگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں سے **ف** مصابیح میں روایت ہے کہ جب حضرت مدینے میں آئے تو عبداللہ بن سلام نے کہ یہود میں بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ میں تین باتیں پوچھتا ہون کہ اونکو سوا پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا بتلائیے تو کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی کون ہے اور بہشتیون کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور کبھی ماں کی صورت پر حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہے جو لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور بہشتی لوگ اول کھانا مچھلی کی کلیجی کا نکلا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ماں کی صورت پر ہوتا ہے پھر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور آپ خدا کے سچے رسول ہین

۱۴۴۳ ح أَبُو هُرَيْرَةَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جان چکا تھا ای ابوہریرہ کہ مجھ سے اس بات کو تجھ سے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اس واسطے کہ مین نے دیکھ چکا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا اسعادتمند لوگون مین میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا اله الا الله کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا **ف** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا اسعادتمند آپ کی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابوہریرہ حضرت کی حدیث کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے ہزارون حدیث کی اونسے روایت ہے سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی سفارش چھ طرح ہوگی اول شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جب کہ لوگ قبرون سے اوٹھینگے حساب کے پہلے میدان میں کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرا وینگے اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اوس وقت حضرت بخشاوینگے اور حساب کتاب کرا کے اوس مصیبت سے نجات دلائینگے اسکا نام شفاعت کبری ہے یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہے دوسرے کا اسمین دخل نہین دوسری شفاعت اوس وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت انکی شفاعت کر کے راہ سے پھروا وینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہونچ کر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ مین چلے گئے ہین نکالے جاوینگے جنکے بدن سوا سجدگاہ کے جل بھن گئے اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگون کے اور زیادہ تر درجے بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت سے اون کافرون کو جنھون نے حضرت سے احسان کیا تھا کچھ عذاب مین تخفیف ہوگی واللہ اعلم

۱۴۴۴ خ عَائِشَةُ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ اِلْحَقِي بِأَهْلِكِ **قَالَهُ** لِابْنَةِ الْجَوْنِ وَاسْمُهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے تو بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگون مین مل یہ حضرت نے جون کی بیٹی سے کہا اور اوسکا نام اسما تھا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی **ف** حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بیبیون نے رشک کیا اور اوس سے

بہوکے سوے حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابو طلحہ اور اونکی بی بی کے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا حضرت پر فدا اور کیا خاص ایمان دار تھے کہ محتاجی کی حالت مین اپنی جان پر اور محتاجون کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمون کو حق تعالیٰ قرآن مین فرمایا ہی وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانون پر غیرون کو مقدم رکھتے ہین اگرچہ اونکو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے کامل لوگون سے کیا ممکن ہی کہ اہل بیت کا حق چھین لیوین اور ناحق صدیق اکبر سے بیعت کر لیں حق تعالیٰ بدگمانی سے پناہ مین رکھے

١٢٣٢ خ ابو ھریرۃ قَدْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعُمَرُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جنسے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے اونکے دل مین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حالانکہ وے پیغمبر نہوتے تھے سو ویسا مرد اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو عمر فاروق ہوگا ف بیشک حضرت کی امت سب امتون سے افضل ہی تو جب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت مین بطریق اولیٰ ہوا چاہیں اس حدیث سے بڑی فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لقد ہی

١٢٣٣ ھ ابو ھریرۃ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ قَالَتِ ادْعُ اللَّهَ لِي فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے اپنے گرد بڑا مضبوط ستر بنایا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو البتہ مین تین لڑکے گاڑ چکی ہون ف یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور او سنے اونکی آتش فراق مین صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ مین ہو گیا عورت بوجھی تھی کہ بد قسمتی سے اوسکی اولاد مر گئی اسواسطے اوسنے حضرت سے دعا کو کہا سو حضرت نے اوسکی تسکین کر دی کہ تو رنج نکر کہ اونکے سبب سے تو بلاے عظیم سے بچیگی

١٢٣٤ خ عمر لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورت اوتری کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہی پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی ف جب حضرت نے حدیبیہ مین بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اوس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر اونکا غم دور ہو جاوے

١٢٣٥ ق ابو ھریرۃ لَقَدْ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ يَعْنِي الْمُطْرِيَ فِي الْمِدْحَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کر ڈالا یا یون فرمایا کہ تمنے تو اوس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اوس شخص سے فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیحد تعریف کی ف حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کے کرتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بمبالغہ روبرو تعریف کرنا نہایت بد بات ہی کہ آدمی اپنی تعریفین سنکر گھمنڈ مین آتا ہی اور آپکو بہتر سمجھکے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہی

١٢٣٦ ھ عمران بن حصين لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ قَالَهُ لِلْجُهَنِيَّةِ الَّتِي أَتَتْ بِالْحَبَلِ مِنَ الزِّنَا مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اوس عورت نے توایسی توبہ کی ہی کہ اگر اوسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگارون مین بانٹی جاوے تو مقرر اونکو بھی کفایت کرے اور بھلا اوسنے راہ خدا مین اپنی جان نثار کی اس سے بھی کیا فضل پایا یہ حضرت نے اوس عورت کے حق مین فرمایا جو جہینہ کی قوم سے تھی جسنے حرام کاری کے حمل کا اقرار کیا تھا ف

المطری حد سے زیادہ تعریف کیا ہوا

يَوْمُ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرَئِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي إِلَيْكَ رَبُّكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا **قَالَهُ** لَهَا حِينَ قَالَتْ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ

بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف مینے اونسے اوس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی مین انصاریون نے مجھسے بیعت کی جس دم کہ مینے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے کیا سو مینے جو چاہا اوسنے میرا کہنا نمانا یعنی اسلام قبول نکیا سو مینے رنجیدہ ہوکر اپنی راہ لی تو مین ہوش مین نہ آیا مگر اوس مکان مین کہ جو اس درست ہوئے جسکا نام قرن الثعالب ہے سو مینے اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ مینے بدلی دیکھی کہ اوسنے مجھپر سایہ کر لیا سو مینے دیکھا تو اوسمین جبرئیل ہے سو اوسنے مجھکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق مین کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑون کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اوس فرشتے سے حکم کرے جو تیرا اون کافرون کے حق مین جی چاہے پھر مجھکو پہاڑون کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجھکو سلام کیا پھر کہا ای محمد مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق مین کہا اور مین فرشتہ ہون پہاڑون کا داروغہ اور مجھکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہی تاکہ تو مجھپر حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافرون پر دبا دون اون دونون پہاڑونکو جنکے درمیان مکہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین امیدوار ہون کہ خدا ان کافرون کی پیٹھہ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کرین اور اوسکے ساتھہ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاوین یہ حضرت نے حضرت عایشہ رض سے کہا جب کہ حضرت عایشہ رض نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ احد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا **ف** جب ابوطالب و حضرت خدیجہ رض کا انتقال ہوا تو ظاہر مین حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف مین تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہی وہان کے رئیسون سے یعنی ابن عبد یالیل و مسعود اور حبیب سے مدد چاہی اور اونکو اسلام کی دعوت کی اون کمبختون نے کچھہ حضرت کی بات نہ سُنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو ہشکار دیا اونھون نے بہت بے ادبی حضرت سے کی گالیان دین اور پتھرون سے حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالین پھر حضرت غمگین وہان سے پھرے جب قرن الثعالب مین پونہچے وہان ٹھہرے اور یون دعا کی کہ الٰہی مین اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگون کے نزدیک اپنی بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا ہون تب جبرئیل اور پہاڑونکا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے اون کافرون کی ہلاکی نچاہی سبحان اللہ کیا بقیاس حضرت مین صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نچھوڑا الرسول خیر خواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کرے سو مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ کا مطلب بخوبی بوجھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّابِرِينَ وَإِمَامِ الْكَاظِمِينَ ٥ ابْنُ مَسْعُودٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ

بیان صبر آنحضرت بر ایذاء کفار و نخواستن ہلاکی شان با وجود اجازت الٰہی

لقد ل

مجسے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی وے چیزین اور نشانیان پوچھین جو مجکو خوب یاد نہ تھیں اون مجکو رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا نے اوس مکان کی صورت اوٹھا کر میرے سامنے کر دی کہ مین اوسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی مجسے وے پوچھتے تھے مین اونکو بتلاتا تھا اوسی کو دیکھکر اور شب معراج مین مینے اپنے تئین پیغمبرون کے گروہ مین دیکھا سو موسیٰ تو کھڑا نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگرالے بال والا دبلا وہ ایسا تھا جیسے قوم شنوأۃ کے لوگ اور ناگاہ عیسیٰ بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اوس سے زیادہ تر مشابہت مین قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہی اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی سب لوگون مین سے زیادہ تر اوسکے ساتھہ مشابہ تمہارا صاحب ہی صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز کا وقت آیا تو مینے اون پیغمبرون کی امامت کی پھر مین جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا ای محمد یہ مالک ہی دوزخ کا داروغہ سو تو اوسکو سلام کر تو مین اوسکی طرف متوجہ ہوا سو اوسی نے مجکو پہلے سلام کیا **ف** جس رات حضرت کو معراج ہوئی اوسکی صبح کو حضرت نے اسکا حال کعبے مین حطیم کے اندر لوگون سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھہ آئے تھے اون لوگون نے وہان کی نشانیان حضرت سے پوچھین حضرت کو یاد نہ تھین خدا نے اوسکی صورت سامنے کر دی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک وہان کے پتے بتلائے کافر شرمندہ ہوکر رہگئے معراج کے قصے مین روایت ہی کہ حضرت نے جبرئیل سے کہا کہ اگر مین معراج کا قصہ کسی سے کہون تو کون مجکو سچا جانیگا جبرئیل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کریگا جب کافرون نے حضرت سے معراج کا حال سنا تو چڑانے کے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھہ تعجب نہین کہ جو خدا کہ ایک دم مین جبرئیل کو عرش سے زمین پر بھیجتا ہی وہ قادر ہی کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجاوے اوسی دن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہو گیا شنوأۃ یمین مین ایک قوم کا نام ہی اوسکے لوگ گھنگرالے بال والے اور دبلے ہوتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ نماز پڑھتے ہین ہر چند اوس عالم مین عبادت فرض نہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ رَاٰی هٰذَا ذُعْرًا يَعْنِي اَحَدَ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ رَجَعَا بِاَبِي بَصِيْرٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ معقرر اس شخص نے خوف دیکھا اون دو مردون مین سے ایک مرد مراد ہی جو ابی بصیر کو مدینے سے پٹا لیگئے تھے **ف** حدیبیہ کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تھا اونمین سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہوکر حضرت پاس آوے تو حضرت اوسکو پکڑ دین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اوسکو نہ دیوین حضرت نے اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق رضہ کو اسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اونمین سے مسلمان ہوکر آویگا خدا اوسکے بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین ملیگا خوب ہوا کہ خدا نے اوس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان ہوکر حضرت پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو اونکے ساتھہ کر دیا جب مدینے سے چھہ کوس پر پہونچے تو ناشتے کا ارادہ کیا ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہی اوسنے کہا ہان بہت عمدہ ہی ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے تلوار مانگ کر اوسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت پاس آیا تب حضرت نے اوسکو دیکھکر حدیث مذکور فرمائی پھر حضرت نے اوس سے حال پوچھا اوسنے بیان کیا بعد اوسکے ابی بصیر آئے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی ابی بصیر نے جانا کہ حضرت مجکو پھر حوالہ کر دینگے تو مدینے سے نکل کر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہوکر آتا تھا وہ ابی بصیر کے پاس رہتا تھا جب مسلمانون کی بہت بھیڑ ہو گئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اونھون نے مارنا شروع کیا قریش

بیان بعض از کیفیت معراج

۱۲۴۱

وہب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کرون یہان تک کہ مجکو یاد آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہین اور انکی اولاد کو کچھ ضرر نہین کرتا ہی **ف** عرب لوگ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا بد جانتے تھے اور اسلئے بھی بخیال ضرر لڑکے کے منع کرتے ہین اسیواسطے حضرت نے بھی منع کرنے کا ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ ایران اور روم مین معمول ہی اور اولاد کو کچھ نقصان نہین ہوتا تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الاجتناب نہین ہی صرف ایک ضعیف احتمال ہی کیونکہ جوان مرد تکلیف اوٹھاوین مبادا کہ حرام کاری مین گرفتار ہون

الباب السابع

۱۲۵۲ ساتوین باب مین چند فصلین ہین اور کئی طرح کی حدیثین ہین اول قسم مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر الف لام ہی **خ** سلیمان بن صرد الْآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ **قاله** حِينَ أَجْلَى الْأَحْزَابَ عَنْهُ بخاری مین سلیمان بن صرد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہمین اونسے لڑینگے اور وے ہمسے نہ لڑینگے ہمین اونپر چڑھ جاوینگے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کفار کے گروہونکو ہٹایا **ف** جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب مین گذرا چنانچہ اسی طرح ہوا کہ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے حوصلہ لڑائی کا نرہا پھر حضرت ہی آٹھوین سال مکے پر چڑھ گئے اور اوسکو فتح کیا

۱۲۵۳ **ق** عايشة الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روحون کے لشکر ہین جھنڈ کے جھنڈ سو جو اونمین ازل مین آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم مین ملاپی اور الفت والا ہوا اور جو اونمین سے وہان ناآشنا اور بے پہچان تھا وہ یہان بھی جدا اور بھٹکار ہا **ف** یعنی روز ازل مین خدا نے روحون کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی اونمین استعدادین رکھین جن روحون مین اوس عالم مین مناسبت تھی وے اس عالم مین باہم شیر وشکر ہوگئے اور جو وہان بے میل تھے وے یہان بھی پھوٹے بھٹکے رہے کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ اور یہی سبب ہی کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہی **شعر** حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست

۱۲۵۴ **م** ابي موسى وابي بن كعب الْاسْتِيذَانُ ثَلٰثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ مسلم مین ابو موسی اور ابی بن کعب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہیے سو اگر تجکو اجازت ملے تو گھر مین جا اور نہین تو پلٹ جا **ف** جب کسیکے مکان مین جانیکا ارادہ کرے تو السلام علیکم کرکے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اوس مکان مین جاوے ور نہین تو پلٹ آوے اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہی کہ آدمی اپنے گھر مین ننگا کھلا بے تکلف ہوتا ہی تو بے اطلاع گھس جانے سے شرماویگا

۱۲۵۵ **م** جابر الْاسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چاہیے یعنی تین ہون یا زیادہ اور کنکریان مارنا طاق ہی یعنی حج مین اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہی اور طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہی یعنی سات بار اور جب کوئی تم مین سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات **ف** ڈھیلے لینے کو دو بار فرمایا کمال تاکید کے واسطے کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہین صفا اور مروہ مکے مین دو پہاڑ کا نام ہی

۱۲۵۶ **ف** عمر بن الخطاب الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا **قاله** لِجِبْرَئِيلَ حِينَ جَاءَهُ عَلٰى صُورَةِ

یون کہاکہ تجکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایتین یون ہی کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تمسے تو حضرت تجکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت اوسکے پاس تشریف لائے اوسنے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ کیا طلاق کا

۱۲۷۵ **م** جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر اونکو تیرے کہے کے ساتھ تولو تو وہی اونسے بھاری پڑین وے چار بول یے ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنة عرشہ ومداد کلماتہ یعنی مین خدا کی پاکی بولتا ہون حمد بیعد کے ساتھ اوسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اوسکی رضامندی اور خوشی کے اور اوسکے عرش کی تول کے برابر اور اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر **ف** حضرت جویریہ کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لیگئے اور وے بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر آلہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف لائے اونکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا کہ کیا ابتک اوسی طرح ذکر کر رہی ہی اونھون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** یعنی مینے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہی اس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور ثواب مین بھاری

۱۲۷۶ **خ** خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ بخاری مین خباب بن ارت رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے آگے وے لوگ تھے کہ اونکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی اوسکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور اوسکے سر پر آرہ رکھا جاتا تھا سو اوسکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اوسکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا اپنے اس دین کو پورا اور کامل کریگا یہان تک سوار چلیگا شہر صنعا سے حضرموت کے شہر تک سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو **ف** خباب سے روایت ہی کہ ہمنے مکے مین مشرکین سے بہت تکلیف پائی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سائے مین چادر کو تکیہ دیے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے واسطے دعا نہین کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبہ سے نجات دے حضرت اوٹھ بیٹھے اور چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا یعنی ہماری بے صبری سے غضب آیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیون بے صبری اور جلدی کرتے ہو تمسے اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذرین کہ اونکے گوشت نوچے گئے اور چیر ڈالے گئے تم پر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدے کے کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا دور تک اکیلا سوار بے خوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث مین ارشاد ہی کہ دیندار کو لازم ہی کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے آخر اوسکو مخلصی ہوگی

۱۲۷۷ **خم** عَائِشَةُ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ

حکم کے سارے عالم کا انتظام کرتے ہین گناہون سے پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہی جو
اونمین ہی سب سچ ہی کہتے ہین کہ خدا کی ایک سو چار کتابین ہین دس حضرت آدمؑ پر اور تیس یا پچاس حضرت شیثؑ پر اور تیس حضرت
ادریسؑ پر اور دس حضرت ابراہیمؑ پر باقی چار کتابین تو تمام عالم مین مشہور ہین توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب سے
افضل ہی قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہین اسواسطے کہ اونپر اول تو اعتماد نہین اور دوسرے یہ کہ وے منسوخ ہین اور
تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابون مین مطلب تھے سو سب قرآن مین موجود ہین تو ہوتے قرآن کے دوسری آسمانی کتاب کی کچھ حاجت نہین اور پیغمبرونکا
یون اعتقاد کرے کہ وے سب سے افضل اور پاک لوگ ہین خدا نے اونکو اپنی کمال رحمت سے آدمیونکی طرف بھیجا تاکہ اونکو نیک راہ بتلاوین
اور اونکا دین اور دنیا سنوارین اور اونکو قسم قسم کے معجزات دیے کہ اونکی راستی مین کوئی عاقل آدمی شک نلاوے وے سب گناہون سے
پاک ہین صغیرہ ہون یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہی اور حضرت آدمؑ کا گیہون کھانا بالقصد نتھا بھول چوک
تھی اسیطرح اور پیغمبرون کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین جتنے کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان مین
ممکن تھے وے تمام ہمارے حضرت پر ختم ہو گئے اسی واسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نرہی خلافت اور امامت کا اعتقاد
نبوت کے اعتقاد مین داخل ہی ایمان کا یہ جدا رکن نہین جیسا کہ شیعہ کہتے ہین اور پچھلے دن کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک
دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہی سو درست ہی یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیان اور صور کا پھکنا اور مردونکا
جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب چیزین حق ہین
انمین کچھ شک نہین اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم مین ہوا اور ہوتا ہی اور ہوگا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہی بدون
اوسکی خواہش نرہتی ہلے نکوئی بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہی کہ اوسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت
ثواب یا عذاب کے لائق ہوتا ہی تقدیر کا اعتقاد اسیطرح مجمل چاہیے زیادہ اسمین غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہی اسواسطے کہ
عقل ہماری مین اتنی کہان طاقت ہی کہ کارخانے خدائی کے بھید سمجھے اسی واسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا
یہ ایمان مفصل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہی کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک
اور درست ہی نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہی پھر حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے اعلی درجہ تو یہ ہی کہ عبادت مین
ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہی اسکو مشاہدہ کہتے ہین اور ادنی درجہ یہ ہی کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجھکو دیکھتا ہی اسکو مراقبہ کہتے
ہین اس تصور مین بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہین کہ اس تصور مین آدمی ادب چھوڑے
یا ادھر اودھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہی کہ وہ ہاتھ پانون ہلاوے یا نظر کو اوٹھاوے معلوم ہوا کہ
تصوف اور درویشی احسان کا نام ہی ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہین اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہین اور حضوری اور اخلاص کو
احسان کہتے ہین اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہی اور گاہے اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہین اسواسطے
کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہین اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہین اور بعضے لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت
اور مشاہدے اور مراقبے کو حقیقت کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پر ہی سو اس حدیث مین حضرت نے
تینون مقام کو بیان فرمادیا اسلام اشارہ ہی فقہ کا جسمین اعتقاد کا بیان ہی اور احسان اشارہ ہی تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشا

عَلٰی رِجَالٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُیُوْتَهُمْ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ مینے ارادہ کیا کہ حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے پھر مین اون مردون کے گھر جلادون جو جمعے کی نماز مین نہین آتے **ف** اس حدیث سے بکمال تاکید نماز جمعے کا فرض عین ہونا ثابت ہوا اسی واسطے فقہ مین لکھا ہی کہ جو تین بار جمعے کی نماز ترک کرے اوسکی عدالت ساقط ہی گواہی کے لائق نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہی کہ اپنا کسیکو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم ہوا کہ جمعہ فرض عین ہی کہ ہر شخص پر فرض ہی فرض بالکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہو اور معلوم ہوا کہ تعزیر مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہی

1249 **ح** عَایِشَةُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ یَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ یَتَمَنَّی الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ یَاْبَی اللّٰهُ وَیَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ یَدْفَعُ اللّٰهُ وَیَاْبَی الْمُؤْمِنُوْنَ بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا کہ مین کسیکو ابی بکر اور اونکے بیٹے عبد الرحمن پاس بھیجون اور اوسکو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنیوالے خلافت کی آرزو کرین پھر مینے کہا کہ ابی بکر کے سوا خدا کسیکی خلافت نمانیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نمانینگے مومنین **ف** اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین مجھے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو تاکہ مین اوسکو اپنی خلافت لکھدون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا مگر خدا اور مومنین نمانینگے سوائے ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت بالکل منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو اونکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نامہ اونکو لکھدیوین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت کو معلوم تھا کہ سوائے ابی بکر کے کسیکی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سوائے صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب سے اونکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت نے ضرور نسمجھا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیت ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر جیسی دی تھی ویسی ہوئی

1250 **ه** اَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا یَّدْخُلُ مَعَهٗ قَبْرَهٗ کَیْفَ یُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهٗ کَیْفَ یَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهٗ مسلم مین ابو درداء رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا کہ پیٹ پھولی لونڈی سے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کرون کہ اوسکے ساتھ اوسکی قبر مین گھس جاوے کیونکر اوس لڑکے کو اپنا وارث کریگا اور حال آنکہ وہ اوسکو حلال نہین کیونکر اوس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حال آنکہ وہ اوسکو حلال نہین **ف** اس حدیث کا سبب یہ ہی کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اوسکا پیٹ پھولا تھا حضرت نے پوچھا کہ یہ کسکی لونڈی ہی لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہی حضرت نے پوچھا کہ اسکا مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہی لوگون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو پیٹ پھولا ہی اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اوسکو اول خاوند کا حمل ہو تو اوسنے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حال آنکہ کافر اور مسلمان مین وراثت نہین اور سو اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا نکہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اوسکو غلام بنانا اور اوس سے غلام کی طرح خدمت لینا کیونکر درست ہوگا خلاصہ یہ ہی کہ نسب کا خلط کرنا درست نہین اسی واسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض ہونے یا بے لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا نہین درست تاکہ نطفے مین شبہہ نپڑے

1251 **ه** جُدَامَةُ بِنْتُ وَهْبٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰی عَنِ الْغِیْلَةِ حَتّٰی ذَکَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ یَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا یَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ مسلم مین جدامہ بنت

۱۲۵۹ ق اَبُو هُرَيرَةَ اَلاِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الاِيمَانِ وَاِيَةُ البُخَارِيِّ وَسَبْعُونَ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ سَبْعُونَ اَوْ سِتُّونَ عَلَى الشَّكِّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین اور حیا ایک شاخ ہی ایمان کی بخاری کی روایت مین ستر ہین اور مسلم کی روایت مین شک ہی راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخین فرمائین یا ساٹھ ف یعنی ایمان بمنزلے درخت کے ہی اور جتنی نیکیان اور خوبیان ہین جیسے علم اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وے اوسکی شاخین ہین اور حیا اونمین بڑی عمدہ شاخ ہی اسواسطے کہ شرع مین حیا اوس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہو جاوے تو بیقرار کر دیوے یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخین ہین یا ساٹھ سو کثرت مراد ہی اسواسطے کہ نیکیون کی کچھ حد نہین سوا خدا اور رسول کے اونکو کوئی نہین گھیر سکتا جیسے ایمان تمام نیکیون اور خوبیون کی جڑ ہی ویسے ہی کفر سب گناہون اور برائیون کی جڑ ہی سو اگر کافر مین کوئی نیک بات ہو تو آخرت مین اوسکے کچھ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہین رہ سکتی آخر کو خشک ہو جاتی ہی

۱۲۶۰ ہ اَبُو هُرَيرَةَ اَلاِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت بھی یمنی ہی ف جب یمن کے لوگ حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہین حکمت اوس علم کو کہتے ہین جس سے دین اور دنیا آراستہ ہو جاوے اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی اہل یمن کی سچ فرمایا حضرت نے یمن مین ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہین

۱۲۶۱ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہی بنسبت اپنے والی کے یعنی والی کا اوسپر جبر نہین ہو سکتا نکاح مین اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اوسکا چپ رہنا ہی اوسکی اجازت ہی

۱۲۶۲ ق اَنَسٌ اَلاَيْمَنُونَ اَلاَيْمَنُونَ اَلاَيْمَنُونَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین ف مصابیح مین انس رض سے روایت ہی کہ مین بکری کے دودھ کی لسّی بنا لایا حضرت نے اوسکو پیا اور آپکے بائین طرف صدیق اکبر تھے اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا عمر فاروق رض نے کہا یا رسول اللہ اپنا جھوٹھا تبرک صدیق اکبر کو دیجیے حضرت نے اوس گنوار کو دیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائین طرف والے پر مقدم ہی کہ اول اوسکو دیجیے اگرچہ بائین طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو

۱۲۶۳ ق اَلنَّوَّاسُ بْنُ سِمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم مین نواس بن سمعان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خو نیک عمدہ خوبی ہی

۱۲۶۴ ق اَنَسٌ اَلْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت گھوڑون کی چوٹیون مین ہی ف اسواسطے کہ گھوڑے جہاد مین عمدہ سبب ہین قوت اسلام کے اور غنیمت حاصل ہونے کے

۱۲۶۵ ق اَنَسٌ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد مین تھوکنا گناہ ہی اور اوسکو مٹی سے دبا دینا اوس گناہ کا اوتار ہی ف اور اگر مسجد سنگین ہو یا اوسمین گچ لگی ہو تو تھوک کو پونچھ ڈالنا چاہیے

۱۲۶۶ ق حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سے روایت ہی

رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَآءَ الشَّآءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہی کہ تو اسکی گواہی دے کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی اور یہ کہ نماز کو ٹھیک پڑھے اور زکوٰۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانہ خدا کا حج کرے اگر تجکو اوسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے یہ حضرت نے جبرئیل سے کہا جب جبرئیل حضرت کے پاس مرد کی صورت بنکر آئے تھے سو اونہون نے کہا کہ تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجکو ایمان کی حقیقت بتلائیے حضرت نے فرمایا ایمان یہ ہی کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اوسکے فرشتون کو اور اوسکی کتابون کو اور اوسکے پیغمبرونکو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو مانے بھلی یا بری جبرئیل نے کہا تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اوسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اس طرح کا دیکھنا تجسے نہو سکے تو یون جان کہ وہی تجکو دیکھتا ہی جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمائیے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھہ زیادہ تر نہین جانتا یعنی قیامت کی نا واقفی مین تم اور مین دونون برابر ہون جبرئیل نے کہا تو اوسکے پتے ہی بتلائیے حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہ ہی کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو جنے یعنی مالکون کے نطفے سے لونڈیان جنین تو اونکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیون کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہ کہ قیامت کے قریب کنیزک زادون کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہی کہ تو دیکھے ننگے پانون ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والون کو کہ بڑائیان مارینگے عمارتون مین یعنی کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہوجانگے بڑی بڑی عمارتین بناکر فخر کرینگے **ف** پوری حدیث اس حدیث کی یون ہی کہ عمر فاروق رضہ نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمود ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ اوسپر کچھہ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم مین سے کوئی اوسکو نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہان تک کہ حضرت کے پاس بیٹھا زانو کو حضرت کے زانو سے ملاکر اور اپنی دونون ہتھیلیان حضرت کے زانو پر رکھین اور کہا کہ اے محمد مجکو اسلام کی حقیقت بتلا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عمر فاروق رضہ نے کہا کہ پھر وہ مرد چلا گیا اور مین دیر تک حیرت مین چپکا رہا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر تو جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون تھا مینے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول ہی زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانے کو **ف** اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے ہین اسواسطے کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بھی اسکا نام ہی یعنی سب حدیثون کی جڑ یہ حدیث ہی اسواسطے کہ جو مطلب اور احادیث مین ہین وے سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین جیسے سورۂ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ سب قرآن کے مطالب پر شامل ہی حضرت جبرئیل نے چار چیزین حضرت سے پوچھین اول اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ اسلام کی حقیقت پانچ رکن ہین توحید اور رسالت کی گواہی اور نماز اور زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہی اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہی اور سب خوبیون سے موصوف ہی اور فرشتون کا یون اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے ہین ہر رنگ صورت بدلنے پر قادر ہین جب

حدیث جبرئیل در بیان حقیقت اسلام و ایمان و احسان کہ عبارت از تصدیق و تسلیم و یقین است

اثر سے ہی سو جو کوئی تم میں سے جمائی لیوے تو چاہیے کہ اوسکو دبا ڈالے جتنا کہ اوس سے ہوسکے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلتَّصْفِيْقُ

١٢٦٩ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک عورتوں کو چاہیے اور سبحان اللہ

١٢٧٠ کہنا مردوں کو چاہیے ف یعنی اگر امام نماز میں چوکے تو عورت دستک دیکر اوسکو خبردار کرے اور مرد سبحان اللہ کہے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الْحَدِيْثَ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال میں وصیت کر اور تہائی تو بہت ہے یا یوں فرمایا کہ بڑی ہے حضرت نے سعد رض سے فرمایا جبکہ اونسے کہا اپنی بیماری میں کہ میں اپنے مال کی دو تہائی خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں سعد نے کہا تو آدھا مال خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کروں حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف حجۃ الوداع میں سعد بیمار ہوگئے صرف اونکی وارث ایک لڑکی تھی تب اونھوں نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ آگے مفصل ہوچکا ہے معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ وصیت نہیں درست ہے

١٢٧١ خ اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ بخاری میں ابو رافع رض سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر حقدار ہے اپنے لگے ہوئے مکان کا ف یعنی جب جگہ بکے تو ہمسایے کی ہو اجنبی آدمی اوسکو نہیں مول لے سکتا اسکو حق شفعہ کہتے ہیں

١٢٧٢ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھنٹا اور گھونگھرو شیطان کا باجا ہے ف گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن میں اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہوجاتا ہے اور عورت کے گھونگھرو اور پازیب اور جھانجھ بھی اسی میں داخل ہیں کہ اوسکی آواز سے مردوں کی نظر عورت پر پڑتی ہے

١٢٧٣ خ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہے اوسکی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ تر اور دوزخ بھی اسی طرح ف یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہے دور نہ سمجھو اگر ایمان ہے اور نیک عمل ہیں تو بہشت متصل ہے اور اگر کفر اور گناہ ہیں تو دوزخ قریب ہے

١٢٧٤ ق جَابِرٌ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑائی داؤ گھات کا نام ہے ف یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہیں فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے شعر کارہا راست کند عاقل کامل بسخن ؛ کہ بصد لشکر جرار میسر نشود ؛ لیکن بعد عہد پیمان کے فریب درست نہیں

١٢٧٥ خ اَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ الْمُعَلّٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ بخاری میں ابو سعید بن معلی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجکو ملی ف قرآن میں خدا نے حضرت کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہے اوسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اوسمیں سات آیتیں ہیں اور کسی نماز میں سورہ فاتحہ دو بار سے کم نہیں پڑھی جاتی اور اوسکا نزول بھی دو بار ہوا ہے مکے میں بھی اور مدینے میں اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن میں مفصل ہیں وہ تمام اس سورت میں مجمل موجود ہیں

١٢٧٦ ق عَائِشَةُ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تپ دوزخ کی سخت گرمی ہے ف پوری روایت یوں ہے کہ اوسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کی علاج غسل ہے سر دیا پانی سے لیکن یہ علاج تپ کو خاص ہے جو دھوپ یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہو اور یہ نہیں کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہے اسواسطے کہ عرب کا ملک

اور مراقبہ مذکور ہی سے معلوم ہوا کہ دین مین کامل وہی ہی جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جسمین ان تینون مین سے بعض ہو اور بعض نہو
وہ ناقص اور کچا ہی اسواسطے کہ درویش بے فقہ کے شیطان ہی کہ احکام الٰہی سے غافل ہا حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ بے درویشی کے
زاہد خشک اور قالب بے روح ہی اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور بے شوق اور حضور دل کے ناتمام ہی یہی راہ مستقیم ہی اور باقی
گمراہی ہی ق عُمُرُ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ 1257
اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ
اِلَيْهِ بخاری اور مسلم نے عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہی
جو اوسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تھی اوسکی ہجرت
خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ
اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسیکی طرف ہوئی جسکے واسطے اوسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت ف بعضی روایت مین
یون آیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جسکا ام قیس نام تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہی زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلا
نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچھ مضایقہ نہین پکار کے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست
نہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ زبان سے بھی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تا کہ دل اور زبان موافق ہو جاوین اور
اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے
اوسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہی تو سبحان اللہ
اور نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجھا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بھی ثواب ملتا ہی جیسے کھانا اس نیت سے
کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تا کہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تا کہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک
عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علحدہ ثواب پاوے مثلا مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہی لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہی ایک تو
یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین
علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات بتلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہی اور بدنیتی اور
ریاکاری کی بیخ کن ہی اسی واسطے محدثین کا معمول ہی کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تا کہ حدیث پڑھنے والون کی سر
سے نیت درست ہو جاوے خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسی طرح لگاو نرکھین امام شافعی سے روایت ہی کہ اس حدیث کو دین
مین ستر جگہہ دخل ہی مراد کثرت ہی یعنی ہر جگہہ اسکا دخل ہی عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علما حدیث اس حدیث کی صحت پر
متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم ھ ابوایوب اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ وَمَنْ 1258
كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ مسلم نے ابو ایوب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہی میرے دوستدار ہین نہ اور لوگ اور
خدا اور خدا کا رسول اونکا دوست اور حمایتی ہین ف حدیث مین ان چھہ قومون کی فضیلت کا بیان ہی کہ ایمان کی سچی ہین اور

گذرے سو اوس مین سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اونکے پلانے کا قصد کیا ہو تو بھی اوسکے واسطے حسنات ہونگے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اس نیت سے کہ اونکی سوداگری سے فائدہ اوٹھاوے اور بیگانی سواری کے مانگنے سے بچے پھر خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون اور پشتون مین ہے نہ بھولا یعنی اونکی زکوٰۃ ادا کی اور ضعیفونکو اونکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے پردہ ہین یعنی باعزت رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہین ف یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہے عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے واسطے پالے کہ اوسکا ثواب بیشمار ہے دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اوسمین دنیا کا فائدہ ہے اور دین کا کچھ نقصان نہین

۱۲۸۴ تیسری قسم یہ کہ کافرون کی مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور بڑائیان مارے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہے ه حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال بائین آنکھ کا کانا ہے گھنے بالون والا اوسکے ساتھ باغ اور آگ ہے سو حقیقت مین اوسکی آگ تو باغ ہے اور اوسکا باغ آگ ہے یعنی اوسکا نظربندی کا کارخانہ ہے

۱۲۸۵ ه ابْنِ عُمَرَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے اور کافر کی بہشت ہے ف دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہونیکا ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہر دم سامنے موجود ہے تو اوسکو زندگی کا لطف کہان تیسرے یہ کہ ادنی ایماندار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اوسکے بہ نسبت دنیا قیدخانہ ہے اور کافر کے حق مین دنیا اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اوسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی طرح بے قید رہتا ہے بلاخوف عیش کرتا ہے جسطرح دنیا کو پاتا ہے جمع کرتا ہے علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہے تو اوسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے گذرتی ہو پر بہشت کے برابر ہے

۱۲۸۶ ه عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَرِوَايَةُ الْقُضَاعِيِّ وَخَيْرُ مَتَاعِهَا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا برخورداری اور برتنے کی چیز ہے اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخت عورت ہے اور قضاعی کی روایت مین بجای خیر متاع الدنیا کے خیر متاعہا ہے مطلب دونون عبارت کا ایک ہے ف نیکبخت عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہے کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہے اوسکے خلاف مرضی نہین کرتی گھر کو سنبھالتی ہے اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہے تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہے شعر زن خوب خوش سیرت و پارسا ؛ کند مرد درویش را پادشا ؛ اور اگر خدانخواستہ عورت نیکبخت نہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہو گئی شعر زن بد در سرای مرد نکو ؛ ہمدرین عالمست دوزخ او ؛

۱۲۸۷ ه تَمِيمٍ الدَّارِيِّ الدِّينُ النَّصِيحَةُ الدِّينُ النَّصِيحَةُ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ مسلم مین تمیم داری رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیرخواہی کا نام ہے دین خیرخواہی کا نام ہے دین خیرخواہی کا نام ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کسکی خیرخواہی کا نام دین ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیرخواہی اور اوسکے رسول کی اور اوسکی کتاب کی اور مسلمین کے حاکمون کی اور تمام مسلمانون کی ف اللہ کی خیرخواہی یہ کہ اوسکا ایمان لاوے اوسکے دین مین کجروی نکرے عمل کرے اخلاص کی

کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہین جب تک کہ دونون جدا نہین ہوئے یا یون فرمایا کہ اونکو اختیار ہے یہان تک کہ
جدا ہوئے پھر اگر دونے سچ بولے اور دونون نے عیب ظاہر کر دیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلا دیا تو اونکو اوس
خرید فروخت مین برکت ہوگی اور اگر دونے جھوٹھ بولے اور عیب چھپایا تو اونکی خرید فروخت کی برکت مٹائی **ف** یعنی جب تک
بائع اور مشتری اوسی جگہہ بیٹھے رہے جہان چیز بکے تو دونون کو اختیار ہے چاہے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جب کہ
کوئی دونون مین سے اوٹھا اور مجلس بدل لی تو اب کسیکو اختیار نرہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام محمد کا اور
امام اعظم کے نزدیک جب کہ ایجاب اور قبول دونون طرف سے ہوا تو بیع تمام ہوگئی کسی کا اختیار باقی نرہا تو اس حدیث مین امام شافعی کے
نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہی اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت کی برکت سچ بولنے
اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہی یہی سبب ہی کہ اب سوداگرون اور دکانداروں کے مال مین برکت نہین ہی کہ جھوٹھ اور
دغابازی بہت رائج ہوگئی ہی **خ** ١٢٦٧ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَلْبَیِّنَۃَ اَوْ حَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ **قَالَهٗ** لِهِلَالِ بْنِ اُمَیَّةَ لَمَّا قَذَفَ
امْرَاَتَهٗ بِشَرِیْكِ بْنِ سَحْمَاءَ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد ماری جاویگی
تیری پیٹھہ مین جبکہ حضرت نے ہلال بن امیہ سے کہا جب کہ اوسنے عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا **ف** مشکوۃ مین عبد اللہ بن عباس رضی سے
روایت ہی کہ ہلال بن امیہ نے حضرت کے روبرو اپنی جورو کو حرام کاری کا شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا گواہون سے اس
بات کو ثابت کر یا تیری پیٹھہ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اوس وقت گواہ
ڈھونڈھتا ہے پھر حضرت نے پھر وہی فرمایا یعنی حکم شرع یون ہی حجت بیفائدہ ہی تو ہلال نے کہا مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسنے تجکو
سچا پیغمبر کیا ہی کہ مین اپنے دعوے مین سچا ہون البتہ خدا آیتین اوتاریگا جس سے میری پیٹھہ مار سے بچیگی سو جبرئیل آئے اور
اس مضمون کی آیتین سورۂ نور مین اوترین کہ جو لوگ عیب لگاوین اپنی جورو کو اور شاہد نہون اونکے پاس سوائے اپنی جان کے تو ہیون
کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک مین سچا ہون اور پانچوین بار یون کہے کہ خدا کی لعنت اوس شخص پر اگر وہ
جھوٹھا ہو اور عورت سے ٹلتی ہی مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقرر وہ مرد جھوٹھا اور پانچوین بار یون کہے کہ اللہ کا غضب
ہو اوس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال آیا اور اوسنے بموجب حکم کے گواہی دی اور حضرت فرماتے جاتے تھے کہ بلا شک خدا کو معلوم ہی کہ تم دو سے
ایک شخص جھوٹھا ہی تم دونون مین کوئی توبہ بھی کرنے والا ہی پھر ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اوسنے اوسی طرح چار بار گواہی دی جب
پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگون نے اوسکو روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جاویگی یعنی اسکو آسان نجان اگر تو جھوٹھی ہو تو
مت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور ہٹی یہان تک کہ ہم سمجھے کہ شاید یہ پلٹ جاویگی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اوسنے کہا کہ
مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرونگی سو اوسنے پانچوین گواہی بھی دی حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا
سیاہ آنکھہ والا اور موٹے سرین والا پتلی پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین شریک بن سحما کا نطفہ ہی سو اوسکا لڑکا اسی طرح کا
پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ اوترچکا ہوتا تو مین اوس عورت کو حد مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو
چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اوسکے قرینہ موجود ہو **ق** ١٢٦٨ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّیْطَانِ
فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْیَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمہائی شیطان کے

مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی حضرت نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش مین لٹکا ہی کہتا ہی کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اوس سے جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا نے اوسکو کاٹا **ف**
یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہی جسنے اوسکو ادا کیا تو اوسپر خدا کا رحم ہی اور جسنے اوسکو نہ مانا وہ خدا کی رحمت سے دور پڑا **ق** ابو ہریرۃ ۱۲۹۴
اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر کوئی جانور کی سواری کیجیے اوسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھار جانور کا دودھ پیجیے
جب گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پیے اوسپر خرچ ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اوسکا
دودھ پینا دانے گھاس کے بدلے مرتہن کو درست ہی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا لیکن اونکے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے جایز ہے
خرچ سے زیادہ نہین درست اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اوسی پر خرچ لازم ہی اور امام اعظم کے نزدیک جیسے
وہ چیز گروی ہی ویسے ہی اوسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل قرض مین مجرا کرتا جاوے اور خرچ اوسکا مالک کو لازم
ق ابو ہریرۃ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَحْسِبُهٗ ۱۲۹۵
قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور
محتاج آدمی کی حاجت روائی مین کوشش کرتا ہی وہ ثواب مین اوسکے برابر ہی جو خدا کی راہ مین جہاد کرتا ہی ابو ہریرہؓ نے کہا مجکو
گمان پڑتا ہی کہ حضرت نے یہہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب مین ایسا ہی جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز نچھوٹے اور
جیسے روزہ رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے **ف** یعنی جو زکوۃ کا مال بیوہ عورتا ور محتاج کے واسطے جمع کر رکھے
یا خود اپنی کمائی سے اونکی خبر گیری کرے اور اونکا کام کاج کرے اوسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور مدامی روزہ دار کے
برابر ثواب ہی اس حدیث سے محتاجون کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی **ق** ابو ہریرۃ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ ۱۲۹۶ (فضیلت حاجت روائی محتاجان)
الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ
اِلٰى اَهْلِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہی کہ باز رکھتا ہی تمکو نیند سے اور کھانے پینے
سے پھر جب کوئی اوس طرف سے کہ جدھر گیا ہی اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والون پاس آوے
ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہی کہ اوسمین سراسر تکلیف ہی اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے
وہان ٹھہرے کہ اوسمین گھر کی بے بندوبستی ہی اس حدیث مین وطن مین رہنے کی ترغیب ہی تاکہ جمعہ اور جماعت نفوت ہو اور جورو لڑکون
کے حق تلف ہون **ق** ابن عمر اَلشُّؤْمُ فِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ۱۲۹۷
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نحوست اور نامبارکی عورت مین ہی اور گھوڑے اور گھر مین **ف** اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہین جو
جاہلون کا اعتقاد ہی بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہی یعنی اگر نحوست کسی چیز مین ممکن ہوتی تو ان چیزون مین ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری
حدیث مین موجود ہی جسکی سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی عورت مین نامبارکی یہ کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ شریر اور
بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اوسکا ہمسایہ بد ہو **ق** انس اَلشُّرْبُ فِيْ ثَلٰثَةِ اَنْفَاسٍ اَمْرَأُ وَاَشْفٰى ۱۲۹۸
وَاَشْهٰى وَاَبْرَأُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین دم مین پانی پینا پیٹ کے خوب جلد اوترتا ہی یعنی گرانی نہین کرتا

عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتنفس فی الشراب ثلثا ویقول انہ اروی وابرأ وامرأ

۱۲۷۷ اکثر اسی قسم کی وہان تب ہی ہو طلب مین اسکو حمٰتی یوہی کہتے ہین ق اَنَسٌ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ

۱۲۷۸ بخاری اور مسلم مین انس اور عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہی خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ اَلْحَیَاءُ لَا یَأْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سوائے خوبی کے کچھ نہین لاتی ف

۱۲۷۹ یعنی حیائے شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہی کہ اوسکے سبب سے آدمی بُرے کامون سے بچتا ہی جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اوتنا ایمان کم

۱۲۸۰ ھ اَبُوْ مُوْسٰی اَلْخَازِنُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور داروغہ جو دیوے مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کھولکر خیرات کرنے والون سے ایک وہ بھی ہی ف یعنی جو دینے کا ثواب ہو اوسمین داروغہ اور خانساماں بھی شریک ہین بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو داروغہ دیتے ہوئے کُڑھتا ہی وہ ثواب سے بے نصیب ہی واسطے کہ مالک تو دلاتا ہی اور اوسکا ناحق بیٹ پھولتا ہی اوسکے برابر دوسرا بخیل نہین

۱۲۸۱ ھ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اَلْخَمْرُ مِنْ ہَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَۃِ وَالْعِنَبَۃِ وَیُرْوٰی الْکَرْمَۃِ وَالنَّخْلَۃِ وَیُرْوٰی الْکَرْمِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب ان دو درختون سے ہی کھجور اور انگور سے اور دوسری روایت مین بجائے نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہی اور ایک روایت کرم کی لفظ ہی مطلب سب لفظون کا ایک ہی ہی ف یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہین کہ شراب انھین دو درختون سے ہوتی ہی سوائے انکے اور کسیکی شراب حرام نہین

۱۲۸۲ ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْ الْخَیْلِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین بندھی ہی قیامت کے دن تک ف یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہی اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہین تحقیقت مین خیر اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ ایمان دار جہاد کی نیت پر گھوڑون کی پرورش سے غافل نہون

۱۲۸۳ ق اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اَلْخَیْلُ لِثَلٰثَۃٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰی رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ لَہٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَہَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَطَالَ لَہَا فِیْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَۃٍ فَمَا اَصَابَتْ فِیْ طِیَلِہَا ذٰلِکَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَۃِ کَانَتْ لَہٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّہٗ اِنْقَطَعَ طِیَلُہَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ کَانَتْ لَہٗ آثَارُہَا وَاَرْوَاثُہَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّہَا مَرَّتْ بِنَہْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْہُ وَلَمْ یُرِدْ اَنْ یَسْقِیَہَا کَانَ ذٰلِکَ حَسَنَاتٍ لَہٗ فَہِیَ لِذٰلِکَ الرَّجُلِ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَہَا تَغَنِّیًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰہِ فِیْ رِقَابِہَا وَلَا ظُہُوْرِہَا فَہِیَ لِذٰلِکَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَہَا فَخْرًا وَرِیَاءً وَنِوَاءً لِاَہْلِ الْاِسْلَامِ فَہِیَ عَلٰی ذٰلِکَ وِزْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیون کے واسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین تو جسکو ثواب ہی سو وہ مرد ہی جسنے گھوڑون کو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر اونکو لمبی رسّی مین باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن مین سو وہ اپنی اس رسّی کے اندر چراگاہ یا چمن مین جہان تک کہ پہنچے اور جتنی گھاس کہ چری تو اوس مرد کے واسطے اتنے حسنات ہونگے اور اگر گھوڑون کی رسّی ٹوٹ گئی پھر وے ایکبار یا دوبار زقند مار گئے تو اوس مرد کے واسطے اونکی ٹاپون کی مٹّی اور اونکی لید حسنات ہونگی اور اگر وے کسی نہر پر

بھاگ جاتے ہیں معلوم ہوا کہ شونیز میں بہت بڑے فائدے ہیں یہاں تک تو طبیبوں کی عقل پہنچی باقی اسکے فائدے خدا ہی کو خوب معلوم ہیں اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی **ق**

١٣٠٣ أَبُو هُرَيْرَةَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہیں ایک تو وہ جو وبا میں مرجاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آویں اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جسپر دیوار گر پڑے اور پانچویں راہ خدا کا شہید یعنی جو جہاد میں شہید ہو **ف** یعنی انکو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلیٰ قسم کا وہی شہید ہے جو جہاد میں مارا جاوے

١٣٠٤ **ه** سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینہ ایسا اور ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک اونگلی کم کر دی **ف** صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم ان پڑھی امت ہیں نہ لکھنا جانیں نہ حساب جانیں مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا بند کر لیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کبھی مہینا اونتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے **ف** حضرت نے دونوں ہاتھ کی دسوں اونگلیاں اوٹھا کر تین بار اشارہ کرکے فرمایا کہ مہینا کبھی اونتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا مسلم کی روایت میں اونتیس ہیں اور بخاری کی روایت میں اونتیس بھی ہیں اور تیس بھی ہیں شاید بعضے لوگوں نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا روزہ ہمپر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینا اونتیس دن کا ہوتا ہے تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہ ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کمال تصریح سے اشارہ کرکے فرمایا کہ دونوں صورت میں ثواب برابر ہے خواہ تیس ۳۰ دن کا مہینا ہو اور خواہ اونتیس دن کا ہو **م**

١٣٠٥ أَبُو هُرَيْرَةَ اَلشَّيْخُ شَابٌّ فِي حُبِّ اثْنَيْنِ فِي حُبِّ طُولِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہے دو چیز کی محبت میں بڑی عمر ہونے کی محبت میں اور مال زیادہ ہونے کی محبت میں **ف** یعنی پیری میں عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی محبت نہایت بڑھ جاتی ہے مصرع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد عمر درازی کی محبت اسواسطے زیادہ ہوتی ہے کہ دنیا چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا اور نیک عمل نہ ہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہے اور کثرت مال کی محبت اسواسطے ہوتی ہے کہ میری اولاد کے کام آوے اور مجکو خود پیری میں محتاجی نہو اس حدیث میں مذمت ہے طول عمر اور کثرت مال کے حرص کی

١٣٠٦ **ق** أَنَسٌ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے کے نزدیک ہے **ف** ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرت ادھر سے نکلے اوس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اوس نے کہا میرے پاس سے ٹل جاؤ تمپر وہ مصیبت نہیں پڑی جو مجھپر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہیں پہچانتی تھی کسی نے اوس سے کہا یہ تو حضرت تھے تب وہ گھبرائی اور پچتائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میں نے آپ کو نہیں پہچانا تھا یعنی اب میں آپ کا حکم مانتی ہوں اور صبر کرتی ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدائے مصیبت صبر کا وقت ہے اور اوسی صبر کا شرع میں ثواب اور اعتبار ہے اسواسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہے ایماندار ہو یا کافر تو اوس صبر کا کچھ اعتبار نہیں

١٣٠٧ **ه** أَبُو هُرَيْرَةَ اَلصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہوں کا اوتار ہیں جب کہ کبیرہ گناہوں سے بچے **ف** معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کو دور کرتی ہیں اور کبیرہ گناہ توبہ سے

اوسکے حکمون کو بجالاوے اوسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیرخواہی یہ کہ اوسکی تصدیق کرے اوسکی سنت ہی پر چلے اور بدعت سے بچے اور قرآن کی خیرخواہی یہ کہ اوسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اوسکے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے متشابہ کا ایمان لاوے اوسپر اعتراض کرنے والون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنی اماموں کی خیرخواہی یہ کہ شرع کے موافق اونکی اطاعت کرے اونکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیرخواہی یہ کہ مقدور بھر اونکو فائدہ پونہچاوے اونکو رنج نہ دے نیک کام سکھلاوے بدکامون سے روکے اور اونکے واسطے

۱۲۸۸ چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہی هـ اَبُو هُرَيْرَةَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بکے سونے سے وزن مین برابر برابر جتنا ایک او تنا دوسرا اور چاندی بکے چاندی سے تول مین برابر برابر جتنی ایک اوتنی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہی بیاج ہی

۱۲۸۹ ق عُمَرُ اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَيُرْوَى اَلْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور گیہون بدلنا گیہون سے بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہی مگر دست بدست بیاج نہین اور کہجور بدلنا کہجور سے بیاج ہی مگر دست بدست نہین اور ایک روایت یون ہی کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہی مگر دست بدست نہین ف یعنی چاندی اور سونے مین اور تلنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت تو یہ کہ ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اوسمین شرط یہ ہی کہ اوسی وقت دست بدست لے بدد عدہ نہو اور تول مین دونون برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہی اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اسمین شرط یہ ہی کہ دست بدست ہو اسمین کمی بیشی بیاج نہین مثلاً ایک سیر گیہون کا دو سیر جو سے بدلنا درست ہی اور اگر دست بدست نہو گیہون تو آج دیوے اور جو کل لیوے تو یہ بیاج ہی ہرگز درست نہین

۱۲۹۰ خ اَنَسٌ اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب نیک مرد کی ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیس حصون سے ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور سوچ کو دخل نہین ویسا ہی ٹھیک خواب مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا ہی کی طرف سے ہوتا ہی تو نیک مرد کی خواب درست از قسم علم نبوت ہوئی اور چھیالیسوین حصے ہونے کی وجہ سابق مین گذری

۱۲۹۱ خ اَبُو سَعِيْدٍ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ ہی پیغمبری کا چھیالیس حصون سے

۱۲۹۲ ق اَبُو قَتَادَةَ اَلْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اَلرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے جنکا حارث نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہی اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہی ایک تو خواب نیک جس سے دین کی قوت ہو خدا پر اعتماد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہی جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم یعنی نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ خود ظاہر تھی کچھ اوسکے بیان کی حاجت نہین

۱۲۹۳ ق عَائِشَةُ اَلْحُمُّ

بیان حقیقت ربا یعنی سود و بیاج

بیان حقیقت خواب نیک و خواب پریشان

ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہی اور نماز نور ہی اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہی اور صبر کرنا یعنی مصیبت
اور تکلیف میں دین پر ثابت رہنا روشنی ہی اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہی اگر اوسپر عمل کیا یا تجہپر الزام کی حجت ہی اگر اوسپر عمل نکیا ہر ایک
آدمی صبح کرتا ہی سو اپنی جان کو بیچتا ہی یعنی صبح ہوتے ہر شخص کام میں مشغول ہوتا ہی سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہی اگر نیک عمل
کیا یا اوسکو ہلاک کرتا ہی اگر بدعمل کیا **ف** طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہی سو ظاہر
بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے
اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بیحیائی اور برے کام سے جو دل کی سیاہی کا سبب ہیں روکتی ہی یا نماز کے سبب سے قبر میں نور رہوگا او
قیامت کی ظلمت میں نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہنچے گا اور خیرات کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال
خدا کی راہ میں دیا تو معلوم ہوا کہ اسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہی اور نہیں تو اپنی محبوب چیز کو کیوں خرچ کرتا اور صبر کو روشنی اسواسطے
فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت میں جزع فزع نکی اور تکلیف سے نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی
نور روشنی ہوئی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ ۱۳۱۵
حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیاں ہونگی قیامت کے دن **ف** یعنی قیامت میں ظلم کے سبب سے ظالم کے آگے اندھیرے پر
اندھیرا ہوگا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رض سے ۱۳۱۶
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہی جو اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہی **ف** امام شافعی کے نزدیک دی ہی
چیز کو پھیر لینا بموجب اس حدیث کے درست نہیں اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہی **ه** مَعْقِلُ بْنُ یَسَارٍ اَلْعِبَادَةُ فِی الْهَرْجِ ۱۳۱۷
کَهِجْرَةٍ اِلَیَّ مسلم میں معقل بن یسار رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت و خون کے زمانے میں ایسا ہی جیسے میری
طرف ہجرت کرنا **ف** یعنی جب کشت و خون عالم میں رائج ہوا اور زمانے میں فساد پھیلا تو اوس وقت کی عبادت کا ثواب حضرت والی
ہجرت کے ثواب کے برابر ہی اسواسطے کہ ایسے سخت وقت میں دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہی **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ ۱۳۱۸
وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جانور کے مارنے کا بدلا نہیں اور
کنواں کھودنے میں اگر مزدور مر جاوے تو بدلا نہیں اور اگر کھان کھودنے میں مزدور مرے تو بدلا نہیں اور کافروں کے گڑے خزانے میں پانچواں
حصہ ہی بیت المال کا **ف** یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اوسکے مالک پر تاوان نہیں اور اگر
مزدور کنواں کھودے یا کھان کھودنے میں اگر کنواں یا کھان بیٹھ پڑے اور مزدور دب کے مر جاوے تو کھدوانے والے پر کچھ عوض نہیں [illegible] **ق**
اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ کَفَّارَةٌ لِّمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ بخاری ۱۳۱۹
اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک اوتار ہی درمیان کے گناہوں کا اور پاک حج کا تو سوائے بہشت کے
کوئی بدلا نہیں **ف** پاک حج وہ ہی جسمیں گناہ اور فسق اور لڑائی جھگڑا نہو یعنی مقبول حج گناہوں کو اس طرح کھو دیتا ہی
کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہی **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَلْعُمْرٰی جَائِزَةٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر ۱۳۲۰
کو چیز دینا درست ہی **ف** یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اس طرح سے کہ یہ میں نے تجکو تیری عمر تک دیا تو درست ہی اگر
اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہو گیا اور بعد اوسکے مرجانے کے اوسکے وارث مالک ہونگے جیسے ہبہ میں اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا

اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہی **ف** اس حدیث مین پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم مین پینے کی حکمت بتلائی کہ اس طور
سے پانی خوب ہضم ہوتا ہی اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہی ۱۲۹۹ **خ** ابن عباس الشفاء في ثلثة في شرطة محجم او شربة
عسل او كية بنار وانا انهى امتي عن الكي بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری کی
تین چیزون مین ہی سینگی کے پچھنے مین اور شہد کے پینے مین اور آگ کے داغنے مین اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے **ف**
اس حدیث کی شرح چھٹے باب مین ہو چکی ہر چند اس حدیث مین داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی تو مطلب یہ کہ اگر اور
دوا سے صحت ہو گی تو داغنے سے دور رہے اور نہین تو درست ہی ۱۳۰۰ **خ** جابر الشفعة فيما لم يقسم فاذا وقعت الحدود
وصرفت الطرق فلا شفعة بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اوس مین ہی جسکی تقسیم نہین ہوئی اور
جب بانٹ ہو کر حدین پڑ گئین اور راہین جدا ہو گئین تو شفعہ نہ رہا **ف** شفعہ دو قسم ہی شفعہ شرکت کا جیسے ایک گھر کے دو شریک ہون
اور اون مین سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سو اوسکو سوا دوسرے شریک کے اور شخص نہین لے سکتا اور دوسرے شفعہ ہمسایگی کا یعنی اگر کوئی گھر
بکے تو اوسکے لینے مین اوسکے ہمسایے مقدم ہین امام شافعی کے نزدیک شرکت مین تو شفعہ ہی اور ہمسایگی مین شفعہ نہین اور یہی حدیث
اونکی دلیل ہی کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علحدہ ہوا اور راہ اوسکی جدا ٹھہری تو شفعہ نہ رہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونون
صورت مین ہی شرکت مین بھی اور ہمسایگی مین بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہین کہ
ہمسایگی کا بھی شفعہ باقی نہ رہا ۱۳۰۱ **خ** ابو هريرة الشمس والقمر مكوران يوم القيمة بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاوے گی قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے نور ہو جاوینگے **ف** جب قیامت
ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا اور روشنی کی کچھ حاجت نہ رہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ تا اونکے پوجنے والے شرمندہ ہون اونکا زوال اور نقصان دیکھکر
۱۳۰۲ **ق** ابو هريرة الشونيز فيه دواء من كل داء الا السام بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ سوا موت کے کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی **ف** طب کا قاعدہ یہ ہی کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی
سرد دوا اور سردی کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہی اسواسطے کہ گرم خشک ہی یا کہ بالخاصیت گرم اور
سرد دونون قسم کی بیماریون کو فائدہ کرتی ہی اسواسطے کہ علم طب مین ثابت ہی کہ بہت گرم چیزین گرم بیماریون کو فائدہ کرتی ہین
اور سرد چیزین سردی کو دور کرتی ہین چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہی حالانکہ کاسنی سرد ہی اور اسی طرح
خوبکلان تپ کو مفید ہی گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ اوسکا مزاج گرم ہی جالینوس نے اپنی کتاب مین اور بو علی سینا نے قانون مین
لکھا ہی کہ شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہی بلغم کو کاٹتی ہی اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہی اور مسہلون اور چنیون اور سفید داغ کو فائدہ
کرتی ہی اور سرکے کے ساتھ پھنسیون کو مفید ہی اور بلغمی ورم اور سخت ورم کو پکاتی ہی اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو
نفع کرتی ہی اور اگر اوسکو بھونکے پوٹلی باندھکر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگاوے تو سر درد کو دور کرے اور اگر
سرکے کے ساتھ اوسکا کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیخ سوسن کے تیل کے ساتھ گھسکے اوسکو ناک مین ڈالے تو ابتداء نزول یعنی
موتیا بند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مرجاتے ہین اور اگر چند روز اسکو استعمال کرے تو حیض بستہ جاری ہو جاوے اور شہد اور
گرم پانی کے ساتھ مثانہ اور گردے کی پتھری کو گراوے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اوسکے دھوئین سے کیڑے مکوڑے

زبان سے متعلق ہین اول جہوٹی گواہی دینا دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جہوٹی قسم کہانا چوتہے جادو کرنا اور
تین گناہ پیٹ سے متعلق ہین اول شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کہانا تیسرے سود اور بیاج کہانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہین
اول زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ ہاتہہ سے متعلق ہین اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام
بدن سے یعنی ماں باپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہے کہ ان گناہون سے نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہے اسواسطے کہ زہر سے دنیا
کی زندگی مین خلل ہے جسکا انجام فنا ہے اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی ہے جسکو کبہی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار نکرے اسواسطے

۱۳۲۶ کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہوجاتا ہے م اَبُوْ ذَرٍّ اَلْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہے یعنی موذی ہے ف کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہے اور شکاری

۱۳۲۷ نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہے اسی واسطے اسکا قتل کرنا درست ہے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَلْکَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ
صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اچہی بات بہی صدقہ ہے یعنی خیرات مین داخل ہے ف
یعنی اگر کوئی سوال کرے اور کچہہ موجود نہو تو اوسکو دعا دیوے کہ خدا تمکو اور کہین سے دلادے یہ بہی خیرات مین داخل ہے یا اچہی بات سے

۱۳۲۸ مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کردے بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ اَلْکَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَ
مَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَیْنِ بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنبی از قسم من ہے اور اوسکا پانی
آنکہہ کی شفا ہے ف یعنی جسطرح حضرت موسی کے وقت مین من اور سلوی بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تہا ویسی کہنبی
بہی بدون جوتے بوئے زمین سے جمتی ہے پہر اوسکا فائدہ فرمایا کہ اوسکا پانی آنکہہ کی دہند کاٹتا ہے چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے

۱۳۲۹ قانون مین لکہا ہے خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَلَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَهٗ یَخْنُقُهَا فِی النَّارِ وَالَّذِیْ یَطْعَنُهَا یَطْعَنُهَا فِی النَّارِ
بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گہونٹ کے مارے وہ آپ کو دوزخ مین گہونٹا کریگا اور جو
آپ کو تلوار یا چہری بہونک کے مارے وہ دوزخ مین آپکو بہونکا کریگا ف یعنی جو جسطرح آپ کو حرام موت ماریگا وہ

۱۳۳۰ اوسی طرح کی دوزخ مین سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہے ویسے ہی اپنی جان بہی مارنا حرام ہے م اَنَسٌ
اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے
قیامت کے دن سب لوگون سے گردن بلند ہونگے ف بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اسواسطے کہ منتظر
اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن بڑہائے تاکا کرتا ہے یا یہ مطلب کہ قیامت مین پسینا لوگون کے لبون تک پونہچیگا لیکن اذان دینے والون

۱۳۳۱ کو بسبب گردن بلندی کے کچہہ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگون مین باعزت اور نمودار ہونگے م اَبُوْ هُرَیْرَةَ
اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بہائی ہے ایماندار کا ف یعنی جب مسلمان دوسرے

۱۳۳۲ مسلمان کا دینی بہائی ٹہہرا تو اوسکی محبت اور خیرخواہی واجب ہوئی جیسے بہائی کو بہائی سے ہوتی ہے م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ
الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَفِیْ کُلٍّ خَیْرٌ اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ
بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ
فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زور آور ایماندار بہتر اور پیارا بہت ہے خدا کے نزدیک

معاف ہوتے ہین اور جس گناہ مین حق العبد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اوسکے معاف کرنے پر اوسکی بخشش موقوف ہی **ق**
۱۳۰۸ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَلصَّلٰوۃُ اَمَامَکَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی **ف** پوری روایت اسامہ سے یون ہی کہ حضرت حج مین عرفات سے چلے راہ مین حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا مینے کہا کہ مغرب کا وقت آگیا ہی نماز پڑھ لیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہان نہین آگے چل کے نماز پڑھینگے پھر جب وہان پہنچے جسکا مزدلفہ نام ہی تو اوترکے پھر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اوسکے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہی اگرچہ اوس وضو سے نماز نہ پڑھے اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو ملاکر پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا **ق**
۱۳۰۹ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہی یعنی گناہون سے پناہ ہی **ف** روزہ دار کا جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہون سے بچا ہی اور جب گناہون سے بچا تو دوزخ سے بچا **ق**
۱۳۱۰ اَبُوْ شُرَیْحٍ اِلْعَدَوِیِّ اَلضِّیَافَۃُ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ وَجَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَلَیْلَۃٌ وَلَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ یُقِیْمَ عِنْدَ اَخِیْہِ حَتّٰی یُؤْثِمَہٗ زَادَ مُسْلِمٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُؤْثِمُہٗ قَالَ یُقِیْمُ عِنْدَہٗ وَلَا شَیْءَ لَہٗ یَقْرِیْہِ بِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو شریح رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہین اور اوسکا تکلف ایک رات اور ایک دن ہی اور مسلمان مرد کو حلال نہین کہ ٹھہرے اپنے بھائی پاس یہان تک کہ اوسکو گناہ مین ڈالے مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہی کہ لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ کیونکر اوسکو گناہ مین ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان تو اوسکے پاس ٹھہرا رہا اور اوسکے کچھ نہوا جس سے وہ اوسکی ضیافت کرے **ف** یعنی جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اوسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہوکر مہمان کی غیبت کریگا کہ عجب بیحیا آدمی ہی کہ ٹلتا نہین مین کہان سے اسکو کھلاؤن یا کہین سے حرام مال لیکر اوسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہی سوا ایک دن مقدور بھر عمدہ کھانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہوا اوسکو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہین کہ تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رکھے تو مضایقہ نہین **ق**
۱۳۱۱ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَۃٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ بخاری مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا **ق**
۱۳۱۲ اَنَسٍ اَلطَّاعُوْنُ شَہَادَۃٌ لِّکُلِّ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہی ہر مسلمان کی **ف** یعنی جس شہر مین وبا پڑے اور وہان کے لوگ وہین ٹھہرے رہین پھر مرجاوین تو وے شہید ہین اسواسطے کہ وے لوگ مثل غازیون کے موت سے نہ ڈرے اور ثابت رہے اور ہرچند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن امت محمدی مین شہادت کا سبب ہی **ق**
۱۳۱۳ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین معمر بن عبد اللہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر چاہیے یعنی اگر وزن مین کم یا زیادہ ہونگے تو بیاج ہی **ق**
۱۳۱۴ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ اَلطُّہُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوۃُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَۃُ بُرْہَانٌ وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّۃٌ لَّکَ اَوْ عَلَیْکَ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَہٗ فَمُعْتِقُہَا اَوْ مُوْبِقُہَا مسلم مین ابو مالک اشعری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہی اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون کا ثواب یا ہر ایک کا

تو کیا رحمت ہی خدا کی کہ اوسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نچاہیے اگر خوب واقف ہی تو سبحان اللہ کہ
۱۳۳۷ فرشتون مین شمار ہوا اور اگر خوب زبان نہین چلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہی ف أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ
يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر صدیق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے آپکو
آسودہ دکھلانے والا جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہی تو مجھپر اس بات مین کچھہ گناہ
تو نہین کہ مین اپنے خاوند کی طرف سے اوس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تا کہ سوت جلے اور مجھسے جلا کرے تب حضرت نے یہ حدیث
۱۳۳۸ فرمائی یعنی یہ صاف مکاری اور خلاف نمائی ہی ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھہ اور باطن مین کچھہ ف عَلِيٌّ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ
مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ
أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا
وَّلَا عَدْلًا وَمَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ أَوِ انْتَمٰى إِلٰى
غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا
وَّلَا عَدْلًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہی ان دو پہاڑون کے درمیان مین کہ
ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہین اور دوسرے کو ثور سو جو اوسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہہ دیوے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی
اور سب آدمیون کی لعنت ہی خدا نہ قبول کریگا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو امان مسلمانون کی ایک سی ہی ادنی مسلمان
بھی امان مین کوشش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول
کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بے اجازت اپنے اگلے مددگارون اور سردارون کے اور دوسری
روایت مین یون ہی اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپ کے سوا غیر سے یا اپنے مالکون کو چھوڑ کے غیرون سے نسبت کرے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون
کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نفل اور نہ فرض ف یعنی جیسے مکے کی حرم مین بے ادبی
اور بے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کی حرم مین بھی اور اگر لشکر اسلام سے ادنی مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانون پر
اوسکی رعایت واجب ہو گئی جو اوسکی امان کو توڑے اوسپر لعنت ہی اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپسمین ایک دوسرے کی مددگاری
کا عہد کیا تو اونکی بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست نہین کہ شاید اونکو رنج ہو اور
۱۳۳۹ عداوت پیدا ہو سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا
إِلَّا أَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا
أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ لوگون کے واسطے بہتر ہی اگر اونکو
بوجھہ ہو نہ چھوڑیگا اوسکو کوئی مدینے کو برا جان کر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو اوسمین لا بسایگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی
کی کٹھنائی بھوک پیاس اور اوسکی تکلیف پر مگر کہ مین اوسکا شفیع یا اوسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن ف روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکل کر وہان جا رہینگے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا

۱۳۲۱ ق جَابِرٌ اَلْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہی جسکو چیز دی ف یعنی عمری مثل ہبہ کے سبب ملک کا ہی

۱۳۲۲ ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّمَسَّ طِيْبًا اِنْ وَّجَدَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہی اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف بعضے بموجب اس حدیث کے کہتے ہین کہ جمعے کا غسل واجب ہی لیکن اکثر اماموں کے نزدیک غسل واجب نہین سنت اور مستحب ہی اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیے تو مسواک اور خوشبو لگانے کو بھی واجب کہیے حالانکہ مسواک اور خوشبو کسیکے نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہی یعنی ثابت ہی اور نہایت بہتر ہی

۱۳۲۳ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اترانا شور کرنے والون مین ہی جو اونٹ والے ہین اور نرمی بھیڑ بکری والون مین ف عرب مین حضرت کے وقت مین دو گروہ تھے سو اونکی عادت جتلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہین اور بکریان چرانے والے غریب ہین یہ صحبت کی تاثیر ہی کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہی اور بکری غریب اسی واسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے بکریان چرانے کی عادت کی

۱۳۲۴ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاٰبَاطِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کی پیدایشی چیزین پانچ ہین اول ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے موچھین کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کے بال اوکھاڑنا ف یعنی ہر ایک انسان جسمین آدمیت ہی وہ ان پانچون چیزون کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ یہ پیدایشی بات ہی تعلیم کی اسمین کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ اول تو اسمین پاکی اور ستھرائی ہی اور دوسرے فائدہ بھی ہی ختنے مین یہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہ فائدہ کہ میل دور ہوتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور موچھون کے کترنے مین یہ فائدہ کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہو اور کھانے پینے مین کچھ نہ اٹک رہے اور ناخن کاٹنے مین یہ فائدہ کہ میل اور نجاست نہ جمے اور بغل کے بال دور کرنے مین یہ فائدہ کہ میل نہ رہے اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہے ہر چند سنت یہ ہی کہ ناف کے نیچے کے بال استرے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہی اور جسکو بال اوکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین پیدایشی چیزین دس فرمائین پانچ تو یہی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہ اول سر مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسرے کلی کرنا تیسرے ناک صاف کرنا چوتھے مسواک کرنا پانچوین پانی سے استنجا کرنا کبھی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا

۱۳۲۵ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ف یعنی نہایت کبیرہ گناہ چار ہین اور دوسری حدیث مین سات فرمائے مناسب وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہی جسکے کرنے والے پر قرآن یا حدیث مین وعید شدید ہو اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب مین ابو طالب مکی نے لکھا ہے کبیرہ گناہ سترہ لکھے ہین چار گناہ تو دل سے متعلق ہین اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے ناامیدی خدا کی رحمت سے چوتھے نڈر رہنا خدا کے غضب سے اور چار گناہ

١٣٤٧ ق عمر اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَا نِيْحَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم
میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہی قبر میں نوحہ کرنے سے ف نوحے سے میت پر عذاب اوس
صورت میں ہی کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اوسکے خاندان میں نوحہ گری ہوتی ہو اور وہ باوجود قدرت کے منع کرے

١٣٤٨ م جابر اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی میں
قریش کے تابع ہیں ف یعنی قریش کی قوم عرب میں سردار ہی اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہوئے اور اگر قریش بگڑے

١٣٤٩ تو سب بگڑے اسواسطے کہ معمول ہی کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ پسند کرتے ہیں ق ابو ہریرۃ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ
فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّأْنِ
حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری میں قریش کے تابعدار ہیں مسلمان
انکا قریش کے مسلمان کا تابع ہی اور کافر انکا قریش کے کافر کا تابع ہی آدمیوں کا حال کھانوں کا سا حال ہی جو ان لوگوں میں
کفر کی حالت میں افضل تھے وہی لوگ اسلام میں بھی افضل ہیں جس وقت کہ دین میں ہوشیار ہو جاویں اور احکام شرعی کو خوب
سمجھیں آدمیوں میں بہتر اوسکو پاؤگے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جب تک کہ اوسمیں آجاوے
ف یعنی قریش میں ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر میں بھی اور اسلام میں بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال
دیکر کہ جیسی کھانیں مختلف ہوتی ہیں کہ بعضی کھان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کہ بعضے خاندان
عمدہ ہیں شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت وغیرہ پیدائشی ہوتی ہی جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے
نہیں ہیں جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر میں بہتر خاندان تھا وہی اسلام میں بھی بہتر ہی بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے
کہ شرافت ذاتی اور دینداری ملکر نور علی نور ہی کئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں اور یہ
جو فرمایا کہ بہتر وہی ہی جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے دو مطلب ایک یہ جو حالت کفر میں اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے
بعد وہی افضل ہی جیسے عمر فاروق رضہ اور خالد اور عکرمہ رضہ اسواسطے کہ جو کفر میں بہت مضبوط ہوتا ہی وہ اسلام میں بھی خوب
مضبوط ہوتا ہی مضبوط لوگ جدھر آتے ہیں خوب ہی آتے ہیں اور دوسرا مطلب کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونے کے
نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہی اسواسطے کہ اوسکو سرداری کی طمع نہیں اور جب اوسکو سردار بنایا تو خوب جانفشانی کرتا ہی

١٣٥٠ ق ابن عمر اَلنَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً وَّاحِدَةً بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیوں کی مثال جیسے سو اونٹ کہ اون میں نپاوے تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق ف
یعنی جیسے سو اونٹ میں بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہیں نکلتا ویسے ہی سو آدمیوں میں ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہیں ملتا

١٣٥١ مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہیں اور کامل کمیاب م ابو موسیٰ اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ
النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ
وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتٰى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ مسلم میں ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ

ہووے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتری ہی حرص کر تو اوس چیز پر جو تیرے کام آوے اور مدد
مانگ خدا سے اور نہ تھک اور اگر تجھکو کوئی رنج اور مصیبت پہنچے تو یون مت کہہ کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا ولیکن یون کہہ کہ
یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اوسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہی **ف** مضبوط ایماندار خدا کو
اسواسطے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کرتا ہی نیک کام بتلاتا ہی اور برے کام کے
روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام مین سست نہین ہوتا بخلاف سست ایماندار کے کہ
اوس سے دین کا کام بخوبی نہین ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہی لیکن خیریت دونون مین ہی اسواسطے کہ ایمان
دونون مین موجود ہی گو اوسکا ایمان قوی ہی اور اسکا ضعیف پھر حضرت نے عالی ہمتی پر رغبت دلائی اور سستی دور ہونیکی علاج فرمائی
یعنی ایماندار کو مناسب ہی کہ اپنے فائدے کے کامون پر سرگرم ہو جاوے اور اوسکے سرانجام کی خدا سے مدد چاہے دینی کام مین سست ہو کر
نہ تھک بیٹھے کہ خالی ہاتھ رہجاویگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے
خالی نہین رہ سکتا سو اوسکی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف مین یون نہ کہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہوتا یا اگر فلانا شخص دوا
مین جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر پر حوالہ کرے تاکہ حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر بولنا شیطانی کام ہی کہ آدمی تقدیر
کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہی اور ناحق پچتا کر غم پر غم اوٹھاتا ہی **ق** ابو ھریرۃ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ ١٣٢٣
يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک ایماندار دوسرے ایماندار کے حق مین ایسا ہی جیسے عمارت
کی بنیاد کہ اوسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہی **ف** یعنی جیسے عمارت مین مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہی اوسی
طرح ایک ایماندار کو لازم ہی کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے خلاصہ مطلب کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہی **ق** جابر و ١٣٢٤
ابن عمر اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ بخاری اور مسلم مین جابر اور عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار ایک انتڑی مین کھاتا ہی اور کافر سات انتڑیون مین کھاتا ہی **ف** ایک کافر کی ضیافت
ہوئی جب اوسنے سات بکریون کا دودھ پیا تب اوسکا پیٹ بھرا دوسرے دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہو گیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور قناعت ایمان کا مقتضا ہی تاکہ عبادت مین سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہی
کہ جانور کی طرح اوسکی کبھی حرص نہین کم ہوتی **ق** ابو ھریرۃ اَلْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللَّهُ أَشَدُّ غَيْرًا مسلم مین ابو ہریرہ سے ١٣٢٥
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار غیرتدار ہوتا ہی اور خدا زیادہ تر غیرتدار ہی **ف** باقی روایت یون ہی کہ اسی واسطے خدا نے
ظاہر باطن کی بے حیائیون سے منع کیا یعنی بد کامون پر پیش آنا ایمان کا مقتضا ہی نہ بے غیرتی ایمان کی شان نہین **ق** عائشۃ ١٣٢٦
اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ
لَهُ أَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتون کے ساتھ ہی
اور جو کہ قرآن پڑھتا ہی اور اوسکی زبان اوسمین اٹکتی ہی اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہی اوسکو دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا
ثواب رنج کھینچنے کا **ف** یعنی جو قرآن کے معانی کا خوب واقف ہی اور اوسکو بے تکلف پڑھتا ہی اوسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہی کہ وہ ثواب مین
اون فرشتون کے ساتھ ہی جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین اور جسکی زبان نہین پلٹتی باوجود محنت کے اوس سے حروف نہین ادا

بخورًا فلا تشهد معنا العشاء الآخرة مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائی ہو وہ ہمارے ساتھ اخیر عشا کی نماز مین حاضر ہو **ف** حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت مین خوشبو سونگھکے جوان مردون کو بدخیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگاکر رات مین عورت کا نکلنا درست نہین **ق** ابوہریرۃ ایما امرئٍ

۱۳۵۹ مسلمٍ اعتق امرءًا مسلمًا استنقذ الله بکل عضوٍ منه عضوًا منه من النار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو چھڑاویگا اللہ اوسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اوسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے

۱۳۶۰ **ھ** جریر ایما عبدٍ ابق فقد برئت منه الذمة ویروی ابق من موالیه فقد کفر حتی یرجع الیهم مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اوس سے اوتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہوگیا جب تک کہ اونمین پلٹ آوے **ف** اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر بھاگا تو سچ مچ کافر ہوگیا اور اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہی اوسنے کفران نعمت کیا

۱۳۶۱ **ھ** ابوہریرۃ ایما قریةٍ اتیتموها واقمتم فیها فسهمکم فیها وایما قریةٍ عصت الله ورسوله فان خمسها لله ولرسوله ثم هی لکم مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمھارا حصہ اوسی مین ہی اور جس بستی والون نے خدا اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہی پھر اوس بستی کے باقی چار حصے تمھارے ہین **ف** اس حدیث مین بیان ہی فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہی بیت المال کا اسکو فی کہتے ہین اسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جاکر ٹھہرین تو بطور عطا حصہ پاوینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو غنیمت کہتے ہین

۱۳۶۲ **خ** عمر ایما مسلمٍ شهد له اربعة نفرٍ بخیرٍ ادخله الله الجنة قال فقلنا واثنان قال واثنان قال ثم لم نسأله عن الواحد بخاری مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا **ف** معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ایکم ہی

۱۳۶۳ **خ** ابن مسعود ایکم مال وارثه احب الیه من ماله قالوا یا رسول الله ما منا احد الا ماله احب الیه من مال وارثه قال فان ماله ما قدم ومال وارثه ما اخر بخاری مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین اوسکے نزدیک اپنے مال سے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو حضرت نے فرمایا سو البتہ اوسکا مال تو وہی ہی جو اوسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اوسکے وارث کا مال وہ ہی جسکو چھوڑ گیا **ف** اپنا مال وہی ہی جو اپنے کام آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جان کے بند کر رکھتے ہین وے نادان ہین کہ اوسکو اوسکے وارث اوڑاوینگے اسکے کچھ کام نہ آیا

مدینہ چھوڑنا بہتر نہین اور اگر کوئی وہان سے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھہ نقصان نہین اوس سے افضل لوگون کو خدا وہان لاویگا پھر فرمایا
کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہیگا اوسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہان کے
١٣٤٠ رہنے والون کو عمدہ بشارت ہی خ اَنَسٌ اَلْمَدِیْنَةُ یَأْتِیْهَا الدَّجَّالُ فَیَجِدُ الْمَلَائِکَةَ یَحْرُسُوْنَهَا فَلَا یَقْرَبُهَا
الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین دجال آویگا تو فرشتون
١٣٤١ کو پاویگا کہ اوسکی چوکیداری کرتے ہین سو اوسکے نزدیک نہ آویگا اور انشاء اللہ وہان وبا بھی نہ آویگی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْمَرْءُ
مَعَ مَنْ اَحَبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اوسی کے ساتھہ ہی جس سے کہ محبت رکھتا ہی ف
ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہی اوسنے کہا یا رسول اللہ قیامت
کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہین لیکن مین اللہ اور اوسکے رسول کی محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث
١٣٤٢ فرمائی یعنی اللہ رسول کی محبت عمدہ سامان ہی یہ حدیث بشارت ہی اہل محبت کو م اَنَسٌ وَاَبُوْ هُرَیْرَةَ اَلْمُسْتَبَّانِ
مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ حَتّٰی یَعْتَدِیَ الْمَظْلُوْمُ مسلم مین انس اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون گالی دینے
والون نے جو کہا سو اوسکا گناہ اوسی پر ہی جسنے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے ف یعنی اگر دو شخص آپسمین
ایک دوسرے کو گالی دیوین تو دونون طرف کی گالیون کا گناہ اوسی پر ہی جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اوسی نے اول راہ گالی
اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا
١٣٤٣ درست ہی بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن غم خوری جواب دینے سے نہایت افضل ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ
لَا یَظْلِمُهُ وَلَا یُسْلِمُهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہی مسلمان کا
نہ اوسپر ظلم کرتا ہی نہ اوسکو بلا کی مین ڈالتا ہی ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اوسپر ظلم کرنا یا اوسکو
١٣٤٤ بلا مین پڑا رہنے دینا اوسکی حمایت اور مدد نکرنا کسی طرح مناسب نہین ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ
فِی الْقَبْرِ یَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جب کہ قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ یہ گواہی دیتا ہی کہ سوا
خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کا رسول ہی سو یہی مطلب ہی خدا کے قول کا جو قرآن مین ہی کہ ایمان والون کو خدا ثابت بات پہ
ثابت رکھتا ہی ف یعنی جو یہ قرآن مین فرمایا ہی کہ ایمان دارونکو ثابت بات پر خدا ثابت رکھتا ہی تو مراد ثابت بات سے توحید
١٣٤٥ اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونون سے ثابت ہی ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُسْلِمُ
مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہی
کہ جسکی زبان ہاتھہ سے مسلمان بچین ف یعنی زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھہ سے کسیکو ناحق مارے نہ چراوے
١٣٤٦ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنے والا وہ ہی جو اوسکو چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا ف ہجرت اوسکو کہتے ہین کہ مسلمان کفر کا ملک
چھوڑ کر اسلام کے ملک مین جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہی اور گناہ چھوڑنا

فَقَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری نے انس رضہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص ہے تم مین
عبد الله بن سلام حضرت نے مدینے کے یہودیون سے کہا عبد الله بن سلام کے مسلمان ہونے کے بعد تو یہودی کہا وہ ہمارا افضل ہے اور افضل کا
بیٹا اور ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو اگر عبد الله مسلمان ہو جاوے یہود نے کہا کہ خدا اوسکو
اسلام سے پناہ مین رکھے پھر تو عبد الله بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله تو یہود نے
کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہے اور برے کا بیٹا اور اونکو نہایت گھٹایا تو عبد الله بن سلام نے کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یا رسول الله
ف عبد الله بن سلام مدینے کے یہودیون کے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوئے تو حضرت سے کہا کہ یا رسول الله قوم یہود بڑے
مفتری ہین میرے اسلام کے ظاہر ہونے کے قبل میرا حال ان سے دریافت کیجیے تو سچ بتلاوینگے اور اگر وے جانینگے کہ مین مسلمان ہو گیا ہون
تو مجھپر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبد الله اندر مکان مین پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے اور حضرت نے یہود کو بلا کر عبد الله کا حال پوچھا
اول اونھون نے اونکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وے مسلمان ہوئے تو اوسی وقت بدل گئے یہی معمول ہے اہل باطل کا کہ اپنے موافق
کی تعریف کرتے ہین اور جب کہ اوسنے راہ حق اختیار کی تو فوراً اوسپر طعن و تشنیع کرنے لگتے ہین ۱۳۶۸ **ھ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَيُّ وَادٍ
هٰذَا قَالُوْا وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى هَابِطًا مِّنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهٗ جُؤَارٌ اِلَى
اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ اَتٰى عَلٰى ثَنِيَّةِ هَرْشٰى فَقَالَ اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِيَّةُ هَرْشٰى قَالَ كَاَنِّيْ
اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ
وَهُوَ يُلَبِّيْ مسلم مین عبد الله بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہے اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہے حضرت نے
فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون موسی کو کہ اوترتے ہین ٹیلے سے اور اونکی بلند آواز ہے خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللهم لبیک یعنی
اے میرے رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون پھر حضرت آئے ہرشی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہے اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی ٹیلا ہے
حضرت نے فرمایا گویا مین دیکھتا ہون یونس بن متی کو سرخ اونٹنی گنجان بال والی پر یونس پر پشمینے کا جبہ ہے اوسکی اونٹنی کی نکیل
کھجور کی چھال کی ہے اور وہ بھی اللهم لبیک کہہ رہا ہے **ف** حضرت نے حجة الوداع کے سال مکے اور مدینے کی راہ مین فرمایا حضرت نے یہ حال خواب مین دیکھا یا اونکی روحون کو دیکھا
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر استفہام کا ہمزہ ہے ۱۳۶۹ **ق** مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ آلصُّبْحَ اَرْبَعًا
آلصُّبْحَ اَرْبَعًا بخاری اور مسلم مین عبد الله بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہے کیا صبح
کی تو چار رکعتین پڑھتا ہے **ف** صحیح مسلم مین عبد الله بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد
کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور موذن اقامت کہتا ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف مین
پڑھنا نچاہیے اس حدیث کا راوی عبد الله بن مالک ہے اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہے ۱۳۷۰ **م** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ
اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ
فَقَدْ بَهَتَّهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہے کہ غیبت کیا چیز ہے اصحاب نے کہا خدا اور
اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو برا لگے اسیکا نام غیبت ہے لوگون نے

حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاویگا
اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا اونکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑیگا اور
میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہی یعنی فساد اور بدعت
عالم مین ظاہر ہوگی **ف** حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نتھا جو شبہہ ہوتا حضرت سے حل ہوجاتا حضرت کے بعد صحابہ مین
اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اوسکے بعضے مسائل مین اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اونکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا
رواج ممکن نتھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالم گیر ہوگیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسے آیندہ بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا

۱۳۵۲ **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی
نماز ایک رکعت ہی پچھلی رات سے **ف** امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور
امام اعظم کے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث ہی علی مرتضی رض سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑھتے تھے
ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہی عمران بن حصین رض اور عائشہ رض اور عبد اللہ بن عباس رض اور ابو ایوب رض سے اور جامع الاصول مین بخاری
اور مسلم کی حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت بعد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ وتر کی
تین رکعتین ہین جیسے مغرب کی تین رکعتین ہین وہ رات کی وتر ہی اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا آخر شب ہی جسکو اپنے جاگنے پر
اعتماد ہو

۱۳۵۳ **ق** عَائِشَةُ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آزادی کرنیکا
حق اوسی کا ہی جسنے آزاد کیا **ف** یعنی جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑ کر مرجاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے
والا ہی

۱۳۵۴ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہی اور زنا کرنے والے کو پتھر **ف** یعنی لڑکے کا مالک وہی ہی جسکے بچھونے پر اوس لڑکے کی ماں ہی خواہ نکاح سے
خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہی تو اوسکی قسمت مین پتھر ہی یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرام کار
بیاہا ہو تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے

۱۳۵۵ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کالا اور جنس کے رواج کا سبب ہی اور کسب کے نقصان کا سبب ہی
ف یعنی تجارت مین جھوٹی قسم کھانے سے سودا اگرچہ یہ احتمال ہوتا ہی کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹی قسم سے اوسکی سوداگری
مین ٹوٹا پڑتا ہی کہ خدا اوسکی برکت کو دور کرتا ہی اور لوگ بھی اوسکو جھوٹا جان کر اوس سے خرید فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری
اور بیوپار کی برکت راستی مین ہی

۱۳۵۶ **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے **ف** مدعا علیہ پر قسم اوس صورت مین ہی جب کہ مدعی کو گواہ نہ ملین

۱۳۵۷ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی **ف**
یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم لی وہی معتبر ہی پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مینے قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی مینے دلمین کچھ اور ارادہ
کرلیا تھا تو اوسکے اس قول کا کچھ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اوس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہی

۱۳۵۸ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جن کے سرے پر اَيُّمَا کی لفظ ہی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ

الباب السابع

۱۳۷۴ از حدیث جبرئیل بن مفضل جکا ق ابن مسعود اترضون ان تکونوا ربع اهل الجنة قلنا نعم
قال اترضون ان تکونوا ثلث اهل الجنة قلنا نعم قال والذی نفس محمد بیده انی
لارجو ان تکونوا نصف اهل الجنة وذلك ان الجنة لا یدخلها الا نفس مسلمة وما انتم
فی اهل الشرك الا كالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود او كالشعرة السوداء فی جلد
الثور الاحمر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم
بہشت کے لوگون مین چوتھائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کی تہائی ہو ہمنے کہا
ہان حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد صلعم کی جان ہی کہ مقرر مین امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین
آدھے ہوگے اور اوسکا سبب یہ ہی کہ بہشت مین سوا ے مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہیں ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے
ایک سفید بال گائے بیل کی کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین ف یعنی آدھی بہشت مین امت محمدی
ہوگی اور نصف باقی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اول حضرت نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الہی
کرین اور دمبدم خوشی مین ترقی ہو

امت محمدی نصف اہل جنت [illegible]

۱۳۷۵ ق عمر اترون هذه المرأة طارحة ولدها فی النار قلنا
لا والله فقال لله ارحم بعباده من هذه المرأة بولدها قاله حین رای امرأة
من السبی تسعى اذا وجدت صبیا فی السبی اخذته فالزقته ببطنها فارضعته بخاری
اور مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہی اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا
قسم ہی خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر بہت زیادہ ہی اس عورت کے رحم سے اپنے
بیٹے پر یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی ہی جب اوسنے قیدیون مین اپنے بچے کو پایا
پھر اوسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اوسکو دودھ پلانے لگی ف اس حدیث مین بیان ہی وسعت رحمت الہی کا اس
حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہی

۱۳۷۶ ھ ابو هریرة اتریدون ان تقولوا كما قال اهل الكتاب
من قبلكم سمعنا وعصینا بل قولوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا والیك المصیر قاله
لما نزلت لله ما فی السموت وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسكم او تخفوه یحاسبكم
به الله فقالوا كلفنا من الاعمال ما نطیق الصلوة والصیام والجهاد والصدقة وقد
انزلت علیك هذه الایة ولا نطیقها مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو
جیسا تمسے پہلے کتاب والون نے کہا کہ ہمنے حکم خدا کا سنا اور نہ مانا بلکہ تم یون کہو کہ الہی ہمنے تیرا حکم سنا اور مان لیا اے رب
ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ سورہ بقرہ کے اخیر مین
یہ آیت اوتری کہ خدا ہی کا ہی جو کہ آسمانون اور زمین مین ہی اور اگر ظاہر کرو جو تمہارے دلون مین ہی یا اوسکو چھپاؤ اوسکا
حساب خدا تمسے کریگا تو صحابہ نے کہا کہ ہمکو اول اون کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کر سکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور
خیرات کے اور البتہ ہمپر یہ آیت اوتری اور یہ ہمارے قابو مین نہین ف یعنی خیالات اور وسواس سے دل کو روکنا ہمارے

١٣٦٤ ه عقبة بن عامر ايكم يحب ان يغدو كل يوم الى بطحان او الى العقيق فياتي منه بناقتين كوماوين في غير اثم ولا قطيعة رحم فقلنا كلنا يا رسول الله يحب ذلك قال افلا يغدو احدكم الى المسجد فيعلم او يقرأ آيتين من كتاب الله خير له من ناقتين وثلث خير له من ثلث واربع خير له من اربع ومن اعدادهن من الابل مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون تم میں ایسا ہی کہ یہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہان سے دو اونٹنیان بڑے کوہان والیان لاوے بغیر گناہ اور بغیر قطع برادری کے یعنی نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہی کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑھے یہ اوسکے حق مین بہتر ہی دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اونٹنیون سے اور اسی طرح آیتون کا شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہی یعنی پانچ افضل ہین پانچ سے اور چھ افضل ہین چھ سے ف بطحان اور عقیق مدینے سے دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اوسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب یہ کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہی اور دنیا کا فانی

١٣٦٥ ه جابرؓ ايكم يحب ان هذا له بدرهم يعني جديا اسك ميتا فقتنا وله فاخذ باذنه فقالوا اما نحب انه لنا بشيء وما نصنع به قال تحبون انه لكم قالوا والله لو كان حيا كان عيبا فيه انه اسك فكيف وهو ميت فقال والله الدنيا اهون على الله من هذا عليكم مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہی کہ یہ بھیڑ کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا اوسکو ایک درم کے بدلے ملے پھر اوسکا حضرتؐ نے کان پکڑا تو ہمنے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کوئی چیز دیکر ملے اور ہم کیا کرینگے اسکو حضرتؐ نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین اب تو بھلا کیونکر چاہین جو مردہ ہو اوسمین جان نہین پھر حضرتؐ نے فرمایا خدا کی قسم کہ مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہی ف یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہی

١٣٦٦ ه ابو هريرةؓ ايكم يذكر حين طلع القمر وهو مثل شق جفنة قاله لما تذاكروا ليلة القدر عنده مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو یاد ہی وہ وقت جب کہ چاند نکلا تھا جیسے ٹھیکرے کا کنارہ یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب کہ اصحاب آپس مین حضرتؐ کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہوئی ف یعنی شب قدر آخر مہینے مین تھی جب کہ چاند باریک ہو گیا تھا غالب ہی کہ ستائیسوین رات مراد ہی چنانچہ اور حدیثون مین صلوۃ کو ہی

١٣٦٧ فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر آئی ہی ح انسؓ اي رجل عبد الله فيكم يعني عبد الله بن سلام قاله لليهود بعد اسلامه فقالوا اخيرنا وابن خيرنا وسيدنا وابن سيدنا قال ارأيتم ان اسلم عبد الله قالوا اعاذه الله من ذلك فخرج عبد الله فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله فقالوا شرنا وابن شرنا وانتقصوه

نقصان اور ٹوٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا تو قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ بیشک قوم بنی
اسلم وغیرہ بہتر ہیں ان تمیموں سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے یہ حضرت نے اقرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اوسنے حضرت سے یون کہا تھا
کہ تیرے تو حاجیوں کے چوروں نے بیعت کی ہے یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ نے **ف** اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ
کی قوم عرب کی راہ میں بستی تھی عرب میں کم ذات تھی اور کفر کی حالت میں حاجیوں کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد
اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اول اسلم وغیرہ مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت
حضرت پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک فخر ہے
جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دینداری کے کچھ حقیقت نہیں شعر بندۂ عشق شدی ترک نسب کن
جامی ۔ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست ۔

۱۳۸۱ **ق** انس أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيهِ
بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ کہ اگر خدا روک لے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے
مال کو حلال کریگا **ف** اس حدیث کا قصہ چھٹے باب میں ہو چکا کہ حضرت نے کچے پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے اگر
جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا

۱۳۸۲ **ق** أبي أُمَامَةَ أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ
قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ ذَنْبَكَ بخاری میں ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا
بتلاؤ جب کہ تو اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہیں کیا تھا اوسنے کہا درست ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا پھر تو
ہمارے ساتھ نماز میں حاضر ہوا اوسنے کہا ہاں یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا نے تیری حد بخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا
ف ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھپر حد مارئے حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہے پھر حضرت
نماز میں مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز میں شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھپر حد مارئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
شاید کہ اوسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت میں صاف آیا ہے اسی واسطے حضرت نے اوسکی مغفرت
جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہیں اور حضرت نے اسواسطے اوس سے نہ پوچھا
کہ بدکام کا تفحص بہتر نہیں اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھول کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور اوسپر حد مارتے

۱۳۸۳ **ق** ابن عمر أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ
الْأَرْضِ أَحَدٌ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال
کو سو البتہ حال تو یون ہے کہ اس رات سے سو برس کے سر تک جو آدمی زمین پر ہے کوئی نہ باقی رہیگا **ف** عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت نے آخر عمر میں ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت میں کسی کی عمر نہوگی مطلب
حدیث کا یہ ہے کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہے اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہے کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے
بعد بعضے جھوٹھے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعوی کرتا تھا
سو اس حدیث سے اوسکا دعوی غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے

۱۳۸۴ **ق** ابن عباس أَرَأَيْتَ

کہا بھلا فرمائیے تو کہ اگر میرے بھائی مین سچ مچ وہی بات ہو جو مینے کہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی مین فی الحقیقت وہی ہے
جو تو نے کہا تبھی تو تو نے اوسکی غیبت کی اور اگر اوسمین وہ بات نہین جو تو نے کہی پھر تو تو نے اوسپر بہتان باندھا ف
یعنی سچی بات کا نام تو غیبت ہی اور اگر جھوٹی بات ہی تو اوسکا نام بہتان ہی خلاصہ مطلب یہ کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے
وہی غیبت ہی خواہ اوسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اوسکے قول اور فعل کا خواہ اوسکے دین کا خواہ اوسکی غیبت
زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہی لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ کرتا ہی اور
١٣٧١ ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چپڑا تو درست ہی ه أَبُو هُرَيْرَةَ أَتَدْرُونَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ
الْآنَ حِينَ انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا قَالَهُ لَمَّا سَمِعَ وَجْبَةً مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا
تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا ہمنے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ مین ستر برس سے پھینکا گیا تھا
سو دوزخ مین اب تک اوترتا جاتا تھا یہان تک کہ اوسکی تہ مین پہونچ گیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک دھماکا سنا ف
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ ہم اصحاب حضرت کی خدمت مین حاضر تھے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو گرتی ہی تب حضرت نے
١٣٧٢ یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہی ه أَبُو هُرَيْرَةَ أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ
فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ قَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ
وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا
وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطَى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ
أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ يُطْرَحُ فِي النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہی اصحاب نے کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہی کہ جسکے پاس درم ہو نہ اسباب حضرت نے
فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت مین مفلس وہ ہی جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اور حال آنکہ اوسکو گالی دی اور
اوسکو حرامکاری کا عیب لگایا اور اسکا مال کھا گیا اور اسکی خونریزی کی اور اوسکو مارا سو اوسکی نیکیوں سے اس مظلوم کو دلایا جاویگا
اور اوس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا سو اگر قصوروار ہونیکے قبل اوسکی نیکیاں ختم ہو چکینگی تو اون مظلوموں کے گناہ لیے جاوینگے سو
اوس ظالم پر ڈالے جاوینگے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادتیں اور نیکیاں حق العباد کے
بدلے جاوینگی اور اگر نیکیاں کم ہوئیں اور اونکے حق زیادہ تو اونکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیاں چھن گئیں
اور لوگوں کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین
١٣٧٣ اشارہ ہی کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے خ عُمَرُ أَتَدْرِي
مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرَئِيلُ أَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ دِينَكُمْ بخاری مین
عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو کیا جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون ہی مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر
دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا کہ تمکو تمھارا دین سکھلا دے ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے

اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبروں کو بھی ہوتی ہے اور اگر امام کو شک پڑے
تو مقتدیوں کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہیں باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہے
امام طحاوی نے کہا ہے کہ اوس وقت تک نماز میں کلام کرنا حرام نہیں تھا پھر کلام کرنا نماز میں منسوخ ہو گیا عینی نے شرح ہدایہ میں
لکھا ہے کہ اول اسلام میں کلام کرنا نماز میں درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہے پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت
نے فرمایا کہ جب امام بھولے تو مقتدی سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث منسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین
تسبیح سے حضرت کو آگاہ کرتے کلام نہ کرتے اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ قصہ اوس وقت کا ہے جب کہ کلام کرنا درست
تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہے واللہ اعلم ق كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ ١٣٨٨
قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً لَا اَدْرِيْ بِاَيِّ
ذٰلِكَ بَدَأَ قَالَهٗ لَهٗ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا
تجکو تکلیف دیتے ہیں تیرے سر کے کیڑے میں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو بالوں کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجوں کو کھانا
کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ ان تین چیزوں سے کون چیز اول حضرت نے فرمائی یہ حضرت نے کعب بن
عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے میں ف معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جوں تکلیف دیویں تو بالوں کو منڈاوے اور کفارہ
دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ ١٣٨٩
خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَّقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ
ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ جب اپنے گھر پلٹ جاوے
تو تین گابھن اونٹنیاں موٹی قدر والیں موٹیں گھر میں پاوے سبھنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو جو کوئی تین آیتیں اپنی نماز میں پڑھے اوسکے حق
میں بہتر ہیں گابھن اونٹنیوں بڑی قدر والی موٹیوں سے خ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ١٣٩٠
فِيْ لَيْلَةٍ بخاری میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہے اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے
ف اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہو سکے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہے
یعنی اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ ١٣٩١
حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ
فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيُحَطُّ مسلم میں سعد بن ابی وقاص رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم میں سے عاجز ہے اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والوں میں سے
ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم میں سے ہزار نیکیاں حاصل کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اوسکے واسطے ہزار
نیکیاں لکھی جاویں یعنی اگر وہ نیک ہے یا ہزار گناہ اس سے گرا دئے جاویں یعنی اگر وہ گنہگار ہے ف سو بار سبحان اللہ
پڑھنے سے ہزار نیکیاں اسواسطے ہوئیں کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہے تو سو کا دہ چند ہزار ہوا
فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر الا ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ ١٣٩٢

بیان ثواب پڑھنے سبحان اللہ کے

اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب ہوا تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم خدا ولی نکرو بندے کو لائق نہین کہ
اپنے مالک کے حکم مین تکرار کرے بلکہ تم یہ کہو بھی ہان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تمپر آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے بموجب ارشاد کے
عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اوتری کہ حق تعالی کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اوسی قدر جتنا اوسکو اختیار ہی یعنی اب خیالات اور
خطرات پر پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ سب علما کا یہی مذہب ہی کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہی عزم اوس
ارادے کو کہتے ہین جو دل مین جم گیا ہو اور ٹھن چکا ہو خ ۱۳۷۷ اُمُّ سَلَمَةَ اَتُرِيدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ
مِنْهُ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ جَاءَتْ تُسْعِدُ اُمَّ سَلَمَةَ عَلَى الْبُكَاءِ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ بخاری مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ شیطان کو اوس گھر مین داخل کرے جس سے خدا نے اوسکو نکالا ہی یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جو ابی سلمہ
کی موت پر ام سلمہ کو رولانے آئی **ف** حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وے مر گئے تب کوئی عورت اونکو رولانے آئی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہی اب رونے اور پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گھر مین داخل کر
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہی مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ ہاے ہاے مچانا ق عَائِشَةُ ۱۳۷۸
اَتُرِيدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَهُ لِامْرَأَةِ
رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی
کہ رفاعہ کے نکاح مین پھر پلٹ جاوے یہ نہین درست ہی جب تک کہ تو اوس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھے اور وہ تیرا شہد نہ چکھے یعنی بدون
صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہین درست ہی حضرت نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی **ف**
رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے خاوند نے مجکو تین طلاق دئے سو مینے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا
تو مینے اوسکا ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹ یعنی نامرد ہی تو حضرت مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی سو معلوم ہوا کہ تین طلاق کے
بعد اول خاوند سے نکاح نہین درست جب تک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے صحبت نکرچکے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا
ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا ۱۳۷۹
وَاَلْيَنُ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ
بہشت مین سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہین **ف** ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت کو ریشمی قبا تحفہ بھیجی صحابہ نے
اوسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اوسکی خواہش کیجیے
آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہان کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی
ق اَبُوْ بَكْرَةَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَّ ۱۳۸۰
بَنِيْ عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُمْ
لَاَخْيَرُ مِنْهُمْ قَالَهُ لِلْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ حِيْنَ قَالَ اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ اَسْلَمَ
وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر قوم اسلم اور قوم
غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہون بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اونکو

اور وہ بہشت کی پروا نہ رکھے اور دوزخ سے نہ ڈرے وہ جو چاہے سو کرے ھ زید بن خالد الجہنی الا اخبرکم بخیر
الشہداء الذی یاتی بشہادتہ قبل ان یسئلہا مسلم میں زید بن خالد رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ
بتلاؤں میں بہتر گواہ کو بہتر گواہ وہ ہے جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی ادا کر دیوے ف بے گواہی مانگے گواہی دینا اوس صورت
میں افضل ہے جب اوسکے سوا اور کوئی گواہ نہو اور بدون اسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بے ضرورت
معاملات میں قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہیں چنانچہ اونکی مذمت میں اور حدیث میں آیا ہے کہ پیچھے تمہارے لوگ
پیدا ہونگے جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے ق ابو واقد اللیثی الا اخبرکم عن النفر الثلثۃ اما احدہم
فاوی الی اللہ فاواہ اللہ واما الاخر فاستحیا فاستحیا اللہ منہ واما الاخر فاعرض فاعرض اللہ عنہ
بخاری اور مسلم میں ابو واقد رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں خبر دیتا ہوں تینوں شخص کی سو اونمیں ایک نے تو خدا کی طرف
رجوع کی تو خدا نے اوسکو جگہہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اوس سے شرمایا یعنی اوسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے تو منہ موڑا
تو خدا نے بھی اوس سے اعراض کیا ف بخاری میں ابو واقد رضؓ سے پوری روایت یوں ہے کہ حضرت مسجد میں بیٹھے تھے اور حضرت کے
پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو اون میں سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو اون دو میں سے ایک نے حلقے میں مکان خالی پایا سو
وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا سب کے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب یہ حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس میں بیٹھا حکم خدا دریافت
کرنے کو سو خدا نے اوسکی کوشش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اوسکو عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ ہرچند حضرت سے دور پڑا
لیکن مجلس میں شریک رہا اور تیسرے نے جب اپنے لائق جگہہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الہی میں گرفتار ہوا معلوم ہوا
کہ علم اور وعظ کی مجلس میں قریب ہونا نہایت افضل ہے اور دور بیٹھنا ہرچند جائز ہے لیکن ثواب میں کمتر ہے اور وہاں سے جاکر
چلے آنا گناہ ہے ھ ابو ہریرۃ الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات قالوا
بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء فی المکارہ وکثرۃ الخطی الی المساجد وانتظار
الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط مسلم میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہاں میں بتلاتا ہوں تمکو وہ
چیز جسکے سبب سے خدا گناہونکو مٹاوے اور درجے بلند کرے اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ تو ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو
کرنا سخت وقتوں میں اور کثرت آمد و رفت مسجدوں کی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت میں
یہی عمدہ رباط ہے ف رباط اوسکو کہتے ہیں کہ دار الاسلام کی حد پر چھاونی ہو اور گھوڑے باندھے جاویں تاکہ کافروں کا
لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاونی ہیں کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہیں سخت وقتوں میں پورا وضو کرنا یعنی نہایت
سردی میں یا بیماری میں اچھی طرح تین بار اعضا کو دھونا یا گران قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد میں یعنی نماز
نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا یعنی مسجد میں مثلا عصر پڑھکے مغرب کے واسطے بیٹھنا ق عائشۃ الا استحیی
ممن تستحیی منہ الملائکۃ یعنی عثمان بن عفان بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا
میں نہ شرماؤں اوس سے جس سے فرشتے شرماتے ہیں یعنی عثمان بن عفان رضؓ سے ف دوسرے باب میں اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت پنڈلی کھولے
صدیق رضؓ اور فاروق رضؓ کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان رضؓ آئے تو حضرت نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب پوچھ

١٣٩٧ ١٣٩٨ ١٣٩٩

اعمال سے گناہ کو محو خطایا رفع درجات ١٣٠٠

لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهِ أَكَانَ يُؤَدِّي عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ بخاری
اور مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو اوسکو تو ادا کرتی بھلا اوسکے تو
سے ادا ہوتا اوس عورت نے کہا کہ ہاں ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی کچھ اپنی ماں کی طرف سے **ف** ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ
یا رسول اللہ میری ماں مر گئی اور اوسپر قرض روزے تھے اگر میں روزے رکھوں تو اوسکی طرف سے ادا ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا
کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہو جاتا ہے وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی قرض ادا ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے اسحق کا اور
باقی امام کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہے کہ جو
مر جاوے اور اوسپر روزے ہوں تو اوسکا وارث اوسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری جہہ یہ ہے کہ زندگی میں کسیکے بدلے روزہ رکھنا
تو درست نہیں اسی طرح بعد موت کے بھی **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ

1385

يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ
الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم میں کسیکے دروازے پر
ندی ہو کہ وہ اوسمیں سے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اوسکا کچھ میل باقی رہیگا اصحاب نے کہا کہ کچھ اوسکے میل سے نہ باقی رہیگا حضرت نے فرمایا
کہ یہی حال ہے پانچ نمازوں کا کہ اونکے سبب سے حق تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے **ف** یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے
بدن پر میل نہیں رہتا اوسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہیں رہتے لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہیں چھوٹتا بدن کا ملنا اور رگڑنا
بھی شرط ہے اسی طرح نماز میں بھی حضوری دل اور اپنے رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیے تاکہ گناہوں کا میل دل سے چھوٹے **ق**
جَابِرٌ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا

1386

قَالَهُ لِسُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ حِينَ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ
قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتیں پڑھ چکا ہے یعنی تحیۃ المسجد کی اوسنے
کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اور اونکو پڑھ لے اور دوسری روایت یوں ہے کہ اوٹھ اور دو رکعتیں پڑھ اور اونمیں اختصار کر یعنی
ہلکی پڑھ یہ حضرت نے سلیک غطفانی سے فرمایا جب کہ وہ جمعے کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھ گیا بدون تحیۃ المسجد
پڑھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبے کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور
امام اعظم کے نزدیک خطبے کے وقت تحیۃ المسجد نہیں درست اسواسطے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو
نماز اور کلام نہیں چاہیے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

1387

کیا ذو الیدین سچ کہتا ہے **ف** مصابیح میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام
پھیر کے اوٹھ کھڑے ہوئے جماعت میں صدیق اور فاروقؓ بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کر سکے جماعت میں ایک شخص تھا خرباق نام
اوسکا لقب ذو الیدین تھا اسواسطے کہ اوسکے ہاتھ لمبے تھے اوسنے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے حضرت
نے فرمایا یہ کچھ بھی نہیں یعنی نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا ہوں اوسنے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہے یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہیں
تب حضرت نے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی ذو الیدین کیا سچ کہتا ہے اصحاب نے کہا کہ ہاں پھر حضرت نے آگے بڑھ کے

تمکو حکم کرتا ہی تیراندازی کی تیراندازی کا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتھیار ہی بان اور بندوق اور توپ بھی تیراندازی مین داخل ہی
١۴٠٦ اسواسطے کہ تیر کی طرح اونکی بھی مار ہی دور سے ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اَلَا اِنَّ بَنِیْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ اِسْتَاْذَنُوْنِیْ
اَنْ یُّنْکِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ یُّحِبَّ ابْنُ
اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ یُّطَلِّقَ ابْنَتِیْ وَیَنْکِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِیْ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ یُرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَهَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا
اٰذَاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت
مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح کر دیوین سو مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو
اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابیطالب کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور اونکی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا
ایک ٹکڑا ہی مجکو بھی وہی چیز رنج دیتی ہی جو اوسکو رنج دیتی ہی اور مجکو تکلیف دیتی ہی جو اوسکو تکلیف دیتی ہی ف علی مرتضی نے ابوجہل بن
ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا نے حضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگون کو یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی بیٹیون کے واسطے غصہ
نہین کرتے اور علی مرتضی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہین حضرت اوٹھے اور خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضی نے اوسکا نکاح موقوف
کر دیا اگر کوئی کہے کہ شرع مین تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرت نے کیون منع کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت
کو اختیار تھا کہ اسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جیسے بی بی کے
١۴٠٧ ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اوسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ کی بیٹی سے نکاح جائز نہوا ق فَاطِمَةُ اَلَا
تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَوْ سَیِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَهُ لَهَا بخاری اور مسلم مین فاطمہ زہرا
رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی سردار بنے یا یون فرمایا اس امت کی
عورتون کی سردار ہو یہ حضرت نے فاطمہ زہرا رض سے فرمایا ف مصابیح مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیبیان حضرت کے
(فضیلت فاطمہ زہرا علیہا السلام)
پاس بیٹھی تھین کہ فاطمہ زہرا آئین حضرت نے فرمایا ای میری بیٹی مرحبا پھر حضرت نے اونکو بٹھلایا اور اون سے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو
فاطمہ نہایت رونے لگین جب حضرت نے اونکو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر تو وہ ہنسنے لگین مینے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی
فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو مین نہین ظاہر کر سکتی پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مینے فاطمہ زہرا رض سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہی اوسکی مین تمکو قسم
دیتی ہون کہ اوس سرگوشی کا حال مجھسے بتلاؤ فاطمہ زہرا نے کہا ہان اب تو کچھ مضایقہ نہین اول بار جو حضرت نے مجھسے سرگوشی کی تھی
تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اب کی سال دوبار دور کیا سو مجکو معلوم ہوتا ہی کہ میری موت
قریب ہی اسواسطے مین رونے لگی تھی پھر دوسری بار حضرت نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے تو ہی پہلے مریگی جدائی تھوڑی رہیگی
اور صبر کیجیو مین تیرا بہتر پیشوا ہون اور کہا تو اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہووے یا یون فرمایا کہ مسلمانون
١۴٠٨ کی عورتون کی سردار ہو اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا رض کی ثابت ہوئی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ
لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰکِنْ یُّعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ یَرْحَمُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم نہین سنتے ہو کہ اللہ پاک آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا ولیکن
عذاب کرتا ہی اسکے سبب یعنی زبان کے یا رحم کرتا ہی ف مصابیح مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے

مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہی کہ دجال کانا ہی اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت مین آگ ہی اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا

۱۳۹۳ ﻫ أَبُو ذَرٍّ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ قَالَهُ لَهُ مسلم مین ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاتا ہون خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی یہ حضرت نے ابو ذر سے فرمایا

۱۳۹۴ ق عَلِيٌّ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَهُ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِينَ سَأَلَتْهُ خَادِمًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاؤن جو تیرے لیے خدمتگار سے بہتر ہی سبحان اللہ پڑھ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ پڑھ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر پڑھ چونتیس ۳۴ بار یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی سے فرمایا جب کہ اونھون نے لونڈی خدمتگار مانگے تھے ف پوری روایت یون ہی کہ حضرت فاطمہ رضی حضرت کے پاس گئین چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو اونکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہین او س وقت حضرت سے ملاقات نہوئی حضرت عایشہ رضی سے یہ پیغام کہہ آئین جب حضرت تشریف لائے حضرت عایشہ رضی نے یہ پیغام پونہچایا اوسی وقت حضرت اونکے گھر تشریف لیگئے تو علی مرتضی اور حضرت فاطمہ رضی بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھکر اوٹھنے کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون لیٹے رہو پھر حضرت سرہانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین باوجود مقدور کے حضرت نے حضرت فاطمہ کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلائے اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہی کہ جو شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس نیت سے پڑھے تو اوسکی ماندگی ترے

۱۳۹۵ ھ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدِّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن جنمین قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ تر گرمی اور سوزش ہوگی یہ دونون سوار مرد ہین جو پیٹھ پھیر کے چلے یہ حضرت نے اشارہ دو منافقون کی طرف کیا ف مسلم مین سلمہ رضی سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک بیمار کو پوچھنے گئے اوسکو تپ تھی مینے اوسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ مینے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھہ حقیقت نہین

۱۳۹۶ ق حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارہ غریب ہی لوگون کی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھے تو خدا اوسکی قسم کو سچا کر دیوے ہان مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو اجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہی ف یعنی بہشت غریب نیک مسلمانون کا مقام ہی اور دوزخ بد خلق شکم پرور غرور والون کا مکان ہی جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے

عَبْدِ اللّٰہِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِهِمْ وَصَالِحِیْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْهَاکُمْ عَنْ ذٰلِكَ مسلم مین جندب بن عبداللہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے تو وے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بناتے تھے خبردار ہو جاؤ سو تم قبرون کو مسجدین بنائیو مین تمکو اس سے منع کرتا ہون ف قبرستان مین نماز پڑھنا اسواسطے منع ہی کہ اسمین شبہہ پڑتا ہی کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہی بلکہ اول شرک عالم مین اسی طرح سے رایج ہوا اسواسطے حضرت نے تاکید تمام سے اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبرون کو سجدہ کرنا حرام ہی اور اگر عبادت کی نیت ہی تو صاف کفر ہی

بیان حرمت سجدۂ قبور

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر الم ہی

۱۴۱۴ ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّی اللَّیْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَیْنَیْكَ حَظًّا وَّلِنَفْسِكَ حَظًّا وَّلِاَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ کُلِّ عَشَرَةِ اَیَّامٍ یَوْمًا وَّلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ قُلْتُ اِنِّیْ اَقْوٰی فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَیْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کیا مجھکو خبر نہین ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہی اور افطار نہین کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہی سو ایسا نکیا کر اسواسطے کہ تیری دونون آنکھون کا حصہ ہی یعنی حق ہی اور تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جورو کا حصہ ہی سو روزہ رکھہ اور کبھی نرکھہ اور رات کو نماز پڑھ اور سویا بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجکو اون دن کے سوا نو دن کا ثواب اور ملیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ البتہ جو تو یون کریگا تو دونون تیری آنکھین ناتوانی سے اندر گھس جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان ف عبداللہ بن عمرو اس حدیث کے راوی نہایت عابد مرد تھے اونھون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول رہتے جورو سے خبر نہو ایک روز عمرو بن عاص عبداللہ کے باپ گھر مین آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہی اسکا سبب پوچھا اوس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھے خبر نہین لیتا شب و روز عبادت مین مشغول رہتا ہی تو اونکے باپ نے عبداللہ کی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرتا ہی کہ اپنی جان اور اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہی نہ اتنی افراط بہتر کہ اور حقوق ضائع ہون نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب و خور مین مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے

۱۴۱۵ م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ لَمْ یُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا اون آیتون کو جو اس رات کو اوترین انکے برابر کسی نے کبھی نہین دیکھین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ف لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا بال مین گیارہ گرہین دی تھین جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتین اوترین تو گیارہ گرہین کھل گئین حضرت کو صحت حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ انکے برابر کوئی آیت نہین یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یہ دونون سورتین بے نظیر ہین

۱۴۱۶ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَلَمْ تَرَوْا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَذٰلِكَ حِیْنَ یَتْبَعُ بَصَرُهٗ نَفْسَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہین دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہی تو اوسکی آنکھہ اوپر کی طرف کھلی رہجاتی ہی لوگون نے کہا کیون نہین حضرت نے فرمایا سو وہ اوس وقت ہوتا ہی جب کہ اوسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہی ف یعنی جان کے ساتھہ بینائی بھی نکل جاتی ہی یہ سبب ہی آنکھہ کے کھلے رہنے کا

۱۴۱۷ ق عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَكِ حِیْنَ

تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ

۱۴۰۱ عن ابی بکرۃ الا انبئکم باکبر الکبائر قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وکان متکئا فجلس فقال الا وقول الزور وشہادۃ الزور الا وقول الزور وشہادۃ الزور الا وقول الزور وشہادۃ الزور فما زال یقولہا حتی قلت لا یسکت بخاری مین ابو بکرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون مین جو بہت بڑے ہین ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماباپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت تکیہ دیے بیٹھے تھے سو اوٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ہمیشہ اسکو کہتے رہے یہان تک کہ مینے کہا کہ حضرت نہین چپ ہونگے

۱۴۰۲ عن ابن مسعود الا انبئکم ما العضہ ہی النمیمۃ القالۃ بین الناس مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہی وہ چغلی ہی جو کثرت گفتگو سے لوگون مین فساد ڈالے

۱۴۰۳ ف عن عمرو بن العاص الا ان آل ابی فلان لیسوا لی باولیاء انما ولیی اللہ وصالح المؤمنین وزاد البخاری ولکن لہم رحم ابلہا ببلالہا بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین میرا تو مددگار خدا ہی اور مسلمانون مین جو نیک ہی اور بخاری مین اتنی روایت زیادہ کی ہی مگر اونکو میرے ساتھ قرابت ہی مین اوسکو تر و تازہ کرتا ہونگا یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرت نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہین واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اوسکو معین کرنا کہ اوسکا فلانا نام ہی ہمپر کچھ ضرور نہین ہر چند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہی اوسکو خدا ہی پر حوالہ کرنا بہتر ہی اور صالح المومنین سے بعضے کہتے ہین کہ صدیق اور فاروق یا علی مرتضی مراد ہین واللہ اعلم

۱۴۰۴ ف عن ابی مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری الا ان الایمان ہہنا وان القسوۃ وغلظ القلوب فی الفدادین عند اصول اذناب الابل حیث یطلع قرنا الشیطان فی ربیعۃ ومضر بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رض سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان تو ادھر ہی اور مقرر کڑاپن اور دلون کی سختی اون لوگون مین ہی جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی پوچھون کے جڑ پاس جدھر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر مین ✢ ف اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کرکے اونکی تعریف کی اسواسطے کہ وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور اونکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وے اسلام کے بہت مخالف رہے شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہی اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دونون سینگ اوسمین لگا دیتا ہی کہ کافرون کا سجدہ اوسی کی طرف واقع ہو

۱۴۰۵ عن عقبۃ بن عامر الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی قالہ علی المنبر لما قرأ واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد تیر اندازی ہی حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جبکہ یہ آیت پڑھی کہ کافرون کے لیے قوت تیار کرو جتنا تمسے ہو سکے ف قرآن مین قوت کا لفظ مجمل تھی حضرت نے اوسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد اوسکا خدا

حضرت اونکی عیادت کو گئے اور حضرت کے ساتھ عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود تھے حضرت جب
وہان پونہچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا یہ مر گیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہین تو حضرت رو دیئے
اور لوگ بھی حضرت کا رونا دیکھکر رونے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہی اور زبان سے
نوحہ کرنا اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہی اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا سبب ہی خ

۱۴۰۹ أبو هريرة ألا تعجبون كيف يصرف الله عني شتم قريش ولعنهم يشتمون مذمماً ويلعنون
مذمماً وأنا محمد ﷺ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالیٰ میری
طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہی وے گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون ف محمد کے معنی
سراہا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی نہایت برائی والا سو قریش عداوت کے سبب سے حضرت کو محمد نکہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے
سو حضرت نے اصحاب کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجکو اونکی بدگوئی سے بچایا کہ وے تو مذمم کو بد کہتے ہین تو مجکو کیا
میرا نام تو حقیقت مین محمد ہی

۱۴۱۰ م حذيفة بن اليمان ألا رجل يأتينا بخبر القوم جعله الله معي يوم
القيامة قالها ثلثاً ليلة الأحزاب مسلم مین حذیفہ بن یمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد
نہین ہی جو ہمکو قوم کفار کی خبر لادیوے خدا اوسکو قیامت مین میرے ساتھ کرے یہ حضرت نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا ف
جنگ احزاب یعنی جنگ خندق مین قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کرکے مدینہ گھیر لیا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت
سردی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نتھی اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافرون کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو جرأت نہوئی پھر حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای حذیفہ تو اوٹھ اور اونکی خبر لا
تو مجکو اب کچھ عذر نرہا اسواسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجکو جانا پڑا اور حضرت نے فرمایا کہ چپکے خبر لا وہان کسیکو نچھیڑ تو جب
مین حضرت کے پاس سے چلا تو مجکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ مین حمام مین ہون جب مین وہان پونہچا تو مینے ابو سفیان کو دیکھا
کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا ہی مینے چاہا کہ ایک تیر اوسکو مارون لیکن حضرت کی بات یاد کرکے مین رک رہا پھر مین پلٹ آیا اور
حضرت کو اونکی خبر پونہچائی تو حضرت نے اپنا کمل جسپر نماز پڑھتے تھے مجکو اوڑھایا مین گرمی پاکر صبح تک سو رہا جب صبح ہوئی
تو حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ ای بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

۱۴۱۱ م جابر ألا لا يبيتن
رجل عند امرأة ثيب إلا أن يكون ناكحاً أو ذا محرم مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
خبردار ہو کہ مرد رات کو اوس عورت پاس نرہے جو کواری نہین مگر یہ کہ اوسکا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو ف بیگانی عورت
پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن اس حدیث مین کواری عورت
پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یون ہی کہ کواری پاس اجنبی مرد نہین رہتا

۱۴۱۲ خ ابن عمر ألا
من كان حالفاً فلا يحلف إلا بالله بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم
کھایا چاہے تو سوائے خدا کے کسیکی قسم نکھاوے ف حالت کفر مین عادت تھی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادون کی قسم کھاتے تھے
سو اوسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اوسکے نام کی چاہیے جو سبکا مالک ہی مخلوق کی قسم کھانا درست نہین

۱۴۱۳ م جندب بن ع

اَنِّیْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ق وَلَوْ اَنِّیْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ
مَا سُقْتُ الْهَدْیَ مَعِیْ حَتّٰی اَشْتَرِيَهٗ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ کیا تو نے نجانا کہ مینے لوگون کو ایک کام کا حکم کیا سو وے تو تردد کرتے ہین یعنی اوسپر عمل نہین کرتے یہان تک تو روایت مسلم کی تھی
اور اگلی روایت بخاری اور مسلم دونون کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھہ نہ لاتا
یہان تک کہ مکے مین مول لیتا تو مین بھی احرام اوتارتا جیسا لوگون نے اوتارا ف حضرت نے حجۃ الوداع مین حج کی نیت سے احرام باندھا اور
قربانی ساتھہ لی جب مکے مین پہنچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھہ قربانی نہو وہ اپنا احرام اوتارے حج کے موسم مین پھر احرام باندھے تو صحابہ کو احرام اوتارنے مین تردد تھا
اسواسطے کہ حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا سو فرمایا کہ مین قربانی ساتھہ لانے سے ناچار ہوگیا اگر مین یہ حال جانتا تو مین قربانی خرید کرتا اور جیسے لوگون نے احرام اوتارا مین بھی اوتارتا

١٤٢٩ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر ا ا ہی ق جَابِرٌ اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ
الْكَيْسَ قاله له بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر مین آنے والا ہی
تو جب تو اپنے گھر مین آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو حضرت نے جابر سے فرمایا ف جابر رضہ سے روایت ہی کہ مین تازہ نکاح کر
جہاد مین حضرت کے ساتھہ گیا تھا جب ہم وہان سے پھرے اور مدینے کے قریب پہنچے تو حضرت نے پوچھا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہی مینے کہا ہان تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنی جماع کرنا لڑکے حاصل کرنے کے واسطے ہو فقط آپ پر نظر رکھنا اور جو سفر سے آنا
١٤٣٠ کثرت سے جماع نکرنا کہ ناتوانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن ہون تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے تو شتابی نکیجیو ق مَيْمُوْنَةُ
بِنْتُ الْحَارِثِ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ قاله لها لَمَّا اَعْتَقَتْ
وَلِيْدَةً بخاری اور مسلم مین حضرت میمونہ بنت حارث رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تو اگر اوس لونڈی کو اپنے
ماموون کو دیتی تو تیرا ثواب اسمین بہت بڑا ہوتا یہ حضرت نے حضرت میمونہ رضہ سے فرمایا جب کہ اونھون نے ایک لونڈی آزاد کی ف
حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تھین اونھون نے ایک لونڈی بدون حضرت کے پوچھے آزاد کی رات کو جو حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
١٤٣١ معلوم ہوا کہ صلۂ رحم کا ثواب یعنی برادر پروری کا آزاد کرنے سے زیادہ تر ہی ه اَبُوْ قَتَادَةَ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ فِی النَّوْمِ
تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰی مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰی يَجِيْئَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰی فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ
فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا قاله غداة لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ بَعْدَ
مَا صَلَّى الْفَجْرَ مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ نیند مین کچھ تقصیر نہین تقصیر تو
اوس شخص پر ہی جو نماز نہ پڑھے یہان تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنی سونے سے اوسکی نماز فوت ہو جاوے
تو قضا کی نماز پڑھے جس وقت کہ اوس سے آگاہ ہو پھر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یہ نکرے کہ جس وقت آج کی قضا پڑھے
کل کی ادا نماز بھی اوسی وقت پڑھے اس خیال سے کہ آج سے شاید وقتی ہو گی رات لیلۃ التعریس کی صبح کو یہ نماز فجر کی قضا
کرنے کے بعد ف حضرت جہاد سے پھرے اور آخر رات رہے سوئے اور چند صحابہ کو چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے
وقت جگا دیوین ایسا اتفاق ہوا کہ فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھے اول حضرت جاگے وہان سے آگے بڑھکے قضا کی نماز پڑھی
١٤٣٢ صحابہ نے ذکر کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ

بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تونے نہین
دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جب کہ کعبہ بنایا تو اونھون نے ابراہیم کی بنیادون سے کم کردیا تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ اوسکو
پھر کے بنائیے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یون ہی کرتا ف کفر کے زمانے مین
کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدھر حطیم ہی سات ہاتھ کم کردیا
حضرت نے اوسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش نومسلم تھے اونکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید
1418 اسلام سے پھر جاتے ق اَبُوْبَكْرٍ اَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ قَالَهٗ لَهٗ بَعْدَ خُرُوْجِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین
ابوبکر صدیق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہین آیا یہ حضرت نے صدیق اکبر رض سے کہا اپنے نکلنے کے
بعد مدینے کی طرف ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار مین پوشیدہ رہے چوتھی شب مدینے کی طرف
روانہ ہوئے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرت کو صدیق نے ایک پتھر کے سایے تلے سلایا جب حضرت
جاگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر مین رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیے

1419 **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر افلا ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ
بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ
مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا
وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا مین تمکو وہ چیز نہ بتلاؤن جس سے تم اپنی
اگلی امتون کے مرتبے پاجاؤ اور اپنے پچھلے لوگون سے بڑھ جاؤ اور نہو کوئی تمسے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تمنے کیا اصحاب
نے کہا ہان یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے
تینتیس تینتیس بار ف محتاج اصحاب نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہین مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہین
1420 لیکن وے ہمسے بڑھ گئے زکوة اور خیرات دیتے ہین اور یہ ہمسے نہین ہو سکتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق عَايِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ
عَبْدًا شَكُوْرًا قَالَهٗ حِيْنَ قِيْلَ لَهٗ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا مین شکر گزار بندہ نہ ہون یہ حضرت نے فرمایا جبکہ حضرت سے لوگون نے
کہا آپ کیون اتنی تکلیف اوٹھاتے ہین اور حال تو یہ ہی کہ البتہ آپ کی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی ہی ف حضرت شب خیزی
اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپکے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس واسطے اتنی مشقت اور تکلیف
اوٹھاتے ہین آپکی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن مین وعدہ کیا ہی تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے
کے واسطے نہین ہی اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہون کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجکو افضل الانبیا کیا بندگی کی مجکو
توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہین ہو سکتا اگر مغفرت ہوئی تو اوسکی شکر گزاری واجب ہی اور
یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہین کہ جب آدمی کامل ہو گیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اوسکو عبادت کی کچھ حاجت نہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا

عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ بیشک اسلام اگلے گناہوں کو ڈھا دیتا ہے اور ہجرت اگلے گناہوں کو ڈھا دیتی ہے اور حج اگلے گناہوں کو ڈھاتا ہے یہ حضرت نے عمرو بن عاص سے کہا جب کہ اونہوں نے بیعت کرنے سے ہاتھ کھینچ لیا تو حضرت نے فرمایا کہ اے عمرو تجکو کیا ہوا پھر تو نے بیعت کی عمرو نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ شرط کروں حضرت نے فرمایا کون سی شرط کریگا اونہوں نے کہا اپنی مغفرت کی شرط **ف** جب کافر مسلمان ہوا تو اوسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں اسلام کی برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہیں لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں کبیرہ گناہ نہیں معاف ہوتے مگر بطریق خرق عادت ہر چند اس حدیث میں کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہیں لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہے کہ سوائے اسلام کے اور عبادات سے صرف صغیرہ معاف ہوتے ہیں لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ بعضی روایت میں آیا ہے کہ حج سے صغیرہ کبیرہ سب معاف ہو جاتے ہیں واللہ اعلم

١٤٣٦ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِی الْبَارِحَةَ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یون کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی میں پناہ مانگتا ہوں خدا کی پوری تاثیر والے کلاموں کے سبب تمام مخلوقات کے شر سے تو تجکو ضرر نہ کرتی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ کہ کیا ہی تکلیف مجکو بچھو سے ہوئی کہ اوسنے مجکو رات کو کاٹا **ف** معلوم ہوا کہ اس دعا میں دفع موذیات کی تاثیر ہے

١٤٣٧ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَمَا وَاَبِیْكَ لَتُنَبَّاَنَّهٗ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی زَادَ مُسْلِمٌ وَتَاْمُلُ الْبَقَاءَ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ بِقَوْلِهٖ اَمَا وَاَبِیْكَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہے کہ البتہ تجکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہو جاویگی بہتر صدقہ یہ ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت میں کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو مسلم میں اتنی روایت زیادہ کی کہ تجکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری اور مسلم دونوں نے اس روایت میں اتفاق کیا اور خیرات کرنے میں دیر مت کر یہان تک کہ مرنے لگے اور روح حلق میں پہنچے اوس وقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا صرف مسلم میں اما وابیک کی روایت ہے **ف** ایک مرد نے حضرت سے پوچھا کہ میں اپنے مال کو کیونکر صدقہ کروں اور کون سی خیرات افضل ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت میں افضل ہے کہ مال دینے کو جی نہ چاہتا ہو زندگی کی امید ہو اور یہ نہیں کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دو اور فلانے کو اتنا اسواسطے کہ اگر اوس وقت نہ بھی دیگا تو بھی مال اسکے ہاتھ سے گیا اور غیر کا مال ہو چکا

١٤٣٨ عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ حَزْنٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ قَالَ اللّٰهُ مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِلٰی قَوْلِهٖ اَصْحَابُ الْجَحِیْمِ عِنْدَ وَفَاتِهٖ بخاری اور مسلم میں مسیب بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو قسم خدا کی البتہ میں تیرے واسطے مانگے جاؤنگا جب تک مجکو تیری بخشش مانگنے سے روک نہ ہوگی پھر خدا نے یہ آیت اوتاری لائق نہیں ہے مشرکون کے واسطے دعا کریں مغفرت کی اگرچہ اونکے قرابتی ہوں حال انکہ اونپر ظاہر ہو چکا ہے

صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَأْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ **قَالَ** لِنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اللہ نے تمکو وہ نہین دیا جسکا تم صدقہ دو البتہ ہر ایکبار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور برے کام سے روکنا صدقہ ہی اور تمھارے جماع کرنے مین صدقہ ہی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم مین سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اوسمین بھی اوسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت مین ثواب ہونے کی کیا وجہ ثواب تو عبادت مین ہوتا ہی حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام مین رکھے یعنی زنا کرے تو البتہ اوسپر عذاب ہوگا تو اسی طرح جب اوس شہوت کو حلال مین رکھا تو اوسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہین بلکہ خدا کی اطاعت پر ہی کہ اوسنے اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال مین صرف کیا یہ حضرت نے اپنے چند اصحاب سے کہا جنھون نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لیگئے وے نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور اپنی حاجت سے زیادہ مالون کو صدقہ دیتے ہین خدا کی راہ مین خرچ کرتے ہین **ف** یعنی صدقے اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہین کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل مین خیرات کا ثواب حاصل ہی یہان تک کہ جماع مین بھی ثواب ہی جماع مین ثواب اوسی وقت ہی جب نیت بخیر کرے یعنی بحکم خدا جماع کرے نیک اولاد کی اوس سے امید رکھے **ھ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَوَكُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِيْ عِيَالِنَا لَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ عَلَيَّ اَنْ لَّا اُوْتٰى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاوین خدا کی راہ مین غازی ہوکر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانون کے جورو لڑکون مین اوسکی آواز ہی جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجھپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا جسنے یہ کیا تو مین اسکے سبب سے ضرور اوسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگون مین عبرت ہو جاوے **ف** بعضے لوگ جماع کے شوق سے جورو کی محبت سے حضرت کے ساتھ جہاد مین شریک نہوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت مین یون آیا ہی کہ جب ماعز نے زنا کا اقرار کیا حضرت نے اوسکی سنگسار کا حکم کیا پھر خطبے مین حدیث فرمائی یعنی جہاد مین نجانا اور گھر رہنے کا یہی انجام ہی کہ لوگ زنا کرنے لگتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ اوسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اس واسطے کہ بکرا اکثر جماع مین مشغول رہتا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ ثَوْبَانَ **قَالَ** لِسَائِلٍ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے اوس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کو پوچھا تھا فرمایا کہ کیا تم لوگون مین ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہین یعنی اکثر لوگون کی نماز نہو کس واسطے کہ تم عرب لوگون مین ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے کہان ہین پس اگر ایک کپڑے مین نماز درست نہو تو عرب مین اکثر لوگون کی نماز نہو

اَوَمَا شَعَرْتَ

۱۲۲۵

۱۲۲۷

۱۲۲۸

وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا
فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي
نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى
أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا بخاری مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی مثل جو خدا کی حدون پر
کھڑا ہو یعنی گناہ نہین کرتا اور جو اون حدون مین گر پڑا یعنی گناہون مین ڈوبا اوس قوم کی مثل ہی جنہون نے قرعہ ڈال کے جہاز مین
اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اوسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو لوگ تلے رہے جب انہون نے پانی
چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون
کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات ہی سو اگر اوپر والون نے تلے والون کو اونکی خواہش پر چھوڑا یعنی توڑنے سے منع نکیا
تو اوپر او تلے کے سب ہلاک ہوئے یعنی ڈوب گئے اور اگر اونکے ہاتھ پکڑ لیے تو اوپر والے خود بھی بچے او تلے والے بھی سب بچے **ف**
یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے اونمین سے گناہون سے اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون اور بعضے بدکامون مین مشغول
ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو بدکامون سے نہ روکین تو آخرت کے عذاب مین دونون شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب آویگا
تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بدکامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب ہی اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہوتے ہین تو اونمین
سبکی بربادی ہی

۱۴۴۴ **ق** ابن عمر مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ تَرَكَهَا
ذَهَبَتْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہی کہ اگر اوسکے مالک نے باندھے
رکھا تو اوسکو اپنے قابو مین بند رکھا اور اگر اوسکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا **ف** یعنی حافظ قرآن کو لازم ہی کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہین تو بھول جاویگا

۱۴۴۵ **ق** ابو موسی مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ
الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ
لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی
ترنج یعنی میٹھے نیبو کی مثل ہی کہ اوسکی بو بھی اچھی اور اوسکا مزہ بھی اچھا اور اوس ایماندار کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا چھوہارے کی سی
مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور اوسکا [illegible] میٹھا ہی اور اوس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی دونا مروے کی سی مثل ہی کہ اوسکی بو اچھی اور
اوسکا مزہ کڑوا اور اوس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندراین پھل کی سی مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور مزہ اوسکا کڑوا **ف**
یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری جسکا اثر لوگون کو پہونچتا ہی
اوسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر او باطن دونون بہتر ہی اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اوسکا باطن ایمان
کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہی مگر باطنی نہین کہ اوسکا اعتقاد درست نہین اور جو
منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اوسکا اچھا نہ باطن

۱۴۴۶ **ق** جابر مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تَمِيحُ هَا الرِّيحُ فَتَقَعُ

فِي كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَسْتَنْزِهُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرر ان دونون پر عذاب ہوتا ہی اور ان پر کسی
مشکل کام مین عذاب نہین ہوتا اون دو سے ایک تو چغلی کے واسطے آمد رفت کیا کرتا تھا او دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نکرتا تھا
اور دوسری روایت یون ہی کہ پیشاب سے طہارت نکرتا تھا **ف** حضرت دو قبرون پر گذرے اور ایک ٹہنی کھجور کی چیر کے دونون
قبرون پر گاڑ دی اور فرمایا کہ جب تک تر رہین گی تو خدا کی تسبیح کرین گی اوسکی برکت سے انکے عذاب مین تخفیف ہو گی پھر یہ
حدیث فرمائی یعنی چغل خوری سے بچنا اور پیشاب آڑ مین کرنا یا طہارت کرنا ایسے کام نہین جو آدمی پر مشکل ہون دوسری حدیث
مین آیا ہی کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہی

١٤٣٣ **ھ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ **قَالَهُ** حِيْنَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ
مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ مینے تمسے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہین دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل
آیا اوسنے مجکو خبر دی کہ البتہ خدا تمہارے سبب سے فرشتون سے فخر کرتا ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے اصحاب
کی محفل پر گذرے تو فرمایا کہ کس چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہین اور اوسکی تعریف کرتے ہین کہ
اوسنے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور اوسکے سبب سے ہمپر احسان کیا حضرت نے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہی کہ تمکو اسکے سوا اور کسی
کام نے تو نہین بٹھلایا اصحاب نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا یاد الٰہی کے اور کسی کام نے نہین بٹھلایا **ف** معمول ہی کہ
کمال خوشی مین کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہین تا کہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے
اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرمابھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہین کہ اصحاب کو رنج ہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکرون سے
فرشتون مین خدا فخر کرتا ہی یعنی اونکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہی کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور غضب کے حال مین گرفتار
ہین پھر بھی میری یاد سے غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

١٤٣٤ **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ **قَالَهُ** لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ خَرَجَ وَجْهَهٗ اِلٰى غَزْوَةِ تَبُوْكَ
بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
کیا تو اسپر راضی نہین کہ تو ہووے میرے نزدیک جیسے ہارون تھے موسیٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین حضرت نے
علی مرتضیٰ رضی سے فرمایا جب تبوک کے چلتے وقت **ف** منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہین لیے جاتے دل
جان کے اونکو گھر مین چھوڑے جاتے ہین سب مسلم رنجیدہ کے دلاسے کے واسطے حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب
مین مفصل ہو چکا

١٤٣٥ **ھ** عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو فَقَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا حِيْنَ قَبَضَ يَدَهٗ عِنْدَ الْبَيْعَةِ
...ديبيه... الی ... مسلم مین

پر حضرت پر ختم ہو گئے اسی واسطے ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہیں رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اوسکا جلوہ کرتا

۱۴۵۱ **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر ایاکم اور ایاک ہی ق اَبُو سَعِیْدٍ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو راہوں کے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہوں کے بیٹھنے سے کوئی چارہ نہیں کہ ہم وہاں آپسمین بات چیت کرتے ہیں سو حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہاں کی بیٹھک کے نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگوں کے عیبوں سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگوں کی تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا ف یعنی اول تو راہ میں بیٹھنا بہتر نہیں اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے

۱۴۵۲ ق عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ فَقَالَ اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو عورتوں پاس جانے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا یا رسول اللہ بھلا خاوند کے رشتے داروں کا حال تو بتلائیے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاویں یا نہ جاویں حضرت نے فرمایا کہ خاوند کے رشتے داروں کا عورت پاس جانا موت ہی یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتہ داروں کو جیسے دیور جیٹھ کو خلوت میں عورت پاس جانا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہیں

۱۴۵۳ خ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی بڑی جھوٹھی بات ہی ف یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہی

۱۴۵۴ ق اَنَسٌ اِیَّاکُمْ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ وَاِنْ کَانَ کَافِرًا بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بددعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو ف یعنی کسی مسلمان اور کافر کو ناحق نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہی

۱۴۵۵ م اَبُوْ قَتَادَۃَ اِیَّاکُمْ وَکَثْرَۃَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّہٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ مسلم میں ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے میں اسواسطے کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہی پھر برکت کو گھٹاتی ہی ف یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹھی قسم اس طرح کھاوے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی ہی اور فلانا شخص اتنی قیمت مجکو دیتا تھا میں نے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمیں ہر چند آدمی دھوکا کھاتا ہی اور چیز بک جاتی ہی لیکن اوس مال میں برکت نہیں رہتی

۱۴۵۶ ق اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ خ اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو پے در پے اور ملے کے روزوں سے صرف بخاری کی روایت میں یہ لفظ مکرر ہی یعنی دو بار حضرت نے فرمایا کہ بچو ملے کے روزوں سے بچو ملے کے روزوں سے ف وصال اور ملے کا روزہ اوسکو کہتے ہیں کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ میں کچھ بھی نہ کھاوے معلوم ہوا کہ ملے کا روزہ مکروہ ہی اور اگر طاقت نہ ہو تو حرام ہی

۱۴۵۷ م اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ قَالَہٗ لِاَبِی الْہَیْثَمِ بْنِ التَّیِّہَانِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے یہ

کہ مشرک دوزخی لوگ ہین حضرت نے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا **ف** ابوطالب کے مرتے وقت حضرت نے کہا کہ ای چچا لا الہ الا اللہ کہہ لے
تو مین خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کرلونگا ابوجہل نے کہا کہ ای ابوطالب اپنے باپ دادے کا دین مت چھوڑ جو بار بار کہ حضرت کلمہ کہنے کو
فرماتے رہے اور ابوجہل وغیرہ ورغلاتے رہے آخر کو ابوطالب نے کہا کہ مین عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہون تب حضرت نے بہت فرمائی پھر حضرت
کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابوطالب حضرت کے چچا حضرت پر نہایت فدا تھے اسواسطے حضرت کو اونکی مغفرت کی بہت آرزو تھی ۔

۱۴۳۹ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ اَوْ
يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم مین کوئی ڈرتا نہین جب امام سے
پہلے اپنا سر اوٹھاتا ہی کہ خدا اوسکے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اوسکی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے **ف**
یعنی جو سجدے سے اپنے امام کے قبل سر اوٹھاتے وہ نادان ہی حقیقت مین گدھا ہی اور ظاہر مین آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت
نہین کرتا یا یہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت مین ایسی ہوگی خلاصہ مطلب کہ مقتدی جلدی نکرے اوسپر امام کی اطاعت واجب ہی

فصل

۱۴۴۰ اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر مثل ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ
مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اِتَّسَعَتْ
عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ اَثَرَهٗ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَنْهُ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ
وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا فَيَجْتَهِدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ وَيُرْوٰى فَلَا
تَتَّسِعُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت
جن پر دو کرتے یا دو زرہین ہون لوہے کی جب کہ ارادہ کرتا ہی خیرات کرنے والا خیرات کا تو اوسپر زرہ کشادہ ہوکر لنبی چوڑی ہو جاتی
ہی یہان تک کہ اوسکے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہی اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکی زرہ سمٹ جاتی ہی اور اوسکے دونون
ہاتھ گردن تک کھچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے بھڑ جاتا ہی تو وہ کوشش کرتا ہی کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کر سکتا
اور دوسری روایت یون ہی کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی **ف** یعنی سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکا سینہ کشادہ ہو جاتا
ہی ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہین دینے کے وقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اوسکا دل تنگی کرتا ہی تو دینے کو ہاتھ
نہین پھیلتے گویا کسی نے اوسکے ہاتھ پکڑ لیے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی بکمال خوشی سے خیرات کرتا ہی اور بخیل کی خیرات کرتے

۱۴۴۱ جان نکلتی ہی اور روح قبض ہوتی ہی **م** اَبُوْمُوْسٰى مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ
لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ مسلم مین ابوموسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گھر کی مثل جسمین خدا کا
ذکر ہوتا ہی اور اوس گھر کی جسمین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے زندے اور مردے کی مثل یعنی جس گھر مین خدا کی یاد ہوتی ہی وہ بابرکت اور

۱۴۴۲ بارونق ہی اور جسمین خدا کی یاد نہین وہ بے برکت ہی **م** جَابِرٌ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى
بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون
نمازون کی مثل جیسے جاری دریا گہرے کی مثل کہ کسیکے دروازے پہ ہو اور پانچ بار ہر روز اوسمین نہائے یعنی ایسا شخص گناہون

۱۴۴۳ سے پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے صاف رہتا ہی **خ** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ مَثَلُ الْقَائِمِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سے ہون اونکی جانون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرا اور چھوڑ گیا قرض چھوڑ جاوے تو ادا اوسکا اوپر ہمارے لازم ہی اور جو مال چھوڑے تو اوسکے وارثون کا حق ہی **ف** ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت کا ابتداے اسلام مین یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا ہی سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہی تو حضرت اوسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز نپڑھتے اور مسلمانون سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین مال جمع ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی قرضدار پر حضرت شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو کہ قرضدار ہون وہ قرض ادا کرنے مین غفلت نکرین

۱۴۶۲ ھ ابو ہریرہؓ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آدم کی اولاد کا سردار ہون قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والون مین پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعة پہلا مین ہون **ف** یعنی حشر مین قبرین پھٹ کر مردے ننگے ہوکے نکلینگے سو اول میری قبر پھٹیگی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی بعد اوسکے اور پیغمبرون کی یوحنا کی انجیل مین عیسیٰؑ نے ہمارے حضرت کی سرداری کی یون گواہی دی ہی کہ اب مین زیادہ گفتگو تمسے نہین کرتا اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنی میرے بعد خاتم الانبیا آتا ہی وہ تمکو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہ جو فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہر چند حضرت دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور افضل النبیین لیکن دنیا مین کافرون کو اوسکا یقین نہین اور قیامت مین جب کہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الٰہی سے شفاعت نکر سکینگے اوس وقت ہمارے حضرت کی شفاعت مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور فضیلت صاف ظاہر ہوجاویگی

۱۴۶۳ ھ جابرؓ أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يعني قتلىٰ أُحُدٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ان پر گواہ ہونگا قیامت کے دن یعنی جنگ احد کے شہیدون پر **ف** جنگ احد مین ستر اصحاب شہید ہوئے حضرت دو دو تین تین ایک ایک قبر مین دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن خوان ہو اوسکو قبلے کی طرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی مین انکی خالص شہادت کا گواہ ہون

۱۴۶۴ ق جابرؓ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارا پیشوا اور پیشرو ہون حوض کوثر پر

۱۴۶۵ ھ ابو موسیٰ أَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّيْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَفِيْ اَطْرَافِ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ وَالتَّوْبَةِ لَمْ يَذْكُرْ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مقفی ہون اور حاشر ہون اور نبی التوبہ ہون اور نبی الرحمة ہون اور اطراف ابی مسعود مین یون روایت ہی کہ نبی الرحمة اور نبی الملحمة ہون اور اوسمین نبی التوبہ کی ذکر نہین **ف** حضرت نے اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمد کے معنی بہت سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبرون کے بعد آنے والا اور حاشر یعنی سبکا حشر آپکے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر کہ اوسکے ہاتھ پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اوسکی امت کی توبہ مقبول ہی اور نبی الرحمة یعنی ایسا پیغمبر جسکی شرع کے احکام مین کچھ سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہی اور نبی الملحمة یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلاوے اطراف ابو مسعود ایک کتاب کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا نصاری ہند مین مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین

دلیل پیدایش آنحضرت صلعم از انجیل

جواب اعتراض نصاری ہند در اثبات نبوت آنحضرت صلعم از زبور

مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتَّى تَنْقَعِرَ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہی کہ اوسکو ہوا ہلاتی ہی تو کبھی اوٹھتی ہی اور کبھی گرتی اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہی کہ ہمیشہ
کھڑا رہتا ہی یہان تک کہ جڑ سے اوکھڑ جاوے **ف** صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہی ہوا سے کم جھکتا ہی اور اگر سخت ہوا چلے تو تو جڑ سے
اوکھڑ جاتا ہی جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت مین گرفتار رہتا ہی تو اوسکے گناہون مین تخفیف
ہو جاتی ہی اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہی اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہی یعنی مومن کو لازم ہی کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اوسکو خدا کا
احسان سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ بوجھے

1447 هر النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ
الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى بَعْضُهُ تَدَاعَى سَائِرُهُ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى مسلم مین نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ایمانداروں کی مثل اپنی آپس کی محبت اور ترحم مین بدن کی سی مثل ہی جب کہ بعض بدن بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کے بیجا لی اور تپ
مین شریک ہو جاتے ہین **ف** یعنی اگر آنکھ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسی طرح ایمانداروں کی آپس کی محبت کا
حال ہی کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمین شریک ہین یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہی کہ ایسی محبت آپسمین حاصل کرین
اور جسکو غیر کا رنج دیکھکر رنج نہو اور باوجود قدرت کے اوسکو بلا سے نہ چھوڑاوے اوسکے ایمان مین نقصان ہی

1448 ه ابْنُ عُمَرَ مَثَلُ
الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً مسلم مین عبد الله
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثل اوس بکری کی سی مثل ہی جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلّون کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے
درمیان مین کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اوسمین **ف** یعنی منافق شک اور شبہے مین گرفتار ہی کبھی ایمان کی
بات سنکر ایمان کی طرف جھکتا ہی اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جھکتا ہی وہ کمبخت نہ ادھر کا نہ اودھر کا

1449 ه جَابِرٌ مَثَلِي وَ
مَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا
آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدَيَّ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل
اور تمھاری مثل اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے آگ جلائی تو اوسمین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہی اور مین
پکڑنے والا ہون تمھاری کمر گاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑائے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے **ف** یعنی تم شہوات اور گناہون
مین ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ مین گرتے ہین اور مین ہزار ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسیکا پٹکا پکڑکے
روکتا ہو لیکن تم نہین رکتے اس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی اس گنہگار امت پر ثابت ہوتی ہی

1450 ق جَابِرٌ مَثَلِي وَمَثَلُ
الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا
وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ زَادَ مُسْلِمٌ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ
بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبرون کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے ایک گھر بنایا اور
اوسکو پورا بنایا اور ستھرا تیار کیا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا اور لوگ اوس گھر مین آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا مکان
کیون نہ تیار ہوا مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ کی ہی سو مین اوس اینٹ کا مکان ہون مین اس طرح آیا کہ مینے پیغمبرون کو ختم کیا **ف**
یعنی نبوت کا محل بدون خاتم النبیین کے ناتمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جتنے عمدہ کمالات بشر مین ممکن تھے

کہ حضرت نے دو انصاری مردون سے کہا کہ جلدی نکرو ٹھہر جاؤ البتہ یہ عورت تو صفیہ بنت حیی ہی **ف** صحیح بخاری مین پوری روایت یون ہی کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد مین حضرت کی ملاقات کو آئین اور حضرت رمضان مین اعتکاف بیٹھے تھے حضرت سے بات چیت کرتی رہین بات زیادہ گئی حضرت انکو پہونچانے چلے راہ مین دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے اون سے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری بی بی ہی اور کوئی اجنبی عورت نہین گمان مت ہونا انصاریون نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات مین بدگمانی کا کیا دخل ہی حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اس طرح پھرتا ہی جیسے خون میں ڈرا کہ تمہارے دل مین کچھ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت کے مکانون سے بچے اور اگر ایسے مقام مین مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگون مین ظاہر کردیوے تاکہ لوگ بدگمانی مین گرفتار نہون **ق**

١٤٧٠ اَبُو مُوسیٰ عَلیٰ رِسْلِکُمْ اَعْلِمُکُمْ وَاَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اَنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ یُصَلِّیْ هٰذِہِ السَّاعَةَ غَیْرُکُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰی هٰذِہِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَیْرُکُمْ **قالہ** حِیْنَ اَعْتَمَ بِالصَّلٰوۃِ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکرو ٹھہرو مین تمکو سکھلاتا ہون اور خوشخبری سناتا ہون کہ اللہ کا تم پر احسان ہی کہ تمہارے سوا کوئی ایسا آدمی نہین جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یون حضرت نے فرمایا کہ تمہارے سوا اس گھڑی مین کسینے نماز نہین پڑھی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی **ف** ایکبار حضرت نے آدھی رات گئے نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کا تم پر احسان ہی کہ اس وقت کی عبادت تمہارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت مین اسوقت تمہارے شریک نہین

١٤٧١ **ھ** اَبُو هُرَیْرَةَ عَلَیْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِیْ عُسْرِكَ وَیُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَکْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَیْكَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی مین اور اپنی خوشی اور ناخوشی مین اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم مین **ف** یعنی حاکم جو حکم کرے اوسکی اطاعت واجب ہی خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو یا ناخوش اور اوس حال مین بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون اوسکی حقیت کے مقدم کرے غیر کو دیوے تجکو نہ دیوے لیکن گناہ مین اطاعت حاکم کی نہین

١٤٧٢ **ھ** ثَوْبَانُ عَلَیْكَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ فَاِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰہِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِھَا خَطِیْئَةً **قالہ لہ** مسلم مین ثوبان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدون کی کثرت اس واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نکریگا کہ خدا اوسکے سبب سے تیرا درجہ بلند کرے اور اوسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹا دے یہ حضرت نے ثوبان سے فرمایا **ف** ثوبان حضرت کے چیلے تھے اونھون نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مجکو وہ کام بتلائیے جو مجکو بہشت مین لیجاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٤٧٣ **ھ** جَابِرٌ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَھِیْمِ ذِی الطُّفْیَتَیْنِ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ یَعْنِی الْکَلْبَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالے بھجنگ کتے کا قتل کرنا جسکی آنکھون پر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان ہی یعنی موذی ہی **ف** مصابیح مین جابر رض سے روایت ہی کہ اول حضرت نے کتون کے قتل کا حکم کیا یہان تک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا پھر حضرت نے کتون کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی **ق**

١٤٧٤ جَابِرٌ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْہُ فَاِنَّہٗ اَطْیَبُ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ اَکُنْتَ تَرْعَی الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا رَعَاھَا بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہی جابر نے کہا پھر مینے حضرت سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریان چراتے تھے

حضرت نے ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا **ف** ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ایک دن گھر سے نکلے تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو دیکھا
فرمایا کہ تم کس واسطے گھر سے نکلے ہو اونھون نے کہا کہ بھوک کے سبب سے حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بھی اسی واسطے نکلا ہون پھر حضرت
اور اصحاب ابو الہیثم انصاری کے گھر گئے وے گھر مین نتھے اونکی جورو نے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابو الہیثم آئے تو حضرت اور
اصحاب کو دیکھکر کہا الحمد للہ کہ آج کے دن تو میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہین پھر وے ایک ٹوکری مین تر اور خشک اور گدر
کھجور لائے حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابو الہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب سیر
آسودہ ہوئے تو صدیق رض اور فاروق رض سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تمسے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو خدا نے تمکو ایسی نعمت کھلائی
معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت مین بے تکلف دوست کے گھر جانا اور وہان کھانا درست ہی یہ سوال مین داخل نہین حضرت نے جو دودھار جانور کے ذبح سے
منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ ہمیشہ ہوتا ہو اوسکا ذبح کرنا مناسب نہین یعنی یہ مطلب نہین کہ اوسکا ذبح کرنا شرع مین حرام ہی

۱۴۵۸

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انا ہی **ق** البراء بن عازب انا النبی لا کذب انا ابن
عبد المطلب اللھم نزل نصرک **قالہ** یوم حنین بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
پیغمبر ہون سچا مین کچھ جھوٹھ نہین مین عبد المطلب کا بیٹا ہون الہی اپنی مدد اوتار یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** کسی شخص نے
براء ابن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین مین کیا بھاگ گئے تھے سب اونھون نے کہا کہ واللہ حضرت نے تو ہرگز پیٹھ
نہین پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگون کے قدم اوکھڑ گئے تھے اور حضرت سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت سواری
سے نیچے اوترے اور کافرون پر حملہ کر کے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کلام مین باپ دادا کے نام سے فخر نہین کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیت ثابت کی

۱۴۵۹

اسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سُنا تھا کہ عبد المطلب کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا **ھ** انس انا اول
شفیع فی الجنۃ لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما یصدقہ من امتہ
الا رجل واحد مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین اول سفارش کرنے والا مین ہون پیغمبرون مین کسی پیغمبر کی
تصدیق نہین ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبرون مین بعضا ایسا بھی پیغمبر ہی جسکی ایک مرد کے سوا اوسکی امت مین کوئی تصدیق
نکریگا **ف** یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہی اتنی کسی پیغمبر کی نہین اسواسطے اول مین ہی سفارش کرونگا بہشت مین سفارش ترقی

۱۴۶۰

درجات کی ہوگی **ق** ابو ہریرۃ انا اولی الناس بابن مریم الانبیاء اولاد علات ولیس بینی
وبینہ نبی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور لوگون کی نسبت قریب ہون عیسی ابن مریم سے
پیغمبر سوتیلے بھائی ہین اور میرے اور اوسکے درمیان کوئی نبی نہین **ف** سب پیغمبرون کا دین ایک ہی یعنی توحید اور عبادت اور شریعتین
مختلف ہین گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ سبکا ایک اور مائین کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت مین برابر ٹھہرے
تو عیسی کو خاص کرکے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہی اور یہ جو فرمایا کہ مین عیسی سے قریب تر ہون اسلئے کہ میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر نہین
یعنی یہود عیسی کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت اونکی حقیت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسی نے یوحنا کی انجیل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین

۱۴۶۱

کہا ہی کہ میرے بعد فارقلیطا آویگا میری حقیت کا گواہ ہوگا **ق** ابو ہریرۃ انا اولی بالمؤمنین من انفسھم
فمن توفی من المؤمنین فترک دینا فعلی قضاؤہ ومن ترک مالا فلورثتہ بخاری اور مسلم

بہت دعائین مقبول ہوتی ہین لیکن اونکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہی اور باقی مین امید ہوتی ہی تقابین مین حضرت نے
فرمایا کہ مینے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کے کٹھن مین انکے کام آئے اس حدیث سے حضرت کی کیسی
شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوتی ہی شعر اے مسلمانون کرو شکر خدا تمنے پایا مصطفی سا پیشوا ❊ دیکھو کیا تم پر تھا اس رحم مصطفا
حال محشر کا بھی سامان کر گیا ❊ تمکو اب لازم ہی اوسکی پیروی ❊ دور کردو بدعتون کی گمرہی ❊ خ معن بن یزید لک
ما نویت یا یزید و لک ما اخذت یا معن بخاری مین معن بن یزید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تجکو ہوچکا
جو تونے نیت کی ای یزید اور تیرا ہوچکا جو تونے پایا ای معن **ف** یزید نے زکوۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو
دیوے وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تاریکی مین دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور حال
کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوۃ ادا ہوگئی اور اوسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے اور یہی مذہب
امام اعظم اور امام محمد کا کہ اگر تاریکی مین باپ یا بیٹے کو زکوۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوۃ ادا ہوجاتی ہی دوبارہ زکوۃ دینا ضرور نہین

١۴٨٣ خ عائشة لكن افضل الجهاد حج مبرور بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو افضل
جہاد مقبول حج ہی **ف** بخاری مین روایت ہی کہ حضرت عایشہ رض نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے
ہین اگر فرمائیے تو ہم بھی جہاد کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورتون پر جہاد فرض نہین اونکے حق مین مقبول حج جہاد کے برابر ہی مقبول
حج وہ ہی جسمین گناہ نہین

١۴٨۴ **ق** ابو هريرة للعبد المملوك المصلح اجران بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہین **ف** یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا

١۴٨۵ **م** ابو هريرة للمملوك طعامه وكسوته ولا يكلف من العمل الا ما يطيق مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا میان پر واجب ہی اور اوس سے کام نکروائے مگر جتنی اوسکو طاقت ہو

١۴٨٦ **ق** جبير بن مطعم لي خمسة اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر
الذي يحشر الناس على قدمي وانا العاقب بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین محمد ہون
اور احمد ہون اور مین ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہی اور مین حاشر ہون کہ میرے قدم پر لوگونکا حشر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنی پچھلا پیغمبر ہون

١۴٨٧ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لم یا لن ہی خ ابو هريرة لم يبق من النبوة الا المبشرات
قالوا وما المبشرات قال الرؤيا الصالحة بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے
سوا بشارت دینے والی چیزون کے صحابہ نے کہا کہ بشارت دینے والی چیزین کون ہین حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب **ف** نبوت کا علم
غیب سے آتا ہی سو فرمایا کہ غیب سے علم آنے کا سواے سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نرہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہوگئی

١۴٨٨ **ق** ابو هريرة
لم يتكلم في المهد الا ثلاثة عيسى بن مريم وصاحب جريج وبينا صبي يرضع بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا جھولے اور گود مین بولا سوا تین لڑکون کے ایک عیسی بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا تیسرے
لڑکا اوس حالت مین کہ دودھ پیتا جاتا تھا **ف** یعنی شیرخوارگی کی حالت مین ان تین کے سوا کوئی بچہ نہین بولا حضرت عیسی کا بولنا
تو قرآن مین مذکور ہی کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اونکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج ایک

کہ تمہارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیوں کو قتل کیا حالانکہ خونریزی درست نہیں کسی پیغمبر نے خونریزی
نہیں کی اوسکا جواب یہ ہے کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بد چیز ہے اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہے پھر جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور
کفر کو نہ چھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اوسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک معیوب نہیں تاکہ اور لوگ اوسکی صحبت سے نہ خراب ہوں
چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اوسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہے تاکہ باقی اعضا سڑنے سے بچیں علاوہ اسکے توریت اور زبور کو نصاریٰ
حق جانتے ہیں حالانکہ توریت میں جہاد کا صاف حکم موجود ہے حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا جہاد عالم میں
مشہور ہے جسکو شک ہو توریت میں دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل میں ہمارے حضرت کی بشارت میں داؤد علیہ السلام نے یوں فرمایا کہ اے
پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے ران پر لٹکا عدالت پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے ہیبتناک کام دکھلائیگا اور
زبور کی ۷۲ فصل میں حضرت کے حق میں خدا یوں فرماتا ہے کہ وہ میرے بندوں میں صداقت سے حکم کریگا محتاجوں کو بچاویگا ظالموں کو ٹکڑے ٹکڑے
کریگا جب تک آفتاب باقی رہیگا اوسکا دین اور مبارکی اور اوسکا نام باقی رہیگا انقطاع ان دونوں دلیلوں سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہے خدا کو پسند ہے اگرچہ
نصاریٰ کو نا پسند ہو اور یہ جو نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہ دونوں بشارتیں عیسیٰ کے حق میں ہیں سو صاف غلط ہے اسواسطے کہ عیسیٰ نے
کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا اور یہ پہلوان اور مجاہد صادق نہیں آتا بلکہ یہ دونوں بشارتیں ہمارے حضرت کی نبوت پر صاف دلیل ہیں

۱۴۶۶ ه سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى مسلم
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا اہتمام کار اور پرورش کرنے والا بہشت میں ایسے ہیں جیسے یہ
دونوں اونگلیاں اور حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی کی طرف **ف** یعنی یتیم کے پرورش کرنے والے
اور اوسکے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت میں اتنا درجہ بلند ہے کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہے جیسے آپس میں ان دو اونگلیوں کو

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اسم فعل ہے

۱۴۶۷ ق عَائِشَةَ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ قَالَهُ يَوْمَ عِيدٍ لِلسُّودَانِ وَكَانُوا يَلْعَبُونَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیوں کو اے ارفدہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیوں سے کہا اور وے کھیل رہے تھے ڈھال اور برچھیوں سے
ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہے جسکی وے سب اولاد ہیں روایت ہے کہ عید کے دن حضرت عایشہ رض کے گھر میں حضرت تھے اور حبشی مسجد کے
صحن میں ڈھال اور برچھیوں سے کثرت کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسے
پھری گدکے کی کثرت خصوصاً ایسے مباحات کا عید کے دن کچھ مضایقہ نہیں کہ مزید سرور کا سبب ہے

۱۴۶۸ ق عَائِشَةَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي قَالَهُ لِأَبِي بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہر جا اسواسطے کہ میں امید رکھتا ہوں کہ مجکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہے یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رض سے
کہا ہجرت سے پہلے **ف** حضرت سے پہلے سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر صدیق اکبر حضرت کے ساتھ کے لیے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے میں
آئے اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سوائے صدیق کے کسیکو نہ ٹھہرایا

۱۴۶۹ ق صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم میں حضرت صفیہ بنت حیی رض سے روایت ہے

سچ نہیں اور ظاہر مین جھوٹے تھے ھ ابن عباس لم یکن لھم یومئذ حب ولو کان لھم لدعا لھم فیہ یعنی لاھل مکۃ حین دعا لھم ابراھیم علیہ السلام مسلم مین ابن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تھا اون پاس اون دنون مین اناج اور اگر ہوتا اونکے پاس تو دعا کرتے اونکے لیے اوسمین یعنی مکے کے لوگون کے لیے جس وقت دعا کی اونکے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف تیسیر الوصول مین لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی بی بی سے اونکی گذران کا حال پوچھا اونھون نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے رہتے ہین اور اللہ کا شکر کیا پھر فرمایا تمھارا کھانا کیا ہی کہا گوشت فرمایا تمھارا پینا کیا ہی کہا پانی آپ نے یہ سنکے دعا کی ای اللہ برکت دے اونکے لیے گوشت و پانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اون دنون مین اون پاس اناج نتھا اگر ہوتا تو اوسمین بھی دعا کرتے

۱۲۹۰ ق ابو ھریرۃ لن یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ بفضل ورحمۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کسیکو بہشت مین اوسکا عمل نہین داخل کریگا اصحاب نے کہا اور نہ آپکو بھی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اور مجکو بھی بہشت مین میرا عمل نہ لیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجکو اپنے فضل اور رحمت مین ڈھانک لیوے ف یعنی بدون رحمت و فضل الہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہی اور اعمال اوسکا اثر اور سبب ہی

۱۲۹۱ فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لمّا ہی ھ انس لما صور اللہ آدم فی الجنۃ ترکہ ما شاء ان یترکہ فجعل ابلیس یطیف بہ وینظر الیہ فلما راٰہ اجوف عرف انہ خلق لا یتمالک مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اوسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اوسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گھومنا اور اوسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اوسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ ایسا مخلوق ہی کہ تھم نہ سکیگا یعنی بھوک مین بیقرار ہو جایا کریگا اپنے اختیار مین نرہیگا ف بعضی روایت مین آیا ہی کہ آدم کا پتلا دنیا مین بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ کہ خمیر آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پتلا بہشت مین اور بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پتلا دنیا مین بنا مکے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس حدیث مین جنت سے مراد وہی باغ ہی فرشتون کو معلوم نتھا کہ اسکا نام کیا ہی اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہی سبکو ایک حیرت تھی جب شیطان نے پتلے کو خوب سا دیکھا بھالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ بھوک مین اسکو اپنی جان پر قابو نرہیگا اور یون بولا کہ اگر خدا نے اسکو مجھپر تفضیل دی تو مین اسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجکو اس پر اختیار دیا تو اسکو ہلاک ہی کر ڈالونگا

۱۲۹۲ ق جابر لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن آیاتہ وانا انظر الیہ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مجکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو مینے اونکو اوسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین اوسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا

۱۲۹۳ فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر امّا ہی ق فاطمۃ بنت قیس اما ابو جھم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ قالہ لھا لما طلقھا زوجھا ابو عمرو بن حفص البتۃ فخطبھا ابو جھم ومعاویۃ بن ابی سفیان

حضرت نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہی جسنے بکریان نہین چرائین **ف** جابر رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ ایک منزل مین اوترے اور ہم وہان پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکے پھل کھاؤ اور پیغمبرون نے بکریان اول اسواسطے چرائیان تو امت کا انتظام کرسکین

١٤٧٥ **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْاَعْمَالِ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر ویسے عمل لازم پکڑو جو تم کرسکو اسواسطے کہ خدا کو ملال اور ماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تھک جاؤ **ف** حضرت عایشہ رضہ سے بخاری مین روایت ہی کہ ہمارے یہان ایک عورت آئی اوسنے ایک رسی لٹکائی تھی رات بھر نہ سوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اوسکو پکڑ لیتی حضرت گھر مین آئے تو رسی کا حال پوچھا تو مینے اوس عورت کا حال بتلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جبھی تک بہتر ہی کہ خوشی سے ادا ہو اوسمین جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین کاٹتا جب تک تمکو ملال اور ماندگی عبادت مین نہو

١٤٧٦ **خ** عَائِشَةُ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ اپنے اوپر نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے **ف** اس حدیث کا قصہ دوسرے باب مین گذرا کہ یہودیون نے حضرت کو کوسا تھا حضرت عایشہ نے بھی عوض مین سخت کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٤٧٧ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لام ہی **ق** جَابِرٌ اَلَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ اَلَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ **قَالَهُ لَهُ** بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی یہ حضرت نے جابر سے کہا **ف** حضرت نے جابر رضہ سے اونٹ مول لیا تھا پھر اونکو قیمت اور اونٹ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی

١٤٧٨ **ھ** اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ جَاءَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ابو مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی نکیل والیان قیامت مین ملینگی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اوسنے کہا کہ یہ راہ خدا مین نذر ہی

١٤٧٩ **ھ** جَابِرٌ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی پھر جب وہ دوا بیماری کو پہونچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی **ف** یعنی حقیقت مین ہر ایک بیماری کی دوا علم الہی مین ٹھہر چکی ہی گو اطبا کو نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہی لیکن وہ دوا اپنی تاثیر مین مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہی کہ سو بار آزمائی دوا بعضی جگہہ مطلق نہین اثر کرتی

١٤٨٠ **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود اور انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر ایک عہد شکن قول توڑنے والیکا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اوسکی عہدشکنی کے **ف** جھنڈے سے مطلب ہی کہ فضیحت ہو قیامت مین

١٤٨١ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَّدْعُوْهَا فَاُرِيْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِيَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہی کہ اوسکو وہ مانگتا ہی اور مین چاہتا ہون انشاء اللہ کہ ذخیرہ کر رکھون اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن **ف** ہر چند پیغمبرون کی

امیہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہی اوسکو تو دھو ڈال تین بار اور جبے کو تو نکال ڈال پھر کر اپنے عمرے میں جو تو اپنے
حج میں کرتا ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو حضرت پاس جعرانہ کے مقام میں آیا اور اوسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اوسکی ڈاڑھی
اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اوسپر جبہ تھا سو اوسنے کہا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا ہی تو ایسا ہوں جیسا آپ دیکھتے ہیں یعنی اس
حالت سے عمرہ کرنا درست ہی یا نہیں **ف** راوی سے روایت ہی کہ مینے عمر فاروق رض سے کہا کہ مجکو کمال آرزو ہی کہ میں حضرت کی صورت
وحی اوترنے کے وقت دیکھوں جب حضرت جعرانہ کی منزل میں جو مکے کے پاس ہی اوترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جبہ پہنے حضرت پاس آیا اور اوسنے
پوچھا کہ یا حضرت اوس شخص کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں جسنے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے جبہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک ساعت اوسکو
دیکھا پھر حضرت پر وحی اوترنا شروع ہوا عمر فاروق رض نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرت کی صورت کو سو مینے حضرت کو دیکھا تو وحی
کی شدت سے حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اوتر چکی تب حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہی جسنے مجھسے عمرے کا حال پوچھا تھا
تو لوگ اوسکو بلا لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہننا درست نہیں

۱۴۹۷ **ق** جُبَيرُ بنُ مُطعِمٍ أمّا أنا فأُفِيضُ على رأسي ثلثَ أكُفٍّ وقال البخاريُّ ثلثاً وأشار بيديه كلتيهما **قاله** حين تماروا في الغسل عنده فقال بعضُ القوم أمّا أنا فإني أغسل رأسي بكذا وكذا بخاری
اور مسلم میں جبیر بن مطعم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تو پانی ڈالتا ہوں اپنے سر پر تین لپ اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے اپنے
دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب اصحاب نے حضرت کے پاس غسل میں شک اور تردد کیا
سو بعض قوم نے کہا میں تو اپنے سر کو فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہوں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل میں تین بار پانی ڈالنا سنت
ہی عرب میں اکثر تغار سے غسل کرتے تھے اسواسطے حضرت نے لپ کو ذکر کیا

۱۴۹۸ **ق** عائشةَ أمّا أنا فقد عافاني اللهُ وكرهتُ أن أثير على الناس شرّاً بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجکو برا لگا
کہ لوگوں پر فساد اوٹھاؤں **ف** لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اوسکا قصہ پانچویں باب میں مفصل
ہو چکا جب اوسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہ رض نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اوس جادوگر کو سزا دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی ہر چند جادوگر کی سزا قتل ہی لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اوسنے کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی مصلحت سے
اور اپنے مزید کرم سے بدلا نلیا

۱۴۹۹ **ق** عبدُ الله بن سلامٍ أمّا أوّلُ أشراطِ الساعة فنارٌ تحشرُ الناسَ من المشرقِ إلى المغرب وأمّا أوّلُ طعامٍ يأكله أهلُ الجنة فزيادةُ كبدِ حوتٍ وإذا سبق ماءُ الرجلِ ماءَ المرأة نزع الولدَ وإذا سبق ماءُ المرأة نزعت أجابه بها حين سأله عنها قبل إسلامه بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن سلام رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی تو یہ ہی کہ آگ لوگوں کو
پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور پہلا کھانا جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی کی بڑھی نوک ہوگی اور جب کہ مرد کی منی نے
عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا
تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتوں کا حضرت نے عبد اللہ بن سلام کو اوسوقت جواب دیا جب اونھوں نے مسلمان ہونے سے
پہلے ان تینوں باتوں کو پوچھا **ف** عبد اللہ بن سلام مدینے میں یہودیوں کے بڑے عالم تھے جب حضرت مدینے میں تشریف لائے تو عبد اللہ بن

عابد مرد تھا عبادت خانے مین نماز پڑھتا تھا کہ اوسکی ماں وہاں آئی اوسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز مین مشغول رہا اوسکی ماں پلٹ گئی دوسرے دن پھر اوسکی ما اوسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز مین تھا اوسکے پکارنے سے نہ بولا تو اوسکی ماں نے یون دعا دی کہ الٰہی یہ نہ مرے جب تک حرام کار کسبیون کا مونہہ نہ دیکھ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی تھی جسکا حسن مشہور تھا اوسنے کہا کہ دیکھو مین جریج کو ڈگاتی ہون اور اوسکا تقوی طہارت سب کھوتی ہون سو وہ عورت بدکار اوسکے روبرو گئی اوسنے اوسکی طرف کچھ دھیان بھی نکیا تو وہ ایک چرانے والے پاس گئی جو جریج کے عبادتخانے پاس چرایا کرتا تھا سو اوسنے اوس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اوس بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہی پھر تو سب بنی اسرائیل جریج سے بد اعتقاد ہو گئے اوسکو عبادتخانے سے نکال لائے اور عبادتخانہ گرا دیا اور اوسپر مار پڑنے لگی جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو مجکو مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہی یہ تیرا لڑکا جنی ہی جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہی تو لوگ اوسکو سامنے لائے جریج نے کہا اب مجکو چھوڑ دو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھکے لڑکے کے پاس آیا اور اوسکے پیٹ مین اونگلی گڑا کر کہا کہ ای لڑکے بول کہ تیرا باپ کون ہی لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہی پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونے کا بنا دین جریج نے کہا کہ کچھ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو سو اوسی طرح بنا دیا اور شیرخوار لڑکے کا قصہ مجمل یہ ہی کہ اوسکی ماں نے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجکو ایسا نکرنا پھر اوسکی ماں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اوسکو چوری اور حرام کاری کی علت مین مارتے تھے اوسنے کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا نکرنا لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ کے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بے قصور ہی اسواسطے مینے تیرے خلاف دعا کی ق

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ قَطُّ اِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةً فِيْ شَاْنِ سَارَةَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبھی ایسی بات نہین بولے جو حقیقت مین سچی ہوا اور ظاہر مین جھوٹی ہو سوائے تین بار کے دو باتین خدا کے مقدمے مین ایک اونکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ انکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق مین

ف حضرت ابراہیم ع کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو اونکی عید کا جب دن آیا تو اونھون نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیجاوین حضرت ابراہیم ع نے بموجب اونکے اعتقاد کے اپنے بچانے کا حیلہ اوٹھایا ستارون کو دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنی بموجب تمہارے اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہی کہ مین بیمار ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب اونکا قوم عید مین شہر کے باہر گیا تو بتخانے مین جاکر سب بتونکو توڑا اور ہتوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جب قوم نے پوچھا کہ بتون کو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیم ع نے کہا اس بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر ہتوڑا رکھے ہی تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر وے لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیم ع نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے حضرت ابراہیم ع نے اوسکی طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیم ع ملک عراق سے ہجرت کرکے شام کے ملک مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اوسکے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اوسکو نمارتا تو حضرت ابراہیم ع نے اپنی بی بی سارہ کو جو نہایت خوبصورت تھین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجکو بلاوے اور مجکو پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہی یعنی دینی بھائی ہی تو یہ دونا باتین حقیقت مین

۴۸۹

حضرت کے ساتھ آئے یہاں سے ہر ایک کی راہیں مختلف ہوگئیں یہاں حضرت نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم عبادی اسواسطے کہ
حضرت کو معلوم تھا کہ امت میں اختلاف پڑیگا قرآن کے مضمون سے لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت میں بعضے لوگ
قصور کرینگے بلکہ محبت کہاں عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی سو فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں ہمیشہ نہیں
کہ مجھ سے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہے کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اوسمیں سراسر نور اور ہدایت ہے ہر ایک چیز
مجمل اور مفصل اوسمیں موجود ہے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا کہ وے قرآن کی تفسیر ہیں اہل بیت کہتے ہیں گھر والوں کو سو حضرت کی
بیبیاں اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت میں داخل ہیں ہندوستان میں بھی بی بی کو گھر کے لوگ کہتے ہیں بی بی کو اہل بیت میں
نہ داخل کرنا تو جہالت ہے یا تعصب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل
قرآن کے موافق ہے قرآن کے سوا کسی چیز پر عمل نہیں کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہیں بخلاف خارجیوں
اور ناصبیوں کے کہ اکثر اہل بیت سے عداوت رکھتے ہیں اور شیعہ کا تو عجب حال ہے کہ ہر چند آپ کو اہل بیت کا دوست کہتے ہیں لیکن
حضرت کی بیبیوں کو اہل بیت میں نہیں داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو اہل بیت میں گنتے ہیں سو اونمیں بھی بہت اماموں زادوں
کو بد کہتے ہیں تو حقیقت میں سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی واہی محبت کا دین میں کچھ اعتبار نہیں جیسے قرآن کی بعضی
سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہیں اور قرآن کو تو شیعہ صاف جواب دیا ہی کہتے ہیں کہ سوا اماموں کے
قرآن کا مطلب کوئی نہیں سمجھتا تو گویا انکے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہے تو صاف ظاہر ہوا کہ
اہل سنت کے سوا اس حدیث پر عمل کسیکو نصیب نہیں **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ
اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ
يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْئُ
اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ يَعْنِيْ وَفْدَ هَوَازِنَ بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہے کہ تمھارے بھائی آئے توبہ کر کے یعنی مسلمان ہو کر میں البتہ میں نے یہ ٹھہرایا ہے کہ انکے جورو لڑکے
جو قیدی ہیں اونکو پھیر دوں سو جس شخص کو تم میں یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اوسپر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی بلا عوض پھیر دیوے
اور جو شخص تم میں چاہے کہ اپنے حصے پر برقرار رہے تو اوسکو ہم بدلا دیوینگے اوس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ اسپر عمل کرے
یعنی بطور قرض دیوے حضرت کو مراد ہوازن کا گروہ ہے **ف** جنگ حنین میں ہوازن کی قوم حضرت سے لڑی اونکی شکست ہوئی اور
جورو لڑکے اور مال اصحاب میں تقسیم ہو گیا جب وے لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جورو لڑکے حضرت سے مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر ہے اور اگر کسیکو دینا منظور نہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اوسکو اور جگہ سے بدلا دینگے آخر
سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہے **ه** جریر امّا بعد فَاِنَّ
اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا
زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ

۱۵۰۲

۱۵۰۳

بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہین اوتارتا یعنی بہت مارا
کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس محتاج ہی کہ اوسکے پاس کچھ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب اوسکے
خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا **ف** فاطمہ
بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ مین ابو جہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے
مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی کہ صلاح پوچھنے والا دھوکھا نکھاوے یہ غیبت مین داخل نہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ

١٤٩٤

مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ **قَالَه**
لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِيْنَ اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اسلام تو مین قبول کرتا ہون اور مال کا حال تو یہ ہی کہ مجکو اوس سے کچھ مطلب نہین یہ حضرت نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جب وے مسلمان ہوئے
ف کفر کی حالت مین مغیرہ کافرون کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر اونکو دھوکھا دیکر مار ڈالا اور اونکا مال لیکر حضرت پاس مسلمان
ہونے کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہین ہر چند کہ کافرون کا مال مباح ہی مگر اوسی شرط
سے کہ غلبہ ہو اور عہد شکنی نہو اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اوسکی امان مین رہے تو اوسکا مال چورانا اور دغا دینا
ہرگز درست نہین **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ

١٤٩٥

وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ
وَلَنْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهُوَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ
مُسْتَمْسِكًا بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے راہین جو تونے اپنے
بائین دیکھین سو وے کافرون کی راہین تھین جنکے نامۂ اعمال بائین ہاتھ ہونگے اور وے راہین جو تونے اپنے داہنے دیکھین سو وے نیکون کی راہین
تھین جنکے داہنے ہاتھ مین نامۂ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہی کہ وہ شہیدونکا مقام ہی اور تجکو نہین ملنے کا یعنی تیری قسمت
مین شہادت نہین اور ستون تھا وہ اسلام کا ستون ہی اور وہ رسّی تو اسلام کی رسّی ہی تو اوسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا مرتے دم تک
ف عبد اللہ بن سلام رضی سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد نے مجھسے کہا اوٹھ سو اوسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا مین اوسکے
ساتھ چلا تو مینے اپنے بائین طرف کئی راہین دیکھین مینے اونمین چلنے کا ارادہ کیا اوسنے کہا انمین مت چل کیونکہ کافرونکی راہین ہین
پھر مینے داہنی طرف راہین دیکھین تب اوس مرد نے کہا کہ ادھر چل مین ادھر چلا تو ایک پہاڑ مینے دیکھا اوسنے کہا اسپر چڑھ سو مینے کئی بار
اوسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار مین کھسک پڑتا تھا پھر مین اوسکے ساتھ آگے چلا تو مینے ایک ستون دیکھا جسکا سرا آسمان سے لگا تھا
اور اوسکے سر پر ایک رسّی تھی بطور دستگی کے اوس مرد نے کہا اس ستون پر چڑھ مینے کہا کیونکر مین اسپر چڑھ سکونگا کہ اسکا سرا تو
آسمان سے لگا ہی تو اوسنے مجکو چڑھا دیا مینے سرے کی رسّی پکڑ لی صبح تک وہ رسّی میرے ہاتھ مین بنی رہی پھر مینے یہ خواب حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی **ق** يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا

١٤٩٦

ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ **قَالَه** لِرَجُلٍ جَاءَهٗ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ
مُصْفَرٌّ لِحْيَتَهٗ وَرَاْسَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰى بخاری اور مسلم مین یعلی بن

١٥٠٦ خ عمرو بن تغلب اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِیْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الَّذِیْ اُعْطِیْ وَلٰکِنِّیْ اُعْطِیْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰی فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَکِلُ اَقْوَامًا اِلٰی مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰی وَالْخَیْرِ فِیْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ بخاری مین عمرو بن تغلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ مین دیتا ہون ایک مرد کو اور چھوڑتا ہون دوسرے مرد کو سو جسکو مین چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہی اوس سے جسکو مین دیتا ہون لیکن مین تو چند قومون کو دیتا ہون اسواسطے کہ مین اونکے دلون مین بے صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضی قومون کو سپرد چھوڑتا ہون کہ خدا نے اونکے دلون مین بے پرواہی اور خیر ڈالی ہی اونھین مین عمرو بن تغلب بھی ہی **ف** حضرت کے پاس کچھ مال آیا حضرت نے بعضون کو دیا اور بعضون کو نہ دیا پھر حضرت کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہین دیا وے رنجیدہ ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب سمجھو بلکہ بالعکس معاملہ ہی کہ بے صبرے لالچی لوگون کو دیتا ہون اور قناعت والون کو قناعت پر چھوڑتا ہون

١٥٠٧ **ق** عَائِشَةُ اَمَّا بَعْدُ یَا عَائِشَةُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِیْ عَنْكِ کَذَا وَکَذَا فَاِنْ کُنْتِ بَرِیْئَةً فَسَیُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ کُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِی اللّٰهَ وَتُوْبِیْ اِلَیْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ ای عائشہ مجکو تیری ایسی ایسی بات پہنچی ہی سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اوسکی طرف توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی اوسپر برحمت متوجہ ہوتا ہی **ف** جب حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچوین باب مین ہو چکا

١٥٠٨ خ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَمَّا صَاحِبُکُمْ فَقَدْ غَامَرَ یَعْنِیْ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری مین ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے صاحب نے تو مقرر اپنی جان کو شدت مین ڈالا ہی صاحب سے مراد صدیق اکبر ہین **ف** اسکا پورا قصہ ہو چکا کہ صدیق اور فاروق سے کسی بات مین رنج ہو گیا تھا صدیق دامن اوٹھائے رنج مین حضرت پاس آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہو گئی

١٥٠٩ **ق** کَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰهُ فِیْكَ **قاله** بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تو البتہ سچ کہا سو تو اوٹھ یہان تک کہ خدا تیرے حق مین کچھ حکم کرے یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا **ف** روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نگئے تھے جب حضرت وہان سے پلٹ آئے تو نجانے والون سے سبب پوچھا منافقون نے جھوٹھی قسمین کھاکر حضرت کو راضی کر لیا جب کعب سے پوچھا تو وے سچے مسلمان تھے انھون نے کہا کہ یا حضرت مینے سواری خریدی تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہی کہتے کہتے مین رہ گیا مجکو حقیقت مین کوئی مانع نتھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کعب کے مقدمے کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نکرے حق تعالیٰ نے اونکی راستی کی برکت سے پچاس دن کے بعد اونکی توبہ قبول کی اور آیت اوتاری اور جھوٹھے منافقون کی فضیحتی مین اور آیتین ترین معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہی اگرچہ اول بظاہر سختی مین خلل پڑے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ

آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر عدد ہی یعنی شمار کی لفظین ہین

سلام نے کہا کہ مین حضرت سے وے سوال کرتا ہون جنکا جواب سواے پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا سو فرمائیے تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہی اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو ماں یا باپ سے مشابہ ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہوئے

١٥٠٠ ۵ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِیْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا یَمُوْتُوْنَ فِیْهَا وَلَا یَحْیَوْنَ وَلٰکِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَایَاهُمْ فَاَمَاتَتْهُمْ اِمَاتَةً حَتّٰی اِذَا کَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِیْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰی اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِیْلَ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِیْضُوْا عَلَیْهِمْ فَیَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَکُوْنُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وے تو اوسمین نہ مرینگے نہ جینگے ولیکن کچھ لوگ ہونگے کہ اونکو دوزخ کی آگ لگیگی اونکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ اونکی خطاؤن کے سبب سے سو آگ نے اونکو بے دم کر دیا یہان تک کہ جب وے جل کے کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہرون پر بکھیرے جاوینگے پھر حکم ہوگا ای بہشتیو انپر پانی ڈالو تو وے جم اوٹھینگے جیسے جنگلی خود رو دانہ جمتا ہی بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین **ف** یعنی کافر جو دوزخ کے لیے بنے ہین نہ اونکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہی جسمین چین ہو مگر گنہگار مسلمان دوزخ مین پڑکے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر سزا کے بعد بہشت مین داخل ہونگے

١٥٠١ ۵ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبَ وَاَنَا تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُهُمَا کِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ النُّوْرُ وَالْهُدٰی فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِکُوْا بِهٖ وَاَهْلُ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰهَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰهَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰهَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ کِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ الْهُدٰی وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَکَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ کَانَ عَلَی الْهُدٰی وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ وَفِیْ رِوَایَةٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ کَانَ عَلَی الْهُدٰی وَمَنْ تَرَکَهٗ کَانَ عَلٰی ضَلَالَةٍ مسلم مین زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوة کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہی کہ خبردار ہو جاؤ ای لوگو کہ مین آدمی ہون عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو مین اوسکا کہنا مانون یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون اون دو مین اول تو خدا کی کتاب ہی جسمین نور اور ہدایت ہی سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب سا اوسکو چمٹ جاؤ یعنی اوسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز میرے اہل بیت یعنی گھر والے ہین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین اور ایک یون روایت ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو اوسکو چمٹ گیا اور جسنے اوسکو لیا وہ ہدایت پر ہی اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ قرآن خدا کی رسی ہی یعنی اوسکے ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اوسکی پیروی کی وہ راہ پر رہا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا **ف** روایت ہی کہ ہجری نوین سال جب حضرت حجة الوداع کرکے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اوس مقام پر پہونچے جسکا غدیر خم نام ہی تو حضرت نے خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجة الوداع مین حضرت کے ساتھ تھے اور غدیر خم تک

لوگون کو زبان اور نقصان ہوتا ہی ایک تندرستی دوسرے روزی سے خاطر جمعی **ف** یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہی کہ آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہی لیکن اکثر لوگ ان نعمت کی قدر نہین جانتے دنیاوی نکمے کامون مین غفلت اور واہیات مین اس نعمت کو برباد کرکے دین سے مفلس رہ جاتے ہین

١٥١٦ **ھ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِھَا خَیْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّۃُ الْاَرْضِ (١) مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب وے نکلین تو اوس جان کو ایمان لانا فائدہ نکریگا جو ان نشانیون کے سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان مین کچھ بھتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم سے نکلنا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور **ف** یعنی جب یے نشانیان ظاہر ہوئین تو قیامت نمود ہوگی ایمان بالغیب باقی نرہا اوس واسطے اوس وقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نکریگا

١٥١٧ **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَآءٍ بِالْفَلَاۃِ یَمْنَعُہٗ مِنِ ابْنِ السَّبِیْلِ وَرَجُلٌ بَایَعَ رَجُلًا بِسِلْعَۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَہٗ بِاللّٰہِ لَاَخَذَھَا بِکَذَا وَکَذَا فَصَدَّقَہٗ وَھُوَ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ وَرَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا لَا یُبَایِعُہٗ اِلَّا لِلدُّنْیَا فَاِنْ اَعْطَاہُ مِنْھَا وَفٰی وَاِنْ لَّمْ یُعْطِ مِنْھَا لَمْ یَفِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا قیامت مین نبولیگا اور اونکو نہ دیکھیگا اور نہ اونکو گناہ سے پاک کریگا اور اونکے لیے عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہووے اور مسافر کو اوس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہی جسنے کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اوس سے خدا کی قسم کھائی کہ مینے اوس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا سو اوسنے اوسکو سچا جانا اور حال انکہ اوسنے اتنی قیمت کو نلیا تھا یعنی اوسنے جھوٹھی قسم کھائی اور تیسرا مرد وہ ہی جسنے ایک امام سے بیعت کی اور اوسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے اوسکو کچھ دیا تو اوسنے عہد پورا کیا اور اگر اوسنے دنیا سے کچھ ندیا تو اوسنے عہد پورا کیا **ف** بائع کو جھوٹھی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہی لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہی کہ اوس وقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین

١٥١٨ **ھ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِکٌ کَذَّابٌ وَعَآئِلٌ مُّسْتَکْبِرٌ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اونکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اونکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرام کار دوسرا جھوٹھا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جو رولڑکے والا یعنی غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگون کی خبر گیری کرے **ف** ہر چند حرام کاری اور جھوٹھ اور غرور سب کے حق مین برا ہی لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بے موقع ہی کہ باوجود پیری کے حرام کاری سراسر شقاوت ہی اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹھ بولنا بیفائدہ ہی اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہی

١٥١٩ **ھ** اَبُوْ ذَرٍّ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ فَقَرَاَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلِفِ الْکَاذِبِ مسلم مین

الله خبير بما تعملون ○ تصدق رجل من ديناره من درهمه من ثوبه من صاع برّه
من صاع تمره حتى قال ولو بشق تمرة ۔ مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد و صلوۃ کے بات تو
یہ ہی کہ مقرر خدا نے اپنی کتاب مین یہ آیتین اتاری ہین کہ ای لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اوسی سے اوسکی جورو
پیدا کی یعنی آدم کی پسلی سے حوا بنائی اور اون دونون سے بہت مرد اور عورتین بکھیرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے وسیلے سے آپسمین
سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بد سلوکی سے البتہ خدا تمپر نگہبان ہی یعنی تمھارا حال جانتا ہی آخر ای ایماندارو ڈرو خدا سے اور چاہیے کہ ہر ایک جان
غور کرے کہ اوسنے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہی جو تم کرتے ہو حضرت نے فرمایا
چاہیے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے کپڑے سے گیہون کے صاع سے چھوہارے کے صاع سے یہان تک حضرت نے
فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی **ف** جریر رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ مضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا حضرت کو
اوسکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلال رض سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوئے تب حضرت نے خطبہ پڑھکے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم
کی اولاد ہو تو یہ لوگ بھی تمھارے بھائی ٹھہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہی تاکہ قیامت مین یہ خیرات تمھاری نجات کا سامان ہووے گی
ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری مرد اشرفیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یون ہی کہ عمر فاروق
مٹھی بھر اول روپئے لائے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرت نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو
اوس راہ پر چلنے والون کا سبکا ثواب اوسکو ملیگا اور جو بد راہ نکالیگا تو سبکا عذاب اوسپر پڑیگا ۞ جابر أما بعد

١٥٠٤

فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد وشر الأمور محدثاتها وكل
بدعة ضلالة ۔ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہی
اور بہتر طریقہ محمد کا طریقہ ہی اور نہایت برے کام جو دین مین نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی **ف** یعنی میرے بعد قرآن
اور میری سنت پر چلیو سو اسواسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسی کا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑکے اور
کوئی راہ اختیار کرو پھر دین مین نئے کامون سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اوسکا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو

١٥٠٥

۞ ابن عباس أما بعد فإن هذا الحي من الأنصار يقلون ويكثر الناس فمن ولي شيئا من أمة
محمد فاستطاع أن يضر فيه أحدا أو ينفع فيه أحدا فليقبل من محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم
بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز
بروز گھٹتا جاویگا انصار کے سوا اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کہ حاکم ہوئے محمد کی امت سے کسی چیز کا پھر اوسکو اپنی حکومت مین
اتنی طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کر سکے یا کسیکو فائدہ پونہچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور انکے بدکارون سے درگذر
ف حضرت کو معلوم ہوا تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت مین انصاریون پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش
مین فرمائی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہی کہ انکے نیکون کی تعظیم اور توقیر کرے اور انکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنی اگر کوئی
حرکت تعزیر کے لائق کرین تو حاکم اوسکو ٹال جاوے اور یہ مطلب نہین کہ اگر حد مارنے کا گناہ کرین تو اونپر حد نہ مارے اسواسطے کہ
حدود مین سفارش نہین اور اوسمین حاکم کو کچھ اختیار نہین حضرت نے خود فرمایا ہی کہ اگر فاطمہ بنت محمد چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹون

آگ سے ڈرتا ہی **ف** تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ پتا ہی کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سبکی رضامندی
پر مقدم رکھے خلاف شرع کام مین کسیکی رعایت نکرے خواہ پیر ہو خواہ آقا **ھ** ١٥٢٤ اَبُوْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ
اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ
مسلم مین ابو مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین مانند کفر کی رسمین ہین جنکو نچھوڑینگے ایک تو بڑائی مارنا
اپنے خاندانون پر دوسرے عیب لگانا لوگون کے نسب مین تیسرے مینہہ کو چاہنا ستارون سے یعنی نچھت کی تاثیر سے مینہہ کو سمجھنا چوتھے
نوحہ کرنا **ف** فی الحقیقۃ یہ کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین گرفتار ہین اور
خاندان پر فخر کرنا اور غیرون کے نسب مین طعنہ کرنا اکثر خواص مین بھی موجود ہی اللہ پناہ مین رکھے **ق** ١٥٢٥ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَمْرٍو اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ
خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ
فَجَرَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین وے چارون ہونگی وہ نرا منافق ہی اور جسمین
ایک خصلت ہوگی اون چارون سے تو اوس مین ایک ہی نفاق کی خو ہی یہانتک کہ اوسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ جب اوسکے پاس امانت رکھیے
تو اوسمین خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے تیسرے یہ کہ جب قول اور قرار کرے تو اوسکے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب گفتگو
اور جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے **ف** منافق دو قسم ہین ایک یہ کہ دل مین کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے
حضرت کے وقت مین جو منافق تھے اسی طرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل مین کفر نہین بلکہ اسلام ہی لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور
مین گرفتار سو اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہی یعنی ایمان کے لائق تو یہ تھا کہ آدمی ان بد کامون سے بچتا پھر جب ان
کامون مین گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمین کچھ ظاہر نہوا اسواسطے اوسکو منافق فرمایا **ق** ١٥٢٦ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ
خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَهُ لِرَجُلٍ سَاَلَهُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ
فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ
تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا
اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ وَيُرْوٰى اَفْلَحَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِيْهِ
اِنْ صَدَقَ بخاری اور مسلم مین طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ نمازین ہین ایک رات اور دن مین یہ حضرت نے
اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر اوس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہی تو حضرت نے
فرمایا کہ نہین مگر اس طرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہی حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اوسنے کہا کیا میرے اوپر
اسکے سوا بھی روزہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اوس سے زکوۃ کا ذکر کیا تو اوسنے کہا کیا مجھپر زکوۃ
کے سوا بھی دینا فرض ہی حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر یون کہ تو بطور نفل دیوے پھر پلٹ چلا وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی
کہ اسپر نہ بڑھاؤنگا اور نہ اسمین سے کچھ گھٹاؤنگا تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہونچا اگر یہ سچا ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ مراد کو

نفس کفر کی رسوم و فحش بیان نجوم و نوحہ گری مین

منافق دو قسم کے ہین

١٥١٠ هـ المقداد احدى سوآتك يا مقداد وقاله لما ضحك المقداد الى ان وقع الى الارض بشربه حصة النبي صلى الله عليه وسلم من اللبن وحلبه الاعنز الثلث مرة ثانية مسلم مين مقداد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مقداد تیری بدخوؤن سے ایک بدخو یہ بھی ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ جب مقداد یہان تک ہنسے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودھ کا حصہ پی جانے کے سبب سے اور دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کی جہت سے ف اس حدیث کا قصہ پانچوین باب مین مفصل گذرا ماہذہ الا رحمۃ کے بیان مین

١٥١١ هـ ابو هريرة اثنتان في الناس هما بهم كفر الطعن في النسب والنياحة على الميت مسلم مين ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خصلتین لوگون مین ایسی ہین جو انکے حق مین کفر ہین ایک تو نسب مین عیب لگانا دوسرے مردے پر نوحہ کرنا ف یعنی یہ کفر کی رسمین ہین اور اگر انکو حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہی

١٥١٢ ق ابو موسى جنتان من فضة آنيتهما وما فيهما وجنتان من ذهب آنيتهما وما فيهما وما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء على وجهه في جنة عدن بخاری اور مسلم مین ابوموسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور جو چیز اونمین ہی سب چاندی کی ہی اور سونے کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور جو چیز اونمین ہی سب سونے کی ہی اور اوس قوم کے درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہین سوا ایک جلال کی چادر کے کہ اوسکی ذات پاک پر ہی عدن کی بہشت مین ف اس حدیث مین ولمن خاف مقام ربہ جنتان ہ ومن دونہما جنتان کا بیان ہی

١٥١٣ هـ ابو هريرة صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہین کہ اونکو مینے نہین دیکھا ایک قوم تو وے ہین کہ اونکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلون کی دمین کہ اونسے لوگون کو مارینگے اور دوسری قسم سے عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین مردون کو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ مردون کی طرف جھکتی ہین سر اونکے جیسے اونٹون کے جھکے کوہان وے عورتین بہشت مین نجاوینگی اور اوسکی خوشبو نپاوینگی اور البتہ اوسکی خوشبو ملتی ہی اتنی اور اتنی دور سے یعنی بہت دور سے ف یعنی حضرت کے وقت مین ایسے لوگ نتھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہین جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم پاس نہین جانے دیتے بلکہ مارتے ہین اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتین ہین اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین یعنی اونکا ایسا لباس ہی جس سے بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیان اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس حرام ہی اسواسطے کہ لباس سے غرض یہ ہی کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا

١٥١٤ ق ابو هريرة كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بھاری خدا کے نزدیک پیارے ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم

١٥١٥ خ ابن عباس نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس الصحة والفراغ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین جن مین اکثر

نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر ان چالیس خصلتون سے ثواب کی امید پر اور اوسکے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین
داخل کریگا ف اس حدیث مین اون چالیس خصلتون کو مفصل نہین ذکر فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام ادہر ہین یعنی خلق کو طرح طرح کی فائدہ رسانی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر قسم ہی بلفظ والذی

۱۵۳۱ ھ ابو ھریرۃ والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ھذہ الامۃ یھودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی
کہ نہ سنیگا مجھکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اوسکا جسکے واسطے مین بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان
نلانے والا دوزخیون سے ہوگا ف امت دو قسم ہی ایک امت دعوت یعنی جنکو اسلام کی طرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب
داخل ہین دوسری امت اجابت یعنی جو لوگ ایمان لائے اسمین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث مین امت دعوت ہی ف
یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے جب انپر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہوا تو غیر اہل کتاب
کو بطریق اولی ایمان لانا فرض ہی گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام اور دین کی خبر نہ پہنچی ہو تو وے لوگ معذور ہین
اون سے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا

۱۵۳۲ ھ ابو ھریرۃ والذی نفس محمد بیدہ لیاتین علی احدکم یوم ولا یرانی ثم لان یرانی احب الیہ من اھلہ ومالہ معھم مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجھکو نہ دیکھیگا پھر تو مقرر میرا دیکھنا
اوسکے نزدیک دوست تر ہوگا اوسکے گھر والون اور مال سے باوجود مال اور گھر والون کے ف اس حدیث مین حضرت نے اپنی موت
کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دمبدم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور
نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل و عیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق
محمدیون کا یہ حال ہی کہ خواب مین حضرت کے دیدار میسر آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین

۱۵۳۳ ھ حنظلۃ الاسیدی والذی نفسی بیدہ ان لو تدومون علی ما تکونون عندی وفی الذکر لصافحتکم الملائکۃ علی فرشکم و
فی طرقکم ولکن یا حنظلۃ ساعۃ وساعۃ ثلث مرات مسلم مین حنظلہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم سدا بنے رہو اوسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الہی مین ہو تو البتہ
تم سے فرشتے مصافحہ کرین تمہارے فرشون پر اور تمہاری راہون مین لیکن ای حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت
یاد پروردگار ف مصابیح مین حنظلہ رض سے روایت ہی کہ مین اور صدیق اکبر رض حضرت کے پاس گئے مینے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا
ہی حضرت نے فرمایا کیونکر ہی مینے کہا کہ ہم لوگ حضرت کی خدمت مین رہتے ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم آنکھ سے
دیکھتے ہین پھر جب ہم حضرت کے پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب کار مین مشغول ہوتے ہین تو اکثر باتین بھول جاتے ہین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حضور ہر دم رہا کرے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہو جاوے فرشتون کا عالم نظر پڑے اسواسطے
وہ حال ہر دم نہین رہتا اسکو نفاق نجاننا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہین شعر غفلت جہان اگر نبودے ؛ از عمر ے
بسر نبودے

۱۵۳۴ ق انس والذی نفسی بیدہ انکم لاحب الناس الی مرتین یعنی الانصار بخاری

ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور اونکی طرف نظر رحمت نہ دیکھیگا اور
اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو عذاب دردناک ہی ابوذر نے کہا پھر حضرت نے اسکو تین بار پڑھا ابوذر نے کہا کہ برباد ہوگئے وے لوگ
اور اونکو ٹوٹا پڑا کون ہین وے لوگ یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جسکا پائجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے
دوسرا خیرات کرنے والا جو احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹی قسم کھا کر ق ابو موسیٰ ثلثۃ

1520

لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ
اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَّطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ
تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین
جنکو دوہرا ثواب ہی ایک مرد تو اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ مملوک
جسنے خدا کا حق اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اوسنے اوسکو
ادب سکھلایا سو بہت اچھی طرح اوسکو ادب سکھلایا اور اوسکو شرع کے حکم بتلائے سو اوسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اوسکو آزاد کیا بعد اوسکے
اوس سے نکاح کر لیا تو اوسکے واسطے دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کر لینے کا ھ ابو قتادہ

1521

ثَلٰثَةٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ
اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ
عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے
اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہی عرفے کے دن کا روزہ مین امید رکھتا ہون خدا سے یہ کہ گناہ مٹاوے گا
ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پہلے برس کا
گناہ مٹا دیگا ف مصابیح مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ عمر فاروق رض نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا
ہی حضرت نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہی نہ بے روزہ یعنی درست نہین پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بھر
روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے مین تین دن روزے رکھے اوسکو سال بھر کے روزے کا ثواب ملیگا ھ ام سلمۃ

1522

ثَلٰثٌ لِّلثَّيِّبِ وَسَبْعٌ لِّلْبِكْرِ مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین راتین بیوہ عورت کو اور سات راتین
کواری عورت کو ف یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتین برابر اوسکے پاس رہے اور کواری پاس سات راتین رہے اور یہی
مذہب ہی امام شافعی کا ق انس ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ

1523

اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ
مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ
جسمین وے ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اوسکا رسول تمام عالم سے زیادہ محبوب ہی
دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اس طرح کہ نچاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہین تیسرے یہ کہ برا جانے
کفر مین پھر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اوسکو کفر سے نکالا جیسے اوسکو برا لگتا ہی آگ مین ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے جیسے

مِنْ اَحَدٍ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم مین سے کوئی پورا ایمان دار نہین ہونیکا جب تک مین اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاؤن ف یعنی جب میری رضامندی کو باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہے

۱۵۴۰ ھ اَنَسٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ پورا ایماندار بندہ نہوگا یہان تک کہ محبت کرے اپنے ہمسائے سے یا یون فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہی

۱۵۴۱ ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ قَالَہٗ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مقرر تم پوچھے جاؤگے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمھارے گھر سے بھوکھ نے پھر تم نہ پھرے یہان تک کہ تمکو یہ نعمت ملی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق اور عمر فاروق رضی سے فرمایا ف اسکا پورا قصہ ساتوین باب مین گذرا کہ حضرت اور صدیق اور فاروق بھوک کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کے کھانے سے جب خوب آسودہ ہوئے تب حدیث فرمائی یعنی یون سوال ہوگا کہ نعمت کو طاعت الٰہی مین صرف کیا یا معصیت مین

۱۵۴۲ ھ اَنَسٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَضْرِبُوْنَهٗ اِذَا صَدَقَكُمْ وَلَتَتْرُكُوْنَهٗ اِذَا كَذَبَكُمْ يَعْنِيْ غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْحَجَّاجِ كَانَ عَلٰى رَوَايَا قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم اوسکو مارتے ہو جب وہ تمسے سچ کہتا ہی اور اوسکو چھوڑتے ہو جب تمسے جھوٹھ بولتا ہی مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہی جو جنگ بدر کے دن قریش کے آبکش اونٹون پر تھا ف جنگ بدر مین جب حضرت کا لشکر اوترا تو حضرت کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے آبکش اونٹون مین تھا پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابو سفیان اور اوسکے لوگ کہان ہین اوسنے کہا کہ مین اونکو نہین جانتا لیکن ابو جہل وغیرہ تو فلانے مقام پر ہین تب اصحاب اوسکو مارنے لگے اوسنے مار کے ڈر سے کہا کہ ابو سفیان وغیرہ بھی ہین تب اصحاب نے اوسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اوس سے پوچھا اوسنے کہا کہ مجکو ابو سفیان کی خبر نہین لیکن ابو جہل وغیرہ تو موجود ہین اصحاب نے اوسکو پھر مارا اور حضرت نماز پڑھتے تھے جب حضرت نے یہ حال دیکھا تب حدیث فرمائی

۱۵۴۳ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ عنقریب ہی کہ اوتریگا تم مین اے مسلمانو عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گرا دیگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہان تک کہ کوئی اوسکو قبول نکریگا ف قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین مٹا دینگے محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہین جیسے یہ شکل ہی + نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہین اس واسطے کہ اونکے گمان مین حضرت عیسیٰ ع سولی پر مارے گئے اور ہر چند ابھی نصاری سے جزیہ لینا درست ہی لیکن حضرت عیسیٰ اپنے وقت مین نصاری سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر وے ایمان نہ لاوینگے تو اونکو قتل کرینگے

کسر صلیب و قتل خوک و وضع جزیہ و کثرت مال در وقت نزول حضرت عیسیٰ خواہد بود

۱۵۴۴ ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اَبُوْ عُمَرَ ...

یونہی اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی یا یون فرمایا کہ بہشت مین داخل ہوا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی **ف** حضرت نے حج کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ اوسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے نتھا اور یہ جو اوسنے کہا کہ مین نہ بڑھاونگا نہ گھٹاونگا یعنی ان فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا اور یہ مطلب نہین کہ فرض کے سوا سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اوسکے باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نتھی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی **ق**

١٥٢٧ عَائِشَةُ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وے سب موذی و ربد ذات ہین مار ڈالے جاوین حرم مین ایک تو کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچوین کتا کاٹنے والا **ف** جب حرم مین اونکا مار ڈالنا درست ہوا تو اور جگہہ بطریق اولی اونکو قتل کرنا درست ہی **ق**

١٥٢٨ اَبُوْهُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین رکھیگا جس دن اوسکے سایے کے سوا کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت مین ایک تو منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اُٹھتی جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدون مین لگا رہتا ہی یعنی بار بار جماعت کے واسطے مسجد مین جاتا ہی اور مسجد کے بناو چناو مین لگا رہتا ہی چوتھے وے دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپسمین محبت رکھتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کے واسطے سو اوسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہان تک کہ نہین جانتا اوسکا بایان ہاتھہ کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھہ نے ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین سو جاری ہوگئین اوسکی دونون آنکھین یعنی خوف الہی سے رویا

١٥٢٩ **ھ** عَائِشَةُ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزین پیدایشی سنت ہین ایک تو خوب مونچھہ کترانا دوسری داڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹی اونگلیون کے جوڑون کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے ساتوین بغل کے بال اوکھاڑنا آٹھوین زیر ناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو

١٥٣٠ **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اون سب سے اعلی اور عمدہ خیر کو بکری عاریت دینا ہی کہ اوسکا دودھ پیوے

لئیو اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تمسے کیون لڑتے اور مکے جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کی جگہ

۱۵۴۸ کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مقرر تم مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والون کے حق مین کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہی اوسکے لیے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو خدا نے اوسپر فرض کیا ہی **ف** یعنی ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہی لیکن جسمین اپنے گھر والون کو ضرر پہونچے تو قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہی کہ آزردن دل دوستان جہل ست و کفارت یمین سہل

۱۵۴۹ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اور ابو شریح رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا لوگون نے کہا کون شخص ہی یا رسول اللہ جو ایمان نہین رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہی جسکے ہمسایے لوگ رنج رسانی اور تکلیفات سے نڈر نہین **ف** معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایے سے فرض ہی اور اوسکو رنج دینا حرام ہی **ق**

۱۵۵۰ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نپاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے سو او تارے تسکین کو ہمپر اور قدمون کو جماوے اگر کفار سے ہم ملین یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے اور مشرکون نے البتہ ہمپر زیادتی کی ہی جب وے فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہین ہم اونکی بات کو نہین مانتے **ف** سال چہارم مین کافرون نے حضرت پر ہجوم کیا حضرت نے پناہ کے واسطے مدینے کے گرد خندق کھدائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے

۱۵۵۱ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سیر پر سبین ہی **ھ** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب تمپر فتح ہونگے ملک اور خدا تمھاری کفایت کریگا سو نہ تھکاوے تمکو مال کے حصون کی غفلت **ف** یعنی روم اور ایران اور توران فتح ہوگا اور مجاہدون کے حصے مین بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہین ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت مین جہاد کرنے سے غافل ہو جاؤ اس حدیث مین خبر ہی اون فتحون کی جو حضرت کے بعد ہوئین اور اشارہ ہی جہاد کی ترغیب کا

۱۵۵۲ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اوسمین کھڑا بہتر ہی چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر دوڑنے والے سے جو اوسکو جھانکیگا تو اوسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اوس پناہ مین آ جاوے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی اون فسادون کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت یعنی اون فساد عالمگیر کی اصلاح مقدور نہین تو کم کوشش کرنے والا اوسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر صحابہ نے فتنے اور

اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک
۱۵۳۵ سب لوگون سے زیادہ تر پیارے ہو حضرت نے دو بار اسکو فرمایا **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ يعني سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ بخاری مین ابو سعید اور قتادہ بن نعمان رضہ سے روایت ہی
۱۵۳۶ کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہی قرآن کی تہائی کے **م** اَبُوْ ذَرٍّ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاۤءِ وَكَوَاكِبِهَا اَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ
الْمُصْحِيَةِ اٰنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ
مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاۤؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ
اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ **قَالَهٗ** لَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ مسلم مین ابو ذر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہین آسمان کے چھوٹے بڑے
ستارون کی گنتی سے برتنون کی کثرت جان کہ جیسے ستارون کی کثرت ہوتی ہی اندھیری بے بدلی والی رات مین بہشت کے
برتن جو اون سے پیا سا نرہے آخر زمانے تک یعنی ہمیشہ چھکا رہے اوس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اوس سے
پیے پیاسا نرہے اوسکا چوڑا اوسکے لنباؤ کے برابر ہی جتنا فرق ہی عمّان سے ایلہ تک پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیرین تر شہد سے
یہ حضرت نے ابو ذر سے فرمایا جب ابو ذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین **ف** عمّان اور ایلہ شہر ہین شام مین
۱۵۳۷ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِيْ كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ
عَنِ الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین ہانکونگا
کچھہ مردون کو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہین **ف** یعنی کفار اور منافقین اور مرتد حوض کوثر سے
۱۵۳۸ ہٹائے جاوینگے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْنَ
حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ بہشت مین نجاؤگے جبتک ایمان نلاؤگے اور پورے ایماندار نہوگے جب تک
آپسمین محبت نہ پیدا کروگے کیا مین تمکو نہ بتلا دون وہ چیز کہ جب اوسکو کرو تو آپسمین دوستدار بن جاؤ سلام علیک کرنا رائج کرو
اپنے مسلمان لوگون مین **ف** یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہی اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر
موقوف ہی پھر حضرت نے محبت حاصل کرنیکا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام سے اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہی کہ دعا ے
خیر ہی یعنی خدا تجکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہی کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہی تو آپ بھی اوس سے محبت
کرتا ہی ہرچند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہی لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانون سے نہین ہوسکتی اور سلام آسان
بات ہی کہ ہر ایک کو ہوسکتا ہی اسواسطے حضرت نے اسی کو خاص کرکے بتلایا لیکن افسوس عجب اولٹا زمانہ ہوگیا ہی کہ جہالت اور غرور کے
سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کمر باندھتے ہین محبت اور خیر خواہی کی چیز اون لوگون کے
۱۵۳۹ نزدیک عداوت کا سبب ہوگئی **خم** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ

زکوٰۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچوان حصہ اوسکا ادا کرو اور منع کرتا ہون تمکو کدو سے اور سبز گھڑے
اور نقیر اور مقیر سے یہ حضرت نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا **ف** اوس وقت مین شراب کے چار طرح کے برتن اچھے تھے ایک تو
کدو اور تونبا اور دوسرے سبز گھڑا جیسے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنی کھجور کی لکڑی کا کریدا برتن چوتھے مقیر یعنی روغن دار برتن
جسمین روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اوسکے برتنون کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی یاد نہ رہے جب کہ

1558

شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر کو ان برتنون کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیث مین یہ آیا ہی **م** ابن عباس
أَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَدْنَى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ
قَالَهُ لِعُمَرَ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین روتا ہون اوس سبب
سے جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا اونکا عذاب اس درخت سے قریب تر یہ حضرت نے عمر فاروق رض جنگ
بدر کے بعد فرمایا **ف** جنگ بدر مین ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے اونکے مقدمے مین صلاح پوچھی صدیق اکبر نے کہا
یا رسول اللہ یہ لوگ تیری قوم مین انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہون یا ان سے مسلمان اولاد پیدا ہو اور انسے فدیہ لیجیے جو چھوٹنے
کے عوض یہ لوگ دیوین تاکہ حضرت کے اصحاب سامان کرکے قوت پکڑین اور فاروق رض اعظم نے کہا کہ یا حضرت ان لوگون نے آپ کو جھٹلایا اور
آپ کو وطن سے نکالا آپ ان سب کی گردن مارئیے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرت نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دیا
پھر اس مضمون کی آیت اوتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نتھا تو حضرت اور ابی بکر صدیق رض ایک درخت کے قریب رونے لگے فاروق اعظم نے
کہا کہ یا حضرت آپ کیون روتے ہین مجکو بھی بتلائیے تاکہ مین بھی روؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ اگر عذاب
آتا تو سوائے عمر کے کوئی سلامت نرہتا اسواسطے کہ مال لینے کی اونکی مرضی نتھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمے مین
وحی نہوتی تھی تو حضرت اوسمین اجتہاد کرتے تھے اگر اوسمین کچھ چوک ہوجاتی تھی تو حق تعالی جلد خبر دار کر دیتا تھا **ق**

1559

ابْنُ عُمَرَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا
فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمہارے
خوابون کو کہ موافق پڑگئے پچھلی سات راتون مین سو جو شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتون مین تلاش کرے
ف شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب مین دیکھا کسی نے تیئیسوین کسی نے پچیسوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان
کی پچھلی طاق راتون مین شب قدر ضرور ہی جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتون مین بیدار رہے اور عبادت کرے

1560

انمین آخر کوئی تو ہوگی **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ
بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ وَخَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اثْنَا عَشَرَ
مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمًى بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہون تمکو اے حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے
حرم سے یعنی مدینے کی حرم سے پھر حضرت نے اونکی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اوسی حرم مین ہو اور مسلم نے ابو ہریرہ رض سے

1561

روایت کی کہ البتہ حضرت نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رمنہ مدینے کے گرد **م** أَبُو هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ
أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے

یعنی لیلۃ القدر در یک نسخہ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ هٰذِهٖ رِوَايَةُ سَعْدٍ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا **قَالَهٗ** لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہیں ملتا تجسے شیطان کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہی اوس راہ مین جو تیری راہ کے سوا ہی یہ روایت سعد کی ہی اور ابوہریرہ رضؓ کی روایت مین لفظ قط کی لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہی لیکن مطلب مین کچھہ فرق نہین یہ حدیث حضرت نے عمر فاروق رضؓ کے حق مین فرمائی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ عمر فاروق رضؓ نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتین چلا چلا کر باتین کر رہین تھین جب عمر فاروق رضؓ کے آنے کی خبر ہوئی تو سب پردے مین ہو گئین جب عمر فاروق رضؓ اندر آئے تو حضرت کو ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپکو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہی آپ کی ہنسی کا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عورتون سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتین کرتی تھین جب تمھاری آواز سنی تو سب پردے مین ہو گئین عمر فاروق رضؓ نے عورتون سے کہا اے دشمن اپنی جانون کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہین ڈرتی تو عورتون نے کہا کہ ہان ہم تمسے ڈرتے ہین کہ تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے کڑاپن اور مضبوطی سے شیطانی کام تیرے گرد بھٹک نہین سکتے حرام کام کا ہونا کیا ذکر ہی کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہین عمر فاروق رضؓ کو حضرت کے وقت مین محتسبی کی خدمت تھی اسواسطے اون سے لوگ ڈرتے تھے دستور ہی کہ چور جیسے کوتوال سے ڈرتے ہین ویسے بادشاہ سے نہین ڈرتے اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہین جانتا اسی طرح اس حدیث سے عمر فاروق رضؓ کی فضیلت حضرت پر ثابت نہین ہو سکتی

١٥٤٥ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْ اِمْرَأَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَابٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ کوئی مرد ایسا نہین جو بلاوے اپنی جورو کو لیٹنے کے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اوسپر غصے رہیگا آسمان والا یہان تک کہ وہ مرد اوس سے راضی ہووے **ف** یعنی عورت کو خاوند سے اس کام مین انکار کرنا درست نہین اس سے خدا ناخوش ہوتا ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر قسم ہی بلفظ واللہ

١٥٤٦ **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مین مقرر استغفار کیا کرتا ہون خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بھر مین ستر بار سے زیادہ **ف** دوسری روایت مین استغفار کو سو بار فرمایا ہی اس حدیث مین استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو اور گنہگار لوگون کو بطریق اولی استغفار اور توبہ کرنا لازم ہی

١٥٤٧ **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ اُكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ **قَالَهٗ** زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجکو جھٹلاتے ہو لکھہ دے محمد بن عبد اللہ حضرت نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا **ف** چھٹے سال ہجری حضرت عمرہ کرنے کو چلے جب مکے کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہونچے تو کفار قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ ابکے سال بے عمرہ کیے حضرت پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاوین حضرت نے صلح نامہ لکھوایا کہ یہ صلح نامہ ہی جسپر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافرون نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبد اللہ

سُنی ہے اور اسی طرح جو شخص بھی جو دو دشمنوں سے ملے اُسکے آگے اسکی سی کہے اور اُسکے آگے اوسکی سی **ق** فاطمة بنت قيس ۱۵۶۹

تدرون لم جمعتكم قالوا الله ورسوله اعلم قال اني والله ما جمعتكم لرغبة ولا لرهبة
ولكن جمعتكم لان تميما الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع واسلم وحدثني حديثا
وافق الذي كنت احدثكم عن المسيح الدجال حدثني انه ركب في سفينة بحرية مع ثلثين
رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا في البحر ثم ارفؤا الى جزيرة في البحر حتى
مغرب الشمس فجلسوا في اقرب السفينة فدخلوا الجزيرة فلقيتهم دابة اهلب كثير الشعر
لا يدرون ما قبله من دبره من كثرة الشعر فقالوا ويلك ما انت قالت انا الجساسة
قالوا وما الجساسة قالت ايها القوم انطلقوا الى هذا الرجل في الدير فانه الى خبركم
بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منها ان تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا
حتى دخلنا الدير فاذا فيه اعظم انسان رايناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة يداه
الى عنقه ما بين ركبتيه الى كعبيه بالحديد قلنا ويلك ما انت قال قد قدرتم على خبري
فاخبروني ما انتم قالوا نحن اناس من العرب ركبنا في سفينة بحرية فصادفنا البحر حين
اغتلم فلعب بنا الموج شهرا ثم ارفانا الى جزيرتك هذه فجلسنا في اقربها فدخلنا
الجزيرة فلقيتنا دابة اهلب كثير الشعر لا ندري ما قبله من دبره من كثرة الشعر
فقلنا ويلك ما انت فقالت انا الجساسة قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا الى هذا الرجل في
الدير فانه الى خبركم بالاشواق فاقبلنا اليك سراعا وفزعنا منها ولم نامن ان تكون
شيطانة فقال اخبروني عن نخل بيسان قلنا عن اي شانها تستخبر قال اسئلكم عن نخلها
هل تثمر قلنا له نعم قال اما انها توشك الا تثمر قال اخبروني عن بحيرة طبرية قلنا عن
اي شانها تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هي كثيرة الماء قال ان ماءها يوشك ان يذهب
قال اخبروني عن عين زغر قالوا عن اي شانها تستخبر قال هل في العين ماء وهل يزرع
اهلها بماء العين قلنا له نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون من مائها قال اخبروني
عن نبي الاميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة ونزل يثرب قال اقاتله العرب قلنا نعم
قال كيف صنع بهم فاخبرناه انه قد ظهر على من يليه من العرب واطاعوه قال لهم قد
كان ذلك قلنا نعم قال اما ان ذاك خير لهم ان يطيعوه واني مخبركم عني اني انا المسيح
واني اوشك ان يؤذن لي في الخروج فاخرج فاسير في الارض فلا ادع قرية الا هبطتها
في الاربعين ليلة غير مكة وطيبة فهما محرمتان علي كلتاهما كلما اردت ان ادخل
واحدة منهما استقبلني ملك بيده السيف صلتا يصدني عنها وان على كل نقب

فساد مین گوشہ گیری اختیار کی تھی

١٥٥٣ ق ابو حمید الساعدی ستھب اللیلۃ ریح شدید فلا یقم فیہا احد فمن کان لہ بعیر فلیشد عقالہ قالہ بتبوک بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہی کہ ایک سخت آندھی چلے گی تو اوسمین کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ اوسکا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرت نے تبوک مین فرمایا ف نوین سال ہجری ملک شام مین حضرت جنگ تبوک مین گئے سو وہان ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اوسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اوسکو آندھی نے اوڑا کر طے کے پہاڑ پر ڈال دیا طے اور تبوک سے کئی دنون کی راہ ہی

١٥٥٤ ق علی سیخرج قوم فی اخر الزمان حداث الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ یقرؤن القراٰن لا یجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فاینما لقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم اجرا لمن قتلہم عند اللہ یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان اونکا اونکے نرخرون کے نیچے یعنی ایمان کا کچھ اثر نہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہی شکاری جانور سے سو جہان کہین تم اونسے ملو تو اونکو قتل کرو سو البتہ اونکے قتل کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہی قیامت مین خدا کے نزدیک ف اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضی نے قتل کیا

١٥٥٥ ھ ابو ہریرۃ سیکون فی اخر امتی اناس یحدثونکم بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاہم مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور وے باتین تمسے کہینگے جو تمنے اور تمہارے باپ دادون نے نہین سنین سو دور بھاگو تم اونسے ف اس حدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہی جو اسلام کے مخالف نئے کامون کو رائج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے خواہ جھوٹی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کرکے خواہ اماموں کی طرف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نماننا چاہیے کہ اسمین دین بگڑتا ہی اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالمگیر ہو گئین

فصل فی المضارع

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مضارع کا صیغہ ہی

١٥٥٦ م انس اٰتی باب الجنۃ یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت لا افتح لاحد قبلک مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو مین دروازہ کھلواؤنگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہی سو مین کہونگا کہ مین محمد ہون تب چوکیدار کہیگا تجھی کا مجھکو حکم ہی کہ نہ کھولون کسیکے واسطے تجھسے پہلے

١٥٥٧ ق ابن عباس اٰمرکم باربع وانہاکم عن اربع الایمان باللہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تؤدوا خمس ما غنمتم وانہاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر قالہ لوفد عبد القیس بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنی اس طرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہین خدا کے سوا اور محمد رسول ہی اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم

سو اونکو چاہئے اوسکی اطاعت کی اونسے اونہی کہا کہ بہتر یہ بات کیا ہوچکی ہمنے کہا ہان اونسے کہا خبردار ہو کہ البتہ یہ بات اونکے
حق مین بہتر ہی کہ اوسکے تابعدار ہون اور البتہ مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ قریب
ہی کہ مجکو اجازت ہو نکلنے کی سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا سو نہ چھوڑونگا کسی گانوکو مگر کہ مین اوسمین اوترونگا چالیس رات کے اندر سوائے مکے
اور مدینے کے کہ او نکا جانا مجپر حرام ہی یعنی منع ہی جب کہ مین چاہونگا کہ اون دو بستیون سے کسی مین داخل ہون تو میرے آگے بڑھآویگا ایک فرشتہ
اور اوسکے ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجکو اوسکے جانے سے روکیگا اور البتہ اوسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اوسکی چوکیداری کرینگے
پھر حضرت نے اپنے پشت خار سے منبر کو مار دیا اور فرمایا کہ یہی طیبہ ہی یہی ہی یعنی مدینہ ہی خبردار ہو بھلا مین تمکو اس حال کی خبر دے چکا ہون تو اصحاب نے
کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ مجکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اوس خبر کے جو مین تمکو دجال اور مدینے اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا
خبردار ہو کہ البتہ دجال دریائے شام یا دریائے یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی اور حضرت نے
اشارہ کیا پورب کی طرف **ف** اول حضرت نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن مین فرمایا پھر شاید اوسی وقت وحی سے معلوم ہوا
کہ مشرق کی طرف ہی اسی واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اسکے آگے گیارہوین حدیث مین صاف حضرت نے فرمایا ہی کہ دجال
مشرق سے آویگا بیسان اور زغر دو شہر ہین شام کے ملک مین اور طبرستان شام کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہی بالفعل اور قید ہی نزدیک
قیامت کے قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسی مسیح کے ہاتھ سے مارا جاویگا **ھ** اَنَسٌ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ
اِلَّا مَا يُرْضِيْ رَبَّنَا وَاللّٰهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آنسو بہاتی ہی
آنکھ اور غم کرتا ہی دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین قسم خدا کی ای ابراہیم ہم تیری
جدائی سے غمناک ہین **ف** مشکوۃ مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت ابراہیم یعنی حضرت کے فرزند کا جب دم نکلنے لگا تو حضرت
کی دونون آنکھون سے آنسو نکلے تو عبدالرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ اور روتے ہین حضرت نے فرمایا کہ ای عبدالرحمن
یہ رونا رحمت کی نشانی ہی پھر حضرت دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف
نہین بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف ہی اور حرام ہی **ق** ابن عمر تُطْعِمُ
الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ قَالَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اوسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہ حضرت نے
اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اسلام کی کون عمدہ خصلت ہی **ف** معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ
زبان سے خلاصہ اسلام ہی اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام کرنے مین آشنائی ضرور نہین مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہی
کہ حق ہی اسلام کا اور محبت کا سبب ہی **ھ** نَافِعُ بْنُ عُتْبَةَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ
فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ مسلم مین نافع بن عتبہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لڑوگے عرب کے ٹاپو سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران والون سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے
روم سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اوسپر فتح دیگا **ف** جیسی حضرت نے خبر دی تھی ویسا ہی ہوا اول عرب
فتح ہوا اوسکے بعد ایران اوسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی ع کے وقت مین ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہی کہ آیندہ خبر مطابق پڑی

۱۵۶۵

جواز اشکریزی و حزن قلب

۱۵۶۶

۱۵۶۷

معجزہ کہ عرب فتح ہو اور فارس روم

فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سوا ے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور مقرر مین خدا کا رسول ہون نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ ان کلمے
کے ساتھہ نہ شک لانیوالا ان دونون مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین **ف** یعنی جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید و رسالت
مین اوسکو کچھہ شک نہو سو وہ بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے **خ** ۱۵۶۲ اَنَسٌ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ
فَاِنَّهُمْ كِرْشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ
وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کے
حق مین اسواسطے کہ وے میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور البتہ وے ادا کرچکے جو اونپر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی
ہی اونکا حق یعنی ثواب اور احسان سو قبول کرو اونکے نیکوکار سے اور ٹال جاؤ اونکے بدکار سے **ف** یعنی سوا ے حدود کے اونکی
خطاؤن کو نہ پکڑو **ھ** ۱۵۶۳ عَائِشَةُ تَاْخُذُ اِحْدٰكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ
تَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيْدًا حَتّٰى تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَاْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ
تَاْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا **قَالَہٗ** لِاَسْمَاءَ بِنْتِ شَكَلٍ حِيْنَ سَاَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيْضِ
مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیوے تم مین سے کوئی عورت اپنے پانی اور بیری کی پتی کو یعنی بیری کی پتی پانی مین
جوش کرکے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہان تک اپنے سر کی چوٹی پر پہنچے یعنی
سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک چیتھڑا مشک آلودہ لیوے سو اوس سے پاکی حاصل کرے یعنی اندر رکھے تاکہ بو
دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرت نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب کہ اوسنے حیض کے غسل کی کیفیت پوچھی **ف** بیری کی
پتی کو پانی مین جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے **ق** ۱۵۶۴ جَابِرٌ تَبْكِيْهِ اَوْ لَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهُ
بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ اَبَا جَابِرٍ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تو اوسکو رو
یا مت رو ہمیشہ اوسپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے رہے یہان تک کہ تمنے اوسکی لاش کو اوٹھایا مراد عبد اللہ ہین جابر کے باپ
ف جابر کے باپ عبد اللہ جنگ احد مین شہید ہوے کافرون نے اونکے ناک اور کان اور ہاتھہ کاٹ ڈالے تھے اونکی لاش حضرت کے
سامنے کپڑے سے چھپی رکھی تھی جابر نے کپڑا اوٹھاکر دیکھنے کا ارادہ کیا اونکو لوگون نے منع کیا اتنے مین عبد اللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب
حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اوتنی ہی اوسکی خدا کے نزدیک عزت بڑھتی ہی
ھ ۱۵۶۵ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوْءُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پہونچیگا
مومن کا زیور جہان تک پہونچتا ہی وضو کا پانی **ف** یعنی جہان تک وضو کا پانی لگتا ہی وہان تک قیامت مین آفتاب کی سی روشنی ہوگی
ھ ۱۵۶۶ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھر اہاب تک
یا یون فرمایا کہ یہاب تک **ف** اہاب ایک مقام کا نام ہی مدینے کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہان تک ہو جاوے گی **ق** ۱۵۶۷ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰٓؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰٓؤُلَاءِ بِوَجْهٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تم پاؤگے بدترین مردم دوزخی آدمی کو جو آوے ان لوگون پاس ایک مونہہ لیکر اور جاوے اون لوگون پاس دوسرا مونہہ لیکر **ف**
مراد منافق ہی جو مسلمانون مین مسلمان بنے اور کافرون مین کافر اسی طرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے اور سنیون مین تقیہ کرکے

بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہان کفار قریش وغیرہ آپس مین قسم ہوئے تھے کفر پر یعنی اوس مکان مین جسکا محصب نام ہے **ف** قبل ہجرت کے
جب حضرت مکے مین تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ
نکرین اور اونسے کسی چیز کی خرید فروخت نکرین یہان تک کہ تنگ ہوکر حضرت کو اونکے حوالے کردیوین چنانچہ تین برس حضرت
اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان مین گھرے رہے آگ اور پانی تک وہ لوگ نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہے
آخر کو خدا نے اون مین پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد اور پیمان سے باز آئے بعد اوسکے حضرت نے ہجرت کی مدینے کی طرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا
نوین سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب مکے کے قریب پہنچے تو اسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہان مکے مین اتریگا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس مکان مین اوترنے کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد رہے کہ جہان کفر پر کافرون نے کمر باندھی تھی مین مسلمانون
کو خدا نے کیسا غالب کیا اور تا کہ کافر شرمندہ ہون **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ
كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آتا ہے شیطان تم مین سے کسی پاس تو کہتا ہے کسنے ایسا پیدا کیا کسنے ویسا بنایا یہان تک
کہتا ہے کہ کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہان تک اوسکو پہنچاوے تو اوسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رکا رہے **ف** یعنی
جب اوسکو ایسا خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹا دے اسواسطے
کہ ذکر خدا شیطان کے وسواس کو دفع کر ڈالتی ہے جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہوجاتی ہے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
يَأْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال مشرق کی طرف سے
اور قصد اوسکا ہوگا مدینے کا یہان تک کہ کوہ احد کے پیچھے اوتریگا پھر فرشتے اوسکا مونہہ پھیر دیوینگے شام کی طرف اور وہین جاکر
ہلاک ہوجاویگا **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهٖ وَقَرِيْبَهٗ هَلُمَّ اِلَى
الرَّخَاءِ هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَخْرُجُ
مِنْهُمْ اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْهُ اَلَا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تُخْرِجُ الْخَبِيْثَ
لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کی طرف آؤ کشائش
روزی کی طرف اور حال انکہ مدینے کا رہنا بہتر ہے اونکے واسطے اگر وے ہون بوجھ والے اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ نہ نکلیگا
مدینے والا کوئی مدینے سے بیزار ہوکر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو مدینے مین بدل لاویگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کی
طرح ہے کہ نکال ڈالتا ہے پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے بدلوگون کو جیسے دور کر ڈالتی ہے بھٹی لوہے کی
میل کو **ف** یعنی شام اور عراق کے ملک مین کشائش رزق کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھر بار کو لیجاوینگے حال انکہ اونکے
حق مین یہ بہتر نہین کہ حضرت کی ہمسائگی چھوڑین دنیا کے واسطے **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْ
فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ

١٥٧٨ ١٥٧٩ ١٥٨٠ ١٥٨١

مِنْهَا مَاذَكَرْتُهُ بُحَيْرَةُ سُعُوْنُهَا فَطَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ
طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهٗ اَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ
اَنَّهٗ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهٗ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ
لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ اِلَى
الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مینے تمکو کسواسطے جمع کیا ہی اصحاب
نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہین مینے جمع کیا خوشی سنانیکو نہ ڈر سنانیکو ولیکن مینے
جمع کیا تمکو اسواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اوسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھسے ایسی بات کہی جو موافق
پڑی اوس بات کے جو مین تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اوسنے مجھسے یون بات کہی کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے
جہاز مین تیس آدمیون کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اونسے ایک مہینا بھر لہر کھیلا کی سمندر مین یعنی شدت موج سے
جہاز تباہ رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وے جہاز سے بلوار یعنی چھوٹی کشتی مین بیٹھے سو ٹاپو مین
داخل ہوئے تو ملا اونکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اوسکا آگا پیچھا دریافت نہوتا تھا بالون کے ہجوم سے تو لوگون نے کہا ای
کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا ای لوگو اس مرد پاس چلو جو دیر مین ہی اسواسطے
کہ وہ تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہی تمیم نے کہا جب اوسنے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے کہ کہین شیطان نہو تمیم نے کہا پھر
ہم چلے دوڑتے یہان تک کہ دیر مین داخل ہوئے تو یکایک اوسمین بڑا قد آور آدمی نمود ہوا کہ ہمنے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا
کبھی نہین دیکھا جکڑے ہوئے ہین اوسکے دونون ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونون زانو کے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا
ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر یعنی میرا حال معلوم ہو جاویگا اب تم مجکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے
کہا کہ ہم لوگ عرب ہین سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز مین تو ہمنے پایا سمندر کو جب کہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا کی لہر ہمسے ایک مہینا بھر
پھر ہم آ لگے تیرا اس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم
نجانتے تھے اوسکا آگا پیچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی سو اوسنے کہا مین جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس
کیا اوسنے کہا چلو اس مرد پاس جو دیر مین ہی کہ البتہ وہ تمھاری خبر کا مشتاق ہی سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے
کہ کہین بھوت پریت نہو پھر اوس مرد نے کہا کہ مجکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کونسا اوسکا حال تم پوچھتا ہی اوسنے کہا
مین اوسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا ہی ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پھلتا ہی اوسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہی کہ وہ نہ
پھلیگا اوسنے کہا کہ بتلاؤ مجکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کون سا حال اوس دریا کا تو پوچھتا ہی اوسنے کہا کہ کیا اوسمین پانی ہی
لوگون نے کہا اوسمین بہت پانی ہی اوسنے کہا البتہ اوسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اوسنے کہا خبر دو مجکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کون سا حال
اوس چشمے کا پوچھتا ہی اوسنے کہا اوس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اوس چشمے کے پانی سے کیا کھیتی کرتے ہین ہمنے اوس سے کہا ہان اوسمین
بہت پانی ہی اور وہان کے لوگ کھیتی کرتے ہین اوسکے پانی سے اوسنے کہا مجکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے کہ اوسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ مقرر نکلا مکے سے اور اوترا مدینے
مین اوسنے کہا کیا اوس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہان اوسنے کہا کیونکر اوسنے اونکے ساتھ کیا ہمنے اوسکو خبر دی کہ وہ غالب آ گیا اپنے گرد پیش کے عرب پر

حدیث تمیم داری در بیان قصۂ دجال کہ بچشم خود او را دیدہ

ف اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروق رض اور علی مرتضیٰ رض پر فضیلت نہین ثابت ہو سکتی ہو واسطے کہ تابعی اصحاب سے افضل نہین ہو سکتا اور حضرت دعا کروانے سے فضیلت ثابت نہین ہوتی اسواسطے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے بعضے لوگون سے دعا کروائی ہو بلکہ پانچون وقت کی اذان مین تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہی

1583 — جابر سے یاکل اھل الجنۃ فیھا ویشربون ولا یتغوطون ولا یمتخطون ولا یبولون ولکن طعامھم ذلک جشاء ورشح کرشح المسک یلھمون التسبیح والحمد کما یلھمون النفس مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھایا کرینگے بہشتی لوگ بہشت مین اور پیا کرینگے نہ جا ضرور جاوینگے نہ رینٹ جھاڑینگے اور پیشاب کرینگے لیکن اونکا یہ کھانا ڈکار ہو جاویگا جیسے مشک کی تراوت اونکو الہام ہوا کریگی تسبیح اور خدا کی ستایش جیسا اونکو سانس کا الہام ہوتا ہی ف یعنی بہشت عالم پاک ہی وہان کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینا ہو کر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہی اسی طرح اوس عالم پاک مین سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا

1584 — ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری یؤم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ مسلم مین ابو مسعود انصاری رض سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اونمین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وے لوگ قراءت مین برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ مین بھی سب برابر ہون تو امامت کرے جسنے اونمین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اونمین بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام مین اور نہ بیٹھے اوسکے گھر مین اوسکی مسند پر بدون اوسکی اجازت کے ف فقہ مین لکھا ہی کہ امامت مین افضل عالم ہی اوسکے بعد قاری اوسکے بعد متقی اوسکے بعد بڑی عمر والا اور اس حدیث مین قاری کو عالم پر افضل فرمایا اسواسطے کہ حضرت کے وقت مین جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور پچھلے زمانے مین اکثر لوگ قاری ہوتے ہین اور عالم نہین ہوتے اسواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب جاتا رہا تو اسواسطے فقہ مین پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا

1585 — انس یبقی من الجنۃ ما شاء اللہ ان یبقی ثم ینشئ اللہ لھا خلقا مما یشاء مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس مدت تک کہ خدا اوسکے باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اوسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا ف یعنی بہشت ایسا وسیع مقام ہی کہ باوجود بہشتیون کے داخل ہونے کے کچھ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اوسکو بھی کسی مخلوق سے آباد کریگا

1586 — انس یتبع الدجال من یھود اصبھان سبعون الفا علیھم الطیالسۃ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی اونپر سیاہ چادرین ہونگی ق

1587 — انس یتبع المیت ثلثۃ اھلہ ومالہ وعملہ فیرجع اثنان ویبقی واحد یرجع اھلہ ومالہ ویبقی عملہ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہین مرد کے تین چیزین اوسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل

بیان اولیٰ امامت

۱۵۷۲ خ ام سلمۃ تقتل عمارًا الفئۃ الباغیۃ بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا ف جنگ خندق میں حضرت نے عمار بن یاسر کا سر سہلا کر حدیث فرمائی جب کہ علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان میں جنگ صفین ہوئے تب عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضی کے لشکر میں تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا لشکر باغی تھا اور اوس وقت میں امامت کا حق علی مرتضی کی ذات پاک پر منحصر تھا

۱۵۷۳ ھ ابی ھریرۃ تقوم الساعۃ والرجل یحلب اللقحۃ فما یصل الاناء الی فیہ حتی تقوم والرجلان یتبایعان الثوب فما یتبایعانہ حتی تقوم والرجل یلوط حوضہ فما یصدر حتی تقوم مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہو جاویگی اور حال یہ کہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہونچا ہوگا برتن اوسکے منہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید فروخت کرتے ہونگے کپڑے کی سو وے خرید فروخت نکر چکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اوسکو درست کرکے نہ پھرا ہوگا کہ قیامت آجاویگی ف اس حدیث میں امت کو قیامت سے آگاہ کردیا کہ اوس سے غافل نرہیں اسواسطے کہ قیامت ہونے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں لوگ اپنے دنیا کے کاموں میں مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل میں عیسی علیہ السلام نے بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہی کہ قیامت ناگہان آجاویگی جب کہ لوگ اپنے کاروبار میں مشغول ہونگے

۱۵۷۴ ھ المستورد تقوم الساعۃ والروم اکثر الناس مسلم میں مستورد رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اوس حال میں کہ رومی لوگ یعنی نصاری سب لوگوں سے بہت ہونگے ف اس حدیث میں اشارہ ہی کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین کے حاکم ہو جاوینگے

۱۵۷۵ ھ ابو ھریرۃ تقیئ الارض افلاذ کبدھا امثال الاسطوان من الذھب والفضۃ فیجیئ القاتل فیقول فی ھذا قتلت ویجیئ القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی ویجیئ السارق فیقول فی ھذا قطعت یدی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ شیئا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوگل دیویگی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونوں کے برابر سونے اور چاندی کے یعنی زمین کے اندر کے خزانے اور چاندی سونے کی کھانیں قیامت میں زمین پر ظاہر ہو جاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میں نے فلانے کو قتل کیا اور آویگا برادری کا حق کاٹنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میں نے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چورانے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اوس مال کو چھوڑ دینگے سو نہ لیوینگے اوس میں سے کچھ بھی ف یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے فرصت کہاں جو آدمی مال کو لیوے

۱۵۷۶ ق ابو سعید تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یتکفؤھا الجبار بیدہ کما یتکفا احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاھل الجنۃ بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہو جاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی اوسکو الٹے پلٹیگا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتیوں کی مہمانی کے واسطے جیسے ہر ایک آدمی اولٹتا پلٹتا ہی اپنی روٹی کو سفر کی حالت میں ف یعنی زمین کی صورت ارضی منقلب ہو کر غذائی صورت ہو جاویگی بہشتیوں کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہی اسواسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب اور غریب ہزار ہا چیزیں نکلتی ہیں اگر تمام زمین کو شیرین میدہ کر ڈالے تو کون تعجب ہی

۱۵۷۷ ق ابو ھریرۃ ننزل غدا ان شاء اللہ بخیف بنی کنانۃ حیث تقاسموا علی الکفر یعنی المحصب بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اتریںگے کل انشاء اللہ

یارسول اللہ ایش ہو قال القتل القتل بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہوجاویگا زمانہ اور
کم ہوجاویگا علم اور لوگون پر بخیلی ڈالی جاویگی یعنی زکوٰۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم مین فساد ظاہر ہونگے اور کثرت سے حرج ہوگا انہون نے
کہا کہ یا رسول اللہ حرج کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ قتل قتل یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی **ف** قیامت کی نشانیان اس حدیث مین ارشاد
فرمائین اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہوجاویگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہوجاویگا یا یہ مطلب کہ رات اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم ہونگے **ق** انس

١٥٩١

یجمع اللہ الناس یوم القیمۃ فیہتمون لذلک فیقولون لو استشفعنا علی ربنا حتی یریحنا من مکاننا ہذا
فیاتون ادم فیقولون انت ادم ابو الخلق خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملائکۃ
فسجدوا لک اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا فیقول لست ہناکم فیذکر خطیئتہ التی اصاب
فیستحیی ربہ منہا ولکن ائتوا نوحا اول رسول بعثہ اللہ فیاتون نوحا فیقول لست ہناکم فیذکر
خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منہا ولکن ائتوا ابراہیم الذی اتخذہ اللہ خلیلا فیاتون
ابراہیم فیقول لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منہا ولکن ائتوا موسی الذی
کلمہ اللہ واعطاہ التوراۃ فیاتون موسی فیقول لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی
ربہ منہا ولکن ائتوا عیسی روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسی روح اللہ وکلمتہ فیقول لست ہناکم
ولکن ائتوا محمدا عبدا قد غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر فیاتونی فاستاذن علی ربی فیؤذن
لی فاذا انا رایتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی فیقال یا محمد ارفع راسک قل
یسمع سل تعط اشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیہ ربی ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرجہم
من النار وادخلہم الجنۃ ثم اعود فاقع ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی ثم یقال لی ارفع
راسک یا محمد وقل یسمع وسل تعط واشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیہ ربی ثم اشفع
فیحد لی حدا فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ قال فلا ادری فی الثالثۃ او فی الرابعۃ قال فاقول
یا رب ما بقی فی النار الا من حبسہ القران وفی روایۃ ثم اتیہ الرابعۃ او اعود الرابعۃ وذکر
موسی الذی تقدم ہو فی بعض روایات البخاری بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا
لوگون کو قیامت کے دن سو غمناک ہونگے اس حشر کی مصیبت سے تو کہینگے کہ اگر ہم سفارش کرواوین اپنے رب کے پاس تاکہ ہم اس مکان سے
راحت پاوین تو خوب بات ہی سو آدم کے پاس آوینگے تو یون کہینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیون کے باپ تجکو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت سے
اور تجھمین اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتون کو سو اونھون نے تجکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تاکہ ہمکو راحت دیوے اس
مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین ہون یاد کریگا اپنی اوس خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوس خطا کے
سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہی کہ خدا نے اوسکو بھیجا سو وے لوگ نوح علیہ السلام پاس آوینگے تو وہ کہیگا کہ مین اس مقام کے
لائق نہین ہون یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے لیکن تم جاؤ ابراہیم پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا
سو وے لوگ ابراہیم ع پاس آوینگے تو ابراہیم ع کہینگے کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کرینگے اپنی خطا کو جو اون سے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے

شفاعت کبری

مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ
مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بخاری
اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیون کی جھنڈ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی
تم مین وہ شخص ہی جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو فتح ہو جاویگی اونکی پھر جہاد کرینگے لوگون کے گروہ تو اونسے پوچھینگے
کہ کوئی ہی تم مین سے جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت والے کو یعنی تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہو جاویگی پھر جہاد کرینگے
آدمیون کے لشکر تو اونسے پوچھا جاویگا کہ ہر کوئی تم مین وہ شخص جسنے صحابہ کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین تو لوگ کہینگے
کہ ہان تو اونکی فتح ہو جاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اونکی
برکت سے فتح نصیب ہوگی **ھ** عُمَرُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ
بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ
يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر یمن والے گروہ کے
ساتھہ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد قرن کے گروہ سے اوسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہو گیا مگر درم کے برابر ایک داغ
باقی ہی اوسکی ایک ماں ہی کہ اوسکا وہ بڑا خدمتگذار اور نیکوکار ہی اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اوسکو سچا کر دیوے سو اے عمر اگر
یہ تجھسے ہو سکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو **ف** اس حدیث مین اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی
تابعین مین ہین صحابی نہین ہر چند حضرت کے وقت مین موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور مین حاضر ہوتے اپنے ساتھ
وفات مین عمر فاروق رض حج کو گئے وہان یمن کے لوگون سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمہارے ساتھہ ہین ایک پیر مرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی
باعزت آدمی ہم لوگون مین نہین ہی لیکن میرا ایک بھائی ہی اوسکا نام بھی اویس ہی مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہی ہمارے
اونٹ چرایا کرتا ہی عمر فاروق رض نے کہا کہ تو ہمکو اونسے ملا دیگا اوسنے کہا ہان چلو کہ عرفات کے پہلو کے جنگل مین اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق رض
اور علی مرتضی رض اوسکے ساتھہ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل مین نماز مین مشغول ہین اور گرد اونٹ چرتے ہین عمر فاروق رض نے اونکو
سلام کیا اونھون نے جواب دیا عمر فاروق رض نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہی عمر فاروق رض نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور
زمین مین ہین سب تو عبد اللہ ہین اپنا وہ نام بتلاو جو تمہاری ماں نے رکھا ہی اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہی عمر فاروق رض نے
کہا کہ حضرت نے ہمکو تمہارا پتا بتلایا ہی سو ہمنے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہان اویس قرنی میرا نام ہی پھر عمر فاروق رض نے اپنی مغفرت کی دعا کے واسطے
کہا اویس قرنی نے جواب دیا کہ کبھی مینے اپنی جان کی یا خاص کر کے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہین کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور
مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہون اب خدا نے تمہارے روبرو مجھکو مشہور کر دیا اور پہچنوا دیا بھلا اب تم بتلاو کہ تم دونون آدمیون کا کیا نام ہی
علی مرتضی رض نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر رض ہی اور مین علی بن ابی طالب ہون تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے پھر یون کہا کہ اے
امیر المومنین اے علی بن ابی طالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت کی طرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر عمر فاروق رض نے کچھہ لباس
اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا مینے سنا ہی کہ دوزخ مین بڑے بڑے غار ہین اونکو سوا سوکھے دبلے اور بھوکے
لوگون کے نہ کوئی پھاند سکیگا سو مین نہین چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ رہے بعد اوسکے عمر فاروق رض اور علی مرتضی رض اونسے رخصت ہوئے

١٥٩٢

[illegible] اویس قرنی [illegible]

۱۵۹۳ ق ابن عباس يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہوجاتا ہے دودھ پینے سے جو نکاح کہ حرام ہے رشتہ داری سے ف یعنی جیسے سگی ما اور بہن اور خالہ
اور عمہ سے نکاح نہیں درست ویسے ہی دودھ کے رشتے سے نکاح نہیں درست باقی تفصیل فقہ میں دیکھنا چاہیے

۱۵۹۴ ق ابو هريرة
يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھا دیگا کعبے
ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیوں والا ف قیامت کے قریب جبکہ عابد بندے نہ رہینگے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقة کے ہاتھ سے
کعبہ شریف خراب ہوگا اسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہے کہ کیا ہے

۱۵۹۵ خ جابر يخرج قوم من النار بالشفاعة بخاری میں
جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلے گی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان
ہیں جو گناہوں کے سبب سے دوزخ میں پڑینگے پھر ایمان کے سبب سے بواسطے انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت میں داخل ہونگے

۱۵۹۶ ق انس يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن شعيرة ثم
يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن برة ثم يخرج من النار
من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن ذرة زاد البخاري في رواية قتادة
عن انس من ايمان مكان خير بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله
کہا اور ہوگی اوسکے دل میں ایک جو کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا اور ہوگی اوسکے دل میں ایک گیہوں کے برابر نیکی
پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا اور ہوگی اوسکے دل میں ایک ذرہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت میں انس سے بجائے نیکی کے
ایمان کا لفظ روایت کیا ہے یعنی جسنے لا اله الا الله کہا اور اوسکے دل میں ایک جو کے برابر یا گیہوں کے برابر یا ذرہ بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو
نجات پاویگا ف نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہیں جیسے للہ محبت اور بغض اور ذکر الہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہید ہونے کی
اور برادر پروری اور ترک حسد اور ترک غرور وغیر ذلک

۱۵۹۷ خ ابو سعيد يخلص المؤمنون من النار فيحبسون على قنطرة
بين الجنة والنار فيقتص لبعضهم من بعض مظالم كانت بينهم في الدنيا حتى اذا هذبوا ونقوا
اذن لهم في دخول الجنة فوالذي نفس محمد بيده لاحدهم اهدى بمنزله في الجنة منه
بمنزله كان في الدنيا بخاری میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے
جاوینگے اوس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہے تو وہاں بدلا لیا جاویگا بعضوں کا بعض سے اون حق تلفی اور ظلموں کا جو اونکے
درمیان دنیا میں ہوئی تھی یہاں تک کہ جب پاک صاف ہوجاوینگے تو اونکو حکم ہوگا بہشت میں داخل ہونے کا سو اوسکی قسم جسکے ہاتھ
میں محمد کی جان ہے کہ اون میں سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا ف اس حدیث
میں وے ایماندار مراد ہیں جو دوزخ پر ہوکر نکلے گر دوزخ میں نہیں پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان میں رہ گئے پھر جب عذاب اور عتاب سے
حق تلفی اور ظلموں کا بدلا پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب وے بہشت میں داخل ہونگے

۱۵۹۸ م ابو هريرة يدخل الجنة اقوام
افئدتهم مثل افئدة الطير مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں وے لوگ جنکے دل
چڑیوں کے سے دل ہیں ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں جیسے چڑیاں آدمیوں سے ڈرتی رہتی ہیں کیونکہ آواز

سو دو تو پلٹ آتی ہین اور ایک رہجاتی ہی قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اوسکا عمل اوسکے ساتھ رہجاتا ہی **ف**
اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہی کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہین اونمین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد
دوست جسکے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اوس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ تر محبوب اور تیسرا دوست
دونون سے کمتر سو جب اس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میری اس مصیبت مین ساتھ دیوے
سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اوسنے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہوکر دوسرے متوسط دوست پاس گیا اوسنے کہا کہ چل مین
تیرے ساتھ حاکم کے دروازے تک چلتا ہون مگر اندر نجاونگا پھر یہ تیسرے دوست پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اوسنے کہا
خاطر جمع رکھ مین تیرے ساتھ چلونگا اور تجکو آفت سے بچاؤنگا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہی کہ مرنے کے بعد گھر مین رہجاتا ہی اور متوسط
دوست قرابتی لوگ ہین جو قبر تک مردے کو پہونچا دیتے ہین اور کمتر دوست اعمال ہین جو میت کے ساتھ قبر مین جاتے ہین اور اوسکو عذاب الٰہی سے
بچاتے ہین سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہی کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکھ چراوین اور صورت آشنا مصیبت مین کام آوین آدمی
کیسا نادان ہی کہ دوست اور دشمن کو نہین پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہوکر بے وفا اور بیمروتون کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہی

شعر مال و اولاد تری قبر مین جانیکے نہین ؛؛ تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانیکے نہین ؛؛ جز عمل گور مین کوئی بھی ترا یار نہین ؛؛
کیا قیامت ہی کہ تو اوس سے خبردار نہین ؛؛

۱۵۸۸ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے
مدینے کو اچھی حالت پر نرہینگے وہان مگر وحشی جانور اور چڑیان اور پچھلے مجتمع ہونیوالون مین دو بکریان چرانیوالے ہونگے مزینہ کی قوم سے
وے ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر اپنی بکریان ہانک لیجاوین سو وے مدینے مین وحشی جانورون کو پاوینگے یہانتک کہ جب وے ثنیۃ الوداع
پاس پہونچینگے تو وے دونون مونہ کے بھل گر پڑینگے یعنی مرجاوینگے **ف** اس حدیث مین خبر ہی کہ قیامت کے قریب مدینہ اوجاڑ ہوجاویگا
ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہی مدینے کے پاس

۱۵۸۹ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے ہر ایک رات اور دن مین اور مجتمع ہوتے ہین عصر کی نماز اور فجر کی
نماز مین پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہین وے فرشتے جو رات کو تمھارے درمیان رہے تھے خدا اونسے پوچھتا ہی حالانکہ وہ تمھارا حال اون سے زیادہ تر جانتا ہی
کہ کس حال مین تمنے میرے بندون کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم اونکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا اونکو ہمنے نماز پڑھتے **ف**
معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتون کی بدلا بدلی ہوتی ہی اور بندونکا حال دو وقت دربار الٰہی مین عرض ہوتا ہی سبحان اللہ اگر حاکم کا
ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اوسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہین کرسکتا اور یہان احکم الحاکمین کے ہرکارون کا آدمی کو
کچھ خیال نہین آتا ضعف ایمان کا سبب ہی جو غفلت اور چین مین عمر گذرتی ہی **شعر** گر وزیر از خدا بترسیدے ؛؛ ہمچنان کز ملک ملک بودے

۱۵۹۰ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا

١٦٠٥ تہمت سے جیسو رہے ہیں ان کے آل اور اصحاب کے **ق** عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ اُنْسِيتُهَا
وَيُرْوٰى اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا **قَالَہٗ** حِيْنَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْخَطْمِيَّ الْاَنْصَارِيَّ
يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اوس پر رحمت کرے البتہ اوسنے تو
مجکو فلانی اور فلانی آیت یاد دلادی جو مجسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یون ہے کہ جس آیت کو سینے فلانی اور فلانی سورت سے
نسیان کے سبب ساقط کرڈالا تھا حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ عبد اللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا

١٦٠٦ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ بخاری اور مسلم
میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو

١٦٠٧ **م** اَبُوْ ذَرٍّ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ
وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ
وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى مسلم میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کی
ہر ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہے سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا
صدقہ ہے اور لوگون کو نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کے عوض دو رکعتین پہر دن چڑہے کی
کفایت کرتی ہین **ف** یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہے تو آدمی پر اوسکی شکر گزاری بھی ضرور ہے پھر فرمایا کہ خیرات کرنا
صرف مال ہی خرچ کرنے مین منحصر نہین بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہے اور چاشت کی دو رکعتین تو اس شکر گزاری مین کفایت کرتی ہین

فضیلت نماز چاشت

١٦٠٨ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَؤُا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے امام تمھارے واسطے نماز پڑھتے ہین سو اگر اونھون نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا
اور اگر اونھون نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہے اور اونپر نے اتفاقی کا عذاب ہے **ف** یعنی جماعت کا ترک کرنا کسی طرح نہین
درست ہے اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب شرائط اور ارکان ادا کیے تو تمھاری نماز پوری ہوگئی اور اگر اونھون نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو
ترک کیا تو تمکو ثواب ہے اسواسطے کہ تمکو اوسکی خبر نہین مگر اونپر عذاب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھاوے
اور مقتدیون کو اسکی خبر نہو تو اونکی نماز ہوگئی لیکن امام پر اوسکا وبال پڑیگا

١٦٠٩ **ق** اِبْنُ عُمَرَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ
بِشِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا آسمانون کو قیامت کے دن پھر اونکو داہنے ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا مین ہون بادشاہ حقیقی کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے پھر زمینون کو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے **ف** حق تعالیٰ داہنے اور بائین ہاتھ سے پاک ہے یہ اوسکی قدرت کی تمثیل ہے
اس حدیث مین اشارہ ہے کہ سردار اور بادشاہون کو غرور کرنا لازم نہین کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے مین اختیار نہین تکبر
اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہے

١٦١٠ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ

اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ موسی پاس جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اوسکو توریت دی سو وے لوگ موسی پاس آوینگے تو موسی کہیگا
مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسی روح اللہ پاس
جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا یعنی صرف بلفظ کن موجود ہوا کوئی اوسکا باپ نہتھا سو وے لوگ عیسی روح اللہ پاس آوینگے تو عیسی کہیگا
کہ مین اس مقام کے لائق نہین ولیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو خدا کا خاص چیلہ ہی مقرر اوسکی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی سو وے
سب لوگ میرے پاس آوینگے سو مین اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجکو اجازت ملیگی سو مین جب کہ اوسکو دیکھونگا تو سجدے مین گر پڑونگا
سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا ای محمد اپنا سر اوٹھالے کہہ سنا جاویگا مانگ تجکو دیا جاویگا سفارش
کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا تو مین تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجکو سکھلاویگا پھر مین
سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک اندازہ اور مقدار ٹھہرائی جاویگی یعنی اتنے لوگون کی مغفرت ہوئی تو مین اون لوگون کو دوزخ سے نکالونگا
اور بہشت مین داخل کرونگا پھر مین پلٹ آؤنگا اور سجدے مین گرونگا سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجکو کہ
اپنا سر اوٹھالے ای محمد اور بول تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش مقبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا
سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجکو میرا رب سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی تو مین اون
لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار مین حضرت نے فرمایا کہ پھر
مین کہونگا ای میرے رب اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنی جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین یعنی
مشرکین اور کافرین اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا پھر مین چوتھی بار اپنے رب پاس آؤنگا یا یون فرمایا کہ چوتھی بار پھرونگا
اور موسی کا ذکر جو آگے ہو چکا سو بخاری کی بعضی روایات مین ہی **ف** معلوم ہوا کہ حشر مین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بھول
چوک یاد کرکے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے اور ہم گنہگارون کو اوس قہر کے مقام سے بچاوینگے اوس وقت شوکت
محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبری کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو اسمین دخل نہین
پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت شروع ہوئی تا کہ تمام خلق کو پیغمبرون کی زبان سے ثابت ہو جاوے کہ سوا حضرت کے کسیکو ایسا رتبہ نہین
ہر چند انبیا اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہی لیکن وہ شفاعت جزئی ہی شفاعت کلی نہین اول اس میدان مین سوا ہمارے
حضرت کے کوئی قدم نرکھ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی بقدر اپنے
مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے **شعر** اوس ماہ رو کا سب سے نرالا ہی طور ہی ؛ دلبر سبھی ہین پر مرا دلبر کچھ اور ہی ؛ اللھم صل وسلم
علی عبدک وحبیبک سید المرسلین وشفیع المذنبین ۞ ابو موسی یجیء یوم القیمۃ ناس من

۱۵۹۲

المسلمین بذنوب امثال الجبال یغفرھا اللہ لھم ویضعھا علی الیھود والنصاری فیما احسب
قال ابو روح لا ادری ممن الشک ۔ مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لاوینگے کچھ مسلمان لوگ
اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو اون سے معاف کر دیگا اور اون گناہون کو یہود اور نصاری پر رکھدیگا راوی کہتا ہی کہ
میری دانست مین یون ہی ابو روح نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ شک کسکی طرف سے ہی یعنی ابو موسی کو شک ہوئی اس حدیث کی یاد مین یا کسی اور کو
ف اس حدیث مین وے مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصاری سے سخت تکلیفات پہنچے اور اونھون نے صبر کیا واللہ اعلم

اسواسطے کہ امر حدیث میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور میں حضرت کے آگے چارپائی پر لیٹی ہوتی تھی تو معلوم ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہیں جاتی

۱۶۱۶ ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الشِّخِّيْرِ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ مسلم میں عبداللہ بن شخیر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہی یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور تجکو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو مٹایا یا کہ تو نے پہنا سو گلایا یا کہ تو نے راہ خدا میں خیرات کیا سو بچایا یعنی آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آویگا ف یعنی تیرا مال حقیقت میں وہی ہی جو تیرے کام آوے خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں مگر جو مال دنیا کے کھانے پہننے میں خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہی جو آخرت میں کام آویگا تو عاقل کو لازم ہی کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا میں مال جمع کرنے کی نیت نہ رکھے کہ اسکو غیر اوڑاتے ہیں

۱۶۱۷ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا لَهٗ مِنْ مَّالِهٖ ثَلٰثٌ مَّا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہی کہ یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور اوسکو تو اپنے مال میں تین ہی فائدے ہیں جو کھایا سو مٹایا یا کہ پہنا سو گلایا یا کہ راہ خدا میں دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اوسکے سوا تو وہ جانے والا ہی اور لوگوں کے واسطے چھوڑنے والا ہی یعنی باقی رہے مال سے اوسکو کچھ فائدہ نہیں

۱۶۱۸ ھ اَبُوْ ذَرٍّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَّمَنْ لَّقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً مسلم میں ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ عز وجل فرماتا ہی کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اوسکو اوسکا دس گنا ثواب ہی یا چاہوں تو اس سے بھی بڑھاؤں اور جو ایک بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہی اوسی کے برابر یا چاہوں تو بدلا لیے بخش دوں اور جو مجھسے نزدیکی چاہیگا ایک بالشت برابر تو میں اوسکا قرب ہاتھ بھر چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر چاہیگا تو میں اوس سے دو ہاتھ کے لنبان برابر قریب ہو جاؤنگا اور جو میرے پاس قدم بقدم چلتا آویگا تو اوسکی طرف میں چھپٹتا آونگا اور جو مجھسے ملیگا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اوسنے میرے ساتھ کسی چیز کا شریک نہ لگایا ہو تو میں اوس سے ملونگا اوسکے گناہ کے برابر مغفرت اور بخشش لیکر ف اس حدیث میں کمال رحمت کا بیان ہی جسکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا

۱۶۱۹ ق اَبُوْ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَّاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا وَّمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ

۱۵۹۹ اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہیں **ق** ابو ھریرۃ یدخل الجنۃ من امتی زمرۃ ھم سبعون الفا
تضیء وجوھھم اضاءۃ القمر لیلۃ البدر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا
بہشت میں میری امت سے ایک گروہ کہ وے ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے اونکے منہ جیسے چاند روشن ہوتا ہے چودھویں رات کو **ھ**

۱۶۰۰ ابو ھریرۃ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا زمرۃ واحدۃ منھم علی صورۃ القمر
مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار وے ایک ہی گروہ ہیں میری امت سے چاند
کی صورت پر **ف** متقی اور متوکل لوگ مراد ہیں جو ہر حال میں خدا پر نظر رکھتے ہیں اسباب ظاہری کے گرفتار نہیں چنانچہ اور حدیث
میں یہ مضمون صاف آیا ہے **ق**

۱۶۰۱ ابن عمر یدخل اللہ اھل الجنۃ الجنۃ واھل النار النار ثم یقوم مؤذن بینھم
فیقول یا اھل الجنۃ لا موت ویا اھل النار لا موت کل خالد فیما ھو فیہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیوں کو بہشت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں پھر اوٹھیگا ایک پکارنے والا اونکے درمیان میں پھر پکاریگا
اے بہشتیو اب تمکو موت نہیں اور اے دوزخیو اب تمکو موت نہیں ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہے جس مکان میں کہ ہے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہشتیوں اور دوزخیوں کی کبھی فنا نہیں جو جہاں ہے سو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگاروں کے دوزخ سے نکلنے کے ہوگی تاکہ
بہشتی بے کھٹکے چین میں رہیں اور دوزخی اپنی آس توڑیں الٰہی تیرے غضب سے پناہ **ھ**

۱۶۰۲ ابو ھریرۃ یدخل من امتی الجنۃ
سبعون الفا بغیر حساب مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار بدون
حساب کے **ف** یعنی اونکے نامہ اعمال صرف اونکو دکھلا دیے جاوینگے زیادہ گفت و شنید نہ ہوگی **خ**

۱۶۰۳ ابن عباس یرحم اللہ
ام اسمٰعیل لو ترکت زمزم او قال لو لم تغرف من زمزم لکانت زمزم عینا معینا بخاری میں
عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمٰعیل کی ماں پر یعنی ہاجرہ پر اگر چھوڑتی زمزم کو یا یوں فرمایا کہ اگر
نہ چلو بھرتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو خدا کی
مرضی سے کعبے پاس چھوڑ گئے وہاں نہ کچھ آبادی تھی نہ دانہ پانی حضرت جبرئیل نے وہاں زمین پر اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت
ہاجرہ نے اوس پانی کے گرد پتھروں کی مینڈ بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمٰعیل کی
ماں اوسکو نہ روکتیں تو زمزم ایک دریا بہہ چلتا سو اسلئے کہ حضرت عیسیٰ سے جاری ہوا تھا **ق**

۱۶۰۴ ابن مسعود یرحم اللہ موسیٰ لقد
اوذی باکثر من ھذا فصبر **قالہ** حین سمع رجلا قال یوم حنین ما اللہ ان ھذہ لقسمۃ
ما عدل فیھا ولا ارید بھا وجہ اللہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے
موسیٰ پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ ستائے گئے تھے پر اونہوں نے صبر کیا حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا
کہ قسم خدا کی اس تقسیم میں کچھ انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی **ف** جنگ حنین میں بہت مال غنیمت میں
آیا تھا حضرت نے نئے نو مسلموں کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھیں تو ایک مرد نے جسکا ذی الخویصرہ لقب تھا حضرت
پر طعن کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسیٰ پر تہمت ہوئی تھی کہ اونہوں نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا رنجش کرکے سو خدا نے فرشتوں
کو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو اونکو دکھلا دیویں آخر کو بے زخم لاش دیکھ کر وے ناپاک شرمندہ ہوئے تو خدا لعنت کرے بدگمانوں پر پیغمبروں پر

مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہو جاویگا **ف**
وہ مال مراد ہی جسکی زکوۃ نہین ادا ہوئی **۱۶۲۳** **ھ** جَابِرٍ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوگا میری امت مین ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر دیویگا اور سکو گنکر شمار کرکے
ف اس حدیث مین فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہی یا کہ عمر فاروقؓ مراد ہین کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو اونھون نے ہاتھون سے لپ
بھر بھر بیشمار بانٹا یا کہ امام مہدیؓ مراد ہین واللہ اعلم **۱۶۲۴** **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ يَمُوتُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ آخِذٌ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مریگا عبداللہ بن سلام اس حالت پر کہ اسلام
کی مضبوط رسی پکڑے ہوگا **ف** یعنی مسلمان مریگا یہ حضرت نے عبداللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ آگے ہوچکا
۱۶۲۵ **ھ** أَبُو هُرَيْرَةَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا
أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ وَ
نُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پکاریگا
پکارنے والا کہ مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہوگے سو کبھی نہ بیمار پڑوگے اور مقرر تم زندہ رہوگے سو کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان
بنے رہوگے سو کبھی بڈھے نہو گے اور مقرر تم عیش اور چین مین رہوگے سو کبھی تمکو غم اور محتاجی نہوگی سو یہی مطلب ہی اس خدا کے قول کا کہ اہل
بہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمہاری بہشت ہی جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کیے **ف** فرشتہ بہشت مین
یہ پکارکے بہشتیون کو سنادیویگا کہ بے دغدغہ ہو جاوین **۱۶۲۶** **ق** حُذَيْفَةُ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ
قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ
كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا يَكَادُ
أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا حَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ مَا
أَظْرَفَهُ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ سوویگا مرد ایک نیند سو اوٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہو جاویگا اوسکا نشان جیسے آنکھ کا آبلہ یعنی
نرا ہم داغ پھر سوویگا ایک نیند تو اوٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہو جاویگا اوسکا نشان آبلے کی طرح جیسے تو
چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکاوے سو اوسپر آبلہ پڑ جاوے سو وہ تجکو پھولا دیکھ پڑیگا حال آنکہ اوسمین کچھ نہین پھر لوگ خرید فروخت کرینگے
یہ نہین لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہان تک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانت دار مرد ہی یہان تک نوبت پہونچیگی
کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہی کیا لطیف و ظریف ہی کیا خوب عقلمند ہی اور حال آنکہ اوسکے دل مین ایک
رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہین یعنی امانت داری نہین **ف** خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہی کہ امانت داری دمبدم کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال ہو جاویگا
کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریفین کرینگے اونکی بھی نیت بدل جاویگی کچھ امانت داری اونکے دل مین نرہیگی حذیفہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت سے مینے دو باتین سنین سو ایک تو مین دیکھ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت داری
مردون کے دلون کے اندر اوتری سو اونھون نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنی ظاہر اور باطن سے امانت دار اور دیندار ہوگئے اور دوسری

فی معانی الحدیث بمعانی نعم

[illegible] امانت داری [illegible]

ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگون کے قیامت کے
دن یہان تک کہ اونکا پسینا زمین مین ستر گز گھس جاویگا اور لوگون کے مونہہ مین داخل ہوگا یہان تک کہ اونکے کانون تک پہنچیگا ف
آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا کوس بھر اوسکی گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کے بعضون کے ٹخنے تک اور بعضون کے گھٹنون تک
۱۶۱۱ اور بعضون کے مونہہ تک پسینا پہنچیگا ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ يَدَ اَخِيْهِ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ
لَكَ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبا لیتا ہی اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبا لیتا ہی تجکو خون بہا نہ ملیگا
ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا اوسنے اپنا ہاتھ اوسکے مونہہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت گر پڑا اوسنے اپنے دانت گرنے کی حضرت سے
فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اوسکو الزام دیا کہ ایک تو اوسکا ہاتھ چبا ڈالا اونٹ کی طرح پھر اوس سے خون بہا
چاہتا ہی اوسنے اپنے بچاو کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا کہ ایسی صورت
۱۶۱۲ مین کچھ بدلا نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ ق حِيْنَ رَاٰى
خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہی آگ کی چنگاری کا
پھر اوسکو اپنے ہاتھ مین رکھتا ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جب سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھ مین دیکھی پھر حضرت نے اوسکو اوتار لیا
اور اوسکو پھینک دیا جب حضرت تشریف لیگئے تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اوسکو بیچ کر اپنا کام چلا تو اوسنے کہا خدا کی قسم
مین اوسکو کبھی نہ لونگا اور حال آنکہ حضرت نے اوسکو پھینک دیا ہی ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہی اور ثابت ہوا کہ حاکم
۱۶۱۳ اور جسکو مقدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ سے مٹا ڈالے ق عَائِشَةُ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا
بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَيُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو جب کہ زمین کے میدان مین ہونگے تو خدا اونکے اگلے پچھلون کو
زمین مین دھسا دیویگا اور قیامت مین اوٹھینگے اپنی اپنی نیت پر ف حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے مین ایک لشکر کا
یہ حال ہوگا حضرت عائشہ رضی نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہونگے اونکا کیا قصور جو وے بھی عذاب مین شریک ہونگے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھ مین نیکون پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہی لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا
۱۶۱۴ عوض ملیگا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِى السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ
اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبضے مین کر لیگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ لیگا
۱۶۱۵ آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ مین پھر کہیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ
وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَيَقِيْ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرتے ہین
نماز کو کتا اور عورت اور گدھا اور بچاتی ہی اوس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی برابر ف یعنی اگر نمازی کے سامنے کتا اور عورت اور گدھا
آجاوے تو نماز جاتی رہتی ہی اور اگر ہاتھ بھر لکڑی آگے گڑی ہو تو اونکے آگے آنے سے نماز مین کچھ خلل نہین پڑتا علما کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہی

الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احرام باندھیں مدینے والے
ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے **ف** یعنی جب حج اور عمرہ کی نیت سے ان تینوں مقام پر پہنچے تو وہان سے احرام باندھے

فَصْلٌ فِيمَا اُتُّفِقَ عَلَيْهِ

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر مظاہر حق مجہول ہی **ق** ابن عمرؓ ١٢٣٤

اُرَانِي فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُهُ الْاَصْغَرَ
مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا مجکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک سواک کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک اون مین دوسرے سے بڑا ہی سو مینے وہ مسواک چھوٹے
کو دی تو مجھسے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مینے وہ مسواک بڑے کو دی **ف** اس حدیث سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی **ق**

اِبْنِ عُمَرَ اُرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ ١٢٣٥
كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلَى عَوَاتِقِ
رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ
قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کہ کعبہ کے پاس ہون تو مینے
ایک مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تونے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون اوسکے کندھون تک بال ہین جیسے کہ تونے بہت اچھے
کندھون تک بال دیکھے ہون سو اوس مرد نے اون بالون مین کنگھی کی ہی تو اون سے پانی ٹپکتا ہی دو مردون پر تکیہ دیے یا یون فرمایا کہ دو مردونکے
کندھون پر تکیہ دیے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہی سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی تو کسینے کہا کہ یہ مسیح ہی مریم کا بیٹا پھر مینے
یکایک ایک اور مرد دیکھا نہایت گھنگر والے بال داہنی آنکھ کا کانا اوسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مینے پوچھا کہ یہ کون
شخص ہی کسینے کہا یہ مسیح دجال ہی **ف** حضرت عیسیٰؑ کا لقب اس واسطے مسیح ہوا کہ اونھون نے گھر نہین بنایا اکثر جنگل
مین پھرا کرتے تھے اور اونکے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام
عالم کو پھر ڈالیگا عیسیٰ علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرت نے اون دونون مسیحون کی نشانیان بتلا دین کہ مسلمان
پہچان لیوین وہو کھا نکھاوین **ھ** الْمِقْدَادُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ ١٢٣٦
مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ
يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا مسلم مین
مقداد رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ متصل کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہان تک کہ اونسے میل برابر ہو جاویگا
تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے مین ہونگے سو اون مین سے بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اوسکے دونون ٹخنون تک پسینا ہوگا اور اون مین
بعضے کے دونون گھٹنون تک ہوگا اور اون مین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور اون مین سے بعضے لوگون کو پسینا لگام دیگا یعنی مونہہ
مین گھس جاویگا **ف** میل سے مراد یا کوس ہی یا سرمہ لگانے کی سلائی **ھ** حُذَيْفَةُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ ١٢٣٧
كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيْهِ

فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ

بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماویگا ای آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین اور بہتری تیرے ہی ہاتھون مین ہی سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈالے جاوینگے اونکو جدا کر آدم کہینگے آلہی کسقدر ہی دوزخ کا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نوسو اور ننانوے ۹۹۹ یعنی ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت نے فرمایا سو یہ اوس وقت ہوگا جب کہ بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیویگی اور تو دیکھیگا لوگون کو بیہوش اور دیوانے اور حال آنکہ وہ دیوانے نہین لیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات اصحاب پر نہایت سخت گذری تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار مین ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش ہو اس واسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم لوگ بہشتیون کے چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون کے تہائی ہوگے راوی نے کہا تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم آدھے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری مثل اور امتون مین جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال مین یا کہ جیسے داغ کی مثل گدھے کے ہاتھ مین **ف** یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہی دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر کچھ کم نہین معلوم ہوا کہ آدھی بہشت مین امت مرحومہ ہوگی اور آدھی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہی اللّٰھم صل وسلم علیہ اس حدیث کا اول مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہی اور پچھلا مضمون تسلی بخشتا ہی ایمان کے دو پر ہین خوف اور رجا نرا خوف ہی بہتر کہ رحمت سے نا امید کر ڈالے نہ نری امید ہی کہنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا دالے

١٦٢٠

ق اِبْنُ عُمَرَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے واسطے یہان تک کہ ڈوب جاویگا بعضا آدمی اپنے پسینے مین اپنے آدھے کانون تک

١٦٢١

ق جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ يَكُوْنُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِي اِنَّهٗ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ بخاری اور مسلم مین جابر بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہونگے میرے پیچھے بارہ ۱۲ سردار پھر حضرت نے کوئی لفظ کہی کہ مینے نہ سنی تو میرے باپ یعنی سمرہ نے کہا کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی کہ وے سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے **ف** ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہی کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلینگے چنانچہ حضرت کے چارون خلیفے اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہی اور یہ جو شیعہ کہتے ہین کہ بارہ ۱۲ امام مراد ہین سو نے دلیل بات ہی اس واسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سو سوائے علی مرتضیٰ اور امام حسن ع کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہین ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہی لیکن یہان حکومت کا بیان ہی

١٦٢٢

ص اِبْنُ عُمَرَ يَكُوْنُ لِكُلِّ اَحَدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ

وجمالها ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہی عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب نسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اوسکی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھون مین خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا **ف** یعنی دستور ہی کہ عورت کے نکاح کی رغبت انھین چار چیزون کے سبب سے ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نہ کر کہ اکثر دھوکھا ہوتا ہی اور اوسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہوجاتی ہی اور اگر دیندار کے ساتھ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نور علیٰ نور **ق**

درمثال زن دینداری را بمال [illegible] مقدم [illegible]

۱۶۴۱ اُسامة بن زيد يؤتى بالرجل يوم القيمة فيلقى في النار فتندلق اقتاب بطنه فيدور بها كما يدور الحمار بالرحى فيجتمع اليه اهل النار فيقولون يا فلان ما لك الم تكن تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر فيقول بلى كنت آمر بالمعروف ولا آتيه وانهى عن المنكر وآتيه بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے دن سو ڈالا جاویگا دوزخ مین سو اوسکے پیٹ سے انتریان نکل پڑینگی سو اونکو لیے گھومتا پھریگا جیسے گدھا پن چکی کے گرد گھومتا ہی تو جمع ہونگے اوسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے ای فلانے تجکو کیا ہوا کیا تو نیک باتین نہ بتلاتا تھا اور بد کامون سے نہ منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کیون نہین مین نیک کام لوگون کو بتلاتا تھا اور خود اوسکو نہ کرتا تھا اور بد کام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا **ف** اس حدیث مین واعظ بے عمل کی سزا مذکور ہی

۱۶۴۲ انس يؤتى بانعم اهل الدنيا من اهل النار يوم القيمة فيصبغ في النار صبغة ثم يقال يا ابن آدم هل رأيت خيرا قط هل مر بك نعيم قط فيقول لا والله يا رب ويؤتى باشد الناس بؤسا في الدنيا من اهل الجنة فيقال له يا ابن آدم هل رأيت بؤسا قط هل مر بك شدة قط فيقول لا والله ما مر بي بؤس قط ولا رأيت شدة قط مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیاداروں مین آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ مین ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر اوس سے پوچھا جاویگا کہ ای آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا مین دیکھا تھا کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہین ای میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا مین سب لوگون سے سخت تر تکلیف مین تھا تو اوس سے پوچھا جاویگا ای آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہی کیا تجھپر کبھی شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہین گذری اور مین نے تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی **ف** یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کی آرام بالکل بھول جاویگی اگرچہ دنیا مین اوسنے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد پڑیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی مین گذری ہو

۱۶۴۳ ابن مسعود يؤتى بجهنم يومئذ لها سبعون الف زمام مع كل زمام سبعون الف ملك يجرونها مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اوسدن یعنی قیامت کو اوسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اوسکو کھینچینگے **ف** اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے چار ارب ہوئے باقی کارخانجات کے فرشتون کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہی وما يعلم جنود ربك الا هو

۱۶۴۴

بات حضرت نے ہم سے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی ق ۱۶۲۷ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْئَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوترتا ہی ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان تک جب کہ پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہی کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہی تاکہ مین اوسکی دعا قبول کرون کون مجھسے سوال کرتا ہی تاکہ مین اوسکو دون کون مجھسے گناہ بخشواتا ہی کہ مین اوسکے گناہ بخشون ف خدا کے نزول سے مراد اوسکی رحمت کا نزول ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہی اوس وقت کی دعا مستجاب ہی پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت مین کٹتا ہی شعر سر ہمی از بہر تو اے بوالفضول * میکند از اوج جباری نزول * تو ز جای خود چو مردِ بی ادب * بر نگیری گام نی روز و نہ شب * ق ۱۶۲۸ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب دریاے فرات سونے کے گنج سے کھل جاویگا سو جو کہ وہان حاضر ہو سو اوس مین سے کچھہ نہ لیوے ف یعنی قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریاے فرات سے ظاہر ہوگا اوسکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہی اوس وقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہی دنیا لیکر کیا کریگا ۱۶۲۹ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِّثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی اگر تیری عمر کی مدت طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اونکے ہاتھون مین کوڑے ہونگے جیسے بیلون کی دُم صبح کرینگے خدا کے غضب مین اور شام کرینگے خدا کے قہر مین ف مراد کوڑے والے اور چوبدار ہین جو ظالم پاس مظلوم کو نہین جانے دیتے اور مارتے ہین ۱۶۳۰ خ اَبُوْ سَعِيْدٍ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ بخاری مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑون کی چوٹیون پر اور پانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بھاگے گا فسادون کے سبب سے ف یعنی فساد کے وقت مین گوشہ گیری بہتر ہی کہ لوگون کے ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرا کھانا بہتر ہی ق ۱۶۳۱ اَنَسٌ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہین اوس مین دو خصلتین ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص ف یعنی پیری کی حالت مین مال اور زندگی کی نہایت حرص ہو جاتی ہی ق ۱۶۳۲ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ وَّبَنِيْ فُلَانٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک کریگا لوگون کو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اون سے گوشہ گیری کرین تو بہتر ہی ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر مین چاہون تو اونکے نام لے دون کہ وے لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہین ف اس حدیث مین حکومت بنی امیہ کے فسادون کی خبر ہی چنانچہ امام حسین رضی کی شہادت کے بعد کتنے کتنے اصحاب مدینے مین یزید کے لشکر نے شہید کیے ق ۱۶۳۳ اِبْنُ عُمَرَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ

ای میرے رب مین حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین تب خدا فرماویگا کہ کیا تونے اپنی امت کو پیغام پونہچایا تھا یعنی عذاب سے
ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ ہان مینے پیغام سنا دیا ہی تو اوسکی امت سے کہا جاویگا کہ کیا نوح نے تمکو پیغام پونہچایا تھا تو اوسکی امت کے
لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس ہمکو کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو خدا نوح سے فرماویگا کہ تیرے واسطے کا کون گواہ ہی جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا
کہ محمد اور اوسکی امت میرے گواہ ہین تب تم لوگ گواہی دوگے کہ مقرر نوح نے انکو پیغام پونہچایا تھا سو یہی مطلب ہی خدا کے اس قول کا
اور اسیطرح ہمنے بنایا تمکو عادل اور فضل امت تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تمپر گواہ ہووے **ف** اس حدیث اور اس آیت سے
امت محمدی کی فضیلت سب امتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین ہوتی گواہی کے واسطے عدالت
اور صداقت شرط ہی بعضی روایت مین آیا ہی کہ نوح کی امت کہیگی کہ امت محمدی ہمارے وقت مین کہان موجود تھی بن دیکھے انکی گواہی
کیونکر سند ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمہارے وقت مین نتھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہی خدا کے کلام سے
زیادہ تر کسیکے کلام کی سند نہین **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي

1650

فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اوس وقت تک مقبول ہوگی
جب تک کہ وہ اسطرح سے جلدی نکرے کہ مینے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اوسنے میری دعا نہ قبول کی **ف** دعا مین اسطرح
شتابی کرنا ایسی بے ادبی ہی کہ اوسکا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہی خدا ہی خوب جانتا ہی
کہ جلد نہ دعا قبول ہونے مین کیا حکمت ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اوسکا اظہار ہوتا ہی
خواہ آخرت مین بہت چیزون کی تمنا آدمی دنیا مین کرتا ہی حالانکہ اوسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے حق تعالی اوسکے عوض آخرت مین ثواب دیگا
اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہین پھیرتا **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ مسلم

1651

مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین سوائے قرض کے **ف** یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے
بھی باقی رہتا ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علمانے کہا ہی کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنی
شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہوجاتے ہین مگر بندون کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہی **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ

1652

وَلِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہی
اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا کہ ای دوزخیو تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی تمکو موت نہین **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

اَلْبَابُ التَّاسِعُ

نوین باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی ہی **خ** عُمَرُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّي

1653

فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ بخاری مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرے پاس
ایک آنے والا میرے رب کی طرف سے سو اوسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ عمرہ داخل ہوا حج مین **ف** نوین سال حضرت
حج کو چلے مدینے سے جب اوس نالے مین پونہچے جسکا عقیق نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھ ہی ایک احرام سے ادا کر
اسکو قران کہتے ہین یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہی کہ قران افضل ہی تمتع اور حج سے تمتع یہ کہ عمرہ کرکے احرام اوتارے پھر حج کے موسم مین
دوسرا احرام باندھکے حج ادا کرے **ق** اَبُوْ ذَرٍّ اَتَانِي جِبْرَئِيْلُ فَبَشَّرَنِي اَنَّهٗ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ

1654

(حاشیہ: گواہی امت محمدیہ واسطے نوح — عجلت کرنا دعا مانع قبولیت دعا ہے)

نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى يَصِيرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضُ مِثْلُ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ اَلْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِمُسْلِمٍ مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سامنے آتے ہین فتنے دلون پر جیسے چٹائی بنانے کے وقت ایک ایک لکڑی پے در پے سامنے آتی ہی سو جو دل کہ اون فتنون کو پلایا گیا تو اوسمین ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے اون فتنون کی انکار کی تو اوسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہی تو دو قسم کے دل ہوگئے ایک دل سفید ہوگیا جیسے سنگ مرمر سو اوسکو کسی طرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جب تک آسمان اور زمین کو قیام ہی اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہی جیسے اوندھا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوا اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہین جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہی یعنی بخاری اور مسلم دونون مین موجود ہی لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی **ف** یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلون پر ہجوم رہتا ہی سو جس دل مین واہیات جم گیا سو سیاہ ہوگیا اوسکو نیک بد کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندھے برتن مین پانی نہین ٹھہرتا اور جس دل نے اونکا کچھ درمیان نکیا اور آپ کو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہوجاتا ہی اوسکو نیک بد کی تمیز ہوتی ہی وہ گناہ سے بچتا رہتا ہی

١٦٣٨

م اَبُو هُرَيْرَةَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبے اور پنجشنبے کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہین ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اوسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے درمیان اور اوسکے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ مہلت دو ان دونون کو یہان تک کہ آپسمین صلح کرلیوین **ف** معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین

١٦٣٩

ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِي زُهَيْرٍ الْاَزْدِيُّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے ایک قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال انکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوینگے قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال انکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال انکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی **ف** یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینے کا رہنا چھوڑکے یمن اور شام اور عراق مین معہ اپنے گھر بار کے جا بسینگے حال انکہ حضرت کا جوار چھوڑنا اور مدینے کے برکات سے محروم رہنا اونکے حق مین بہتر نہین

١٦٤٠

ق اَبُو هُرَيْرَةَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم مین **ف** قدوم ایک مکان کا نام ہی شام کے ملک مین اور یہ جو مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم نے اپنا ختنہ بسوٹے کیا سو غلط ہی قدوم سے مراد بسولا نہین بلکہ مکان مراد ہی روایت ہی کہ حضرت ابراہیم نے ننانوے برس کی عمر مین اپنا ختنہ کیا تھا اور سنت اول انھین سے جاری ہوئی توریت کی کتاب الخلقۃ سترھوین فصل کے اندر مرقوم ہی کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہی میرے عہد کا تمہارے بدنون مین عہد دائمی ابدی جو ختنہ نکریگا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہو گیا اوسنے خدا کا عہد توڑا انتھیٰ باختصار الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہین اور نصاری نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہین اور منسوخ ہونے کے قائل نہین چنانچہ متی کی انجیل مین عیسی علیہ السلام نے صاف فرمایا ہی کہ مین توریت کے احکام منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسی علیہ السلام کا بھی ختنہ ہوا تھا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاری قوم ابراہیمی سے بالکل جدا ہو گئے اونھون نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا

۱۶۵۸ عَنْ اَنَسٍ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبد اللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اوسکو فتح نصیب کی **ف** حضرت نے جنگ موتہ مین لشکر بھیجا اوسکے تین سردار مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ جب جنگ ہوئی تو تینون سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کرکے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہان کی خبر اوسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینے مین لوگون سے فرمائی پھر اوسکے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنی حضرت نے اونکو سردار نہین بنایا تھا بلکہ اصحاب نے اونکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہی صدیق اکبر کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو بیشک درست ہوئی

۱۶۵۹ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِيْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا اَدْرِيْ اَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیون نہو پھر اوسنے کہا کہ الٰہی میرے گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اوسنے جانا کہ اوسکا ایسا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اوسنے کہا اے میرے رب میرا گناہ معاف کر تو حق تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اوسنے جانا کہ اوسکا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے توبہ توڑی سو اوسنے گناہ کیا تو اوسنے کہا کہ اے میرے رب میرا گناہ بخش دے سو حق تعالی فرماتا ہی گناہ کیا میرے بندے نے تو اوسنے جانا کہ اوسکا

يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا حشر مین اوٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت

کو مرگیا **ف** یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر **ق** ۱۶۴۵ اَنَسٌ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ

اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ اِنَّكَ كُنْتَ

سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو

اوس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ملکیت مین زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا کہ ہان تو اوس سے کہا جاویگا

تجھسے تو اس سے بھی آسان تر مانگا گیا تھا **ف** یعنی دنیا مین تجھسے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نکرنے کی فرمایش تھی

تجھسے تو اتنا بھی نہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہی **ق** ۱۶۴۶ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ

وَرَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ

النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ

مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار

لوگ ہونگے یعنی حساب اور ثواب کے امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر

اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندون کو آگ ہانک لیچلیگی یعنی تیسری قسم کے لوگ ہین وہ پہر کو آگ اونکے

ساتھ ٹھہر جاویگی جہان وے ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اونکے ساتھ جہان وے رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اونکے ساتھ جہان وے صبح کرینگے

اور شام کریگی اونکے ساتھ جہان وے شام کرینگے **ف** یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکون کے زندے لوگون کو شام کے ملک مین

آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبرون سے ہوگا **ق** ۱۶۴۷ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يُحْشَرُ

النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ وَقِيْلَ لَيْسَ

فِيْهَا عَلَمٌ مِنْ حَدِيْثِ سَهْلٍ اَوْ غَيْرِهٖ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون

کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اوسمین کسیکا نشان نہ باقی رہیگا یعنی کوئی مکان اور مینار

نرہیگا چٹیل میدان ہوجاویگا اور بعضون نے کہا ہی کہ نشان نرہنے کا مضمون حضرت کی حدیث مین نہین بلکہ سہل بن سعد کا قول ہی

اونکے سوا یا کسی اور شخص کا **ہ** ۱۶۴۸ اَنَسٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ

اَيْ رَبِّ اِذْ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَلَا تُعِدْنِيْ فِيْهَا فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاوینگے خدا کے سو اونمین سے ایک شخص مونہہ پھیر کے کہیگا ای میرے رب جب کہ تونے

مجکو دوزخ سے نکالا تو اب مجکو اوسمین پھر نہ ڈالیو تو خدا اوسکو نجات دیگا **خ** ۱۶۴۹ اَبُوْ سَعِيْدٍ يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ

فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَتَشْهَدُوْنَ

اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ

الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا بخاری مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا

زمین والے

اِشْتَرٰی رَجُلٌ مِّنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ فِی عَقَارِهٖ جَرَّةً فِیْهَا ذَهَبٌ
فَقَالَ لَهُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ
فَقَالَ لِلَّذِی اشْتَرَی الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِیْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاكَمَا اِلَیْهِ
اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِیَةَ وَاَنْفِقَا عَلٰی
اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین مین
کے مول لینے والے نے اوسکی زمین مین ایک گھڑا پایا جسمین سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھسے
لے مینے تو تجھسے زمین مول لی تھی اور تجھسے مینے سونا نہین مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ مینے تو تجھسے زمین اور جو
اوسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا حق ہی میرا حق نہین سو دونون اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے پاس تو جسکے
پاس فیصلہ کروانے کو گئے اوسنے کہا کہ تم دونون کے اولاد بھی ہی تو ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہی دوسرے نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہی تو اوسنے
کہا تم دونون اوس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کردو اور اوس مال کو اون دونون پر خرچ کرو اور اون پر خیرات کرو
ف اس حدیث مین خوش نیتی اور دیانت داری کا بیان ہی اور حاکم نے جب کہ اونکو خوش نیت دیکھا تو اونمین رشتہ داری مناسب
جانی اور مال کے خرچ کرنیکا طریقہ نکالا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَصَبْتَ بَعْضًا وَّاَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَهٗ لِاَبِیْ بَكْرٍ ١٦٦٥
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضے
مقام پر تو چوک گیا یہ حضرت نے ابی بکر رضی سے فرمایا ف ایک شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ مینے خواب مین دیکھا کہ بدلی
گھی اور شہد ٹپکتا ہی تو لوگ اوسکو اپنے اونجلون مین بھرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہی اور بعضا کم اور مینے آسمان سے ایک رسی لٹکی
دیکھی سو حضرت اوسکو پکڑکے چڑھ گئے پھر حضرت کے بعد ایک اور مرد اوسکو پکڑکے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے
اوسکو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبر نے کہا کہ میرے ماں باپ حضرت پر قربان اگر اجازت ہو تو
مین اس خواب کی تعبیر کہون حضرت نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہہ صدیق اکبر نے کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہی اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہی
سو قرآن ہی اور اوسکی شیرینی اور جو لوگ اونجلون مین لیتے ہین سو قرآن خوان ہین کسیکو بہت قرآن یاد ہی اور کسیکو کم اور وہ رسی
جو آسمان سے لٹکتی ہی سو وہ دین حق ہی جسپر تو قائم ہی سو خدا تجکو اوسی کے سبب سے اپنی طرف چڑھالیگا پھر آپکے بعد آپ کا خلیفہ اوسی طرح
چڑھ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ کریگا تو کچھ خلل پڑ جاویگا آخر کو وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑھ جاویگا
حضرت اب فرمائیے کہ مینے ٹھیک تعبیر کہی یا کہین مین چوک گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف بعضے علما نے کہا کہ ہر چند تعبیر
ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضے عالم
یون کہتے ہین کہ بعضی عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم
ھ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْیَهُوْدِ یَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰی یَوْمُ ١٦٦٦
الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِیَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ
لَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْمَقْضِیُّ لَهُمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ بَیْنَهُمْ

شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ بخاری اور مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل ع آیا سو اوس نے مجکو بشارت دی کہ جو مریگا تیری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو واسطے اللہ کے کسی چیز کا تو وہ بہشت میں داخل ہوگا ابو ذر نے کہا میں نے کہا اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت میں داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے **ف** یعنی ایمان بہشت میں انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہوں کے سبب سے سزا پاکے یا بدون سزا مغفرت ہو جاوے

١٤٥٥ **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی یَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَیَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسٰی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرٰىةَ بِیَدِهٖ تَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بحث کی آدم ع اور موسیٰ ع نے سو کہا موسیٰ نے ای آدم تو ہمارا باپ ہے تو نے ہمکو نے نصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم گیہوں نہ کھاتے تو بہشت سے تم اور تمہارے فرزند نہ نکالے جاتے تو آدم ع نے موسیٰ ع سے کہا کہ تو موسیٰ ہے کہ تجکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت اپنے دست قدرت سے لکھ دی کیا مجکو ملامت کرتا ہے اور الزام دیتا ہے اوس کام پر جو خدا نے میری تقدیر میں لکھا تھا چالیس برس میرے پیدا کرنے سے پہلے تو جیت گئے آدم ع موسیٰ ع سے **ف** پوری روایت مصابیح میں یون ہے کہ گفتگو کی آدم اور موسیٰ نے اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئے آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے تو ہی آدم ہے کہ تجکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھمین پھونکی تھی اور فرشتوں سے تجکو سجدہ کرایا اور تجکو اپنی بہشت میں رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگوں کو زمین پر گرایا تو آدم نے کہا تو ہی موسیٰ ہے کہ تجکو خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت دی جسمین ہر چیز کا مفصل بیان ہے اور تجکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کرایا سو بتلا تو کہ خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کی برس آگے لکھا تھا موسیٰ نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدم نے نافرمانی کی موسیٰ نے کہا کہ ہان آدم نے کہا پھر کیون مجکو تو ملامت کرتا ہے اوس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں چالیس برس میری پیدایش سے آگے ٹھہر چکا تھا حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدم ع موسیٰ ع سے **ف** یہ گفتگو حضرت موسیٰ ع کے انتقال کے بعد عالم ارواح میں ہوئی اور جب تک حضرت آدم اس عالم میں زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہوں کو تقدیر کی طرف حوالہ کر کے آپ کو بیقصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہیں شیطان نے اپنا گناہ اس عالم میں تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپ کو بیقصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہے اور بے ادبی شیطانی کام ہے **شعر** بندگی نبود بجز عجز و ادب بے ادب محروم شد از فضل رب

١٤٥٦ **ه** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا قَالَهٗ لِبَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حِیْنَ سَقَوْهُ النَّبِیْذَ عَلٰی زَمْزَمَ مسلم میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے یہ بہت اچھا کیا اور نہایت خوب کیا سو کیا کرو حضرت نے عبد المطلب کی اولاد سے یہ فرمایا جب کہ اونہوں نے حضرت کو زمزم پر کھجور کو پانی میں گھول کے پلایا **ف** روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ حضرت حجة الوداع میں زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت کے پیچھے اسامہ بن زید سوار تھے ہمسے حضرت نے پانی مانگا ہمنے حضرت کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اوسپر ترغیب دلانا مستحب ہے

١٤٥٧ **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِیْمُ

نافرمانون کو وہی سزا دیوے گا اور بہشت نے آپ کو فضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعدارون کو وہی ثواب اور جزا دیوے گا حق تعالی
نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونوں برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہی اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہی ۱۷۶۰ ابن مسعود تَبَّتْ يَدَاكَ
اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللهِ قَالَهُ لِابْنِ صَيَّادٍ مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ
خاک میں ملیں کیا تو اسکی گواہی دیتا ہی کہ میں خدا کا رسول ہوں یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا ف اسکا قصہ ہو چکا کہ ابن صیاد
مدینے میں یہودی کا لڑکا تھا جنوں سے اوسکو کچھ حال معلوم ہو جاتا تھا جب حضرت نے اوس سے یہ حدیث فرمائی اوسنے کہا کہ ہاں میں جانتا ہوں
کہ تم عرب کے رسول ہو ۱۷۶۱ خ ابو ہریرہ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ
وَاِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِيْ
سَبِيْلِ اللهِ اَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ
اِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مونہہ کے بھل گر پڑا اشرفی
کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمّل دھاری دار کا بندہ اگر اوسکو دیجیے تو راضی رہے اور اگر نہ دیجیے تو ناخوش ہو اوندھا گرا اور اولٹا
ہو گیا اور اگر اوسکے کانٹا چبھے تو نہ نکال سکے خوشی ہو جیو اوس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا میں تھامے ہی اوسکے سر بال
بکھرے اور اوسکے دونوں قدم گرد میں بھرے اگر اوسکو چوکیداری میں رکھیے تو چوکیداری میں رہے اور اگر اوسکو لشکر کے پیچھے حفاظت کے
واسطے مقرر کیجیے تو وہیں رہے اگر وہ سردار پاس آنے کی اجازت مانگے تو اوسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسیکی سفارش کرے تو نہ قبول ہو
ف اس حدیث میں لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہی لالچی کو بندہ دینار اور بندہ درم
اور بندہ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اوس سے دینداری اور خدا کی بندگی نہیں ہو سکتی شب و روز اوسکی عمر دنیا حاصل کرنے
میں بسر ہوتی ہی تو حقیقت میں وہ خدا کا بندہ نہ رہا دنیا کا بندہ ہو گیا عرب لوگ سیاہ کمّل دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اسواسطے
حضرت نے اوسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینداری کے ساتھ گمنامی اور لوگوں میں بے قدری خدا کو
نہایت پسند ہی ۱۷۶۲ خ ابو ہریرہ تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ اِلَّا الْجِهَادُ
فِيْ سَبِيْلِهِ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ
بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہو گیا ہی خدا اوسکا جسنے اوسکی راہ میں جہاد کیا نہ نکالا ہو اوسکو اپنے گھر سے
مگر راہ خدا میں جہاد کی نیت نے اور آیات اور احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہی کہ یا اوسکو بہشت میں داخل کریگا یا اوسکو
اوسکے وطن میں ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ پھر لاویگا ف یعنی خالص نیت والے غازی کا خدا ضامن ہی کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت میں
گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لے کر اپنے گھر میں آیا دونوں صورت میں اوسکا بھلا ہی ۱۷۶۳ ق ابو ہریرہ جَاءَ
مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ لَهُ اَجِبْ رَبَّكَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا فَرَجَعَ الْمَلَكُ
اِلَى اللهِ فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ فَرَدَّ اللهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ
اِرْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ يَدُكَ
مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ

ایک رب ہی کہ گناہ بخشتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی کر جو تیرا جی چاہے سو مقرر میںنے تجھکو بخشا عبدالاعلی اس حدیث کے ایک راوی نے کہا کہ
مین نہین جانتا کہ حضرت نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ کر جو تیرا جی چاہے **ف** یعنی جب بار گناہ کرکے آدمی توبہ کرے گا اوسکی توبہ
مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگر کیجیے تو دو تین بار مین تنگ ہو جاتا ہی یہان کریمی کی شان ہی تنگی کا کیا امکان ہی **نظم**

بازا بازا ہر انچہ ہستی بازا گر کافر و گبر و بت پرستی بازا
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی بازا

لیکن شرط یہ ہی کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اوس گناہ کے کرنے کا قصد نہو اور اگر اوس گناہ کرنے کا قصد دل مین موجود ہو تو صرف بان
توبہ کرنا گویا مسخراپن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنی جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہین روکتا اور یہ مطلب
نہین کہ توبہ کے بعد آدمی بیقید ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے

١٦٦٠ **ھ** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اَرْسَلَنِيْ بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَكَسْرِ الْاَوْثَانِ
وَاَنْ تُوَحِّدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا **قَالَهٗ** لَهٗ حِيْنَ سَاَلَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ يَعْنِي اللّٰهَ مسلم مین عمرو بن
عبسہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو بھیجا ہی برادر پروری بتلانے کو اور بتون کے توڑنے کو اور اسواسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو
اکیلا مالک جانین اور اوسکے ساتھہ کسی چیز کو شریک نسمجھین حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب کہ اوسنے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے تمکو
کس کام کے واسطے بھیجا ہی **ف** ابتدائے اسلام مین جب کہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت
سے اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا مین پیغمبر ہون اوسنے کہا پیغمبر کیا حضرت نے فرمایا خدا نے مجکو بھیجا ہی اوسنے کہا کسلئے
بھیجا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوسنے کہا کسنے تمہارا ساتھہ دیا ہی حضرت نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام یعنی ابوبکر صدیق
اور بلال نے پھر اوسنے کہا مین بھی تمہارا ساتھہ دیتا ہون حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھہ نہ دے سکیگا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی
اور کافرون کا غلبہ اب تو اپنے گھر پلٹ جا جب تو ہماری فتح سنیو تو آئیو

١٦٦١ **ق** حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا اَسْلَفَ
لَكَ مِنْ خَيْرٍ **قَالَهٗ** لَهٗ بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اوس نیکی پر جو تجھسے
آگے ہوئی **ف** حکیم بن حزام رضہ سے روایت ہی کہ مینے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر مین جو مینے نیکیان
کی ہین جیسے برادر پروری اور گردن آزاد کرنا سو اوسکا بھی ثواب مجکو ملیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا
ثواب ضائع نہوگا

١٦٦٢ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ **قَالَهٗ** لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ بخاری اور مسلم
مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہی یہ حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا
ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار رضہ کی ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھہ مشابہت ہونا نہایت عمدہ
کمال ہی

١٦٦٣ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ
اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا
خدا کا اوس قوم پر جنھون نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہی
خدا کا اوس مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا مین **ف** جنگ احد مین کافرون نے پتھر مارے حضرت کا دانت شہید ہوا
اور چہرۂ شریف پر کمر و نچا لگا اور اوسکے پر زخم آیا علی مرتضی رضہ پانی سے حضرت کا خون دھوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوسی
لڑائی مین حضرت نے ابی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے مین جا کر اوسی زخم کے صدمے سے مرگیا

١٦٦٤ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ

ابو قتادہ نے تیسری بار حضرت کو ٹیک دیکر سنبھالا **ف** حضرت نے خیبر کو فتح کر کے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرت کے نیند کا غلبہ ہوا حضرت سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک جاتے تھے اور ابو قتادہ انصاری حضرت کو تھام لیتے تھے تیسری بار حضرت نے معلوم ہوا کہ ابو قتادہ تھامتے آتے ہیں تب حضرت نے اونکے حق میں دعا کی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ قَالَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اوسکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے کہ جا سلام کر اون فرشتوں کو سلام کر پھر سُن کہ تجکو سلام کا کیا جواب دیتے ہیں سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہی تو آدم نے فرشتوں سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتوں نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ اور فرشتوں نے آدم کے سلام کے جواب میں رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت میں داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرت نے فرمایا سو ہمیشہ لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک **ف** حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیوں کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت میں سب برابر ہو جاوینگے ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت میں خوش نما نہیں معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوش نما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک کرنا اور جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہی جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ حقیقت میں ناخلف ہی کہ اوسنے اپنے قدیمی جد کی راہ چھوڑی بلکہ جسنے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہیں **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اوسمیں پہاڑوں کو یکشنبے کے دن اور پیدا کیا درختوں کو دوشنبے کے دن اور پیدا کیا رنج اور مصیبت کو سہ شنبے کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہارشنبے کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبے کے دن اور آدم کو پیدا کیا عصر کے بعد جمعے کے دن پچھلی پیدایش میں دن کی پچھلی ساعت میں مابین عصر کے رات تک **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہی اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہی کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہو لیتے ہیں پیچھے بادشاہ کی سواری آتی ہی اور جمعے کی پچھلی ساعت جسمیں حضرت آدم پیدا ہوئے خدا کو ایسی محبوب ہی کہ اوس وقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہی چنانچہ یہ مضمون اور احادیث میں ثابت ہی **ق** اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا مسلم میں عباس بن عبد المطلب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہوا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی نشانی ہی کہ اوسکی قضا اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت میں اوسکا گلہ شکوہ نکرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہی کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہو جاوے کفر کی رسومات کے گرد نہ پھٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے

۱۷۷۷

ف السلام تحیۃ اولاد آدم غیر اسلام

۱۷۷۸

۱۷۷۹

ف علامت رضا

قبل اتخاذ کرتی مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے اونکو جو ہمسے پہلے تھے یہود یون کے واسطے
ہفتے کا دن ہوا اور نصاری کے واسطے یکشنبے کا دن ہوا پھر آ کو لایا تو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنی جمعے کو
مقدم کیا ہفتے اور یکشنبے پر اور اسی طرح وے لوگ ہمارے پس رو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین جنکا
اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہی کہ ہم اون لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا **ف**
انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعے کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت
بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاری کی فہم مین یہ بات نہ آئی یہود نے ہفتے کی تعظیم کی
اس خیال سے کہ خدا نے اسی دن پیدائش سے فراغت کی اور نصاری نے یکشنبے کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسی علیہ السلام اونکے گمان مین
سولی پانے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اونکے دن پر دنیا مین مقدم ہی اسی طرح
قیامت مین امت محمدی اونپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب سے فراغت پا جاویگی چنانچہ اسکے مطابق متی کی انجیل
باب مین امت محمدی کی صفت موجود ہی کہ پچھلی امت اگلی ہو جاویگی اور اگلی امتین پچھلی ہو جاوینگی **ق** جابر و انس
اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ بخاری اور مسلم مین جابر رض اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنبش کی
خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے **ف** سعد بن معاذ مدینے کے سردار تھے جنگ احد مین شہید ہوئے اونکی فضیلت مین حضرت نے یہ حدیث
فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے کہ کاملین کی روحین موت کے بعد عرش کے نیچے جا کر ٹھہرتی ہین **ق** انس
بارک الله فی لیلتکما دعا به لابی طلحة و ام سلیم بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا برکت دے
تم دونون کی رات مین یہ دعا حضرت نے ابو طلحہ اور ام سلیم کے حق مین کی **ف** ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابو طلحہ کا
لڑکا مر گیا تھا ابو طلحہ گھر مین نہ تھے جب ابو طلحہ گھر مین آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر نکی ابو طلحہ کے آگے کھانا رکھا اونھون نے نکھو
کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم نے کہا ای ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگین پھر وے
لوگ اگر اپنی چیز طلب کرین تو دیوین یا نہ دیوین ابو طلحہ نے کہا کہ بگانی چیز دینے مین کچھ عذر نہین ہی تب ام سلیم نے کہا تمھارا بیٹا مر گیا
صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ ابو طلحہ نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے اونکے حق مین یہ دعا کی یعنی خدا تمکو اولاد دے بعضی روایت مین آیا ہی کہ اوسی
رات ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرت نے اوسکا عبد الله نام رکھا حضرت کو ام سلیم کی مضبوطی اور ایسے غم مین خاوند کی آرام رسانی
پسند آئی **ق** ابو هریرة تحاجت و یروی احتجت النار و الجنة فقالت هذه یدخلنی الجبارون
و المتکبرون و قالت هذه یدخلنی الضعفاء و المساکین فقال الله لهذه انت عذابی اعذب بک
من اشاء و قال لهذه انت رحمتی ارحم بک من اشاء و لکل واحدة منکما ملؤها بخاری اور مسلم مین
ابو هریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آپس مین حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھمین گردن کش اور مغرور لوگ داخل ہونگے
اور بہشت نے کہا کہ مجھمین غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالی نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہی تیرے سبب سے عذاب دونگا
جسکو چاہونگا اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہی رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونون مین ہر ایک کے واسطے
بھرتی ہی **ف** دوزخ اور بہشت مین افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے

فائدہ فضیلت امت محمدی کی اوپر امتون سابق کے و عیسوی از انجیل

۱۳۶۷

۱۳۶۸

۱۳۶۹

ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہی اور ایک جانب سمندر ہی اصحابؓ نے کہا ہان یا رسول اللہ ہمنے سنا ہی یعنی قسطنطنیہ ہی حضرتؐ نے فرمایا
کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لڑینگے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحٰقؑ کی اولاد سو جب اوس شہر کے پاس آوینگے تو اوتر پڑینگے سو
ہتھیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر مارینگے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی ایک طرف جو دریا مین ہی گر پڑیگی پھر دوسری بار لا الٰہ الا اللہ
واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف سے کھل جاویگا سو اوس شہر مین
گھس پڑینگے تو لوٹینگے سو جب کہ لوٹ کے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجال تو نکلا سو وے
لوگ ہر چیز کو چھوڑ دینگے اور دجال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے **ف** اس حدیث مین قسطنطنیہ کے فتح کی خبر ہی کہ قیامت کے قریب
امام مہدیؑ کے وقت مین ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بدون ہتھیار چلے صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب مین حدیث گذری
کہ ہتھیار بھی وہان چلیگا تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتھیار چلیگا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی **ق** عَلِیٌّ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ

۱۴۸۵

الْوُسْطٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُیُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا **قَالَہٗ** یَوْمَ الْخَنْدَقِ بخاری اور مسلم مین
علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچ والی نماز یعنی عصر کی نماز سے خدا اونکی قبرون اور گھرون کو آگ سے بھرے
یہ حضرتؐ نے جنگ خندق کے دن فرمایا **ف** جنگ خندق مین کافرون نے نہایت ہجوم کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرتؐ نے
فرصت نپائی عصر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰة وسطیٰ جسکی محافظت کی قرآن شریف
مین سخت تاکید ہی عصر کی نماز ہی اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بیچ مین پڑی ہی **خ** اَبُوْ سَعِیْدٍ صَدَقَ ابْنُ

۱۴۸۶

مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهٖ عَلَیْهِمْ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سچا ہی عبداللہ
بن مسعود تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر حقدار ہی اور محتاجون سے جن پر تو خیرات کرے **ف** زینب عبداللہ بن مسعود کی بی بی نے
حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ آج آپ نے خیرات کرنے کو فرمایا سو مینے چاہا کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کرون سو عبداللہ بن مسعود یون کہتا ہی
کہ مین اور میرا بیٹا اور محتاجون سے زیادہ تر حقدار ہون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند محتاج
ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہی **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے

۱۴۸۷

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہی تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹھا ہی **ف** ایک شخص حضرتؐ کے پاس آیا اوسنے کہا کہ میرے
بھائی کا پیٹ چلتا ہی حضرتؐ نے فرمایا اوسکو شہد پلا اوسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اوسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرتؐ نے پھر شہد
پلانے کو فرمایا اسی طرح تین بار فرمایا چوتھی بار اوسنے کہا کہ یا حضرتؐ شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور
چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار پیٹ بند ہوگیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہی یعنی خدا نے جو قرآن مین خبر دی ہی کہ شہد مین صحت
اور شفا ہی سو سچ ہی یا اوس شخص کی شفا شہد سے حضرتؐ کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے
حضرتؐ نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہوگیا اس حکمت کو اوسکا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے
گھبرا گیا تھا **ق** عَائِشَةُ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا یَعْنِیْ عَجُوْزَیْنِ مِنْ عُجُزِ

۱۴۸۸

یَهُوْدِ الْمَدِیْنَةِ دَخَلَتَا عَلٰی عَائِشَةَ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دونون عورتون نے سچ کہا کہ مقرر مُردون پر ایسی مار پڑتی ہی کہ اوسکو سب جانور سنتے ہین یہود مدینے والون کی

اَلْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ
اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰ پاس آیا
تو اوسنے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسیٰ نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا تو اوس آنکھ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا
کی طرف پلٹ گیا سو اوسنے کہا الٰہی تو نے مجھکو اپنے ایسے بندے پاس بھیجا جو موت کو نہین چاہتا اور اوسنے تو میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو
خدا نے اوسکی آنکھ بنادی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہی سو اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی
پیٹھ پر رکھ سو جس قدر تیرا ہاتھ بالون کو ڈھک لیگا تو جتنے بال ہونگے اوتنے برس تو زندہ رہیگا موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر
آخر کو موت ہی موسیٰ نے کہا اگر یہی حال ہی تو ابھی سہی ای میرے رب مجھکو قریب کردے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینک مارنے کی مسافت
کے برابر پیغمبر خدا نے فرمایا خدا کی قسم اگر مین اوس مکان پاس ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسیٰ کی قبر جو راہ کے کنارے کی طرف ہی سرخ ٹیلے کے پاس
ف اس حدیث مین بے دین لوگ طعنہ کرتے ہین کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہین ہو سکتا اور ملک الموت تو موجب حکم الٰہی
کے آیا تھا موسیٰ نے کیون مارا اطاعت کیون نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰ کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اوسکا جواب یہ ہی کہ فرشتہ
آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اوسپر ظاہر ہوا چاہین تو اس صورت سے آنکھ کا صدمے سے پھوٹنا کچھ تعجب نہین اور حضرت موسیٰ نے
ملک الموت کو نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہی روح نکالنے کا جھوٹھا دعوی کرتا ہی کیونکہ روح نکالنا سوائے فرشتے کے آدمی
کا کام نہین اسواسطے اوسکو اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً آنکھ پر ہاتھ پڑ گیا آنکھ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہی کہ حضرت موسیٰ کو

١٧٦٤

زندگی بہت پیاری تھی اسواسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدا نے پیغام دیا اور حضرت موسیٰ نے نہ قبول کیا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ
جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ
ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةً اَنْ تُصِيْبَهٗ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو اپنے پاس ننانوے حصے رکھے اور ایک حصہ زمین مین اوتارا
سو اوسی ایک حصے کے سبب سے مخلوقات آپس مین رحمت کرتے ہین اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہین یہان تک کہ جانور اپنا کھر اوٹھا لیتا ہی
اپنے بچے پر سے اس خوف سے کہ کہین اوسکے نہ لگ جاوے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندون پر بیحساب ہی اسی سبب سے
کافرون کو جلد نہین پکڑتا اور آخرت مین ہمارے حضرت کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرت کو جو اپنی امت پر بیحد رحمت

١٧٦٥

ہی سو بھی حقیقت مین ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ تَمَامُهٗ فَاخْتَصِ
عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خشک ہو چکا قلم اوسپر جسکا تو ملنے والا ہی اور اس
حدیث کی تمامی یہ ہی سو خصی بن اس بات پر یا چھوڑ دے خصی ہونے کو ف ابو ہریرہ نے کہا کہ یا حضرت مین جوان ہون اور مجرد اگر
اجازت ہو تو فوطے کاٹ کر خصی ہو جاؤن تا کہ زنا اور حرام سے بچون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت مین ہونا ہی سو قلم تقدیر

١٧٦٦

اوسکو لکھ چکا یہ تیرا خیال بیفائدہ ہی تقدیر کے آگے کچھ تدبیر نہین چلتی م اَبُوْقَتَادَةَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ
نَبِيَّهٗ قَالَهٗ لَهٗ سَحَرًا لَيْلَةَ التَّعْرِيْسِ حِيْنَ دَعَمَهٗ ثَالِثَةً مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا تیری محافظت کرے اوسکے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی یہ حضرت نے ابو قتادہ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب

کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اوسکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار ہوتا اور
ایک روایت میں ہے عورت کے بدلے نوے عورت کا ذکر ہے اور دوسری روایت میں ہے ف جب لوگون نے جہاد میں سستی کی حضرت سلیمان نے
کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد میں غیرون کی حاجت نرہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے
تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہین ہوسکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ ق ۱۴۹۸ اَبُو بَسْرَةَ
قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قُتِلَ هٰذَا مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ يعني جُلَيْبِيبًا بخاری اور مسلم مین ابو برزہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافرون کو پھر کافرون نے اوسکو قتل کیا یہ میرا ہی مین اسکا ف جلیبیب
ایک صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی مین دیکھا کہ کافرون کی سات لاشون کے پاس اونکی لاش پڑی ہے حضرت نے اونکی فضیلت میں حدیث
فرمائی پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اونکے سر کو اپنی گود مین رکھا بعد اوسکے قبر مین دفن کیا ق ۱۴۹۹ اَبُو هُرَيْرَةَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا
مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ
تُسَبِّحُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اوسنے حکم کیا سو چیونٹیون کا مکان جلا دیا گیا
تو خدا نے اوس پیغمبر سے فرمایا کہ تجکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کے ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تھا ف حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی
مین عرض کی کہ الٰہی تو گنہگارون کی بستیون کو ہلاک کرتا ہے حالانکہ اونمین نیک لوگ بھی ہوتے ہین خدا نے حضرت موسیٰ کی تفہیم چاہی تھی حضرت موسیٰ کو
گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایے مین جا کر لیٹے وہان ایک چیونٹی نے اونکو کاٹا حضرت موسیٰ نے چیونٹیون کا مکان جلوا دیا تب خدا نے
فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور مین سب چیونٹیون کو جو یاد خدا کرتی تھین کیون جلوا دیا خ ۱۵۰۰ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ
شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بخاری مین عمران
بن حصین رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اوسکے سوا کوئی چیز نہ تھی اور اوسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا
لوح محفوظ مین ہر چیز کو بعد اوسکے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ف عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ مین حضرت کے پاس تھا
اتنے مین یمن کے لوگ آئے سو اونھون نے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو پوچھنے آئے ہین اور ہم یہ بات پوچھتے ہین کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اتنے مین کسی نے مجھسے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا مین اوسکے پیچھے گیا وہ مجلس ہو گئی اگر مین رہتا تو اس سے زیادہ
حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوائے ذات پاک کے کوئی چیز نہ تھی عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین
بعد اوسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ مین جو کہ اس عالم مین کرنا منظور تھا سو لکھا اوسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا اس
حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہین کہ آسمان اور زمین قدیم ہین سو غلط بات ہے آدمی کی عقل ناقص اسکو نہین سمجھ سکتی ہے نبی معصوم
کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے ق ۱۵۰۱ اَبُو هُرَيْرَةَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا
فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ
فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَهُمَا
فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتین تھین اونکے ساتھ اونکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت

١٦٨٠ اور جسکو یہ بات حاصل نہین اوسکو ایمان کے مزے سے خبر نہین ﴿خ﴾ اَنَسٌ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ بخاری مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لیگئے ﴿ف﴾ مصابیح مین انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ سفر
مین تھے سو بعضے اصحاب روزہ دار تھے اور بعضے نے روزہ تھے موسم تھا گرمی کا جب منزل پر پہونچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ
لوگون نے خیمے قائم کیے اور اونٹون کو پانی پلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدمت کا ثواب آج صرف بے روزہ دارون کو نصیب ہوا

١٦٨١ ﴿ق﴾ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَّسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ اَسَرَقْتَ فَقَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا عیسی بن مریم نے ایک مرد کو
چوری کرتے تو اوس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اوسنے کہا نہین صاحب مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین تو عیسی نے کہا کہ مین
اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکھہ کو مینے جھوٹھا جانا ﴿ف﴾ یعنی واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکھہ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن
کے یہ معنی ہین ایک وہ لوگ ہین جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک یہ پاک لوگ ہین کہ آنکھہ سے دیکھکر بھی بدگمان
نہین ہوتے جب اوسنے خدا کی قسم کھا کر چوری کی انکار کی تو حضرت عیسی علیہ السلام یہ سمجھے ہونگے کہ شاید اس مال مین اسکا کچھہ حق ہوگا
یا کہ بطور خوش طبعی کے اسنے لیا ہی آخر کو یہ مال مالک کو دیویگا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حسن ظن کے بہت سے ایسے
احتمالات ممکن ہین اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے بھی مسلمان کو یہی مناسب ہی کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے

١٦٨٢ ﴿م﴾ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ
يَدْخُلِ الْجَنَّةَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک مین ملا پھر خاک مین ملا پھر خاک مین ملا جسنے اپنے ماباپ کو ضعیفی اور
بڑھاپے مین پایا ایک کو یا دونون کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا ﴿ف﴾ یعنی وہ شخص بڑا بے نصیب ہی جو ضعیف ماباپ کی خدمت کر کے
بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماباپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہی اور انکو تکلیف پہنچانی اور انکی خدمت نہ کرنی دوزخ کا
سبب ہی

١٦٨٣ ﴿خ﴾ اَبُوْ بَكْرَةَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ ﴿ق﴾ لَهٗ بخاری مین ابو بکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نکرنا یہ حضرت نے ابو بکرہ سے فرمایا ﴿ف﴾ حضرت رکوع مین تھے ابو بکرہ اس خیال سے کہ رکوع کا
ثواب نہ جاتا رہے جلدی سے صف کے پیچھے نیت کر کے رکوع مین شریک ہوگئے جب حضرت کو حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی
حرص عمدہ بات ہی خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نکرنا کہ صف مین ملنا افضل ہی اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہی اور یہی مذہب ہی
امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہی لیکن نماز نہین باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت پھر
پڑھنے کو فرماتے

١٦٨٤ ﴿م﴾ اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا
بِسِلَاحٍ وَّلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ
يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ
فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرْجِعُوْنَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تمنے سنا ہی

پیچھے دوڑے کہتے ہوئے میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسی کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے
کہ موسی کو تو کوئی عیب اور بیماری نہیں پھر پتھر کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ موسی کی طرف خوب نظر کر چکے حضرت نے فرمایا پھر موسی نے اپنا کپڑا لیا پھر
پتھر کو مارنے لگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہے خدا اوسکو شرمندہ کرتا ہے اور معلوم ہوا ننگے نہانا
علیحدہ درست ہے

1605 **ق** ابو هريرة كان جريج رجلا عابدا فاتخذ صومعة وكان فيها فاتته امه
وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلاتي فاقبل على صلاته فانصرفت فلما كان من
الغد اتته وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلاتي فاقبل على صلاته فانصرفت
فلما كان من الغد اتته فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلاتي فاقبل على صلاته فقالت
اللهم لا تمته حتى ينظر الى وجوه المومسات فتذاكر بنو اسرائيل جريجا وعبادته وكانت
امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتننه لكم قال فتعرضت له فلم يلتفت اليها
فاتت راعيا كان يأوي الى صومعته فامكنته من نفسها فوقع عليها فحملت فلما ولدت
قالت هو من جريج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته وجعلوا يضربونه فقال ما شأنكم
فقالوا زنيت بهذه البغي فولدت منك فقال اين الصبي فجاؤا به فقال دعوني حتى اصلي
فصلى فلما انصرف اتى بالصبي فطعن في بطنه وقال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال
فاقبلوا على جريج يقبلونه ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا
اعيدوها من طين كما كانت ففعلوا وبينا صبي يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة
فارهة وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي واقبل اليه فنظر اليه
فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكاني انظر الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في فمه فجعل يمصها قال ومروا بجارية
وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت امه
اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا
الحديث فقالت امه حلقى مر رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني
مثله ومروا بهذه الامة وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها
فقلت اللهم اجعلني مثلها قال ان ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله وان هذه
يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني مثلها بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اوسنے ایک عبادت خانہ بنایا اوسی میں رہتا تھا سو اوسکے پاس اوسکی ما آئی
اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اوسکی ماں نے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا کہ اے رب میری ما پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں
متوجہ رہا تو اوسکی ما پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اوسکی ما پاس اوسکے آئی اور وہ نماز میں تھا سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا

دو بدھیاں مراد ہیں جو حضرت عائشہ پاس آئیں سو اونہوں نے کہا کہ قبر والوں کو اونکی قبروں میں عذاب ہوتا ہی ف خیر عائشہ سے
روایت ہی کہ میرے پاس یہود کی دو بدھیاں آئیں اونہوں نے مجھکو عذاب قبر کی خبر دی میں نے اونکی بات نمانی جب وہ چلی گئیں تب میں نے یہ حال
۱۶۸۹ حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ جسمیں عذاب قبر سے پناہ نمانگتے ہوں ق عن ابی ھریرۃ
عجب اللّٰہ من قوم یدخلون الجنۃ فی السلاسل بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب عامل کیا خدا نے
اون لوگوں سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیروں میں ف یعنی اکثر کافر بندی میں گرفتار ہوتے ہیں پھر اسلام کی ہدایت پاکر
بہشت میں داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہی یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت میں داخل ہوا ق
۱۶۹۰ البراء بن عازب عمل ھذا یسیرا و یروی قلیلا و اجر کثیرا قالہ فی رجل من بنی النبیت
قال اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ و انک عبدہ و رسولہ ثم تقدم فقاتل حتی قتل بخاری اور مسلم میں براء بن
عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یوں ہی کہ اسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے
اوس مرد کے حق میں فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اوسنے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوا خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہیں پھر آگے
بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہاں تک کہ مارا گیا ف بنی نبیت نصاری کی ایک قوم ہی اوس قوم کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اوسنے کہا
کہ میں اون کافروں سے لڑوں پھر مسلمان ہوں یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہو لے پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہو کر لڑنے لگا
آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج زکوۃ کچھہ نہیں کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت میں داخل ہوا
۱۶۹۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتوں پر مقدم ہی بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہیں ق انس غارت امکم
بخاری میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رشک کیا یعنی جلن کی تمہاری ماں نے ف حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر میں
تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے میں کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مار ا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اوس کھانے کو پیالے میں سمیٹ
کر رکھتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اوسکے عوض میں دوسرا ثابت پیالہ دیا بعضی روایت میں آیا ہی کہ حضرت عائشہ کے
گھر میں حضرت تھے اور حضرت زینب نے حضرت کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتوں میں پیدائشی چیز ہی خصوصا سوتوں میں شرع میں پھر پکڑ نہیں
۱۶۹۲ اسی واسطے حضرت نے بھی اونپر کچھہ غصہ نکیا ق ابو ھریرۃ غزا نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل
قد ملک بضع امرأۃ وھو یرید ان یبنی بھا ولما یبن بھا ولا آخر قد بنی بنیانا ولما یرفع سقفھا
ولا آخر قد اشتری غنما او خلفات وینتظر ولادھا فغزا فدنا من القریۃ حین صلوۃ العصر
او قریبا من ذلک فقال للشمس انت مامورۃ وانا مامور اللھم احبسھا علینا فحبست
علیہ حتی فتح اللّٰہ علیہ قال فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتاکلہ فابت ان تطعمہ فقال فیکم
غلول فلیبایعنی من کل قبیلۃ رجل فبایعوہ فلصقت ید رجل بیدہ فقال فیکم الغلول فلتبایعنی
قبیلتک فبایعتہ فلصقت ید رجلین او ثلثۃ بیدہ فقال فیکم الغلول انتم غللتم فاخرجوا لہ
مثل راس بقرۃ من ذھب فوضعوہ فی المال وھو بالصعید فاقبلت النار فاکلتہ فلم تحل
الغنائم لاحد من قبلنا ذلک بان اللّٰہ رای ضعفنا وعجزنا فطیبھا لنا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے

دی اور ایک حبشی ہے لاکھون کا نام ہے ابوقتادہ اور سلمہ انصاری صحابی ہین حضرت نے اونکی سپہ گری اور استادی کی تعریف کی

١٦٠٧ ق ابو ہریرۃ کان رجل یداین الناس فکان یقول لفتاہ اذا اتیت معسرا فتجاوز عنہ
لعل اللہ یتجاوز عنا قال فلقی اللہ فتجاوز عنہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد
تھا لوگون کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جاتا تو اوس سے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا نکرنا
شاید خدا ہمسے بھی درگذر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اوس سے درگذر کی ف یعنی بعد موت کے اوسپر
عذاب نکیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا خدا اوسکو نہین تنگ کرتا

١٦٠٨ ابو ہریرۃ کان زکریا نجارا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور
پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہین بلکہ پیشہ وری مرد کے حق مین بہتر ہی تاکہ اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے

١٦٠٩ ق عایشۃ کان عذابا یبعثہ اللہ علی من یشاء من عبادہ فجعلہ اللہ رحمۃ للمؤمنین ما من
عبد یکون فی بلد یکون فیہ و یمکث فیہ لا یخرج من البلد صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ
الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید قالہ لعایشۃ حین سالتہ عن الطاعون
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ خدا اوسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے
بندون سے سو خدا نے اوس وباکو ایمان دارون کے واسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کہ کسی شہر مین ہو اور اوسمین وبا پڑی ہو اور وہ وہان ٹھہرا رہے
نکلے شہر سے صبر کیے رہے ثواب کی امید رکھے جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون تقدیر الٰہی کے اوسکو نپہنچیگا تو اوسکو شہید کے برابر
ثواب ملیگا حضرت نے یہ حدیث حضرت عایشہ رض سے فرمائی جب کہ اونھون نے حضرت سے وبا کا حال پوچھا ف یعنی اگلی امت پر وبا
عذاب تھی اور امت محمدی پر رحمت ہی جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے وہ مر جاوے
تو وہ شخص شہیدون مین لکھا جاویگا جس شہر مین وبا پڑے وہان کے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اوس شہر مین
آنا نچاہیے

١٦١٠ ق جندب بن عبد اللہ کان فیمن کان قبلکم رجل بہ جرح فجزع فاخذ سکینا فحز بہا
یدہ فما رقا الدم حتی مات قال اللہ تعالی بادرنی عبدی بنفسہ فحرمت علیہ الجنۃ
بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا اوسکے ایک زخم تھا سو وہ
نسہ سکا تو اوسنے چھری کو لیا اور اوس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون بند ہوا یہان تک کہ مرگیا حق تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے
اپنی جان دینے مین جلدی کی سو مینے اوسپر بہشت حرام کی

١٦١١ ق ابو سعید کان فیمن کان قبلکم رجل قتل
تسعۃ و تسعین نفسا فسال عن اعلم اہل الارض فدل علی راہب فاتاہ فقال انہ قتل تسعۃ
و تسعین نفسا فہل لہ من توبۃ فقال لا فقتلہ فکمل بہ مائۃ ثم سال عن اعلم اہل الارض فدل
علی رجل عالم فقال انہ قتل مائۃ نفس فہل لہ من توبۃ فقال نعم و من یحول بینہ و بین التوبۃ
انطلق الی ارض کذا و کذا فان بہا اناسا یعبدون اللہ فاعبد اللہ معہم و لا ترجع الی
ارضک فانہا ارض سوء فانطلق حتی اذا نصف الطریق اتاہ الموت فاختصمت فیہ

کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو وے دونون داؤد کے پاس فیصل کروانے
کو آئین سو اونھون نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا سو وے دونون نکلین سلیمان بن داؤد پاس آئین اور اونسے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری
مجکو دو تاکہ مین اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر ان دونون عورتون کو دون تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھپر رحم کرے یہ نکرو وہ لڑکا اوس بڑی
عورت کا ہی یعنی اب مین دعوی نہین کرتی تو دوسری کو دیجیے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا **ف** حضرت سلیمان نے چھوٹی عورت کو
اسواسطے دلایا کہ اوسکو درد آیا اور اوسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اوسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ
اوسکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہی کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے **۱۷۰۲** ھ اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَتِ
امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ قَصِيْرَةٌ تَمْشِيْ مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَّخَاتَمًا
مِّنْ ذَهَبٍ مُّطْبَقًا ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَّهُوَ أَطْيَبُ الطِّيْبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوْهَا فَقَالَتْ
بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم مین ایک ٹھگنی عورت تھی
چلا کرتی تھی دو لنبی عورتون کے ساتھ سو اوسنے لکڑی کی دو کھڑاؤن بنا کر پہنی اور سونے کی ڈھکنے دار انگوٹھی بنائی پھر اوسکو مشک سے بھرا اور وہ
بڑی عمدہ خوشبو ہی سو چلی دو عورتون کے درمیان تو لوگون نے اوسکو نہ پہچانا سو اوسنے اپنے ہاتھ سے یون اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی نے جسکا
شعبہ نام ہی اوسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اوس عورت کے اشارہ کرنے کی مثال دی **ف** عورت نے کھڑاؤن اسواسطے پہنی تاکہ لنبی معلوم ہو اور
مشک کو اسواسطے لوگون کی طرف جھاڑا تا کہ خوشبو سے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہون اس حدیث مین اشارہ ہی کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچھ
حقیقت نہین **۱۷۰۳** خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَآئِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَّإِنَّهُ لَا نَبِيَّ
بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ
فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اون مین حکومت اور ریاست
کرتے تھے پیغمبر جب ایک پیغمبر وفات پاتا تھا دوسرا پیغمبر اوسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے بہت تو
ہونگے صحابہ نے کہا سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اونکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اونسے پوچھنے والا
ہی اونکی رعیت کے حال سے **ف** یعنی انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہین ہو سکتی اگلی امتون مین تو پیغمبرون سے انتظام ہوتا تھا اس امت
مین خلیفون سے ہوگا اسواسطے اونکی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھہ رعیت کے حق مین قصور کریگا تو اوس سے خدا سمجھہ لیگا **ق**
۱۷۰۴ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَآئِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَّنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَّكَانَ مُوْسٰى
يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى أَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَّغْتَسِلُ
فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِثْرِهِ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ
حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ إِسْرَآئِيْلَ إِلٰى سَوْأَةِ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتّٰى
نُظِرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل
کہ ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسی تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسی ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتا ہی کہ اوسکو
باد خایہ کی بیماری ہی حضرت نے فرمایا تو موسی ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو لے بھاگا پتھر اونکے کپڑے کو تو موسی علیہ السلام اوسکے

أفضل فأخذ حجرا فقال اللهم إن كان أمر الراهب أحب إليك من أمر الساحر فاقتل هذه الدابة
حتى يمضي الناس فرماها فقتلها ومضى الناس فأتى الراهب فأخبره فقال له الراهب أي بني
أنت اليوم أفضل مني قد بلغ من أمرك ما أرى وإنك ستبتلى فإن ابتليت فلا تدل علي وكان
الغلام يبرئ الأكمه والأبرص ويداوي الناس سائر الأدواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فأتاه
بهدايا كثيرة فقال ما ههنا لك أجمع إن أنت شفيتني قال إني لا أشفي أحدا إنما يشفي الله فإن آمنت
بالله دعوت الله فشفاك فآمن بالله فشفاه الله فأتى الملك فجلس إليه كما كان يجلس فقال له
الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال ربي وربك الله فأخذه فلم يزل
يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك أي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ الأكمه
والأبرص وتفعل وتفعل قال فقال إني لا أشفي أحدا إنما يشفي الله فأخذه فلم يزل يعذبه حتى
دل على الراهب فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فأبى فدعا بالمنشار فوضع المنشار في مفرق رأسه
فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل ارجع عن دينك فأبى فدفعه إلى نفر من أصحابه
فقال اذهبوا به إلى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فإذا بلغتم ذروته فإن رجع عن دينه
وإلا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل
فسقطوا وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فدفعه إلى
نفر من أصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به البحر فإن رجع عن دينه وإلا
فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي إلى
الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فقال للملك إنك لست بقاتلي حتى تفعل
ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهما من
كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فإنك إن فعلت
ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم أخذ سهما من كنانته ثم وضع
السهم في كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع
يده في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام آمنا برب
الغلام فأتي الملك فقيل له أرأيت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد آمن الناس فأمر
بالأخدود بأفواه السكك فخدت وأضرم النيران وقال من لم يرجع عن دينه فأقحموه فيها أو
قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امرأة ومعها صبي لها فتقاعست أن تقع فيها فقال لها الغلام
يا أمه اصبري فإنك على الحق۔ مسلم عن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اوسکا
ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہو گیا اوسنے بادشاہ سے کہا کہ میں بڈھا ہو گیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اوسکو جادو سکھلاؤں

ای رب میری ما پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی ما پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس پھر آئی سو اوسنے پکارا کہ ای جریج تو اوسنے کہا کہ ای رب میری ما پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی مانے یون کہا کہ الٰہی اوسکو مت مار یو جب تک کہ یہ بدکار عورتون کا مونہہ نہ دیکھ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اوسکی عبادت کے آپسمین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اوسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین جریج کو بلا مین تمھاری خاطر سے گرفتار کر دون سو وہ عورت اوسکے سامنے آئی تو جریج نے اوسکی طرف کچھ التفات نکیا تو وہ چرانے والے پاس آئی اور وہ اوسکے عبادت خانے پاس ٹھہرتا تھا سو اوس عورت نے اوسکو اپنی ذات پر قادر کیا سو اوسنے اوس سے صحبت کی تو اوسکے پیٹ رہ گیا سو وہ جب جنی تو اوس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہی تو لوگ اوسکے پاس آئے اور اوسکو اوسکے عبادتخانے سے اوتارا اور اوسکا عبادتخانہ ڈھادیا اور اوسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہی تمھارا یعنی کیون مجھے مارتے ہو سو اونھون نے کہا کہ تونے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا جنی ہی تو اوسنے کہا وہ لڑکا کہان ہی سو اوسکو وے لے آئے تو جریج نے کہا مجھے چھوڑ دو تا کہ مین نماز پڑھ لون پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اوسکے پیٹ مین ٹھوکا دیا اور کہا ای لڑکے تیرا کون باپ ہی پھر لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہی حضرت نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اوسکو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادتخانہ سونے سے بنا دینگے جریج نے کہا کہ نہین اوسی طرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تھا سو اونھون نے بنا دیا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی ماکا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پہ ستھری پوشاک والا سو اوسکی مانے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اوس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اوسکو دیکھا تو یون کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نہ کیجیو پھر اپنی ماکی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابو ہریرہ نے کہا کہ گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون اور حضرت اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمے کی اونگلی اپنے مونہہ مین ڈالکے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تونے حرام کیا تونے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجکو اللہ کفایت کرتا ہی اور وہی اچھا وکیل ہی تو اوس لڑکے کی مانے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نکیجیو سو اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اوس لونڈی کی طرف دیکھا تو کہا الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو تو اوسی جگہہ ما اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو اوسکی سر مونڈی مانے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا سو مینے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تونے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نکرنا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وے اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تونے حرام کیا چوری کی تو مینے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو سو تونے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ مقرر وہ مرد ظالم تھا سو مینے کہا کہ الٰہی مجکو ویسا نکرنا اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہین کہ تونے حرام کیا اور حال انکہ اوسنے حرام نہین کیا اور کہتے ہین کہ تونے چوری کی اور حال انکہ اوسنے چوری نہین کی تو اسواسطے مینے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا **ف** ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوا تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود مین نہین بولا ایک عیسی بن مریم پھر حدیث فرمائی اور دو لڑکون کا ذکر فرمایا تو تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا **ق** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ **قاله** مُنْصَرَفَهُ مِنْ ذِي قَرَدٍ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے سوارون مین بہتر سوار آج ابو قتادہ ہی اور ہمارے پیادون مین بہتر پیادہ سلمہ ہی حضرت نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا **ف**

۱۷۰۶

أفضل فأخذ حجرا وقال اللهم إن كان أمر الراهب أحب إليك من أمر الساحر فاقتل هذه الدابة
حتى يمضي الناس فرماها فقتلها ومضى الناس فأتى الراهب فأخبره فقال له الراهب أي بني
أنت اليوم أفضل مني قد بلغ من أمرك ما أرى وإنك ستبتلى فإن ابتليت فلا تدل علي وكان
الغلام يبرئ الأكمه والأبرص ويداوي الناس سائر الأدواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فأتاه
بهدايا كثيرة فقال ما ههنا لك أجمع إن أنت شفيتني قال إني لا أشفي أحدا إنما يشفي الله فإن آمنت
بالله دعوت الله فشفاك فآمن بالله فشفاه الله فأتى الملك فجلس إليه كما كان يجلس فقال له
الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال ربي وربك الله فأخذه فلم يزل
يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك أي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ الأكمه
والأبرص وتفعل وتفعل قال فقال إني لا أشفي أحدا إنما يشفي الله فأخذه فلم يزل يعذبه حتى
دل على الراهب فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فأبى فدعا بالمنشار فوضع المنشار في مفرق رأسه
فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل ارجع عن دينك فأبى فدفعه إلى نفر من أصحابه
فقال اذهبوا به إلى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فإذا بلغتم ذروته فإن رجع عن دينه
وإلا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل
فسقطوا وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فدفعه إلى
نفر من أصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به البحر فإن رجع عن دينه وإلا
فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي إلى
الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فقال للملك إنك لست بقاتلي حتى تفعل
ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهما من
كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فإنك إن فعلت
ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم أخذ سهما من كنانته ثم وضع
السهم في كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوضع السهم في صدغه فوضع
يده في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام آمنا برب
الغلام فأتي الملك فقيل له أرأيت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد آمن الناس فأمر
بالأخدود بأفواه السكك فخدت وأضرم النيران وقال من لم يرجع عن دينه فأقحموه فيها أو
قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امرأة ومعها صبي لها فتقاعست أن تقع فيها فقال لها الغلام
يا أمه اصبري فإنك على الحق مسلم میں صہیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اوسکا
ایک جادوگر تھا سو جب بڈھا ہو گیا اوسنے بادشاہ سے کہا کہ میں بڈھا ہو گیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اوسکو میں جادو سکھلاؤں

مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ جَآءَ تَآئِبًا مُّقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ
وَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ
فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْهُ فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْٓ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖٓ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖٓ
اَنْ تَقَرَّبِيْ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَآءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا کہ اوسنے ننانوے جان کو قتل کیا تھا تو اوسنے لوگون سے پوچھا کہ
روے زمین پر بہت بڑا عالم کون ہی سو اوسکو درویش بتلایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہی تو اوسکے پاس گیا سو اوسنے
کہا کہ اوس شخص نے ننانوے جان کو قتل کیا ہی کیا اوسکی توبہ قبول ہوگی تو اوس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تو اوسنے اوس
درویش کو قتل کیا سو اوسنے اوسکو قتل کرکے سو کو پورا کیا پھر اوس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہی تو اوسکو ایک عالم
مرد بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہی سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا ہی سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہو سکتی
ہی تو اوس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہی یعنی توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کی طرف
جا مقرر وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی خدا کی عبادت کر اونکے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے
کہ وہ بُری زمین ہی سو وہ شخص اوس طرف کو چلا یہان تک کہ جب آدھی راہ چل گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اوسمین رحمت کے فرشتے
اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہی اپنے دلسے خدا کی طرف متوجہ ہو کر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ
اسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا تو اونکے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اوسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اوسنے کہا
کہ دونون زمینون کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اوسی کے لائق ہی تو فرشتون نے ناپا تو اوسکو اوسی زمین کی طرف
نزدیک تر پایا جدھر کا اوسنے ارادہ کیا تھا تو اوسکو رحمت کے فرشتون نے لیا اور دوسری روایت مین ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہوجا
اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہوجا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بھل توبہ کی زمین کی طرف ٹھسکا یعنی مرنے کے وقت
دونون زمین کے بیچ مین پڑا تھا چھاتی سے ہمک کر اودھر قریب ہو گیا **ف** اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول
ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تاکہ بد یارون کی صحبت پھر اوسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین
اگر اونکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچوین یہ کہ رحمت الٰہی کی کچھ
حد نہین ادھر بندے نے خالص دلسے توبہ کی اودھر دریاے رحمت اور مغفرت جوش مین آیا **ص** صُهَيْبٌ كَانَ مَلِكٌ فِيْمَنْ
كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهٗ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ
فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهٗ فَكَانَ فِيْ طَرِيْقِهٖٓ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهٗ فَاَعْجَبَهٗ
فَكَانَ اِذَآ اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ فَاِذَآ اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهٗ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ
فَقَالَ اِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِيْٓ اَهْلِيْ وَاِذَا خَشِيْتَ اَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَآبَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ

۱۷۱۲

تو مجکو نہ مار سکیگا یہان تک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو بتاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہی اوسنے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین
جمع کر اور ایک کھنبے پر مجکو سولی دے پھر میری ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مارتا ہون پھر
مجکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجکو قتل کر سکیگا سو بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اوس لڑکے کو ایک کھنبے پر سولی دیا پھر اوسنے
اوسکی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مین مارتا ہون پھر اوسکو تیر مارا سو اوسکی کنپٹی پر تیر لگا
سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا ایمان لائے ہم لڑکے کے
مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین بادشاہ سے کسی نے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجکو ڈر تھا خدا کی قسم مقرر تجپر تیرا ڈر پڑا اور تیرا ڈر کر گزرا البتہ لوگ تو ایمان لا چکے
سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہون کے ناکون پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اوسنے اونکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے
نہ پھرے اوسکو خندق مین ڈھکیل دو یا کہ یون کہا جاوے کہ اسمین گر پڑ سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہان تک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھ اوسکا
ایک لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تاکہ خندق مین نگرے تو لڑکے نے اوس سے کہا اے ما تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق پر ہی **ف** اس حدیث مین اہل حق
اور اہل باطل کا اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الٰہی کا بیان ہی چنانچہ اس قصے کو حق تعالی نے سورۂ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ مین مجمل بیان فرمایا ہی حضرت نے
اوسکو مفصل بیان کیا

١٦١٣ ھ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ مسلم مین
معاویہ بن حکم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے سو جسکی لکیر اونکی لکیر سے موافق پڑی تو وہ ٹھیک ہی
ف معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب اونکے پاس
مت جایا کرو پھر مینے کہا کہ بعضے لوگ لکیرین کھینچ کے کچھ حال بتلاتے ہین تب حضرت نے حدیث فرمائی عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ کفار عرب کا دستور تھا کہ
جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیرین بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین تو اوس کام کو نیک جانتے اور اگر
ایک لکیر رہتی تو اوسکو بد جانتے علماے حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین ہو اسواسطے کہ خط کشی اوس پیغمبر کا معجزہ تھا تو اوسکے
موافق اور لوگون سے ہونا محال ہی بعضے نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین سو یہ غلط بات ہی اسواسطے کہ اوس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہین
ہو سکتی تاکہ اس خط اور اوس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہی کہ آیندہ کی بات بالیقین کوئی نہین جان سکتا اور
اوسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع مین ہرگز درست نہین

(حاشیہ: دلیل عدم جواز علم رمل وغیرہ)

١٦١٤ ھ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ
مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے مخلوقات کی تقدیرین اور اندازے لکھے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس
ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اوسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اوسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا
کہ پانی کا وجود آسمان زمین سے مقدم ہی

١٦١٥ ھ جَابِرٍ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قَالَهُ لِعَبْدٍ
لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ جَاءَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ تو جھوٹھا ہی حاطب دوزخ مین نجاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سے فرمایا
وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا **ف** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو
حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تھے اونپر دوزخ حرام ہی وہ مقرر بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ مین

تو پادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمد رفت کی راہ مین حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک
درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سو اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طرف
ہوکر نکلتا اور اوسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو
درویش نے کہا کہ جب تجھے جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والون نے مجھکو روکا تھا اور جب تجھے اپنے گھر والون سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے
مجھکو روکا سو اسی حال مین وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قد اور جانور پر گذرا کہ اوسنے لوگون کو آمد رفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج
مین دریافت کرتا ہون کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اوسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو
جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلین پھرین پھر اوسکو مارا سو اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش
پاس آیا اور اوسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اوس سے کہا ای بیٹا تو مجھسے افضل ہے تیرا مرتبہ یہان تک پہنچا کہ مجھکو نظر پڑا اور مقرر
عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجھکو نہ بتلائیو اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگونکے
علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال پادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ
جو مال کہ یہان ہے وہ سب تیرے واسطے ہے اگر تو مجھکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خداہی کا کام ہے سو اگر تو خدا
کا ایمان لاوے تو مین خدا سے دعا کرون تو وہ تجھکو چنگا کر دیویگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب پادشاہ
پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس سے پادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کر دی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے
پادشاہ نے کہا میرے سوا بھی کوئی تیرا مالک ہے مصاحب نے کہا میرا اور تیرا مالک خدا ہی سو پادشاہ نے اوسکو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا
یہان تک کہ اوسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو پادشاہ نے اوس سے کہا ای بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پہنچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو
چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے حضرت نے فرمایا سو اوس لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہے سو پادشاہ نے اوس
لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہان تک کہ اوسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑ آیا اور اوس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے
دین سے سو اوسنے انکار کی سو پادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاندپر پر رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہان تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا
پھر پادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اوسنے نمانا سو اوسکی چاندپر آرہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہانتک
کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نمانا سو پادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبون کو
دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاے
تو بہتر ہے اور نہین تو اوسکو ڈھکیل دو سو وے اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھکو ان کے شر سے بچا جس طرح
کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اونکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا پادشاہ پاس چلا آیا سو پادشاہ نے اوس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے
ساتھیون کا اوسنے کہا خدا نے مجھکو اونکے شر سے بچایا سو پادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ اور اوسکو
ناؤ پر چڑھاؤ اور اسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہے اور نہین تو اسکو دریا مین ڈال دو سو وے لوگ اوسکو لیگئے
سو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھکو انکے شر سے بچا جس طرح کہ تو چاہے سو اونکو لیکر ناؤ اوندھی ہو گئی تو وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا پادشاہ
پاس چلا آیا تو پادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیون کا کیا حال ہوا اوسنے کہا خدا نے مجھکو انکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے پادشاہ سے کہا

یعنی اگلی امت مین بہی عورتین بکمال نہین ہوئی ف مگر دو کے سوا کوئی عورت باکمال نہین ہوئی فرعون کی جورو آسیہ اور عمران کی بیٹی مریم اور عورتوں سے
١٧٢٠ باکمال ہوئین اسواسطے کہ امت محمدی مین حضرت خدیجہ رض اور حضرت فاطمہ رض اور حضرت عایشہ رض کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہی م ابو ہریرۃ
مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا
وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَدَمُهُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک اپنے مدی اور دینار کو
روکیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکیگا اور ہوجاؤگے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤگے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤگے تم جیسے آگے تھے پھر ابو ہریرہ نے کہا
کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہی ابو ہریرہ کا گوشت اور خون یعنی اسمین کچھ شک نہین ف قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہی جسمین اناج کو ناپتے ہین
اور اردب چوتھہ سیر کا ہوتا ہی اس حدیث مین آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہی کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملیگا رعیت سردار کی اطاعت نکریگی
١٧٢١ جیسے اسلام سے پہلے بے سردار تھا ویسا ہی ہوجاویگا م انس نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِنَّا
أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا
اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيُقَالُ مَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ
مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابھی مجھپر ایک سورت اتری پھر حضرت نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنی ای محمد ہمنے تجکو کوثر دیا تو
نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر بیشک تیرا دشمن بے نام و نشان ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہی ہمنے کہا کہ خدا
اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہی کہ میرے رب نے اوسکا مجھسے وعدہ کیا ہی اوسپر بہت خیر ہی کوثر حوض ہی جسپر میری امت
گذریگی اوسکے برتن جتنے آسمان کے تارے تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا تو مین کہونگا ای میرے رب یہ تو میری امت سے ہی تو حکم ہوگا کہ تو نہین جانتا
کہ تیرے بعد اسنے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہوگیا ف عرب کے چند گروہ حضرت کے بعد مرتد ہوگئے صدیق اکبر نے اونکو مارا یہ لوگ حوض کوثر سے الغیب این
١٧٢٢ ق ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ
ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رض سے جنکا عقبہ بن عامر انصاری نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل اترا
سو اوسنے میری امامت کی تو مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینا اوسکے ساتھ نماز پڑھی
پھر مینا اوسکے ساتھ نماز پڑھی ف یعنی پانچ وقت کی فرض نماز تعلیم کے واسطے جبرئیل نے حضرت کو پڑھائی تاکہ امت کو اسی طرح تعلیم کرین
١٧٢٣ م بریدة بن الحصيب قال أجرك وردها عليك الميراث فقاله لامرأة قالت إني تصدقت على
أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہوگیا اور وراثت سے وہ لونڈی تجکو
پھر ملی یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ مینے اپنی ماکو لونڈی بخشدی تھی اور میری ما مرگئی ف یعنی تجکو دو فائدے ہوئے ایک تو
١٧٢٤ دینے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے ق ابن مسعود وَقَاهَا اللهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا يَعْنِي حَيَّةً خَرَجَتْ
عَلَيْهِمْ بِمِنًى بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اوسکو تمہارے شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اوسکے شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو منا کے
رستے کے مقام مین نکلا تھا ف عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ ہم منا کے غار مین تھے حضرت پر وہان سورہ مرسلات اتری ہم اوسکو یاد کرتے تھے اتنے مین وہان ایک سانپ نکلا حضرت نے

قنوجی یا کاونس بقدر ٢٢ صاع

تو بادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمد رفت کی راہ مین حضرت عیسیٰؑ کے دین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سو اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طرف ہوکر نکلتا اور اوسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والون نے مجکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والون سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجکو روکا سو اسی حال مین وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قد اور جانور پر گذرا کہ اوسنے لوگون کو آمد رفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج مین دریافت کرتا ہون کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اوسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلین پھرین پھر اوسکو مارا سو اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اوسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اوس سے کہا ای بیٹا تو مجسے افضل ہے مقرر تیرا مرتبہ یہان تک پونہچا کہ مجکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجکو نہ بتلائیو اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگون کے علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہوگیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ یہان ہے وہ سب تیرے واسطے ہے اگر تو مجکو چنگا کردے لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا کا ایمان لاوے تو مین خدا سے دعا کرون تو وہ تجکو چنگا کردیگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کردیا پھر وہ مصاحب بادشاہ پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس سے بادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کردی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوا بھی کوئی تیرا مالک ہے مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہی سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا سو ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہان تک کہ اوسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا ای بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پونہچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے حضرت نے فرمایا سو اوس لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہے سو بادشاہ نے اوس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہان تک کہ اوسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑ آیا اور اوس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے دین سے سو اوسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاند پر رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہان تک کہ دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اوسنے نمانا سو اوسکی چاند پر آرہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نمانا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبون کو دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پونہچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہے اور نہین تو اوسکو ڈھکیل دو سو وے اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو ان کے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اونکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے ساتھیون کا اوسنے کہا خدا نے مجکو اونکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ اور اسکو ناؤ پر چڑھاؤ اور اسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہے اور نہین تو اسکو دریا مین ڈال دو سو وے لوگ اوسکو لیگئے سو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو انکے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو اونکو لیکر ناؤ اوندھی ہوگئی تو وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیون کا کیا حال ہوا اوسنے کہا خدا نے مجکو اونکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ

ف قصہ درویش و ساحر و ... آیات الٰہی

اللہ کے ذمے پر ہی ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اوسکا جان اور مال لینا حرام ہی لیکن اگر ناحق خون کریگا تو بدلا جائیگا
یا مال ضامن ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر مین مسلمان ہوا اور دل مین کافر رہا تو اوس سے خدا حساب کریگا دلون کے
۱۷۳۰ حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہین ق اَبُو هُرَيْرَةَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ
وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو ایسی
بستی مین رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیون کو کھاویگی یعنی فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہونگے لوگ اوسکو یثرب کہتے ہین اور اوسکا عمدہ نام
مدینہ ہی برے لوگون کو مدینہ نکال دیتا ہی جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہی ف مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرت نے نام بدل ڈالا ق
۱۷۳۱ اَنَسٌ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى بخاری اور
مسلم مین انس اور سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور قیامت متصل ہوا جیسے یے دونون حضرت نے اپنی دونون انگلیون
کی طرف اشارہ کیا یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی ف حضرت خاتم النبیین ہین حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہین قیامت تک
۱۷۳۲ حضرت کا دین قائم رہیگا تو حضرت مین اور قیامت مین کوئی حائل نہ ٹھہرا ق اَبُو هُرَيْرَةَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ
قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیدا ہوا
بنی آدم کے عمدہ زمانے والون سے ایک زمانے والون کے بعد دوسرے زمانے والون سے یہان تک کہ مین اون زمانے والون سے ہوا جن سے ہوا ف
۱۷۳۳ یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہین کہ سب مسلمان تھے ہ جَابِرٌ بُعِثَتْ
هٰذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے سے ف مصابیح
جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت سفر گئے تھے جب مدینے کے قریب پہنچے تو آندھی چلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے مین آئے تو معلوم ہوا کہ ایک
۱۷۳۴ بڑا منافق مر گیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر دی ق اِبْنُ عُمَرَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللهُ
وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ الْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ
قَالَ لَا صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى شَهَادَةِ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَ
صَوْمِ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہی خدا کو ایک جاننے پر
اور نماز قائم کرنے پر اور زکوۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبد اللہ بن عمر رض سے کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبد اللہ نے
کہا نہین رمضان کے روزے اور حج پر یون ہی مینے حضرت سے سنا ہی یعنی اول روزہ بعد اوسکے حج اور دوسری روایت یون ہی کہ اسلام کی بنیاد
پانچ چیز پر ہی اسکی گواہی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود حق نہین اور محمد اوسکا بندا اور اوسکا رسول ہی اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور
۱۷۳۵ بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا ق اَبُو هُرَيْرَةَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ
وَفِي رِوَايَةٍ الْفُضَّاعِي حُفَّتْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روکی گئی اور ڈھانپی گئی بہشت مشقت اور
تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے ف یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہین اور عبادت
۱۷۳۶ اور تقوی مشقت اور تکلیف سے خالی نہین اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہی ق عَائِشَةُ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ

خ

١٧١٦ پہنتر ہوسوتے خ عُروۃ بن الزبیر کذب سعد و لکن ھذا یوم یعظم اللہ فیہ الکعبۃ و یوم یکسی فیہ الکعبۃ یعنی سعد بن عبادۃ لما قال لابی سفیان الیوم یوم الملحمۃ الیوم تستحل الکعبۃ فاخبر ابو سفیان بذالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا وقع مرسلا وھو من حدیث عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاری مین عُروہ بن زبیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے لیکن یہ دن تو وہ ہی جسمین خدا کعبے کی تعظیم کرواویگا اور اس دن مین کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے ابو سفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابو سفیان نے یہ خبر حضرت سے کی یہ حدیث مرسل ہی یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین نہین ذکر کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عائشہ رض سے ہی وہ حضرت سے روایت کرتین ہین ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ جب حضرت نے فتح مکے کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہنچی تو ابو سفیان اور حکیم اور بدیل حضرت کی خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرت کے پاسبان انکو پکڑ لیگئے ابو سفیان مسلمان ہوا جب حضرت نے کوچ کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابو سفیان کو ایک جگہہ لیکر کھڑے ہو تاکہ وہ مسلمانون کی فوج کو دیکھے تو عباس اوسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابو سفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا جاتا تھا عباس رض بتلاتے جاتے تھے ابو سفیان کہتا تھا مجکو ان لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابو سفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہین عباس نے کہا یہ انصاری لوگ ہین انکے سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابو سفیان سے کہا کہ آج خوب خونریزی کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا پھر حضرت کا جھنڈا آیا اور حضرت کا علم زبیر کے پاس تھا ابو سفیان نے حضرت سے کہا کہ آپنے سعد کا قول نہین سنا حضرت نے فرمایا کیا اوسنے کہا ابو سفیان نے وہ قول بیان کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تو مسلم لوگون کو دلاسا دیا

١٧١٧ ق سلمۃ بن الاکوع کذب من قال لہ ان لہ لاجرین وجمع بین اصبعیہ انہ لجاھد مجاھد قل عربی مشی بھا مثلہ یعنی عامر بن الاکوع اخا سلمۃ وقد اصاب رکبتہ ذباب سیفہ فمات منہ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا جسنے وہ قول کہا مقرر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہین اور حضرت نے اپنی دو اونگلیون کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی کمتر اوسکے برابر لڑائی مین چلا پھرا حضرت نے یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق مین فرمائی اور اونکی تلوار کا پھیلا اونکے زانو پر لگ گیا تھا سو وے اوسی صدمے سے مر گئے ف جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری تو اوس تلوار کا پھیلا اونھین کے زانو پر پڑا اوسی صدمے سے وہ مر گئے بعضے لوگون نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھہ سے مرے اونکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا جب حضرت نے یہ کلام سنا تب حدیث فرمائی عامر کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیقصد اپنے ہاتھہ سے اپنے بدن پر زخم لگ جاوے اور اوس سے آدمی مر جاوے تو اوسکی موت حرام نہین

١٧١٨ ھ ابو ھریرۃ کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع وفی روایۃ القضاعی اثما مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے اور قضاعی کی روایت مین یون ہی کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو بیان کرے ف یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھ سے خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی مقرر دروغگو ٹھہرا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب تک بات کو خوب تحقیق نہ کر لیوے ہرگز زبان پر نہ لاوے

١٧١٩ ق ابو موسی کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء غیر مریم بنت عمران وآسیۃ امرأۃ فرعون بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون سے بہت لوگ کمال کو پہنچے

يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ فَقُلْتُ
يَا جِبْرَئِيلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ
وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ
وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ اَلْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِلْبُخَارِيِّ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئین اگلی امتین تو ایک پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ ایک گروہ
تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور
اوسکے ساتھ پانچ آدمی تھے اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر مینے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہی سو مینے کہا ای جبرئیل یہ لوگ میری امت ہین
جبرئیل نے کہا نہین لیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو مینے دیکھا تو بڑا جھنڈ ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہین اور یہ ستر ہزار جو آگے
ہین نہ اونپر حساب ہی اور نہ عذاب مینے کہا اسکا کیا سبب ہی جبرئیل نے کہا نہ بیماری مین داغتے تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ
شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہی **ف**
جتنے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لائے ہونگے وہی قیامت مین اوسکے ساتھ ہونگے اور بعضے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اوسکے ساتھ کوئی نہو گا
معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا توکل نہین اسواسطے کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہی بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا
توکل کے مخالف ہی لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوا باقی نرہے تو اوسوقت مین داغنا بھی درست ہی **ھ** جَابِرٌ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ
فَإِذَا مُوسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ
مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ
شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ
بْنُ خَلِيفَةَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر سو موسیٰ تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوہ کے
مرد اور دیکھا مینے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگون مین عیسیٰ سے زیادہ تر مشابہ عروہ بن مسعود ہی اور مینے ابراہیم علیہ السلام
کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین ابراہیم سے زیادہ تر مشابہ تمھارا صاحب ہی یعنی خود حضرت اور مینے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا
تو میرے دیکھے لوگون مین جبرئیل سے زیادہ تر مشابہ دحیہ بن خلیفہ ہی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتَّةٍ
أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا
وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل ہوئی
اور پیغمبرون پر چھہ چیزون کے سبب سے مجکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رعب سے فتح ملی اور میرے واسطے غنیمت کے مال حلال ہوئے اور میرے واسطے
تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور مین تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مین خاتم النبیین ہوا **ف** جوامع الکلم اوسکو
کہتے ہین جسمین تھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہون جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہین جنکے معانی اور مطالب کی کچھہ حد نہین جتنا
غور کیجیے اوتنے مطالب کھلتے ہین باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارہوین حدیث مین گذرا لیکن اسمین چھہ چیزکو فرمایا اور اوسمین پانچ چیز
سو اسکا سبب یہ ہی کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ فُقِدَتْ أُمَّةٌ

۱۷۴۵
۱۷۴۶
۱۷۴۷

فرمایا کہ اسکو مار ڈالو پھر او سکے مارنے کو دوڑے سانپ اپنے بل مین گھس گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہی

فصل فیما لم یسم فاعلہ اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی مجہول ہی

۱۷۲۵ **ق** عائشۃ اُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهٖ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفُ عَنْ وَّجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَاَقُوْلُ اِنْ يَّكُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مجکو تو خواب مین دکھلائی گئی تین رات تجکو میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی ٹکڑے مین سو یون کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہی مینے تیرا چہرا کھولا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ صورت تیری ہی ہی تو مین کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہی تو خدا یون ہی کریگا یعنی تو میرے نکاح مین آویگی **ف** یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہی یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہوئی تو مقرر نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب مین کچھ شک اور تردد نہین ہوتا

۱۷۲۶ **ھ** ابو ھریرۃ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِي بَعْضُ اَهْلِي فَنُسِّيْتُهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَنَسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شب قدر مجکو خواب مین معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہل بیت نے مجکو جگا دیا تو مین اوسکو بھلا دیا گیا اور دوسری روایت یون ہی کہ مین شب قدر کو بھول گیا تو اوسکو رمضان کی اخیر دس راتون مین تلاش کرو **ف** یعنی طاق راتون مین

۱۷۲۷ **ق** جابر اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَّمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِي اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو پانچ نعمتین ملین کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین مجکو فتح نصیب ہوئی دہاک سے مہینا بھر کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہہ نماز اور تیمم درست ہی سو جس مرد کو میری امت سے جہان نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھسے پہلے کسیکو حلال نتھے اور مجکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور ہر پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور مین تمام عالم کے لوگون پر بھیجا گیا **ف** یعنی ان پانچ چیزون سے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے حضرت کا رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کھاتا تھا یہود نصاری کو سوے عبادتخانے کے اور جگہہ نماز پڑھنا درست نتھا اور تیمم کا حکم نتھا امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت مین اول حضرت کے سوا کوئی پیغمبر شفاعت نکر سکیگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسیکو حاصل نہین ہوا بجز حضرت کے

۱۷۲۸ **ق** ابن عباس اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہی سجدہ کرنے کا سات ہڈیون پر یعنی پیشانی پر اور دونون ہاتھون پر اور دونون گھٹنون پر اور دونون قدمون کے سرے پر اور یہ حکم ہوا ہی کہ نماز مین کپڑے اور بالون کو نہ سمیٹو **ف** نماز مین بالون کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہی

۱۷۲۹ **ق** ابو بکر و عمر و جابر اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق رض اور عمر فاروق رض اور جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو لوگون سے لڑنے کا حکم ہوا یہان تک کہ وے لا الٰہ الا اللہ کہین سو جسنے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا اوسنے اپنا مال اور جان بچا لیا مگر دین کی حق تلفی کا بدلا ہی اور اوسکا حساب

١٧٥٥ کرنے کی خوبی بار بار کہی **ف** غرض یہ کہ مسواک میں غفلت اور سستی نکرے مسواک کی عادت ڈالے **ق** جَابِرٌ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ
شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِي فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي وَ
عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي
فَإِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِي جِبْرَئِيلَ فَأَخَذَتْنِي رَجْفَةٌ شَدِيدَةٌ فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ
دَثِّرُونِي فَدَثَّرُونِي فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ حرا کے پہاڑ میں مینے ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو میں پہاڑ کے اندر اوترا تو مجکو کسی نے پکارا
تو مینے اپنے آگے اور پیچھے داہنے اور بائیں دیکھا تو مینے کسیکو نہ پایا پھر مجکو کسی نے پکارا تو میں دیکھنے لگا سو مینے کسیکو نہ دیکھا پھر مجکو کسی نے پکارا
تو مینے اپنا سر اوٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل ہوا میں تخت پر بیٹھے ہیں سو مجکو سخت کپکپی نے لیا تو میں خدیجہ پاس آیا سو مینے کہا مجکو اوڑھاؤ
تو انھوں نے مجکو اوڑھایا اور مجھپر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورہ مدثر اوتارا یعنی اے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے خوف دلا
١٧٥٦ **ف** حضرت پر اول اقرا کی سورت اوتری تھی پھر تین برس وحی بند رہی اوسکے بعد سورہ مدثر اوتری **ق** الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ
خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ **قاله** لِأَبِيهِ مَخْرَمَةَ یعنی قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرًا بِالذَّهَبِ
بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ قبا مینے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ قبا مینے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ حضرت نے
مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا مراد ریشمی قبا ہے جسمیں سونے کا تکمہ لگا تھا **ف** جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اوس وقت تک ریشمی
١٧٥٧ کپڑا حرام نہوا تھا یا اسواسطے دیا ہو کہ اسکو بیچ لیویں **ق** اَنَسٌ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا
قَالُوا هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بہشت میں
١٧٥٨ داخل ہوا تو مینے جوتی کی چپ چپی سنی مینے پوچھا کون ہے فرشتوں نے کہا کہ یہ غمیصا ہے ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں **خ** سَمُرَةُ
رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ
مِنْهَا قَالَا أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ بخاری میں سمرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے آج کی رات دو مردوں کو
دیکھا سو وے مجکو ایک درخت پر چڑھا لیگئے پھر مجکو اونھوں نے ایک گھر میں داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا مینے اوس سے بہتر کبھی نہیں دیکھا اون
١٧٥٩ دونوں مردوں نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہے **ف** یہ حضرت نے خواب میں دیکھا **خ** ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ
خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلٰى مَهْيَعَةَ بخاری میں عبداللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہانتک کہ مہیعہ میں جا کر
اوتری سو مینے اوسکی یہ تعبیر کہی کہ مدینے کی وبا مہیعہ میں ڈالی گئی **ف** مہیعہ جحفہ کا نام ہے جو مدینے سے چھ کوس ہے وہاں یہود رہتے تھے
١٧٦٠ مدینے میں اکثر وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرت نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہاں سے وبا جاتی رہی اور جحفہ میں جا پڑی **خ** عَائِشَةُ رَأَيْتُ
جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بخاری میں حضرت عائشہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے دوزخ کو دیکھا کہ اوسکا بعضا ٹکڑا بعضے ٹکڑے کو کچلے ڈالتا تھا اور مینے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں گھسیٹے
پھرتا تھا اور اوسی نے اول سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی **ف** عمرو بن عامر حضرت سے تین سو برس آگے تھا بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑنے کی اوسی نے

بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیپار حرام ہوا **ف** شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز
درست نہین **ح** ١٦٣٧ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى لِسَانِيْ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ حرام ہو گیا میری زبان پر مدینے کے دو سنگستان کے اندر **ف** بعضے علما کے نزدیک جیسے مکہ حرم ہی ویسے ہی مدینہ بھی ہی اور شافعی کی دلیل ہی
ه ١٦٣٨ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ
شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا وَكَانَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ
اللّٰهُ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَتَجَاوَزُوْا عَنْهُ مسلم مین ابو مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین سے ایک
مرد کا حساب ہوا تو اوسکی نیکی کچھ بھی نپائی مگر وہ لوگون سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلامون سے حکم کرتا تھا کہ محتاج سے قرض
مانگنے مین سختی نکرین خدا نے فرمایا کہ ہم اوسکی نسبت زیادہ ترکرم اور احسان کے سزاوار ہین سو اپنے فرشتو اوس سے درگذر کرو **ح** ١٦٣٩ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَاْكُلُ
اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہو گیا تھا داؤد پر قرآن سو وے اپنی سواریون کے
کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے **ف** قرآن سے مراد زبور ہی
ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داؤد کا معجزہ تھا اور باوجودیکہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کھاتے تھے **ه** ١٦٤٠ عَائِشَةُ
خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لوکسے اور آدم پیدا ہوئے اوس سے جسکا تمسے قرآن مین بیان ہوا یعنی
مٹی سے **ح** ١٦٤١ اَنَسٌ رُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ
فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاُتِيْتُ بِثَلٰثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَّقَدَحٌ
فِيْهِ عَسَلٌ وَّقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ بخاری مین انس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سدرۃ المنتہی کی طرف گیا تو وہان چار نہرین ہین دو نہرین ظاہر اور دو باطن ظاہر نہرین تو نیل اور فرات اور باطن
نہرین بہشت مین جاری ہین اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے مین دودھ اور ایک پیالے مین شہد اور ایک پیالے مین شراب تو مینے دودھ کا
پیالہ لیا تو مجھکو حکم ہوا کہ تمنے پیدایشی دین پایا **ف** معراج کی حدیث مین اسکا مفصل بیان ہو چکا **ه** ١٦٤٢ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عُذِّبَتِ
امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے مقدمے مین اوسنے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اوسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اوسکو
چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی **ه** ١٦٤٣ اَبُوْ ذَرٍّ عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا
الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُّ فِيْ مَسَاوِيْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ مسلم مین ابو ذر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو مینے امت کے نیک اعمال مین پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے
علیحدہ ڈالی جاوے اور اسکے برے اعمال مین مینے پایا کھکار کو جو مسجد مین ہو اور زمین مین نہ ڈالی جاوے **ف** راہ مین تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور پتھر
ق ١٦٤٤ اِبْنُ عَبَّاسٍ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَاَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْاُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ

کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان رمیصا ابو طلحہ کی جورو نظر پڑی اور مینے جوتی کی آہٹ سُنی تو مینے کہا یہ کون ہی تو فرشتے نے کہا کہ یہ بلال ہی اور ایک مینے محل دیکھا کہ اوسکے صحن مین ایک عورت ہی تو مینے کہا کہ یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا یہ محل عمر بن خطاب کا ہی سو مینے چاہا کہ اوسکے اندر جاؤن تو اوسکو دیکھون پھر مجکو تیرا رشک یاد پڑا ای عمر سو مین پھر آیا پشت پھیر کر تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ روئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین کیا آپ پر رشک کرتا **ف** اس حدیث مین ام سلیم جنکا رمیصا اور غمیصا لقب ہی اور بلال اور عمر فاروق رض کو بہشت کی بشارت ہی

۱۷۶۶ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ سَاَلْتُ رَبِّي ثَلٰثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّي اَلَّا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُهُ اَلَّا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُهُ اَلَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوئے اور ایک سے مجکو منع کیا ایک سوال تو مینے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے سو اوسکو قبول کیا اور دوسرا سوال مینے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دے سو اوسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال مینے یہ کیا کہ اونکے آپسمین لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو اسکے سوال سے مجکو منع کیا **ف** قحط اور غرق امت محمدی مین ایسا نہوا ہی اور نہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہوجاوے جیسے اگلی امتین ہلاک ہوگئین لیکن جنگ اور قتال مقدر مین ہی ہمیشہ رہا ہی اور رہیگا

۱۷۶۷ اِبْنُ عُمَرَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ يَعْنِي قَوْلَ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو اس سے تعجب آیا کہ اوسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے اوس مرد کا قول مراد ہی جو اصحاب کے ساتھ نماز مین داخل ہوا پھر اوسنے اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا کہا ابن عمر نے کہا کہ مینے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا جب سے کہ مینے حضرت کو یہ کہتے سُنا **ف** یعنی یہ کلام خدا کو ایسا پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے

۱۷۶۸ **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ **قَالَهُ** لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تعجب آیا اون عورتون سے جو میرے پاس تھین اونھون نے جب تیری آواز سُنی تو پردے مین چھپ گئین حضرت نے عمر فاروق رض سے فرمایا **ف** اسکا مفصل قصہ آٹھوین باب مین گذرا کہ چند عورتین حضرت کے پاس باتین کر رہی تھین جب عمر فاروق رض آئے تو اونکے خوف سے چھپ گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۷۶۹ **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کھڑا ہوا بہشت کے دروازے پر سو اوسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند عیش والے بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے ہین مگر دوزخ کے لوگون کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم ہوا اور مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اوسکی داخل ہونے والی عورتین تھین **ف** دولتمند اگرچہ ایماندار ہون لیکن محتاجون کے بعد بہشت مین داخل ہونگے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے پر روکے جاوینگے

۱۷۷۰ **ق** عَائِشَةُ كُنْتُ لَكِ كَاَبِي زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ **قَالَهُ** لَهَا وَخَبَرُ اَبِي زَرْعٍ مَا حَكَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَاِنِّيْ لَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہین معلوم کون صورت ہو گئی اور مقرر سوا چوہے کے کوئی اسکے خیال مین نہین آتا جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھیے تو نہ پیے اور جب اوسکے آگے بکریون کا دودھ رکھیے تو پیجاوے ف یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اوس قرینے سے فرمایا کہ وے لوگ چوہے کی صورت مسخ ہو گئے اسواسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہین پیتا

۱۷۴۸ ق ابو ھریرۃ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ پیٹھو دروازے مین سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہین تاکہ ہم تمکو بخشین سو اونھون نے حکم بدل ڈالا تو دروازے مین داخل ہوئے چوتڑون کو گھسیلتے اور کہا دانہ بال مین ہی ف بیت المقدس یا اریحا کے دروازے مین داخل ہونے کا حکم ہوا تھا سو وے لوگ ایسے بے ادب تھے کہ مسخرا پن کرنے لگے سجدے کے بدلے چوتڑون سے گھسلے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوئے

۱۷۴۹ ق ابن عباس نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے

۱۷۵۰ ھ انس وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِاسْمِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کو میرے لڑکا پیدا ہوا تو مینے اوسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ف ہجری آٹھوین سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرت نے اونکا ابراہیم ع نام رکھا سترہ مہینے کے بعد اونکا انتقال ہوا

فَصْلٌ فِی الْحِکَایَةِ عَنْ نَفْسِ الْمُتَکَلِّمِ

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر ماضی متکلم کی لفظ ہی

۱۷۵۱ ق انس اَتَيْتُ عَلٰى نَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ الْكَوْثَرُ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ایک نہر پر گیا اوسکے دونون کنارون پر پولے موتیون کے خیمے ہین تو مینے جبرئیل سے کہا کہ یہ کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہی

۱۷۵۲ ھ ابو ھریرۃ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّيْ فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کی مغفرت مانگون سو مجکو اجازت نہ دی اور مینے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کرون سو مجکو زیارت کی اجازت دی ف حضرت نے جب اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو حضرت روئے اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبرون کی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہی اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا منع ہی پھر حضرت نے اپنی ماں کی مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت کو اپنے اختصاص کی امید ہوگی یعنی ہر چند اور دین کو مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجکو درست ہو علی الخصوص کہ حضرت کے سبب سے ابو طالب کے عذاب مین تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو

۱۷۵۳ ق ابن عباس اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین جھانکا تو مینے اوسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور مین دوزخ مین جھانکا تو اوسکے اکثر لوگ عورتین دیکھین ف محتاج ایمان دار اکثر تکلیفات مین رہتے ہین تو صبر کرتے ہین اس سبب سے بہشت پاتے ہین اور عورتین اکثر بد خو اور بد اعتقاد ہوتی ہین اس جہت سے دوزخی ہوتی ہین

۱۷۵۴ خ انس اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے تمسے مسواک

۱۷۶۱ رسم نکالی تھی اسواسطے ایسے سخت عذاب مین گرفتار ہوا ھ اَنَسٌ رَاَیْتُ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ کَاَنَّا فِیْ دَارِ عُقْبَۃَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِیْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَۃَ لَنَا فِی الدُّنْیَا وَالْعَاقِبَۃَ فِی الْاٰخِرَۃِ وَاَنَّ دِیْنَنَا قَدْ طَابَ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ سوتا آدمی دیکھتا ہی جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے تر چھوہارے لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہی تو مینے اسکی تعبیر کی رفعت یعنی ہمکو بلندی ہی دنیا مین اور نیک انجام ہی آخرت مین اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہی ف حضرت نے تعبیر لفظون سے نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہی کہ صرف لفظون سے بطور فال کے مطلب سمجھیے

۱۷۶۲ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹتا پھرتا ہی دوزخ مین اوسی نے سانڈون کا چھوڑنا اول نکالا تھا

۱۷۶۳ ق اَبُوْ مُوْسٰی رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُھَاجِرُ مِنْ مَّکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِھَا نَخْلٌ فَذَھَبَ وَھْلِیْ اِلٰی اَنَّھَا الْیَمَامَۃُ اَوْ ھَجَرُ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ وَرَاَیْتُ فِیْ رُؤْیَایَ ھٰذِہٖ اَنِّیْ ھَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُہٗ فَاِذَا ھُوَ مَا اُصِیْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ ھَزَزْتُہٗ اُخْرٰی فَعَادَ اَحْسَنَ مَا کَانَ فَاِذَا ھُوَ مَا جَآءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَسْنَدَہٗ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَہُ الْبُخَارِیُّ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اوس زمین کی طرف جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہی اور مینے اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مینے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکا انجام مسلمانون کی شہادت ہوئی جنگ احد مین پھر مینے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی آگے سے اچھی تو اوسکا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر عرب مین ملک ہین وہان کھجور کے درخت بہت ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے خواب سچ ہوتے ہین لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑجاتی ہی ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا اسی طرح اولیا کی خواب اور کشف اکثر حق ہوتا ہی لیکن تعین مین بھول چوک ہوجاتی ہی

۱۷۶۴ خ اِبْنُ عُمَرَ رَاَیْتُ عِیْسٰی وَمُوْسٰی وَاِبْرَاھِیْمَ فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِیْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰی فَاٰدَمُ جَسِیْمٌ سَبِطٌ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ الزُّطِّ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسیٰ تو سرخ رنگ گھنگریالے بال والے سینہ کشادہ ہین اور موسی تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والے جیسے زط کی قوم کے مرد ف حضرت نے ان بزرگون کو معراج مین دیکھا یا خواب مین

۱۷۶۵ ق جَابِرٌ رَاَیْتُنِیْ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَیْصَآءِ امْرَاَۃِ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَسَمِعْتُ خَشَفَۃً فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ ھٰذَا بِلَالٌ وَرَاَیْتُ قَصْرًا بِفِنَآئِہٖ جَارِیَۃٌ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَہٗ فَاَنْظُرَ اِلَیْہِ فَذَکَرْتُ غَیْرَتَکَ فَوَلَّیْتُ مُدْبِرًا فَبَکٰی عُمَرُ وَقَالَ اَعَلَیْکَ اَغَارُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے تئین دیکھا

بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے کئی پنج کلیان گھوڑے ہون بیچ رنگ مشکی گھوڑون کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑون کو نہ پہچان لیوےگا اصحاب نے کہا ہان البتہ کیون نہ پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو وے لوگ بھی قیامت مین آوینگے مونہہ اور ہاتھ پانون روشن کئے وضو کے اثر سے اور مین حوض کوثر پر اونکا پیشوا ہون سامان تیار کرنے والا **ف** اس حدیث مین حضرت نے اپنے محرومان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانون کو اس سے زیادہ تر کون فخر ہوگا کہ حضرت نے اونکو اپنا بھائی فرمایا **مصرع** معشوق کہ عشاق نوازست ہمین ست

ادر نہ کورا لکہ حضرت را بفخر بودنی نشد حفیر بہ بیند ...
١٧٧٦

فصل ھل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر ہل ہی **ق** جَرِيْرٌ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ اَيِ الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ الشَّامِيَّةِ بخاری اور مسلم مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجکو راحت دینے والا ہی ذی الخلصہ کے ڈھا دینے سے یعنی یمن کے کعبے سے **ف** جریر سے روایت ہی کہ یمن مین ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اوسکو کہتے تھے حضرت نے مجکو اوسکے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی مین ڈیڑھ سو سوار سے وہان گیا اور اوسکو ڈھایا اور اوسکے پاس جس کافر کو پایا مار ڈالا پھر آکر اسکی حضرت سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعاے خیر کی

١٧٧٧

ھ اَنَسٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ قَالَ يَارَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّيْ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ عَلَيْكَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین کسواسطے ہنستا ہون ہمنے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجکو ہنسی آتی ہی بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو مجکو پناہ نہین دے چکا ہی ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہی کہ ظلم نکرونگا حضرت نے فرمایا خدا جواب دیگا کہ ہان ہم ظلم نہین کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا کہ مین اجازت نہین دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی مجھپر اوسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا مجکو اعتماد نہین حق تعالی فرماویگا کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہونے مین کفایت کرتی ہی اور تجھپر کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہی حضرت نے فرمایا پھر مہر ہوگی اوسکے مونہہ پر پھر حکم ہوگا اوسکے ہاتھ پانون سے کہ بولو حضرت نے فرمایا تو اوسکے بدکامون کو ظاہر کرینگے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھ پانون سے کہیگا کہ تمپر خدا کی مار پڑے مین تو تمھارے ہی طرف سے جھگڑا کرتا تھا یعنی تمھارا ہی بچانا دوزخ سے مجکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو

١٧٧٨

ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے گھر چھوڑا ہی **ف** اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ جب حضرت حجۃ الوداع مین مکے کے قریب پہنچے تو مینے عرض کی کہ اپنے مکانات سے کس مکان مین حضرت اوترینگے اپنے مکان مین یا علی رضہ کے یا جعفر طیار رضہ کے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو طالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضی جب حضرت نے مکے سے مدینے مین ہجرت کی تو علی مرتضی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھ دیا اسواسطے کہ مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اور طالب تب تک ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے مکے مین رہگئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظم کے نزدیک مکے کے مکانات کا بیچنا درست ہی اور یہ حدیث اونکی دلیل ہی

١٧٧٩

ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ وَاِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا ادھر ہی ہی

فَقَالَتْ جَلَسَ اِحْدَىٰ عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا
قَالَتِ الْاُوْلٰى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِيْنٍ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي
لَا اَبُثُّ خَبَرَهُ اِنِّي اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهُ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ
اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قَرٌّ وَلَا مَخَافَةَ
وَلَا سَاٰمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا يَسْئَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ
السَّادِسَةُ زَوْجِي اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ
قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي عَيَايَاءُ اَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ
قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيْعُ الْعِمَادِ
طَوِيْلُ النِّجَادِ عَظِيْمُ الرَّمَادِ قَرِيْبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ
خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكِ لَهُ اِبِلٌ كَثِيْرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ
هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي اَبُوْ زَرْعٍ فَمَا اَبُوْ زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ
شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ اِلَىَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي اَهْلِ صَهِيْلٍ وَاَطِيْطٍ
وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ اَقُوْلُ فَلَا اُقَبَّحُ وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ وَمِنْهُ وَفِي النُّسْخَةِ اُمُّ اَبِي زَرْعٍ
فَمَا اُمُّ اَبِي زَرْعٍ عُكُوْمُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ اِبْنُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ
شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِي زَرْعٍ طَوْعُ اَبِيْهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ
كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ اَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيْثَنَا تَبْثِيْثًا وَلَا تُنَقِّثُ
مِيْرَتَنَا تَنْقِيْثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيْشًا خَرَجَ اَبُوْ زَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ
لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ
شَرِيًّا وَاَخَذَ خَطِّيًّا وَاَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَاَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِيْ اُمَّ زَرْعٍ
وَمِيْرِيْ اَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ اَعْطَانِيْهِ مَا بَلَغَ اَصْغَرَ اٰنِيَةِ اَبِي زَرْعٍ بخاری اور مسلم میں
حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تیرے حق میں ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے حق میں حضرت نے حضرت عایشہ رضہ سے
فرمایا اور حکایت ابوزرع کی حضرت عایشہ رضہ کی روایت سے یوں ہے کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں اونھوں نے آپسمیں اسکا قول قرار کیا اپنے خاوندون
کی خبرین کچھ بھی چھپاوین پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین برابر ہے کہ چڑھ جاوے نہ موٹا گوشت ہے
کہ اوسکو لے آوے یعنی نالائق اور بے حقیقت ہے دوسری عورت نے کہا کہ میں اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرونگی میں ڈرتی ہوں خبر کے چھوٹ رہنے سے
یعنی بڑا قصہ ہے مجھسے بیان نہو سکیگا اگر بیان کروں تو اوسکے ظاہر باطن کے سب عیب بیان کروں تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لمبا
دبلا ہے اگر بولوں تو طلاق پاؤں اور اگر چپ ہوں تو ادھر ڈالی جاؤں نہ روٹی دے نہ کپڑا چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے
ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اوداسی تہامہ عرب میں اوس مین کا نام ہے جسمیں مکہ ہے وہاں کی رات مشہور ہے پانچویں عورت نے کہا

شوك السعدان هل رايتم شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال فانها مثل شوك السعدان
غير انه لا يعلم ما قدر عظمها الا الله تخطف الناس باعمالهم فمنهم الموبق بعمله ومنهم
المخردل حتى ينجى حتى اذا فرغ الله من القضاء بين العباد واراد ان يخرج برحمته من اراد
من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا ممن اراد الله
ان يرحمه ممن يقول لا اله الا الله فيعرفونهم في النار يعرفونهم باثر السجود تاكل النار من
ابن ادم الا اثر السجود حرم الله على النار ان تاكل اثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا
فيصب عليهم ماء الحيوة فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء
بين العباد ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار وهو اخر اهل الجنة دخولا الجنة فيقول اي
رب اصرف وجهي عن النار فانه قد قشبني ريحها واحرقني ذكاؤها فيدعوا الله ما شاء الله
ان يدعو ثم يقول الله هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسئل غيره فيقول ربه من عهود ومواثيق
ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار فاذا اقبل على الجنة وراها سكت ما شاء الله ان
يسكت ثم يقول يا رب قدمني الى باب الجنة فيقول الله له الیس قد اعطيت عهودك ومواثيقك
لا تسئلني غير الذي اعطيتك ويلك يا ابن ادم ما اغدرك فيقول اي رب يدعوا الله حتى
يقول له فهل عسيت ان اعطيتك ذلك ان تسئل غيره فيقول لا وعزتك فيعطي ربه
ما شاء الله من عهود ومواثيق فيقدمه الى باب الجنة فاذا قام على باب الجنة انفهقت له
الجنة فراى ما فيها من الحبرة والسرور فيسكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول اي رب
ادخلني الجنة فيقول الله له الیس قد اعطيت عهودك ومواثيقك الا تسئل غير ما اعطيت
ويلك يا ابن ادم ما اغدرك فيقول اي رب لا اكونن اشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى
يضحك الله منه فاذا ضحك الله منه قال ادخل الجنة فاذا دخلها قال الله تمنه فيسئل ربه فتمنى
حتى ان الله ليذكره فيقول من كذا وكذا حتى اذا انقطعت به الاماني قال الله لك ذلك ومثله
معه بخاری اور مسلم میں ابی ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین صحابے کہا
کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا بھلا تمکو کچھہ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہے سورج کے دیکھنے مین جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو
صحابے کہا کہ نہین فرمایا سو عنقریب تم خدا کو بھی اسی طرح دیکھوگے حق تعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جس چیز کی بندگی کرتا تہا
تو اوسکا ساتھہ دیوے یعنی اپنے معبود کے ساتھہ دوزخ مین جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب کے ساتھہ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا
سو چاند کا ساتھہ دیویگا اور جو بتون اور دیو بھوت کو پوجتا ہوگا وہ اونکے ساتھہ جاویگا اور یہ امت محمدی باقی رہجاویگی اوسمین منافق لوگ بھی
ہونگے تو حق تعالی مسلمانون پر ظاہر ہوگا اوس صفت مین جو اونکے اعتقاد کے مخالف ہے سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ
ہمکو تجھسے پناہ مین ہے ہم اس مکان مین منتظر ہین یہانتک کہ ہمارا رب ہمپر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے پہر حق تعالی اوس صفت مین

لا وعزتك لا اسئلك غيره فيعطي

یہ حضرت نے قوم اشعریوں کے چند لوگوں سے فرمایا **ف** ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہ ہم لوگوں نے جہاد کے واسطے سواری مانگی حضرت نے فرمایا کہ واللہ میں تمکو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہیں بعد چند روز کے حضرت کے پاس اونٹ غنیمت میں آئے حضرت نے پانچ اونٹ ہمکو بلا کر دیے ہماری قوم کے بعضے لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرت آپنے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی کیا آپ بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر میں کسی چیز پر قسم کھاتا ہوں پھر جو اوسکے خلاف کو بہتر جانتا ہوں تو کفارہ دیکر قسم توڑ ڈالتا ہوں چلو تمنے تمکو سواری نہیں دی خدا نے تمکو سواری دی

۱۷۷۲ **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ یعنی الضَّبَّ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں سوسمار کا کھانے والا نہیں اور نہ اوسکا حرام کرنے والا **ف** پختہ سوسمار یعنی گوہ حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا لوگوں نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہی جو حضرت نہیں کھاتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ حرام نہیں لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہیں امام اعظم کے نزدیک گوہ حلال نہیں مکروہ ہی امام شافعی کے نزدیک حلال ہی

۱۷۷۳ **ھ** اَنَسٌ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں موسی کے پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہوکر نکلا جس رات کہ مجکو معراج ہوئی اور موسی اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **ف** سرخ ٹیلا بیت المقدس سے ایک منزل ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اپنی قبر میں زندہ ہیں جیسے شہید

۱۷۷۴ **ھ** بُرَيْدَةُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا مسلم میں بریدہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تمکو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا میں نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمہارا جی چاہے اور منع کیا تھا میں نے تمکو چھوہارے کے شیرہ پینے سے مگر چمڑے کے برتن میں سو اب سب برتنوں میں پیو اور مت پیو نشے والی چیز کو **ف** ابتدا اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑکے مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک میں پھر گرفتار ہو جاویں جب لوگوں کے دلوں میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث میں زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اوس سے دنیا سرد ہوتی ہی موت اور آخرت یاد پڑتی ہی حضرت نے یہ فائدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہیں اور شرک میں گرفتار نہوں اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تا کہ شراب یاد پڑے جب اوسکی برائی دلوں میں بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو اون برتنوں کے استعمال کی اجازت دی

۱۷۷۵ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو یہ تمنا ہی کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپکے بھائی نہیں حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے صحابہ یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو تمہارے برابر کون ہو سکتا ہی اور ہمارے بھائی وے لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے یعنی اس زمانے میں موجود نہیں تب صحابہ نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت میں شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانینگے اون لوگوں کو جو ہنوز موجود نہیں سو حضرت نے فرمایا کہ

ہرچند آدمی کی عقل یہان حیران ہی لیکن اوسکی قدرت سے آسان ہی۔ عن ابي هريرة هل تضارون في رؤية الشمس في الظهيرة ليست في سحابة قالوا لا قال فهل تضارون في رؤية القمر ليلة البدر ليس في سحابة قالوا لا قال فوالذي نفسي بيده لا تضارون في رؤية ربكم الا كما تضارون في رؤية احدهما فيلقى العبد فيقول اي فل الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لك الخيل والابل واذرك ترأس وتربع فيقول بلى قال فيقول افظننت انك ملاقي فيقول لا فيقول فاني قد انساك كما نسيتني ثم يلقى الثاني فيقول اي فل الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لك الخيل والابل واذرك ترأس وتربع فيقول بلى اي رب فيقول افظننت انك ملاقي فيقول لا فيقول فاني انساك كما نسيتني ثم يلقى الثالث فيقول له مثل ذلك فيقول يا رب آمنت بك وبكتابك وبرسلك وصليت وصمت وتصدقت ويثني بخير ما استطاع فيقول ههنا اذن قال ثم يقال الآن نبعث شاهدنا عليك ويتفكر في نفسه من ذا الذي يشهد علي فيختم على فيه ويقال لفخذه انطقي فتنطق فخذه ولحمه وعظامه بعمله وذلك ليعذر من نفسه وذلك المنافق وذلك الذي يسخط الله عليه۔ مسلم

۱۷۸۴

ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہی آفتاب کے دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہی چاند کے دیکھنے مین چودھوین رات کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے سو قسم ہی اوسکی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ تمکو اپنے رب کے دیدار مین شبہہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین یعنی جیسے چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پھر حق تعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا ای فلانے بندے بھلا مینے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی حضرت نے فرمایا تو حق تعالی فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حق تعالی فرمائیگا کہ اب ہم بھی تجکو بھولتے ہین جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ ای فلانے بھلا مینے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی ای میرے رب پھر خدا فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمائیگا سو مقرر مین تجکو اب بھلاتا ہون جیسے تو مجکو بھولا پھر تیسرے بندے سے حساب کریگا تو اوس سے بھی اسی طرح کہیگا سو بندہ کہیگا ای رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبرون کا اور مینے نماز بھی پڑھی اور روزہ رکھا اور زکوۃ اور صدقہ دیا اسی طرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اوس سے ہوسکیگا تو حق تعالی فرماویگا دیکھ یہین تیرا جھوٹھ ظاہر ہوا جاتا ہی حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون مجھپر گواہی دیگا پھر اوسکے مونہہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان اوسکے عمل پر بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نرہے اوسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹھا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا **ف** اس حدیث مین اول دیدار خدا کا ذکر کیا پھر ان کافرون کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہین

خدا کی قسم مجھپر تمہارا رکوع اور خشوع چھپا نہین رہتا اور مقرر مین تمکو دیکھتا ہون اپنے پس پشت سے **ف** جماعت مین بعضے لوگ بے
ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور صف مین برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تاکہ اس حرکت سے باز رہین اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پس پشت سے یہ معجزہ تھا حضرت کا

۱۷۸۰ **ق** أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ **قَالَهُ** لَمَّا أَشْرَفَ
عَلٰى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون
لوگون نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمہارے گھرون کے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینہہ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہین
یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی قلعے سے جھانکا تھا **ف** اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہے جو مدینے مین حضرت کے بعد
ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال

۱۷۸۱ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ
مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ
بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تجھسے ہو سکتا ہے جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد مین داخل ہو سو نماز مین کھڑا رہے
اور کسی وقت نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے حضرت سے کہا کہ مجکو وہ عمل بتلائیے جو جہاد کے برابر ہو **ف** یعنی اگر
تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلاناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے یہ نہین ہو سکتا تو جہاد کے برابر
کوئی عبادت نہین ممکن

۱۷۸۲ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ أَعْمٰى حِينَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے سائل نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو مسجد مین حاضر ہوا کر یہ حضرت نے
اندھے مرد سے کہا جب کہ اوسنے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لانے والا آدمی نہین جو مجکو مسجد مین لے آوے اور اوسنے چاہا کہ حضرت اوسکو
اجازت دین تو اپنے گھر مین نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت نے اوسکو اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت واجب ہے جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہ ہوئی تو صحیح سالم کو
کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت سنت موکدہ ہے یعنی واجب کے قریب ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے

۱۷۸۳ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ
لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ
مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي صُورَةٍ
غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا
فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ
رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ
يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ

تبلغ الآفاق فيصنع به إلى يوم القيمة والذي رأيته يشدخ رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام عنه بالليل ولم يعمل فيه بالنهار يفعل به إلى يوم القيمة والذي رأيته في النقب فهم الزناة والذي رأيته في النهر آكلوا الربوا والشيخ الذي رأيت في أصل الشجرة إبراهيم والصبيان حوله فأولاد الناس والذي يوقد النار مالك خازن النار والدار الأولى التي دخلت دار عامة المؤمنين وأما هذه الدار فدار الشهداء وأنا جبرئيل وهذا ميكائيل فارفع رأسك فرفعت رأسي فإذا فوقي مثل السحاب وفي رواية مثل الربابة البيضاء قالا ذاك منزلك فقلت دعاني أدخل منزلي قالا إنه بقي لك عمر لم تستكمله فلو استكملته أتيت منزلك

بخاری اور مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم مین سے کسینے خواب دیکھا ہی ہمنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا مگر مینے تو آج کی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے پاس آئے سو اونھون نے میرے دونون ہاتھ پکڑے سو مجکو پاک زمین کی طرف لیگئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہی اور ایک مرد کھڑا ہی اوسکے ہاتھ مین لوہے کا آنکڑا ہی اوسکو بیٹھے مرد کے گل پھڑے مین ڈالتا ہی کہ اوسکی گدی تک پہونچ جاتا ہی پھر اوسکے دوسرے گل پھڑے سے اسی طرح کرتا ہی یعنی جب تک دوسرے گل پھڑے کو چیرتا ہی پہلا گل پھڑا جڑ جاتا ہی پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہی تو مینے کہا کہ یہ کیا ہی ان دونون مردون نے کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہان تک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اوسکے سر پر پتھر لیے کھڑا ہی سو اوس سے اوسکے سر کو کچلتا ہی تو اوسکو جب مارتا ہی پتھر ڈھلک جاتا ہی تو اوسکی طرف وہ چلا جاتا ہی کہ لے آوے سو یہان تک پلٹ کر نہین پہونچتا ہی کہ اوسکا سر جڑ جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی جیسا کہ تھا سو وہ مرد اوسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل تنور تھا پہونچے اوسکا مونہہ تنگ اور اندر کشادہ ہی اوسکے نیچے آگ جل رہی ہی سو جب آگ بھڑکتی تھی اوسکے اندر کے لوگ اونچے ہو آتے یہان تک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو اوسکے اندر ہو جاتے تھے اور اوسمین ننگے مرد اور عورتین تھین سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ خون کی نہر پر پہونچے اوسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اوسکے دونون ہاتھون مین پتھر ہین سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جب اوسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اوسکے مونہہ مین پتھر مارا سو اوسکو ہٹا یا جہان کہ وہ تھا سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اوسکے مونہہ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ ایک سبز باغ تک پہونچے اوسمین ایک بڑا درخت تھا اور اوسکی جڑ مین ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد ہی اوسکے آگے آگ ہی وہ اوسکو بھڑکا رہا ہی سو میرے ساتھی دونون مرد مجکو اوس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ مینے کبھی اوس سے بہتر اور افضل گھر نہین دیکھا اوسمین مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر مجکو اونھون نے اوس سے نکالا تو درخت پر مجکو چڑھا لیگئے سو ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا مینے کبھی اوس سے بہتر اور افضل نہین دیکھا اوسمین بڈھے اور جوان ہین مینے اون سے کہا کہ تم دونون نے مجکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجکو جو کچھ مینے دیکھا ہی اونھون نے کہا کہ ہان ہم بتلاتے ہین اوس مرد کو جو تونے دیکھا تھا جسکے گل پھڑے چیرے جاتے تھے سو جھوٹھا آدمی تھا کہ جھوٹھی باتین بنا کر لوگون سے کہتا تھا لوگ اوس سے سیکھ کر اور ون سے نقل کرتے تھے یہان تک کہ سارے جہان مین جھوٹھ مشہور ہو جاتا تھا تو اوسپر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو تونے دیکھا تھا کہ اوسکا سر کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہی جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد مین قرآن نہ پڑھا اور دن کو

ف بیان سزا کذب و زنا و سود خوردن و ترک عمل بقرآن

ظاہر ہوگا جو اونکے اعتقاد کے موافق ہی سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب ہی سو اوسکا اتباع کرینگے اور
دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو مین اور میری امت سب سے پہلے عبور کرینگے اور سوائے پیغمبرون کے اوس دن کوئی نہ بول سکیگا
اور پیغمبرون کا قول اوس دن یہ ہوگا کہ الٰہی پناہ پناہ اور دوزخ مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہی
اوسکے کانٹے سرکج ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو وے دوزخ کے
آنکڑے بھی سعدان کے کانٹون کی طرح ہین مگر یہ کہ سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اون آنکڑون سے لوگون کو دوزخ
اندر پل صراط سے کھینچ لیوینگے اونکے بداعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہوجاویگا اور بعضا ادھ موا نجات پاویگا
یہان تک کہ جب حق تعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہے تو فرشتون کو
حکم کریگا کہ دوزخ سے اوسکو نکالین جسنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نکیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے
اونکو دوزخ مین پہچان لیوینگے اونکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے آگ آدمی کو جلا ڈالیگی مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا
حرام کیا ہی تو دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بھنے پھر اونپر آب حیات چھڑکا جاویگا تو اوس سے وے جم اوٹھینگے جیسے پانی کے بہاؤ کے کوڑے مین خود رو دانہ
جم اوٹھتا ہی پھر حق تعالی بندون کا فیصلہ کر چکیگا اور ایک مرد باقی رہجاویگا دوزخ کا سامنا کیے ہوئے اور وہ اہل بہشت مین سب سے
پیچھے بہشت مین داخل ہوگا تو وہ کہیگا ای میرے رب میرا مونہہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اوسکی بدبو نے مجھکو تنگ کر دیا اور اوسکی لپٹ نے مجھکو
جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہان تک خدا اوسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کرون تو اسکے سوائے
تو کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا مین اسکے سوائے کچھ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا جس طرح کہ خدا چاہیگا تو خدا
اوسکے مونہہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اوسکو دیکھیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب مجھکو
آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سوائے مجھسے اور سوال نکریگا تیرا برا ہو
ای آدمی تو کیا ہی دغاباز ہی تو وہ مرد کہیگا ای میرے رب اور خدا سے دعا مانگیگا یہان تک کہ حق تعالی اوس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ مطلب پورا کر دون تو
اوسکے سوائے تو اور کچھ بھی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا تو خدا اوسکو بہشت کے
دروازے پر کر دیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اوسپر نمود ہوجاویگی سو اسکو نظر آویگا جو کچھ اوسمین نعمت اور فرحت سے ہی
تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب مجکو بہشت مین داخل کر تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی کہ اب نہ
مانگونگا تیرا برا ہو ای آدمی کیا ہی تو دغاباز ہی تو وہ کہیگا ای میرے رب مین تیری خلق مین بڑا بدنصیب نہین ہونیکا سو ہمیشہ دعا کیا کریگا
یہان تک کہ خدا اوس سے راضی ہوجاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت مین سو جب کہ بہشت مین جاویگا تو حق تعالی اوس
فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہان تک اوسپر کرم ہوگا کہ حق تعالی اوسکو یاد دلاویگا تو کہیگا کہ
فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہان تک کہ جب اوسکی طلب اور خواہشین ختم ہوچکینگی حق تعالی فرماویگا تیرے یہ سب سوال پورے ہوئے اور اوسکے
ساتھ اوتنا اور بھی **ف** اس حدیث سے بتفصیل تمام رویت الٰہی قیامت مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا
جن لوگون کی قسمت مین نعمت دیدار نہین وے اسکی انکار کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالی شکل اور جسم سے پاک ہی اور اوسکے
دیدار کی کیفیت ہمکو نہین معلوم جس طرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہی اور جہت کا مقید نہین اوسی طرح اپنے تئین جہت دکھلانے مین بھی قادر ہی

عَسٰى اَنْ نَبْعَثَكَ فِيْ بَعْثٍ تُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِيْ عَبْسٍ ثُمَّ بَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِيْهِمْ مسلم مین
ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکو دیکھہ لیا ہی اسواسطے کہ انصار کی آنکھون مین کچھہ ہی یعنی چھوٹی یا کرنجی آنکھہ ہوتی ہی
پھر حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کو خبر دی کہ مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اوسنے کہا مین اوس عورت کو دیکھہ چکا ہون حضرت نے فرمایا
کتنے مہر پر تو نے اوس سے نکاح کیا اوسنے کہا ایک سو ساٹھہ درم پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھہ درم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ کی طرف
چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس تو نہین جو ہم تجکو دیوین لیکن عنقریب ہی کہ تجکو ہم کسی فوج مین بھیجینگے وہان تجکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا پھر حضرت نے
بنی عبس کی قوم پر ایک فوج بھیجی اور اوس مرد کو اوسمین بھیجا ف معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو دیکھہ لیوے تاکہ آخر کو
افسوس نکرنی پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہنچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہی اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے مقدور سے
زیادہ مہر نہ باندھے اسی واسطے حضرت نے اوسپر عتاب کیا لیکن از راہ کرم پھر اوسکا نباہ کر دیا ق اِبْنُ عُمَرَ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ

1792

رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ يَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ قَالَهٗ لَمَّا وَقَفَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تمنے سچ پایا جو تمسے تمہارے رب نے وعدہ کیا پھر حضرت نے فرمایا کہ وے
لوگ ابھی سنتے ہین جو مین کہتا ہون حضرت نے اوس وقت فرمایا جب بدر کے کوئین پر کھڑے ہوئے ف جب جنگ بدر مین اسلام کی
فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت نے اونکی لاشون کو کوئین مین ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی

فَصْلٌ فِيْ فِعْلِ الْاَمْرِ

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل امر کا ہی خ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِئْتَمُّوْا بِيْ

1793

وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَّنْ بَعْدَكُمْ بخاری مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمہاری اقتدا کرین
جو تمہارے بعد ہین ف بعضے اصحاب صف سے پیچھے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ
نماز مین میری پیروی کرین اور دوسری صف والے پہلی صف والون کی اقتدا کرین اسی طرح سے آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا اصحاب
کو صف اول مین کھڑا کرتے تھے تاکہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو سکھلاوین ق عَلِيٌّ اِئْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا

1794

ظَعِيْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا قَالَهٗ لِعَلِيٍّ وَّالزُّبَيْرِ وَالْمِقْدَادِ وَيُرْوٰى اِنْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا
رَوْضَةَ خَاخٍ قَالَهٗ لِعَلِيٍّ وَّاَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَالزُّبَيْرِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جاؤ شفتالو کے باغ مین البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہی اوسکے پاس خط ہی سو اوس سے اوس خط کو لے لو یہ حضرت نے علی مرتضی اور زبیر
اور مقداد رضی سے فرمایا اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرت نے علی مرتضی اور ابو مرثد اور زبیر رضی سے فرمایا چلو یہان تک کہ شفتالو کے باغ مین جاؤ
ف یہ عورت جاسوسی کا خط مدینے سے مکے لیے جاتی تھی حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیج کر خط چھنوا لیا باقی قصہ
مفصل ہو چکا ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِئْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا قَالَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ

1795

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمہارے واسطے نوشتہ لکھہ دون تاکہ اوس تحریر کے
بعد تم کبھی نہ بھٹکو یہ حضرت نے اپنے مرض الموت مین فرمایا ف بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ پنجشنبہ کے دن حضرت کی بیماری
سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھہ دون کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے
نلانے مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہی درد سے زبان کیا بے قابو ہو گئی ہی اسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اس بات کو

پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے انکار یا شک رکھے **ق** أَبُو بَرْزَةَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ ۱۷۸۵
قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا أَرْبَعَةً ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا
وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ النَّبِيُّ أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا فَاطْلُبُوهُ بخاری اور مسلم مین
ابو برزہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصون کو تلاش
کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو صحابے کہا کہ اونکے سوا ہم کسیکو تلاش نہین کرتے حضرت نے فرمایا ولیکن مین تو جلیبیب کو تلاش کرتا ہون
سو تم بھی اوسکو تلاش کرو **ف** کسی جنگ مین لڑائی کے بعد صحابہ اپنے عزیز اور دوستون کی لاشین تلاش کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اونکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا مین اسکا **ق** سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هَلْ ۱۷۸۶
تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ بخاری مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی
نہین ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبون کے سبب سے **ف** یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبون ہی کی برکت سے
ملتی ہی تو اونکی خدمت اور خاطرداری اپنے حق مین غنیمت سمجھو اونکو ناچیز اور ذلیل مت جانو **ق** سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ هَلْ ۱۷۸۷
رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ النَّبِيُّ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدَيَّ فَأَخْرَجَانِي
إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ حَتَّى
يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا
قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ أَوْ
صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا
حَتَّى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا
إِلَى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَإِذَا أُوقِدَتِ ارْتَفَعُوا حَتَّى
كَادُوا يَخْرُجُونَ فَإِذَا أُخْمِدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ
فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ
كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى
انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ
مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا
فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ
وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا إِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا
رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذِبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى

کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہی تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہوا اگر تو حکم نمانے **ف** حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ میرے
ابو قعیس کی جورو کا دودھ پیا تھا جب عورتوں کو پردے کا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بھائی میرے دروازے آیا اور اوسنے گھر میں آنے کی اجازت
مانگی مینے کہا واللہ میں اوسکو اجازت نہ دونگی جبتک کہ حضرت نہ اجازت دینگے اسواسطے کہ مجکو ابو قعیس نے دودھ نہیں پلایا بلکہ
اوسکی جورو نے پلایا جب حضرت گھر میں تشریف لائے تب مینے یہ حال حضرت سے عرض کیا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسی واسطے حضرت عایشہ رضی
فرماتی تھیں کہ جو نسب سے حرام ہی وہ شیر خوارگی سے بھی حرام ہی معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اوسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا
ضرور نہیں کیونکہ وے محرم ہو گئے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ اِبْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنے 1698
اہل و عیال سے دینا شروع کر **ف** یعنی اہل و عیال کا دینا فرض ہی اور غیروں کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہی چنانچہ اگلی حدیث
میں اسکی تفصیل موجود ہی **هـ** جَابِرٌ اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ 1699
عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا **قَالَهُ** لِأَبِي مَذْكُورٍ
الْأَنْصَارِيِّ حِينَ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے
شروع کر سو اوس پر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل و عیال کو دے پھر اگر تیرے اہل و عیال سے بچے تو اپنے رشتہ داروں کو دے سو اگر تیرے رشتہ داروں
سے بھی بچے تو اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائیں ہر ایک محتاج کو دے یہ حضرت نے ابو مذکور انصاری سے فرمایا جب کہ اوسنے اپنے یعقوب
غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی اوسنے یوں کہا تھا کہ جب میں مرجاؤں تو میرا غلام آزاد ہی ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں **ف** صحیح
مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اوسکے پاس اس غلام کے سوا کچھ مال نہ تھا جب حضرت کو یہ خبر پہنچی تو حضرت نے اسکا
آزاد کرنا نہ درست کیا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہی ایک شخص نے آٹھ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وے درم اوس انصاری کو دیے اور یہ
حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل و عیال کا دینا مقدم ہی اول خویش بعدہ درویش **ق** أُمُّ عَطِيَّةَ اِبْدَأْنَ 1800
بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا **قَالَهُ** لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي غَسَلْنَ ابْنَتَهُ وَهِيَ زَيْنَبُ زَوْجَةُ أَبِي الْعَاصِ
بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَتْ أَكْبَرَ بَنَاتِهِ بخاری اور مسلم میں ام عطیہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی داہنی طرفوں سے اور وضو کے
مقاموں سے غسل دینا شروع کرو یہ حضرت نے اون عورتوں سے فرمایا جو حضرت کی بیٹی کو غسل میت دیتی تھیں اوسکا نام زینب تھا ابو العاص
بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیوں میں یہی سب سے بڑی تھیں **ف** معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہی
اور داہنی طرف میں وضو کے مقاموں کو یعنی مونہہ اور ہاتھ کو مقدم کرے **ق** أَبُو ذَرٍّ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ 1801
قَالَهُ لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّهْرِ بخاری اور مسلم میں ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈھا ہونے دے ٹھنڈھا ہونے دے یا کہ یوں
فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا **ف** یعنی گرمی کے موسم میں ٹھنڈھے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا
مستحب ہی **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ أَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ 1802
حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈھے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہی **ف** یعنی گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز میں
تاخیر مستحب ہی تا کہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونوں حدیثیں امام اعظم کے مذہب کی کامل دلیلیں ہیں **ق** كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَبْشِرْ بِخَيْرِ 1803
يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ **قَالَهُ** لَهُ بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

اوسپر عمل نکیا یہی عذاب اوسپر ہوا کریگا روز قیامت تک اور جن کو تونے گڑھے مین دیکھا وے حرام کار لوگ ہین اور جسکو تونے نہر مین
دیکھا وہ سود خور ہی اور جس پیر مرد کو کہ تونے درخت کی جڑ پاس دیکھا وے ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ جو لڑکے کہ اونکے گرد ہین لوگون
کی اولاد ہین اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہی سو مالک ہی دوزخ کا داروغہ اور پہلا گھر جسمین تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایمانداروں کا مقام
اور یہ گھر تو شہیدونکا گھر ہی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو اوٹھا سو مینے اپنے سر کو اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہون
کہ میرے اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت مین ہی کہ میرے اوپر تہ بتہ سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی او نھون نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو
مینے کہا مجھے چھوڑ دو کہ مین اپنے مکان مین چلا جاؤن او نھون نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہی کہ تو نے ابھی اوسکو پورا نہین کیا سو جب تو عمر کو پورا
کر چکیگا تو اپنے مکان مین آویگا **ف** اس حدیث مین جھوٹھ اور قرآن کی غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہی حفظ قرآن کا یہ
حق ہی کہ اوسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصاً رات کو تہجد مین اور اوسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانون کے لڑکے بعد مرنے کے
۱۶۸۸ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہین اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوا شہیدون کا رتبہ اور مسلمانون سے نہایت افضل ہی **خ** انس هَلْ فِيكُمْ
مِنْ اَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ يَعْنِي الذَّنْبَ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا يَعْنِي قَبْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی تم مین ایسا شخص ہی جسنے آج رات کو صحبت داری نکی ہو سو ابو طلحہ نے کہا
کہ مین ہون حضرت نے فرمایا تو اسکی قبر مین اوتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر مین **ف** انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوئے
اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسنے رات کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے صحبت نکی ہو
۱۶۸۹ معلوم ہوا کہ قبر مین داخل ہونا اوسکا افضل ہی جسنے اوس رات کو صحبت نکی ہو **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ
قاله لِرَجُلٍ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ الَّتِي عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ قرآن یاد ہی جو حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اوس عورت کے نکاح کا
ارادہ کیا تھا جسنے چاہا تھا کہ حضرت کے پاس رہے **ف** اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اوس عورت کو نہ قبول کیا پھر اوسکا نکاح
۱۶۹۰ دوسرے شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ مرد عورت کو قرآن سکھلاوے **ه** الشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ
اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ **قاله** له مسلم مین شرید بن سوید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ امیہ بن صلت کی شعر یاد ہی
یہ حضرت نے شرید بن سوید سے فرمایا **ف** مصابیح مین شرید سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تجکو امیہ کا شعر
یاد ہی مینے کہا کہ ہان یاد ہی مینے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا اور پڑھ مینے دوسرا شعر پڑھا پھر فرمایا اور پڑھ مینے تیسرا پڑھا اسی طرح
سو شعر پڑھے معلوم کیا چاہیے کہ امیہ زمانہ کفر مین ایک شاعر تھا اوسکے شعر مین حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اسواسطے حضرت نے
اونکو سنا پھر فرمایا کہ اوسکی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال ہی
اکثر شاعرون کا کہ اشعار مین بعضے مضمون تو نہایت خوب اور درست زبان سے نکلتے ہین لیکن دل سیاہ **شعر** گو زبان تیری در افشان ہوئی
۱۶۹۱ ہائے پر دل کی سیاہی نگئی **ه** اَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِي عُيُونِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا **قاله** لِرَجُلٍ
اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ قَدْ نَظَرْتُ اِلَيْهَا قَالَ عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلٰى اَرْبَعِ
اَوَاقٍ فَقَالَ لَهٗ عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ كَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيْكَ وَلٰكِنْ

اسواسطے کہ بخیلی نے تم سے اگلے لوگون کو ہلاک کیا **ف** جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوٰۃ بھی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے

۱۸۱۰ اُن پر عذاب ہوا **ق** عَایِشَۃُ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے

۱۸۱۱ فرمایا کہ بچو دوزخ سے کھجور کی پھانک ہی کیوں نہو **ف** یعنی کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہی **ھ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِتَّقُوا

اللَّاعِنَیْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ قَالَ الَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّھِمْ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کروانے والے کاموں سے اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کروانے والے کون ہین حضرت نے فرمایا جو آدمی

کہ لوگون کی راہ مین جا ضرور پھرے یا انکے سایے کے مقام مین **ف** راہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جا ضرور پھرنا رنج رسانی کا سبب ہی

۱۸۱۲ اسواسطے لوگ اوسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین **خ** اَنَسٌ اَتِمُّوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ

لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِ ظَھْرِیْ اِذَا مَا رَکَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُمْ بخاری میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع

اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اپنے پس پشت سے دیکھتا ہون تمکو جب رکوع

۱۸۱۳ کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو **ف** بعضے وہانکے لوگ نو مسلم رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **خ** اَنَسٌ

اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَھِیْدَانِ وَیُرْوٰی فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَھِیْدٌ

وَکَانَ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ بخاری مین انس رضی سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا ای اُحد تجھپر تو پیغمبر ہی اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت مین یون ہی تجھپر تو سوا

پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور اُحد کے پہاڑ پر حضرت تھے اور ابو بکر صدیق رضی اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم **ف** حضرت ان

اصحاب کے ساتھ اُحد کے پہاڑ پر تھے سو اوسکو جنبش ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا

ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمر رضی اور حضرت عثمان رضی شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہی جنبش پہاڑ کی از راہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوارون نے اوسکو مشرف کیا

۱۸۱۴ **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ **قَالَہٗ** لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی اوسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا **ف**

۱۸۱۵ کفار قریش نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اوسکا جواب حسان سے دلوایا **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھُنَّ قَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبٰوا

وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ وے کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے

ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اوس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر مارنا درست ہی اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنی

بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بھاگنا اور خاوند والی ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین اونکو

عیب لگانا **ف** ہر چند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اوس وقت اتنے ہی گناہون

۱۸۱۶ کا ذکر کرنا مصلحت ہوگا **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن

عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز مین پچھلی نماز وتر کو کرو **ف** یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ

ذکر گناہان کبیرہ

تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجکو نہ چھیڑو جسمین اب مین مشغول ہون اوس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے اونکو تین چیز کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکین عرب کے تئین اپنے ملک سے نکال دیجیو اور دوسری یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد نہین رہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر کے شام مین بھیجو اور بخاری مین ابن عباس سے دوسری روایت یون ہی کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے صحابہ نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمھارے پاس قرآن موجود ہی ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکھنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ **ف** شیعہ اس مقام مین عمر فاروق رض پر طعنہ کرتے ہین کہ اونھون نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ جواب ہی کہ تمھارے سمجھنے کا قصور ہی عمر فاروق رض پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اوسوقت حضرت کی کوٹھری مین اکثر اصحاب موجود تھے علی مرتضی رض بھی اونمین شامل تھے اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمر رض کاغذ نہ لائے تھے تو علی رض کا ہاتھ کسنے پکڑا تھا حضرت کے یہان سوا قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن حضرت نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نہ کرتے اسواسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر فرض تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ جن تین چیزون کی حضرت نے وصیت کی اونھین کو لکھواتے اور یہ جو عمر فاروق رض نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ مطلب نہین کہ سوا قرآن کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت نہین بلکہ اوسکا یہ مطلب ہی کہ سب کے بعد قرآن مین اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت اوتری یعنی تمھارے دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی اسواسطے عمر فاروق رض نے حضرت کو عین شدت بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیر خواہی ہی اسواسطے کہ دستور ہی کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر اوستاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے بلاوے تو شاگرد بخیال اوسکی تکلیف کے سبق سے انکار کرتا ہی یہ نافرمانی نہین سراسر محبت اور دلسوزی ہی **شعر** چشم بداندیش کہ برکندہ باد؀ عیب نماید ہنرش درنظر

١٦٩٦ **ق** عَائِشَةَ اِئْذَنُوْا لَهٗ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ وَ يُرْوٰى بِئْسَ اَخُ الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيْرَةِ يَعْنِيْ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اوسکو آنے دو سو برا بیٹا ہی اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم مین برا آدمی ہی یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین برا مرد ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہی **ف** حضرت عایشہ رض سے پوری روایت یون ہی کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی حضرت نے اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ برا آدمی ہی جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اوس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا میننے کہا کہ یا حضرت آپنے تو اوسکو برا کہا تھا پھر جب آیا تو حضرت نے اوس سے اخلاق کیے تو حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ مجکو تونے بدخلق اور فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہی قیامت کے دن جسکی لوگ تعظیم و تواضع کرین اوسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہی اور فاسق کی جو بے پردہ فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہی کہ تاکہ اور لوگ اوسکا حال سنکر عبرت پکڑین

١٦٩٧ **ق** عَائِشَةَ ائْذَنِیْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ يَعْنِيْ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ افلح ابو قعیس کے بھائی کے حق مین حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اوسکو آنے دے اسواسطے

جب تپ بڑے عمر فاروق کو خبر دی او تھوڑی آنکھ کہا کہ جب حضرت تشریف لیگئے تھے اوسی وقت مین جان گیا تھا کہ ضرور برکت ہوگی **ق** عَائِشَةُ

۱۸۲۳ اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ

وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بلالا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو تاکہ

مین انکو نوشتہ لکھدون یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا یا کہے کوئی کہنے والا کہ مین لائق تر ہون

خلافت کا اور نہ مانیگا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو **ف** اول حضرت نے چاہا تھا کہ صدیق اکبر رض کو خلافت نامہ لکھدین تاکہ دوسرے کو دعوی

نرہے پھر تقدیر اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر مین تو یہی ہی کہ صدیق اکبر رض خلیفہ ہونگے اور اجماع مومنین بھی اونھین کی خلافت پر ہوگا

۱۸۲۴ پھر لکھنا کیا ضرور ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوا صدیق اکبر کے کسیکی خلافت حضرت کو منظور نتھی **ق** عَائِشَةُ اُذْكُرُوْا

اَنْتُمْ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کر لیا کرو خدا کے نام کو اور کھایا کرو

ف حضرت عایشہ رض نے کہا کہ یا رسول اللہ چند قوم ہین کہ تازہ ایمان لائی ہین ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کے وقت

خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر نیک گمان کیا چاہیے وے لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت ترک کرتے ہونگے

تم اپنے رفع شبہے کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ اونھون نے ذبح کے وقت خدا کا نام نلیا ہو تو بھی تمھاری بسم اللہ کہنے سے

۱۸۲۵ پاک ہوجاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہی **ق** اَنَسٌ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا يَلِيْهِ

بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ ہر شخص اپنی قریب طرف سے کھایا کرے **ف**

۱۸۲۶ یعنی رکابی کے بیچ سے نکھاوے اور نہ دوسری طرف سے بلکہ اپنی طرف سے **ق** عَائِشَةُ اِذْهَبْ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ

يَعْنِيْ نِسَاءَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ اَكْثَرْنَ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اونکے مونھہ مین خاک جھونکدے یعنی جعفر ابن ابیطالب

کی عورتون کے جب اونھون نے بکثرت زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ عورتین ہمپر غالب

ہوگئین یعنی کہنا نہین مانتین اور رونے سے باز نہین رہتی ہین **ف** جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اونکی شہادت کی

خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتین نعرہ کرکے رونے لگین ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ اونکو

جاکر باز رکھ اوسنے جاکر منع کیا عورتون نے نمانا اوسنے پھر حضرت سے عرض کی کہ نہین مانتی ہین حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسی طرح

تین بار حضرت نے اوسکو بھیجا اوسنے کہا کہ یا حضرت عورتین نہین مانتی ہین اور ہمپر غلبہ کرتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور عورتون

۱۸۲۷ کو غصہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور چلا کر رونے کی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

يَعْنِيْ عَرَقًا فِيْهِ تَمْرٌ **قَالَهُ** لِلَّذِيْ اَصَابَ اَهْلَهٗ فِيْ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والون کو کھلا یعنی اوس چھوہرون کو جو ٹوکرے مین تھین یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اپنی جورو سے رمضان مین

صحبت کی تھی **ف** ایک مرد آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا کیا ہوا اوسنے کہا کہ مینے رمضان مین اپنی عورت سے

صحبت کی اور مین روزہ دار تھا حضرت نے فرمایا غلام آزاد کر اوسنے کہا مجکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھہ اوسنے کہا

مجکو طاقت نہین حضرت نے فرمایا تو ساٹھہ محتاجون کو کھانا دے اوسنے کہا کہ مجکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو بیٹھہ جا پھر تھوڑی دیر کے بعد

زرالنور ونکی

کہ خوش ہو افضل ان سے ہے جو تجھپر گذرا جبسے کہ تجکو تیری ماں نے جنا یہ حضرت نے کعب سے فرمایا **ف** کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نگئے تھے
خدا اور رسول کا اونپر پچاس دن عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین بہتر دن وہی ہے جسدن
۱۸۰۴ اوس سے خدا راضی ہو **ق** عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ أَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّي
أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا
وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ وَيُرْوٰى وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اوسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم خدا کی محتاجی کا تمپر ڈر نہین لیکن مین تمپر خوف کھاتا ہون
دنیا کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتون پر کشایش ہوئی سو تم دنیا مین حرص و حسد کرو جیسے اونھون نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے
جیسے اونکو ہلاک کیا اور دوسری روایت یہ ہے کہ دنیا تمکو غفلت مین ڈالے جیسا اونکو غفلت مین ڈالا **ف** بحرین کے ملک سے حضرت کے
پاس مال آیا اوسکو سنکے انصار لوگ صبح کی نماز پڑھ حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر سنکے آئے ہو صحابہ نے
۱۸۰۵ کہا ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا **ق** عَائِشَةُ أَبْشِرِي
يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عایشہ خدا نے تو تیری
۱۸۰۶ پاکدامنی بیان کر دی **ف** جب کہ حضرت عایشہ پر تہمت ہوئی اور اونکی پاکدامنی مین قرآن اوترا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ح** أَبُو هُرَيْرَةَ
ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لا میرے
لیے واسطے پتھر کہ مین اوس سے استنجا کرون اور نہ لا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو **ف** معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد سنت ہے
۱۸۰۷ اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہین اور اسی طرح کوئلے سے **ھ** أَنَسٌ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا
قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ
بْنِ السَّحْمَاءِ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اوس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال معیوب
آنکھون والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہے اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھنگرالے بال پتلی پنڈلیون والا تو وہ لڑکا شریک بن
سحما کا ہے **ف** ہلال بن امیہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرت نے اون دونون مین جدائی کروا دی اوسکی
جورو حاملہ تھی اسواسطے حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سے مشابہ ہے حضرت
نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم اوسپر جاری نہوگیا ہوتا تو مین اوس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشابہت بھی حجت ہے
اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا لیکن امام اعظم رح کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہین اور حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا
۱۸۰۸ **خ** أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي
ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي بخاری مین ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو بہن پھاڑے پھر پرانا کرے
تو بہن پھاڑے پھر خدا کرے تو بہن پھاڑے **ف** ام خالد سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس بہت کپڑے آئے اونمین ایک چھوٹی سیاہ
۱۸۰۹ لوئی تھی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ بہن کسکو پہناؤنگا اصحاب چپ رہے پھر حضرت نے مجکو بلا کر اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر دعا دی **ھ** عَبْدُ اللهِ
بْنُ عُمَرَ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بخیلی

الباب التاسع

اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی مین لکھا گیا اور میری جورو حج کو جاتی ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِرْجِعْ

۱۸۳۴ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑھ اسواسطے کہ تیری نماز نہین ہوئی ف حضرت مسجد مین تھے ایک شخص نماز پڑھکے چلا حضرت کو سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑھ تیری نماز نہین ہوئی اوس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام کرکے چلا حضرت نے فرمایا پھر نماز پڑھ تیری نماز نہین ہوئی اسی طرح تین بار اوسنے نماز پڑھی پھر اوسنے کہا خدا کی قسم مجکو اس سے زیادہ بہتر نہین پڑھا آتی تب حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہوا کرے تو اللہ اکبر کہا کر پھر پڑھا کر جو کچھ کہ تجکو قرآن سے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پھر سر اوٹھایا کر یہان تک کہ خوب سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر اوٹھایا کر اطمینان سے پھر بیٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت مین کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز مین واجب ہی نہایت جلدی کرنے سے یا نماز باطل ہوتی ہی یا مکروہ

ف تعدیل ارکان

۱۸۳۵ ق عَائِشَةُ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ وَيَذْهَبُ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ ق لِسَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ فَقَالَ اَرْضِعِيْهِ قَالَتْ وَكَيْفَ اُرْضِعُهٗ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ رَجُلٌ كَبِيْرٌ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلا دے سالم کو تاکہ تو اوسپر حرام اور ناجائز ہو جاوے اور وہ کھٹکا بھی جاتا رہیگا جو ابو حذیفہ کے جی مین آتا ہی یہ حضرت نے سہلہ سہیل بن عمرو کی بیٹی سے فرمایا جب اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین ابو حذیفہ کے مونہہ پر کچھ کراہت سی دیکھتی ہون سالم کے اندر آنے سے تب حضرت نے فرمایا تو اوسکو اپنا دودھ پلا دے اوسنے کہا اور کیونکر اوسکو پلاؤن اور حال آنکہ وہ بڑا مرد ہی یعنی اپنی چھاتی سے جوان مرد کو کیونکر پلاؤن تو حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ مین جانتا ہی کہ وہ جوان مرد ہی یعنی چھاتی سے پلانا ضرور نہین جو تجکو حیرانی ہی کسی برتن مین کرکے پلا دے ف ابو حذیفہ کا سالم آزاد غلام تھا اور اوسکے اندر جانے سے گمان برا آتا تھا اسواسطے حضرت نے یہ تدبیر بتلائی شیر خوارگی سے حرمت طفلی مین ثابت ہوتی ہی جوانی مین نہین چنانچہ اور احادیث مین ظاہر ہی تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہی یا کہ یہ حکم منسوخ ہی

۱۸۳۶ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِرْكَبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو اے بڈھے اسواسطے کہ خدا تجسے اور تیری نذر سے بے پرواہ ہی ف حضرت نے ایک بڈھے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہی اور دونون طرف اوسکے دونون بیٹے اوسکو تھامے جاتے ہین حضرت نے پوچھا اسکا کیا سبب ہی لوگون نے کہا کہ اسنے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کیون اپنے تئین مصیبت مین ڈالتا ہی خدا کو اسکی کچھ پروا نہین معلوم ہوا کہ جب طاقت نہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہین

ف در صورت عدم قدرت ادائے نذر واجب نیست

۱۸۳۷ ھ جَابِرٌ اِرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا يَعْنِي الْبَدَنَةَ وَقَالَهٗ حِيْنَ سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو قربانی کے اونٹ پر دستور سے یعنی حاجت سے زیادہ اوسکو تکلیف مت دے سوار ہونا اوس وقت درست ہی جب کہ تو مضطر ہو اوسکی طرف یہان تک کہ تجکو دوسری سواری ملے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ کسینے بیت اللہ جانیوالی قربانی کا مسئلہ پوچھا

۱۸۳۸ ق اُمُّ سَلَمَةَ اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ وَقَالَهٗ حِيْنَ رَاٰى جَارِيَةً فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے واسطے جھاڑ پھونک کرواؤ کہ اسکو نظر لگی ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ حضرت ام سلمہ

کبھی رات کو اوٹھتا ہوا اور کبھی سو جاتا ہوا اوسکو لازم ہی کہ وتر کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہی کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھکر پڑھتے تھے

1817

ق ابن عمر اَجِیبُوا ہٰذِہِ الدَّعوَۃَ اِذَا دُعِیتُم لَہَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جب کہ اوسکے واسطے بلائے جاؤ **ف** یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضرور ہی

1818

خ عُروَۃَ بنِ الزُّبَیرِ اِحبِس اَبَا سُفیَانَ عِندَ حَطمِ الجَبَلِ حَتّٰی یَنظُرَ اِلَی المُسلِمِینَ **قَالَہٗ** لِلعَبَّاسِ بنِ عَبدِ المُطَّلِبِ یَومَ الفَتحِ کَذَا وَقَعَ مُرسَلًا وَہُوَ مِن حَدِیثِ عَایِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روک رکھ ابو سفیان کو پہاڑ کے ٹکڑے پاس یا گھوڑون کے ازدحام پاس تاکہ مسلمانون کے لشکر کو دیکھے یہ حضرت نے عباس بن عبد المطلب سے فرمایا فتح مکے کے دن یہ روایت تو اسی طرح مرسل ہی یعنی عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث روایت کی لیکن حقیقت مین یہ روایت حضرت عایشہ رض سے ہی **ف** باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب مین ہو چکا

1819

م اَلمِقدَادُ اُحثُوا فِی وُجُوہِ المَدَّاحِینَ التُّرَابَ مسلم مین مقداد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تعریف کرنے والون کے مونھون مین خاک جھونکو یعنی کچھ نہ دو **ف** یعنی مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹھ سے خالی نہین ہوتی تو اونکو کچھ مت دو تاکہ دوبارہ جھوٹھ بولنے کا قصد نکرین اور تاکہ ممدوح بھی مدح سنکر مغرور نہو اگر کوئی کہے کہ حضرت نے اپنے مداحون کو انعام دیا ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت کی جو مدح تھی سو سب سچ تھی اور اوسمین تو اب تھا بخلاف اورون کی مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہین اس حدیث مین اوس مداح کی مذمت ہی جسنے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بے طمع دنیا کرے تو درست ہی تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل مین اقتدا کرین غرض کہ وہی مدح درست نہین جسمین طمع دنیا ہو یا جھوٹھ

1820

م اَبُو ہُرَیرَۃَ اُحشُدُوا فَاِنِّی سَاَقرَاُ عَلَیکُم ثُلُثَ القُراٰنِ فَحَشَدَ مَن حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَرَاَ قُل ہُوَ اللہُ اَحَدٌ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو کہ مین اب قرآن کی تہائی پڑھونگا سو جمع ہوئے جسکو جمع ہونا تھا پھر حضرت گھر سے نکلے پھر قل ہو اللہ احد پڑھا

1821

م اَبُو قَتَادَۃَ اِحفَظ عَلَیکَ مِیضَاتَکَ فَسَیَکُونُ لَہَا نَبَاٌ **قَالَہٗ** لَہٗ سَحَرَ لَیلَۃِ التَّعرِیسِ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تم اپنے وضو کے برتن کو اسکا کچھ حال ظاہر ہونا ہی یہ حضرت نے اوس رات کی صبح کے وقت فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا **ف** صبح کو حضرت نے یہ فرمایا اورون کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نتھا اوسی برتن سے پانی ابلنے لگا اور ابو قتادہ پلانے لگے یہان تک کہ تمام لشکر آسودہ ہو گیا اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا

1822

خ جَابِرٌ اَخبِر ذٰلِکَ ابنَ الخَطَّابِ **قَالَہٗ** لِجَابِرٍ لَمَّا اَخبَرَہٗ بِقَضَاءِ دَینِہٖ بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے یعنی عمر فاروق رض کو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا جب کہ جابر نے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرت کو خبر دی **ف** جابر کے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے اون پر بہت قرض تھا جتنا خرما اونکے باغ مین ہوا اوسمین جانا کہ قرضخواہون کو دین قرض بہت تھا اور خرما کم اونھون نے نہ قبول کیا جابر نے حضرت سے سفارش کروائی قرضخواہ یہودی تھے اونھون نے نمانا حضرت نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون کے علحدہ علحدہ ڈھیر کر جب جابر نے ڈھیر لگا تو حضرت ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے اور اوسکے اوپر جاکر بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرضخواہون کو تول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع کیا یہانتک کہ سب قرض ادا ہو گیا جابر رض سے روایت ہی کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اوسی طرح پر تھا کچھ کمی اوسمین نہوئی جابر نے کہا یا حضرت قرض ادا ہو چکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروق کو اس حال کی خبر کر دے اسواسطے کہ عمر فاروق رض کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی

سنو اپنے سردار کے قول کو سعد بڑا غیرت دار ہی اور مین اوس سے زیادہ تر غیرت دار ہون اور خدا مجھسے بھی زیادہ تر غیرت دار ہی سردار مراد سعد
بن عبادہ ہی **ف** سعد بن عبادہ انصار یون کے سردار تھے اونھون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اوسکو
چھوڑ کے چار گواہ تلاش کر لاؤن حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی زنا کا دعوی اوسی وقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون سعد نے کہا یہ کیونکر ہو قسم کہاتا ہون
اوس ذات پاک کی جسنے تجکو دین حق پر بھیجا کہ اگر اوس حالت مین پاؤن تو تلوار ہی مارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے
ہی اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہین لیکن اگر گواہ نہونگے تو حاکم قصاص لیگا

۱۸۴۵ **م** وَائِل بْنُ حُجْرٍ اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَّا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ **قَالَهٗ** لِسَلَمَةَ بْنِ
يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ مسلم مین وائل بن حجر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہون کی اسواسطے کہ
اون پر فرض ہی جسکا بوجھ اونپر ہی اور تمپر فرض ہی جسکا تمپر بوجھ ہی یہ حضرت نے سلمہ بن یزید سے فرمایا **ف** سلمہ نے کہا کہ یا حضرت
اگر ہمارے ایسے سردار ہون کہ ہمسے اپنی اطاعت لیوین اور ہمارا حق نہ دیوین تو اوس وقت مین ہم کیا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۸۴۶ یعنی اگر وے ظلم کرین تو بھی تمپر اطاعت واجب ہی اگر وے عدالت نہ کرینگے تو خدا اون سے سمجھ لیگا **ق** اُمُّ الْحُصَيْنِ اِسْمَعُوْا وَ
اَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَأْسَهٗ زَبِيْبَةٌ بخاری اور مسلم مین ام الحصین رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہووے گویا کہ اوسکا سر سیاہ منقی ہی **ف** غلام حبشی کا خلیفہ اور
بادشاہ ہونا درست نہین تو اس حدیث مین ریاست جزئی مراد ہی یعنی اگر حبشی تمہارا جمعدار یا صوبہ دار ہو تو اوسکی بھی اطاعت ضرور ہی اگرچہ

۱۸۴۷ بظاہر اور کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اوسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت ہی جسنے اوسکو سردار بنایا **ق** عَائِشَةُ
اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوس
لونڈی کو مول لے پھر اوسکو آزاد کر دے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہی جو آزاد کرے **ف** ایک لونڈی کو
حضرت عایشہ رضہ نے چاہا کہ مول لیوین اور آزاد کرین اوسکے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت نے

۱۸۴۸ یہ حدیث فرمائی یعنی وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو چاہیے اوسکے مالک ناحق شرط کرتے ہین **ق** اَبُوْ مُوْسٰى اِشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا
عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا يَعْنِيْ مِمَّا اجْتَمَعَ مِنْ وَضُوْئِهٖ بَعْدَ مَا مَجَّ فِيْهِ **قَالَهٗ**
لِاَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون اس پانی کو پیو اور اپنے مونہہ اور
سینون پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اوس پیالے کا پانی جسمین حضرت نے ہاتھ دھوئے اور کلی ڈالی تھی یہ حضرت نے ابو موسی اور بلال رضہ سے فرمایا **ف**

۱۸۴۹ حضرت کے لعاب سے پانی متبرک ہوگیا زہے قسمت ابو موسی اور بلال کی جنکے پیٹ مین گیا **خ** اَبُوْ مُوْسٰى اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
بخاری مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگون کی ثواب پاؤگے **ف** یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت کا کام

۱۸۵۰ نکال دینا ثواب کا موجب ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ اِشْهَدُوْا اِشْهَدُوْا وَيُرْوٰى اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ **قَالَهٗ**
عِنْدَ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لوگون سے کہ گواہ رہنا گواہ
رہنا اور دوسری روایت یون ہی کہ الہی تو گواہ رہیو یہ حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا **ف** عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ ہم
منی مین تھے جبکہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے تب حضرت نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد رہو اور

حضرت کے پاس ٹوکرا بھرے کھجوروں کے آئیں حضرت نے اوس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجوں کو دے اوسنے کہا کہ یا حضرت مدینے میں مجھسے
زیادہ تر کوئی محتاج نہیں حضرت نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہیے خود کھانا درست نہیں اسواسطے بعضے علما نے کہا ہی کہ یہ حدیث منسوخ
ہی اور بعضوں نے کہا کہ اوسی شخص کو یہ حکم خاص ہی اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے اوسکی محتاجی دیکھکر اوسکو بطور قرض دیا تھا یعنی جب مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا
چاہیے ١٨٢٨ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا میں نے تجکو اوس عورت کا مالک کردیا قرآن یاد کرانے کے بدلے پر ف یعنی عورت کو قرآن یاد کروا دینا
یہی اوسکا مہر ہی باقی قصہ مفصل ہو چکا ١٨٢٩ ق عَائِشَةُ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ
اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری اس
سیاہ لوئی دھاری دار کو ابوجہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابوجہم کی موٹی کملی لے آؤ اسواسطے کہ اوسنے مجکو ابھی نماز میں غافل کردیا
ف ابوجہم نے باریک سیاہ کملی جو کہ تھی جسکے دونوں کناروں پر دھاریاں تھیں حضرت کو تحفہ بھیجی حضرت نے اوسکو اوڑھکے نماز پڑھی
پھر نماز کے بعد حدیث فرمائی یعنی اسکی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع میں خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے اوسکو پھیر دیا اور اوسکے
عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ اونکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز میں خلل ڈالے اور دھیان بٹاوے اوسکا پہننا مکروہ ہی اور
اسی طرح مسجد اور جانماز کی نقش کاری مکروہ ہی کہ اسقدر دھیان بٹتا ہی ١٨٣٠ ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِذْهَبِيْ فَاَطْعِمِيْ هٰذَا
عِيَالَكِ وَاعْلَمِيْ اَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَّائِكِ زَادَ الْبُخَارِيُّ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْقَانَا قَالَهٗ ضُحَاءَ لَيْلَةِ
التَّعْرِيْسِ لِذَاتِ الْمَزَادَتَيْنِ بخاری اور مسلم میں عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گھر والوں
کو کھلا اور دریافت کرلے کہ ہمنے تیرا پانی کچھ بھی نہیں کم کیا و لیکن خدا نے ہمکو پانی پلایا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کے پہر دن چڑھے دو پکھال
والی عورت سے فرمایا ف حضرت کسی سفر میں تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگوں پر غالب ہوئی پانی کہیں نتھا اصحاب نے یہ حال حضرت سے
کہا حضرت نے دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا اونھوں نے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار پانی کی دو پکھالیں لادے چلی جاتی ہی اوسکو حضرت
پاس لے آئے حضرت نے پکھال سے پانی لیکر لوگوں کو پلانا شروع کیا یہانتک کہ لوگ آسودہ ہوگئے اور وے پکھالیں ویسی طرح پانی سے لبریز تھیں
پھر حضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھہ دو کسینے کھجور کسینے آٹا کسینے ستو اوسکو دیے تب حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی ١٨٣١ ه اَلْمِسْوَرُ بْنُ
مَخْرَمَةَ اِرْجِعْ اِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً قَالَهٗ لَهٗ مسلم میں مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا پلٹ جا اپنے کپڑے کی طرف سو اوسکو لے اور نہ چلا کرو ننگے یہ حضرت نے مسور سے فرمایا ف مسور سے روایت ہی کہ میں بھاری پتھر
اوٹھائے لیے جاتا تھا میرا تہمد کھل پڑا میں اوسکو نہ باندھ سکا اور برہنہ اوسکو لیے گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہی
١٨٣٢ ه عُمَرُ اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفْرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ فَرَجَعَ فَتَوَضَّأَ
ثُمَّ صَلّٰى مسلم میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اچھی طرح سے اپنا وضو کر یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے وضو کیا
اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا سو اوسنے وضو کیا پھر نماز پڑھی ف معلوم ہوا کہ اعضاے وضو کی ذرا سی خشکی بھی
وضو کو باطل کرتی ہی ١٨٣٣ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّيْ كُتِبْتُ وَاِنِّيْ
اُكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ حَاجَّةٌ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا

مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو صلاح دو ای لوگو بھلا تم یہ بتلاتے ہو کہ مین انکے اہل و عیال کی طرف جھک پڑون ان لوگون
کے لڑکے بالون کو گرفتار کرون اسلئے کہ ہمکو خانہ خدا سے روکتے ہین پھر اگر وے ہمسے لڑنے آوینگے تو حق تعالی نے مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا اور نہین تو
ہم انکو مفلس کرکے چھوڑ دینگے یعنی دونون صورت مین انکا نقصان ہے ف حضرت جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی سے احرام باندھ
کے عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوسون نے حضرت کو خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا جتھا کیا ہے حضرت سے لڑینگے اور حضرت کو
خانہ خدا مین عمرہ کرنے نہ جانے دینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اصحاب سے مشورہ پوچھا ابوبکر صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا قصد کرکے
نکلے ہین لڑنے کا حضرت کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کفار ہمکو روکینگے تو ہم انکو مارینگے حضرت نے فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ
۱۸۵۲ کافرون نے حضرت کو روکا حضرت اون سے صلح کرکے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا ھ انس اصنعوا کل شیء الا النکاح یعنی
بالحائض مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے حیض والی عورت کے حق مین فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کرو ف یعنی حیض کی حالت مین
۱۸۵۳ صحبت حرام ہے بوسہ اور مساس درست ہے ق انس اعتدلوا فی السجود ولا یبسطن احدکم ذراعیہ انبساط
الکلب بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہو جایا کرو اپنے سجدون مین اور تم مین سے کوئی اپنے دونون ہاتھون
۱۸۵۴ کو نہ بچھایا کرے کتے کی طرح ف سجدے مین کہنیون کو زمین سے اور پیٹ کو رانون سے ملانا مکروہ ہے علیحدہ رکھے ق ابو ھریرۃ
اعتقیھا فانھا من ولد اسمعیل قالہ لعایشۃ فی سبیۃ من بنی تمیم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ اوس لونڈی کو آزاد کردے اسواسطے کہ وہ حضرت اسمعیل کی اولاد سے ہے حضرت نے قوم بنی تمیم کی قیدی عورت
۱۸۵۵ کے حق مین فرمایا ھ عوف بن مالک الاشجعی اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح
بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار
فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ھدنۃ تکون بینکم و بین
بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا بخاری مین عوف بن مالک رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا گن رکھ چھ چیزون کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے
بھیڑ بکری مین مری پڑتی ہے پھر مال کی ریل پیل ہونی یہان تک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دی جاوینگی پھر بھی وہ ناخوش رہیگا یعنی کم سمجھکر
پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نرہیگا جسمین داخل نہوگا پھر تمہارے اور روم والون کے درمیان صلح کا ہونا سو وے دغا کرینگے تو وے تمسے لڑنے
آوینگے اسی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوگا یعنی نو لاکھ ساٹھہ ہزار کا لشکر ہوگا ۹۶۰۰۰۰ ف عمر فاروق رض کی خلافت مین بیت المقدس
فتح ہوا اور وبا شام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن مین مرگئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان رض کی خلافت مین ہوئی اور زیادہ تر ایام مہدی
کے وقت مین ہوگی اور عرب مین فساد حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیون سے یعنی نصاری سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی
۱۸۵۶ یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ق النعمان بن بشیر اعدلوا فی اولادکم و فی روایۃ الا قلیشی
بین ابنائکم بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد مین اور اقلیشی کی روایت
یون ہے کہ برابری کرو اپنے لڑکون مین ف یعنی برابر سب کو دیا کرو بعضون کو زیادہ اور بعضون کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہین
۱۸۵۷ ھ عوف بن مالک الاشجعی اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک مسلم مین عوف

کے گھر مین ایک لڑکی کے مونہہ پر زردی دیکھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہی اور قرآن اور اسماے الٰہی سے جھاڑ پھونک کرنا جائز ہی لیکن جسمین شرک کا مضمون ہو یا اوسکے معنی غیر معلوم ہون تو ہرگز درست نہین

۱۸۳۹ **ق** جَابِرٌ اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَّا انْتَعَلَ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جوتیان پہننے کی زیادہ تر عادت کرو اسواسطے کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہی سوار بنا رہتا ہی **ف** عرب مین دہات کے لوگون کو جوتا پہننے کی کم عادت تھی اسواسطے حضرت نے اونکو یہ تعلیم کی خصوصًا اونکو جہاد اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ جوتا پہن کے آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے مین مضبوط ہو جاتا ہی

۱۸۴۰ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِي الضِّلْعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمے مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور مقرر پسلی مین زیادہ تر کجی اوپر کی طرف مین ہی سو اگر تو اوسکا سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کجی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتون کے مقدمے مین **ف** حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئین تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہین تو عورت کا بھی بالکل آراستہ ہونا اور اوسکی سب عادتین بدلنا محال ہی اسواسطے حضرت نے اونکے حق مین اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہی کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اوسکی بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اوس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ ناہموار بنی رہے نہ ہر بات مین مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پونہچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری مین عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض مین اور کبیرہ گناہون مین اوسکی رعایت ہرگز نچاہیے

۱۸۴۱ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوْهَا اِلَى الْخَيْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہی تو اوسکو تمنے بہتری سے نزدیک کردیا یعنی قبر مین جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تمنے اپنی گردن سے شر کو اوتارا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہی

۱۸۴۲ **ق** اَلزُّبَيْرُ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ بخاری اور مسلم مین زبیر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے پانی کو اپنے ہمسایے کی طرف **ف** خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے اوسکے بعد جو اوسکے پاس ہو وہ سینچے

۱۸۴۳ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِهْدَأْ وَعَلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھہر جا اے حرا سو تجھپر تو سواے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین اور اوس پہاڑ یعنی حرا پر حضرت تھے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضؓ تھے اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اور اوسپر ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضؓ تھے **ف** ابو بکر کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہی باقی بزرگوار شہیدان مین سواے سعد بن ابی وقاص کے کہ وے اسہال کی بیماری سے مرے تو وے بھی شہیدون مین داخل ہین چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو اسہال سے مرے وہ بھی شہید ہی

۱۸۴۴ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَيُوْرٌ وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ يَعْنِيْ بِسَيِّدِكُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

در سول کی مدینہ غلام آزاد ہی رضائے الٰہی کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نہ کرتا تو تجھکو دوزخ کی آگ جلاتی ف ابو مسعود رض سے
روایت ہی کہ مین اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا سنا مینے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی اے ابو مسعود دریافت کر مین نے غصے کے سبب سے
خیال نکیا پھر حضرت قریب آگئے فرمایا اے ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت ہین مینے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی بندہ گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب کرنے کی تجھسے زیادہ قدرت ہی اس حدیث مین ارشاد ہی کہ لونڈی غلام کو حد سے
زیادہ نہ مارے کہ اوسکا انجام دوزخ ہی ق ابو ہریرۃ اعلموا ان الارض للہ ورسولہ وانی ارید ان اجلیکم ۱۸۷۳
فمن یجد منکم بمالہ شیئا فلیبعہ والا فاعلموا انما الارض للہ ولرسولہ قالہ للیہود
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے یہود سے فرمایا کہ جان لو کہ تمھاری زمین اللہ اور اوسکے رسول کی ہی اور مین چاہتا ہون کہ تمکو
وطن سے نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہین تو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اوسکے رسول کی ہی
ف یہود بنی نضیر مدینے کے قریب رہتے تھے اونھون نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت نے اونکو چھ روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی
یعنی اونکا اسباب اوٹھا لیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہین رہے چنانچہ وے لوگ شام کے ملک مین نکل گئے اور اونکے مکانات اور باغات
حضرت کے تصرف مین آئے خ ابن عباس اعملوا فانکم علی عمل صالح لولا ان تغلبوا لنزلت حتی اضع الحبل ۱۸۷۴
علی ہذہ یعنی عاتقہ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو
اگر تمھارے مغلوب ہونے کا ڈر نہوتا تو مین بھی اوترتا یہان تک کہ رسی کو اپنے کندھے پر رکھتا ف حضرت عباس زمزم کی سبیل پر
حاجیون کو پانی پلاتے تھے حضرت نے اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی کھینچنے مین مین بھی تمھارا شریک ہوتا لیکن مجھکو ڈر ہی کہ اگر مین کام
کرونگا تو مجھکو دیکھکر سب لوگ اسپر ہجوم کرینگے پھر تمکو پانی پلانا مشکل پڑیگا م سعد بن ابی وقاص اعملوا فکل میسر ۱۸۷۵
لما خلق لہ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے
واسطے وہ پیدا ہوا ف اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو
تقدیر کے مخالف نسمجھو بلکہ تمھارا یہ نیک عمل بھی اوسی تقدیر کا اثر ہی خ انس اعیدوا سمنکم فی سقائہ وتمرکم فی وعائہ ۱۸۷۶
فانی صائم قالہ حین دخل علی ام سلیم فاتتہ بسمن وتمر بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ پھیر ڈالو اپنے گھی کو اوسکے برتن مین اور خرما کو اوسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرت نے فرمایا اوس وقت جب ام سلیم کے
گھر مین گئے تو وے حضرت کے آگے خرما اور گھی لائین ف معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت مین روزہ افطار کرنا ضرور نہین لیکن اگر
افطار کرے تو درست ہی پر اوسکی قضا لازم ہی ق جابر اغتسلی واستثفری بثوب واحرمی قالہ ۱۸۷۷
لاسماء بنت عمیس حین ولدت محمد بن ابی بکر فی حجۃ الوداع بذی الحلیفۃ بخاری اور مسلم
مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل کرلو اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لو اور احرام کرو یہ حضرت نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا جب کہ وے
محمد بن ابی بکر کو جنی حجۃ الوداع مین ذو الحلیفہ کی منزل پر ف معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض مین احرام باندھنا درست ہی اور
وقوف عرفہ بھی جائز ہی لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہین ہ بریدۃ بن الحصیب اغزوا بسم اللہ ۱۸۷۸
فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا فلا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا

بخاری مین انس سے روایت ہی کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو حضرت نے اونکو شق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا مین ابن مسعود سے روایت ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ ہم پر محمد نے جادو کیا جو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہی ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہی تو سارے جہان کو تو نہین سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافرون سے دریافت کیا سبنے گواہی دی اور ابو جہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بھیجے سو ہر طرف سے یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہی شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہی بہت اصحاب سے اسکی روایت ثابت ہی چنانچہ عبد اللہ بن مسعود سے اور عبد اللہ بن عمر اور علی مرتضی اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے حدیث کی کتابون مین بکثرت روایت ہی اور قرآن مین بھی اسکی خبر ہی چنانچہ سورۂ قمر مین حق تعالی نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ یعنی پاس آلگی قیامت اور دو ٹکڑے ہوگیا چاند اور اگر دیکھین کفار مکہ معجزہ تو ٹال جاوین اور کہین یہ سحر ہی دائمی جادو ہی حق تعالی نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہو چکا اگر آیندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو نکہتے چنانچہ جمہور مفسرین کا اسپر اتفاق ہی بعضے جاہل بے دین اور نصاری اعتراض کرتے ہین کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نرہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سبکے پیش نظر ہوجاتا ہی اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ اہل زمین سے یہ بھی منقول نہین کہ اوس رات کو سب لوگ تامل دیکھتے رہے اور کسینے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہین بعضے ملک مین قبل طلوع ہوتا ہی اور بعضے ملک مین گھڑی کے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہین بلکہ کری شکل ہی یعنی گول صورت ہی سب اطراف زمین پر ایک وقت مین طلوع غروب کیونکر ہوسکے اور یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضے وقت بعضے ملک مین ابر اور پہاڑ حائل ہوجاتا ہی انہین سببون سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہین کسی ملک مین کسوف جزئی معلوم ہوتا ہی کسی ملک مین کلی اور کہین مطلق نہین پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر اونپر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ تعجب نہین حالانکہ کسوف اور خسوف عمری چیزین ہین اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک اونکے وقت ٹھہرے ہوئے ہین بخلاف شق القمر کے کہ اوسکا وقت کوئی قاعدے سے معین نتھا جسکے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور نرالا امر تھا کہ نہ کبھی کسینے دیکھا نہ سنا اگر اوس رات کو کسی ملک مین کسی شخص نے اتفاقا دیکھا بھی ہوگا تو اپنی غلط الحس اور خطاے بصری سمجھکر اوسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے اور آرام کا وقت ہی اکثر لوگ مکانون کے اندر رہتے ہین ایسے وقت مین آسمانی حال قلیل الم‍کث سے غافل رہنا کچھ بعید نہین اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی امور بعضے وقت دیکھتے ہین جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور حال انکہ اکثر عالم اونسے غافل رہتے ہین غرض کہ شق القمر ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی قرآن اور حدیث اور ان لوگون کی روایت سے جو اوس وقت مین حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے متواتر ثابت ہی عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہین بعضے خام حکیم کہتے ہین کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل مین نہین آتا اوسکا جواب یہ ہی کہ تم کیا اور تمہاری عقل کیا مصرع آیا تو چہ مرغی کہ دہت پرو بال بست ؛ تمام انبیا کے معجزات کا یہی حال ہی کہ عقل انکے سے باہر ہین عصا کا اژدہا ہوجانا مردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب تمہاری عقل خام مین آتا ہی جو شق القمر مین متردد ہو بلکہ حقیقت مین معجزہ اوسیکا نام ہی جہان عقل حیران ہی مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین مین عجیب رسالہ لکھا ہی جسکو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اوسکو تلاش کرکے دیکھے ؏ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَسْتَأْنُوْا اَيُّهَا النَّاسُ عَلِيٌّ اَتَوْنَ اَنْ اَمِيْلَ اِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّصُدُّوْنَا عَنِ الْبَيْتِ فَاِنْ يَّاْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عُنُقًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ بخاری مین مسور بن مخرمہ سے اور

۱۸۵۱

ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ بخاری اور مسلم مین ام عطیہ سے
جس کا نام نسیبہ بنت کعب ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم اسکو بہتر دیکھو اور اخیر
غسل مین کافور ڈالو یا حضرت نے یون فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فراغت پاؤ تو مجھکو خبر کرو **ف** حضرت کی
بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتین اونکو غسل دیتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار ہو توبہتر نہین جہان تک کہ طہارت
اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہی اور اخیر غسل مین کافور ڈالنا سنت ہی **ق** ابن عباس اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ

1870

وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا بخاری اور مسلم مین عبد الله
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اوسکو پانی اور بیر کے پتون سے اور اوسکو دو کپڑون مین کفن دو اور اوسکے خوشبو نہ لگاؤ اور
اوسکے سر کو نہ اوڑھاؤ اسواسطے کہ خدا اوسکو قیامت مین اوٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے **ف** ایک مرد حضرت کے ساتھ حج مین تھا
احرام باندھے مر گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک محرم اگر مر جاوے تو اوسکے خوشبو لگانا اور اوسکا سر چھپانا درست نہین اور
یہی حدیث اونکی دلیل ہی لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہین **خ** ابن عباس اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ

1871

وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً **قَالَهٗ** لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبد الله بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
قبول کرلے باغ کو اور اوسکو چھوڑ دے طلاق دیکر یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا **ف** ثابت بن قیس کی جورو نے کہا کہ حضرت
مین ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہین کرتی لیکن مین اسلام مین خاوند کو تکلیف دینا برا جانتی ہون یعنی میرا اور اوسکے
موافقت نہین ہوسکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اوسنے تیرے مہر مین دیا ہی اوسکو پھیر دیگی اوسنے کہا ہان تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہی یعنی عورت سے طلاق دینے کے عوض مین مال لینا **ھ** ابن عمر اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ

1872

وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰى مسلم مین
عبد الله بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو سانپون کو اور کتون کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کیونکہ یے
دونون آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین **ف** یعنی ان دونون سانپون مین یہ خاصیت ہی کہ جب اونکی آنکھ
آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے اور حمل ساقط ہو جاوے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیے **ق** ابن مسعود اِقْرَأْ

1873

عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ **قَالَهٗ** لَهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ
مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى
هٰۤؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا رَفَعْتُ رَأْسِيْ اَوْ غَمَزَنِيْ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِيْ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِيْلُ
بخاری اور مسلم مین عبد الله بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ مینے کہا کہ یا رسول الله مین آپکے آگے قرآن
پڑھون اور حال آنکہ قرآن آپ پر اوترا ہی حضرت نے فرمایا کہ مجھکو بھلا معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنون تو مینے سورۂ نسا پڑھا
یہان تک کہ مین جب اس آیت پر پہنچا کہ کیا حال ہوگا اوس وقت جب کہ ہم ہر امت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجکو اس امت پر گواہ لاوینگے
تو مینے اپنا سر اوٹھایا یا یون کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو مین ہاتھ لگایا تو مینے سر اوٹھایا سو مینے دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہین **ف**
حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے روئے اور مزید شفقت سے اپنی امت پر روئے کہ انکے افعال کا مین کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا

بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے ستر مجھپر آگے ظاہر کرو کچھ مضایقہ نہین ستر مین جب تک کہ اوسمین شرک کا مضمون نہو
ف مالک نے کہا ہمنے حضرت سے عرض کی کہ ہم زمانہ کفر مین جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اب کیا حکم ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ ہندی ستر اکثر حرام ہین بلکہ صاف کفر ہین کہ اونمین شرک کا مضمون ہوتا ہی جیسے گلو ابیر اور لونا چماری اور ناسنگھ دیوا اور ہنومان کی دہائی
ہوتی ہی اور اسی طرح وے ستر بھی حرام ہین جنکے معانی نہ معلوم ہون کہ شاید اونمین بھی شرک ہو ق زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ
۱۸۵۸
عِفَاصَهَا وَوِکَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَکُنْ وَدِیْعَةً عِنْدَکَ فَاِنْ جَاءَ
طَالِبُهَا یَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَیْهِ یَعْنِیْ لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے افتادہ سونے اور چاندی کے مقدمے مین فرمایا کہ اوسکی تھیلی اور باندھنے کے تاگے کو مشہور کر پھر اوسکو ایک برس شہرت دے سو اگر
کوئی اوسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر مین کبھی کسی دن اوسکا مالک طلب کرتا
آوے تو اوسکو دے ف یعنی جو شخص روپیہ یا اشرفی پاوے تو اوسکی تھیلی اور تاگے کو پہچنوایا کرے اگر مالک ملے تو اوسکو حوالے کرے
اور نہین تو سال بھر کے بعد اپنے خرچ مین لاوے لیکن اوسکو قرض جانے جب مالک مانگے تو دیوے ھ اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیُّ اِعْزِلِ الْاَذٰی
۱۸۵۹
عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَهٗ حِیْنَ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ مسلم مین ابو برزہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانون کی راہ سے ہٹا دیا کر یہ حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جب کہ اونے کہا کہ یا حضرت مجکو کچھ ایسا بتلایئے جس سے
مجکو فائدہ ہو ف یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تاکہ مسلمانون کو آرام ہو تجکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی
مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہی ھ جَابِرٌ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَیَاْتِیْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ
۱۸۶۰
حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علحدہ ہو جایا کر سو بات تو یہ ہی کہ جو اوسکے مقدر مین ہی سو ہونا ہی یعنی اگر اوس سے
اولاد ہونی ہی تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ کام نہ آویگی ف ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہی مین نہین چاہتا کہ اوس سے
اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے وقت اوس سے علحدہ ہو جایا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بعد اوسکے وہ شخص پھر آیا اور اوسنے کہا کہ
یا حضرت اوسکو تو حمل رہ گیا حضرت نے فرمایا مینے تو یہ بھی کہہ دیا تھا ھ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَعْطُوْنِیْ رِدَائِیْ فَلَوْ کَانَ لِیْ عَدَدُ
۱۸۶۱
هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَیْنَکُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَّلَا کَذَّابًا وَّلَا جَبَانًا قَالَهٗ مَقْفَلَهٗ
مِنْ حُنَیْنٍ بخاری مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختون کے شمار برابر
اونٹ ہوتے تو سب تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجکو بخیل اور جھوٹا اور نامرد نہ پاتے یہ حضرت نے حنین سے پلٹتے فرمایا ف حنین کی لڑائی مین
ہزارون اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریان حضرت کے ہاتھ لگین حضرت نے سب تقسیم کر دین جب حضرت وہان سے پلٹے تو راہ مین گنوار لوگ حضرت کو لپٹے اور
مانگنے لگے یہانتک کہ حضرت کی چادر اوتار لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ
سوا نبی کے بشر سے ممکن نہین ھ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ
۱۸۶۲
اَبَا مَسْعُوْدٍ اِنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلٰی هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ
لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْکَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْکَ النَّارُ مسلم مین عقبہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای ابو مسعود
دریافت کر ای ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہی اوس سے زیادہ تر خدا تجھپر قادر ہی مینے کہا

۱۸۸۱ تک ہوگیا ق کعب بن مالک اَمسِک علیک بعض مالک فھو خیر لک ع اخرجہ بخاری اور مسلم
مین کعب بن مالک رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رکھ لے اپنے تھوڑے مال کو یہ تیرے حق مین بہتر ہی حضرت نے کعب سے فرمایا
ف کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نگئے تھے خدا اور رسول کا اونپر پچاس روز نہایت عتاب تا جب اونکی توبہ قبول ہوئی
۱۸۸۲ تو خوشی کے مارے اونھون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ انس اَمیطی عنا قرامک فانہ
لاتزال تصاویرہ تعرض فی صلاتی بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دور کر اپنے نقش دار پردہ کو
ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اوسکی تصویرین ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہین نماز مین ف حضرت عائشہ رض نے رنگین پردہ جسمین تصویرین
۱۸۸۳ تھین گھر مین لٹکایا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ ابن عباس انحرھا ثم اصبغ نعلیھا فی دمھا ثم اجعلہ
علی صفحتھا ولا تاکل منھا انت ولا احد من اھل رفقتک یعنی ما ابدع من البدن
مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ جو قربانی کا اونٹ راہ مین تھک جاوے اور بیت اللہ تک نہ جا سکے اوسکے حق مین
حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ذبح کر پھر اوسکے خون مین جوتیون کو رنگ پھر اوسکو اوسکے کوہان پر رکھدے اور تو اوسکا گوشت مت کھا
اور نہ کوئی تیرے ساتھیون مین سے کھاوے ف حضرت جب حج کو چلے سولہ اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حوالے کیے کہ ہانکے چلے
اوسنے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ مین ماندہ ہو جاوے اور نچل سکے تو مین کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت نے
۱۸۸۴ اسواسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اوسکو قربانی جانکے نکھاوین اور محتاج لوگ کھاوین ھ جابر انزعوا بنی عبد المطلب
فلولا ان یغلبکم الناس علی سقایتکم لنزعت معکم مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
پانی کھینچو اے عبد المطلب کی اولاد سو اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ لوگ تمھاری آبکشی پر غلبہ نہ ہجوم کرینگے تو مین بھی تمھارے ساتھ
۱۸۸۵ پانی نکالتا ف حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس رض سے فرمایا خم انس انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال
رجل یا رسول اللہ انصرہ اذا کان مظلوما افرأیت ان کان ظالما کیف انصرہ قال تحجزہ
او تمنعہ من الظلم فان ذلک نصرہ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان
کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اوسکی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا بھلا یہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر
۱۸۸۶ اوسکی مدد کرون حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ظلم سے روک یہی اوسکی مددگاری ہی ھ حذیفۃ انصرفا نفی لھم بعھدھم
ونستعین اللہ علیھم فالہ لہ ولابیہ مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاؤ
ہم اون کافرون سے قول کو پورا کرینگے اور اونپر فتح پانے کی خدا سے مدد مانگینگے یہ حضرت نے حذیفہ اور اونکے باپ سے فرمایا ف حذیفہ سے
روایت ہی کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح ہوئی تھی اوسی مدت مین مین اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلا کافرون نے
ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا کہ ہم مدینے جاتے ہین کافرون نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہم سے خدا کا قول کرو
کہ ہم مدینے جاکر پلٹ آوینگے اور پیغمبر کے ساتھ ہوکر نلڑینگے ہمنے اون سے اسی طرح عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی تب حضرت نے حدیث فرمائی
۱۸۸۷ معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہی اگرچہ کافرون سے کیا ہو ق ابو ھریرۃ انظروا الی من ھو اسفل منکم ولا تنظروا
الی من ھو فوقکم فانہ اجدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ علیکم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ

وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلٰثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ
مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ
عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَلَهُمْ
مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ
الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ
شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ
عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ
اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ
فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا
حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ
عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ أَمْ لَا مسلم بریدہ بن حصیب رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ لڑو خدا کی راہ مین اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑیو تو غنیمت مین چوری نکیجیو اور قول نہ توڑیو اور ناک کان
نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اون سے تین چیز کی درخواست کر سو اونمین سے جس بات کو مانین تو
اون سے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اون سے اسلام کی درخواست کر اگر وے مانین تو اون سے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ
پھر اون سے درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام مین یعنی مدینے مین آ رہین اور اونسے خبر کر دے کہ اگر وے یہ کام کرینگے
تو اونکو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہی یعنی ثواب اور غنیمت اور اونپر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہی یعنی جہاد سو اگر وے لوگ ایمان لاکر
وطن چھوڑنا قبول نکرین تو اونسے خبر کر دے کہ وے جنگلی مسلمانون کی طرح ہونگے اونپر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری
ہوتا ہی اور اونکو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر اوسی صورت مین کہ مسلمانون کے ساتھ ہوکر جہاد کرین سو اگر وے
لوگ مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اونسے جزیہ مانگ سو اگر وے مانین تو اونسے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ اور اگر وے جزیہ دینا
بھی قبول نکرین تو خدا سے مدد مانگ اور اونکو قتل کر اور جب کہ تو قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھسے چاہین کہ تو اون سے خدا کا اور اوسکے رسول کا
عہد کرے تو اونسے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نکر و لیکن اونسے اپنا قول اور اپنے ساتھی لشکر والون کا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر
تمسے اپنی اور اپنے ساتھیون کی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر اور آسان تر ہی اور جب کہ تو
کسی قلعے والون کو گھیرے سو وے تجھسے چاہین کہ تو اونکو خدا کے حکم پر اوتارے تو اونکو خدا کے حکم پر نہ اوتار و لیکن تو اپنے حکم پر اوتار اسواسطے
کہ تو نہین جانتا کہ اونکے مقدمے مین تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہین ف حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتے تو اوسکے
سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہر چند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہین لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی
سے کمتر ہی اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی نہین معلوم ہو سکتی
ق أُمِّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ بِنْتُ كَعْبٍ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ

۱۸۶۹

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کرو نیک عمل کو چھہ چیزون سے پہلے ایک دجال دوسرے دھوان تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچہم سے نکلنا پانچوین قیامت جو سارے عالم کو گھیرے گی چھٹے اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہی **ف** یعنی آثار قیامت اور اپنی موت سے پہلے جو کرنا ہو سو کر لو قیامت سے پہلے سارے عالم مین دھوان ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا **ھ** ابو ذر یا بشیر

1896 الکانزین یکوی فی ظھورھم یخرج من جنوبھم و یکوی من قبل اقفائھم یخرج من جباھھم **ق** و بُروی بشیر الکانزین برضف یحمی علیہ فی نار جھنم فیوضع علی حلمۃ ثدی احدھم حتی یخرج من نغض کتفہ و یوضع علی نغض کتفہ حتی یخرج من حلمۃ ثدییہ یتزلزل مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو داغنے کی اونکی پیٹھون مین داغا جاویگا پسلیون سے نکلیگا اور اونکی گدیون کی طرف سے داغا جاویگا اونکے ماتھون سے نکلیگا بخاری اور مسلم مین دوسری روایت یون ہی کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ مین خوب گرم کیا جاویگا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہان تک کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہان تک کہ اوسکی دونون چھاتیون کی نوک سے نکل جاویگا اور یخیل تھرتھراویگا **ف** یہ عذاب مالدار بخیل کو جو نہ دینے والے پر ہوگا **ش** عبد اللہ بن عمرو

1897 بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل و لا حرج بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہنچاؤ لوگون کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتین سنکر نقل کرو اسمین کچھہ مضایقہ نہین **ف** یعنی لوگون کو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہی اگر کچھہ نہ یاد ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے ابتداے اسلام مین بنی اسرائیل کی کتابون کے دیکھنے سے حضرت نے منع کیا تھا اسواسطے کہ اونکی روایات پر اعتماد نہین مبادا مسلمونکے اعتقاد بگڑ جاوین پھر جب دلون مین اسلام کا عقیدہ مضبوط ہو گیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہو چکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی گویا حق بات کی اور تایید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہی کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہون اونکو خرافات جاننا چاہیے

1898 **ھ** ابن عمر تحروا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تلاش کرو شب قدر کو پچھلی سات راتون مین **ف** یعنی رمضان کے عشرہ اخیرہ مین

1899 **ھ** عایشۃ تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی پچھلی دس راتون مین **ف** یعنی طاق راتون مین

1900 **ھ** ابن عمر تحینوا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر او قال فی السبع الاواخر مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون مین یا یون فرمایا کہ پچھلی سات راتون مین

1901 **ق** ابن مسعود تسحروا فان فی السحور برکۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے مین برکت ہی یعنی ثواب اور قوت صوم

1902 **ق** حارثۃ بن وھب الخزاعی تصدقوا فیوشک الرجل یمشی بصدقتہ فیقول الذی اعطیھا لو جئتنا بھا بالامس قبلتھا فاما الان فلا حاجۃ لی بھا فلا یجد من یقبلھا بخاری اور مسلم مین حارثہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہی کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اسکو کل لاتا تو مین

کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلب کو غور کر کے رونا مستحب ہی اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سننے مین تاثیر زیادہ ہوتی ہی ھ ابی امامۃ ١٨٧٤
اقرؤا القران فانہ یاتی یوم القیمۃ شفیعا لاصحابہ اقرؤا الزھراوین البقرۃ وسورۃ ال عمران
فانھما یاتیان یوم القیمۃ کانھما غمامتان او غیایتان او کانھما فرقان من طیر صواف
تحاجان عن اصحابھما اقرؤا سورۃ البقرۃ فان اخذھا برکۃ وترکھا حسرۃ ولا یستطیعھا
البطلۃ مسلم مین ابو امامہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشاویگا اپنے پڑھنے والون کو قیامت کے دن پڑھو نورانی
دو سورتون کو یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کو وے دونون سورتین قیامت مین آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے
دو قطار بن صف بستہ چڑیون کی عذاب کو ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والون سے پڑھا کرو سورۂ بقرہ کو اسواسطے کہ اوسکا لینا برکت ہی اور
اوسکا چھوڑنا پچتاوا ہی اور اوسپر قابو نہین چلتا جادوگرون کا یعنی اسکی برکت سے جادو نہین اثر کرتا ق جندب بن ١٨٧٥
عبد اللہ اقرؤا القران ما ائتلفت قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا عنہ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمھارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمھارے دل اور زبان مین اختلاف ہوے
تو اوس سے اوٹھ کھڑے ہو ف یعنی قرات قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہوا تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہی
بلکہ عجب نہین کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھجاوے ھ ابو ھریرۃ اقیموا الصف فی الصلوۃ فان اقامۃ الصف من ١٨٧٦
حسن الصلوۃ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز مین اسواسطے کہ سیدھا کرنا صف کا نماز
کی خوبصورتی ہی ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہون اور درمیان مین فرق نہو خ حذیفۃ اکتبوا لی من ١٨٧٧
یلفظ بالاسلام وفی روایۃ احصوا لی کم یلفظ الاسلام فکانوا خمس مائۃ وفی روایۃ ما بین ستمائۃ
الی سبع مائۃ وفی روایۃ الفا وخمس مائۃ بخاری مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھ لاؤ میرے واسطے انکو
جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہون اور دوسری روایت یون ہی کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہین تو پانچ سو تھے اور ایک روایت
یون ہی کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یون ہی کہ پندرہ سو تھے ق انس التمس لنا غلاما من غلمانکم ١٨٧٨
یخدمنی قالہ لابی طلحۃ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکون
مین سے تاکہ میری خدمت کیا کرے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف مکے سے مدینے مین آکر یا خیبر کے جانے کے وقت یہ حدیث فرمائی
ق ابن عباس الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لاولی رجل ذکر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ١٨٧٩
عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والون سے پھر جو مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہی ف
فرائض مقرری حصون کو کہتے ہین جو قرآن مین مفصل مذکور ہین جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھوان حصہ جورو کا
سو فرمایا کہ میت کے مال سے اول فرائض والون کو دیجیو اور انکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اوسکو عصبہ پاویگا چنانچہ اسکی تفصیل
علم فرائض مین موجود ہی خ میمونۃ القوھا وما حولھا وکلوا سمنکم بخاری مین حضرت میمونہ رض سے روایت ہی کہ ١٨٨٠
حضرت نے فرمایا کہ نکالکے پھینکدو چوہے کو اور اوسکے پاس کے گھی کو اور اپنے باقی گھی کو کھاؤ ف چوہا گھی مین گر پڑا اور
مرگیا حضرت سے مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ اوس صورت مین ہی کہ گھی جما ہوا اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی

ضباعۃ بنت زبیر کی بیٹی ہے فرمایا جب کہ اونسے حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی **ف** جب احرام باندھکے حج کو جاوے اور راہ مین بیماری یا دشمن کے خوف سے نجاسکے تو احرام اوتارے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے

1911 **ھ** عَائِشَةَ حَوَّلِي هٰذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاَيْتُهٗ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا يَعْنِي سِتْرًا كَانَ فِيْهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ **قَالَهٗ** لَهَا مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اوتار ڈال اسواسطے کہ جب مین اندر آتا ہون اور اوسکو دیکھتا ہون تو دنیا یاد پڑتی ہی مراد وہ پردہ ہی جسمین جانورون کی تصویر تھین یہ حضرت نے حضرت عایشہ رض سے فرمایا **ف** یہ پردہ اوس وقت مین تھا جب تصویر رکھنا حرام نہ تھا

1912 **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمٍ وَّمُعَاذٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَالِمٌ هُوَ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصون سے سیکھو عبد اللہ بن مسعود رض سے اور سالم رض سے اور معاذ رض سے اور ابی بن کعب رض سے سالم وے جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور متبنی تھے **ف** حضرت کے وقت مین یے چارون صحابہ قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرت نے اونکی اوستادی سند کردی تاکہ لوگ اون سے سیکھین

1913 **ھ** عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّنَفْيُ سَنَةٍ وَّالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّالرَّجْمُ مسلم مین عبادہ بن صامت رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکھو مجھسے سیکھو مجھسے مقرر خدا نے اون عورتون کی راہ کردی کواری کو کوارے کے ساتھ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سو کوڑے اور سنگساری **ف** قرآن مین اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتون کو قید کرو یہان تک کہ مرجاوین یا اونکے مقدمے مین خدا کچھہ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی امام شافعی رح کے اور امام احمد رح کے مذہب مین یہی ہی کہ اگر کوارا مرد یا کواری عورت حرام کاری کرے تو اوسکی حد یہ ہی کہ کوڑے بھی مارئے اور شہر بدر بھی کیجیے اور امام اعظم رح کے نزدیک کواری کی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہی کوڑون کے ساتھ شہر بدر کرنا اور سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا دو سزا اون کا اونکے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ حضرت نے کئی شخصون کو سنگسار کیا اور حال اونکا اونکو کوڑے نہین مارے

1914 **ھ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ مسلم مین عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوتار لو جو کہ اوس اونٹنی پر ہو اور اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہی **ف** حضرت سفر مین تھے لعنت کی لفظ سنی پوچھا کہ یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب لعنتی ٹھہری تو اوسپر چڑھنا کیا ضرور اوسپر سے اوسکا اسباب اوتار لو اور اوسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرت نے اوس عورت کو جھڑکی دی تاکہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نکرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہین

1915 **ھ** اَبُوْ سَعِيْدٍ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ يَعْنِيْ مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى مُصَابٍ فِيْ ثِمَارٍ اِبْتَاعَهَا فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ **قَالَهٗ** لِغُرَمَائِهٖ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے لو جو تمنے پایا اور اوسکے سوا کچھہ تمکو نہ ملیگا **ف** ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگون سے بیچے اور قیمت لی پھر پھلون پر کوئی آفت پڑی کہ نکمے ہوگئے مول لینے والون نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرت نے اصحاب سے کہا کہ اسکو خیرات دو کہ اپنا قرض ادا کرے اصحاب نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نہ تھی جس سے تمام قرض ادا ہوتا تب حضرت نے قرض خواہون سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہی کہ محتاج قرضدار کی طرف سے کچھہ قرض دلواکے باقی قرض کو معاف کرواوے

1916 **ق** عَائِشَةُ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اوتنے کرو جتنے

حضرت نے فرمایا کہ نظر کیا کرو اونکو جو تمسے کمتر ہیں اور نہ دیکھا کرو اونکو جو تمسے اونچے ہیں اسواسطے کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے کہ نہ حقیر
جانوگے خدا کی نعمت کو جو تمپر ہے ف یعنی جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست میں کمتر ہوں اونکو خیال کیا کرو
تاکہ خدا کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا میں تمسے افضل ہوں اونکو نہ دیکھا کرو نہیں تو ناشکری زبان سے نکلے گی اور ناحق رنج ہوگا

۱۸۸۸ ق سہل بن سعد انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتہم ثم ادعہم الی الاسلام واخبرہم
بما یجب علیہم من حق اللہ فیہ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر
یہانتک کہ جب تو اونکے ڈانڈے پر پہونچے پھر اونسے اسلام درخواست کر اور بتلا اونکو جو اونپر خدا کا حق واجب ہے دین اسلام میں
یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام ف جب حضرت نے علی مرتضی کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب یہ حدیث فرمائی

۱۸۸۹ ق عمر اوف بنذرک قالہ حین قال یا رسول اللہ انی کنت نذرت فی الجاہلیۃ ان اعتکف لیلۃ
وفی روایۃ فی المسجد الحرام بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر حضرت نے عمر فاروق
رض سے فرمایا جب اونھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے کفر میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت یوں ہے کہ
مسجد الحرام یعنی بیت اللہ میں اعتکاف کرونگا ف معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع نہو

۱۸۹۰ ق انس اولم ولو بشاۃ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر اگر ایک ہی بکری کا سہی
ف عبد الرحمن بن عوف رض کے زردی لگی تھی حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا ہے اونھوں نے کہا کہ مینے نکاح کیا ہے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی اگر میسر نہو تو ایک ہی بکری میں ولیمہ ہو سکتا ہے

۱۸۹۱ ھ عائشۃ اہجوا قریشا فانہ اشد علیہا من رشق النبل مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت ہے
ف یہ حضرت نے شاعر صحابہ سے فرمایا جیسے حسان اور عبد اللہ بن رواحہ

۱۸۹۲ ق البراء بن عازب اہجہم اوہاجہم
وجبریل معک قالہ لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم میں براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیل تیرے ساتھ ہے یعنی اوسکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا

۱۸۹۳ ھ ابن عمر بادروا الصبح بالوتر مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا کرو ف
یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح ہوئی تو وتر کا وقت نرہا لیکن قضا پڑھنا درست ہے

۱۸۹۴ ھ ابو ہریرۃ بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا او یمسی مؤمنا ویصبح کافرا
یبیع دینہ بعرض من الدنیا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کرو فسادوں سے پہلے
ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہو جاویگا حق باطل کی تمیز نرہیگی صبح کے وقت مرد مسلمان
ہوگا اور شام کو کافر ہو جاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جاویگا اپنے دین کو بیچیگا دنیا کے مال سے ف
اس حدیث میں اون فسادوں کی خبر ہے جو یزید اور سلطنت مروانیہ میں واقع ہوئے اس حدیث میں ارشاد ہے کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے
اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکیں سو کر لیوے

۱۸۹۵ ھ ابو ہریرۃ بادروا بالاعمال ستا الدجال والدخان
ودابۃ الارض وطلوع الشمس من مغربہا وامر العامۃ وخویصۃ احدکم مسلم میں ابو ہریرہ رض سے

جو تمہارے حق مین بہتر ہی اوسکو مین خود بیان کر دیتا ہون تمکو اتنی کاوش کرنا کیا ضرور ہی **ق** جَابِرٌ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ ۱۹۲۳
یَعْنِیْ دَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ اَیْ قَوْلَ الْاَنْصَارِیِّ حِیْنَ کَسَعَهُ الْمُهَاجِرِیُّ یَا لَلْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوس بات کو کہ وہ بات تو گندی ہی **ف** حضرت سفر مین تھے ایک انصاری اور مہاجر مین کچھ گفتگو ہوئی
مہاجر نے انصاری کے چوتڑ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ ای انصاریو دوڑو اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بلایا دونون طرف کے
لوگ جمع ہو گئے حضرت نے یہ شور سنکر فرمایا کہ یہ کفر کا قول یعنی کہار بلانا کسواسطے ہوا اصحاب نے اون دونون شخصون کا حال عرض کیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ دَعُوْهُ وَاَرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ ۱۹۲۴
مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوسکو اور اوسکے پیشاب پر چھوڑا ڈول
پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہادو اسواسطے کہ تم تو بھیجے گئے آسانی کرنے والے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنے والے **ف** ایک گنوار نے
حضرت کی مسجد مین پیشاب کر دیا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اوسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان
پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی کرنا نچاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دور ہو جاتی ہی
ق اِبْنُ عُمَرَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَیَآءَ مِنَ الْاِیْمَانِ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ کَانَ یَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَیَآءِ بخاری اور مسلم ۱۹۲۵
مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکو نہ چھیڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو اپنے بھائی
سے نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نکیا کر **ف** یعنی حیا صفت ایمانی ہی ہر حالت مین بہتر ہی اور بیحیائی ہر طرح معیوب ہی **ق**
اَبُوْ سَعِیْدٍ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا یَّحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِیَامَهٗ مَعَ صِیَامِهِمْ یَقْرَءُوْنَ ۱۹۲۶
الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِهٖ
فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی رِصَافِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی نَضِیِّهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ
شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی قُذَذِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰیَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْهِ
مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ یَخْرُجُوْنَ عَلٰی خَیْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ وَیُرْوٰی عَلٰی حِیْنِ فُرْقَةٍ
بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور دور کرو مقرر اوسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم مین سے ہر ایک آدمی اپنی
نماز کو اونکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے روزے کو اونکے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا وے لوگ قرآن پڑھینگے اونکے گلے کی ہنسلیون سے
نیچے نہ اوتریگا یعنی دل مین قرآن کا کچھ اثر نہوگا وے لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر پار ہو جاتا ہی اوسکی نگانسی کو دیکھے تو
کچھ خون کا اثر نپاوے پھر اوسکی باڑھ کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے تیر پار
نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر مین جانور کا کچھ اثر نہین لگا رہتا اسی طرح اوس قوم مین اسلام کا کچھ اثر نباقی رہیگا
اوس قوم کی پہچان یہ ہی کہ اونمین ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا
آدمیون کے عمدہ تر گروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضی رضہ سے باغی ہونگے اور دوسری روایت یون ہی کہ وے لوگ اختلاف اور پھوٹ کے زمانے
مین ظاہر ہونگے **ف** حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذوالخویصرہ نام تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروق رضہ نے
کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس کافر کو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضی نے اوس قوم کو قتل کیا اس حدیث مین

ذکر خوارج

اسکو قبول کرتا اور اب تو مجکو اوسکی حاجت نہین تو نپاویگا کسیکو جو صدقہ قبول کرے ف امام مہدی کے وقت مین مال کی کثرت ہوگی سب لوگ مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نملیگا جو صدقہ لے سو فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجون کو دو

1903 ق ابی موسی تعاهدوا هذا القرآن فوالذي نفس محمد بيده لهو اشد تفلتا من الابل في عقلها بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بھاگنے والا ہی اون اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بندھے نہین ف اونٹ جہان اپنی رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے دور چھوڑا بھولا اسواسطے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے تا کہ قابو مین رہے

1904 ق ابو هريرة تعوذوا بالله من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الاعداء بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنون کی خوشنودی سے ف بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت

1905 ھ ابو موسی توبوا الى الله فاني اتوب الى الله في اليوم مائة مرة مسلم مین ابو موسی رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین سو اسواسطے کہ مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار ف یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار توبہ کرے تو اور ون کو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہی

1906 ق ابن عمر توضأ واغسل ذكرك ثم نم بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کر اور اپنے آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر ف عمر فاروق رضے نے کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اوس وقت غسل نہو سکے تو نجاست کو دھو کر وضو کرکے سو رہے تا کہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے

1907 ھ ابو هريرة وعائشة توضأوا مما مست النار مسلم مین ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی پکی چیز سے ف یہ حدیث منسوخ ہی اول یہی حکم تھا اب یہ حکم نہین اسواسطے کہ عبد اللہ بن عباس رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے بکری کا پختہ گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز پڑھی بعد کھانے کے وضو نکیا

1908 ھ ابو هريرة جزوا الشوارب واعفوا اللحى مسلم مین ابو ہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوب کترو موچھون کو اور رکھے داڑھیون کو ف موچھ کترانا اور داڑھی رکھنا واجب ہی اور موچھ نہ کترانا اور داڑھی مونڈانا یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہی مسلمانون کو خدا توفیق اور غیرت دے

1909 خ ابن عباس حجي عنها ارايت لو كان على امك دين اكنت قاضية قالت نعم قال اقضوا الله فان الله احق بالقضاء بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کی طرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لائق ہی ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کیے مرگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف امام اعظم رحہ کے نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اوسنے حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اوسکی طرف سے واجب ہی اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت نکی ہو تو مستحب ہی

1910 ق عائشة حجي واشترطي وقولي اللهم محلي حيث حبستني قاله لضباعة بنت الزبير لما ارادت ان تحج وكانت وجعة بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کر لے اور یون کہہ کہ الہی جہان تو مجکو روک دیگا یعنی جہان بیماری غالب ہو جاوے گی وہین مین احرام اوتارون گی حضرت نے

۱۹۳۳ معلوم ہوا کہ لڑکون کو ادب سکھلانا سنت ہی **ق** اَنَسٌ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت کو **ف** کنیت اوسکو کہتے ہین جسپر اب کی لفظ ہو جیسے ابو القاسم اور
ابو الحسن حضرت کی کنیت ابو القاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابو القاسم اونکو نہ کہو مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت بازار مین تھے
ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اوسکی طرف متوجہ ہوئے اوسنے کہا کہ یا حضرت مینے آپکو نہین پکارا فلانے شخص کو پکارا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام
اور کنیت رکھنے مین علما کے بہت قول ہین لیکن صحیح قول یہی ہی کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہی لیکن کسیکو ابو القاسم کہنا بہتر نہین

کنیت ابو القاسم کہنے مین بحث

۱۹۳۴ چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادۃ مین موجود ہی **ق** اَنَسٌ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ
الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفون کو اسواسطے کہ صفون کو برابر کرنا نماز کا
۱۹۳۵ کمال ہی **ه** اَبُوْ هُرَيْرَةَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ
الذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہی بڑھ گئے اکیلے اصحاب نے
کہا یا حضرت اکیلے کون ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتین **ف** حضرت مکے کی راہ مین چلے جاتے تھے وہان ایک
پہاڑ موجود ہوا جسکا جمدان نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہی اسی طرح خدا کی
یاد کرنے والے بھی اوسکی یاد مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہین ترمذی مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اکیلے لوگ وے ہین جو خدا کی یاد پر حریص

فضیلت ذکر

۱۹۳۶ اور خدا مین یاد الہی اونکے گناہون کے بوجھ کو اوتار ڈالے گی سو وے لوگ قیامت مین ہلکے پھلکے آوینگے **ه** عَلِيٌّ شُقَّقَةُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ
يَعْنِيْ ثَوْبَ حَرِيْرٍ اَهْدَاهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُكَيْدِرُ دُوْمَةَ **ق** لَه وَالْفَوَاطِمُ
اِحْدٰهُنَّ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَالثَّانِيَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدٍ اُمُّ عَلِيٍّ وَالثَّالِثَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ
مسلم مین علی مرتضی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ریشمی کپڑے کو پھاڑ اور اوڑھنیان بنا کر اون عورتون مین تقسیم کر جنکے فاطمہ نام
ہین مراد وہ ریشمی کپڑا ہی جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا اور فاطمہ کے نام کی تین عورتین تھین
ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضی کی ما تیسری فاطمہ امیر حمزہ کی بیٹی **ف** ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہی لیکن اگر
۱۹۳۷ کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتون کو حوالہ کرے کہ اونکو حلال ہی **ه** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ
عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَّحِيْنَئِذٍ
يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ
عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى
تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ
يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ مسلم مین عمرو بن عبسہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر جب آفتاب نکلے یہان تک کہ
اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جب کہ نکلتا ہی تو شیطان کے دونون سینگون کے اندر نکلتا ہی اور اوس وقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہین
پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت نماز مین عبادت والے موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان تک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم
ہو جاوے یعنی دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نہ رہے پھر اوس وقت نماز موقوف کر اسواسطے کہ اوس وقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہی پھر جب سایہ دوپہر کا ڈھلے

تمسے ہو سکیں اسواسطے کہ خدا ثواب دینے سے نہیں اوداس ہوتا جب تک تم عمل کرنے سے نہ اوداس ہو **ف** یعنی عبادت وہی بہتر جو ہمیشہ ہو سکے جس سے دل نہ اوداس ہو

1917 **ق** زید بن خالد خُذها فانّما هي لك او لاخيك او للذئب يعني ضالّة الغنم بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے بھولی بھٹکی بکری کے حق مین فرمایا کہ لے اوسکو سو وہ تیرے واسطے ہی یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہی یا بھیڑیے کے واسطے ہی **ف** یعنی اگر تو اوسکو نہ پکڑ لیگا تو اور کوئی آدمی لیویگا اور اگر کوئی نہ لیویگا تو بھیڑیا کھا جاویگا

1918 **ق** جابر خُذ يا جابر فصبّ عليّ وقل بسم الله يعني ماء كان في عزلاء الانصاري بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ای جابر اور پانی ڈال مجھپر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہی جو انصاری کی چھوٹی مشک مین تھا

1919 **ق** عائشة خُذي فرصة من مسك ويروى ممسّكة فتطهّري بها بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اوس سے پاکی حاصل کر **ف** ایک عورت نے پوچھا کہ یا حضرت مین حیض کے بعد کس طرح طہارت کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتّے مین مشک لگا کر رکھ لیا کر یعنی تاکہ خون کی بدبو دفع ہو

1920 **ق** عائشة خُذي من ماله بالمعروف ما يكفيك ويكفي ولدك ويروى خُذي ما يكفيك وولدك بالمعروف **قاله** لهند بنت عتبة امرأة ابي سفيان بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہند عتبہ کی بیٹی سفیان کی جورو سے کہا **ف** ہند نے کہا کہ یا حضرت سفیان مرد بخیل ہی اتنا خرچ نہین دیتا جو مجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہہ ہو سکتا ہی کہ اوسکی نادانستگی مین بقدر حاجت لے لون یعنی اس طرح لینا درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت ضروری کے بدون اوسکی اجازت لیوے تو درست ہی اسواسطے کہ اوسکا حق خاوند پر فرض ہی

1921 **ق** ابن عباس دعوني فالذي انا فيه خير واوصيكم بثلاث اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم قال وسكت عن الثالثة او قالها فانسيتها هذا من قول سليمان بن ابي مسلم بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چھیڑو مجکو جسمین مین ہون بہتر ہی اور مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون کہ نکال دو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کرنا ایلچیون کو جس طرح مین اونکو انعام دیتا تھا راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا کہ اوسکو فرمایا مگر مین بھول گیا یہ قول ہی سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہی **ف** اسکا پورا قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب مین ہو چکا ہی

1922 **ق** ابو هريرة دعوني ما تركتكم انّما اهلك من كان قبلكم سؤالهم واختلافهم على انبيائهم فاذا نهيتكم عن شيء فاجتنبوه واذا امرتكم بامر فأتوا منه ما استطعتم بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے سوال کرنا چھوڑ دو جب تک کہ تمکو چھوڑ دون اور نہ بتلاؤن تمسے اگلی امتون کو تو اونکے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کر دیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تھے سو جب مین تمکو کسی چیز سے منع کرون تو اوس سے بچا کرو اور جب مین کسی چیز کرنے کا حکم کرون تو اوسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہو سکے **ف** حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ای لوگو تمپر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی حضرت چپ رہے یہان تک کہ اوسنے تین بار یہ پوچھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تمسے کبھی نہو سکتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نکیا کرو

سوار ہو کر حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا جب کہ اونھون نے کہا تھا کہ مین بیمار ہون **ف** معلوم ہوا کہ حج مین بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا درست ہے

۱۹۴۴ **ھ** ابی ھریرۃ عوذوا باللّٰہ من عذاب اللّٰہ عوذوا باللّٰہ من عذاب القبر عوذوا باللّٰہ من فتنۃ المسیح الدجال عوذوا باللّٰہ من فتنۃ المحیا والممات مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پناہ مانگو خدا کی خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے اور فسادسے

۱۹۴۵ **ھ** جابر غطوا الاناء واوکوا السقاء فان فی السنۃ لیلۃ ینزل فیھا وباء لا یمر باناء لیس علیہ غطاء او سقاء لیس علیہ وکاء الا نزل فیہ من ذلک الوباء قال اللیث بن سعد فالاعاجم عندنا یتقون ذلک فی کانون الاول مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھا کرو برتن کو اور دہانہ باندھا کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک الیسی رات ہے کہ اوسمین وبا اوترتی ہے جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی ہے اوسکے اندر وبا گھس جاتی ہے لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ عجم کے لوگ ہمارے پاس ہین کانون اول مین اسکا بچاؤ کرتے ہین **ف** کانون اول رومی مہینا ہے خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہے خلاصہ مطلب کہ حدیث مین اوس رات کو معین نہین فرمایا کب ہوتی ہے لیکن عجم کے لوگ کانون اول مین جانتے ہین شاید یون ہے کہ اوس فصل مین وبا اکثر جاتی ہے لیکن اسپر تقیید نہین ہے برتنون کو ہر رات بند رکھنا چاہیے

۱۹۴۶ **ق** جابر غطوا الاناء واوکوا الاسقیۃ واغلقوا الباب واطفئوا السراج فان الشیطان لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی انائہ عودا ویذکر اسم اللّٰہ علیہ فلیفعل فان الفویسقۃ تضرم علی اھل البیت بیتھم بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھو برتن کو اور موہنہ باندھو مشکون کا اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے کہ شیطان مشک اور دروازے اور برتن کو نہین کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نپاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھ دیوے اور بسم اللہ کہے مقرر چوہا گھر والون کو جلا دیتا ہے یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجاتا ہے تو گھر مین اکثر آگ لگ جاتی ہے **ف** حضرت نے اس حدیث مین آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہہ کے رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمین بڑے فائدے ہین

۱۹۴۷ **ھ** جابر غیروا ھذا الشیء واجتنبوا السواد مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے **ف** فتح کے دن ابو قحافہ صدیق اکبر رضی کے باپ مسلمان ہوئے اونکی داڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہے لیکن سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہے فقہا کہتے ہین کہ وسمے کا خضاب درست ہے اسواسطے کہ بعضے اصحاب کرتے تھے وسمے کے سوائے اور خضاب سیاہ رنگ درست نہین واللہ اعلم

۱۹۴۸ **خ** ابی ھریرۃ فر من المجذوم کما تفر من الاسد لم یصل سندہ بھذا الحدیث بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے بخاری نے اس حدیث کی پوری سند نہین بیان کی **ف** اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہے تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہے اسواسطے اوسکی صحبت منع فرمائی

۱۹۴۹ **خ** ابو موسیٰ فکوا العانی واطعموا الجائع وعودوا المریض بخاری مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھڑاؤ قیدی کو اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خبر عافیت پوچھو بیمار کی **ف** دشمن سے مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہے اور اطعام اور عیادت فرض کفایہ ہے

۱۹۵۰ **ھ** ابو ھریرۃ قاتلھم حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا رسول اللّٰہ فاذا

۱۹۲۷ جنشانی کا مرد حضرت نے فرمایا تھا اوسی نشان کا آدمی اوس قوم مین موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب مین ہوچکا **ق** جابرؓ
دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ **قَالَهُ** لِعُمَرَ حِيْنَ قَالَ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ
هٰذَا الْمُنَافِقِ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بخاری اور مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور مت مار کہ لوگ
گفتگو نکرین کہ محمد اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہی یہ حضرت نے عمر فاروق رضؓ سے فرمایا جب عمر نے حضرت سے کہا کہ مجکو حکم ہو تو مین اس منافق کی
گردن ماروں یعنی عبد اللہ بن اُبَی کی **ف** یہ بن عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تھا اوسنے حضرت کی خدمت مین بے ادبی کی عمر فاروق رضؓ نے
اوسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھینگے مجکو سفاک اور خونریز جانکے مسلمان ہونے سے وحشت کرینگے
۱۹۲۸ سبحان اللہ حضرت مین کیا حکمت اور حلم تھا **ق** اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ
ق لَهُ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونکو رہنے دے اور مت اوتار اسواسطے کہ مینے پاک
پہنے ہین یعنی دونون موزے کو یہ حضرت نے مغیرہ رضؓ سے فرمایا **ف** مغیرہ رضؓ سے روایت ہی کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ
تیرے پاس پانی ہی مینے کہا کہ ہان پھر حضرت سواری سے اوترے مینے پانی ڈالا حضرت نے وضو کیا مونہہ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا
حضرت موزے پہنے تھے مین جھکا کہ موزے اوتاروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوتارنے کی کچھ حاجت نہین مینے وضو کرکے اونکو پہنا تھا
۱۹۲۹ **ھ** عَائِشَةُ دَعِيْهَا وَهَلْ يَكُوْنُ الشَّبَهُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ وَاِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ اَشْبَهَ الرَّجُلُ
اَخْوَالَهُ وَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا اَشْبَهَ اَعْمَامَهُ مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس
تکرار مت کر اور مشابہت نہین ہوتی مگر اسی کے سبب سے اور جب غالب ہوتی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموؤن کے مشابہ ہوتا ہی اور اگر
مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہی اپنے چچون سے **ف** حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر
عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہان غسل کرے حضرت عایشہ نے اوس عورت سے کہا تیرا برا ہو کیا
عورت کو بھی احتلام ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی منی نہوتی تو لڑکا ماموؤن کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا **خ**
۱۹۳۰ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا بخاری مین سلمہ بن اکوع رضؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تیر اندازی سیکھو اے اسمعیل کی اولاد اسواسطے کہ تمہارا باپ تیر انداز تھا **ف** چند انصار تیر اندازی کرتے تھے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہین دوسری قوم نے تیر اندازی موقوف کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیون نہین
تیر اندازی کرتے اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاوین اور آپ تو اوس قوم کے ساتھ ہین اور ہمارے ساتھ نہین حضرت نے فرمایا کہ
تیر لگاؤ مین تم سبکے ساتھ ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد ہین تیر اندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا
۱۹۳۱ وسیلہ ہی **ق** جَابِرٌ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ **قَالَهُ** بخاری اور مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے
بیٹے کا عبد الرحمن نام رکھ **ف** جابر رضؓ سے روایت ہی کہ ہماری قوم مین ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اوسنے قاسم نام رکھا پھر اوسنے
۱۹۳۲ حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ
بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اوس طرف سے کھا جو تیرے
قریب ہو **ف** عمر بن ابی سلمہ رضؓ سے روایت ہی کہ مین لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے

۱۹۵۶ ہمارے پاس خبر لے آ یہ حضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا ھ حُذَيْفَةُ قُمْ يَا نَوْمَانُ ق قَالَهُ صُبَيْحَةَ لَيْلَةِ
الْاَحْزَابِ مسلم میں حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اے سونیوالے یہ حضرت نے حذیفہ رضہ سے فرمایا جنگ خندق کی فجر کو
ف جنگ خندق میں کفار نے کئی دن تک مدینہ گھیرا ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ بدحواس ہو گئے تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کے
واسطے بھیجا پھر حذیفہ کو اپنا کمل اوڑھایا اونکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ جہاد کے باب میں گذرا

۱۹۵۷ ھ اَبُو سَعِيدٍ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيمَ بخاری میں ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں درود پڑھو
کہ الٰہی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہے جیسے تو نے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم

۱۹۵۸ پر اور ابراہیم کی آل پر ق اَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ
حَمِيدٌ مَجِيدٌ بخاری اور مسلم میں ابو حمید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درود کو یوں کہا کرو کہ الٰہی مہر کر محمد پر اور اوسکی بیبیوں
اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور اوسکی بیبیوں پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر بیشک

۱۹۵۹ تو سب خوبیوں سراہا بڑائی والا ہے ھ اُمُّ سَلَمَةَ قُولِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً ق قَالَهٗ
لَهَا حِينَ مَاتَ اَبُو سَلَمَةَ مسلم میں حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں کہہ کہ الٰہی مجکو بخش اور اوسکو یعنی خاوند کو
اور اوسکے بعد مجکو اوسکا نیک بدلا دے یہ حضرت نے حضرت ام سلمہ رضہ سے فرمایا جب کہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے اول

۱۹۶۰ خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرت نے اونکو یہ تعلیم کی حق تعالی نے دعا قبول کی حضرت سے اونکا نکاح ہوا ق اَبُو سَعِيدٍ
قُومُوا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْ اِلٰى خَيْرِكُمْ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِكَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اپنے سردار کی طرف یا یوں
فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنی سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ یہودی تیری تجویز پر
راضی ہو کر اوترے ہیں ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے اونھوں نے عہد شکنی کی تھی حضرت نے اونکا قلعہ گھیرا تھا وہ لوگ
اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق میں تجویز کریں سو ہمکو قبول ہے سعد زخمی تھے حضرت نے اونکو مدینے سے بلایا جب وے آئے
تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اونکے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اوس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتیں اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے
بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہے اور بعضوں نے جواب دیا ہے کہ یہ قیام تعظیم
کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے اونکے سنبھالنے کے واسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک دوسرے
کے واسطے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہیں اور بعضے علما نے فرمایا ہے کہ قیام افراط التعظیم کے واسطے مکروہ ہے اور اہل علم اور دین کی

۱۹۶۱ تکریم کے واسطے درست ہے ھ اَنَسٌ قُومُوا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَهٗ حِينَ دَنَا
الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ بَدْرٍ صحیح مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اوس بہشت کی طرف جسکا پھیلاؤ آسمان اور
زمین کے برابر ہے حضرت نے اوس وقت فرمایا جس وقت جنگ بدر میں مشرک نزدیک آگئے ف یعنی اونکو قتل کرو اسواسطے کہ انکا

اور بڑھ چلے تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت عبادت والے نماز میں موجود اور حاضر رہتے ہیں یہاں تک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے
پھر نماز کو موقوف کر یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے اندر ڈوبتا ہی اور اوس وقت آفتاب کو
کافر سجدہ کرتے ہین **ف** عمرو بن عبسہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت مدینے مین تشریف لائے تو مینے حضرت سے نماز کے وقت پوچھے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہی لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کے وقت تو اسواسطے منع ہی کہ اوس وقت آفتاب
١٩٣٨ کو کافر سجدہ کرتے ہین تو مسلمانون کو اونکی مشابہت بچنا ہے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہی جلال کا وقت ہی **خ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ صَلِّ قَائِمًا
فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ **قَالَہٗ لَہٗ** بخاری مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھ کھڑے
ہوکر اور اگر تجھسے نہوسکے تو بیٹھ کے پڑھ سو اگر بیٹھ کے بھی نہوسکے تو لیٹ کے پڑھ یہ حضرت نے عمران سے فرمایا **ف** عمران سے روایت
ہی کہ مجکو بواسیر کی بیماری تھی مینے حضرت سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہی خواہ
١٩٣٩ کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُغَفَّلٍ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ
قَالَ فِی الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت نے تیسری بار مین فرمایا کہ جو چاہے سو نماز پڑھے یہ اس خوف سے
فرمایا کہ لوگ اوسکو سنت موکدہ نجانین **ف** لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
١٩٤٠ ہرچند مغرب سے پہلے نماز درست ہی لیکن تاکید اور التزام نچاہیے کہ ادا کے فرض مین تاخیر ہوگی **ق** خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ ضَعُوْهَا
مِمَّا يَلِيْ رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ يَعْنِيْ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ حِيْنَ اسْتُشْهِدَ بِاُحُدٍ بخاری اور
مسلم مین خباب بن ارت رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس کملی کو اونکے سر کی طرف ڈالوا ور اونکے دونون پانون پر گھاس رکھو
یعنی مصعب بن عمیر کے جبکہ وے جنگ احد مین شہید ہوئے **ف** جب مصعب شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر آیا اور کملی بھی
ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پانون کھلتے تھے اور اگر پانون پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
١٩٤١ جب کچھ میسر آوے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہی **م** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ **قَالَہٗ**
لَہٗ يَعْنِيْ سَيْفًا اِسْتَوْهَبَهٗ مِنَ الْغَنَائِمِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو رکھدے جہان سے
تو نے اوسکو لیا ہی **ف** غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اوٹھائی اور حضرت سے مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
١٩٤٢ غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہی بے تقسیم تجکو کیونکر ملے **ھ** عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الْعَاصِ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِیْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ
وَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثَلٰثًا وَّقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ **قَالَہٗ لَہٗ**
مسلم مین عثمان بن ابی العاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھ رکھ جہان تیرے بدن مین درد ہوتا ہی اور بسم اللہ تین بار کہہ
اور سات بار کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اوسکی قدرت کی اوس چیز کے شر سے
جسکا مجکو غم اور خوف ہی **ف** مصابیح مین عثمان بن ابی العاص رضہ سے روایت ہی کہ مینے اپنے درد اور بیماری کی حضرت سے شکایت کی
١٩٤٣ تب حضرت نے یہ دعا فرمائی مینے اوس پر عمل کیا مجکو شفا حاصل ہوئی **ق** اُمُّ سَلَمَةَ طُوْفِیْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ
قَالَہٗ لَہَا لَمَّا قَالَتْ اِنِّیْ اَشْتَكِیْ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے

اور یہ جو فرمایا کہ آپ کو مُردوں میں شمار کر یعنی پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب تو محبت کی غفلت ہی اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہو
شعر جو آہنگ رفتن کند جان پاک ⁂ چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک ⁂ یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہی اللہ ہماری آنکھیں کھولے اور
اس پر عمل نصیب کرے آمین خ ابو ایوب کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ بخاری میں ابو ایوب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

۱۹۶۸

فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج کو تمہارے لیے اوسمیں برکت ہوگی ف یعنی مول لیکر تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے اور اگر زیادہ ہو تو
غیر کا حق پھیر دیجیے اور ہر روز تول کر گھر میں خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہیں کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے نہ زیادہ ہو نہ کم ھ ابو سعید

۱۹۶۹

لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ مسلم میں ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مُردوں کو لا الٰہ الا اللہ ف
یعنی مرنے کے وقت لا الٰہ الا اللہ پکار کے کہو تا کہ مرنے والا بھی سُنکے کہے اور یوں نہ اوس سے کہنا چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ کہ شاید بد حواسی
انکار کر بیٹھے ھ ابو ہریرۃ لیاخذ کل رجل براس راحلتہ فان ھذا منزل حضرنا فیہ الشیطان

۱۹۷۰

قالہ غداۃ لیلۃ التعریس مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ
کے سر کو سو مقرر یہ منزل ہی کہ اسمیں ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا ف جنگ خیبر سے پلٹتے آخر
حضرت اور تمام لوگ سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہی شیطان کا ایسا نہو کہ شیطان کسیکے اونٹ کو بھگا دے
تو ہوشیاری کرنا چاہیے ق عایشۃ لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر قعد او قال فلیقعد

۱۹۷۱

بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جب تک خوش دل اور چست رہے پھر
جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یوں ہی کہ اوسکو بیٹھ رہنا چاہیے ف انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
مسجد میں رسّی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہی لوگوں نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہی کہ جب تہجد کی نماز میں سست ہو جاتی ہیں تو اسکو تھام
لیتی ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سستی میں نفل نماز پڑھنا بے لطف ہی ھ جابر لیصل من شاء منکم فی رحلہ

۱۹۷۲

قالہ فی یوم مطیر فی سفر مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھ لیوے جو شخص کہ تم میں سے
چاہے اپنے بستر پر یہ حضرت نے مینھ برسنے کے دن سفر میں فرمایا ف معلوم ہوا کہ مینھ کے عذر سے جماعت میں نہ حاضر ہونا درست ہی
ھ ابن مسعود لیلینی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم وایاکم

۱۹۷۳

وھیشات الاسواق مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ تم میں سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے
قریب ہوا کریں پھر اونکے بعد وے لوگ ہوا کریں جو اون سے میل رکھتے ہوں پھر وہ لوگ جو اونسے میل رکھتے ہوں اور تم بچو بازاروں کی بک بک سے
یعنی مسجد اور جماعت میں بازار کی طرح شور اور ہجوم نکرو ف عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت کا دستور تھا کہ جماعت کے وقت
ہمارے مونڈھوں کو ہلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ اور قیام میں مختلف نہو نہیں تو تمہارے دلوں میں اختلاف پڑ جاویگا پھر حضرت
یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہوں تا کہ مسائل کو سیکھیں اور اگر امام کو سہو واقع ہو
تو اوسکو خبردار کریں اور علما کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف میں کھڑے ہوں ابو بکر صدیق رضہ کا دستور تھا کہ نماز میں حضرت کے پیچھے برابر
کھڑے ہوتے تھے اوس جگہ دوسرا شخص نہیں کھڑا ہوتا تھا ھ ابو سعید لیبعث من کل رجلین احدھما والاجر

۱۹۷۴

بینھما یعنی فی الجہاد قالہ لبنی لحیان حین بعث الیھم بعثا مسلم میں ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ

فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله **ق** لعلي يوم خيبر **م** مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قتل کرو اونکو یہان تک کہ گواہی دین کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی پھر جب وہ یہ کیا تو تجہسے اپنے خون اور مال بچا لئے مگر حق بات پر اور حساب اونکا خدا پر ہی یہ حضرت نے علی مرتضی رض سے فرمایا جنگ خیبر کے دن **ف** یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اوسکی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہین لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوۃ لیجاویگی اور اگر وے اپنی جان اور مال بچانے کے واسطے کلمہ پڑھلیوینگے اور دل سے کافر رہینگے تو خدا اون سے حساب کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی

١٩٥١ **ه** ابو ہریرۃ قاربوا وسددوا **م** مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو **ف** یعنی عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو عبادت مین اتنی کثرت بہتر جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اوسکی کچھ تاثیر نہو

١٩٥٢ **ه** جویریۃ زوج النبي صلى الله عليه وآله وسلم قربيه فقد بلغت محلها يعني عطاء من شاة أعطيته مولاتها من الصدقة **م** مسلم مین حضرت جویریہ رض حضرت کی بی بی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گوشت کو میرے پاس لا اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہونچ گئی **ف** حضرت نے کھانا مانگا حضرت جویریہ رض نے کہا کہ یا حضرت اس وقت کچھ حاضر نہین لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت ملا ہی وہ حاضر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند زکوۃ اور خیرات ہمکو درست نتھی لیکن اول جب محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص کو دی تو اوسکو درست ہوگئی

١٩٥٣ **ه** طارق بن أشيم قل اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني فإن هؤلاء تجمع لك دنياك وآخرتك **قاله** لرجل قال يا رسول الله كيف أقول حين أسأل ربي **م** مسلم مین طارق بن اشیم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا یہ دعا پڑھا کر اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني یعنی الہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو عافیت اور چین مین رکھ اور مجھکو روزی دے سو مقرر یہ لفظین تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہین یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین کیونکر کہا کرون جب اپنے رب سے سوال کیا کرون

١٩٥٤ **ه** سعد بن أبي وقاص قل لا إله إلا الله وحده لا شريك له الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا سبحان الله رب العالمين لا حول ولا قوة إلا بالله العزيز الحكيم قال فهؤلاء لربي فما لي قال قل اللهم اغفر لي وارحمني واهدني وارزقني وعافني شك الراوي في عافني **قاله** لأعرابي جاءه فقال يا نبي الله علمني كلاما أقوله **م** مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہا کر کہ سوا خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہین وہ اکیلا مالک ہی اوسکا کوئی شریک نہین خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفین بہت سی خوبیان خدا ہی کے واسطے ہین پاک ہی خدا جہان کا مالک گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو سب پر غالب حکمت والا ہی اوس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفین ہین پھر مجھکو کیا یعنی میرے فائدے کی چیز کچھ فرمائیے حضرت نے فرمایا یون کہا کر کہ الہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجھکو روزی دے اور مجھکو عافیت مین رکھ راوی کو شک ہی کہ حضرت نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہین یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرت پاس آیا تو اوسنے کہا کہ اے خدا کے پیغمبر مجھکو کوئی ایسا کلام سکھلائیے جسکو مین کہا کرون

١٩٥٥ **ه** حذیفۃ قم یا حذیفۃ فأتنا بخبر القوم **قاله** ليلة الأحزاب **م** مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اے حذیفہ اوس قوم کی

الی الناس قَالَہٗ حین اشتد وجعہ فی مرضہ الذی مات فیہ بخاری میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اونڈیلو مجھپر سات مشکیں جنکے دہانے نکھلے ہوں تاکہ میں لوگوں کو وصیت کروں یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا
جب حضرت کو درد کی شدت ہوئی اوس بیماری میں جسمیں حضرت کا انتقال ہوا ف حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ جب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت کو ایک لگن میں بٹھلایا اور اون مشکوں سے پانی ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ حضرت نے اشارہ
کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری میں گرمی کی کمال شدت تھی
یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر میں یہودی عورت نے دیا تھا

1981 ق انس یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگوں سے نرمی اور آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور تسکین
اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ ف یعنی نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھیں بدخلقی اور سختی لازم نہیں لوگ وحشت کریں

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ

1982 یہ دسواں باب ہے اسکے اول میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لام تاکید ہے ھ عمر لَاُخْرِجَنَّ الْیَہُوْدَ وَالنَّصَارٰی
مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ حَتّٰی لَا اَدَعَ فِیْہَا اِلَّا مُسْلِمًا مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مقرر
نکال دونگا یہود اور نصاری کو عرب کے ٹاپو سے یہاں تک کہ سوائے مسلمان کے اوسمیں کسیکو نہ چھوڑونگا ف عرب مبدأ اسلام ہے
تو حکمت یہی تھی کہ وہاں سوائے مسلمانوں کے کوئی نہ رہے چنانچہ فاروق اعظم رضی نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام میں بھیجا

1983 ق سہل بن سعد لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ
اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ یعنی عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَہٗ یَوْمَ خَیْبَرَ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں کل علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتھوں پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہے اور خدا اور رسول اسکو
چاہتے ہیں یعنی علی مرتضی کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا ف جنگ خیبر میں حضرت نے جب یہ فرمایا تو رات کو صحابہ سوچا کیے
کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہے صبح کے وقت حضرت کی خدمت میں اصحاب حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت نے
فرمایا کہ علی مرتضی کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہ یا حضرت اونکی آنکھیں آئی ہیں حضرت نے اونکو بلایا اور لب مبارک اونکی آنکھ پر لگائی اونکو
صحت ہوگئی پھر حضرت نے اونکو علم دیا خدا نے اونکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضی رضی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

فضیلت علی مرتضی رضی

1984 خ ابو سعید بن المعلی لَاُعَلِّمَنَّکَ سُوْرَۃً ھِیَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِی الْقُرْاٰنِ قَالَہٗ بخاری میں ابو سعید
بن معلی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ میں تجکو ایک سورت سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتوں سے بزرگ اور افضل ہے ف
مراد سورۂ فاتحہ ہے چنانچہ ساتویں باب میں مذکور ہو چکا

1985 ھ ابو ہریرۃ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور
الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر آفتاب کی چمک پڑتی ہے

1986 خ ھ الزبیر لَاَنْ یَّاْخُذَ
اَحَدُکُمْ اَحْبُلَہٗ ثُمَّ یَاْتِیَ الْجَبَلَ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَۃٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰی ظَہْرِہٖ فَیَبِیْعَہَا فَیَکُفَّ اللّٰہُ بِہَا وَجْہَہٗ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَیَسْتَغْنِیَ بِثَمَنِہَا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ مسلم میں زبیر رضی سے روایت ہے

١٩٦٢
قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہی کہ اوسکا عوض بہشت ہی ق ابن عباس قوموا عني ولا ينبغي عندي التنازع
ويروى عند نبيّ تنازع بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو میرے پاس سے اور لائق نہین
میرے پاس مین جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین ف حضرت نے مرض الموت مین دوات قلم منگایا بعضون
نے کہا لاؤ بعضون نے کہا کچھ ضرور نہین کہ حضرت کو لکھانے مین تکلیف ہو گی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب مین مفصل
ہو چکا ق

١٩٦٣
ابو ہریرۃ کخ کخ ارم بہا اما علمت انا لا نأکل الصدقة ويروى لا تحل لنا الصدقة
قاله للحسن بن علي رضي الله عنهما حين اخذ تمرة من تمر الصدقة فجعلها في فيه بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چھی چھی اسکو پھینک دے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوۃ نہین کھاتے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ ہمکو
زکوۃ حلال نہین حضرت نے یہ امام حسن رض سے فرمایا جب اونھون نے زکوۃ کی کھجورون سے ایک کھجور اوٹھالی اور اپنے مونہہ مین کھلی ف
حضرت امام حسن اوس وقت مین لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوۃ کا مال حرام ہی ق

١٩٦٤
جابر کُل فانّي
اُناجي من لا تناجي يعني الثوم المطبوخ قاله لرجل من اصحابه بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ مین کانا پھوسی کرتا ہون اوس سے جس سے تو کانا پھوسی نہین کرتا ف حضرت کے روبرو پکا لسن آیا
اوسمین لسن کی بو آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہین کھاتے ہین تو اونسے بھی ہاتھ
کھینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا لسن کھانا ہر چند حلال ہی مگر مین اس عذر سے نہین کھاتا کہ مجھسے اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہی
اور اونکو اسکی بو سے نفرت ہی ق

١٩٦٥
ابن عمر کلوا فانّه حلال ولكنه ليس من طعامي يعني الضب بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہی ولیکن وہ ہماری خوراک نہین
ف حضرت ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پختہ آیا کسی نے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی ہر چند یہ حلال ہی لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہین طبعی کراہت ہی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک
سوسمار حلال ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین اونکے نزدیک یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا

١٩٦٦
ق ابن عمر کلوا من الاضاحي ثلثا هذا الحديث منسوخ بما ذكرنا من قبل بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہی چنانچہ اسکا ذکر
ہم آگے کر چکے ہین ق

١٩٦٧
ابن عمر کن في الدنيا كانك غريب او كانك عابر سبيل وعدّ نفسك في اصحاب
القبور بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا مین مسافر کی طرح رہ یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی
جان کو قبر والے مردون مین گن رکھ ف عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے دونون مونڈھون کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی
اور عبد اللہ بن عمر رض یون کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھ اور صحت کی ایام مین
بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کرلے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھ نہین ہو سکتا اور زندگی مین موت کا سامان کر حدیث مین
یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کرکے زاد راہ کی
فکر مین رہتا ہی اسی طرح مومن کو لازم ہی کہ دنیا کو سرائے جان کے بیہودہ حرص کو مارکر اپنے اصلی وطن سے غافل نہ ہو ہر دم وطن کا سامان کرتا رہے

علامتیں ہم تک ظاہر ہیں یہود ونصاریٰ کے قدم بقدم ہو گئے بلکہ تعزیہ داروں اور پیر پرستوں نے ایسے اختراعات نکالے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ
۱۹۹۳ کو بھی ہرگز نہیں سوجھے ق النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بخاری اور مسلم میں نعمان
بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو خدا پھوٹ ڈال دیگا تمھارے دلوں میں ف یعنی جماعت کی
۱۹۹۴ صفیں برابر رہنے کا یہ اثر ہے کہ آپسمیں اختلاف پڑ جاویگا اور تکرار ہوگی تو رنج ہوگا ق ابْنُ مَسْعُودٍ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ
عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ
رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتّٰى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ
أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلٰى مَكَانِيَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتّٰى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهٖ
لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَلَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ
مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے ایماندار بندے کے
توبہ کرنے سے اوس مرد سے بھی زیادہ تر فرحتناک ہوتا ہے جو جنگل میدان ہلاکی کے مکان میں اوترا اوسکے ساتھ سواری تھی اوسپر اوسکا
کھانا اور پانی تھا سو اوس مرد نے اپنے سر کو زمین میں رکھا پھر ایک نیند سو کر اس حال میں جاگا کہ اوسکی سواری جا چکی تھی سو اوسنے
اوسکی تلاش کی یہانتک کہ جب اوسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اوسنے کہا اے دل پلٹ چل اوسی مکان میں جہاں میں تھا
سو وہیں سو رہوں تا اینکہ مر جاؤں سو اوسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تا کہ مر جاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ اوسکی سواری جو
ہے لو اوسپر اوسکا زاد راہ اور پانی ہے تو حق تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری اور
زاد راہ پا کر خوش ہو گیا ف یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں بندہ
۱۹۹۵ عذاب سے بچ جاتا ہے خ أَبُو هُرَيْرَةَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ
أَمْ مِنْ حَرَامٍ بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پرواہ نکریگا کہ اوسنے
کہاں سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے ف یعنی بیدینی رائج ہوگی مال حاصل کرنے میں شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے
حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نرہیگی خواہ رشوت سے لے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغا بازی سے چنانچہ اس زمانے کا حال
۱۹۹۶ ہے کہ جس طرح پاتے ہیں سمیٹتے ہیں گویا موت اور قیامت سے خبر نہیں ھ أَبُو هُرَيْرَةَ لَتَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي
الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ روایت ہے مسلم میں ابو ہریرہ رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایک
زمانہ آویگا کہ نہ جانیگا قاتل کہ کس بات میں اوسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا ف یعنی ایسا زمانہ بگڑیگا
کہ بلا سبب اور بے تہمت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگوں کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ جنگی اکثر بے سبب ہو جاتی ہے دہلی اور لکھنؤ کے بانکوں
میں جو ذرا کلمے پر تلوار چلتی ہے آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہیں جانتے گویا یہی انسان کو بتاتے ہیں ناحق حلال کر ڈالتے ہیں خ
۱۹۹۷ أَبُو سَعِيدٍ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ بخاری میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد ف معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام
قائم رہیگا حج اور عمرہ ادا ہوگا بعضے علما نے کہا ہے کہ اونکے ہلاک ہونے کے بعد بیس برس تک آدمیوں کا قیام رہیگا واللہ اعلم ق

حضرت نے فرمایا چاہیے کہ دو آدمیون مین سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونون مین برابر ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب قوم بنی لحیان پر لشکر بھیجا **ف** یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو جاوین اور آدھے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکون کی خبر گیری کرین گے ثواب دونون کو برابر ملیگا

١٩٧٥ **ق** عَائِشَةُ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُّصَلِّ بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ کہو ابو بکر رضہ سے کہ لوگون کو نماز پڑھاوے **ف** حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن اونسے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین گذرا جو عہدہ حضرت کو خاص تھا یعنی امامت کا سوا اپنی حیات مین ابو بکر صدیق رضہ کو دیا اسمین صاف اشارہ ہی خلافت کا گویا حضرت نے اونکو اپنا ولیعہد کیا

١٩٧٦ **خ** ابن عَبَّاسٍ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ یعنی اَبَا اِسْرَائِيْلَ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ بولے اور اپنے اوپر سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے **ف** حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ مین چپکا کھڑا ہی اسکا سبب پوچھا لوگون نے کہا کہ یہ ابو اسرائیل ہی اسنے نذر مانی ہی کہ روزہ رکھے دھوپ مین کھڑا رہے اور کسی سے کلام نکرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روزہ عبادت تھا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ مین کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا نچاہیے

١٩٧٧ **ھ** ابن عُمَرَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُّجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرکے پھر اوسکو اپنی جورو بناوے پھر اوسکو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض اوسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر مین رکھے سو مقرر یہی عدت ہی جسکا خدا نے حکم کیا ہی کہ عورتون کے طلاق مین ہوا کرے **ف** عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ مینے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروق رضہ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہی اسکو فقہ مین طلاق بدعی کہتے ہین سنت یہ ہی کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اوسکو طلاق دیوے

١٩٧٨ **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیون کا منبر بناوے کہ اوسپر مین لوگون سے کلام کیا کرون **ف** ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اوس سے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اوسنے بنایا تھا حضرت اوسپر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب منبر نہ تھا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرت کو اوسمین تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تھا عرض کی کہ یا حضرت منبر بنوائیے جیسا شام کے ملک مین ہوتا ہی تب حضرت نے منبر بنوایا

١٩٧٩ **ھ** عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَهٗ لَهَا مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ چٹائی لادے مسجد سے **ف** گھر مین ایک مکان تھا وہان عورتین نماز پڑھتی تھین اوسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین حضرت کی مسجد مراد نہین اسواسطے کہ حضرت عایشہ اوس وقت حائض تھین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین اور یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھاکے مسجد سے اگر کوئی چیز اوٹھالیوے تو درست ہی حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہی

١٩٨٠ **خ** عَائِشَةُ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ

ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

۲۰۰۵ منافق کی تین نشانیان ہین کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اوسکے پاس امانت رکھیے تو چورا وے **ق** اِبْنُ

اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اوسی قوم مین داخل ہی **ف**

۲۰۰۶ یعنی جب کوئی قریب وارث نہ باقی رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہی اور ماموں بھانجے کا وارث ہی **ق** ابن مسعود رضی اَجَلْ

اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ **قَالَهٗ** فِيْ مَرَضِهٖ حِيْنَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ

لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مجکو تپ کی شدت ہوتی ہی جیسے

کہ تم مین سے دو مردون کو ہوتی ہی یہ حضرت نے اپنی بیماری مین فرمایا جب کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ یا رسول اللہ آپکو تپ مین نہایت ترپ

اور سخت بیتابی ہوتی ہی **ف** یعنی جتنی تکلیف دو مردون کو ہوتی ہی اوتنی مجھپر ہوتی ہی تو زیادہ بیقراری ہوا چاہیے حضرت پر زیادتی تکلیف کا یہ

۲۰۰۷ سبب ہی کہ ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اوتنا ثواب زیادہ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ بخاری اور

۲۰۰۸ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہی کہ ہمسے محبت رکھتا ہی اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہین **ق** عَائِشَةُ

اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ

لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ **قَالَهٗ** حِيْنَ سَاَلَهُ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کبھی مجکو وحی آتی ہی جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہی پھر

موقوف ہو جاتی ہی جب کہ مین یاد کر چکتا ہون اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بنکے آتا ہی سو مجھسے کلام کرتا ہی تو مین یاد کر لیتا ہون جو کہ مجھسے کہتا

ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ حارث بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ آپکو وحی کس طرح آتی ہی **ف** بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت

۲۰۰۹ ہی کہ مینے حضرت کو دیکھا کہ جاڑے کے جاڑے مین وحی آتے کہ حضرت کی پیشانی سے پسینا پھوٹ نکلتا تھا **م** ابن مسعود رضی اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ

تُرْفَعَ الْحِجَابُ وَتَسْتَمِعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ **قَالَهٗ** مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اجازت

میرے پاس آنیکی یہی ہی کہ تو پردہ اوٹھاوے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ مین تجکو منع نکرون یہ حضرت نے عبد اللہ بن مسعود سے فرمایا **ف** عبد اللہ

بن مسعود حضرت کے خادم تھے جب قرآن مین حکم ہوا کہ حضرت کے گھر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت نے عبد اللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو بار بار اجازت

مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی دلیل ہی اجازت کی اور جب مین تجکو منع کرون اوس وقت آنا درست نہین

۲۰۱۰ **م** اَبُوْ اَيُّوْبَ اَرَبٌ مَالَهٗ **ق** تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ

دَعِ النَّاقَةَ **قَالَهٗ** لِاَعْرَابِيٍّ اَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُدْنِيْنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ

وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ صرف بخاری مین ابو ایوب رضی سے اتنی روایت ہی کہ حضرت نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامراد ہو جیو کیا اسکو ہوا ہی اور بخاری

اور مسلم دونون مین متفق یون روایت ہی کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نکرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوۃ دیوے اور برادری

کا حق ادا کرے چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو وہ عمل بتلا دیجیے

جو بہشت سے مجکو قریب کر دیوے اور دوزخ سے مجکو دور ڈالے **ف** حضرت کو اوسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام کے ظاہر ہین ایسے صریح بات کو اسا

۲۰۱۱ دلیری سے کیون پوچھتا ہی پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوۃ اور برادری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل ہوتی ہی **م** ابو ہریرہ رضی

کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیان لیوے پھر پہاڑ مین جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیون کا گٹھا لاوے پھر اوسکو بیچے تا کہ خدا اوسکے سبب سے
اوسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہی کہ اوسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اوسکے حق مین لوگون کے سوال کرنے سے بہتر ہی اوسکو دیوینا
یا نہ دیوین **ف** یعنی لکڑیان بیچ کھانا سوال سے بہتر ہی اسواسطے کہ سوال مین ایک تو ذلت ہی دوسرے حصول مطلب کا تعین نہین
ملے یا نملے **ھ** ابو ہریرۃ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ ۱۹۸۷
مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اوسکا کپڑا جلا کر کھال کو لگے یہ
بہتر ہی اوسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہی **ھ** ابو ہریرۃ ۱۹۸۸
وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا مسلم مین ابو ہریرہ اور
سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہان تک کہ اوسکے پھیپھڑے تک پونہچے یہ اوسکے حق مین بہتر ہی
اپنے پیٹ کو شعر کے بھرنے سے **ف** یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب کھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہی
اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہین تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب و افترا پردازی کی ورزش
ہی اور پریشان خاطری تو نقد وقت ہی کہ تلاش مضمون تازہ مین شاعرون کو کیا کیا کوئین جھانکنے پڑتے ہین لیکن اگر گاہ گاہ شعر سخن سے
دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین مین صرف کرے تو منع نہین کہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سُنے ہین لیکن حق مضمون کے **ق** ابن عباس ۱۹۸۹
لَأَنْ يَمْنَحَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہی اوسکے حق مین اوسپر معین محصول لینے سے
ف باب اول مین زمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا **ھ** سہل بن سعد لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا ۱۹۹۰
خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ بخاری مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے
سبب سے تیرے واسطے بہتر ہی تجکو سرخ اونٹ ملنے سے **ف** عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہی یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہوجاوے
تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو فنا ہی یہ حضرت نے علی مرتضی رض سے فرمایا جب اونکو جنگ خیبر مین علمدار کیا **ھ** ابو ہریرۃ ۱۹۹۱
لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حقدارون کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہان تک کہ بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگدار بکری سے
ف یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو یکطرف جانورون کی بھی زیادتی کا عوض ہوگا کہ اگر سینگدار
بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگدار کو مار لیوے **ق** أَبُو سَعِيدٍ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ۱۹۹۲
شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى
قَالَ فَمَنْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگون کی چالون پر بالشت بالشت بھر اور ہاتھ
ہاتھ بھر یہان تک کہ اگر وے سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی اونکی پیروی کروگے ہمنے کہا یا رسول اللہ کہ کیا یہود اور نصاری
کی چال پر چلینگے حضرت نے فرمایا اگر یہی نہین تو پھر کون یعنی یہود نصاری ہی مراد ہین انہین کی چال پر چلوگے **ف** فی الحقیقۃ جیسا
حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج ہوگئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بد اعتقادی

حضرت عایشہ رضی کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق رضی نے کہا کہ حضرت میں تو آپکا بھائی ہون یہ حدیث اسی طرح مرسل آئی ہی یعنی عروہ تابعی
نے صحابی کا نام نہین ذکر کیا اور حقیقت مین یہ حدیث حضرت عایشہ رضی کی روایت سے ہی کہ حضرت سے نقل کرتی ہین **ف** ابی بکر صدیق رضی
نے حضرت عایشہ کی منگنی کے وقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجکو بھائی فرمایا کرتے ہین تو بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے
جواب دیا کہ دینی اور مذہبی برادری اس سے حرمت نہین ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہی

۲۰۱۹ **ق** جابرٌ اَنتُم الیومَ خیرُ اَهلِ الاَرضِ **قالہ** یومَ الحُدَیبیةِ وکانوا اَلفاً واَربعَ مائةٍ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اوس دن اصحاب ایک ہزار چار سو تھے **ف**
اون دنون اصحاب نے موت پر بیعت کی تھی یعنی میدان مین ٹکڑے ہوجاوینگے مگر قدم نہ ہٹاوینگے تب حضرت نے اونکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت مین
آیا ہی کہ پندرہ سو صحابہ تھے

۲۰۲۰ **ق** اَنسٌ اَنتَ مَعَ مَن اَحبَبتَ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو
اونکے ساتھ ہوگا جنسے تو محبت رکھتا ہی **ف** انس رضی سے روایت ہی کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے
فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہی جو پوچھتا ہی اوسنے کہا کچھ سامان نہین نہ زیادہ نماز ہی نہ روزہ لیکن مین خدا اور اوسکے
رسول سے محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت مین تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی یعنی انس رضی
کہا کرتے تھے کہ قیامت مین میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق رضی اور فاروق رضی کی محبت ہی معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت
نجات کا عمدہ وسیلہ ہی اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہی اسواسطے کہ ہر شخص کا
حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا

(محبت خدا و رسول و اولیا نجات ہی)

۲۰۲۱ **ق** البَراءُ بنُ عازبٍ اَنتَ مِنّی وَاَنا مِنكَ **قالہ** لِعَلیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنهُ
بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضی رضی سے کہ تو میرا ہی مین تیرا ہون **ف** یعنی کمال اتحاد اور
بے تکلفی ہی اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت مرتضوی ثابت ہوئی

۲۰۲۲ **ھ** اَنسٌ اَنتِ هِیَه لَقَد کَبِرتِ لا کَبِرَ سِنُّكِ **قالہ** لِیَتیمةٍ کانَت عِندَ اُمِّ سُلَیمٍ اُمِّ اَنسِ بنِ مالِكٍ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہی
البتہ تو بڑی ہوگئی تو عمر دراز نہو جیو حضرت نے اوس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس کی ماں کے پاس رہتی تھی **ف** یہ حضرت نے خوش طبعی
سے فرمایا بددعا دینا منظور نتھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچوین باب مین ہوچکا

۲۰۲۳ **ھ** ابنُ مَسعودٍ اَوَّلُ ما یُقضی بَینَ النّاسِ یَومَ القِیٰمَةِ فِی الدِّماءِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیون کے درمیان قیامت
کے دن خونون مین ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہی اور ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین پہلے
خونریزی کے مقدمات رجوع ہوکر فیصلہ ہونگے عبادات مین اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات مین خون کا فیصلہ ہوگا

۲۰۲۴ **ق** اَبو سَعیدٍ اَوَّه عَینُ الرِّبوا لا تَفعَل وَلٰکِن اِذا اَرَدتَ اَن تَشتَرِیَ التَّمرَ فَبِعهُ بِبَیعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشتَرِ بِه
قالہ لِبِلالٍ حِینَ جاءَہُ بِتَمرٍ بَرنِیٍّ وَقالَ کانَ عِندَنا تَمرٌ رَدِیٌّ فَبِعتُ مِنهُ صاعَینِ بِصاعٍ
لِمَطعَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَاٰلِه وَسَلَّمَ وَفی رِوایَةِ البُخاریِّ اَوَّه اَوَّه مَرَّتَینِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ واویلا یہ تو عین سود ہی ایسا نکیا کرو لیکن جب کہ تو عمدہ خرما خرید کرنا چاہے تو ناکارہ خرمون کو بیچ کے
دوسری بیع سے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر یہ حضرت نے بلال رضی سے فرمایا جب کہ وہ حضرت پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو عرب برنی

۱۹۹۸ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ الشَّكُّ مِنْ أَبِي حَازِمٍ مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار یا یون فرمایا کہ ستر لاکھ یہ شک ابو حازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہی حضرت نے فرمایا وے لوگ بہشت مین جاوینگے ملے ہوے ایک دوسرے کو تھامے بھی اونکے اگلے نہ داخل ہونگے جب تک کہ اونکے پچھلے نہ داخل ہونگے یعنی ایک قطار ہو کر برابر یکبارگی اندر جاوینگے اونکے چہرے چودہوین رات کے چاند کی صورت پر ہونگے

۱۹۹۹ **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ لَيُدْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتُ إِلَيْهِمْ لِأُنَاوِلَهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جاوینگے تم مین سے چند لوگ یہان تک کہ جب مین اونکی طرف جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اونکو دون تو وے لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوینگے تو مین کہونگا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہین تو حکم ہوگا تو نہین جانتا کہ اونہون نے تیرے بعد کیا بدعتین نکالین **ف** عرب کے چند گروہ نو مسلم حضرت کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو صدیق اکبرؓ نے قتل کیا وے لوگ اس حدیث مین مراد ہین

۲۰۰۰ **خ** أَنَسٌ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چند لوگون کو سوختگی دوزخ کا اثر لگ جاویگا گناہون کے سبب سے جو اون سے ہو گئے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا پھر خدا اونکو بہشت مین داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے اونکا لقب جہنمی ہوگا **ف** نوادر الاصول مین روایت ہی کہ یے لوگ جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ الٰہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کر دے تو حق تعالی ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ اونکے ماتھون سے اس لقب کو مٹا ڈالیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ مین نہ رہینگے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے

۲۰۰۱ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَوٰةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر باز رہین لوگ اپنی آنکھ اوٹھانے سے نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف نہین تو اونکی نظرین چھین لی جاوینگی **ف** نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اوٹھانا درست نہین اسواسطے کہ حق تعالی مکان سے پاک ہی

۲۰۰۲ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہین تو خدا اونکے دلون پر مہر کر دیگا پھر بیشک وے غافلون مین ہو جاوینگے **ف** یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہی کہ دل پر غفلت کی مہر ہو جاتی ہی اور جب غفلت ہوئی تو رحمت الٰہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعے کی نماز فرض ہی بدون شرعی عذر کے اوسکا ترک کرنا ہرگز درست نہین

۲۰۰۳ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لبیک کہیگا عیسے بن مریم روحا کی راہ مین خواہ حج کرتے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور حج ساتھی کریگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب حضرت عیسے علیہ السلام آسمان سے اوترینگے اور شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور کعبے کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہی مدینے اور مکے کے درمیان

فصل فِي أَنْوَاعٍ شَتَّى

اس فصل مین بہت قسم کی حدیثین ہین

۲۰۰۴ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ آيَةُ الْمُنَافِقِ

غیروں کی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہیں یہ باغ مدینے میں نہایت عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامنے تھا اور اسکا پانی نہایت شیرین تھا
حضرت اکثر اوس میں تشریف لیجاتے تھے اور اسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا میں نثار کرے

۲۰۳۰ ھ جابر بلی فجدی نخلک فانک عسی ان تصدقی او تفعلی معروفا قاله لخالة جابر لقد طلقت فارادت ان تجد نخلها فزجرها رجل ان تخرج مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیوں نہیں توڑے اپنے
خرمے کہ شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے حضرت نے جابر کی خالہ سے فرمایا اور اوسکو طلاق ملا تھا سو اوسنے چاہا کہ اپنے
خرموں کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو بضرورت عدت میں گھر سے
باہر نکلنا درست ہے

۲۰۳۱ ھ عایشة بیت لا تمر فیه جیاع اهله مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس گھر
میں خرما نہیں اوسکے لوگ بھوکے ہیں یا انکو آسودگی نہیں ف یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق میں فرمایا اسواسطے کہ اونکی غذا اکثر خرما تھا

۲۰۳۲ ھ جابر بین العبد وبین الکفر ترک الصلوة مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز
ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہیں رہتا ف یعنی ایمان کی علامت نماز ہے جب آدمی نے عمداً نماز چھوڑی تو کفر میں اور اوسمیں کچھ فاصلہ نرہا
کافر ہو گیا اور یہی مذہب ہے امام احمد اور اسحٰق اور عبداللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب میں کافر نہیں ہوا لیکن واجب القتل
ہو گیا اور زہری اور امام اعظم کے مذہب میں عمداً ترک نماز سے نہ کافر ہے نہ واجب القتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑھے اوسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے
تو امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہے بہرصورت ترک نماز کفر ہے یا مشابہ کفر کے ہے مسلمان کو لازم ہے
کہ اسکو آسان نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جانکے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہو جاوے

(حاشیہ: بیان اختلاف مجتہدین کہ ترک صلوٰۃ کفر ہے یا نہ)

۲۰۳۳ ھ عبداللہ بن مغفل بین کل اذانین صلوة بین کل اذانین صلوة ثم قال فی الثالثة لمن شاء مسلم میں عبداللہ بن مغفل رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان
نماز ہے ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے پھر حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنی واجب نہیں

۲۰۳۴ ق عبداللہ بن سلام تلک الروضة روضة الاسلام وذلک العمود عمود الاسلام وتلک العروة العروة الوثقی وانت
علی الاسلام حتی تموت قاله لحین قص رؤیا علیه بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن سلام رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہے اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے
دم تک حضرت نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا جب کہ اونھوں نے اپنا خواب حضرت سے بیان کیا ف خواب میں باغ اور ستون اور حلقہ
دیکھا تھا حضرت نے اوسکی تعبیر کہی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتویں باب میں ہو چکا

۲۰۳۵ ق البراء بن عازب تلک الملائکة کانت تستمع لک ولو قرأت لاصبحت یراها الناس ما تستتر منهم قاله لاسید بن
حضیر حین قرأ سورة الکهف باللیل وعنده فرس مربوط بشطنین فتغشته سحابة
فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسه ینفر منها بخاری اور مسلم میں براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے فرشتے
تھے تیرا قرآن پڑھنا سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کو لوگ فرشتوں کو دیکھتے فرشتے اونسے نہ چھپتے یہ حضرت نے اسید بن حضیر سے فرمایا
جب کہ وے سورہ کہف پڑھتے تھے اور انکے پاس گھوڑا دو رسیوں میں بندھا تھا تو اسید کو ایک بدلی نے چھپا لیا اور اوس میں چراغ روشن
تھے تو دمبدم بدلی قریب ہوتی جاتی تھی اور اونکا گھوڑا اوس سے بھڑکتا تھا ف بخاری میں پورا قصہ یوں ہے کہ اسید بن حضیر کا ذکر

أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْهَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَالَهَا وَفِي رِوَايَةِ خُفَافِ بْنِ أَيْمَاءَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ مینے یہ کلام نہین کہا ولیکن خدا نے ایسا کہا ہے یعنی بحکم خدا مینے یہ کہا اور خفاف بن ایما کی روایت مین یون ہی کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور عصیہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر **ف** اسلم اور غفار دو قوم تھے سب سے پہلے ایمان لائے حضرت نے اونکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے اونھون نے حضرت کے

۲۰۱۲ اصحاب کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرت نے اونکو بددعا دی **ھ** أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَكْلُ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب نکیلے دانت والے درندے جانورون کا کھانا حرام ہی **ف** یعنی جس جانور کے نوکدار دانت ہون اور وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہی جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور کتا اور بلی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہی امام اعظم رح اور امام شافعی رح اور امام احمد کا لیکن امام مالک رح کے مذہب مین دو روایتین ہین ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جسکے نوکدار دانت

۲۰۱۳ ہون لیکن درندہ نہو جیسے اونٹ سو حلال ہی **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ إِلَامَ يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهَا مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح کب تک اور کس واسطے کوڑے ماریگا اور شاید کہ وہی شخص اوسی دن کے اخیر مین اوسکو اپنے پاس سلاویگا **ف** یعنی شرعًا اور عقلًا مناسب نہین کہ جسکو اپنے پاس لٹائے اوسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہی

۲۰۱۴ **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ إِلَامَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کب تک ہنسیگا آدمی جس چیز کو خود کرتا **ف** ایک شخص نے گوز کیا دوسرا ہنسا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اوس پر کیا ہنسیے معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہین کہ نہ ادبی ہی اور دوسرے کو شرمندگی

۲۰۱۵ **ھ** أَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُوْدًا **قَالَهُ** لَهُ حِيْنَ أَتَاهُ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ مسلم مین ابو حمید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اوسکو کیون نہ ڈھکدیا اگرچہ اوسپر ایک آڑی لکڑی ہی رکھدیتا حضرت نے ابو حمید سے فرمایا جب کہ وہ حضرت پاس دودھ کا پیالہ لایا **ف** حضرت نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن کھلا رکھنا نچاہیے تاکہ کوئی چیز اوسمین نگرے اگرچہ کچھ نملے تو اوسپر لکڑی کو رکھدیوے

۲۰۱۶ **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ أُمَّتِي الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے مونھہ اور ہاتھہ پاؤن روشن ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے **ف** یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہی سو قیامت مین روشن ہوجاویگا

۲۰۱۷ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنْتَ أَخُوْنَا وَمَوْلَانَا **قَالَهُ** لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہی

۲۰۱۸ **خ** عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنْتَ أَخِيْ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِيْ حَلَالٌ **قَالَهُ** لِأَبِيْ بَكْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّمَا أَنَا أَخُوْكَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہی خدا کے دین اور خدا کی کتاب مین اور وہ یعنی عائشہ مجکو حلال ہی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رض سے فرمایا جب اپنے

نجاست سے خالی نہیں ۲۰۳۹ عن انس حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ يَعْنِي سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورہ اخلاص کی محبت تجکو بہشت مین داخل کر گئی ف ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت مین سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ سے بہت محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۰۴۰ م بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَاءَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غازیون کی بیبیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہی جیسے اونکی ماؤن کی حرمت ہی اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے گھر بار کے کام خدمت مین رہے پھر اوسمین خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا پھر مجاہد اوسکے نیک عمل سے جو چاہیگا سو لیگا پھر حضرت ہم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارا کیا گمان ہی ف یعنی اسکو حق جلتے ہو یا کچھ تردد ہی

۲۰۴۱ ق ابن عمر حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا ق لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون کا حساب خدا پر ہی تم دونون مین ایک تو جھوٹھا ہی تجکو اوس عورت پر کچھ قابو نہین ف ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اوسنے انکار کی دونون آپسمین قسم کھا جھوٹے کو بددعا کر کے جدا ہوگئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم مین ایک مقرر جھوٹھا ہی اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹھہ نہ ثابت ہو لیکن قیامت مین خدا حساب کر لیگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت نے فرمایا تجکو اوسکے دیے مال پر قابو اور اختیار نہین اگر تو سچا ہی تو مال صحبت کے عوض بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہی تو مال کا لینا آدمیت سے بعید ہی

۲۰۴۲ ق ابو ہریرہ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہین سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازون کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا

۲۰۴۳ م ابو ہریرہ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھہ ہین لوگون نے پوچھا کہ وہ حق کون ہین یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اوس سے ملے تو اوسکو سلام کر اور جب تجکو وہ بلاوے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجسے کسی کام مین نصیحت چاہے تو اوسکو نیک نصیحت دے اور جبکہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اوسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ اور جبکہ وہ بیمار پڑے تو اوسکو جا کر پوچھ اور جبکہ مر جاوے تو اوسکے جنازے کے ساتھ چل ف پہلی حدیث مین پانچ حق فرمائے اور اس حدیث مین چھہ تو مطلب یہ ہی کہ پانچ یا چھہ مین منحصر نہین بلکہ اسلام کے حق بہت ہین مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی اوسکو فرما دیا کبھی پانچ کبھی چھہ کبھی کم و زیادہ

حقوق اسلام

۲۰۴۴ خ ابو ہریرہ حَقٌّ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہ ہی کہ ہر ہفتے مین غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھووے اور دوسری روایت یون ہی کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہی کہ ہر ہفتے مین غسل کرے ایک دن

کہتے ہین اور بلال نے کہا کہ میرے پاس ناکارے خرمے تھے سو مینے اونکے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرت کے کہانے کے واسطے اور بخاری
کی روایت مین یون ہی کہ حضرت نے دو بار واہ واہ فرمایا ف یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کرکے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہی
بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اوسکی یہ تدبیر ہی کہ ناکاری کو بیچ ڈالے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ بیاج
نہین ہو اسواسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین زیادتی کی کا کچھ مضایقہ نہین

۲۰۲۵ ھ نُبَیْشَۃُ الْھُذَلِیُّ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِکْرِ اللّٰہِ مسلم مین نبیشہ رض سے روایت ہی کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد الٰہی کے دن ہین ف عید قربانی
کے بعد تین دن کو یعنی گیارہ وین بارہ وین تیرہ وین کو ایام تشریق کہتے ہین یعنی کہانے پینے کے دن ہین ان مین روزہ رکھنا درست نہین سال
مین پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہی عید الفطر اور عید اضحی اور ایام تشریق مین

۲۰۲۶ ق عَائِشَۃُ اَیْنَ اَنَا غَدًا اَیْنَ اَنَا غَدًا قَالَہٗ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کل کہان ہونگا
مین کل کہان ہونگا یہ حضرت نے اوس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایک دن سب بیبیون کے
گھر رہتے تھے لیکن حضرت عایشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت مین بیمار ہوئے تب حدیث فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری ہوگی اس کلام سے
بیبیان سمجھین کہ حضرت کا دل یہی چاہتا ہی کہ حضرت عایشہ کے گھر مین رہین سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عایشہ کے گھر مین رہین ہمنے اپنی
باری معاف کی حضرت نہایت خوش ہوگئے پھر وہین رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہ کی ثابت ہوئی

۲۰۲۷ ھ اَبُوْ قَتَادَۃَ بُؤْسَ ابْنِ سُمَیَّۃَ تَقْتُلُکَ فِئَۃٌ بَاغِیَۃٌ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سمیہ کے بیٹے
تجکو بڑی سختی ہونا ہی تجکو باغی گروہ قتل کریگا ف عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا عمار علی مرتضی رض کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی مرتضی رض سے لڑائی
ہوئی تب عمار شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام حق علی مرتضی رض تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا

۲۰۲۸ ھ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ الْکِذْبُ اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو بات
سنے اوسکو کہنے لگے ف یعنی جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ مین داخل ہی کہ جو
خبر سنے بدون تحقیق کیے اوسکو کہنے لگے اسواسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہوجاتے ہین تو مومن عاقل کو اوسکی تحقیق لازم ہی بے تحقیق کسی بات
کو زبان سے نہ نکالے اسی واسطے علماے اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہی اور خوب چہانٹ چہوٹ کرکے صحیح حدیث کو ضعیف اور
موضوع سے جدا کردیا ہی حق تعالی اونکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہی کہ جو کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے تو اوسکو
نہ مانے جبتک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اوسکی سند نپاوے

۲۰۲۹ ق اَنَسٌ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَھَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ قَالَہٗ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی اور مینے سنا جو تو نے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ تو
اوسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کردے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف قرآن مین جب اس مضمون کی آیت اوتری کہ نیکوکاری نہ حاصل کرسکوگے
جبتک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا مین خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یون فرماتا ہی اور میرے سب قسم کے مال سے مجکو وہ باغ بہت
پیارا ہی جسکا بیرحا نام ہی اوسکو مینے خدا کی راہ مین دیا سو یا حضرت اوسکو جو چاہیے سو کیجیے اور جسکو مناسب دیکھیے اوسکو دیجیے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوئے اونکی تعریف کی اور اوس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارون کو دلایا معلوم ہوا کہ خیرات دینے مین

اور تیرے حق مین ظاہر کرونگا **ف** حضرت عایشہ رض نے عرض کی کہ یا حضرت میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۰۵۱ **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہی اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والون مین ہی اور شور کرنے والون مین جو اونٹ والے ہین اور غریبی اور فروتنی بکری والون مین ہی **ف** اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بھی اوسی طرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانورون کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہی سائیس اور شتربان

۲۰۵۲ اکثر بدخلق ہوتے ہین اور بکری چرانے والے بیشتر مسکین ہوتے ہین اسی واسطے پیغمبرون نے بکریون کو چرایا **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان مو غبار آلودہ دروازون پر سے دھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھین تو بیشک خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے **ف** یعنی بعضے بندگان خدا ظاہر کے تو ایسے ہین کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو اونکی خاطرداری منظور رہتی ہی اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بظاہر کو حقیر نہ جانے **شعر** خاکساران جہان را بحقارت منگر * تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد مگر یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ خلاف شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث مین بعضے پریشان حال خاکسارون کو مقبول فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ شرابخوار داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالی

۲۰۵۳ کو پسند ہی **خ** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا بخاری مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین دار الاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور بہشت مین تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد مین اول روز یا آخر روز بندے کا کوشش کرنا بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے **ف** آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہی

۲۰۵۴ کہ دنیا فانی ہی اور آخرت عمدہ اور باقی **ھ** سَلْمَانُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ وَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ مسلم مین سلمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سرحد اسلام پر ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہی ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مر گیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اوسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا اور اوسکی روزی اوسپر جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاویگا **ف** موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہین ہوتا اور

۲۰۵۵ قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہین رہتا **ھ** عَائِشَةُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو رکعتین فجر کی بہتر ہین تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہی تمازفجر سے کمتر ہی **ف** یہ سنت فجر کی فضیلت ہی حضرت کا

۲۰۵۶ دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت کرتے تھے **ھ** اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَاقِي الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا اونکا پچھلا ہی پانی پینے مین **ف** یعنی ساقی کو لازم ہی کہ اول اور سب مسلمانون کو پلاوے پھر سب کے بعد آپ پیوے اسی طرح ہر حاکم اور رئیس اور داروغہ کو لازم ہی کہ جسمین اختیار رکھتا ہی

۲۰۵۷ اول او مسلمانون کو مقدم رکھے سرداری اسی کا نام ہی **ق** ابن مسعود سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ بخاری اور مسلم مین

انکے پاس سوتا تھا گھوڑے نے بہٹ کنے سے ڈرے کہ کہین لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی بھی غائب ہوگئی صبح کو نبی کی
حضرت سے عرض کیا حضرت نے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سُننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہین کبھی نظر نہین آتے ۲۰۳۶ ھ عَائِشَةُ تِلْكَ
الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ قَالَهُ لَمَّا حِينَ قَالَتْ
اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سچ
بات کو فرشتون سے جن لے بھاگتا ہی سو اوسکو اپنے دوست کے کان مین ڈال دیتا ہی تو وہ اوسمین اوپر سو جھوٹھ زیادہ کرتا ہی یہ حضرت نے
حضرت عایشہ رض سے کہا جب اونھون نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اوسکو ہم سچ پاتے تھے ف عرب مین چند لوگ
تھے جنون سے راہ رکھتے تھے اون سے دریافت کرکے آیندہ خبرین لوگون کو بتلاتے تھے دین اسلام مین حکم ہوا کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہین جانتا
کاہن جھوٹھے اور بے حقیقت ہین اون سے حال دریافت کرنا درست نہین حضرت عایشہ نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کاہن جھوٹھے ہین تو اسکا کیا سبب ہی
کہ اونکی بات سچ بھی ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم مین ہوتا ہی اوسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان پر آپسمین اوسکی
گفتگو کرتے ہین شیطان اور جن وہان جاکر سُن آتے ہین اور اپنے پوجنے والے دوستون کو بتلاتے ہین وے لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ ملاکر
لوگون سے کہتے ہین سو یہی ایک بات تو سچ ہوتی ہی اور باقی واہیات نادان لوگ اوسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑ کے معتقد ہوتے ہین اور اونکی
۲۰۳۷ اکثر جھوٹھی باتون کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہین رکھتے ھ اِبْنُ مَسْعُودٍ تِلْكَ مَحْضُ الْاِيمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ
قَالَهُ حِينَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْاِنْسَانُ فِي نَفْسِهِ مَا يَتَعَاظَمُ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ وَفِي رِوَايَةٍ ذٰلِكَ
صَرِيحُ الْاِيمَانِ رَوَاهُ اَبُو هُرَيْرَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُسْلِمٌ اَيْضًا مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اس وسوسے کو برا جاننا تو محض ایمان ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ وسوسے کا حضرت سے سوال ہوا وسوسہ اوسکو کہتے ہین جسکا خیال
آدمی اپنے دلمین پاتا ہی اور اوسکے کہنے کو برا جانتا ہی اور دوسری روایت ابوہریرہ رض سے یون ہی کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو بھی صرف
مسلم نے روایت کیا ف مشکوۃ مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ چند اصحاب نے حضرت پاس آکر پوچھا کہ یا حضرت ہمارے دلون مین
نہایت برے برے خیال آتے ہین کہ ہم اونکو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی برے خیال کو برا جاننا اور
زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہی اگر دل مین ایمان نہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہین کہ برے خیالات آنا صریح ایمان ہی چنانچہ
ابوداؤد مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ میرے دل مین بعضا ایسا برا خیال آتا ہی کہ اگر مین جل کے کوئلا ہو جاؤن
تو بھی زبان سے نہ نکالون حضرت نے فرمایا شکر خدا کا جسنے شیطان کا کام وسوسے ہی پر ٹالا یعنی شیطان کافرون سے تو شرک اور بت پرستی کرواتا ہی
لیکن مومن پر سوا برے خیال ڈالنے کے اوسکا کچھ زور نہین چلتا وسوسے کا علاج یہ ہی کہ اوسکی طرف دھیان نکرے اور التجا کرے پناہ
۲۰۳۸ مانگے لاحول پڑھے اور لا الٰہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہی ھ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ
خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہی اور خرچی
حرام کار عورت کی حرام ہی اور پچھنے لگانے والے کا کسب پلید ہی ف امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہین
اور امام اعظم کے نزدیک حلال ہی تو اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کے واسطے نہو تو اوسکی قیمت حرام ہی اور
خرچی بالاتفاق حرام ہی اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہی اور اماموں کے نزدیک حرام نہین مکروہ ہی کہ

۲۰۶۲ داخل ہو اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہین **ق** اَبُو بَكْرَةَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہین ہوتے رمضان اور ذی الحج **ف** امام احمد نے اس حدیث کا مطلب یون کہا کہ ایک سال مین یہ دونون مہینے ساتھی کم نہین ہوتے اگر ایک اونتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور اوروں نے یہ کہا کہ ان دونون مہینون کا ثواب کم نہین ہوتا پورا ملتا ہے اگرچہ دونون شمار مین کم ہون اور یہی قول ٹھیک ہے واللہ اعلم

۲۰۶۳ **ھ** عُمَرُ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ يَعْنِي الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ مع الا مِن عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہے کہ خدا نے تمپر تصدق کیا ہے سو اوسکے صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت مین بھی نماز کا قصر سفر مین چاہیے **ف** سفر مین چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہے تو مناسب ہے کہ خدا کی رخصت کو نمانے اور پوری پڑھے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ سفر مین پوری نماز پڑھنا درست نہین

۲۰۶۴ **ھ** زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ مسلم مین زید بن ارقم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صلوۃ الاوابین اوس وقت ہے جب کہ اونٹ کے بچون کے تلوے جلنے لگین **ف** یعنی چاشت کے وقت ریتل گرم ہوتی ہے بچون کے تلوے جلنے لگتے ہین وہ ہر طرف سے بھاگ کے اونٹون کے گرد ہو جاتے ہین مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوۃ الاوابین کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین ہے اوابین اون عابدون کو کہتے ہین جنکا دل عبادت آلہی کی طرف جھکا رہتا ہے

۲۰۶۵ **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس حصے افضل ہے

۲۰۶۶ **خ** ابْنُ عُمَرَ وَاَبُو سَعِيْدٍ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً هٰذِهٖ رِوَايَةُ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے اور ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس ۲۵ حصے افضل ہے یہ ابو سعید کی روایت ہے اور عبداللہ بن عمر کی روایت مین ستائیس ۲۷ درجے کا ذکر ہے

۲۰۶۷ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَصَلَاتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت مین اوسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہے یعنی پچیس ۲۵ یا ستائیس ۲۷ اور اسکا سبب یہ ہے کہ جب آدمی نے وضو کیا بخوبی پھر مسجد مین آیا اس حالت سے کہ سوائے نماز کے اوسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی ڈگ نچلے گا مگر کہ خدا اوس ڈگ کے سبب سے اوسکا ایک درجہ بلند کریگا اور اوسکی جہت سے اوسکا گناہ دور کریگا یہان تک کہ مسجد مین آوے پھر جب مسجد مین آیا تو نماز مین داخل ہوا جب تک کہ اوسکو نماز روکے رہے یعنی جو مدت نماز کے انتظار مین گذرے گی وہ نماز مین شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اوسکو دعا کرتے ہین جب تک کہ اوس مکان مین بیٹھا رہیگا جسمین نماز پڑھیگا فرشتے کہتے ہین الٰہی اوسپر رحم کر الٰہی اوسکی مغفرت کر الٰہی اوسکی توبہ قبول کر اوسپر برحمت متوجہ ہو یہ وعدہ اوس شرط سے ہے جب تک کہ مسجد مین کسی کو تکلیف نہ دیوے جب تک مسجد مین دنیا کی بات کہے یا وضو نہ ٹوٹے **ف**

مسائل متعلق بہ عشر کے مہینون کے بارہ مین [illegible]

مالم یحدث فیہ در بعض روایات ۱۲

فضیلت جماعت بست و پنج درجہ یا بست و ہفت درجہ

یعنی جمعے کے دن غسل کرنا مستحب ہے م حَقُّ الْاِبِلِ حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَاِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيْحَتُهَا (٢٠٤٥)

وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا حَقُّ الْاِبِلِ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ اونٹنیوں کا دودھ دوہنا پانی پر اور اونکے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یعنی اونٹنی کا بھرنے کے واسطے

اور محتاجوں کو اونٹ دینا دودھ پینے کے واسطے اور اونٹوں پر بوجھ رکھنا جہاد مین یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لادنا یہ حضرت نے

اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہے **ف** عرب کا دستور تھا کہ جب تالاب

یا کوئین پر اونٹوں کو پانی پلاتے تو دودھ دوہتے اور محتاجوں کو دیتے **ق** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ اَبْيَضُ (٢٠٤٦)

مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا بخاری

اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینے بھر کی راہ ہے پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور اوسکی

بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور اوسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنی بیشمار جو اوس حوض سے پانی پیے کبھی اوسکو پیاس نہ لگے

ف ہر چند پیاس تو ایکبار کے پینے مین جاتی رہیگی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اوسکو پیا کرینگے **م** اُمُّ الدَّرْدَاءِ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ (٢٠٤٧)

لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ

اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پس پشت مقبول

ہے اوسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے کہ جب وہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور تجھکو بھی اس

دعا کے برابر فائدہ ہے یعنی جو تو نے نیک چیز اسکے واسطے مانگی اوسکو بھی ملیگی اور تجھکو بھی ملیگی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ (٢٠٤٨)

فِيْ سَبِيْلِ اللهِ تَعَالٰى وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِيْ رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ عَلٰى

اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَ عَلٰى اَهْلِكَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد مین

خرچ کی اور ایک دینار تو نے گردن چھڑانے مین یعنی بردہ آزاد کرنے مین خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تو نے

اپنے گھر والون پر خرچ کی ان سب مین بڑا ثواب وہ مین ہے جو تو نے اپنے گھر والون پر خرچ کی **ف** جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل و عیال

کا خرچ اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہے فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہیے اپنے اہل و عیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہے لیکن اگر اوسکو خدا کا

حکم جانکر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے **م** عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ (٢٠٤٩)

فَاِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلٰثًا **قَالَهُ** لَهُ حِيْنَ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ

قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلَاتِيْ وَقِرَاءَتِيْ يَلْبِسُهَا عَلَيَّ مسلم مین عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان

ہے اوسکو خنزب کہتے ہین سو جب کہ تو اوسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اوسکی شر سے اور اپنی بائین طرف تین بار تھوک تھکار دے حضرت نے

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب کہ اوسنے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہے میرے اور میری نماز اور قرارت کے اندر مجھکو قرآن کے پڑھنے مین شبہہ

ڈال دیتا ہے **ف** یعنی جو شیطان کہ نماز مین شبہہ ڈالتا ہے اوسکا خنزب لقب ہے پھر اوسکی علاج بتلائی اور حدیث مین آیا ہے کہ جو

شیطان وضو مین شبہہ ڈالتا ہے اوسکا ولہان لقب ہے **خ** عَائِشَةُ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ (٢٠٥٠)

بخاری مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا اور مین زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگونگا

ام قیس بنت محصن رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عورتون سے فرمایا کہ کیون تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم پکڑو
اس کوٹ کو اسواسطے کہ اسمین سات بیماری کی شفا ہی اونمین سے ایک ذات الجنب ہی یعنی پانجرکا درد حلق کے ورم مین ناک مین ڈالیے اور
ذات الجنب مین حلق کے اندر ڈالیے **ف** عرب کی عورتین ورم حلق مین اپنے لڑکون کو گھانٹی دیتی تھین حضرت نے اس سے منع کیا
اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ مین سات بیماریون کی شفا ہی دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو پانچ بیماریون
کو معین نہ کیا ہی لیکن معلوم کیا چاہیے کہ کوٹ گرم خشک ہی حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہی اور زہر کو دفع کرتا ہی اور جماع کی قوت
زیادہ کرتا ہی اور پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہی جب کہ شہد کے ساتھ پیجیے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہی اور تجاری کے
بخار کو شفا دیتا ہی لڑکون کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہی اسواسطے حضرت نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین
لیکن اطبا عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر بھی گرم و خشک ہی دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور ریح کو تحلیل کرتا ہی اور

٢٠٧٥ کھانسی اور دمہ اور غشی اور سر دخفقان کو اور اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہی **ق** ابن عمر عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ
وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہی خواہ اوسکو اچھا لگے
یا برا مگر اوس صورت مین کہ جب گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اوسکو حکم ہو تو اسوقت مین اطاعت اور فرمان داری نچاہیے

٢٠٧٦ **ف** خوشی اور ناخوشی مین حاکم کی اطاعت واجب ہی لیکن خلاف شرع کام مین اطاعت نہین **ق** ابو ہریرۃ عَلَى
أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

٢٠٧٧ فرمایا کہ مدینے کی راہون پر فرشتے مقرر ہین اوسمین وبا اور دجال نہ داخل ہو گا **ش** ابو ہریرۃ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ
خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بن لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پروتا خزاعہ کا
باپ ہی **ف** یعنی خزاعہ کی قوم عمرو بن لحی کی اولاد ہین یہ لوگ مضر نہین مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کی قوم مین کچھ اختلاف تھا

٢٠٧٨ حضرت نے اوسکو بیان کر دیا عرب مین بت پرستی اور سانڈھ چھوڑنا عمرو بن لحی سے شروع ہوا **ه** ابو ایوب غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم مین ابو ایوب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی جہاد مین
صبح یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہی اوس سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہی کہ اوسکو ثواب باقی ہی اور دنیا فانی ہے

٢٠٧٩ **ه** جابر غِلَظُ الْقُلُوبِ فِي أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
کہ دلون کی سختی مشرقی لوگون مین ہی اور ایمان حجاز کے لوگون مین ہی **ف** مدینے کی جانب مشرق مضر کی قوم رہتی تھی نہایت

٢٠٨٠ سخت لوگ تھے عرب مین حجاز اوس ملک کا نام ہی جسمین مکہ اور مدینہ ہی **ه** النواس بن سمعان غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي
عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ
فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہی اور اوسکو ناحق قتل کرنا نا الضافی اور ناشکری ہی
ف اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کرے تو صریح کفر ہی اور نہین تو کبیرہ گناہ ہی **۲۰۵۸** **م** اَنَسٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيقُهُ
اَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ وَيُرْوٰى لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ اَفَلَا قُلْتَ اللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ عَادَهٗ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الٰہی کو نہ اوٹھا سکیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ تجکو عذاب خدا کی طاقت نہین تو نے یون کیون نہ کہا کہ الٰہی ہمکو
دنیا مین بھلائی دے اور آخرت مین بھی بھلائی اور ہمکو بچالے دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے
پھر اوسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اوسکو شفا بخشی **ف** حضرت ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہوگیا تھا
جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو نے کچھ دعا تو نہین کی ہی اوسنے کہا ہان مین صحت مین دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی جو تجکو آخرت
مین میرے اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا مین جلد مجھپر کرلے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب آلٰہی کی طاقت نہین نہ دنیا مین طاقت ہی نہ آخرت
مین دنیا کی تکلیف تو نے اپنے مونہہ سے کیون مانگی پھر اوسکو دین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اوسکو اسی دعا سے صحت ہوگئی **۲۰۵۹** **خ** اُمِّ سَلَمَةَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُّوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ رُبَّ
كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات
کیا ہی رحمت کے گنج اوترے ہین اور آج کی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوئے ہین کوئی ہی کہ کوٹھریون والی عورتون کو جگا دے یعنی تاکہ
تہجد پڑھین بہت عورتین دنیا مین پوشاک دار ہین اور آخرت مین برہنہ ہین یعنی دنیا مین باعزت اور آخرت مین گناہ سے فضیحت **ف** حضرت
ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایک رات سو کر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہونے والے حضرت کو خواب مین دکھائے گئے ہونگے
ق اَبُو هُرَيْرَةَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ **۲۰۶۰**
حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہین **ف** سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور
فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنی ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہی یا کہ ان نہرون کی امداد وہان سے ہوتی ہو **خ** شَدَّادُ **۲۰۶۱**
بْنُ اَوْسٍ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا
عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ
اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری مین
شداد بن اوسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہی کہ بندہ یون کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہی کوئی لائق بندگی کے نہین سوا تیرے تو نے
مجکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے قول اور تیرے وعدے پر ہون اپنے مقدور کے موافق مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی سے
مین تجسے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہی اور اپنے گناہ کا تجسے اقرار کرتا ہون سو مجکو بخش دے مقرر یہی ہی کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا
سوا تیرے جو یقین سے اسکو دن مین کہے پھر اوسی دن شام سے پہلے مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہی اور جو اسکو رات مین کہے یقین کرکے پھر مرجاوے فجر سے پہلے
تو وہ شخص بہشتی ہی **ف** اللّٰهم سے الا انت تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگئے رات یا دن مین جب مریگا اس عمدہ بشارت مین

مین اوسکو الزام دونگا اور تمکو اوسکے شر سے بچاؤنگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اوسکو الزام دیگا
اور حق تعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال نوجوان گھونگر والے بالون والا ہی اوسکی آنکھ مین ٹینٹ ہی گویا کہ مین اوسکی مشابہت
دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھ عبد العزی ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم مین سے اوسکو پاوے تو چاہیے کہ سورۂ کہف کے سر کی آیتین اوسپر پڑھے
وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اوٹھاویگا بائین ای خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہیو اصحاب
بولے یا رسول اللہ اور کس قدر اوسکو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن اونمین سے ایک دن تو سال کے برابر اور دوسرا دن
جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ یہ تمہارے دن ہین اصحاب بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو
ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کرلینا اوس دن مین بقدر اوسکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو
اوسی طرح اوس دن بھی تکمل کرکے پڑھیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور اوسکی شتابی وہی زمین مین کیونکر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا
پیچھے سے اوڑاتی ہی سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا سو وے اوسکا ایمان لاوینگے اور اوسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا
سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اور اناج جماویگی تو شام کو اونکے مواشی آوینگے بنسبت سابق کے دراز کوہان ہوکر
اور کشادہ تھن کرکر اور کوکھین خوب تن کر یعنی سوکھے تازے ہو جاوینگے پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا تو وے اوسکے
قول کو اوسپر رد کرینگے یعنی اوسکی بات نمانینگے تو اونکی طرف سے ہٹ جاویگا تو اونپر قحط اور خشکی پڑ جاویگی اونکے ہاتھون مین اونکے مالون مین سے
کچھ باقی رہیگا اور دجال ویرانہ مین پر نکلیگا تو اوس سے کہیگا کہ ای زمین اپنے خزانے نکال تو وہان کے مال اور خزانے ظاہر ہوکر اوسکے پاس
جمع ہو جاوینگے جیسے شہد کی مکھیان بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا تو اوسکو تلوار سے ماریگا سو اوسکو
قتل کرکے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہی پھر اوسکو زندہ کرکے بلاویگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا
سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالی عیسی بن مریم کو بھیجیگا تو عیسیؑ اوترینگے سفید مینار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگین
جوڑا پہنے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوئے تو جب کہ عیسیؑ اپنا سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب کہ اپنا سر اوٹھاوینگے
تو موتی سے بوند بہینگے سو جس کافر پاس عیسیؑ اوترینگے اور اوسکو اونکے دم کی بھاپ لگیگی سو وہ مرجاویگا اور اونکا دم پہونچیگا جہان تک اونکی نظر
پہونچیگی پھر عیسیؑ دجال کو تلاش کرینگے یہان تک کہ اوسکو باب لد پاس پاوینگے لد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہی تو اوسکو قتل کرینگے پھر عیسیؑ
بن مریم پاس وہ لوگ آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سے اونکے چہرون کو سہلاوینگے اور اونکو اونکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے
سو اسی حال مین ہونگے کہ ناگاہ حق تعالی عیسیؑ کو حکم کریگا کہ مینے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسیکو اون سے لڑنے کی طاقت نہین سو تو پناہ مین لیجا
میرے مسلمان بندون کو طور کی طرف اور خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو اونکے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر
گذرینگے تو پی جاوینگے جتنا پانی کہ اوسمین ہوگا اور اونکے پچھلے لوگ جب وہان آوینگے تو کہینگے کبھی اس دریا مین بھی پانی تھا پھر چلینگے یہان
تک کہ اوس پہاڑ تک پہونچینگے جہان درختون کی کثرت ہی یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہینگے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے آؤ اب
آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیرون کو آسمان پر مارینگے سو خدا اونکے تیرون کو خون آلودہ کرکے ڈالیگا اور خدا کا پیغمبر عیسیؑ اور اوسکے
اصحاب گھرے رہینگے یہان تک کہ اونکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر
خدا کا رسول عیسیؑ اور اوسکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا اون یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجیگا اونکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک مرجاوینگے

قصہ دجال و نزول عیسیٰ

ف [illegible] اندازہ [illegible] ایسے [illegible] اوقات [illegible] سال دن برابر ایک [illegible] یا ایک [illegible]

ان تینون حدیثون سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجے افضل اور ثواب مین زیادہ ہی اور اگر نیت زیادہ خالص ہو تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہونچتی ہی پھر حضرت نے اسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد مین صرف نماز ہی کے واسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز مین داخل ہونا اور فرشتون کا دعا دینا اور مسجد مین طاہر اور با ادب رہنا فضول کلام اور تکلیف انام سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہے تنہا نماز پڑھنے مین یہ امور حاصل نہین ق ابن عمر صَلوٰةُ اللَّیْلِ

۲۰۶۸ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتین ہین پھر جب تو فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر ف امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت افضل ہے اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے

۲۰۶۹ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چیخنا لڑکے کا جب کہ پیدا ہوتا ہی اور زمین پر گرتا ہی شیطان کے ٹہوکے کے سبب سے ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

۲۰۷۰ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَّغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد کے پہاڑ برابر ہوگا اور اوسکی کہال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنی دوزخ مین کافر کا قد نہایت لنبا چوڑا ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی لپٹے ھ جَابِرٌ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ

۲۰۷۱ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کہانا دو کو کفایت کرتا ہی اور دو کا کہانا چار کو کفایت کرتا ہی اور چار کا کہانا آٹھ کو کفایت کرتا ہی ف یعنی مومن کو حرص سے بچنا اپنے کہانے مین دوسرے بہوکے بہائی مسلمان کو شریک کرلے ایثار و آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہی کہ اپنا تو پیٹ بہر لیوے اور دوسرا مسلمان بہوکہا رہے اور دیکہا کرے ھ صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَّلَيْسَ

۲۰۷۲ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ مسلم مین صہیب بن سنان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہی مومن کا مقرر اوسکا ہر حال اوسکے واسطے بہتر ہی اور یہ بات کسیکو حاصل نہین سوا مومن کے اگر اوسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گزاری اوسکے حق مین بہتر ہوا اور اگر اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بہی اوسکے حق مین بہتر ہو ف یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہین خوشی مین شکر گزاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم مین صبر کے سبب خدا کا مقبول ہوا اور بے حساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہین خوشی مین اوسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہی نہ غم مین ھ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ

۲۰۷۳ عَلٰى مَا تُوْمِئُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ وَاِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مسلم مین جابر بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون سے گویا کہ تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑون کی دمین ہین یعنی جیسے شریر گھوڑا ہر دم اپنی دم ادھر اودھر ہلاتا ہی ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو اتنا کفایت کرتا ہی کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے رہے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اوسکے داہنے اور بائین پر ہون ف نماز کے اخیر مین بعضے لوگ ہاتھ اوٹھا کر داہنے بائین کے لوگون کو سلام کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نماز مین سلام کے وقت ہاتھ اوٹھانا منع کیا ق اُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ

۲۰۷۴ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بخاری اور مسلم مین

۲۰۸۴ حضرت نے بیان فرمائی ھ جابر فکلکم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر ق کلہم علی ثنیۃ المرار مسلم مین
جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سو تم مین ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے ثنیۃ المرار پر فرمایا ف ثنیۃ المرار
ایک ٹیلا تھا حضرت نے فرمایا جو اسپر چڑھ جاوے اوسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب وسپر چڑھ گئے ایک گنوار نہ چڑھا اپنا سرخ اونٹ
تلاش کیا کیا اور اوسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک حضرت سے زیادہ پیارا ہی تب حضرت نے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو

۲۰۸۵ بگاڑتی ہی ق ابو ھریرۃ فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی سوا موت کے ف یعنی سب بیماریون کی کلونجی دوا ہی باقی اوسکی
تفصیل ساتوین باب مین گذری ق ابو ھریرۃ فی کل کبد حری اجر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے

۲۰۸۶ فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے مین ثواب ہی ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کسیکا بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور مین اوسکو
پانی پلاؤن مجکو اسمین کچھ ثواب ہوگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان مین ثواب ہی آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر

۲۰۸۷ ھ جابر فیما سقت الانھار والغیم العشور وفیما سقی بالسانیۃ نصف العشر مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور بدلی سینچے اوسمین دسوان حصہ زکوۃ ہی اور جو کھیت اونٹون پر پانی لاد کر سینچا جاوے اوسمین بیسوان حصہ
زکوۃ ہی ف جسمین کم محنت تھی اوسکی زکوۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمین محنت زیادہ تھی اوسکی کم زکوۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نام ہی

۲۰۸۸ ھ جابر قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے

۲۰۸۹ یہودیون پر اونھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد ٹھہرایا ف اسمین اشارہ ہی کہ امت محمدی ایسا نکرے ق انس
قدر حوضی کما بین ایلۃ وصنعاء من الیمن وان فیہ من الاباریق کعدد نجوم السماء بخاری اور مسلم
مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہی جتنا فرق ہی ایلہ اور یمن کی صنعا مین اور البتہ اوسمین آبخورے

۲۰۹۰ ہین آسمان کے تارون کے شمار برابر ف ایلہ شام مین ایک بستی کا نام ہی اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہی ق ابو ھریرۃ قریش
والانصار وجھینۃ ومزینۃ واسلم واشجع وغفار موالی لیس لھم مولی دون اللہ ورسولہ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین
اونکا کوئی مددگار نہین سوا خدا اور رسول کے ف یہ قوم حضرت کا ایمان لائے اور حضرت پر جان نثار رہے اسواسطے حضرت نے اونکی

۲۰۹۱ فضیلت بیان کی ح ابن عباس کانی بہ اسود افحج یقلعھا حجرا حجرا بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا گویا کہ مین اوس کعبہ ڈھانے والے سیاہ بھدے کو دیکھتا ہون کہ اوسکے پتھر پتھر کو اوکھاڑتا ہی ف قیامت کے قریب ایک حبشی

۲۰۹۲ کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا ھ عقبۃ بن عامر کفارۃ النذر کفارۃ الیمین مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہی ف یعنی اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ دے قسم کا کفارہ یہ ہی کہ دس

۲۰۹۳ محتاجون کو دو وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے یا غلام آزاد کرے اور اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے ق عبد الرحمن بن
عوف کلاکما قتلہ یعنی اباجھل ق لہ لمعاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن عوف رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون نے اوسکو قتل کیا یعنی ابوجہل کو یہ حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا سے فرمایا

قلنا يا رسول الله فذلك اليوم الذي كسنة أتكفينا فيه صلوة يوم قال لا اقدروا له قدره قلنا
يا رسول الله وما إسراعه في الأرض قال كالغيث استدبرته الريح فيأتي على القوم فيدعوهم
فيؤمنون به ويستجيبون له فيأمر السماء فتمطر والأرض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم أطول
ما كانت ذرى وأسبغه ضروعا وأمده خواصر ثم يأتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله
فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بأيديهم شيء من أموالهم ويمر بالخربة فيقول لها أخرجي
كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا ممتلئا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه
جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل يتهلل وجهه ويضحك فبينما هو كذلك إذ بعث الله
المسيح بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين واضعا كفيه على أجنحة
ملكين إذا طأطأ رأسه قطر وإذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه
إلا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله ثم يأتي عيسى بن
مريم قوم قد عصمهم الله منه فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة فبينما هو كذلك
إذ أوحى الله إلى عيسى إني قد أخرجت عبادا لي لا يدان لأحد بقتالهم فحرز عبادي إلى الطور
ويبعث الله يأجوج ومأجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر أوائلهم على بحيرة طبرية
فيشربون ما فيها ويمر آخرهم فيقولون لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا إلى جبل الخمر
وهو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الأرض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون
بنشابهم إلى السماء فيرد الله نشابهم مخضوبة دما ويحصر نبي الله عيسى وأصحابه حتى يكون رأس
الثور لأحدهم خيرا من مائة دينار لأحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه فيرسل الله
عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى وأصحابه
إلى الأرض فلا يجدون في الأرض موضع شبر إلا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى و
أصحابه إلى الله فيرسل الله عليهم طيرا كأعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله
مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الأرض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للأرض أنبتي
ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل
حتى أن اللقحة من الإبل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس
واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك إذ بعث الله ريحا طيبة فتأخذهم
تحت آباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج
الحمر فعليهم تقوم الساعة۔ مسلم

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر دجال کے سوا کا خوف
مجھکو زیادہ ہے یعنی دجال کے سوائے مجھکو تمہارے حق میں اور فسادوں کا زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تمہارے پہلے

لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین دیندار کو لازم ہے کہ اپنی اصلاح اور درستی پر کمر باندھے امر عوام چھوڑ

۲۰۹۸ ھ عُمَرَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَهُ لِأَحَدِ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ
مِنْ يَهُودِ خَيْبَرَ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہوگا جس وقت
تو خیبر سے نکالا جاویگا تجکو لے دوڑیگی تیری اونٹنی راتون کو یعنی سوار ہوکر سفر کریگا یہ حضرت نے ابو حقیق یہودی کے کسی بیٹے سے فرمایا پھر عمر فاروق نے
اونکو تیما اور اریحا کی طرف نکال دیا ف خیبر مین یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہان کے یہودیون کو بطریق محنت مزدوری کے
رہنے دیا عمر فاروق نے اپنی خلافت مین چاہا کہ اونکو خیبر سے بدر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیونکر نکالوگے حالانکہ تمہارے پیغمبر نے ہمکو یہان قائم رکھا
تب عمر فاروق رض نے یہ حدیث پڑھی یعنی حضرت نے اس حدیث مین تمہارے نکالنے کا اشارہ کیا ہے یہود نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا
فاروق نے کہا اے دشمن خدا کے تو جھوٹھا ہے یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین پھر اونکو شام کی طرف نکال دیا اون بستیون مین جاکر بسے
جنکا تیما اور اریحا نام ہے

۲۰۹۹ ھ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا وَيُرْوَى كَيْفَ وَقَدْ
قِيلَ دَعْهَا عَنْكَ قَالَهُ لَهُ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ
فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا مسلم مین عقبہ بن حارث رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ وہ کہتی ہے کہ مینے تم دونون
کو دودھ پلایا اور دوسری روایت یون ہے کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ شیر خوارگی کی گفتگو ہوئی اوس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑدے یہ حضرت نے
عقبہ سے فرمایا جبکہ ام یحیی ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ عورت آئی اوسنے کہا کہ مینے تم دونون جورو
خاوند کو دودھ پلایا تھا ف جب اوس عورت نے یہ کہا تو عقبہ نے کہا کہ مجکو معلوم نہین کہ مینے تیرا دودھ پیا ہو پھر اپنی جورو کے لوگون سے
پوچھا اونھون نے بھی انکار کی پھر عقبہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا یہی مذہب ہے کہ فقط ایک عورت کے قول سے
رضاعت یعنی شیر خوارگی ثابت ہوجاتی ہے لیکن اور اماموں کے مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا دو مرد کہین یا ایک مرد اور
دو عورتین تب اونکے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ حضرت نے یہ حکم ازراہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ ازراہ فتوی

۲۱۰۰ ق انس كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ قَالَهُ يَوْمَ أُحُدٍ عَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اوس قوم کا جنھون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا
اور حالانکہ وہ اونکو ٹھیک راہ پر بلاتا ہے یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین ذکر کی اور مسلم نے پوری سند
بیان کی

۲۱۰۱ ق ابن مسعود وانس لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن و دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اوسکی دغابازی کے ف یہ اسواسطے
ہوگا تا کہ وہ فضیحت ہو

۲۱۰۲ ھ ابن عباس لِمَ الصَّلَاةَ وَيُرْوَى لِمَ أُصَلِّي فَأَتَوَضَّأَ وَيُرْوَى أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ
فَأَتَوَضَّأَ قَالَهُ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ أَلَا تَتَوَضَّأُ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیون وضو کرون کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یون ہے کسواسطے کیا مجکو نماز پڑھنا ہے جو وضو کرون
اور دوسری روایت یون ہے کہ کیا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ پاخانے سے نکلے تو آپ کے
آگے کھانا رکھا گیا سو لوگون نے کہا کہ آپ وضو نہین کرتے ف پورا قصہ یون ہے کہ پھر حضرت نے کھایا اور ہاتھ مین پانی نہ لگایا

ن — [illegible] بخاری مین

ایک جان کا سامرنا پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب زمین پر اوترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہہ اونکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نپاوینگے یعنی تمام زمین پر اونکی سڑی لاشین پڑی ہونگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے تو حق تعالی یاجوج ماجوج پر چڑیان بھیجیگا جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وے اونکو اوٹھالیجاوینگی اور اونکو پھینک دیونگی جہان خدا کو منظور ہوگا پھر خدا ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اونکا اوس پانی سے باقی نرہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہان تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کر دیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے تو اوس دن ایک انار کو ایک گروہ کھاویگا اور اوسکے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اوسکے سایے مین بیٹھینگے اور دودھ مین برکت ہوگی یہان تک کہ دودھار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودھار گاے ایک ادرسے لوگون کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک جدی لوگون کو کفایت کریگی سو اسی حالت مین لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالی ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ اونکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو قبض کریگی اور برے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپسمین بھڑینگے گدھون کی طرح سو اونپر قیامت قائم ہوگی **ف** ایک روز حضرت نے دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اوسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہے اہل ایمان کو بچاویگا پھر اوسکی نشانیان بتلائین اور سورہ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورہ کہف کے سرکی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہے پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسی کا نزول اور اوسکا حضرت عیسی کے ہاتھ سے قتل ہونا اوسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور اونکی کثرت اور شوکت پھر اوسکا مرجانا اور بعد چندے کفار بدذات کے وقت مین قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون اوسکے داؤ مین آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اوسکو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوی پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اوسکا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر اور بے دین فاسق سے ہو اوسکو استدراج کہتے ہین

۲۰۸۱ **ق** حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قصور مرد کا اوسکے گھر والون کے حق مین اور اوسکے مال اور جان اور لڑکے اور ہمسایے مین اوسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بتلانا اور برے کام سے روکنا دور کر ڈالتا ہے **ف** یعنی اگر آدمی سے جان مال جورو لڑکے ہمسایے کے حق مین کچھ قصور یا نا انصافی ہو جاوے گی تو ان عبادتون سے معاف ہو جاویگی

۲۰۸۲ **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فِرَاشٌ لِّلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِّامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اوسکی جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا **ف** یعنی حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہے اور اگر مہمانون کے واسطے چار یا چار سے زیادہ فرش رکھے تو درست ہے منع وہی ہے جو بے حاجت ہو

۲۰۸۳ **ھ** اَبُوْ مُوْسٰی وَاَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مسلم مین ابو موسی اور انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عایشہ کی فضیلت عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانون پر **ف** ثرید اوس کھانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بھگویا ہو عرب کو یہ کھانا نہایت پسند تھا سب کھانون سے زیادہ حضرت عایشہ رضہ نے علم اور آداب حضرت سے بہ نسبت اور عورتون کے زیادہ سیکھے تھے اسواسطے اونکی فضیلت

قرض ادا کرے اوسکے لیے تو بڑا استر ہی اور اگر محتاج قرضدار کسی کی امداد سے اپنا قرض ادا نہ کر سکے تو لازم ہو کہ مان لیوے زیادہ تنگ نہ کرے

۲۱۰۹ ھ جابرؓ معاذ اللہ ان یتحدث الناس انی اقتل اصحابی ان ھذا و اصحابہ یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ لوگ یہ چرچا کریں کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں البتہ یہ شخص اور اوسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہیں اونکے نرخرون سے نیچے نہیں اوترتا یعنی قرآن کی دل میں تاثیر نہیں ہوتی یہ لوگ دین سے نکلے جیسے تیر جانور سے پار ہوجاتا ہی ف ذی الخویصرہ ایک منافق تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے نہیں تقسیم کرتے حضرت نے فرمایا کہ اگر میں انصاف نہ کرونگا تو کون کریگا عمر فاروقؓ نے کہا یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اس منافق کو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند یہ دین الائق قتل کے ہی لیکن ہمیں بدنامی ہوگی کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہی تو لوگ ملاقات سے وحشت کرینگے اسلام سے محروم رہینگے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہی بعضی جگہ ٹال جانا چاہیے

۲۱۱۰ ھ سلمان بن عامر الضبیؓ مع الغلام عقیقتہ فاھریقوا عنہ دما و امیطوا عنہ الاذی مسلم میں سلمان بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اوسکا عقیقہ سنت ہی تو بہاؤ اوسکے عوض خون اور دور کرو اوس لڑکے سے تکلیف اور نجاست یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو ف جب لڑکا پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریاں اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے

۲۱۱۱ ھ کعب بن عجرۃؓ معقبات لا یخیب قائلھن او فاعلھن دبر کل صلوۃ ثلث و ثلثون تسبیحۃ و ثلث و ثلثون تحمیدۃ و اربع و ثلثون تکبیرۃ مسلم میں کعب بن عجرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہیں کہ ہر نماز کے بعد آتے ہیں اونکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہیں پاتا وے الفاظ یہ ہیں تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر

۲۱۱۲ ھ المسور بن مخرمۃؓ معی من ترون و احب الحدیث الی اصدقہ فاختاروا احدی الطائفتین اما المال و اما السبی و قد کنت استانیت بکم قالہ لوفد ھوازن حین جاءوہ مسلمین فسالوہ ان یرد الیھم اموالھم و سبیھم بخاری میں مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہی سو تم دو باتوں سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور میں نے تمھاری انتظاری کی تھی حضرت نے ہوازن کے ایلچیوں سے فرمایا جب کہ وے حضرت پاس مسلمان ہوکر آئے پھر اونھوں نے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جورو لڑکے پھیر دیں ف جنگ حنین میں ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی اونکے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے اونکی انتظار کی کہ اگر مسلمان ہو ویں تو اونکے مال اور آدمیوں کو پھیر دیویں جب اونکے آنے میں دیر ہوئی تب حضرت نے اونکے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیے بعد اوسکے وے لوگ مسلمان ہوکر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اونھوں نے مال چھوڑا اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کرکے اونکے جورو لڑکے پھیر دیے

۲۱۱۳ خ ابن عمرؓ مفاتیح الغیب خمس لا یعلمھا الا اللہ لا یعلم احد ما یکون فی غد الا اللہ و لا یعلم احد ما یکون فی الارحام و ما تعلم نفس ماذا تکسب غدا و ما تدری نفس بای ارض تموت و ما یدری احد متی یجیء المطر بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیاں غیب کی پانچ ہیں اونکو کوئی نہیں جانتا سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا سوا خدا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہی لڑکی یا لڑکا اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہیں جانتا کہ مینھ کب آویگا ف یعنی غیب کی بات بالیقین

ف ان دونون نے حضرت کو خبر دی کہ ہمنے ابوجہل کو مارا حضرت نے دونون کی تلوارون کو خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث فرمائی ق

۲۰۹۴ ابو هريرة كلا والذي نفس محمد بيده ان الشملة لتلتهب عليه نارا اخذها من الغنائم يوم خيبر لم تصبها المقاسم **قاله** لعبد له اسمه رفاعة يقال له مدعم قتل بوادي القرى متفق عليه

مین خیبر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین اوسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر کملی تو اوسکے بدن پر بھڑک رہی ہی آگ سی اوسنے کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا یہ حضرت نے اپنے غلام کے حق مین فرمایا جسکا رفاعہ نام تھا اور لقب اوسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری مین خیبر سے پلٹتے **ف** وادی القری یہودیون کی ایک بستی کا نام تھا جب خیبر فتح کرکے حضرت کا لشکر وہان پونہچا تو حضرت کے غلام یعنی مدعم کے تیر لگا وہ مرگیا اصحاب نے اوسکی تعریف کی کہ اوسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری کے سبب دوزخ مین جل رہا ہی جب لوگون نے یہ سنا تو بہت گھبرائے ایک مرد نے جوتے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا حضرت نے فرمایا آگ کا تسمہ ہی یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہوکر یہ تسمہ تجھکو جلاتا

۲۰۹۵ **ح** جابر بن سمرة كم من عذق معلق او مدلى ويدي مدلل في الجنة لابي الدحداح مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہتیرے خرما کے گچھے لٹک رہے یا جھک رہے ہین ابوالدحداح کے واسطے اور دوسری روایت یون ہی کہ بہشت مین گچھے ایسے جھک رہے ہین کہ اونکا توڑنا نہایت آسان ہی **ف** ایک یتیم اور ابولبابہ سے ایک خرمے کے درخت مین جھگڑا تھا یتیم رونے لگا حضرت نے ابولبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اوسکو درخت دے ڈالے تو بہشت مین اوسکے عوض خرمے کے گچھے پاوے ابولبابہ نے درخت نہ دیا ابوالدحداح نے وہ درخت ابولبابہ سے مول لیکر اوس یتیم کو دیا جب ابوالدحداح مر گئے حضرت نے اونکے جنازے کی نماز پڑھکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہی

۲۰۹۶ **خ** ابو ذر كيف انت اذا كانت عليك امراء يميتون الصلوة او قال يؤخرون الصلوة عن وقتها قلت فما تامرني قال صل الصلوة لوقتها فان ادركتها معهم فصل فانها لك نافلة **قاله** له بخاری مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو کیا کریگا اوس وقت جب تجھپر ایسے حاکم ہونگے جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنی مکروہ وقت مین پڑھینگے مینے کہا اوس وقت مین مجھکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین پڑھ لیا کیجیو پھر اگر تو جماعت کی نماز اونکے ساتھ پاوے تو اونکے ساتھ بھی پڑھ لیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے حق مین نفل ہو جاویگی یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا **ف** اسلام مین نماز کی سستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئی

۲۰۹۷ **خ** ابن عمر او عبد الله بن عمرو كيف انت يا عبد الله بن عمرو اذا بقيت في حثالة من الناس قد مرجت عهودهم وامانتهم واختلفوا فصاروا هكذا وشبك اصابعه قال فكيف اصنع يا رسول الله قال تاخذ ما تعرف وتدع ما تنكر وتقبل على خاصتك وتدعهم وعوامهم بخاری مین عبد اللہ بن عمر یا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جب کہ تو باقی رہجاویگا کوڑا ناقص لوگون مین جنکے عہد و پیمان اور امانت داریان بگڑ جاوینگی اور اون مین پھوٹ پڑ جاویگی تو وے لوگ اس طرح ہو جاوینگے اور حضرت نے اونکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتھو کی انگلیان قینچی کرکے عبد اللہ بن عمرو نے کہا سو اوس وقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرت نے فرمایا جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اوسکو لیجیو اور بری کو چھوڑ دیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور اونکو اونکے حالات پر چھوڑ نا **ف** یعنی جب زمانہ بگڑ جاوے اور بے دیانتی کے سبب

عَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاۗءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهٖ فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ كَتَبَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی
سے روایت ہی کہ حضرت نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہی محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہی اوسپر سلام ہو جو
راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا خدا تجکو دوہرا
ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا اور اگر تو نے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعدارون کا
گناہ پڑیگا یعنی جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بھی نہ مسلمان ہوگی تو اونکی گمراہی کا عذاب تجپر ہوگا اور اے کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے
درمیان برابر ہی وہ بات یہ ہی کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسیکی عبادت اور پرستش نکرین اور کسی چیز کو اوسکے ساتھ شریک نہ ٹھہراوین اور ہم مین سے
بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوا اپنا رب اور مالک نہ بناوین سو اگر اہل کتاب توحید سے مونہہ موڑین تو اونسے کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہین
حکم الٰہی کے مطیع ہین ف صحیح بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ ابو سفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب ہمسے اور حضرت سے
حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کے ملک مین تھا اوسی زمانے مین حضرت نے دحیہ کلبی کے ہاتھ روم کے بادشاہ کو خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے روم کے
سردار کو خط دیا اوسنے روم کے بادشاہ کو حوالے کیا ہرقل یعنی روم کا بادشاہ اوس وقت یہان آیا تھا ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپکو پیغمبر جانتا ہی
کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے اس پیغمبر کا رشتے مین کون شخص زیادہ تر قریب ہی مینے
کہا کہ مین تو مجکو لوگون نے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دو بھاشیا طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیون
سے کہ مین اس شخص سے کچھ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلائیو ابو سفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی مشہور ہونے کا ڈر نہوتا
تو مین حضرت کے حال مین کچھ جھوٹھ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہی مینے کہا ہم لوگون مین وہ نہایت شریف اور
عمدہ خاندان ہی بادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ بھی تھا مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے
کبھی جھوٹھ بولنے کی تہمت بھی اسکو لگی ہی مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اوسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ مینے کہا غریب اوسکے
تابع ہوئے ہین بادشاہ نے کہا اوسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مینے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین بادشاہ نے کہا کہ کوئی اون مین سے
اوسکے دین سے پھر بھی جاتا ہی ناخوش ہوکر مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ تمسے اور اوس سے لڑائی بھی ہوتی ہی مینے کہا ہان بادشاہ نے لڑائی
کا حال پوچھا کیا ہی مینے کہا کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہی کبھی ہم اوسپر غالب ہوتے ہین بادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے دغا بھی کرتا ہی مینے کہا کہ نہین لیکن
اب ہمسے اور اوس سے صلح ہوئی ہی ہمکو نہین معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہی ابو سفیان نے کہا واللہ اتنی بات کے سوا کوئی اور بات کو مین نملا سکا
بادشاہ نے کہا کہ تم لوگون مین اس طرح نبوت کا دعوی کسی نے آگے بھی کیا ہی یا نہین مینے کہا کہ نہین پھر بادشاہ نے دو بھاشیے سے کہا
کہدے کہ مینے اوسکا حسب نسب پوچھا تو تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہی سو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم مین شریف اور نجیب اور عمدہ خاندان
ہوتے آئے ہین مینے پوچھا کہ اوسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ تھا تو نے کہا نہین سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص نبوت کے پردے مین اپنے
باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہی اور مینے اوسکے تابعدارون کا حال پوچھا کہ سردار ہین یا غریب تو نے کہا غریب ہین سو یہی حال ہی پیغمبرون کا ہمیشہ انکی
اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہین یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہین اور مینے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اوسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہی
تو نے کہا کہ نہین تو مینے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹھ نہ باندھیگا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹھ باندھیگا اور مینے تجسے پوچھا کہ اوسکے لوگ دین سے

ف نامۂ حضرت نبوی بنام ہرقل بادشاہ روم و ذکر قصہ آن مفصلاً

حدیث کی معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہی کھانے کے واسطے واجب نہین ہر چند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہی
لیکن حضرت نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تاکہ لوگون کو معلوم ہو جاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہون تو دھونا واجب نہین **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَكُنْ ٢١٠٣
يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ لَدَعَا لَهُمْ فِيهِ يَعْنِي لِأَهْلِ مَكَّةَ حِينَ دَعَا لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مکے والون پاس اوس زمانے مین اناج نتھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم
علیہ السلام اونکے واسطے اناج مین بھی دعا مانگتے **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے والون کے واسطے کثرت میوجات کی دعا
کی اوس وقت وہان زراعت نتھی اگر ہوتی تو اسکی بھی دعا کرتے **ق** عَائِشَةُ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي ٢١٠٤
اللَّيْلَةَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگہبانی کر
ف یہ حضرت نے لیلۃ التعریس مین فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھکے آئے حضرت نے پوچھا تو کیون آیا ہی سعد نے کہا کہ یا حضرت
میں آپکی محافظت کے واسطے آیا ہون پھر حضرت نے اونکے حق مین دعا خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہین
ہو **ق** أَبُو قَتَادَةَ مَتَى كَانَ هَذَا مَسِيرُكَ مِنِّي **قَالَهُ** لِأَبِي قَتَادَةَ سَحَرَ لَيْلَةِ التَّعْرِيسِ حِينَ دَعَمَهُ ٢١٠٥
ثَالِثَةً مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کب سے یہ تیری چال ہی ساتھ میرے یہ حضرت نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس کی فجر کو
فرمایا جب کہ اوسنے تیسری بار حضرت کو تھام لیا **ف** حضرت رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگے ابو قتادہ نے تین بار
حضرت کو تھام لیا تیسری بار حضرت جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابو قتادہ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرت نے ابو قتادہ کے حق مین یون
دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تونے اپنے پیغمبر کی محافظت کی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ ٢١٠٦
غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى **قَالَهُ** لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ حِينَ قَالَ لَهُمْ مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ فَقَالُوا رَبِيعَةُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشحال قوم یا یون فرمایا کہ خوشحال ایلچیان نہ ذلیل ہو وین نہ شرمندے
یہ حضرت نے عبد القیس کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ اونسے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو اونھون نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہین **ف**
عبد القیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہی جب حضرت کی خدمت مین مسلمان ہونیکو آئے تب حضرت نے یہ حدیث سنا کر اونکی توقیر کی **ق**
أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ ٢١٠٧
مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ
وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام پانے والا ہی
یا آرام دینے والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے
آرام پاتا ہی اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیان اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین **ف** حضرت کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق مین دنیا قید خانہ ہی جہان وہ مرگیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت کی برکت سے قبر ہی سے
بہشت کی لذت کا نمونہ پانے لگا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہی ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہی تو اوسکی موت سے عالم کو آرام ہی
ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ ٢١٠٨
حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہی اور جب قرضدار تمھارے قرض کو کسی مالدار پر اوتارے تو مان لینا چاہیے **ف** یعنی مالدار ہوکر

كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ يعنی الفتن مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فساد اور فتنون کے ذکر مین فرمایا
کہ اون مین سے تین فتنے ایسے ہین کہ نہین لگتا کہ کچھ بھی چھوڑین اور اون مین سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیان کہ بعضی اون مین سے چھوٹی ہین اور
بعضی بڑی **ف** یعنی تین فساد تو عالمگیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہین کہ تین فسادون سے کون فساد مراد ہین بعضے
کہتے ہین کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم

٢١١٩ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فَاِنَّهَا
فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءً كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا زَادَ الْبُخَارِيُّ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری آگ ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو یہی
آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہی ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہی بخاری نے
اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمھاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہی ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے **ف** یعنی دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی
آگ کی گرمی نہایت کمتر ہی پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہین تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ

٢١٢٠ **ق** اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ
نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ
عَلَى الْاَسِرَّةِ بخاری اور مسلم مین ام حرام بنت ملحان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کی
راہ مین اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ سے تختون پر یا جیسے پادشاہ تختون پر **ف** ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت میرے گھر مین سو کر ہنستے
جاگے مینے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب مین دکھلا دیا کہ میری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازون پر
سوار ہو کر جہاد کرینگے پادشاہون کی طرح ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجھکو بھی اون غازیون مین شریک کرے حضرت
نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے مین جہاز پر سوار ہو کر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیون مین داخل تھین پھر جہاز سے اوترکے سواری سے گر پڑین اور مر گئین

٢١٢١ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ
قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَيَرْحَمُ اللهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ
طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ تر ہم شک کرنے
کے لائق ہین جب کہ ابراہیم نے کہا کہ ای رب مجھکو دکھلا دے کہ تو مُردون کو کیونکر زندہ کرتا ہی خدا نے فرمایا کیا تجھکو اسکا یقین نہین ابراہیم نے کہا
یقین کیون نہین لیکن یہ تمنا اسواسطے ہی کہ میرے دل کو اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لوط پر اوسنے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان مین پناہ
پکڑے اور اگر مجھکو قیدخانے مین دیر لگتی بقدر درازی درنگی یوسف کے تو مین بلانے والے کی بات مان لیتا یعنی تکرار نکرتا اوسکے ساتھ چلا جاتا
ف حضرت نے حضرت ابراہیم ع کا ذکر کرکے ایک شبہہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مُردہ جلانے مین شک تھی اسی واسطے
دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہین کی سو حضرت نے یہ شبہہ اس طرح دفع کیا کہ مجھکو تو مُردہ زندہ ہونے مین کچھ تردد
اور شک نہین تو ابراہیم کو بطریق اولی نتھی اور اگر اونکو شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یہ ہی کہ جب کافرون نے حضرت لوط کے
مہمانون کی بے عزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرائے اور یہ تمنا اوس وقت کی کہ کاش مجھکو دفع کفار کا زور ہوتا یا پناہ کے واسطے
کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان

سوا خدا کے کوئی نہین جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہی اسکی کنجی کسیکے پاس نہین کہ کھولے جب چاہے بے تردد دریافت کرے پیغمبرون کو وحی اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہی لیکن یہ غیب دانی نہین خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہی علاوہ اسکے وحی اور الہام ہر وقت قابو مین نہین کہ جب چاہین دریافت کرلین نجوم اور رمل اور جفر مین یقین نہین حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہی ہزار بار مخالف ہوتا ہی کبھی موافق بھی پڑجاتا ہی اور ہرچند علم طب مین حاملہ عورت کی علامات لکھین ہین کہ پیٹ مین لڑکی ہی یا لڑکا پھر جب علامات اور قرائن پر مدار ٹھہرا تو غیب دانی نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہی اور یہ تو کبھی نہین معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہی یا کالا اوسکے اعضا سب درست ہین یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہی بالیقین بے تردد کسیکو نہین معلوم ہوسکتا اور یہی عقیدہ ہی اہل اسلام کا جسکے اس اعتقاد مین خلل ہی بالیقین اوسکے ایمان مین خلل ہی

٢١١٤ م أبو هريرة من أشد أمتي لي حبا ناس يكونون بعدي يود أحدهم لو رآني بأهله وماله مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت مین وہ لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے کوئی اون مین سے چاہیگا کہ کاش مجکو دیکھتا اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے یعنی حضرت کی تمنا دیدار مین اپنے اہل عیال اور مال فدا کرنے کا آرزومند ہوگا شعر حب احمد ہی سراپا ایمان ٭ جان و مال اوسکی جھلک پر قربان ٭

٢١١٥ ق عبد الله بن عمرو من الكبائر شتم الرجل والديه قالوا يا رسول الله وهل يشتم الرجل والديه قال نعم يسب أبا الرجل فيسب أباه ويسب أمه فيسب أمه بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ماں باپ کو گالی دینا بڑے گناہون سے ہی یہ گناہ ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہی حضرت نے فرمایا ہان یہ گالی دیتا ہی کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہی اور یہ اور کسیکی ماں کو گالی دیتا ہی تو وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہی ف یعنی جب کسیکے باپ کو گالی دیگا تو وہ بھی اوسکے ماں باپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین اپنے ماں باپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا

٢١١٦ م أبو هريرة من خير معاش الناس لهم رجل ممسك عنان فرسه في سبيل الله يطير على متنه كلما سمع هيعة أو فزعة طار عليه يبتغي القتل والموت مظانه أو رجل في غنيمة في رأس شعفة من هذه الشعف أو بطن واد من هذه الأودية يقيم الصلوة ويؤتي الزكوة ويعبد ربه حتى يأتيه اليقين ليس من الناس إلا في خير مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگانی سے اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہی دوڑتا پھرتا ہی اوسکی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہی دوڑ پڑتا ہی اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا پھرتا ہی یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہین پہاڑون کی چوٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین انہین نالون مین سے رہتا ہی نماز کو قائم رکھتا ہی اور زکوۃ دیتا ہی اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہی دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوا اسکے ف حضرت نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری مین ہزارون فائدے ہین غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہی فراغت سے عبادت ہوسکتی ہی لیکن گوشہ گیری اوس وقت مین بہتر ہی کہ اسلام ضعیف ہوجاوے عالم مین شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نرہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون کے اندر رہنا افضل ہی چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ لوگون مین رہنا اور اونکی زیادتیان سہنا گوشہ گیری سے افضل ہی

٢١١٧ ق ابن عباس من محمد رسول الله إلى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى أما بعد فإني أدعوك بدعاية الإسلام ويروى بداعية الإسلام أسلم تسلم وأسلم يؤتك الله أجرك مرتين وإن توليت فإن

اور جنگ کروایا جاتا ہو یا قتل تھا ابو بصیر کا جیسے باب مین گذرا **ھ** جابر **وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتَ** ۲۱۲۷
وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھپر خرابی ہو تجھسے کون انصاف کریگا جبکہ مینے نہ انصاف کیا
البتہ تجھپر حیف ہی اور تو ٹوٹا پایا اگر مین منصف نہو **ف** ایک منافق نے بے ادبی سے کہا کہ یا حضرت آپ تقسیم انصاف سے نہین کرتے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار اس کتاب مین ہو چکا **ق** **عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ** بخاری اور مسلم مین عبداللہ ۲۱۲۸
بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی ایڑیون کو دوزخ سے **ف** حضرت نے چند لوگون کو دیکھا کہ اونھون نے وضو کیا اور اونکی
ایڑیان خشک رہ گئین یعنی وہان پانی نہ لگا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہین خشک نہ رہے پاؤن **ق** **أَبُو هُرَيْرَةَ** ۲۱۲۹
وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی کونچون کو دوزخ سے یعنی اگر وضو مین کونچین خشک
رہینگے تو دوزخ مین جلینگے **ف** ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو مین فرض ہی تھوڑا بھی خشک رہنا
ایسا گناہ ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی آن دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہین غلط ہی قرآن کا مطلب
حضرت سے بہتر کون سمجھ سکتا ہی **ق** **زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ** ۲۱۳۰
وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ بخاری اور مسلم حضرت زینب بنت جحش رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا خرابی ہی عرب کو اوس بلا سے جو نزدیک ہو چلی یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اسکے برابر اور حضرت نے اپنے انگوٹھے اور کلمے کی اونگلی کا حلقہ
بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اوس دیوار مین سوراخ ہو گیا تو حضرت زینب نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم مرجاوینگے اور حالانکہ ہم مین نیک لوگ ہونگے
حضرت نے فرمایا ہان جبکہ بدکاری غالب ہو جاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم مین کثرت سے ہونے اور نیک لوگ کم ہوگئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاوینگے
ف حضرت زینب سے روایت ہی کہ حضرت سوتے سے جاگ پڑے چہرۂ مبارک خوف سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ پھر یہ حدیث فرمائی
حضرت کے وقت سے اوس دیوار مین سوراخ پڑا روز بروز اوسکی ترقی ہی یہانتک کہ قیامت کے قریب راہ ہو جاویگی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم
کو تباہ کرینگے ہر چند وہ بلا عالمگیر ہی لیکن حضرت نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی
ھ **أَبُو سَعِيدٍ هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَعْنِي الرَّجُلَ الَّذِي يُجَادِلُ الدَّجَّالَ** مسلم مین ۲۱۳۱
ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہی رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا **ف**
صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اوسکے پاس آویگا اور لوگون سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہی جسکا ذکر حضرت کر چکے ہین
سو دجال اوس مومن کو خوب زد و کوب کروا کے بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی تو میرا ایمان نہ لاویگا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہی پھر دجال
اوسکے سر پر آرہ رکھوا کر چیروا ڈالیگا بعد اوسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجھکو زیادہ تر یقین ہو گیا تیرے کذب اور
کفر کا یعنی اسکی بھی حضرت خبر دے گئے ہین کہ دجال ایک شخص کو مار کے زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص مین ہون پھر مومن کہیگا کہ اے لوگو اب
میرے بعد اوسکو کسی کے مارنے جلانے کی طاقت نہوگی پھر دجال اوسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کر سکیگا پھر اوسکو آگ مین ڈالدیگا لوگ سمجھینگے
کہ وہ آگ مین ہی اور حالانکہ وہ باغ مین ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہی **خ** ابن مسعود ۲۱۳۲
هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ

ناخوش ہوکر پھر بھی جاتے ہین تو نے کہا کہ نہین سچ یہی حال ہی ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہی کہ اوسکو تغیر نہین ہوتا
اور مینے تجھسے پوچھا کہ اوسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم تو نے کہا زیادہ ہوتے ہین سچ یہی حال ایمان کا ہی کہ اوسکو ترقی ہوتی ہی یہان تک کہ کمال کو
پہونچتا ہی اور مینے کہا کہ اوسکی لڑائی کا کیا حال ہی تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہی اور کبھی ہم سو یہی سنت ہی پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی
آزمایش ہوتی ہی پھر انجام کو فتح نصیب ہوتے ہین اور مینے پوچھا کہ وہ دغا بھی کرتا ہی تو نے کہا کہ نہین سچ یہی عادت ہوتی ہی پیغمبرون کی کہ وے
ہرگز دغا نہین کرتے اور مینے پوچھا کہ ایسا دعوی اوسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو نے کہا کہ نہین سچ اگر ایسا کسینے دعوی کیا ہوتا
تو مین یون جانتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کی طرح اسکو بھی ہوس نے لیا پھر پادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہی مینے کہا کہ ہمکو
نماز اور زکوۃ اور برادر پروری اور پرہیزگاری سکھلاتا ہی پادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچ ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہی اور مین
آگے سے جانتا تھا کہ اس وقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہی لیکن میرا یہ گمان نتھا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین یہ جانتا کہ مین
اوس تک پہونچ سکونگا تو مین اوسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اوسکے پاس ہوتا تو مین اوسکے قدم دھوتا اور البتہ اوسکی سلطنت اور
حکومت میرے قدم کے نیچے تک پہونچیگی پھر پادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو اہل دربار مین بہت گفتگو اور نہایت
غل اور شور ہوا پھر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابوسفیان نے کہا کہ جب ہمارا اخراج ہوا تو مینے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد کا یہ رتبہ پہونچا کہ پادشاہ روم
اوس سے ڈرتا ہی سو جبسے مجکو یقین ہوگیا تھا کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہان تک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے
روم کے سردار اپنے ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے پھر اون سے کہا کہ ای روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور
بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بگڑ گئے اور گورخرون کی طرح بدکے
اور بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر پادشاہ نے اونکو بلایا اور کہا کہ مینے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات مجکو
پسند تھی وہی تمنے کی پھر تو اون لوگون نے پادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہوگئے **ف** ہرقل روم کا پادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا
اوسپر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان نہو سکا ہجری چھٹے سال حضرت نے پادشاہون کو خط لکھے
اسلام کی دعوت کی سب پادشاہون مین سے تین پادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوئے ایک حبش کا پادشاہ نصرانی دوسرا
یمن کا پادشاہ تیسرا عمان کا پادشاہ اور مقوقس اسکندریہ اور مصر کے پادشاہ نے جسکا دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا یون جواب لکھا کہ تمہارا
کیا خوب دین ہی تم توحید الہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسی کے بعد ہونے والا ہی میرا گمان یہ تھا کہ شاید ہمین سے ہوگا اور
اوسنے کچھ سونا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تھا اور دو عورتین یعنی ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لگاوٹ کی لیکن مسلمان نہین ہوا
اور ایران کے پادشاہ نے غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بددعا سے اوسکے بیٹے نے اوسکا پیٹ پھاڑا عمر فاروق رض اور حضرت عثمان کی
خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسی پادشاہ کا زور نرہا اسلام ہوگیا ہندوستان مین نصاری کہتے ہین کہ عیسی کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہین
سو غلط کہتے ہین اسواسطے کہ خود انجیل مین خبر موجود ہی کہ عیسی ع کے بعد فارقلیط یعنی ہمارے حضرت آوینگے دوسری دلیل یہ کہ حضرت کے وقت مین نصرانی
پادشاہون نے عیسی ع کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا پادشاہ تو کھلکر مسلمان ہوا
اور کسی پادشاہ نے حضرت سے یہ نہین کہا کہ عیسی ع کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہین تم کیون پیغمبری کا دعوی کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسی ع کے
بعد پیغمبر کی انکار کرنا صریح حق پوشی اور ناانصافی ہی **۵** حذیفۃ منهن ثلث لا یکدن یذرن شیئا و منهن فتن

تو میں اوسکے پاس جاؤں یعنی حضرت کے پاس پھر جب کہ وہ شخص نمود ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمود ہوا حضرت نے فرمایا یہ مکرز بن حفص ہی اور یہ شریر بدذات مرد ہی اور مکرز نے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو تو میں اوسکے پاس جاؤں یعنی حضرت کے پاس **ف** ہجری چھٹے سال حضرت عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ نتھا قربانی کے اونٹ حضرت کے ساتھ تھے صحاب احرام باندھے تھے جب مکے کے قریب حدیبیہ کے مقام میں پہنچے تو کفار قریش نے حضرت کو مکے میں داخل ہونے سے روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرت ہمکے بھانے سے ہمکو مارنے آئے ہوں قوم بنی کنانہ کی قوم کے ایک شخص نے کفار سے کہا کہ میں حضرت پاس خبر لینے جاتا ہوں جب وہ سامنے آیا تب حضرت نے قربانی کے اونٹ اوسکے روبرو کر دیئے تاکہ اوسکو یقین ہو کہ سوائے عمرے کے اور کچھ ارادہ نہیں پھر جب کہ یہ شخص پلٹ گیا تو اوسنے کفار قریش سے کہا کہ یہ لوگ تو زیارت ہی کرنے کو آئے ہیں قربانیاں انکے ساتھ ہیں پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے بھیجا باقی اسکا قصہ کئی بار مذکور ہو چکا

٢١٣٨ **ق** مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ هٰذَا الْيَوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ بخاری اور مسلم میں معاویہ بن ابی سفیان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا یہ عاشورے کا دن ہی اور خدا نے اسکا روزہ تم پر فرض نہیں کیا اور میں روزہ دار ہوں سو جو شخص کہ تم میں سے روزہ رکھا چاہے سو رکھے اور جو شخص کہ تم میں سے نہ روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے **ف** عاشورا محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہی اوسکا روزہ فرض نہیں سنت ہی حضرت نے اسکے روزہ رکھنے نہ رکھنے کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت موکدہ نہیں

٢١٣٩ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِيْ يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہیں یعنی بنی تمیم کے **ف** جب قوم بنی تمیم کی زکوۃ کے مال آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بنی تمیم کو حضرت نے اپنی قوم اسواسطے فرمایا کہ وے مُضر کی اولاد ہیں اور مضر حضرت کے اجداد میں ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت کے ننہال سے بنی تمیم کو قرابت ہی

٢١٤٠ **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ يَعْنِيْ الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ بخاری میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہی یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون بہے میں برابر ہی **ف** آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درم یا سو اونٹ اور اونگلی کا خون بہا دسواں حصہ ہی پورا دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درم یا دس اونٹ حاصل یہ کہ دیت سب اونگلیوں کی برابر ہی چھوٹی ہوں یا بڑی

٢١٤١ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ يَعْنِيْ شَاةً لِمَيْمُوْنَةَ مَيْتَةً بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے اوسکی کھال کیوں نہ لی سو اوسکو تم پاک صاف کرتے پھر اوسکو اپنے کام میں لاتے یعنی حضرت میمونہ رضی کی مردہ بکری **ف** حضرت میمونہ کی بکری مر گئی اوسکو گھورے پر ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے جانور کی کھال صاف کرنے کے بعد کام روائی کے لائق ہی موت سے کھال حرام نہیں ہوتی

٢١٤٢ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلَاكُ اُمَّتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈوں کے ہاتھ سے ہوگی **ف** صحیح بخاری میں ثابت ہی کہ مدینے میں حضرت کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابو ہریرہ رضی نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا اونپر لعنت کرے کیا وے لونڈے ہوں گے ابو ہریرہ نے کہا اگر میں چاہوں تو اونکے نام بھی بتلا دوں کہ فلانا اور فلانا **ف** یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان خدا ناترس بے عقل حاکم ہونگے مسلمانوں کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ اسکا مفصل حال تاریخ میں مذکور ہی

٢١٤٣ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت میں سے وہ نہایت سخت ہیں دجال پر یعنی بنی تمیم یعنی جب کہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم پر اوسکا

نبوت کے مناسب تھا اور حضرت یوسفؑ کا قصہ یہ ہی کہ جب زلیخا کی مطلب براری حضرت یوسف سے نہوئی تو اوسنے اونکو قید کروایا تہمت لگا کر چودہ برس قید رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اونکو بلایا حضرت یوسف بلانے والے کے ساتھ نگئے جانا کہ اول بے قصوری ثابت ہو تب قید خانہ سے نکلین چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے بادشاہ پاس گئے حضرت نے اس حدیث مین حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانے سے نکلنے مین اتنا توقف کیا مین نکرتا بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا

٢١٢٢ م ابی ذرؓ نور انّی اراہ قاله حین ساله هل رایت ربک مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا نور ہی مین اوسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ ابوذر نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا ف یعنی اوسکی ذات پاک پر نور جلال کے پردے ہین دنیا مین آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہان

٢١٢٣ خ ابی سعید ویح عمار یدعوهم الی الجنة ویدعونه الی النار بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہی عمار پر وہ تو اونکو بہشت کی طرف بلاویگا اور وے لوگ اوسکو دوزخ کی طرف بلاوینگے ف جب علی مرتضی رضؓ اور معاویہ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت دخول جنت کا سبب ہی اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہی

٢١٢٤ ق ابی سعید ویحك ان الهجرة شأنها شدید فهل لك من ابل قال نعم قال فتعطي صدقتها قال نعم قال فهل تمنح منها قال نعم قال فتحلبها یوم وردها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله لن یترك من عملك شیئا قاله لاعرابي ساله عن الهجرة بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وائے بحال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہی سو کیا تیرے پاس اونٹ ہین اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اونکی زکوۃ دیا کرتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بھلا اونکو دودھ پینے کے واسطے عاریت بھی دیتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا پانی پلانے کے دن اونکا دودھ دوہتا ہی یعنی محتاجون کو دیتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اسی طرح کیا کر اپنے دیہات مین جو شہرون سے پرے ہی سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھہ نہ گھٹاویگا یہ حضرت نے ایک دیہاتی عرب سے فرمایا جب اوسنے ہجرت کا حال پوچھا ف قرآن حدیث مین مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہی اوسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نے اوسکی استعداد دیکھی کہ وطن چھوڑکے ہجرت کی تکلیفین اوٹھا سکیگا اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوۃ اور خیرات دیا کر حضرت نے نماز روزے کا اوس سے ذکر نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہی نماز روزہ کہ اوسمین کچھ مال نہین خرچ ہوتا ہی بطریق اولی کرتا ہوگا

٢١٢٥ ق ابی بکرة ویحك قطعت عنق صاحبك ویحك قطعت عنق صاحبك ق مرارا بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرت نے کئی بار فرمایا ف ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تعریف آدمی کے حق مین زہر ہی کہ وہ غرور مین آجاتا ہی کہ مین ایسا ہون اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے بے نصیب رہا

٢١٢٦ ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم ویل امه مسعر حرب لو كان له احد یعنی ابا بصیر بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضؓ اور مروان بن حکم رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی ماں کمبختی وہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی کاش اوسکا کوئی مددگار ہوتا یعنی ابو بصیر کا ف حضرت اور قریش مین یہ صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس جاوے تو حضرت اوسکو لوٹا دین اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاوے تو وے نہ دیوین چنانچہ اس صلح کے بعد ابو بصیر قریش کی قوم سے بھاگ کے حضرت پاس مدینے مین آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح تڑایا چاہتا ہی

الی من باسفل الدرج فقل لاصحابی فانہم لا یصدقونی فقال لقد شتمتنی وتابعونی فقلت کیف
یا رسول اللہ فقال کلا ما الیس یحضرنی لفظہ وانما معناہ عرضت قولی علی من لا یقبلہ ثم اقبل
علیہم یلومہم ویعظہم فقلت صبیحۃ تلک اللیلۃ وانا اعوذ باللہ من ان اعرض حدیثہ بعد لیلتی
ہذہ الا علی الذین یحکمونہ فیما شجر بینہم ثم لا یجدون فی انفسہم حرجا مما قضی ویسلمون
تسلیما مسلم میں ابو عبیدہ بن جراح رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی روزی ہے کہ خدا نے تمہارے واسطے نکالی سو کیا تمہارے ساتھ اوسکے
گوشت سے کچھ باقی ہے تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہ نے کہا تو ہمنے حضرت کے پاس کچھ اوسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے کھایا حضرت نے اوس مردہ مچھلی کے حق میں
فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی میں ڈال دیا تھا **ف** جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہمپر حاکم کیا ہمارے ساتھ کا
کھانا ہو چکا اور ہمپر بھوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈالدی ایسی بڑی مچھلی ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اوسکی پسلی کے تلے سے گھوڑے کا سوار
گذر جاتا تھا اول اوسکے حلال ہونے میں تردد ہوا بعد اوسکے اضطرار کے سبب سے اوسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینا بھر وہاں رہے
اور کھایا کیے جب ہم مدینے میں آئے تو حضرت سے یہ قصہ نقل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب میں اگر مچھلی بے سبب مر جاوے اور پانی پر اترا وے
تو حلال نہیں اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مر جاوے تو حلال ہے **ف** حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ خدا اوسکی امیدوں کو اپنی قدرت سے بر لاوے
اور اپنی حجت اور دلیل سے اوسکے قولوں کو سچا کرے کہ میں اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارھوین تاریخ سن ۶۲۲ چھ سو بائیس
ہجری میں اور میں نے کہا کہ الٰہی مجھکو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دکھلاوے کہ اوسکے دیدار کو میرا اشتیاق تھا تمام
تو رات گئے ایک نیند کے بعد میں نے دیکھا کہ گویا میں اور حضرت ایک بالاخانے پر ہیں اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہمسے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس
موجود ہیں تو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں مردہ مچھلی کے مقدمے میں جسکو سمندر نے باہر ڈالا کیا وہ حلال ہے تو حضرت نے مسکرا کے
فرمایا کہ ہاں حلال ہے تو میں نے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہیں اونکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیوں سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجھکو سچا نہیں جانتے
تو حضرت نے فرمایا کہ تو نے مجھکو گالی دی اور ان لوگوں نے تجھکو عیب لگایا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیونکر ہے تو حضرت نے کچھ کلام کیا کہ اوسکی
لفظیں مجھکو یاد نہیں ہیں لیکن اوسکا مطلب یہی تھا کہ تو نے میری حدیث اون لوگوں سے بیان کی جو اوسکو نہیں قبول کرتے یعنی نا اہلوں کے روبرو
حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہے گالی دینے کے برابر پھر حضرت اون لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اونکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر میں نے
اس رات کی فجر کو کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس رات کے بعد میں حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کروں مگر اونہیں لوگوں سے کہ جو اپنے
اختلافات میں حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہیں پھر اپنے دلوں میں حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اوداسی نہیں پاتے اور اپنا
کاروبار حضرت ہی کو سونپتے ہیں دل سے مانکر **ف** مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہے اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث
نا اہلوں کے روبرو بیان کرنا بے ادبی ہے مشتاق دیندار کو نا اہل کے روبرو ضائع نہ کرے **ق** العباس بن عبد المطلب ہو فی ضحضاح ۲۱۴۷
من النار ولولا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار یعنی ابا طالب بخاری اور مسلم میں عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے پایاب یعنی چھچھلی آگ میں ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو دوزخ کی نیچے تہ میں ہوتا **ف** ابو طالب نے حضرت کو
پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور مددگار رہے اسواسطے دوزخ میں اونپر کمتر ہلکا عذاب ہے **ق** انس ہو لہا صدقۃ ولنا ہدیۃ ۲۱۴۸
یعنی لحما تصدق بہ علی بریرۃ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اوسکے حق میں صدقہ ہے اور ہمارے واسطے

الاعراض فان اخطأه هذا نهشه هذا وان اخطأه هذا نهشه هذا قاله حين خط
خطا مربعا وخط خطا في الوسط خارجا منه وخط خططا صغارا الى هذا الذي في الوسط بخاری مین
عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہی اور یہ اوسکی موت ہی جو اوسکو گھیرے ہی اور یہ خط جو باہر نکلا ہی سو آدمی کی
امید اور تمنا ہی اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیرین مصیبت اور آفات ہین یعنی اگر یہ آفت چوکی تو اوس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اوسنے کاٹا
یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ چوکھنٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اوسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملاکر
چھوٹی چھوٹی لکیرین کھینچین اس طرح سے ف اس حدیث مین حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے
گھیرے ہی اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہین اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہین بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہین کرتا
حرص کا یہ عالم ہی کہ پچاس برس کی عمر نہین لیکن صدہا برس کا سامان کر رہا ہی آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہی ق

۲۱۳۳ عائشة هذا الحمال لا حمال خيبر هذا ابر ربنا واطهر كان يتمثل به عند نقله اللبن في بنيان مسجده
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ بوجھ اوٹھانا افضل ہی نہ کہ خیبر کا بوجھ اے ہمارے رب یہ نیک تر اور پاک تر ہی
حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر مین اینٹین لانے کے وقت ف مدینے کے لوگ خیبر سے خرمے لادلاتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے
اینٹین لادنا خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور افضل ہی کہ اسمین دنیا کی فلاح ہی اور اسمین آخرت کی خ

۲۱۳۴ (ق دونسخہ ۱۲) عائشة هذا ان شاء الله
المنزل قال حين بركت ناقته عند موضع المسجد بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو
یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہہ پاس بیٹھہ گئی ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت کی
اور مدینے مین تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے مکان مین تشریف رکھین حضرت نے فرمایا مجکو اسمین اختیار نہین
جہان خدا کی مرضی ہوگی وہین یہ اونٹنی بیٹھہ جاویگی سو جہان حضرت کی اب مسجد ہی وہین اونٹنی بیٹھہ گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا
گھر وہان سے قریب تھا حضرت وہان چند مدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہین گھر بنایا اور وہین قبر مبارک ہوئی خ

۲۱۳۵ ابن عباس هذا جبرئيل
اخذ برأس فرسه وعليه اداة الحرب بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہین اپنے گھوڑے
کا سر تھامے ہی اور اوسپر لڑائی کے ہتھیار ہین ف حضرت نے جنگ خندق کے بعد جب بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
باقی اسکا قصہ تیسرے باب مین گذرا م

۲۱۳۶ العباس بن عبد المطلب هذا حين حمي الوطيس قاله يوم حنين
مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہی کہ تنور بھڑکا یعنی تنور جنگ خوب گرم ہوا یہ بات گھمسان کی لڑائی
ہوئی یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف پھر حضرت نے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ کفار بھاگے کعبے کے رب کی قسم پھر
کفار کی شکست ہوئی ق

۲۱۳۷ المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم هذا فلان وهو من قوم يعظمون البدن فابعثوها
له يعني رجلا من كنانة قال يوم الحديبية لكفار قريش دعوني آتيه يعني النبي صلى الله عليه وآله وسلم
فلما اشرف عليهم قال فلما اشرف مكرز بن حفص قال هذا مكرز بن حفص وهو رجل فاجر وكان قال ايضا اللهم دعوني آته
بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص ہی اور یہ اوس قوم سے ہی جو قربانی کے جانورن
کی تعظیم اور عزت کرتے ہین قربانی کے اونٹون کو اوسکے سامنے کرو یعنی قوم کنانہ کا وہ مرد جسنے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجکو جانے دو

۲۱۵۳ بیان کیا قرآن کا جھوٹا ہونے وغیرہ درست نہین اور حدیث قدسی کا جھوٹا درست ہی ﷺ انس اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ جب مینے اپنے بندے کو اوسکی دو پیاری چیزون مین مبتلا کیا یعنی دونون آنکھین اوسکی جاتی رہین پھر اوسنے صبر کیا تو اونکے عوض اوسکو مین بہشت دونگا ف دونون آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین اونکا پھوٹنا یا اونکی روشنی کا کم ہونا اوسپر نہایت شاق ہی جب اوسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسواسطے اسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا

۲۱۵۴ ﷺ ابو ہریرۃ اِذَا اَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِيْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِيْ كَرِهْتُ لِقَاءَهُ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو مین بھی اوسکا ملنا دوست رکھتا ہون اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجکو بھی اوسکا ملنا برا لگتا ہی ف یعنی ایماندار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت ہوتی ہی تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا مشتاق ہوتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہی تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری سے گھبراتا ہی

۲۱۵۵ ﷺ ابو ہریرۃ اِذَا تَلَقَّانِيْ عَبْدِيْ بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِيْ بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِيْ بِبَاعٍ جِئْتُهُ اَسْرَعُ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاو برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاو برابر بڑھتا ہی تو مین اوسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہون ف یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی اوس سے دونا بلکہ کئی گنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہی اوسکا مددگار ہوکر دین کے مشکل کام اوسپر آسان کر دیتا ہی اس حدیث مین نیک کامون کی ترغیب ہی جن سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی

۲۱۵۶ ﷺ ابو ہریرۃ اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا سَيِّئَةً وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشْرًا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اوسکو اوسپر مت لکھو اور اگر اوسنے اوس بد کام کو کیا تو ایک بدی لکھو اور جب اوسنے نیکی کا قصد کیا اور اوسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اوسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو ف سبحان اللہ کیا اوسکی رحمت اپنے بندون پر بیحساب ہی کہ بد کام کے قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کے قصد کو بدون کیے لکھاوے اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنی اوسکا کرنا بے تردد خوب سا دل مین ٹھن گیا ہو تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اوس بد کام کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا اور اوسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی اسواسطے کہ اوسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم مصمم ہوا سوا خوف الٰہی کے کسی اور سبب سے ظاہر نہونے پایا تو بیشک ایک گناہ لکھا جاویگا جیسے کسینے رات کو اپنے دل مین یہ عزم مصمم کیا کہ مین کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اوسی رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اوسپر قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ یہ مطلب اور حدیثون مین صاف مذکور ہی

۲۱۵۷ ق ابو ہریرۃ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصّٰلِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے تیار کر رکھا ہی اپنے نیک بندون کے لیے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا ف یعنی بہشت مین نیکون کے واسطے ایسی عمدہ نعمتین ہین کہ انکے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجیے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

٢١٤٤ قال و جلیگاق أبا ذر هم الأخسرون ورب الكعبة فقلت يا رسول الله فداك أبي وأمي من هم قال هم الأكثرون أموالا إلا من قال هكذا وهكذا وهكذا من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله وقليل ما هم ما من صاحب إبل ولا بقر ولا غنم لا يؤدي زكوتها إلا جاءت يوم القيمة أعظم ما كانت وأسمنه تنطحه بقرونها وتطؤه بأظلافها كلما نفدت أخراها عادت عليه أولاها حتى يقضى بين الناس بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے والے ہین قسم ہی رب کعبے کی تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماباپ قربان وے زیان کار کون ہین حضرت نے فرمایا وے بڑے مالدار مگر وہ زیان کار نہین جو دیوے اس طرح اور اس طرح اور اس طرح اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ تو کم ہین جو اونٹ اور گا اور بکری کا مالک اونکی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت مین وے جانور دنیا سے بہت بڑا اور نہایت موٹے ہو کر آوینگے اوسکو بہینگے اپنے سینگون سے اور اوسکو روندینگے اپنے کھرون سے جب پچھلے جانور گذر چکینگے تو پہلے جانور پھر پلٹ آوینگے اسی طرح کو نچار روندا کرینگے یہان تک کہ آدمیون مین فیصلہ ہو چکیگا ف ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت کعبے کے سایے مین بیٹھے تھے تو جب مجکو حضرت نے دیکھا تب حدیث فرمائی یعنی سخی مالدار تو کم ہین اکثر بخیل ہوتے ہین زکوۃ دیوینگے محتاجون کی خبر لیوین جب قیامت کے عذاب مین گرفتار ہونگے تب اونکی زیان کاری ثابت ہوگی

٢١٤٥ خ ابو هريرة هما من طعام الجن وإنه أتاني وفد جن نصيبين ونعم الجن فسألوني الزاد فدعوت الله لهم أن لا يمروا بعظم ولا بروثة إلا وجدوا عليها طعاما قاله له حين قال له لا تأتني بعظم ولا روثة فقال ما بال العظم والروثة بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے دونون یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہی اور اسکا حال تو یون ہی کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون کے ایلچی آئے اور وے خوب جن ہین سو اونھون نے مجھسے کھانا مانگا تو مینے اونکے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وے جس ہڈی اور لید پر ہوکر نکلین اوس پر اپنی خوراک پاوین حضرت نے ابو ہریرہ رضی سے فرمایا جب کہ حضرت نے اون سے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا تو ابو ہریرہ نے کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہی ف ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لا تا کہ مین طہارت کرون اور ہڈی اور لید مت لا تب مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہی وہان کے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے اونکی تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہی اوسکو جن کھاتے ہین اور لید گھاس بن جاتی ہی اوسکو اونکے جانور کھاتے ہین تو اس سبب سے ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا

٢١٤٦ ه أبو عبيدة بن الجراح هو رزق أخرجه الله لكم فهل معكم من لحمه شيء فتطعمونا قال أبو عبيدة فأرسلنا إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم منه فأكل قاله في حوت ميتة رماه البحر قال الصغاني مؤلف هذا الكتاب حقق الله بسلطانه آماله وصدق بيمن هدايته أقواله أخذت مضجعي ليلة الأحد الحادية عشرة من شهر الربيع الأول سنة اثنين وعشرين وستمائة وقلت اللهم أرني الليلة نبيك محمدا صلى الله عليه وآله وسلم في المنام فإنك تعلم اشتياقي إليه فرأيت بعد هجعة من الليل كأني والنبي صلى الله عليه وآله وسلم في مشربة ونفر من أصحابي أسفل منا عند درج المشربة فقلت يا رسول الله ما تقول في حوت ميتة رماه البحر أحلال هو فقال وهو يتبسم إلي نعم فقلت وأنا أشير

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو آپسمین محبت رکھتے تھے میری عظمت اور جلال کے سبب سے آج اونکو سایے مین رکھونگا اپنے سایے مین جس دن کوئی سایہ نہین میرے سایے کے سوا ف یعنی جو آپسمین بہ محبت رکھتے ہین اونکی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہی ریا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے اونکی محبت پاک ہی وے قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے سایے مین ہونگے

۲۱۶۵ خ ابو ھریرۃ ثلثۃ انا خصمھم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر و رجل باع حرا فاکل ثمنہ و رجل استأجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعط اجرہ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تین شخص کا مین مدعی دشمن ہو جاؤنگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا مرد وہ جسنے آزاد آدمی کو بیچا سو اوسکی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اوس سے پورا کام کروا لیا اور اوسکی مزدوری نہ دی ف خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر

۲۱۶۶ م ابو ھریرۃ قسمت الصلوۃ بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سأل مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے نماز کو بانٹا اپنا اور اپنے بندے کے درمیان آدھون آدھا اور میرے بندے کے لیے ہی جو مانگے ف پوری روایت یون ہی کہ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہی خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور جب مالک یوم الدین کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہی تو خدا فرماتا ہی کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہی یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ بندے کو اور جب اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتا ہی خدا فرماتا ہی یہ میرے بندے کے واسطے ہی یعنی سورہ فاتحہ مین دو مطلب ہین ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی اور دعا بندے کے واسطے ہی سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورہ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھون آدھ ہی

۲۱۶۷ خ ابو ھریرۃ کذبنی ابن آدم ولم یکن لہ ذلک وشتمنی ولم یکن لہ ذلک فاما تکذیبہ ایای فقولہ لن یعیدنی کما بدأنی ولیس اول الخلق باھون علی من اعادتہ واما شتمہ ایای فقولہ اتخذ اللہ ولدا وانا الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ آدم کے بیٹے نے مجکو جھٹلایا اور اوسکو یہ لازم نہ تھا اور مجکو گالی دی اور اوسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اوسکا اس قول مین ہی کہ کہتا ہی کہ خدا مجکو کبھی دوسری بار نہ بناویگا جیسے اوسنے اول بار مجکو بنایا اور حال انکہ اول بار کا بنانا مجھپر بہت آسان نہین دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونون بار کا بنانا مجکو برابر ہی اور یہ نہین کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہو اور دوسری بار کا مشکل اور مجکو گالی دینا تو اس قول مین ہی کہ بندہ کہتا ہی کہ خدا نے بیٹا لیا اور حال انکہ مین تو ویسا اکیلا پاک ہون جسکو جنا نہ کسی نے جنا اور نہ اوسکے جوڑ کا کوئی ف خدا نے قرآن مین خبر دی کہ قیامت ہوگی مُردے دوسری بار پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اسکی انکار کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہی نصاریٰ کہتے ہین عیسیٰ خدا کا بیٹا ہی اور یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہین اور عرب کے کافر فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے تھے

۲۱۶۸ م عیاض بن حمار کل مال نحلتہ عبدا حلال وانی خلقت عبادی حنفاء کلھم وانھم اتتھم الشیاطین فاجتالتھم عن دینھم وحرمت علیھم ما احللت لھم وامرتھم ان یشرکوا بی ما لم انزل بہ سلطانا مسلم مین عیاض بن حمار سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو مال کہ مینے بندے کو دیا سو حلال ہی اور مینے اپنے سب بندون کو حق پر پیدا کیا جو باطل دین

تحفہ ہی یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا **ف** بریرہ حضرت عایشہؓ کی خادمہ تھی اوسکو زکوٰۃ کا گوشت ملا تھا حضرت نے اوسکو کھایا اور یہ فرمایا یعنی جب زکوٰۃ کا اول محتاج مالک ہوا پھر اوس نے غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہی

۲۱۴۹ **ھ** حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَّمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ **قَالَهُ** لَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ مسلم مین حمزہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین افطار کرنا رخصت ہی خدا کی طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہی اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اوسپر کچھ گناہ نہین یہ حضرت نے حمزہ سے کہا جب کہ اوسنے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مین اپنے اندر سفر مین روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہون سو کیا مجھپر گناہ ہی روزہ رکھنے مین **ف** یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کھانے کی سفر مین اجازت دی ہی یہ حکم فرض نہین سفر مین روزہ رکھنے نہ رکھنے مین آدمی کو اختیار ہی

۲۱۵۰ **ھ** أَبُوْ مُوْسٰى هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَّجْلِسَ الْإِمَامُ إِلٰى أَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ يَعْنِيْ سَاعَةَ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہی **ف** بہت احادیث مین ثابت ہی کہ جمعے مین ایک ایسی ساعت ہی کہ اوسمین مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہی لیکن اسمین اختلاف ہی کہ وہ ساعت کون ہی سو دو قول اون مین نہایت صحیح ہین ایک تو یہ کہ وہ ساعت اوس وقت سے ہی کہ امام منبر پر بیٹھے یہان تک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہی دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی آخر ساعت ہی جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبد اللہ بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہی اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہی چنانچہ اسکی تفصیل صراط المستقیم سفر السعادت کی شرح مین موجود ہی جسکو تحقیق کا شوق ہو اوسکو دیکھے

۲۱۵۱ **خم** أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَمِيْنُ اللهِ مَلْاٰى لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَرَأَيْتُمْ مَّا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهٖ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْقَبْضُ أَوِ الْفَيْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھ بھرپور ہی خرچ کرنا اوسکو کم نہین کرتا دست قدرت شب و روز اونڈیلنے والا ہی یعنی ہر دم فیض کا ریلا جاری ہی بھلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جیسے کہ آسمانون اور زمین کو بنایا کہ اتنے خرچ نے تو اوسکے داہنے ہاتھ مین سے کچھ نہین کم کیا اور حالانکہ یہ فیض اوس وقت سے ہی کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ مین روک ہی یا یون فرمایا کہ فیض ہی کسیکو اوٹھاتا ہی اور کسیکو جھکاتا ہی **ف** یعنی کشایش اور تنگی دونون خدا کی صفتین ہین

۲۱۵۲ **ھ** أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ تیری قسم وہی معتبر ہی جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے **ف** یعنی مدعی کی مراد پر قسم کھاوے تب معتبر ہی چنانچہ اسکا بیان ساتوین باب مین گذرا

اَلْبَابُ الْحَادِيْ عَشَرَ

فِي الْكَلِمَاتِ الْقُدُسِيَّةِ الَّتِيْ أَخْبَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ رَّبِّهٖ جَلَّ جَلَالُهٗ

گیارھوین باب مین قدسی حدیثین ہین جنکی حضرت نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب مین مصنف نے صرف قدسی حدیثین لایا ہی قدسی حدیث اوسکو کہتے ہین کہ حضرت یون کہین کہ خدا نے یون فرمایا قرآن اور قدسی حدیث مین یہ فرق ہی کہ قرآن کا مضمون اور الفاظ دونون خدا کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل مین ڈالا حضرت نے اوسکو اپنی عبارت سے

اوسکا یہ حال ہوجاتا ہی کہ شعر ہمہ گوشیم تا چہ فرمائی ٭ ہمہ چشیم تا نظر آئی ٭ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا محبوب کمال ہونا کثرت نوافل سے
نہین میسر ہوتا ہی تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع نے نمازی فقیرون کو ایسا کمال ثابت کرتے ہین یہ اونکا غلط گمان ہی اور اوس سے
کہ نفل کا کیا ذکر ہی لوگ تو فرض بھی چھوڑ ڈالتے ہین ۲۱۷۲ ابی ھریرۃ ما لعبدی المؤمن عندی جزاء اذا قبضت صفیہ
من اھل الدنیا ثم احتسبہ الا الجنۃ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ بہشت کے سوا ایمان دار میرے بندہ کا
کوئی بدلا نہین جب مین اوسکا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پھر اوسنے ثواب کے واسطے صبر کیا ف یعنی جب مومن کا دوست جیسے ماں باپ یا جورو
یا بیٹا یا بھائی یا اوستاد مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو اوسکا بدلا خدا نے بہشت مقرر کیا ۲۱۷۳ انس و ابی ھریرۃ من اھان لی ولیا وفی روایۃ
من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ وما ترددت فی شیء انا فاعلہ ما ترددت فی قبض نفس عبدی
المؤمن یکرہ الموت واکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ وما تقرب الی عبدی المؤمن بمثل الزھد فی الدنیا
ولا تعبد بمثل اداء ما افترضتہ علیہ بخاری مین انس اور ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو میرے ولی کی
حقارت و ذلت کرے اور دوسری روایت یون ہی کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اوسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز مین
جسکا مین کرنے والا ہون مجکو تردد نہین ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے مین تردد ہوتا ہی وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہی اور مین
اوسکے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہون اور حال آنکہ اوسکو موت سے کوئی چارہ نہین یعنی اوسکو مرنا ضرور ہی اور میرے بندے ایماندار نے میری نزدیکی نہین چاہی
ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر ف ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قرآن مین خدا نے فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ کو
کچھ خوف اور غم نہین اولیاء اللہ وہ ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجکو ایماندار کی موت مین تردد ہوتا ہی کسی چیز مین
ویسا تردد نہین ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہی لیکن اسمین مزید رحمت کا بیان ہی یعنی ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے
اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث مین بیماری اور بھوکھ اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الہی کا کوئی طریقہ
ترک دنیا سے بہتر نہین ہی کوئی عبادت اوسکے فرض سے افضل نہین یعنی جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر اونکے برابر ہونے کا مشتاق ہو اوسکو لازم
کہ اول دنیا سے بے تعلق ہو جاوے پھر عبادت پر کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہین کہ فرض نماز مین
تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی جلدی چونچ مارین اور پیر کے وظیفے بتلائے کو دو دو پہر پڑھین ۲۱۷۴ جندب بن عبد اللہ من ذا الذی
یتالی علی ان لا اغفر لفلان انی قد غفرت لہ واحبطت عملک مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا خدا فرماتا ہی وہ کون ہی جو مجھ پر قسم کھاتا ہی کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اوسکو تو مینے بخشا اور تیرا عمل اکارت کیا ف جسنے
یون کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اوسنے گویا خدا پر حکومت کی اس واسطے اوسکے نیک عمل کو خدا برباد کر ڈالتا ہی اور جسپر اوسنے
قسم کھائی اوسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہی سعادت اور شقاوت اور خاتمے کے حال سوائے خدا کے کسیکو نہین معلوم کیسا ہی سخت
کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اوسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین اسواسطے کہ شاید اوسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب
توبہ کرے ۲۱۷۵ ابی ھریرۃ ومن اظلم ممن ذھب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ
او لیخلقوا شعیرۃ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اوس سے بڑا کون ظالم ہی جو گیا کہ بناوے تصویر کو میری طرح
تو چاہیے کہ ایک ذرہ بناوین یا ایک دانہ پیدا کرین یا ایک جو بناوین ف یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے مین خدا کے ساتھ

۲۱۵۸ ھ ابو هریرة انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین نسبت اور شریکون کے نہایت بے پرواہ ہون سبھون سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا جسمین میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اوسکو اور اوسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون ف یعنی جو عبادت اور عمل دکھلانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہی خدا اوسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہی جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اوسمین کچھ بھی لگاؤ نہو

۲۱۵۹ ق ابو هریرة انا عند ظن عبدی بی وانا مع عبدی اذا ذکرنی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ مین اپنے بندے کے گمان اور اٹکل کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور مین اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہون جسدم کہ مجھکو یاد کرتا ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اگر بندہ مجھکو اپنے جی مین یاد کرتا ہی تو مین بھی اوسکی اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجھکو مجمع مین یاد کرتا ہی تو مین اوسکو اوس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اوسکے مجمع سے بہتر ہی یعنی اوسکا ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہی اور نیک عمل کی ترغیب ہی جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہو اور یہ نہین کہ گناہون پر تو اڑ جاوے اور یون کہے کہ خدا مجھکو ضرور بخشیگا اسواسطے کہ اسکا نام رجا اور حسن ظن نہین بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسوسہ ہی جیسے کوئی بدون جوتے بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاویگا

۲۱۶۰ ق ابو هریرة ان الصوم لی وانا اجزی بہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ میرے ہی واسطے ہی اور مین اوسکا بدلا دونگا یعنی اوسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاؤنگا خود دونگا ف روزے کو خدا نے اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت مین جیسے نماز زکوۃ حج مین ریا اور نمود داری کو دخل ہی لیکن روزے مین دخل نہین کیونکہ اگر روزہ دار ظاہر نکرے تو اوسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک نہین اسواسطے کہ اونکو بھوکھ پیاس نہین جسکو روکین

۲۱۶۱ ھ انس ان امتک لا یزالون یقولون ما کذا ما کذا حتی یقولوا ہذا اللہ خلق الخلق فمن خلق اللہ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہینگے ایسا کیا ہی ایسا کیا ہی یہان تک کہ کہینگے یہ تو خدا ہی جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف یعنی اس امت کے بعضے نادان بیہودہ سوالات کرتے کرتے یہان تک نوبت پونہچاوینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حالانکہ اسکے برابر کوئی حماقت نہین اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہی جو اول اوسکا وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہوا اور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہو یہ وا ہی حال ایسا ہی جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہی اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہی مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب حدیث مین آیا ہی جسکو ایسا وسوسہ آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے

۲۱۶۲ ھ ابو هریرة ان للصائم فرحتین اذا افطر فرح واذا لقی اللہ فرح مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جب کہ اوسنے روزہ کھولا خوش ہوگیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا ف روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہی کہ روزہ پورا ہوا اور بھوکھ پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاویگا تو خوش ہوگا

۲۱۶۳ خ ابو ذر انی حرمت الظلم علی نفسی وعلی عبادی الا فلا تظالموا بخاری مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندون کے اوپر حرام کیا خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو ف یعنی خدا ظلم سے پاک ہی اوسکی صفت عادل ہی اسی واسطے بندون مین بھی ظلم کو پسند نہین کرتا

۲۱۶۴ ھ ابو هریرة این المتحابون بجلالی الیوم اظلہم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی مسلم مین ابوہریرہؓ سے

إذا أدخل البحر يا عبادي إنما هي أعمالكم أحصيها لكم ثم أوفيكم إياها فمن وجد خيرا فليحمد الله ومن وجد غير ذلك فلا يلومن إلا نفسه مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی ای میرے بندو تم سب بے راہ ہو مگر جسکو مینے راہ بتلائی تو مجھسے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاؤن ای میرے بندو تم سب بھوکھے ہو مگر جسکو مینے کھلایا تو مجھسے کھانا مانگو کہ تمکو کھلاؤن ای میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مینے پہنایا تو مجھسے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤن ای میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون تو مجھسے مغفرت مانگو کہ تمکو بخشون ای میرے بندو تم کبھی مجکو ضرر نہین پہنچا سکتے کہ میرا کچھہ ضرر کرو اور کبھی مجکو فائدہ نہین پہنچا سکتے کہ مجکو کچھہ فائدہ پہنچاؤ ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے بڑے متقی پرہیزگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھہ نہ بڑھاوے ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا فسق اور گنہگاری میری پادشاہی سے کچھہ نہ گھٹاوے ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہون اور مجھسے اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر ایک آدمی کو اوسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اوس سے کچھہ نہ گھٹاوے جو میرے پاس ہی مگر جیسے سوئی گھٹاتی ہی جب کہ اوسکو سمندر مین ڈالیے یعنی ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین پڑتی ای میرے بندو یہ تو تمھارے ہی اعمال ہین جنکو تمھارے لیے شمار کرتا رہتا ہون پھر تمکو اون اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکی کمائی کو ضائع نکیا اور جو اسکے سوا برا بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سوا کسیکو اولاہنا نہ دیوے کہ اوسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا **ف** اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی اور عاجزی اور خدا کی شوکت اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہی یعنی بدون میری التجا کے تمھارا کوئی کام نہین چل سکتا نہ دنیا مین آب یابی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہی نہ آخرت مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہی تو تمکو میرے آگے گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہوا اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہی کہ اگر تم سب کے سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو اس سے میری سلطنت کی کچھہ رونق ہو قوف نہین اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہو جاوے تو میرا کچھہ نقصان نہین پھر اپنی عطا بے حساب کی مثال دی کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی یہان کچھہ کمی کا حرف نہین پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سبب تمھارے اعمال ہین ہماری طرف سے کچھہ ظلم نہین **ق** ابو هريرة يا محمد إني إذا قضيت قضاء فإنه لا يرد وإني أعطيتك لأمتك أن لا أهلكهم بسنة عامة ولا أسلط عليهم عدوا من سوى أنفسهم يستبيح بيضتهم ولو اجتمع عليهم من بأقطارها أو قال من بين أقطارها حتى يكون بعضهم يهلك بعضا و بعضهم يسبي بعضا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای محمد مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون تو اوسکو کوئی نہین پھیر سکتا اور البتہ مینے تجکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجھپر احسان کیا کہ اونکو مین عالمگیر قحط سے تباہ نڈالونگا اور اونکے سوا اور کسی دشمن کو اونپر نہ غالب کرونگا اس طرح پر کہ اونکی جڑ پیڑ کو اوکھاڑ ڈالے اگرچہ اونپر تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جمع ہو کر ان کافرون کا غلبہ اسواسطے ہوگا تا کہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین اور بعضے انکے بعضون کو قید کرین **ف** یعنی قضا و قدر مین یہ ٹھہر چکا ہی کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا قحط پڑیگا جسمین سب کے سب مرجاوین نہ ایسے کافران پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست اور نابود کر ڈالین ہر چند چنگیز خان و ہلاکو

۲۱۷۹

نہ جھکے اور البتہ اونکے پاس شیطان آئے سو اونکو اونکے پیدایشی دین سے پھیر ڈالا اور اونپر حرام کیا جو مینے اونپر حلال کر دیا تھا اور شیطانونے اونکو بتلایا کہ میرے ساتھ اوس چیز کو شریک ٹھہراوین جسپر مینے کوئی دلیل نہین اوتاری **ف** یعنی اگر شیطان اور کفار سیکو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدایشی دین پر رہتا یعنی شرک نکرتا اور حلال چیز کو بدون حکم آلہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ بتون کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اوسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہی کہ حلال کو حرام کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر نیاز کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہین بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہ رضؓ کے فاتحہ کے کھانے کو مردون کو نہ دینا ہرگز درست نہین یہ بھی شیطانی بات ہی کہ شرع مین اسکا کچھ حکم نہین **ھ** ابو ھریرۃ لَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ لِّیْ وَیُرْوٰی لِعَبْدِیْ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے کو لائق نہین یون کہنا کہ مین یونس بن متّٰی سے بہتر ہون **ف** حضرت یونسؑ بدون حکم خدا اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی اونکو بے صبر جانکر اپنے تئین بہتر کہے تو ہرگز درست نہین اسواسطے کہ پیغمبرون سے کوئی بہتر نہین ہو سکتا **ھ** ابو ھریرۃ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰی عِبَادِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ الْكَوَاكِبُ وَبِالْكَوَاكِبِ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی مین اپنے بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندے منکر ہوتے ہین کہتے ہین فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانے تارے کے سبب سے پانی برسا **ف** یعنی مینہہ تو خدا برساتا ہی اور نادان لوگ اوسکو تارے اور نکھت کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہین کرتے **خ** ابو ھریرۃ مَا زَالَ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتون کے واسطے سے چاہا کرتا ہی یہانتک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون تو مین اوسکا کان ہو جاتا ہون جس سے سنتا ہی اور اوسکی آنکھ ہو جاتا ہون جس سے دیکھتا ہی اور اوسکا ہاتھ ہو جاتا ہون جس سے پکڑتا ہی اور اوسکا پانون ہو جاتا ہون جس سے چلتا ہی اور اگر مجھسے وہ کچھ مانگے تو مقرر مین اوسکو دون اور اگر مجھسے پناہ مانگے تو البتہ اوسکو پناہ مین رکھون **ف** اس حدیث مین اوس مقام کا بیان ہی جسکو علم سلوک مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اوسکے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان ہاتھ پانون کا حافظ ہو جاتا ہی گناہون سے اونکو روکتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر اوسکے کان اور آنکھ اور پانون سے بھی زیادہ تر متوجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہ ہی کہ جب محبت آلہی نے بندے پر سایہ ڈالا تو اوسکو خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور دلبستگی نہین رہتی اور بجز رضاے آلہی کے کوئی آرزو اور تمنا اوسکے دل مین نہین دخل پاتی تو کوئی کام جس مین خدا کی مرضی نہو اوس سے نہین ہو سکتا آنکھ کان ہاتھ پانون مرضی خدا کے تابع ہو جاتے ہین اوسکی مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کو سنے سو ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث مین اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہی یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب آلہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہین تو اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہی اور عبادت دو قسم ہی فرض او نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہین ہو تی کہ اوسکے وقت مقرر ہین مشتاق بندے سے اون وقتون مین جو فرض سے خالی ہین بے شغل اور خالی نہین رہا جاتا اسواسطے اون خالی وقتون کو نفل عبادت سے معمور رکھتا ہی جب چند مدت کمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو بموجب وعدے کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب آلہی ہو کر

اور مال اور گھر بار کی برائی الٹ پلٹ سے اور عبداللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ الٰہی تیری پناہ
ٹوٹنے سے جو بنانے کے بعد ہو اور مظلوم کی بددعا سے **ف** یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے

۲۱۸۴ **ق** ابن عمر وَاِذَا رَجَعَ قَالَ هُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے اور حضرت سفر سے پلٹتے تو اوس اگلے سفر کی دعا کو پڑھتے اور اوسی دعا میں اتنا اور پڑھا کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکرگزار ہیں خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اوسی نے **ف** اسمین اشارہ جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے

۲۱۸۵ **ق** انس اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ كَانَ هٰذَا اَكْثَرَ دُعَائِهِ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بہتری اور بھلائی دے اور آخرت میں بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے **ف** دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضی رضی سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیکبخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے مراد بدبخت عورت ہے اس دعا میں دین اور دنیا کے سب مطلب داخل ہیں اسواسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے

۲۱۸۶ **م** ابو هريرة اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دے میری جان کو اوسکی پرہیزگاری اور اوسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اوسکا بہتر پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اوسکا کارساز اور مددگار ہے **ف** جو چیز آخرت میں ضرر کرے اوس سے بچنے کا نام تقوی اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی بے تقوی ممکن نہیں اسواسطے حضرت نے اول تقوی کی دعا کی پھر صفائی کی

۲۱۸۷ **خ** زید بن ارقم اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ يعني الانصار بخاری میں زید بن ارقم رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق میں دعا کی کہ الٰہی انکے تابعداروں کو انھیں میں کر دے **ف** انصار نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمسے مسلمان ہو جاویں تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے اور لونڈی غلام یا آشنا دوست

۲۱۸۸ **ق** انس اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مدینے میں برکت کر اوسکی دونی جو تو نے مکے میں برکت کی ہے **ف** حضرت ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطنی فیض ہے

۲۱۸۹ **ق** ابو هريرة اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی محمد کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر **ف** یعنی اتنی روزی دے جسمیں حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہو اسواسطے کہ کشایش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات میں ایسا ہی حال رہا اور حضرت کے بعد حضرت کی بیبیاں اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شمائل ترمذی میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت کے انتقال تک حضرت کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہیں بھرا اور اوسی کتاب میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت اور حضرت کی بیبیاں وے تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور اوسی کتاب میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن میں دونوں وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونوں وقت گوشت کھایا **خ**

مشابہت کرتے ہین حالانکہ ایسے عاجز ہین کہ جاندار تو ایکطرف ہی ذرہ یا جو برابر بے جان حقیر چیز کو بھی نہین بنا سکتے ھ عن ابی ہریرۃ ۲۱۷۶
یا ابن آدم انفق انفق علیک مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر مین
بھی تجکو دیا کرونگا ف اس حدیث مین سخی کو خدا نے کشایش مال کا وعدہ کیا ہی یہی سبب ہی کہ سخی کو محتاج نہین دیکھا لیکن اسکو دریافت
کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہی اور اسراف ناپسند ہی سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کامون مین خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع
بیجا کامون مین مال کو اوڑانا جیسے ناچ رنگ مین یا نمود کے مقام مین ھ عن ابی ہریرۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال ۲۱۷۷
یا رب کیف اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعده اما علمت
انک لو عدته لوجدتنی عنده یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک
وانت رب العالمین قال اما علمت انه استطعمک عبدی فلان فلم تطعمه اما علمت انک لو
اطعمته لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک
وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقه اما انک لو سقیته لوجدت
ذلک عندی مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت مین کہ ای آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تھا سو تو نے مجکو
نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ ای میرے رب مین کیونکر تجکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہی یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہی خالق
سے اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجکو معلوم نہین
کہ اگر تو اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجکو اوسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا ای آدم کے بیٹے مین نے تجہسے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجکو
نہ کھلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین کیونکر تجکو کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہی خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین
کہ فلانے میرے بندے نے تجہسے کھانا مانگا تھا سو تو نے اوسکو نہ کھلایا تجکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اوسکو کھانا کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس
پاتا ای آدم کے بیٹے تجہسے مین نے پانی مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین تجکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہی
خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجہسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا مان جان کہ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا ف
اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہی کہ اونکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حالانکہ وہ مقدس ذات
سب احتیاجون سے پاک ہی اس حدیث مین اداے حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہی ھ عن ابی ذر یا عبادی کلکم ضال ۲۱۷۸
الا من هدیته فاستهدونی اهدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمته فاستطعمونی اطعمکم
یا عبادی کلکم عار الا من کسوته فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنهار
وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا
نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم
ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل
واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی
صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسألته ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط

اور مال اور گھر بار کی بری الٹ پھیٹ سے اور عبد اللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ الٰہی تیری پناہ
۲۱۸۴ ٹوٹنے سے جو فائدے کے بعد ہو اور مظلوم کی بد دعا سے ف یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے ق ابن عمرؓ و اذا رجع
قالھن وزاد فیھن آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر
عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے اور حضرت سفر سے پلٹتے تو اوس اگلے
سفر کی دعا کو پڑھتے اور اوسی دعا میں اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں خدا نے اپنا
وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو شکست دی یعنی بھگا دیا تھا اوسی نے ف اسمیں اشارہ
۲۱۸۵ جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے ق انسؓ اللھم آتنا فی الدنیا حسنۃ
وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کان ھذا اکثر دعائہ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بہتری اور بھلائی دے اور آخرت میں بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے
ف دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب
اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیک بخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے
۲۱۸۶ مراد کمبخت عورت ہے اس دعا میں دین اور دنیا کے سب مطلب داخل ہیں اسواسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے ھ ابو ھریرۃؓ
اللھم آت نفسی تقواھا وزکھا انت خیر من زکاھا انت ولیھا ومولاھا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دے میری جان کو اوسکی پرہیزگاری اور اوسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اوسکا بہتر پاک کرنے والا ہے
اور تو ہی اوسکا کارساز اور پروردگار ہے ف جو چیز آخرت میں ضرر کرے اوس سے بچنے کا نام تقویٰ اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی
۲۱۸۷ بے تقویٰ ممکن نہیں اسواسطے حضرت نے اول تقویٰ کی دعا کی پھر صفائی کی خ زید بن ارقمؓ اللھم اجعل اتباعھم منھم
یعنی الانصار بخاری میں زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق میں دعا کی کہ الٰہی انکے تابعداروں کو انھیں میں کر دے
ف انصار نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمسے مسلمان ہو جاویں تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے
۲۱۸۸ اور لونڈی غلام یا آشنا دوست ق انسؓ اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من البرکۃ بخاری
اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مدینے میں برکت کر اوسکی دونی جو تو نے مکے میں برکت کی ہے ف حضرت ابراہیم نے
۲۱۸۹ مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطنی فیض ہے ق ابو ہریرۃؓ اللھم اجعل
رزق آل محمد قوتا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی محمد کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر ف
یعنی اتنی روزی دے جسمیں حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہو اسواسطے کہ کشایش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ
حاصل نہیں ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات میں ایسا ہی حال رہا اور حضرت کے بعد حضرت کی بیبیاں اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے
شمائل ترمذی میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت کے انتقال تک حضرت کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہیں بھرا اور اوسی
کتاب میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت اور حضرت کی بیبیاں دو دو تین تین رات سوے رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور اوسی
کتاب میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن میں دونوں وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونوں وقت گوشت کھایا خ

وقت مین لاکھون بلکہ کرورون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہین ہوگئے ہان یہ البتہ ہی کہ اس امت مین آپس کا اختلاف اور شر و فساد اور غارتگری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین یہ حال ظاہر ہی

الباب الثانی عشر فی جوامع الادعیة

بارہوین باب مین حضرت کی دعائین ہین جو ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل یہی ہی کہ حضرت کی دعائین یاد کر کے عمل مین لاوے اسواسطے کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا نکی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر گذری بلاشک بابرکت اور مقبول ہی تو ہوتے حضرت کی دعاؤن کے کیا ضرور کہ اور دعاؤن کو سیکھے

۲۱۸۰ ق عائشة اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشفاء الا شفاؤک شفاء لایغادر سقما کان اذا اشتکی انسان مسحه بیمینه ثم قال بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سختی کو لیجا ای آدمیون کے پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی ہی صحت نہین بدون تیری صحت کے ایسی شفا دے جو بیماری کو نچھوڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اوسکو اپنے داہنے ہاتھ سے سہلاتے پھر یہ دعا اذہب سے سقما تک فرماتے

۲۱۸۱ خ انس الحمد لله الذی انقذه من النار قاله عند اسلام غلام یهودی عند مماته وکان یخدمه بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے اوسکو دوزخ سے بچایا یہ حضرت نے یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہوتے فرمایا اور وہ لڑکا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ف ایک یہودی لڑکا حضرت کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت اوسکے دیکھنے کو گئے اور اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا اوسنے اپنے باپ کی طرف دیکھا اوسکے باپ نے کہا کہ ابو القاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہوگیا تب حضرت نے اسطرح شکر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر سے خدمت لینا درست ہی اور کافر کی عیادت جائز ہی اور مرض الموت مین مسلمان ہونا مقبول ہی بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے نہ آگیا ہو

۲۱۸۲ خ ابی امامة الحمد لله کثیرا طیبا مبارکا فیه غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنه ربنا کان یقول اذا رفع مائدته بخاری مین ابو امامہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہی بہت سا ستھرا بابرکت شکر نہ ایسا شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اوسکی کچھ حاجت نرہے ای ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہی یہ حضرت دعا کرتے تھے جب اونکا دسترخوان اوٹھایا جاتا تھا یعنی کھانے کے بعد یہ دعا سنت ہی

۲۱۸۳ م ابن عمر الله اکبر الله اکبر الله اکبر سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللهم انا نسئلک فی سفرنا هذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللهم هون علینا سفرنا هذا واطو عنا بعده اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل اللهم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبة المنظر وسوء المنقلب فی المال والاهل ورواه عبد الله بن سرجس ایضا وزاد الحور بعد الکور ودعوة المظلوم مسلم مین عبد الله بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہی جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کردیا اور ہم اسکو قابو مین نکرسکتے اور ہم ہر حال مین اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہین الٰہی ہم اپنے اس سفر مین نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھسے مانگتے ہین اور وہ کام چاہتے ہین جسمین تو راضی ہوجاوے الٰہی ہمپر اس سفر کو آسان کردے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ ڈال یعنی جلدی سے سفر کٹ جاوے الٰہی تو سفر مین تو ساتھی ہی اور گھر بار کا خلیفہ ہی یعنی نگہبان الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی اور بدشکلی سے

۲۱۹۷ حضرت سے التماس کی حضرت نے کمال رقت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہو گئی ہ علی و عائشۃ اللھم اعوذ برضاک من سخطک
وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک مسلم عن
علی مرتضیٰ و حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری رضامندی کے سبب تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے
سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون تجھسے یعنی تیرے قہر سے مین تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہین سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ذات کی
خود تعریف کی ف مصابیح مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک رات مینے حضرت کو بستر پر نپایا سو مین تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ
۲۱۹۸ حضرت کے تلوون پر پڑا اور حضرت سجدے مین دعا کرتے تھے ہ ابن عباس اللھم اعوذ بعزتک لا الٰہ الا انت ان
تضلنی انت الحی الذی لا یموت والجن والانس یموتون مسلم عن عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی
مین پناہ مانگتا ہون بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے اس سے پناہ مانگتا ہون کہ تو مجھکو گمراہ اور ضائع کر ڈالے تو ویسا زندہ ہے
۲۱۹۹ جسکو کبھی موت نہین اور جن اور آدمی مر جاوینگے ق انس اللھم اغثنا اللھم اغثنا اللھم اغثنا قالہ فی
الاستسقاء بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہمپر مینہ کو برسا الٰہی ہمپر مینہ کو برسا الٰہی
ہمکو پانی دے یہ حضرت نے پانی کی طلب مین دعا کی ف ایکبار حضرت کے وقت مین قحط پڑا حضرت منبر پر جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا
اوسنے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور لڑکے بالے بھوکون مرتے ہین دعا کیجیے خدا پانی برساوے تب حضرت نے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا کی تین بار اور آسمان پہ
کہین بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پہاڑ کے نیچے سے بادل اوٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگتا تار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ آیا
حضرت دوسرے جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوئے اور راہین بند ہو گئین دعا کیجیے
کہ خدا مینہ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اوٹھائے اور یون دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہمپر اب نہ برسے الٰہی ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون
مین اور جنگل کے درختون مین مینہ برسے تو مدینے کے اوپر سے بادل ٹل گیا ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہو گیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا
۲۲۰۰ ہ ام سلمۃ اللھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین
واغفر لنا ولہ یا رب العالمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
الٰہی بخشدے ابی سلمہ کو اور اوسکا ہدایت والون مین درجہ بلند کر اور اوسکے بعد باقی رہے لوگون مین خلیفہ ہو یعنی اونکا حافظ اور نگہبان
رہ اور بخشدے ہمکو اور اوسکو اے رب العالمین اور اوسکی قبر کو کشادہ کر اور اوسمین روشنی کر دے ف ابو سلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے
۲۲۰۱ خاوند تھے جب وہ مر گئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے اونکے واسطے یہ دعا کی ہ عائشۃ اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد مسلم مین
حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بقیع الغرقد والے مردون کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہے
۲۲۰۲ اس دعا مین بشارت ہے مغفرت کی اونکو جو مدینے مین مر کر وہان گڑے ق ابو موسیٰ اللھم اغفر لعبید ابی عامر اللھم
اجعلہ یوم القیمۃ فوق کثیر من خلقک او من الناس قال ابو موسیٰ فقلت ولی یا رسول اللہ فقال
اللھم اغفر لعبد اللہ بن قیس ذنبہ وادخلہ یوم القیمۃ مدخلا کریما بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخشدے ابی عامر کو جسکا عبید نام ہے الٰہی قیامت کے دن اوسکو اپنی اکثر خلق سے یا یون فرمایا کہ اکثر لوگون سے اونچا کر ابو موسیٰ
نے کہا مینے کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی عبد اللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اوسکو عزت والے مقام مین

۲۱۹۰ ابن عباسؓ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ نُوْرًا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دل مین روشنی کر اور میرے کان مین روشنی اور میری آنکھہ مین روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائین سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجکو سراپا نور **ف** روشنی سے مراد حق بات ہی جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہی تو مطلب کہ میرے دل اور اعضا کو حق مین مصروف رکھہ بلکہ شش جہت سے مجکو حق گھیر لے تا باطل کسی طرف سے دخل نپاوے

۲۱۹۱ عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا يَعْنِيْ عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ **قاله** حِيْنَ تَهَجَّدَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَسَمِعَ صَوْتَهُ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ بخاری مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی عباد پر رحم کر یعنی عباد بن بشر پر یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت نے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑھی **ف** اس حدیث مین ترغیب ہی تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد مین تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہی

۲۱۹۲ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مینے اپنی جان تجکو سونپی اور مونہہ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھہ تیری طرف جمائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہہ ہی نہ بچاؤ کا مکان ہی مگر تیرے ہی طرف الٰہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تونے اوتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تونے بھیجا **ف** حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مر گیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی

۲۱۹۳ **ہ** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے **ف** سعد نہایت بیمار تھے حضرت اونکی عیادت کو تشریف لیگئے تب یہ دعا کی پھر اونکو صحت حاصل ہوئی

۲۱۹۴ **ہ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہی اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری روزی اور زندگی ہی اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہی اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب **ف** یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہی

۲۱۹۵ **ہ** اَلْمِقْدَادُ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ مسلم مین مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اوسکو جو مجکو کھلاوے اور پلا اوسکو جو مجکو پلاوے **ف** جب کسیکی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے

۲۱۹۶ **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میری اوپر مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سات برس کا **ف** جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تا کہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہوں اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اونھون نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو

مجھسے زیادہ تر واقف ہی اور بخش دے میری بیہودگی اور میرے گناہ کی کوشش کو اور میری بھول چوک کو اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہی ف ہر چند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولی کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے یا تنا قرب یا دوام تا ضرورت یا مثل مشہور ہی کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی بندگی کے یہی معنی ہیں کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو اپنا گناہ بیٹا

۲۲۰۷ اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہوا اقرار کیا کرے ھ ابو ھریرۃ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے میرے سب گناہوں کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا اول ہو خواہ پچھلا ظاہر ہو خواہ چھپا ف مصابیح میں انس سے روایت ہی کہ حضرت اس دعا کو سجدہ میں پڑھتے تھے

۲۲۰۸ ق عائشۃ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاَلْحِقْنِي بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى دعایہ عند وفاتہ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجھپر اور ملادے مجکو بلند رتبہ رفیقوں میں حضرت نے اپنی موت کے وقت دعا کی ف رفیق اعلی سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ رفیق اعلی سے مراد خدا ہی

۲۲۰۹ ق ام سلیم بنت ملحان اَللّٰھُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ دعایہ لانس بن مالک بخاری اور مسلم میں ام سلیم بنت ملحان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بہتایت دے اوسکے مال اور اوسکی اولاد میں اور اوسکے لیے برکت کر جو تونے اوسکو دیا یہ حضرت نے انس بن مالک کے واسطے دعا کی ف انس بن مالک حضرت کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ اونکی ماں یعنی ام سلیم نے اونکو حضرت کی خدمت میں یا مصابیح میں روایت ہی کہ ام سلیم نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا کی بعضی روایت میں ان ہی کہ حضرت اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایکروز حضرت بھول گئے انس نے اوسکو بھر دیا جب حضرت نے اوسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے یہ بھرا ہی معلوم ہوا کہ انس نے تو حضرت نے اونکی عمر درازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایکسو تین برس تک زندہ رہے اور ایکسو تیس لڑکے اونکے پیدا ہوئے اور بصرہ میں اونکے کھجور کے باغ سال میں دو بار پھلتے تھے اور اونکی بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہیں

۲۲۱۰ ق عائشۃ اَللّٰھُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں عالی رتبہ رفیقوں کی صحبت مانگتا ہوں ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت حالت صحت میں فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہیں آتی جب حضرت کو مرض الموت میں غش سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کے یہ دعا کی اوسوقت میں نے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا اسکے بعد حضرت نے کوئی کلام نکیا

۲۲۱۱ ھ عائشۃ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہی تو ہر عیب اور مکروہات سے سالم ہی اور تیری ہی طرف سے خلق کو سلامتی حاصل ہوتی ہی تو بڑی برکت والا ہی اے جلال اور بڑائی والے ف صحیح روایت اتنی ہی ہی اور یہ جو مشہور ہی کہ بعد منک السلام کے والیک یرجع السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے ہیں سو اسکی حضرت سے صحیح روایت میں کہیں اصل نہیں

۲۲۱۲ ھ علی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّي وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي جَمِيْعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِي لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ كَانَ يَقُوْلُهٗ

ف اذا قام الی الصلوۃ [illegible]

٢١٩٠ ابن عباسؓ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَاَمَامِيْ نُوْرًا وَخَلْفِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا۔ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلٰہی میرے دل مین روشنی کر اور میرے کان مین روشنی اور میری آنکھ مین روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائین سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجھکو سراپا نور **ف** روشنی سے مراد حق بات ہی جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہی تو مطلب کہ میرے دل اور اعضا کو حق مین مصروف رکھ بلکہ شش جہت سے مجھکو حق گھیر لے تا باطل کسی طرف سے دخل نپاوے

٢١٩١ عایشہؓ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا يَعْنِيْ عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ **قالہ** حِيْنَ تَهَجَّدَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَسَمِعَ صَوْتَهٗ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ۔ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا آلٰہی عبّاد پر رحم کر یعنی عبّاد بن بشر پر جبکہ حضرتؐ نے فرمایا جب کہ حضرتؐ نے حضرت عایشہ رضہ کے گھر مین تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑھی **ف** اس حدیث مین ترغیب ہی تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد مین تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہی

٢١٩٢ **ق** البرآء بن عازبؓ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰھُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ۔ بخاری اور مسلم مین برا ابن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا آلٰہی مینے اپنی جان تجکو سونپی اور موںنہہ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجسے نہ کوئی بھاگنے کی جگھہ ہی نہ بچاو کا مکان ہی مگر تیرے ہی طرف آلٰہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تونے اوتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تونے بھیجا **ف** حضرتؐ نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مرگیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی

٢١٩٣ **ھ** سعد بن ابی وقاصؓ اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا۔ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے میرے واسطے دعا کی کہ آلٰہی سعد کو شفا دے آلٰہی سعد کو شفا دے آلٰہی سعد کو شفا دے **ف** سعد نہایت بیمار تھے حضرتؐ اونکی عیادت کو تشریف لیگئے تب دعا کی پھر اونکو صحت حاصل ہوئی

٢١٩٤ **ھ** ابو ہریرہؓ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلٰہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہی اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری گذری اور زندگی ہی اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہی اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب **ف** یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہی

٢١٩٥ **م** المقدادؓ اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ۔ مسلم مین مقداد رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلٰہی کھلا اوسکو جو مجکو کھلاوے اور پلا اوسکو جو مجھکو پلاوے **ف** جب کسیکی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے

٢١٩٦ **ق** ابن مسعودؓ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ۔ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلٰہی میرے اوپر مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سات برس کا **ف** جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرتؐ نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تاکہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہون اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اونھون نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو اور مکے کے
دبے ہوئے زور مسلمانون کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور اون پر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا
ف مکے مین چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب وغیرہ کفار قریش اونکو بہت ستاتے تھے سو حضرت نے
اونکی مخلصی کی دعا کی آخر خدا نے اونکو نجات دی اور مضر ایک عرب مین قوم تھی وے بڑے سخت لوگ تھے اسواسطے حضرت نے اونپر بد دعا کی

٢٢١٥ عمر اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ
الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی کہان ہے وہ
فتح جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین مین تیری بندگی نہوگی ف جنگ بدر مین حضرت نے
دیکھا کہ باسامان ہزار آدمی کا کافرون کا لشکر ہے اور حضرت کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہے تب اضطراب سے یہ دعا کی سو خدا نے قبول کی
حضرت کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہو گئے تو تیری عبادت پھر نہوگی یعنی میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہوگا جو لوگون کو میرے بعد
ہدایت کرے شرک چھڑاوے سو اگر مین اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر کون صورت ہے خالص عبادت ہونے کی حضرت کو زیادہ اضطراب یہی تھا
کہ کہین دین الٰہی مٹ جاوے اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرت نے نیاز کی
اور بے پرواہی کی شان سے ڈرے وہ مالک ہے جو چاہے سو کر ڈالے اوسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہے بندگی اسی کا نام ہے کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی نڈر نہووے
٢٢١٦ اور دوسرا سبب یہ تھا کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اپنی بے سامانی سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اونکو یقین تھا کہ حضرت کی دعا بیشک مقبول ہے خ ابن
عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَهٗ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيْ
رِوَايَةِ اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ قَالَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرا قول قرار تجھکو یاد دلاتا ہون یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہون الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد
تیری بندگی نہو یہ حضرت نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انس کی روایت مین یون ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کرنا تو زمین مین
پھر تیری عبادت نہوگی یہ دعا حضرت نے جنگ احد کے دن فرمائی ف مصابیح مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن خیمے
مین یہ دعا حضرت کرتے تھے تو ابوبکر صدیق نے حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہے آپنے اپنے رب کی التجا میں سب کی
تو حضرت زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافرون کا لشکر بھاگا جاتا ہے اور پیٹھ پھیرتا ہے چنانچہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت م
٢٢١٧ عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهٗ اَوْ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْهُ لَهٗ زَكٰوةً وَّاَجْرًا مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تو بشر ہی ہون سو جس مسلمان کو مین کوسون یا لعنت کرون تو اوس بددعا کو اوسکے واسطے گناہون کی طہارت
اور ثواب کر دیجیو ف یعنی شاید اگر بشریت سے مین کسی مسلمان کو بد دعا کرون تو اوسکے حق مین اثر نکرے بلکہ بد دعا عین دعائے خیر ہو جاوے
٢٢١٨ اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی اپنی امت پر ثابت ہوئی م انس اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ
مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
الٰہی البتہ وے انصار میرے نزدیک اون لوگون مین سے ہین جو بہت پیارے ہین الٰہی وے میرے نزدیک اون لوگون مین سے ہین جو زیادہ تر محبوب ہین الٰہی وے

داخل کر **ف** ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجکو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس مین بھیجا تو ابو عامر کے زانو مین تیر لگا اوسی
زخم سے وہ مر گئے مینے یہ حال حضرت سے بیان کیا اور مینے کہا کہ یا حضرت ابو عامر نے مجھ سے کہا تہا کہ حضرت میری مغفرت کی دعا کرین تب حضرت نے
یہ دعا کی پھر ابو موسی نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسی ہی کا نام عبد الله بن قیس ہی **ق** زید بن ارقم اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ

۲۲۰۳

وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر
انصار کی اور انصار کے بیٹون کی اور انصار کے پوتون کی **ق** ابو ہریرة اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ

۲۲۰۴

وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون
کی صحابہ نے کہا یا رسول الله اور بال کترانے والون کے واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی صحابہ نے کہا یا رسول الله
اور کترانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی صحابہ نے کہا یا رسول الله کترانے والون کے بھی واسطے دعا کیجیے حضرت نے
فرمایا الٰہی کترانے والون کی بھی مغفرت کر **ف** حجة الوداع مین حضرت کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر صحابہ کے ساتھ قربانی نتھی جب حضرت
مکے مین پہونچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈائے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھکے
حج کرے اور حضرت نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نتھی اونمین سے بعضون نے تو موجب حکم کے اپنے سر منڈائے
اور بعضون نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کترائے سر نہ منڈائے اسلیے یہ سمجھے کہ بدون حج کیے ہوئے کیا سر منڈاوین حضرت کو یہ بات پسند نہ آئی کہ انھون نے
حکم بجا لانے مین تامل کیا سو اسواسطے تین بار منڈانے والون ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے والون کے واسطے نکی آخر ش کو تیسری بار رحمت نے جوش کیا
کترانے والون کو بھی مغفرت کی دعا مین شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج مین سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہی **ھ** عوف بن مالك الاشجعي

۲۲۰۵

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ
وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا
خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
قَالَهٗ حِيْنَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ مسلم مین عوف بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو بخش اور اوسپر رحم کر
اور اوسکو عافیت اور آرام دے اور اوسکا گناہ معاف کر اور اوسکی عزت سے مہمانی کر اور اوسکے پیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اوسکو
دھو پانی سے اور برف سے اور اولے سے یعنی اوسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اوسکو صاف کر ڈال گناہون سے جیسے تو سفید کپڑے کو
میل سے چھانٹتا ہی اور بدل دے اوسکو گھر اوسکے گھر سے بہتر اور علاقے دار لوگ اوسکے علاقے دار لوگون سے بہتر اور جورو بدل دے اوسکی جورو سے بہتر
اور ڈالدے اوسکو بہشت مین اور بچا دے اوسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی
ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اوس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجکو تمنا ہوئی کہ کاش مین بجائے
اس میت کے ہوتا **ق** ابو موسی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ

۲۲۰۶

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش دے میری چوک کو اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنے حال مین ہوئی ہو اور بخش دے اوس چیز کو جسکو تو

حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون بری اور نکمی زیست سے اور پناہ مانگتا ہون دجال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے ف نکمی عمر یعنی پیری ہے اسواسطے پناہ مانگی کہ اوس وقت آدمی کے ہاتھ پانون کہے مین نہین ہوتے نہ عقل ٹھکانے رہتی ہے تو گویا آدمی دیوار بن جاتا ہے

۲۲۲۵ ق انس اللّٰھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث کان یقوله اذا دخل الخلاء بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون بھوتون اور بھوتنیون کے شر سے یہ دعا حضرت پاخانے مین داخل ہوتے فرماتے ف پاخانے مین خدا کا نام مذکور نہین ہوتا اسواسطے شیطان وہان رہتے ہین اس سبب سے حضرت نے یہ دعا کی

۲۲۲۶ ق ابو سعید انس اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والبخل والجبن وضلع الدین وغلبة الرجال بخاری اور مسلم مین ابو سعید اور انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مردون کے غلبے سے ف مردون کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلون سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردون پر غالب ہو

۲۲۲۷ ہ ابن عمر اللھم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاءة نقمتک وجمیع سخطک مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کامون سے

۲۲۲۸ ہ عایشة اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنة المسیح الدجال واعوذ بک من فتنة المحیا والممات اللھم انی اعوذ بک من المأثم والمغرم مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنے سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ اور تاوان سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اوس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا

ہ عایشة اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل صحیح مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یا اللہ مین پناہ لیتا ہون تیرے ساتھ بدی سے اوسکی جو مینے کیا اور بدی سے اوسکی جو مینے نہین کیا

۲۲۲۹ ہ انس اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع وقلب لا یخشع ودعاء لا یسمع ونفس لا تشبع مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اوس علم سے جو فائدہ نکرے اور اوس دل سے جو تیرے حضور مین نہ جھکے اور اوس دعا سے جو نہ سنی جاوے یعنی قبول نہو اور اوس جی سے جسکو آسودگی نہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نکرے ف علم غیر نافع یعنی علم بیکار اور جسکی شرع مین اجازت نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت مین کام نہ آوے بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہے جو دنیا مین یا آخرت مین یا دونون مین فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب مین اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق مین اور دنیا اور آخرت دونون کا فائدہ شریعت کے علوم مین اور جو علم کہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت مین زیادہ دخل پیدا کرنا

۲۲۳۰ ہ عایشة انی اعوذ بک من فتنة النار وعذاب النار وفتنة القبر وعذاب القبر ومن شر فتنة الغنی ومن شر فتنة الفقر واعوذ بک من شر فتنة المسیح الدجال مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مالداری کے فتنے کی برائی سے اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے ف مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور

بعد قوله وجهت وجهي وإذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك آمنت ولك أسلمت خشع لك سمعي
وبصري ومخي وعظمي وعصبي فإذا رفع رأسه قال ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الأرض
وما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد فإذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك آمنت ولك
أسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره فتبارك الله أحسن الخالقين ثم
يكون من آخر ما يقول بين التشهد والتسليم اللهم اغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أسررت
وما أعلنت وما أسرفت وما أنت أعلم به مني أنت المقدم وأنت المؤخر لا إله إلا أنت مسلم عن
علی مرتضی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہے کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے تیرے تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے زیادتی کی
اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو میرے سب گناہوں کو بخش دے نہیں بخشتا گناہوں کو سوائے تیرے اور ہدایت کر مجھکو بہتر خوئوں میں نہیں ہدایت کرتا
بہتر خوئوں کی سوائے تیرے اور ہٹا دے مجھسے بری خوئوں کو نہیں ہٹاتا بری خوئوں کو سوائے تیرے بار بار تیری خدمت میں حاضر ہوں اور نیکی بالکل
تیرے ہاتھوں میں ہے اور بدی تیری طرف نہیں میں تجھسے قائم ہوں اور تیری ہی طرف پھر آنے والا ہوں تو بڑی برکت والا ہے اور سب سے اونچا تجھسے
مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اس دعا کو حضرت بعد وجہت وجہی کے پڑھتے تھے یعنی اللہم سے اتوب الیک تک اور جب حضرت
رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللہم سے عصبی تک یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے میں نے رکوع کیا یعنی جھکا اور تیرا میں ایمان لایا اور تیرا ہی میں
تابعدار ہو گیا جھک پڑے تیرے لیے میرے کان اور آنکھ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرت رکوع سے سر اوٹھاتے تھے تو اس دعا کو
ربنا سے من شیء بعد تک پڑھتے تھے یعنی اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہے آسمانوں کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہے اوسکے
برابر اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش ہو اوسکے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللہم سے احسن الخالقین تک پڑھتے تھے
یعنی الٰہی میں نے تیرا سجدہ کیا اور تیرا میں ایمان لایا اور تیرا میں تابعدار ہو گیا سجدہ کیا میرے چہرے نے اوسکو جسنے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی
صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ چیری خدا بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے بہتر پھر نماز میں اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات
اور سلام پھیرنے کے درمیان اللہم سے الا انت تک فرماتے تھے یعنی الٰہی بخش دے میرے لیے جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو میں نے چھپایا اور
جو میں نے کھولا اور جو میں نے زیادتی کی اور اوسکو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر دانا ہے تو آگے کرتا ہے جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے
تیرے سوائے کوئی بندگی کے لائق نہیں ف یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہیں یعنی بد کام سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی یا یہ مطلب کہ
ہر چند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہی ہے لیکن بندگی کا ادب ہے کہ بدی کو اوسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیے جیسے دعا میں یا خالق الشر یا خالق الکلب
والخنزیر نہیں لاتے اور حال آنکہ ان سب کا خالق وہی ہے حنفی مذہب میں یہ دعائیں نفل نماز میں کرے نہ فرض میں

٢٢١٣ ھ ابن عمر اللهم أنت
خلقت نفسي وأنت توفاها لك مماتها ومحياها إن أحييتها فاحفظها وإن أمتها فاغفر لها اللهم
أسألك العافية أمر به رجلا أن يقوله إذا أخذ مضجعه مسلم عن عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو نے
میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اوسکو مار یگا تیرے ہی واسطے اوسکی زندگی اور موت ہے اگر تو نے اوسکو زندہ رکھا تو اوسکو اپنی امان میں رکھ
اور اگر اوسکو مارا تو اوسکو بخش دیجیو الٰہی میں تجھسے عافیت اور صحت مانگتا ہوں یہ دعا حضرت نے ایک مرد کو بتلائی کہ جب لیٹا کرے تو اسکو
پڑھا کرے

٢٢١٤ ق أبو هريرة اللهم أنج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش بن أبي ربيعة

٢٢٣٤ ق ابو هريرة اللهم اهد دوسا وائت بهم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دوس
کی قوم کو ہدایت کر اور انکو میرے پاس لے آ ف دوس ایک قوم تھی یمن میں ابو ہریرہ اوسی قوم سے تھے حضرت نے ابو ہریرہ کی خاطر سے
٢٢٣٥ یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہوکر حضرت کی خدمت میں آئی ه علي اللهم اهدني وسددني وفي رواية
اللهم اني اسألك الهدى والسداد واذكر بالهدى هدايتك الطريق وبالسداد سداد السهم
علمه اياه مسلم میں علی مرتضیٰ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مجھکو ہدایت کر اور سیدھا کر دے اور ایک روایت یوں ہے کہ الٰہی میں تجھسے
ہدایت اور راستی مانگتا ہوں اور اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر یعنی جیسے کہ میں چلنا منظور ہوتا
ہے تو سیدھے اوسی طرف چلتے ہیں داہنے بائیں نہیں جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے راہ درست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہونچا دے
شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نکرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانے پر
پہونچتا ہے داہنے بائیں نہیں جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل میں راستی کا خیال چاہیے کہ باطل دخل نپاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی
٢٢٣٦ غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہو جاوے ه سعد بن ابي وقاص اللهم بارك لاهل المدينة في مدهم من اراد اهلها
بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت دے مدینے کے لوگوں کو
انکے مد میں جو مدینے سے برائی کا ارادہ کرے خدا اوسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی میں گلتا ہے ف مد پیمانہ ہے صاع کی چوتھائی تخمیناً بقدر
٢٢٣٧ تین پاؤ کے ه ابو هريرة اللهم بارك لنا في ثمرنا وبارك لنا في مدينتنا وبارك لنا في صاعنا وبارك لنا
في مدنا اللهم ان ابراهيم عليه السلام عبدك وخليلك ونبيك واني عبدك ونبيك وانه دعاك
لمكة واني ادعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة ومثله معه **كان يقوله** اذا اخذ اول الثمر
ثم يدعو اصغر وليد له فيعطيه ذلك الثمر مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو برکت دے ہمارے
پھل میں اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے میں اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع میں اور برکت دے ہمکو ہمارے مد میں الٰہی مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ
اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہے اور مقرر میں تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہوں اور البتہ اوس نے تجھسے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور میں تجھسے مدینے کے واسطے
دعا کرتا ہوں مثل اوسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور اوسکے برابر ساتھ اوسکے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے میں چاہتا ہوں
حضرت یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل آتے تھے اور اپنے ہاں بیت چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اوسکو وہ پھل دیتے ف صاع اور مد کی برکت سے
مراد اناج کی برکت ہے حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلوں کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہاں اناج نہیں ہوتا تھا اور حضرت نے مدینے کے پھل
اور اناج دونوں کی دعا کی اسواسطے کہ وہاں دونوں چیزیں ہوتی ہیں سنت یہ ہے کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا
٢٢٣٨ مناسب ہے ه ابن عمر اللهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك لنا في يمننا بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے شام میں الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے یمن میں ف پوری روایت یوں ہے کہ لوگوں نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے
برکت کی دعا کیجیے حضرت نے دوبار جواب نہ دیا تیسری بار فرمایا کہ وہیں تو زلزلے اور فساد ہیں اور وہیں سے شیطان کا سینگ یعنی سورج نکلتا ہے
شام کا ملک مدینے کے اُتر کی طرف ہے اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف ہے شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا
٢٢٣٩ کہ وہ پیغمبروں کی زمین ہے اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہے اور تہامہ یمن سے متعلق ہے ه عبد الله بن بسر

۲۲۱۹ میرے نزدیک اون آدمیون مین سے ہین جو نہایت پیارے ہین یہ حضرت نے انصار کے حق مین تین بار فرمایا **خ** ابن عمر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ **قاله** مَرَّتَیْنِ مُنْصَرَفَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ مِنْ بَنِیْ جَذِیْمَۃَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہون خالد کے کرتب سے یہ حضرت نے دو بار فرمایا جس وقت خالد بن ولید قوم بنی جذیمہ سے پلٹے **ف** عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے خالد کو بنی جذیمہ کی قوم پر بھیجا اونکے مسلمان کرنے کو سو خالد نے اونکو اسلام کی دعوت کی تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے اونھون نے یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان ہوئے اسواسطے کہ کافر مسلمانون کو بے دین کہتے تھے سو خالد نے اونکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا تاکہ قتل کرے تو مینے کہا واللہ کہ مین اپنے قیدی کو نہ قتل کرونگا اور نکوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خالد سے قصور ہوا کہ یہ مطلب نہ سمجھے اونکو مارا آلہی مین اسمین شریک نہین معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہی اگر خلاف مقصود غلطی سے یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین **شعر** ما درون را بنگریم و حال را ❊ نی برون را بنگریم و قال را ❊ اور خالد کی طرف سے یہ عذر ممکن ہی کہ اونکو حکم تھا کہ اگر وے اسلام نہ لاوین تو قتل کرو سو اونھون نے اسلام کو صاف نہین ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم نے دین ہوئے اسمین یہ مطلب بھی ممکن ہی کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے واللہ اعلم

۲۲۲۰ **ق** ابو ھریرۃ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ یَعْنِی الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی مین اوسکو چاہتا ہون یعنی حسن بن علی کو سو تو بھی اوسکو چاہ اور اوسکو چاہ جو اوسکو چاہے **ف** حضرت نے ایکبار امام حسن کو اپنی گود مین لیکر اونکو چوما پھر یہ دعا کی

۲۲۲۱ **خ** اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَیُرْوٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَرْحَمُھُمَا فَارْحَمْھُمَا یَعْنِی الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بخاری مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی مین حسن اور حسین کو چاہتا ہون سو تو بھی اونکو چاہ اور دوسری روایت مین ہی کہ آلہی مین مقرر ان دونون پر رحم کرتا ہون سو تو بھی ان پر رحم کر **ف** ان دونون حدیثون مین حسنین کی بڑی عمدہ فضیلت ہی کہ حضرت نے اونکی محبت اور اونکے محب کی محبت کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت سے مراد ترحم اور کمال رحمت ہی

۲۲۲۲ **م** عایشۃ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا عَصَفَتِ الرِّیْحُ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی مین تجھسے اسکی بھلائی اور اوسکے اندر کی بھلائی اور جس واسطے یہ آندھی بھیجی گئی اوسکی بھلائی مانگتا ہون اور اوسکی برائی اور اوسکے اندر کی برائی اور جس واسطے یہ بھیجی گئی ہی اوسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون یہ دعا حضرت کرتے تھے جب سخت ہوا چلتی تھی

۲۲۲۳ **م** ابن مسعود اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی مین تجھسے ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی بے پرواہی مانگتا ہون **ف** عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنی بے شرع کی اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نکرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہین جیسے سخاوت اور حیا

۲۲۲۴ **خ** سعد بن ابی وقاص اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بخاری مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ

اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ
فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے آسمانوں کے رب اور اے زمین کے رب اے بڑے عرش کے رب ہمارا رب اور ہر چیز کا رب اگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیرنے اور
اوتارنے والا توریت اور انجیل اور قرآن کا میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہے یعنی ہر چیز
تیرے قابو میں ہی الٰہی تو ہی پہلا ہی تو کوئی چیز تجھسے پہلے نہیں اور تو ہی پچھلا ہی تو کوئی چیز تیرے بعد نہیں اور تو ہی کھلا ہی تو کوئی چیز تجھسے بڑھکے
کھلی نہیں اور تو ہی چھپا ہی تو کوئی چیز تجھسے بڑھکے پوشیدہ تر نہیں ادا کر ہم سے قرض کو اور بچا دے ہمکو محتاجی سے ف دانہ اور گٹھلی جسکے
وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہی اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہی اور نیچے سے جڑتلے کو گھستے ہی یہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہی یعنی نہ اوسکی
ابتدا ہی نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہی اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہی خدا ظاہر ہی اپنی قدرت کی نشانیوں سے کہ تمام عالم اوسکا
قائل ہی عالم ہو یا جاہل اور باطن ہی اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اوسمین پریشان ہی جیسے نادان اوسمین حیران ہی اوس سے زیادہ تر دانا
سرگردان ہی م عائشۃ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ
تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے
رب اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے اے چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں جھگڑا فیصل کریگا جسمین وے پھوٹ ہیں کر رہے
ہیں اپنے حکم سے مجکو حق دین کی ہدایت کر جسمین اختلاف پڑا ہی مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی سیدھی راہ کی طرف ق ابن عباس
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ
وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ
اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ
فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَيُرْوٰى بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ
اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ
یتھجد بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب تجھی کو حمد ہی تو ہی آسمانوں اور زمین کا تھامنے والا
ہی اور جو انکے درمیان ہی اور تجھی کو شکر ہی تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو انکے درمیان ہیں والوں کی رونق ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو ہی آسمانوں
اور زمین اور جو انکے درمیان ہیں والوں کا بادشاہ ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو سچ ہی اور تیرا وعدہ سچ ہی اور تیرا ملنا سچ ہی اور تیرا قول حق ہی
اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور پیغمبر حق ہیں اور محمد حق ہی اور قیامت حق ہی یعنی یہ سب چیزیں سچ ہیں انمین کچھ شک نہیں
الٰہی میں تیرا تابعدار ہوا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر میں نے بھروسا کیا اور تیری طرف میں نے رجوع کی اور تیری مدد سے میں جھگڑتا ہوں اور
تیرے ہی طرف میں جھگڑا رجوع کرتا ہوں تو فیصل کرے سو بخش دے مجکو جو کچھ میں نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جسکو میں نے چھپایا اور جو ظاہر کیا
اور بعد اسکے روایت ہی کہ یہ فرماتے تھے اور اوس گناہ کو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہی تو ہی آگے کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور تو ہی

۳۳۴۶

۳۳۴۷

علمی ابی حمزہ نسخہ

اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالدارون پر حسد کرنا اور اونکے مال مین طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب مین حرام کامون کو اختیار کرنا ق ابو بکر اَللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مینے اپنی جان پر ستم کیا بہت ستم اور گناہون کو نہین بخشتا ہی کوئی سوا تیرے پس بخش دے مجکو اپنے پاس کی مغفرت سے اور مجھپر رحم کر البتہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہی ف صدیق اکبر سے روایت ہی کہ مینے کہا کہ یا حضرت مجکو کوئی دعا بتلائیے جسکو مین اپنی نماز مین پڑھا کرون سو حضرت نے مجکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اسکو پڑھنا چاہیے

۲۲۳۱

ھ البراء بن عازب اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَوَّلُ مَنْ اَحْيَا اَمْرَكَ اِذْ اَمَاتُوهُ

۲۲۳۲

قاله حِينَ مُرَّ عَلَيْهِ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُودٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پہلا شخص ہون جسنے تیرے حکم کو جلایا جب وے اوسکو مار چکے تھے یعنی جس وقت مین کہ یہود نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تھا سو اول مجھی سے اوسکی رواج ہوئی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت کے سامنے کوڑون سے مارا ہوا روسیاہ یہودی نکلا پھر حضرت نے اوسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا ف حضرت کے سامنے کالا مونہہ یہودی جسپر کوڑون کی مار پڑی تھی نکلا حضرت نے یہودیون سے پوچھا کہ تمھاری کتاب مین حرام کاری کی یہی حد اور یہی سزا ہی یہودیون نے کہا ہان یہی حکم ہی پھر حضرت نے اونکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور اوس سے فرمایا کہ مین تجکو اوس خدا کی قسم دلاتا ہون جسنے موسیٰ پر توریت اوتاری کیا تمھاری کتاب مین زانی کی یہی سزا ہی کہ کوڑے مارئیے اور کالا مونہہ کر دیجیے اوسنے کہا نہین سزا نہین اگر تو مجکو ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو مین ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا توریت مین سنگساری ہی لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگون مین کثرت ہوئی تو اول ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم رئیس اور شریف کو اگر حرام کاری مین پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو پکڑتے تو اوسکو سنگسار کرتے پھر ہمنے آپس مین صلاح کی کہ آؤ ایک چیز مقرر کر لیوین کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کرین تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑون کی مار اور مونہہ کالا کر دینا ہوا کرے پھر یہودیون نے حضرت سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہ حضرت نے اونکی بات پر کچھ دھیان نکیا اور اوسکو سنگسار کروایا پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یون ہی کہ جب یہودیون نے سنگساری کے حکم کی انکار کی تو عبد اللہ بن سلام نے حضرت سے کہا کہ توریت مین سنگساری کا حکم ہی پھر توریت منگوائی تو یہودیون نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھدیا عبد اللہ بن سلام نے اونکا ہاتھ اوٹھا کر اوس آیت کو پڑھدیا پھر حضرت نے اوسکو سنگسار کروایا ھ ابو ھریرۃ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ

۲۲۳۳

عُبَيْدَكَ هٰذَا وَاُمَّهُ اِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِينَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابو ہریرہ کی ماکو الٰہی اپنے اس بندے کو اور اوسکی ماکو پیارا کر دے اپنے ایماندار بندون کے نزدیک اور ایمانداروں کو ان دونون کے نزدیک پیارا کر دے ف مصابیح مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ میری ما مشرک تھی مین اوس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہو جا سو اوسنے ایکبار حضرت کے حق مین ایسی بے ادبی کی کہ مجکو نہایت بری معلوم ہوئی سو مین حضرت کی خدمت مین روتا آیا اور مینے کہا کہ یا حضرت میری ماکے واسطے دعا کیجیے کہ خدا اوسکو ہدایت کرے تب حضرت نے یہ دعا کی تو مین حضرت کی اس دعا سے خوشی ہوکر نکلا جب مین اپنے گھر کے دروازے پر پہنچا اور میری ما نے میرے جوتے کی چاپ سنی تو کہا ای ابو ہریرہ کھڑا رہ اور مینے پانی کی آواز سنی سو اوسنے غسل کر کے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور یون کہا کہ ای ابو ہریرہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو مین خوشی کے مارے روتا ہوا حضرت کی خدمت مین پلٹ گیا اور یہ حال کہا تو حضرت نے الحمد للہ کہہ کے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا یہ حدیث معجزہ ہی کہ فوراً حضرت کی دعا قبول ہو گئی

ابو جہل اور کفار قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت سجدہ مین گئے تو او ن ناپاکون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی پیٹھ پر دونون شانون کے درمیان رکھ دی اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہین فلانے نے کی اور حضرت اوسی طرح سجدہ مین رہے فاطمہ زہرا نے جب یہ سنا تو گھبرائی ہوئی آئین آکر حضرت کی پیٹھ سے اوسکو اوتارا تب حضرت نے اونکو یہ بد دعا دی اور ابو جہل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے موذیون کا مفصل نام لیا چنانچہ وے لوگ جنگ بدر مین مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن امیّہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہو کر مکے مین جا کر مر گیا اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ساتوان شخص عمارہ بن ولید ہی یہ بات خوب نہین بنتی اسواسطے کہ کہتے ہین عمارہ کی موت

۲۲۵۳ حبش کے ملک مین ہوئی واللہ اعلم **ق** ابن عباس اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ زَادَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَّعَلِّمْهُ التَّاْوِيْلَ **دعا بہ**[1] لَمَّا وَضَعَ لَهٗ وَضُوْءًا[2] بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی اوسکو دین مین فہم اور سمجھ دے ابو مسعود محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اوسکو قرآن اور حدیث کا ارتھ سکھا دے یہ دعا حضرت نے عبد اللہ بن عباس کے واسطے کی جب اونھون نے حضرت کے واسطے وضو کرنے کا پانی رکھ دیا **ف** اسی دعا کی برکت سے عبد اللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر

۲۲۵۴ اونھین سے روایت ہی ابو مسعود اوس محدث کا نام ہی جسنے مستدرک کتاب جمع کی **ق** انس اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو **ف** جنگ خندق مین مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا یعنی ہمنے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہینگے تب حضرت نے اونکے جواب مین

۲۲۵۵ یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہین زندگی ہی آخرت کی تو آلہی انکی مغفرت کر تو وہان کی زندگی کا لطف اوٹھاوین **م** عبد اللہ بن عمرو اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

۲۲۵۶ فرمایا کہ آلہی ای دلون کے پھیرنے والے پھیر دے ہمارے دلون کو اپنی طاعت پر **ق** عبد اللہ بن ابی اوفی اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ **دعا بہ** عَلَى الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی ای اوتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنے والے بھگا دے کفار کے گروہون کو آلہی انکو شکست دے اور اونکو ڈگا دے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہون پر کی **ف** جنگ خندق اور جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے

۲۲۵۷ نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ گئے **م** عائشۃ اَللّٰهُمَّ مَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر اونپر سختی ڈالے تو اوسپر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر اونسے نرمی کرے تو آلہی تو بھی اوسپر نرمی کر **ف** مسلمانون کے حاکم کو لازم ہی کہ ظلم نکرے تنگ نہ پکڑے حضرت کی اس دعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اوس سے نرمی کرے

۲۲۵۸ **م** جابر اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ يَعْنِيْ رَجُلًا مِّنْ دَوْسٍ هَاجَرَ مَعَ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَاجْتَوَى الْمَدِيْنَةَ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَمَاتَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی اور اوسکے دونون ہاتھون کو بھی بخش دے یعنی اوس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ مدینے مین ہجرت کر آیا تھا سو وہان کی ہوا اوسکو ناموافق پڑی تو اوسنے چوڑی کا نسیون سے اپنی اونگلیون کے درمیان والے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مر گیا **ف** مصابیح مین

[1] صیلے بالفتح آبیکہ بان فروسازند ۱۲
[2] مصلے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ **دعا بہ لابیہ** بشر مسلم میں عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا الٰہی برکت کر اونکے واسطے اوسمیں جو تو نے اونکو دیا اور بخش دے اونکو اور رحم کر اونپر یہ دعا حضرت نے عبد اللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا بسر نام ہے
ف عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت اپنی طرف والے آدمی کو دیا
۲۲۴۰ پھر حضرت سوار ہوئے تو میرے باپ نے باگ پکڑ کے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی **خ** البراء بن عازب اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيٰى
وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ **کان یقولہ** اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا
بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ بخاری میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہوں اور تیرے
نام پر مرونگا یہ حضرت دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہے خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد ہمارے مرنے کے
اور اوسی کی طرف ہے اوٹھنا یعنی قیامت میں **ف** نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہیں رہتے ویسے ہی نیند
میں بھی نہیں رہتے پھر اسکے بعد قیامت کا جی اوٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی مثال ہے یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے
۲۲۴۱ ہیں اوسی طرح موت کے بعد قیامت میں زندہ ہونگے **ق** ابو ہریرہ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ
وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی فرق ڈال دے میرے اور میرے گناہوں کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہے مشرق
اور مغرب میں الٰہی چھانٹ ڈال مجکو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہے میل سے الٰہی دھو ڈال میرے گناہوں کو پانی اور برف اور اولے سے یعنی
۲۲۴۲ طرح طرح کی مغفرت کر **ق** جریر اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا **دعا بہ** لہ حِيْنَ شَكٰى اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَا يَثْبُتُ
عَلَى الْخَيْلِ بخاری اور مسلم میں جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اوسکو گھوڑے پر اور کر دے اوسکو ہدایت کرنے والا اور
راہ یاب یہ دعا حضرت نے جریر کے لیے کی جب اوسنے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر نہیں جم سکتا **ف** جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجکو ایک بتخانہ
۲۲۴۳ توڑنے کو بھیجا میں نے کہا کہ میں گھوڑوں پر نہیں ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ ملا پھر یہ دعا کی تو میں سوار ہو گیا **ق** عائشہ
اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ
حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے
کی محبت ہے یا اوس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کر دے مدینے کو یعنی مدینے کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے لیے اوسکے مد اور اوسکے صاع میں
اور لیجا اسکی تپ کو سو ڈال دے اوسکو جحفہ میں **ف** مصابیح میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت مکے سے ہجرت کر کے مدینے میں آئے تو
ابو بکر صدیق اور بلال تپ کے مرض میں بیمار ہوئے اور بلال مکے کے جانے کے اشتیاق میں شعر پڑھنے لگے تو میں نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہ دعا کی آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبا تپ کی رہا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی جحفہ مدینے سے چھ کوس ایک مکان ہے وہاں
۲۲۴۴ یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہاں جاتی رہی **ق** انس اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینھ برسا ہم پر نہ برسے **ف** اسکا قصہ اسی باب میں ہو چکا کہ اول حضرت نے مینھ کی دعا کی
۲۲۴۵ جب سات روز کی جھڑی لگی تب دعا فرمائی **ھ** ابو ہریرہ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ

نہیں سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو تعریف ہی اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی الٰہی میں تجھسے
اس رات کی خیریت اور اسکے بعد دن کی خیریت مانگتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد دن کی برائی سے
الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور پیری کی برائی سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے حضرت
فرماتے تھے شام کے وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے کہ امسینا و امسی الملک للہ کے مقام پر اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ
فرماتے تھے یعنی ہمنے صبح کی اور خدا کی ملک نے صبح کی ھ عَائِشَةُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ۲۲۶۲
قَالَهُ عِنْدَ الذَّبْحِ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہون الٰہی اسکو قبول کر محمد کی
طرف سے اور محمد کے آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے ایک مینڈھا سینگ والا جسکے مونھ اور ہاتھ پانون سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ اے عایشہ چھری لا اور اوسکو تیز کر پھر حضرت نے
چھری لیکر اوسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا ق عَائِشَةُ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا تَشْفِيْ سَقِيْمَنَا بِاِذْنِ ۲۲۶۳
رَبِّنَا كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ بِسَبَّابَتِهٖ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ یہ مٹی ہی ہماری زمین کی لپٹی ہی ہمارے بعضے کے لعاب دہن سے چنگا کریگی
ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اوسکے ریم کا زخم ہوتا یا کہیں گھاؤ ہوتا تو
حضرت زمین پر کلمے کی انگلی لگاتے پھر اوٹھا لیتے اور یہ فرماتے ف لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اسی واسطے
مدینے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہین ق ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ ۲۲۶۴
الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ كَانَ يَقُوْلُهُ عِنْدَ الْكَرْبِ دعائے کرب بمنزلت
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی بندگی کے لائق سوائے خدا کے جو اونچا بڑائی والا صاحب حلم ہی
نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہی نہیں کوئی پرستش کے لائق سوائے خدا کے جو آسمانون اور زمین کا رب ہی اور عزت والے
عرش کا رب ہی حضرت اسکو رنج اور کمال سختی مین فرماتے تھے ق الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۲۲۶۵
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ
ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ كَانَ يَقُوْلُهُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بعد نماز
کہ نہیں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو حمد ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی الٰہی
کوئی روکنے والا نہیں تیری دی ہوئی چیز کو اور کوئی دینے والا نہیں تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے کو اوسکا نصیبہ کچھ نفع نہیں کرتا
اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے ق جَابِرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى ۲۲۶۶
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ قَالَهُ
عَلَى الصَّفَا بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہین خدا کے سوا وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا
شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسیکو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوا وہ اکیلا ہی پورا کیا اوسنے اپنے وعدے
کو اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی اور ہٹا دیا اوسی نے احزاب کو یعنی کافرون کے گروہون کو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا ف جب

پیچھے ذالنا۔ہم جسکو چاہتا ہی کوئی عبادت کے لائق نہین سوا تیرے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے لا الٰہ الا انت یا لا الٰہ غیرک فرمایا لیکن مطلب دونون کا ایک ہی یہ دعا حضرت پڑھتے تھے جبکہ رات کو اوٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو

۲۲۴۸ ھ ابو سعید اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

(ربنا نصب بحذف حرف ندا ۱۲)

کَانَ یَقُولُہٗ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہی آسمانون اور زمین کے برابر بعد اسکے جو چیز تیری خواہش مین ہی اوسکے برابر ای بڑائی اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری تعریف مین اوسکا تو لائق تر ہی اور ہم سب تیرے بندے ہین الٰہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے مالدار کو اوسکا نصیبہ اور مال کچھہ فائدہ نہین کرتا یعنی بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھہ کام نآویگی حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے سر اوٹھا کر کھڑے ہوتے تھے **ف** یہ دعا حنفی مذہب مین نفل نماز مین پڑھے فرض مین نہین

۲۲۴۹ ھ ابو برزۃ الاسلمی اَللّٰھُمَّ صُبَّ الْخَیْرَ عَلَیْھِمَا صَبًّا وَلَا تَجْعَلْ عَیْشَھُمَا کَدًّا **دعا بہ** لِجُلَیْبِیْبٍ وَامْرَأَتِہٖ مسلم مین ابو برزہ اسلمی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی ڈال دے ان پر مال کو اونڈیل کر اور نکر انکی زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت یہ دعا حضرت نے جلیبیب اور اوسکی جورو کے حق مین کی **ف** یہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرت نے انکے واسطے فراغت کی دعا کی

۲۲۵۰ ق عبد اللہ بن ابی اوفی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگون پر **ف** جب یہ آیت اوتری کہ ای محمد لوگون کے مالون سے زکوۃ لے اور انکے واسطے دعا مانگ تو عبد اللہ بن ابی اوفی زکوۃ لائے تو حضرت نے اونکے حق مین یہ دعا کی

۲۲۵۱ ق انس اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ **دعا بہ** حِیْنَ اسْتَسْقٰی فَقِیْلَ لَہٗ ھَلَکَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰہَ یُمْسِکْھَا عَنَّا بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسا ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون کے اندر اور درخت جمنے کے مکانون پر حضرت نے دعا کی جبکہ اول مینہہ مانگا تھا پھر حضرت سے یون کہا گیا کہ پانی کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہین بند ہو گئین سو خدا سے دعا کیجیے کہ ہمسے مینہہ کو روکے **ف** اسکا پورا قصہ اسی باب مین ہو چکا

۲۲۵۲ ق ابن مسعود اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ **قالہ** ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ وَعُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَۃَ وَاُمَیَّۃَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَذَکَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْہُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَالَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْنَ سَمّٰی صَرْعٰی ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَی الْقَلِیْبِ قَلِیْبِ بَدْرٍ **قال** الصَّغَانِیُّ مُؤَلِّفُ ھٰذَا الْکِتَابِ السَّابِعُ ھُوَ عُمَارَۃُ بْنُ الْوَلِیْدِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی پکڑ لے قریش کو یہ حضرت نے تین بار کہا پھر فرمایا الٰہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو راوی کہتا ہی کہ حضرت نے ساتوین شخص کو بھی ذکر کیا تھا پر مجھکو یاد نہین رہا عبد اللہ بن مسعود نے کہا قسم ہی اوسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا کہ جنکا حضرت نے نام لیا تھا مقرر مینے اونکی پڑی لاشین دیکھین پھر وے کھینچ کر کوئین مین ڈالے گئے یعنی بدر کے کوئین مین صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان شخص جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہی **ف** روایت ہی کہ حضرت مکے مین کعبے کے سامنے نماز پڑھتے تھے

حکم غم افسردہ کو پژمردہ کر	الفت دنیا سے اوسے سرد کر	تیری ہی توصیف میں صبح کو ہر دم کرے	تیرے غم عشق میں خرم رہے
	یارب اس عاجز کی دعا کر قبول	خاتمہ بالخیر بحق رسول	

خاتمۃ الطبع خدا ہی کو حمد سزاوار ہے اور نعت کے لائق احمد مختار ہیں اونہوں نے ہماری ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا اور نبی نے اوسکے مضامین کو احادیث میں صاف بتلایا اسپر بھی جو باتیں کہ ہماری سمجھ سے باہر تھیں بزرگان دین آل اطہار و اصحاب اخیار کی روایت سے کھل بیان کر دیں مومنین کو قرآن پر عمل واجب ہوا اور جاننا احادیث صحیحہ کا لازم ٹھہرا تا اپنے دین سے خبردار ہوں شرک و بدعت سے بچیں اسلام کے فرض سے ہوشیار ہوں تو اب واجب ہوا کہ کوئی حدیث کی کتاب پڑھیں اور جو عربی نجانتے ہوں تو اردو ترجمہ مطالعہ کریں اس صورت میں چاہیے کہ کوئی کتاب مختصر ہو اور احادیث اوسکی صحیح اور سب امور دین کا بیان ہو اور تمامی ارکان اسلام کی تصریح ہو اور اوسکے ساتھ صاف ترجمہ بھی لکھا ہو تا پڑھنے والا بخوبی سمجھ جاوے دل سے شائق اوسکا ہو ایسی کتاب سوا **تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار** کے کوئی نظر نہیں آئی جناب حاجی محمد حسین مغفور اور برادر معظم محمد مصطفی خان مرحوم نے یہ کتاب چھاپی ہے حق یہ کہ ان دونوں نسخوں سے مسلمانوں کو بڑا فیض ہوا اور لوگوں کا بہت مطلب نکلا واہب العطایا ان دونوں کو جزائے خیر دے اور انکے درجات عالی کرے اب ان میں سے کوئی نسخہ نہیں ملتا اور مسلمانوں کو اسکا شوق بہت تھا عالی جناب سید **امداد العلی** صاحب بریلوی سلمہ اللہ الواہب الغنی نے کہ اجرائے امور خیر انکی طبیعت ہے اور مددگاری مسلمان کی انکی جبلت ہے اس امیدوار رحمت ایزد منان **محمد عبد الرحمن** بن حاجی محمد روشن خان غفر لہما کو اس امر خیر کے پھیلانے کی ترغیب دی یعنی اسکے چھاپنے کی فرمایش کی سو پہلے تین نسخوں قدیمہ صحیحہ قلمیہ سے اسکا مقابلہ ہوا جو ان میں زیادہ نکلا اوسکو بعد مطابق کرنے کے ماخذ سے حاشیے پر بطور نسخہ لکھا اور وہ حدیثیں جو ان نسخوں میں زیادہ پائیں وہ اندر کتاب کے بڑھائیں اور اوپر سوائے علامت نسخے کے ہندسہ جو احادیث پر مرتب مرسوم ہے واسطے نشان کے نہیں لکھا بلکہ رقم سیاق اونکا نشان رکھا جب کتاب اس طرح مرتب اور طیار ہوئی اور اوس میں کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں رہی فقیر نے حسب فرمایش عالی ممدوح کے اوسکا چھاپنا شروع کیا اب کہ مہینا رجب المرجب سنہ ۱۲۸۲ ہجری ہے چھپنا اوسکا **مطبع نظامی** واقع کانپور میں تمامی کو پہنچا ناظرین سے امید ہے کہ جب اس کتاب کے مطالعے سے فائدہ اوٹھائیں فقیر اور اسکے چھپنے کے مددگاروں کو بدعائے فلاح دارین یاد فرمائیں یہ دعا احسان ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِین

قطعۂ تاریخ اختتام طبع این کتاب مستطاب از جناب حافظ نظام الدین حسن سالک کول سلمہ اللہ الوہاب

مشارق گر بطبع شد چو شمس یافت	بتکرار مشتری ساعش حساب	دگر در دلش قدسیان بر گفتند	چہ مطبوع و دلکش شد این کتاب

۶۴۱
۶۴۱
۱۲۸۲

۱۲۸۲
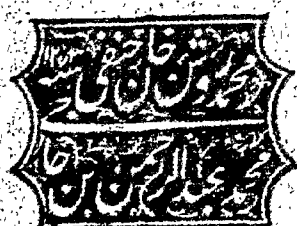
وجہ مہر کی خاتمے پر

واسطے سند اس بات کے کہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے

عبد الرحمن
بن حاجی محمد روشن خان بقلم خود

محمد روشن خان حاجی ... محمد عبد الرحمن بن حاجی

جابر رضہ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہو گیا اوسی اضطراب مین اپنی اونگلیون کے جوڑ کاٹ ڈالے خون نہ بند ہوا اوسی صدمے سے وہ مر گیا تو طفیل نے اوسکو خواب مین دیکھا کہ سارا بدن اوسکا اچھا ہی مگر ہاتھون کو چھپائے ہی طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اوسنے کہا کہ ہجرت کی برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ تو کیون لپیٹے ہی اوسنے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اوسکو نہین سنوارتے جسکو تونے خود بخود بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرت سے کہا حضرت نے اوسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنی الٰہی جیسے تونے اوسکے سارے بدن پر کرم کیا ہی تو اوسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوئی اوس شخص کو اپنے مارنے کی نیت نہو گی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی برکت اور حضرت کی دعا سے اوسکی مغفرت ہو گئی ہم سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاۗءِ اَهْلِيْ يَعْنِيْ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ

2259

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ م مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ میرے اہلبیت ہین یعنی علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین علیہم السلام **ف** جب نجران کے نصاریٰ سے اسلام کی حقیقت مین بہت گفتگو کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی حضرت اور نصاریٰ دعا کرین کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت اوسپر پڑے اور اس مضمون کی آیت اوتری کہ ای محمد کہدے انسے کہ آؤ ہم تم بلاوین ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبون کو تم اپنے قریبون کو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین اور جھوٹھون پر خدا کی لعنت ڈالین جب یہ آیت اوتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسن کا ہاتھ پکڑے اور امام حسین کو گود مین لیے اور فاطمہ زہرا حضرت کے پیچھے اور علی مرتضی سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاریٰ نے یہ مبارک نورانی شکلین دیکھین تو ڈرے اور مباہلے سے انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیبیون اور اصحاب کو ساتھ نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین انکے لینے سے نصاریٰ پر حضرت کا رعب نہ پڑتا اور کمال حقیت ثابت نہوتی اسواسطے کہ رفیقون اور بیبیون کا نقصان آدمی پر اسناگران نہین ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گران ہی اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضی کی حضر خلافت کی دلیل پکڑتے ہین سو محض بے جوڑ بات ہی اسسے اور خلافت سے کیا مناسبت ہی قرابت اور محبت اور چیز ہی اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا علی مرتضی پر خلیفہ ہونے مین مقدم تھین حالانکہ یہ کسی کا مذہب نہین ✓ عَايِشَةُ اَللّٰهُمَّ هَالَةَ يَعْنِيْ هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ اُخْتَ خَدِيْجَةَ **قَالَهٗ** لَمَّا اسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ فَعَرَفَ

2260

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتِيْذَانَ خَدِيْجَةَ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ ہالہ ہی اسکو بخشو ہالہ مراد ہی جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ رضہ کی بہن ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ ہالہ نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی تو حضرت نے اوسکی آواز سے حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا **ف** حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اونکی بہن ہالہ حضرت کے گھر آئین اور دروازے پر کھڑے ہو کر حضرت سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرت کو اونکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی

2261

م ابن مسعود اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْۤءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** اِذَاۤ اَمْسٰى وَاِذَاۤ اَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ
مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہی کوئی بندگی کے

فہرست بعضی از فوائد ومطالب این کتاب کہ اہل دین را شوق دریافت آن اکثر باشد

۲۲۶۷ فتح ہوا تب حضرت نے صفا پہاڑ پر اپنی فتح اور مدد کا یہ شکر ادا کیا **ق** عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ کَانَ یُھَلِّلُ بِھِنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زبیر بن عوام رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو تعریف ہی اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی نہین جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہین کوئی معبود برحق سوائے خدا کے اور ہم کسیکی بندگی نہین کرتے سوائے اوسکے اوسیکی نعمت ہی اور اوسی کا فضل اور اوسی کو عمدہ تعریف ہی سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین ہمارا تو یہ حال ہی کہ ہم دین کو صرف اوسی کے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافرون کو یہ برا لگے یہ کلمہ حضرت پڑھتے تھے ہر ایک نماز کے بعد

۲۲۶۸ **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ کَانَ یُلَبِّیْ بِھٰذِہِ التَّلْبِیَۃِ فِیْ حَجِّہٖ وَعُمْرَتِہٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہون تیری خدمت مین الٰہی حاضر ہون خدمت مین کوئی تیرا شریک نہین مین خدمت مین حاضر ہون مقرر حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہی کوئی تیرا شریک نہین حضرت کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے مین یہی تلبیہ فرماتے تھے **ف** تلبیہ اوس ذکر کو کہتے ہین جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ ملا کر کہتے ہین حضرت اس ذکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اوترتے اور لوگون کے ملنے کے وقت فرماتے سب روایتون مین تلبیہ متفق علیہ ہی اسمین اختلاف نہین امام اعظم کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہین ہیر اگر کچھ زیادہ کرے تو مضایقہ نہین لبیک عرب مین پکارنے کے جواب مین کہتے ہین جیسے ہندی مین جی بولتے ہین بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگون کو قیامت تک حج کے واسطے پکار دو چنانچہ اونھون نے پکارا تھا تو حاجیون کا یہ لبیک کہنا اوسی پکارنے کا جواب ہی

۲۲۶۹ **م** اَنَسٌ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا حاضر ہون تیری خدمت مین عمرے اور حج کی نیت کرتا ہون **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین حج اور عمرے کی ساتھ نیت کی اسکو قران کہتے ہین یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ قران افضل ہی تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اوتارے پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نہ کرے بدون حج کیے احرام نہ اوتارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الْاِتْمَامِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْکِرَامِ ۩

مثنوی

شکر کہ انجام کو پہونچی کتاب ۔ علم احادیث کی لبّ لباب
جو کہ مطالب تھے براوج فلک ۔ ترجمے سے آئے اوتر ارض تک

یعنی کہ اردو کی پہن کر قبا ۔ شاہد تازے ہوا جلوہ نما
گنج خفی دست بدست آگیا ۔ کیا ہی ہوا راز نہان برملا

دوستو اب اسکا ادا حق کرو ۔ خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو
اسکو نہ جزدان مین کچھ چھوڑ دو ۔ ہان کہین ایسا نہ ستم کیجیو

پیرو سنت ہی کا رہیو بجان ۔ دل مین نہ بدعات کو دینا مکان
اب بھی تو بدعت مین نہ گر کہیں پھنسا ۔ موںہہ تو محمد کو دکھاوے گا کیا

نور کو لے نار کی گم کر ہوس ۔ عاقل و بیدار کو نکتہ ہی بس
یارب ان اوراق کو مقبول کر ۔ ہند کو اس فیض سے کر بہرہ ور

فہرست ابواب و فصول مشارق الانوار برائے سہولت استخراج احادیث مطلوبہ

صحیحنامہ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۴	این جریج	ابن جریج	۴۳	۹	اخلکم	اغالکم	۸۳	۲۵	خ	رض
۳	۱۸	ضحاح	صحاح	۴۳	۲۳	بہ	یہ	۸۵	۲۰	لوجا	لوجا
۴	۱۲	بن	بین	۴۳	۲۷	نار	نارٍ	۸۵	۲۴	حرف	حرف
۵	۱۳	مال	حال	۴۸	۲	مخربیا	غربیا	۹۲	۲۳	آب	آپ
۵	۱۹	الاخبار	الاخبار	۴۸	۲۷	روایت	روایت	۹۳	۲۶	فسل	غسل
۵	۱۹	زبدہ	زبدۃ	۴۹	۱۱	خذیفۃ	حذیفۃ	۹۶	۱۵	تعتسل	تغتسل
۵	۲۴	بعنمی	بعضی	۵۳	۲۷	قرات	قرابت	۹۸	۱۶	بن حکم رض	[illegible]
۵	۲۵	کتان	کتاب	۵۴	۲	اواس	اوس	۹۹	۶	بن حکم رض	بن ح
۶	۱۷	رعات	رعایت	۵۵	۱۷	این ارقم	ابن ارقم	۹۹	۱۲	اس فصل	ابن فضل
۸	۱۲	ایتاع	ابتاع	۵۵	۲۵	بیٹے	بیٹے	۹۹	۲۳	مفصل	مفصل
۸	۱۳	توعبو	توعبو	۵۸	۱۹	مسئ اللیل	مسیٓ اللیل	۱۰۳	۱۶	رص	رض
۸	۱۴	گابھا	گابھا	۵۹	۱۶	سبھے	سمجھے	۱۰۸	۲۴	دنو تم	دنو
۸	۲۱	بیٹون	ستیون	۵۹	۲۷	روایت	روایت ہی	۱۰۹	۲۲	ابو بکر رض	ابو بکر
۱۸	۸	ابی وقاص	ابی وقاص	۶۰	۱۰	اوتاری	اوتاری	۱۱۱	۴	علی مرتضی رض	علی مرتضی
۱۹	۳	ابوھریرۃ	ابوہریرۃ	۶۰	۱۲	ییعنہا	بیعنہا	۱۱۱	۱۷	تب چڑھی	تپ چڑھی
۱۹	۲۴	[illegible]	لیا کیا	۶۲	۱۴	الحجامۃ	الحجامۃ	۱۱۱	۱۹	بشئ	بشیئ
۲۲	۱	کرسکے	کرنے	۶۵	۱۲	فود	قود	۱۱۱	۱۹	رأبی	را
۲۲	۱۳	[illegible]	سی	۶۵	۱۹	فصیرک	قصیرک	۱۱۲	۹	خضرت	حض
۲۴	۲۵	آم	کر	۶۷	۱۵	مسحدکے	مسجد کے	۱۱۳	۲۴	روایت	روایہ
۳۲	۱۴	دبنار	دینار	۶۹	۱۶	استنصادہ	استنجادہ	۱۱۴	۱۹	جحش	[illegible]
۳۲	۲۱	رستوت	رشوت	۷۲	۱۶	پیچارے	بیچارے	۱۱۴	۲۴	بیننگینا	مینگ
۳۲	۲۵	زبین	زمین	۷۳	۷	مسبب	سبب	۱۱۵	۵	تفیفہ بن	تقیف
۳۵	۱۶	بالمزدشیر	بالنردشیر	۸۰	۱۳	یطوت	یطوف	۱۲۰	۲۵	لاتسئلنی	لاتس
۴۲	۱۲	بعل	بعمل	۸۳	۲	تربا	تربا	۱۲۴	[illegible]	طھو	طھ
۴۳	۶	لتا	لینا	۸۳	۱۹	متعذا	متخذا	۱۳۲	۲۳	لاطیرۃ	لاط

تمت